القرآن الحکیم

مع تفسیر

جواہر القرآن

از افادات شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مرتب شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ اردو

شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب

فوائد موضح قرآن ۔ مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رح

فوائد فتح الرحمن از مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

کتب خانہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ راولپنڈی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الفاتحہ

فضیلت سورۃ فاتحہ کی بہت سی فضیلتیں ہیں جن میں سے یہ بھی ہے کہ یہ سات آیتوں پر مشتمل ہے اور اس کی دو آیتیں ہیں جو کہ اللہ کے لئے ہیں اور ایک آیت بندے کے لئے ہے اور ایک آیت بندے اور اللہ کے درمیان مشترک ہے اور اس میں اللہ کی تعریف بیان کی گئی ہے اور اس میں بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اس میں قرآن کے تمام علوم کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے اور اس میں قرآن کے تمام مضامین کا خلاصہ ہے اور اس میں قرآن کے تمام علوم کا خلاصہ

[illegible] کی آیت میں بتلایا ہے کہ آپ کی ذمہ داری صرف احکام خداوندی کو پہنچا دینا ہے، ہدایت کا ذمہ دار اللہ ہے، اس کے بعد [illegible] کا ارشاد ہے۔

[illegible] وہ اپنے عبادت کے لائق ہونے کا یقین رکھتے ہیں، [illegible] کے ساتھ [illegible] کی طرف [illegible] کی طرف [illegible] کی عبادت کرتے ہیں۔

[illegible] ہے، [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی

اس کے بعد مؤمنین و اولیاء و متقین و مخلصین اسلام نے بڑے بڑے فوجی قافلے اور تجارتی قافلے اسلام اور اس کے اہل کو اس کی بھری ہوئی سواریاں اور مال مہیا کرنے میں مصروف رہے اور ان کے لشکر اپنی ایک طاقت کا اعتماد حضرت صاحب اور حضرت خلیفہ اسلام اور ان کی موجودہ قوم کی خدمات سے اور ان کے مخلصین کی آہ و بکا اور گریہ و زاری اور دعا پر رکھتے ہیں۔ ثُمَّ نَحْنُ نَقُولُ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ ہمارے ان دوستوں کو جو ہمارے ساتھ ہیں اور ہمارے ساتھ ہو کر ہمارے مخالفوں کے ساتھ ہیں اور ہمارے مخالفوں کے ساتھ ہو کر ہمارے ساتھ ہیں اور ہمارے ان دوستوں کو جو ہمار

اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل پیدا کیے تاکہ تم ان سے اپنے اور اپنے مویشیوں کے لئے فائدہ حاصل کرو۔

مندرجہ بالا آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نظام ربوبیت صرف کائنات پیدا کرنے پر ختم نہیں ہو گیا بلکہ اس نے ہر چیز کی ضروریات کا انتظام بھی فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا یہ عام قانون ہر ذی روح کی ضروریات کا کفیل ہے اور اس کی ربوبیت سب کو شامل ہے۔

لغت تَسْبِیْحٌ: تسبیح کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کو ہر عیب سے پاک سمجھنا اور اس کی ذات کو ہر نقص سے منزہ قرار دینا۔ اس لفظ کے مادہ میں تیرنے کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ اس لئے تسبیح کے معنی اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہر عیب سے بالا سمجھنا بھی ہیں۔ اس کی عظمت کو دل سے تسلیم کرنا بھی ہے اور اس کی عظمت کا اظہار بھی ہے۔ اس کی عظمت کو زبان سے بیان کرنا بھی ہے اور اس کی عظمت کا اعتراف بھی ہے۔ اس کی عظمت کو اپنے اعمال سے ظاہر کرنا بھی ہے۔ اس کی عظمت کو اپنے اوپر طاری کرنا بھی ہے۔ اس کی عظمت کو دوسروں پر

ہیں۔ یعنی ۔ اپنا کام اللہ کے سپرد کر دیا ہے تو ہر تصرفات اور طرف داری کا اختیار اسی کو ہے۔ اور اعمال کی جزا اور سزا اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ ہر ایک کو اس کے اعمال کے موافق ثواب یا عذاب دے گا۔ اور وہ حکیم و علیم ہے۔ اس کی حکمت اور علم کے موافق ہر ایک کو جزا و سزا دے گا۔ اور وہ ہر ایک کے حال سے واقف ہے۔ اور ہر ایک کے ساتھ اس کے حال کے موافق معاملہ کرے گا۔ اور وہ ہر ایک کے حال سے واقف ہے۔ اور ہر ایک کے ساتھ اس کے حال کے موافق معاملہ کرے گا۔

بروز حشر کی بہبودی اللہ تعالیٰ نے ہماری کائنات کو پیدا کیا اور نظام ربوبیت کے تحت ہمیں انسان کی خدمت پر لگا دیا۔ اور ہمیں ہر وقت انسان کی خدمت اور بہتری کی چار راہیں بتائی ہیں۔ (۱) دعا (۲) صدقہ (۳) توبہ (۴) عبادت۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان چار راہوں پر چلنے کا حکم دیا ہے۔ اور ان چار راہوں پر چلنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اور

عبادت کا مفہوم

ایک شبہ کا جواب

تقدیم کی پہلی قسم

استثنا

اعتراض بعض لوگ یہ وسوسہ ڈالتے ہیں کہ بندوں سے دعا مانگنا جب درست نہیں تو مُردوں سے دعا مانگنا کب درست ہو سکتا ہے۔ یہ بھی صحیح روایت سے ثابت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں آپ سے دعا کی درخواست کرتے تھے۔ پھر آپ کی وفات کے بعد ایسا کرنا کیونکر جائز ہو گیا۔

جواب اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا حکم دیا ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ اس سے مدد مانگو۔ پس عبادت اور استعانت دونوں اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہیں۔ اور ان دونوں کا مرجع اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور اس کے سوا کسی سے استعانت کرنا اس کی عبادت کرنا ہے۔ اور اس کے سوا کسی کی عبادت کرنا اس کے سوا کسی سے استعانت کرنا ہے۔ اور اس کے سوا کسی سے استعانت کرنا اس کے سوا کسی

ہیں۔ اور یہ مطلب ہے کہ خانہ کا فوق الاسباب ہونا۔ اور یہ مطلب ہے کہ خانہ کا فوق الاسباب ہونا۔ اور یہ مطلب ہے کہ خانہ کا فوق الاسباب ہونا۔

شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ اور یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ اور یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنای

اثر نظر میں کہ ان پر تب ہے کہ ہمارا خدا ہے ہمارے حاصل کرنے کا اہتمام اور ارادہ یہ ہے، استعانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور ہر بڑی دعا کی نظر میں دو آیات ہوتی ہے

ہدایت کی دوسری قسم جس کے حاصل کی طرف سے انبیاء علیہم السلام اور کتب سماویہ کے ذریعے حاصل ہوتی ہے پھر اس کے چار درجے ہیں۔ (۱) اثبات یعنی اللہ کی طرف سے رجوع کرنا اور ہر وعظ و نصیحت کرنا ہدایت ہدایت کی تلاش و جستجو کرنا ہدایت صرف انہی لوگوں کو ہوتی ہے جن کو اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہتا ہے۔ وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ (پ ۱۸ رکوع ۲) اور دوسری جگہ فرمایا۔ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا (الفرقان ۱۵) یعنی اللہ تعالیٰ ہدایت کرنے والا ہے مدد کرنے والا ہے صرف ان لوگوں کو دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع شاد ہدایت کرتے ہیں۔

(۲) ہدایت یعنی سیدھا راستہ بتانا ہدایت اور رجوع کرنا ہدایت کے بعد حاصل ہوتی ہے جیسا کہ پہلے مذکور ہوا۔

(۳) استقامت ہدایت کے بعد استقامت کا درجہ ہے جب ایک آدمی کو ہدایت حاصل ہو جاتی ہے اور اس طرح مستقیم ہو جاتا ہے تو اب وہ اللہ کی ہدایت کے مطابق سیدھی راہ پر چلتا ہے اور اس پر قائم ہو جاتا ہے۔ رَبُّنَا الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا (حم السجدہ) اس میں دو درجے اور تیسرے درجہ کا بیان ہے قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ میں ہدایت کی طرف رجوع کرنے کے بعد ثُمَّ اسْتَقَامُوْا میں استقامت۔

(۴) ربط القلب۔ اور ہدایت اور صراط مستقیم پر استقامت کے بعد ربط القلب کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ یہ درجہ موقوف ہے ایمان اور یقین کی کامل کامیابی پر اور ہمیشہ قائم ہے۔ جب مومن کو ایمان و یقین کا یہ درجہ حاصل ہو جاتا ہے تو اس کی کوئی طاقت اسے ہدایت سے نہیں ہٹا سکتی اور اس کے ایمان و یقین کو متزلزل کر سکتی ہے یہ درجہ صرف ہم لوگوں کو حاصل ہوتا ہے اصحاب کہف کو یہ درجہ حاصل تھا جیسا کہ ارشاد ہے

إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝ فَضَرَبْنَا عَلَىٰ آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ۝ ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ أَحْصَىٰ لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا ۝ نَّحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُم بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ۝ وَرَبَطْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَن نَّدْعُوَ مِن دُونِهِ إِلَٰهًا لَّقَدْ قُلْنَا إِذًا شَطَطًا ۝ هَٰؤُلَاءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً لَّوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِم بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝ وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ يَنشُرْ لَكُمْ رَبُّكُم مِّن رَّحْمَتِهِ وَيُهَيِّئْ لَكُم مِّنْ أَمْرِكُم مِّرْفَقًا ۝ وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَاوَرُ عَن كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝ وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ۝ وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ۝ إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَن تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا ۝ وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَانًا رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ۝ سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا ۝ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ۝ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ۝ وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا ۝ قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا لَهُ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ مَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ۝ وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَن تَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۝ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ۝ وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِن يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا ۝ أُولَٰئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝ وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۝ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِم مِّنْهُ شَيْئًا وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَرًا ۝ وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مِنكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا ۝ وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ قَالَ مَا أَظُنُّ أَن تَبِيدَ هَٰذِهِ أَبَدًا ۝ وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّدِدتُّ إِلَىٰ رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنقَلَبًا ۝ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا ۝ لَّٰكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا ۝ وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِن تَرَنِ أَنَا أَقَلَّ مِنكَ مَالًا وَوَلَدًا ۝ فَعَسَىٰ رَبِّي أَن يُؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّن جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحَ صَعِيدًا زَلَقًا ۝ أَوْ يُصْبِحَ مَاؤُهَا غَوْرًا فَلَن تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلَبًا ۝ وَأُحِيطَ بِثَمَرِهِ فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلَىٰ مَا أَنفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي أَحَدًا ۝ وَلَمْ تَكُن لَّهُ فِئَةٌ يَنصُرُونَهُ مِن دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِرًا ۝ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا ۝ وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا ۝ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ۝ وَعُرِضُوا عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا لَّقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّن نَّجْعَلَ لَكُم مَّوْعِدًا ۝ وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ۝ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا ۝ مَا أَشْهَدْتُهُمْ خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنفُسِهِمْ وَمَا كُنتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا ۝ وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا شُرَكَائِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُم مَّوْبِقًا ۝ وَرَأَى الْمُجْرِمُونَ النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُم مُّوَاقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا ۝ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِن كُلِّ مَثَلٍ وَكَانَ الْإِنسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۝ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَمَا أُنذِرُوا هُزُوًا ۝ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَإِن تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَن يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ۝ وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ لَوْ يُؤَاخِذُهُم بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ بَل لَّهُم مَّوْعِدٌ لَّن يَجِدُوا مِن دُونِهِ مَوْئِلًا ۝ وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِم مَّوْعِدًا ۝ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ۝ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا ۝ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ۝ قَالَ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا ۝ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا ۝ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝ قَالَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ۝ قَالَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ۝ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَن شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝ فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ۝ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ۝ فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا ۝ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ قَالَ إِن سَأَلْتُكَ عَن شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِن لَّدُنِّي عُذْرًا ۝ فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَن يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَن يَنقَضَّ فَأَقَامَهُ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ۝ قَالَ هَٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدتُّ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُم مَّلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ۝ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَن يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۝ فَأَرَدْنَا أَن يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا ۝ وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَن يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنزَهُمَا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُم مِّنْهُ ذِكْرًا ۝ إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝ فَأَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِندَهَا قَوْمًا قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَن تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَن تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ۝ قَالَ أَمَّا مَن ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُّكْرًا ۝ وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنَىٰ وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ۝ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَل لَّهُم مِّن دُونِهَا سِتْرًا ۝ كَذَٰلِكَ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۝ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا ۝ قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَن تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝ قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۝ آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انفُخُوا حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۝ فَمَا اسْطَاعُوا أَن يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ۝ قَالَ هَٰذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا ۝ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا ۝ وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكَافِرِينَ عَرْضًا ۝ الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَن ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا ۝ أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِن دُونِي أَوْلِيَاءَ إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا ۝ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ۝ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا ۝ قُل لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۝ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝

الحمد لله رب العلمين ۝ الرحمن
شکر اللہ کو ہے پروردگار سارے جہان کا بڑا مہربان
الرحيم ۝ ملك يوم الدين ۝ إياك
نہایت رحم والا مالک روز جزا کا
نعبد وإياك نستعين ۝ اهدنا
ہم بندگی کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم کو چلا
الصراط المستقيم ۝ صراط الذين
سیدھی راہ راہ ان لوگوں کی
أنعمت عليهم ۝ غير المغضوب عليهم
جن پر تو نے فضل کیا اُن کی راہ نہیں جن پر غصہ ہوا
ولا الضالين ۝
اور نہ راہ بہکے ہوؤں کی

ع

موضع قرآن فی خیر و فضل کیا ان سے بالفعل ۲۰ میں نہیں صالحین ۱۰ اور صالحین ۱۰ میں نہیں صالحین ۱۰ اور صالحین ۱۰ میں ہیں جیسا کہ ایک دوسری آیت میں اس فلیأت شاہد ہے۔ وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ (احزاب)

فتح الرحمن وسلم تم کو یہ سب کچھ عطا فرمائے میں، عالم فاضل دین، واعظ متقی، مدرس مکرم کو بعد سلام مسنون کے دعا گو ہوں۔ امید قوی ہے کہ آپ اس ضعیف کو اپنی دعا میں فراموش نہ فرمائیں گے۔ آمین ثم آمین۔ فقط والسلام۔ محمد یعقوب عفی عنہ

منزل ١

(الجزء ١)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۘ

فضیلت: جس سورت میں حروف مقطعات کا بیان ہے اس کا نام سورۃ البقرہ ہے۔ اور اس سورۃ البقرہ میں ۲۸۶ آیتیں ہیں۔ ۴۰ رکوع ہیں۔ ۱۰۰ حکم اور ۱۰ ممانعتیں ہیں۔ ۱۰ قصے ہیں۔ ۱۰ مثالیں ہیں۔ ۱۰ فرشتوں کے نام ہیں۔ ۱۰ منافقوں کے نام ہیں۔ ۱۰ کافروں کے نام ہیں۔ ۱۰ عبادتیں ہیں۔ ۱۰ سزائیں ہیں۔ ۱۰ نعمتیں ہیں۔ ۱۰ عذاب ہیں۔ ۱۰ ثواب ہیں۔ ۱۰ عجائبات ہیں۔ ۱۰ نصیحتیں ہیں۔ ۱۰ عبرتیں ہیں۔ ۱۰ دعائیں ہیں۔ ۱۰ خبریں ہیں۔ ۱۰ علم ہیں۔ ۱۰ حکمتیں ہیں۔ ۱۰ ہدایتیں ہیں۔ ۱۰ رحمتیں ہیں۔ ۱۰ بشارتیں ہیں۔ ۱۰ ڈر ہیں۔ ۱۰ امتیں ہیں۔ ۱۰ نبیوں کے نام ہیں۔ ۱۰ کتابوں کے نام ہیں۔ ۱۰ شہروں کے نام ہیں۔ ۱۰ دنیا کی چیزوں کے نام ہیں۔ ۱۰ آخرت کی چیزوں کے نام ہیں۔ ۱۰ آسمان کی چیزوں کے نام ہیں۔ ۱۰ زمین کی چیزوں کے نام ہیں۔ ۱۰ جانوروں کے نام ہیں۔ ۱۰ درختوں کے نام ہیں۔ ۱۰ پھلوں کے نام ہیں۔ ۱۰ کھانوں کے نام ہیں۔ ۱۰ پینے کی چیزوں کے نام ہیں۔ ۱۰ پہننے کی چیزوں کے نام ہیں۔ ۱۰ رنگوں کے نام ہیں۔ ۱۰ دھاتوں کے نام ہیں۔ ۱۰ پیشوں کے نام ہیں۔ ۱۰ ہتھیاروں کے نام ہیں۔ ۱۰ بیماریوں کے نام ہیں۔ ۱۰ دواؤں کے نام ہیں۔ ۱۰ زمانوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مہینوں کے نام ہیں۔ ۱۰ دنوں کے نام ہیں۔ ۱۰ رشتوں کے نام ہیں۔ ۱۰ قوموں کے نام ہیں۔ ۱۰ ملکوں کے نام ہیں۔ ۱۰ دریاؤں کے نام ہیں۔ ۱۰ پہاڑوں کے نام ہیں۔ ۱۰ جگہوں کے نام ہیں۔ ۱۰ سورتوں کے نام ہیں۔ ۱۰ آیتوں کے نام ہیں۔ ۱۰ حرفوں کے نام ہیں۔ ۱۰ لفظوں کے نام ہیں۔ ۱۰ جملوں کے نام ہیں۔ ۱۰ قرآن کے نام ہیں۔ ۱۰ حدیثوں کے نام ہیں۔ ۱۰ علموں کے نام ہیں۔ ۱۰ کاموں کے نام ہیں۔ ۱۰ عقلوں کے نام ہیں۔ ۱۰ سمجھوں کے نام ہیں۔ ۱۰ ہنروں کے نام ہیں۔ ۱۰ عیبوں کے نام ہیں۔ ۱۰ خوبیوں کے نام ہیں۔ ۱۰ برائیوں کے نام ہیں۔ ۱۰ اچھائیوں کے نام ہیں۔ ۱۰ بدیوں کے نام ہیں۔ ۱۰ نیکیوں کے نام ہیں۔ ۱۰ گناہوں کے نام ہیں۔ ۱۰ ثوابوں کے نام ہیں۔ ۱۰ عذابوں کے نام ہیں۔ ۱۰ جنتوں کے نام ہیں۔ ۱۰ دوزخوں کے نام ہیں۔ ۱۰ فرشتوں کے نام ہیں۔ ۱۰ جنوں کے نام ہیں۔ ۱۰ شیطانوں کے نام ہیں۔ ۱۰ انسانوں کے نام ہیں۔ ۱۰ نبیوں کے نام ہیں۔ ۱۰ ولیوں کے نام ہیں۔ ۱۰ صحابیوں کے نام ہیں۔ ۱۰ تابعیوں کے نام ہیں۔ ۱۰ تبع تابعیوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مجتہدوں کے نام ہیں۔ ۱۰ محدثوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مفسروں کے نام ہیں۔ ۱۰ فقیہوں کے نام ہیں۔ ۱۰ عالموں کے نام ہیں۔ ۱۰ حافظوں کے نام ہیں۔ ۱۰ قاریوں کے نام ہیں۔ ۱۰ واعظوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مبلغوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مؤذنوں کے نام ہیں۔ ۱۰ اماموں کے نام ہیں۔ ۱۰ خطیبوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مفتیوں کے نام ہیں۔ ۱۰ قاضیوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مدرسوں کے نام ہیں۔ ۱۰ شاگردوں کے نام ہیں۔ ۱۰ استادوں کے نام ہیں۔ ۱۰ بادشاہوں کے نام ہیں۔ ۱۰ وزیروں کے نام ہیں۔ ۱۰ سپاہیوں کے نام ہیں۔ ۱۰ کافروں کے نام ہیں۔ ۱۰ مسلمانوں کے نام ہیں۔ ۱۰ منافقوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مرتدوں کے نام ہیں۔ ۱۰ زندیقوں کے نام ہیں۔ ۱۰ دہریوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مشرکوں کے نام ہیں۔ ۱۰ بت پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ آگ پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ سورج پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ چاند پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ ستارہ پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ درخت پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ پتھر پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ گائے پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ بندر پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ سانپ پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ شیطان پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ جن پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ انسان پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ نبی پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ ولی پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ صحابی پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ تابعی پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ تبع تابعی پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مجتہد پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ محدث پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مفسر پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ فقیہ پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ عالم پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ حافظ پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ قاری پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ واعظ پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مبلغ پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مؤذن پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ امام پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ خطیب پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مفتی پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ قاضی پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مدرس پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ شاگرد پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ استاد پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ بادشاہ پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ وزیر پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ سپاہی پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ کافر پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مسلمان پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ منافق پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مرتد پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ زندیق پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ دہری پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مشرک پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ بت پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ آگ پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ سورج پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ چاند پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ ستارہ پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ درخت پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ پتھر پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ گائے پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ بندر پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ سانپ پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ شیطان پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ جن پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ انسان پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ نبی پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ ولی پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ صحابی پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ تابعی پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ تبع تابعی پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مجتہد پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ محدث پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مفسر پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ فقیہ پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ عالم پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ حافظ پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ قاری پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ واعظ پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مبلغ پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مؤذن پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ امام پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ خطیب پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مفتی پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ قاضی پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مدرس پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ شاگرد پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ استاد پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ بادشاہ پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ وزیر پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ سپاہی پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ کافر پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مسلمان پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ منافق پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مرتد پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ زندیق پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ دہری پرستوں کے نام ہیں۔ ۱۰ مشرک پرستوں کے نام ہیں۔

جو ہر ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے اور ان کا ماننا ہر ایک مسلمان پر فرض ہے اور ان کا انکار کفر ہے۔ ان عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی شخص یا کوئی چیز نہ تو ذاتی طور پر نفع پہنچا سکتی ہے اور نہ نقصان دے سکتی ہے۔ نہ کسی کو زندگی دے سکتی ہے اور نہ موت دے سکتی ہے۔ نہ کسی کو رزق دے سکتی ہے اور نہ رزق سے محروم کر سکتی ہے۔ نہ کسی کو عزت دے سکتی ہے اور نہ ذلت دے سکتی ہے۔ نہ کسی کو بیمار کر سکتی ہے اور نہ شفا دے سکتی ہے۔ نہ کسی کو بیٹا دے سکتی ہے اور نہ بیٹے سے محروم کر سکتی ہے۔ نہ کسی کو کامیاب کر سکتی ہے اور نہ ناکام کر سکتی ہے۔ نہ کسی کو بخش سکتی ہے اور نہ عذاب دے سکتی ہے۔ نہ کسی کو جنت میں لے جا سکتی ہے اور نہ دوزخ میں لے جا سکتی ہے۔ نہ کسی کو حاجت روا بنا سکتی ہے اور نہ کسی کی حاجت روائی کر سکتی ہے۔ ہر ایک کام کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اور ہر ایک کام کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اور ہر ایک کام کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

یہ ہے وہ عقیدہ جو ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ اس عقیدہ کے بارے میں قرآن مجید کا کیا فیصلہ ہے۔ قرآن مجید کا فیصلہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی شخص یا کوئی چیز نہ تو ذاتی طور پر نفع پہنچا سکتی ہے اور نہ نقصان دے سکتی ہے۔ نہ کسی کو زندگی دے سکتی ہے اور نہ موت دے سکتی ہے۔ نہ کسی کو رزق دے سکتی ہے اور نہ رزق سے محروم کر سکتی ہے۔ نہ کسی کو عزت دے سکتی ہے اور نہ ذلت دے سکتی ہے۔ نہ کسی کو بیمار کر سکتی ہے اور نہ شفا دے سکتی ہے۔ نہ کسی کو بیٹا دے سکتی ہے اور نہ بیٹے سے محروم کر سکتی ہے۔ نہ کسی کو کامیاب کر سکتی ہے اور نہ ناکام کر سکتی ہے۔ نہ کسی کو بخش سکتی ہے اور نہ عذاب دے سکتی ہے۔ نہ کسی کو جنت میں لے جا سکتی ہے اور نہ دوزخ میں لے جا سکتی ہے۔ نہ کسی کو حاجت روا بنا سکتی ہے اور نہ کسی کی حاجت روائی کر سکتی ہے۔ ہر ایک کام کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اور ہر ایک کام کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اور ہر ایک کام کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

چوتھا ربط ۔۔۔ اوپر تین ربط بیان کئے گئے ہیں۔ اب چوتھا ربط بیان کیا جاتا ہے۔ یہ ربط ہدایات و مسائل کے متعلق ہے۔ اس ربط کو سمجھ کر ہر شخص اپنے لئے ہدایت کا راستہ تلاش کر سکتا ہے۔ اور اس ربط کو سمجھ کر ہر شخص اپنے لئے مسائل کا حل تلاش کر سکتا ہے۔ اور اس ربط کو سمجھ کر ہر شخص اپنے لئے ہدایت کا راستہ تلاش کر سکتا ہے۔ اور اس ربط کو سمجھ کر ہر شخص اپنے لئے مسائل کا حل تلاش کر سکتا ہے۔

فائدہ مہمہ ۔۔۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی شخص یا کوئی چیز نہ تو ذاتی طور پر نفع پہنچا سکتی ہے اور نہ نقصان دے سکتی ہے۔ نہ کسی کو زندگی دے سکتی ہے اور نہ موت دے سکتی ہے۔ نہ کسی کو رزق دے سکتی ہے اور نہ رزق سے محروم کر سکتی ہے۔ نہ کسی کو عزت دے سکتی ہے اور نہ ذلت دے سکتی ہے۔ نہ کسی کو بیمار کر سکتی ہے اور نہ شفا دے سکتی ہے۔ نہ کسی کو بیٹا دے سکتی ہے اور نہ بیٹے سے محروم کر سکتی ہے۔ نہ کسی کو کامیاب کر سکتی ہے اور نہ ناکام کر سکتی ہے۔ نہ کسی کو بخش سکتی ہے اور نہ عذاب دے سکتی ہے۔ نہ کسی کو جنت میں لے جا سکتی ہے اور نہ دوزخ میں لے جا سکتی ہے۔ نہ کسی کو حاجت روا بنا سکتی ہے اور نہ کسی کی حاجت روائی کر سکتی ہے۔ ہر ایک کام کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اور ہر ایک کام کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اور ہر ایک کام کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

فائدہ ۔۔۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی شخص یا کوئی چیز نہ تو ذاتی طور پر نفع پہنچا سکتی ہے اور نہ نقصان دے سکتی ہے۔ نہ کسی کو زندگی دے سکتی ہے اور نہ موت دے سکتی ہے۔ نہ کسی کو رزق دے سکتی ہے اور نہ رزق سے محروم کر سکتی ہے۔ نہ کسی کو عزت دے سکتی ہے اور نہ ذلت دے سکتی ہے۔ نہ کسی کو بیمار کر سکتی ہے اور نہ شفا دے سکتی ہے۔ نہ کسی کو بیٹا دے سکتی ہے اور نہ بیٹے سے محروم کر سکتی ہے۔ نہ کسی کو کامیاب کر سکتی ہے اور نہ ناکام کر سکتی ہے۔ نہ کسی کو بخش سکتی ہے اور نہ عذاب دے سکتی ہے۔ نہ کسی کو جنت میں لے جا سکتی ہے اور نہ دوزخ میں لے جا سکتی ہے۔ نہ کسی کو حاجت روا بنا سکتی ہے اور نہ کسی کی حاجت روائی کر سکتی ہے۔ ہر ایک کام کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اور ہر ایک کام کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اور ہر ایک کام کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

ہوئے ہیں ان کے حالات بیان کرنے سے بھی توحید کے مضمون کی تائید ہوتی ہے اور ان کے واقعات سے شرک کی برائی اور اس کے نتائج بد کا بھی پتہ چلتا ہے۔ اس لئے ان کے حالات بیان کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ان کے حالات سنا دو تاکہ لوگ ان کے حالات سے عبرت حاصل کریں اور ان کے نقش قدم پر چلیں۔ اور ان کے طریقہ کو اختیار کریں۔ اور ان کے طریقہ کو چھوڑ دیں۔ اور ان کے حالات سے عبرت حاصل کریں۔ اور ان کے حالات سے عبرت حاصل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ان کے حالات سنا دو تاکہ لوگ

مختصر خلاصہ

حصہ اول

(۱) تمہید (۲) توحید اور اس کے متعلقات (۳) رسالت اور اس کے متعلقات

امرِ اوّل

اعروض

تعریف اعروض و ضرورت اس کے علم کی

بیان اجزائے عروض

بیان بحور

بیان زحافات

بیان علل

بیان اوزان

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اور وہی ہیں جو کہ کامیاب ہونے والے ہیں ۝ بیشک جو لوگ کہ کافر ہوئے اور ہوئے
سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ
برابر ہے ان پر کہ آپ ڈرائیں ان کو یا نہ ڈرائیں ان کو
لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى
نہ ایمان لائیں گے ۝ مہر کر دی اللہ نے ان کے دلوں پر اور
سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ
ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لئے
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ
بڑا عذاب ہے ۝ اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں
اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ
ہم ایمان لائے اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور وہ ہرگز
بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ
ایمان والے نہیں ۝ وہ دھوکہ دیتے ہیں اللہ کو اور ان لوگوں کو جو کہ
اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ
ایمان لائے ہیں اور وہ نہیں دھوکہ دیتے مگر اپنے آپ کو اور
مَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ
نہیں سمجھتے ۝ ان کے دلوں میں بیماری ہے پھر بڑھا دی ہے ان کی
اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا
اللہ نے ان کی بیماری اور ان کے لئے عذاب ہے دردناک بسبب اس کے
كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ

کہ وہ جھوٹ بولتے تھے ۝ اور جب کہا جاتا ہے ان سے

دوسری جماعت (کفار)

۶ دوسرے وہ لوگ ہیں جنہوں نے دعوتِ حق کو قبول کرنے سے بالکل انکار کر دیا۔ ظاہر و باطن سے، دل سے بھی اور پوری طاقت سے اس کی مخالفت کی۔ ایسے آدمی کفر اور سرکشی کی تبلیغ پر تلے ہوئے ہیں۔ کیونکہ کفر کی تعلیم اسلام کی تبلیغ پر برابر زور کا اثر ڈالتی ہے اور ایسے لوگ بھی ہیں جو کہ اس سے بڑھ کر عناد رکھتے ہیں۔ ان کی ساری کوشش اس کے لئے ہوتی ہے کہ اسلام کی تبلیغ کو روکیں۔ ایسے لوگوں کے لئے ہدایت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ ان کے دل اور کان اور آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ ان کے لئے کوئی راہ نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ وہ اپنے کفر اور سرکشی میں بڑھتے چلے جائیں۔ ان کے لئے عذاب ہی عذاب ہے۔ ان کی زندگی کا انجام ہلاکت ہے۔ اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

ف ۱ یعنی ان کے لئے نجات نہیں کیونکہ ان کا ایمان خدا کو دھوکہ دینے والے اصول میں قصور کر رہا ہے، تو اس سے معلوم ہوا کہ جو ایمان دھوکہ دینے کی بنیاد پر ہو وہ ایمان نہیں کفر ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام خلوص کا نام ہے، ظاہر کا نہیں۔ اسلام سے مراد ظاہر کا دل کے اطمینان سے ہم آہنگ ہونا ہے۔ ف ۲ یعنی ان لوگوں کے لئے جو خلوص سے محروم ہیں۔ ف ۳ یہ صفات سے متصف ہوں گے۔ البتہ مطلق نجات ان کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ان لوگوں میں بعض عملی خرابیاں ہوں گی تو نجات و فلاح تو ان کو بھی حاصل ہو جائے گی مگر وہ ہُمُ الْمُفْلِحُوْنَ نہ ہوں گے۔ (کبیر) ف ۴ یعنی ان کا انکار ہٹ دھرمی کی وجہ سے ہے۔ (کبیر) ف ۵ یعنی ان کے دل و کان وغیرہ کو اللہ نے بند کر دیا ہے۔ (کبیر) ف ۶ یعنی ان کے دل و کان وغیرہ کو اللہ نے بند کر دیا ہے۔ (کبیر) ف ۷ یعنی ان کے دل و کان وغیرہ کو اللہ نے بند کر دیا ہے۔ (کبیر) ف

تیسری جماعت (منافقین)

لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ﴿١١﴾
نہ تم فساد کرو زمین میں کہتے ہیں کہ ہم تو صلاح کرنے والے ہیں

أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ﴿١٢﴾
خبردار وہی ہیں فساد کرنے والے لیکن نہیں سمجھتے

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا
اور جب کہا جاتا ہے ان کو کہ ایمان لاؤ جس طرح ایمان لائے لوگ وہ کہتے ہیں

أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ
کیا ہم ایمان لائیں جس طرح ایمان لائے بیوقوف

السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾ وَإِذَا لَقُوا
بیوقوف سنو وہی ہیں بیوقوف لیکن نہیں جانتے اور جب ملتے ہیں

الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ۖ وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ
ایمان والوں سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب تنہائی میں جاتے ہیں شیطانوں

شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ
اپنے سرداروں کے پاس کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں

مُسْتَهْزِئُونَ ﴿١٤﴾ اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ
ہم تو ہنسی کرتے ہیں اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے اور ڈھیل دیتا ہے

فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٥﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا
ان کو ان کی سرکشی میں اندھے ہو رہے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مول لی

الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا
گمراہی ہدایت کے بدلے سو نہ نفع دی ان کی سوداگری اور

كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ
نہ وہ راہ پانے والے ان کی مثال جیسے کسی نے

مدل

فساد کی جگہ کا بیان ہے کہ جب وہ اپنے مخلص مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو ان کے ساتھ ہیں ہمارا ان کا ساتھ ہے ہم تو ان سے ٹھٹھا کرتے ہیں ان کو بیوقوف بناتے ہیں ۱۲ منہ

ف۱۳ یعنی ان کی عقل ماری گئی ہے کہ اپنے بھلے برے کو نہیں سمجھتے ۱۲ منہ

ف۱۴ یعنی ان کے سردار جو ان کو اسلام سے روکتے ہیں ۱۲ منہ

ف۱۵ یعنی ان کی ہنسی کا بدلہ دیتا ہے ۱۲ منہ

ف۱۶ یعنی ان کی شرارت میں بڑھنے دیتا ہے ۱۲ منہ

ف۱۷ یعنی ان کی شرارت میں بڑھنے دیتا ہے ۱۲ منہ

ف۱۸ یعنی ان کی شرارت میں بڑھنے دیتا ہے ۱۲ منہ

نَارًا فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ
وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ۝١٧ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ
فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝١٨ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ
ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ
مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۭ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ
بِالْكٰفِرِيْنَ ۝١٩ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۭ
كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ
قَامُوْا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢٠ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ
اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝٢١ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ

ع ١

ع ١

ع ١

الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ
زمین بچھونا اور آسمان عمارت اور اتارا
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ
آسمان سے پانی پھر نکالے اس سے
رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ
کھانا تمہارا سو نہ ٹھہراؤ اللہ کے برابر کوئی اور
اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا
تم جانتے ہو اور اگر تم تھے شک میں اس کلام
نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ
جو ہم نے اپنے بندے پر تو لاؤ ایک سورت اس قسم کی
وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ
اور بلا لو اپنے مدد گار اللہ کے سوا اگر
صٰدِقِيْنَ ﴿٢٣﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا
تم سچے پھر اگر نہ کرو گے اور ہرگز نہ کر سکو گے
فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ
تو بچو آگ سے جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں
اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
تیار کی منکروں کے واسطے اور خوشی سنا ان کو جو یقین لائے اور
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
کام بھلے کئے تھوڑ ان کو باغ جن
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۖ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ
ان کے نیچے بہتی نہریں جب پائے ان کو وہاں کا کوئی میوہ

یا چوپایا وغیرہ
مخلوق جانور

موت و حیات ہے دوم رفعت کے لیے اتنا ہی کہہ دینا ہے دوسرے کی برکت سے کچھ بھی زیادہ نہیں ہو سکتے۔ اس مثال کا ماحصل یہ ہے کہ موجود احوال میں جو کچھ ہو رہا ہے ظاہر ہے کہ موجود احوال ہی میں ہو رہا ہے۔ جاری طریق ظاہر ہے کہ جاری طریق ہی پر ہو رہا ہے۔ اگر اس مثال سے کچھ زیادہ ہی ہو سکتا ہے تو یہ کہ اس کی بنا پر کوئی یہ دعویٰ کر بیٹھے کہ ہم کو غیب کی خبر ہے یا ہم کو غیب کی خبر دینے کا اختیار ہے۔ تو ظاہر ہے کہ یہ دعویٰ بالکل غلط ہوگا۔ اور جو لوگ ایسا دعویٰ کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ اور جو لوگ ایسا دعویٰ کرنے والوں کی تصدیق کرتے ہیں وہ بھی

دعوائے توحید

رِزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اُتُوْا بِهٖ
مُتَشٰبِهًا ؕ وَ لَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّ هُمْ
فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا
مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ
اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ
مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؔ یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا وَّ یَهْدِیْ
بِهٖ كَثِیْرًا ؕ وَ مَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ
یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ ۪ وَ یَقْطَعُوْنَ
مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ كَیْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ
كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاكُمْ ۚ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ

منزل ۱

ہیں ۔ اور ان کو ایک دوسرے سے ملتا جلتا دیا جائے گا ۔ اور ان کے لئے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ۔ ۲۶ بیشک اللہ اس بات سے نہیں شرماتا کہ کوئی مثال بیان کرے مچھر کی یا اس سے بھی حقیر تر چیز کی ۔ پس جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ مثال ان کے رب کی طرف سے حق ہے ۔ اور جو لوگ کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ کا اس مثال سے کیا مطلب ہے ۔ اللہ اس مثال سے بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو ہدایت دیتا ہے ۔ اور وہ اس سے صرف نافرمانوں کو گمراہ کرتا ہے ۔ ۲۷ جو اللہ کے عہد کو اس کے پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جو رشتے اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے ان کو کاٹتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں ۔ یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ۔ ۲۸ تم اللہ کے ساتھ کفر کیسے کرتے ہو ۔ حالانکہ تم بے جان تھے پھر اس نے تم کو جان دی ۔ پھر وہ تم کو موت دے گا ۔ پھر تم کو زندہ کرے گا ۔ پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ۔

ف ۱ الٓمّٓ ۔ یہ حروف مقطعات ہیں ۔ ان کے معنی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے ۔ ف ۲ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ ۔ یہ قرآن کریم کی عظمت کا بیان ہے ۔ ف ۳ لَا رَیْبَ ۔ یعنی اس کتاب کے اللہ کی طرف سے ہونے میں کوئی شک نہیں ۔ ف ۴ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۔ یعنی یہ کتاب متقیوں کے لئے ہدایت ہے ۔ ف ۵ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ ۔ متقی کی تعریف ہے ۔ ف ۶ بِالْغَیْبِ ۔ یعنی ان کا ایمان ظاہر و باطن یکساں ہے ۔ ف ۷ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ ۔ یعنی نماز کو اس کے آداب کے ساتھ ادا کرتے ہیں ۔ ف ۸ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۔ یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ۔ ف ۹ وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ ۔ یعنی قرآن و حدیث پر ایمان لاتے ہیں ۔ ف ۱۰ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۔ یعنی آخرت کا یقین رکھتے ہیں ۔ ف ۱۱ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۔ یعنی یہ لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں ۔ ف ۱۲ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ یعنی یہ لوگ دنیا و آخرت میں کامیاب ہیں ۔ ف ۱۳ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۔ یعنی جن لوگوں نے کفر کیا ۔ ف ۱۴ سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ ۔ یعنی ان کے لئے ڈرانا نہ ڈرانا برابر ہے ۔ ف ۱۵ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۔ یعنی ایمان نہیں لائیں گے ۔ ف ۱۶ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ۔ یعنی اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے ۔ ف ۱۷ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ ۔ یعنی ان کے کانوں پر مہر کر دی ہے ۔ ف ۱۸ وَ عَلٰۤى اَبْصَارِهِمْ غِشٰوَةٌ ۔ یعنی ان کی آنکھوں پر پردہ ہے ۔ ف ۱۹ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۔ یعنی ان کے لئے بڑا عذاب ہے ۔ ف ۲۰ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ ۔ یعنی بعض لوگ ایسے ہیں جو زبان سے کہتے ہیں ۔ ف ۲۱ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۔ یعنی ہم اللہ اور قیامت پر ایمان لائے ۔ ف ۲۲ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ۔ یعنی وہ ایمان والے نہیں ہیں ۔ ف ۲۳ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ یعنی وہ اللہ اور ایمان والوں کو دھوکہ دیتے ہیں ۔ ف ۲۴ وَ مَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ ۔ یعنی وہ اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں ۔ ف ۲۵ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ ۔ یعنی وہ اس کو سمجھتے نہیں ۔ ف ۲۶ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۔ یعنی ان کے دلوں میں نفاق کا مرض ہے ۔ ف ۲۷ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۔ یعنی اللہ نے ان کے مرض کو بڑھا دیا ۔ ف ۲۸ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۔ یعنی ان کے لئے دردناک عذاب ہے ۔ ف ۲۹ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ۔ یعنی ان کے جھوٹ کی وجہ سے ۔ ف ۳۰ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ ۔ یعنی جب ان سے کہا جاتا ہے ۔ ف ۳۱ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ ۔ یعنی زمین میں فساد نہ کرو ۔ ف ۳۲ قَالُوْۤا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۔ یعنی وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں ۔ ف ۳۳ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ ۔ یعنی وہ فساد کرنے والے ہیں ۔ ف ۳۴ وَ لٰكِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ۔ یعنی وہ اس کو سمجھتے نہیں ۔ ف ۳۵ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ ۔ یعنی جب ان سے کہا جاتا ہے ۔ ف ۳۶ اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ ۔ یعنی ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ۔ ف ۳۷ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۔ یعنی وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم ایمان لائیں جیسے بیوقوف ایمان لائے ۔ ف ۳۸ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ ۔ یعنی وہ بیوقوف ہیں ۔ ف ۳۹ وَ لٰكِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ ۔ یعنی وہ اس کو جانتے نہیں ۔ ف ۴۰ وَ اِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ یعنی جب ایمان والوں سے ملتے ہیں ۔ ف ۴۱ قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۔ یعنی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ۔ ف ۴۲ وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَیٰطِیْنِهِمْ ۔ یعنی جب اپنے شیطانوں کے پاس جاتے ہیں ۔ ف ۴۳ قَالُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ ۔ یعنی کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ۔ ف ۴۴ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۔ یعنی ہم تو مسلمانوں سے ہنسی کرتے ہیں ۔ ف ۴۵ اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ ۔ یعنی اللہ ان کی ہنسی کا بدلہ دیتا ہے ۔ ف ۴۶ وَ یَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ ۔ یعنی ان کی رسی دراز کرتا ہے ۔ ف ۴۷ یَعْمَهُوْنَ ۔ یعنی وہ حیران ہیں ۔ ف ۴۸ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۔ یعنی یہ لوگ ہدایت کے بدلے گمراہی خریدتے ہیں ۔ ف ۴۹ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ ۔ یعنی ان کی تجارت نفع مند نہیں ہوئی ۔ ف ۵۰ وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ ۔ یعنی وہ ہدایت پر نہیں ہیں ۔ ف ۵۱ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا ۔ یعنی ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی ۔ ف ۵۲ فَلَمَّاۤ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ۔ یعنی جب آگ نے اس کے آس پاس کو روشن کر دیا ۔ ف ۵۳ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ ۔ یعنی اللہ نے ان کی روشنی لے لی ۔ ف ۵۴ وَ تَرَكَهُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ ۔ یعنی ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا ۔ ف ۵۵ لَّا یُبْصِرُوْنَ ۔ یعنی وہ کچھ دیکھ نہیں سکتے ۔ ف ۵۶ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ ۔ یعنی وہ بہرے گونگے اندھے ہیں ۔ ف ۵۷ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۔ یعنی وہ راہ پر نہیں آتے ۔ ف ۵۸ اَوْ كَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ ۔ یعنی یا ان کی مثال ایسی ہے جیسے آسمان سے مینہ برسے ۔ ف ۵۹ فِیْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۔ یعنی اس میں اندھیرا اور گرج اور بجلی ہے ۔ ف ۶۰ یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ ۔ یعنی وہ کڑک کے سبب کانوں میں انگلیاں دیتے ہیں ۔ ف ۶۱ حَذَرَ الْمَوْتِ ۔ یعنی موت کے ڈر سے ۔ ف ۶۲ وَ اللّٰهُ مُحِیْطٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ ۔ یعنی اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے ۔ ف ۶۳ یَكَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۔ یعنی بجلی ان کی آنکھوں کو اچک لے جاتی ہے ۔ ف ۶۴ كُلَّمَاۤ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِیْهِ ۔ یعنی جب ان پر روشنی ہوتی ہے تو چلتے ہیں ۔ ف ۶۵ وَ اِذَاۤ اَظْلَمَ عَلَیْهِمْ قَامُوْا ۔ یعنی جب اندھیرا ہوتا ہے تو کھڑے رہ جاتے ہیں ۔ ف ۶۶ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ ۔ یعنی اگر اللہ چاہتا تو ان کے کان اور آنکھیں لے جاتا ۔ ف ۶۷ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ یعنی اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ ف ۶۸ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ ۔ یعنی اے لوگو ۔ ف ۶۹ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ ۔ یعنی اپنے رب کی عبادت کرو ۔ ف ۷۰ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ۔ یعنی جس نے تم کو پیدا کیا ۔ ف ۷۱ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ ۔ یعنی تم سے پہلے لوگوں کو ۔ ف ۷۲ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۔ یعنی تاکہ تم پرہیزگار بنو ۔ ف ۷۳ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ۔ یعنی جس نے تمہارے لئے زمین کو ۔ ف ۷۴ فِرَاشًا ۔ یعنی بچھونا ۔ ف ۷۵ وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً ۔ یعنی آسمان کو چھت ۔ ف ۷۶ وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۔ یعنی آسمان سے پانی برسایا ۔ ف ۷۷ فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ ۔ یعنی اس سے پھل پیدا کئے ۔ ف ۷۸ رِزْقًا لَّكُمْ ۔ یعنی تمہارے کھانے کو ۔ ف ۷۹ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا ۔ یعنی اللہ کے شریک نہ ٹھہراؤ ۔ ف ۸۰ وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ یعنی تم جانتے ہو ۔ ف ۸۱ وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ ۔ یعنی اگر تم کو شک ہے ۔ ف ۸۲ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا ۔ یعنی ہمارے بندے پر جو ہم نے اتارا ۔ ف ۸۳ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۔ یعنی اس کی مثل ایک سورت بنا لاؤ ۔ ف ۸۴ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ ۔ یعنی اپنے مددگاروں کو بلا لو ۔ ف ۸۵ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ یعنی اللہ کے سوا ۔ ف ۸۶ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۔ یعنی اگر تم سچے ہو ۔ ف ۸۷ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا ۔ یعنی اگر تم نہ کر سکو ۔ ف ۸۸ وَ لَنْ تَفْعَلُوْا ۔ یعنی اور تم ہرگز نہ کر سکو گے ۔ ف ۸۹ فَاتَّقُوا النَّارَ ۔ یعنی تو آگ سے بچو ۔ ف ۹۰ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ۔ یعنی جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں ۔ ف ۹۱ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ۔ یعنی کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے ۔ ف ۹۲ وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ یعنی خوشخبری دو ایمان والوں کو ۔ ف ۹۳ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۔ یعنی اور نیک کام کئے ۔ ف ۹۴ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ ۔ یعنی ان کے لئے بہشت ہیں ۔ ف ۹۵ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ ۔ یعنی جب کھانے کو پھل ملیں گے ۔ ف ۹۶ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۔ یعنی کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو پہلے ملا تھا ۔ ف ۹۷ وَ اُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۔ یعنی ان کو ایک دوسرے سے ملتا جلتا دیا جائے گا ۔ ف ۹۸ وَ لَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۔ یعنی ان کے لئے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی ۔ ف ۹۹ وَّ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۔ یعنی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ۔ ف ۱۰۰ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ ۔ یعنی اللہ نہیں شرماتا ۔ ف ۱۰۱ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۔ یعنی کہ کوئی مثال بیان کرے مچھر کی یا اس سے بھی حقیر تر چیز کی ۔ ف ۱۰۲ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ ۔ یعنی جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ مثال ان کے رب کی طرف سے حق ہے ۔ ف ۱۰۳ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ ۔ یعنی جو لوگ کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ کا اس مثال سے کیا مطلب ہے ۔ ف ۱۰۴ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۔ یعنی اللہ اس مثال سے بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو ہدایت دیتا ہے ۔ ف ۱۰۵ یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا وَّ یَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا ۔ یعنی اور وہ اس سے صرف نافرمانوں کو گمراہ کرتا ہے ۔ ف ۱۰۶ وَ مَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ۔ یعنی نافرمان وہ لوگ ہیں ۔ ف ۱۰۷ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ ۔ یعنی جو اللہ کے عہد کو ۔ ف ۱۰۸ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ ۔ یعنی اس کے پختہ کرنے کے بعد ۔ ف ۱۰۹ وَ یَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ ۔ یعنی جو رشتے اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے ان کو کاٹتے ہیں ۔ ف ۱۱۰ وَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ۔ یعنی اور زمین میں فساد کرتے ہیں ۔ ف ۱۱۱ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۔ یعنی یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ۔ ف ۱۱۲ كَیْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ ۔ یعنی تم اللہ کے ساتھ کفر کیسے کرتے ہو ۔ ف ۱۱۳ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاكُمْ ۔ یعنی حالانکہ تم بے جان تھے پھر اس نے تم کو جان دی ۔ ف ۱۱۴ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ۔ یعنی پھر وہ تم کو موت دے گا ۔ ف ۱۱۵ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ۔ یعنی پھر تم کو زندہ کرے گا ۔ ف ۱۱۶ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۔ یعنی پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ۔

یہ تفسیر ۲۰ ویں پارہ کے شروع تک ہے ۔ اس کے بعد کی تفسیر انشاء اللہ ۲۱ ویں پارہ کے شروع میں ہوگی ۔ ف ۱ الٓمّٓ ۔ حروف مقطعات کی تفسیر میں بہت سے اقوال ہیں ۔ ف ۲ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ ۔ اس میں بعض مفسرین کے نزدیک اشارہ ہے تورات و انجیل کی طرف ۔ ف ۳ لَا رَیْبَ ۔ یعنی اس کتاب کے اللہ کی طرف سے ہونے میں کوئی شک نہیں ۔ ف ۴ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۔ یعنی یہ کتاب متقیوں کے لئے ہدایت ہے ۔ ف ۵ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ ۔ متقی کی تعریف ہے ۔ ف ۶ بِالْغَیْبِ ۔ یعنی ان کا ایمان ظاہر و باطن یکساں ہے ۔ ف ۷ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ ۔ یعنی نماز کو اس کے آداب کے ساتھ ادا کرتے ہیں ۔ ف ۸ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۔ یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ۔ ف ۹ وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ ۔ یعنی قرآن و حدیث پر ایمان لاتے ہیں ۔ ف ۱۰ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۔ یعنی آخرت کا یقین رکھتے ہیں ۔ ف ۱۱ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۔ یعنی یہ لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں ۔ ف ۱۲ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ یعنی یہ لوگ دنیا و آخرت میں کامیاب ہیں ۔ ف ۱۳ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۔ یعنی جن لوگوں نے کفر کیا ۔ ف ۱۴ سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ ۔ یعنی ان کے لئے ڈرانا نہ ڈرانا برابر ہے ۔ ف ۱۵ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۔ یعنی ایمان نہیں لائیں گے ۔ ف ۱۶ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ۔ یعنی اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے ۔ ف ۱۷ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ ۔ یعنی ان کے کانوں پر مہر کر دی ہے ۔ ف ۱۸ وَ عَلٰۤى اَبْصَارِهِمْ غِشٰوَةٌ ۔ یعنی ان کی آنکھوں پر پردہ ہے ۔ ف ۱۹ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۔ یعنی ان کے لئے بڑا عذاب ہے ۔ ف ۲۰ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ ۔ یعنی بعض لوگ ایسے ہیں جو زبان سے کہتے ہیں ۔ ف ۲۱ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۔ یعنی ہم اللہ اور قیامت پر ایمان لائے ۔ ف ۲۲ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ۔ یعنی وہ ایمان والے نہیں ہیں ۔ ف ۲۳ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ یعنی وہ اللہ اور ایمان والوں کو دھوکہ دیتے ہیں ۔ ف ۲۴ وَ مَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ ۔ یعنی وہ اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں ۔ ف ۲۵ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ ۔ یعنی وہ اس کو سمجھتے نہیں ۔ ف ۲۶ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۔ یعنی ان کے دلوں میں نفاق کا مرض ہے ۔ ف ۲۷ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۔ یعنی اللہ نے ان کے مرض کو بڑھا دیا ۔ ف ۲۸ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۔ یعنی ان کے لئے دردناک عذاب ہے ۔ ف ۲۹ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ۔ یعنی ان کے جھوٹ کی وجہ سے ۔ ف ۳۰ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ ۔ یعنی جب ان سے کہا جاتا ہے ۔ ف ۳۱ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ ۔ یعنی زمین میں فساد نہ کرو ۔ ف ۳۲ قَالُوْۤا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۔ یعنی وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں ۔ ف ۳۳ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ ۔ یعنی وہ فساد کرنے والے ہیں ۔ ف ۳۴ وَ لٰكِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ۔ یعنی وہ اس کو سمجھتے نہیں ۔ ف ۳۵ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ ۔ یعنی جب ان سے کہا جاتا ہے ۔ ف ۳۶ اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ ۔ یعنی ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ۔ ف ۳۷ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۔ یعنی وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم ایمان لائیں جیسے بیوقوف ایمان لائے ۔ ف ۳۸ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ ۔ یعنی وہ بیوقوف ہیں ۔ ف ۳۹ وَ لٰكِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ ۔ یعنی وہ اس کو جانتے نہیں ۔ ف ۴۰ وَ اِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ یعنی جب ایمان والوں سے ملتے ہیں ۔ ف ۴۱ قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۔ یعنی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ۔ ف ۴۲ وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَیٰطِیْنِهِمْ ۔ یعنی جب اپنے شیطانوں کے پاس جاتے ہیں ۔ ف ۴۳ قَالُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ ۔ یعنی کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ۔ ف ۴۴ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۔ یعنی ہم تو مسلمانوں سے ہنسی کرتے ہیں ۔ ف ۴۵ اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ ۔ یعنی اللہ ان کی ہنسی کا بدلہ دیتا ہے ۔ ف ۴۶ وَ یَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ ۔ یعنی ان کی رسی دراز کرتا ہے ۔ ف ۴۷ یَعْمَهُوْنَ ۔ یعنی وہ حیران ہیں ۔ ف ۴۸ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۔ یعنی یہ لوگ ہدایت کے بدلے گمراہی خریدتے ہیں ۔ ف ۴۹ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ ۔ یعنی ان کی تجارت نفع مند نہیں ہوئی ۔ ف ۵۰ وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ ۔ یعنی وہ ہدایت پر نہیں ہیں ۔ ف ۵۱ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا ۔ یعنی ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی ۔ ف ۵۲ فَلَمَّاۤ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ۔ یعنی جب آگ نے اس کے آس پاس کو روشن کر دیا ۔ ف ۵۳ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ ۔ یعنی اللہ نے ان کی روشنی لے لی ۔ ف ۵۴ وَ تَرَكَهُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ ۔ یعنی ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا ۔ ف ۵۵ لَّا یُبْصِرُوْنَ ۔ یعنی وہ کچھ دیکھ نہیں سکتے ۔ ف ۵۶ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ ۔ یعنی وہ بہرے گونگے اندھے ہیں ۔ ف ۵۷ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۔ یعنی وہ راہ پر نہیں آتے ۔ ف ۵۸ اَوْ كَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ ۔ یعنی یا ان کی مثال ایسی ہے جیسے آسمان سے مینہ برسے ۔ ف ۵۹ فِیْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۔ یعنی اس میں اندھیرا اور گرج اور بجلی ہے ۔ ف ۶۰ یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ ۔ یعنی وہ کڑک کے سبب کانوں میں انگلیاں دیتے ہیں ۔ ف ۶۱ حَذَرَ الْمَوْتِ ۔ یعنی موت کے ڈر سے ۔ ف ۶۲ وَ اللّٰهُ مُحِیْطٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ ۔ یعنی اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے ۔ ف ۶۳ یَكَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۔ یعنی بجلی ان کی آنکھوں کو اچک لے جاتی ہے ۔ ف ۶۴ كُلَّمَاۤ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِیْهِ ۔ یعنی جب ان پر روشنی ہوتی ہے تو چلتے ہیں ۔ ف ۶۵ وَ اِذَاۤ اَظْلَمَ عَلَیْهِمْ قَامُوْا ۔ یعنی جب اندھیرا ہوتا ہے تو کھڑے رہ جاتے ہیں ۔ ف ۶۶ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ ۔ یعنی اگر اللہ چاہتا تو ان کے کان اور آنکھیں لے جاتا ۔ ف ۶۷ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ یعنی اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ ف ۶۸ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ ۔ یعنی اے لوگو ۔ ف ۶۹ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ ۔ یعنی اپنے رب کی عبادت کرو ۔ ف ۷۰ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ۔ یعنی جس نے تم کو پیدا کیا ۔ ف ۷۱ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ ۔ یعنی تم سے پہلے لوگوں کو ۔ ف ۷۲ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۔ یعنی تاکہ تم پرہیزگار بنو ۔ ف ۷۳ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ۔ یعنی جس نے تمہارے لئے زمین کو ۔ ف ۷۴ فِرَاشًا ۔ یعنی بچھونا ۔ ف ۷۵ وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً ۔ یعنی آسمان کو چھت ۔ ف ۷۶ وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۔ یعنی آسمان سے پانی برسایا ۔ ف ۷۷ فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ ۔ یعنی اس سے پھل پیدا کئے ۔ ف ۷۸ رِزْقًا لَّكُمْ ۔ یعنی تمہارے کھانے کو ۔ ف ۷۹ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا ۔ یعنی اللہ کے شریک نہ ٹھہراؤ ۔ ف ۸۰ وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ یعنی تم جانتے ہو ۔ ف ۸۱ وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ ۔ یعنی اگر تم کو شک ہے ۔ ف ۸۲ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا ۔ یعنی ہمارے بندے پر جو ہم نے اتارا ۔ ف ۸۳ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۔ یعنی اس کی مثل ایک سورت بنا لاؤ ۔ ف ۸۴ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ ۔ یعنی اپنے مددگاروں کو بل

ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي
پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے تم ۔ وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے واسطے جو کچھ
الْأَرْضِ جَمِيعًا ۚ ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ
زمین میں ہے سب ۔ پھر اسی نے قصد کیا آسمان کی طرف سو ٹھیک کر
سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ وَإِذْ
ان کو سات آسمان ۔ اور وہی ہر چیز سے خبردار ہے ۔ اور جب
قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ
کہا تیرے رب نے فرشتوں کو میں بنانے والا ہوں زمین میں
خَلِيفَةً ۖ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا
ایک نائب ۔ کہا فرشتوں نے کیا تو مقرر کرتا ہے زمین میں جو فساد کرے گا اس میں
وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ ۖ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ
اور بہائے گا خونریزیاں ۔ اور ہم پڑھتے ہیں تعریف تیری ساتھ اور
نُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَ
یاد کرتے ہیں تیری پاکی ذات کی ۔ فرمایا بیشک میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ۔ اور
عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى
سکھائے آدم کو نام سب چیزوں کے پھر سامنے کیا ان سب چیزوں کو
الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ
فرشتوں کے پھر فرمایا ۔ بتاؤ مجھ کو ناموں کے ۔ اگر تم
صَادِقِينَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا
سچے ۔ بولے پاک ہے تو ہم کو معلوم نہیں ۔ مگر جتنا
عَلَّمْتَنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ قَالَ يَا آدَمُ

ع ١

أَنبِئْهُم بِأَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا أَنبَأَهُم بِأَسْمَائِهِمْ
اے فرشتو ان کو ان چیزوں کے نام ۵۵ پھر جب بتا دیئے آدم نے ان کے نام
قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ
فرمایا کیا نہ کہا تھا میں نے تم سے کہ میں جانتا ہوں چھپی ہوئی آسمانوں کی
وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ
اور زمین کی اور جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو
تَكْتُمُونَ ﴿٣٣﴾ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا
چھپاتے ہو جی میں اور جب حکم بھیجا فرشتوں کو کہ سجدہ کرو
لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ
آدم کو سو سجدہ کیا سب نے مگر شیطان نے انکار کیا اور شیخی کی
وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿٣٤﴾ وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ
اور ہو گیا کافروں میں ۵۶ اور ہم نے کہا اے آدم رہا کر تو
وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا
اور تیری عورت جنت میں اور کھاؤ اس میں بہت کچھ جہاں چاہیں تم دونوں
وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ
اور نہ جاؤ اس درخت کے پاس تم دونوں جاؤ گے
الظَّالِمِينَ ﴿٣٥﴾ فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا
ظالموں میں ۵۷ پھر ڈگا دیا ان کو شیطان نے اس جگہ سے پھر نکالا ان کو
مِمَّا كَانَا فِيهِ ۖ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ
اس عیش و راحت سے جس میں تھے اور ہم نے کہا تم سب اترو تم ایک دوسرے کے
عَدُوٌّ ۖ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ
دشمن رہو گے ۵۸ اور تمہارا رہنا سہنا واسطے زمین میں ٹھکانا ہے اور نفع اٹھانا ہے ایک

۵۵ تو اپنے علم سے بڑی کی کوئی حکمت سے خالی نہیں مختلف فوائد میں مختلف استعدادیں رکھتے تھے مکت کوئی بھی فہمیدہ جانتا ہے ۵۶ جب فرشتوں نے اپنے علم کو عاجز دیکھا اور خود علم کا دعویٰ کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت ظاہر کی تو فرمایا ہے سوال ان پر نازل کیا گیا ۵۷ میں تمہاری حیثیت کو اور تمہارے ظاہر کی اور باطنی حالت کو بھی خوب جانتا ہوں تجھے معلوم ہے کہ تمہاری حیثیت کیا ہے اور انسان کی حیثیت کیا ہے یہاں تک فرشتوں کا اظہار قصور علم و عجز تک پہنچ گیا اور فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام سے فروتر ہونا اور ان کو شرف کی نظر سے دیکھنا ظاہر کر دیا اور فرشتوں کے اپنے قول کی غلطی کی حالت بھی ظاہر ہو گئی اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل بھی ہو گئی جو آدم علیہ السلام کے بارے میں ہوا تھا اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ علم و عبادت سے بھی بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے اعلان پر سجدہ کرنا ہے جب سب نے سجدہ کیا تو ابلیس کے کفر کا راز بھی کھل گیا اور معلوم ہو گیا کہ اس کا کفر بھی علم و عبادت کی بنا پر تھا اور وہ آدم علیہ السلام کی فضیلت کو نہیں مانتا تھا اس لئے وہ کافر ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کا نافرمان بن گیا اور ہمیشہ کے لئے مردود ہو گیا ۵۸ جنت میں آدم و حوا کو بسانے کے بعد ان کو اور ان کی اولاد کو اور ابلیس کو اور اس کی اولاد کو بھی بتا دیا گیا کہ تم سب کی رہائش زمین پر ہو گی اور تم سب ایک دوسرے کے دشمن رہو گے اور زمین پر ہی تمہارا رہنا سہنا ہو گا اور زمین پر ہی تمہارے لئے نفع اٹھانے کی چیزیں ہیں اور زمین پر ہی تمہارا مرنا ہو گا اور زمین پر ہی سے تم کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

۵۹ آدم و حوا علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ نے جنت میں رہنے کی اجازت دی تھی اور ہر قسم کی نعمتیں کھانے کی اجازت دی تھی صرف ایک درخت کے پاس جانے سے منع فرمایا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس درخت کے پھل میں ایک خاص قسم کی تاثیر تھی جو انسان کے اندر شہوت پیدا کر دیتی ہے اور اس کے کھانے سے انسان کے اندر شہوت پیدا ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ ابھی آدم و حوا کے اندر شہوت پیدا نہ ہو اور وہ اس درخت کے پھل کو نہ کھائیں اور اس کے پاس نہ جائیں اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ابھی ان کی اولاد کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا اور ابھی ان کی اولاد کا وقت نہیں آیا تھا اور ابھی ان کی اولاد کا وقت نہیں آیا تھا اور ابھی ان کی اولاد کا وقت نہیں آی

جِيْنَ ﴿۳۷﴾ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ

اس نے تو پھر قبول فرمائی اس نے اس کی توبہ رب سے چند باتیں سیکھ لیں پھر متوجہ ہوا اللہ کی رحمت

اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۸﴾ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا

بیشک اسی کی شان ہے توبہ قبول کرنا اور رحم فرمانا ہم نے حکم دیا تم جاؤ جنت سے

جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ

سب کے سب پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت پہنچے تو جو

هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۹﴾

میری ہدایت پر چلے تو نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

اور جو لوگ منکر ہوئے اور جھٹلایا میری نشانیوں کو وہ دوزخی ہیں

النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۰﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

جانے والے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اے اولاد یعقوب

اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا

یاد کرو میرے وہ احسان جو میں نے تم پر کئے اور تم پورا کرو

بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَ

میرا قرار میں پورا کروں تمہارا قرار اور مجھ ہی سے ڈرو فقط اور

اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا

مان لو اس کتاب کو جو میں نے اب بھیجی سچ بتلاتی دل والی اس کتاب کو جو تمہارے پاس ہے تم

اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۪ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۫ وَّاِيَّايَ

سب میں اول منکر اس کے نہ ہو اور نہ لو بدلے میری آیتوں کے مول تھوڑا اور مجھ ہی سے

فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۲﴾ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا

ڈرتے رہو اور نہ ملاؤ سچ کو جھوٹ میں غلط کر کے اور نہ چھپاؤ

بنی اسرائیل کو دعوت

اصلاحی پروگرام

الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا
الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ اَتَاْمُرُوْنَ
النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ
تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاسْتَعِيْنُوْا
بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى
الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ
وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا
نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ
شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ
لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

منزل

نوعِ اوّل ـــــ یہ ترغیب و ترہیب پر مشتمل ہے

يسومونكم سوء العذاب يذبحون أبناءكم ويستحيون
نساءكم وفي ذلكم بلاء من ربكم عظيم ﴿٤٩﴾ وإذ
فرقنا بكم البحر فأنجيناكم وأغرقنا آل فرعون
وأنتم تنظرون ﴿٥٠﴾ وإذ وعدنا موسى أربعين ليلة
ثم اتخذتم العجل من بعده وأنتم ظالمون ﴿٥١﴾
ثم عفونا عنكم من بعد ذلك لعلكم تشكرون ﴿٥٢﴾
وإذ آتينا موسى الكتاب والفرقان لعلكم
تهتدون ﴿٥٣﴾ وإذ قال موسى لقومه يا قوم إنكم
ظلمتم أنفسكم باتخاذكم العجل فتوبوا إلى
بارئكم فاقتلوا أنفسكم ذلكم خير لكم عند
بارئكم فتاب عليكم إنه هو التواب الرحيم

فائدہ ۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ ۔۔۔ اور اس سے معلوم ہوا کہ ۔۔۔ اور اس سے معلوم ہوا کہ ۔۔۔ اور

وَإِذْ قُلْتُمْ يٰمُوسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ
اور جب تم نے اے موسیٰ ہرگز یقین نہ کریں گے تجھ پر جب تک ہم دیکھ لیں
جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿٥٥﴾
کھلم کھلا پھر آلیا تم کو بجلی نے اور تم دیکھتے تھے
ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٥٦﴾
پھر اٹھا کھڑا کیا تم کو مرنے کے پیچھے شاید تم احسان مانو
وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ
اور سایہ کیا تم پر بادل اور اتارا تم پر
السَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا
من و سلویٰ کھاؤ ستھری چیزیں جو ہم نے تم کو دیں اور کچھ ہمارا نہ بگاڑا
وَلٰكِنْ كَانُوْا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا
ولیکن وہ اپنا ہی بگاڑتے تھے اور جب ہم نے کہا داخل ہو
هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ
اس بستی میں پھر کھاؤ اس میں جہاں چاہو بافراغت
ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ
اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے چلے جاؤ اور کہتے جاؤ گناہ بخشوا دے ہم تمہارے
خَطٰيٰكُمْ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٨﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ
قصور اور زیادہ دیں گے نیکی والوں کو فرق پھیر دیا ظالموں نے
ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى
ظالموں نے بات کو خلاف اس کے جو کہی گئی تھی ان سے تب پھر اتارا ہم نے
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٥٩﴾
ظالموں پر عذاب آسمان سے بسبب اس کے کہ وہ بدکار تھے

ع ۷

مَنْزِل ۱

اعراب القرآن ف اب (اور باقی جگہ) اور ہی اس لئے ہوا کہ جملہ شرطیہ میں اس کے جواب سے پہلے آتا ہے اور اسے وہاں ہر حال جواب کا جواب ہونا لازم نہیں آتا ہے تو اسے اور حرف ہونا بھی ممکن ہے جیسا کہ آگے آتا ہے۔ ف ثم تراخی کے لئے ہے۔ ف ہم نے کہا کہ داخل ہو اس بستی میں پھر کھاؤ اس میں جہاں چاہو بافراغت اور داخل ہو دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے اور کہتے جاؤ گناہ بخشوا دے ہم تمہارے لئے۔ ف ہم بخش دیں گے تمہارے گناہ۔ ف ہم زیادہ دیں گے نیکی والوں کو۔ ف پھر بدل دیا ظالموں نے یعنی بجائے حطۃ کے کچھ اور کہا اور بجائے سجدہ کے چوتڑوں پر گھسٹتے ہوئے گئے۔ ف پھر اتارا ہم نے ظالموں پر عذاب آسمان سے بسبب اس کے کہ وہ بدکار تھے۔

موضح القرآن ف اب (اور باقی جگہ) اور ہی اس لئے ہوا کہ جملہ شرطیہ میں اس کے جواب سے پہلے آتا ہے اور اسے وہاں ہر حال جواب کا جواب ہونا لازم نہیں آتا ہے تو اسے اور حرف ہونا بھی ممکن ہے جیسا کہ آگے آتا ہے۔ ف ثم تراخی کے لئے ہے۔ ف ہم نے کہا کہ داخل ہو اس بستی میں پھر کھاؤ اس میں جہاں چاہو بافراغت اور داخل ہو دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے اور کہتے جاؤ گناہ بخشوا دے ہم تمہارے لئے۔ ف ہم بخش دیں گے تمہارے گناہ۔ ف ہم زیادہ دیں گے نیکی والوں کو۔ ف پھر بدل دیا ظالموں نے یعنی بجائے حطۃ کے کچھ اور کہا اور بجائے سجدہ کے چوتڑوں پر گھسٹتے ہوئے گئے۔ ف پھر اتارا ہم نے ظالموں پر عذاب آسمان سے بسبب اس کے کہ وہ بدکار تھے۔

فتح القرآن ف اب (اور باقی جگہ) اور ہی اس لئے ہوا کہ جملہ شرطیہ میں اس کے جواب سے پہلے آتا ہے اور اسے وہاں ہر حال جواب کا جواب ہونا لازم نہیں آتا ہے تو اسے اور حرف ہونا بھی ممکن ہے جیسا کہ آگے آتا ہے۔ ف ثم تراخی کے لئے ہے۔ ف ہم نے کہا کہ داخل ہو اس بستی میں پھر کھاؤ اس میں جہاں چاہو بافراغت اور داخل ہو دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے اور کہتے جاؤ گناہ بخشوا دے ہم تمہارے لئے۔ ف ہم بخش دیں گے تمہارے گناہ۔ ف ہم زیادہ دیں گے نیکی والوں کو۔ ف پھر بدل دیا ظالموں نے یعنی بجائے حطۃ کے کچھ اور کہا اور بجائے سجدہ کے چوتڑوں پر گھسٹتے ہوئے گئے۔ ف پھر اتارا ہم نے ظالموں پر عذاب آسمان سے بسبب اس کے کہ وہ بدکار تھے۔

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
اور جب پانی مانگا موسیٰ نے اپنی قوم کے واسطے پھر ہم نے کہا مار اپنے عصا کو
الْحَجَرَ ؕ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ
پتھر پر سو بہہ نکلے اس سے بارہ چشمے
قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا
معلوم کر لیا ہر لوگ نے اپنا گھاٹ کھاؤ اور پیو
مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۶۰﴾
اللہ کی روزی اور نہ پھرو ملک میں فساد کرتے
وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ
اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ہرگز صبر نہ کریں گے ایک کھانے پر
فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ
سو دعا کر ہمارے واسطے تیرا رب نکالے ہمارے لیے جو اگاتی ہے زمین
مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ
ترکاری اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز
قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِىْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ هُوَ
کہا تم بدلتے ہو جو ادنیٰ ہے بہتر سے جو
خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَ
بہتر ہے اترو کسی شہر میں تو تم کو ملے گا جو مانگتے ہو اور
ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۗ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ
ڈالی گئی ان پر خواری اور محتاجی اور پھرے غضب
مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
اللہ کے یہ اس لیے کہ وہ منکر ہوتے تھے اللہ کی آیتوں

منزل ۱

وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۶۱﴾

اور خون کرتے تھے پیغمبروں کا ناحق یہ اس لیے کہ نافرمانی کی اور حد سے نکل جاتے تھے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـُٔوْنَ

بیشک جو ایمان لائے اور جو یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور صابی

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ

جو کوئی ایمان لایا اللہ پر اور پچھلے دن پر اور کام کیا بھلا سو ان کو ملے گا ان کا

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾

بدلہ ان کے رب کے پاس اور نہ ان پر کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ

اور جب ہم نے تم سے عہد لیا اور اٹھایا تم پر کوہ طور کا پکڑو جو ہم نے تم کو دیا

بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾

زور سے اور یاد رکھو جو اس میں ہے تاکہ تم بچتے رہو

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ

پھر تم پھر گئے اس کے بعد پھر اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تم پر اور اس کی مہربانی

لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۴﴾

تو تم ہوتے نقصان والوں میں

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِى السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ

اور تم کو معلوم ہو چکے ہیں جو تم میں سے حد سے نکل گئے تھے ہفتہ کے دن میں پھر ہم نے کہا ان کو

كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۶۵﴾

ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۶﴾

پھر کر دیا ہم نے اس بستی کو عبرت ان کے آگے اور پیچھے والوں کو اور نصیحت پرہیزگاروں کو

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ

اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کے واسطے بیشک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ ذبح کرو ایک گائے

قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۶۷﴾

بولے کیا تو ہم سے ہنسی کرتا ہے کہا میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی کہ ہو جاؤں جاہلوں میں

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِىَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ

بولے دعا کر ہمارے واسطے تیرا رب بتا دے ہم کو کیسی ہے کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے

لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۸﴾

نہ بوڑھی ہو نہ بچھیا بیچ کی عمر کی ہو سو کرو جو تم کو حکم ہوتا ہے

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ

بولے دعا کر ہمارے واسطے تیرا رب بتا دے ہم کو کیسا ہے اس کا رنگ کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے

صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿۶۹﴾

زرد ہے خوب گہرا رنگ اس کا خوش کرتی ہے دیکھنے والوں کو

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِىَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ

بولے دعا کر ہمارے واسطے تیرا رب بتا دے ہم کو کیسی ہے بیشک گائے ہم کو شبہ میں ڈالتی ہے

وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۷۰﴾

اور ہم اگر اللہ نے چاہا تو راہ پا جائیں گے

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ ۚ

کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہیں محنت میں لائی ہوئی کہ زمین جوتتی ہو اور نہ کھیت کو پانی دیتی ہو

مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۱﴾

تندرست ہو بے داغ کہا اب تو ٹھیک بات لایا پھر ذبح کی اور نہ تھے کہ کرتے

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۷۲﴾

اور جب تم نے ایک جان کو مار ڈالا پھر جھگڑنے لگے اس میں اور اللہ ظاہر کرنے والا تھا جو تم چھپاتے تھے

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْىِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ

پھر ہم نے کہا مارو اس کو اس گائے کے ٹکڑے سے اسی طرح جلاتا ہے اللہ مردوں کو اور دکھاتا ہے تم کو اپنی قدرت

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾

تاکہ تم سمجھو

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِىَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ

پھر سخت ہو گئے تمہارے دل اس کے بعد سو وہ مثل پتھر کے ہیں یا سختی میں اور بڑھ کر

وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ

اور بیشک پتھروں میں کوئی ایسے ہیں کہ بہہ نکلتی ہیں ان سے نہریں اور بیشک کوئی ایسے ہیں کہ پھٹ جاتے ہیں

فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ

پھر نکلتا ہے ان سے پانی اور بیشک کوئی ایسے ہیں کہ گر پڑتے ہیں اللہ کے ڈر سے

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾

اور اللہ بے خبر نہیں تمہارے کاموں سے

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ

کیا تم طمع رکھتے ہو کہ یہ لوگ تمہارا کہا مانیں گے اور ان میں ایک فرقہ کے لوگ

كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

سنتے تھے اللہ کا کلام پھر بدل ڈالتے تھے اس کو سمجھ لینے کے بعد اور وہ جانتے تھے

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ

اور جب ملتے ہیں ایمان والوں سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب ہوتا ہے کوئی ان میں سے کسی کے

قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ

پاس تو کہتے ہیں کیا تم ان سے بیان کرتے ہو جو کھولا ہے اللہ نے تم پر تاکہ تم سے جھگڑیں اس کو تمہارے رب کے پاس

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾

کیا تم سمجھتے نہیں

اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾

کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِىَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾

اور ان میں ان پڑھ ہیں کہ نہیں جانتے کتاب کو مگر جھوٹی آرزوئیں اور وہ محض اٹکل پر چلتے ہیں

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

سو خرابی ہے ان لوگوں کی جو لکھتے ہیں کتاب اپنے ہاتھ سے پھر کہتے ہیں یہ اللہ کے پاس سے ہے

لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾

تاکہ اس سے تھوڑا سا مول لیں سو خرابی ہے ان کو اس سے جو لکھا ان کے ہاتھ نے اور خرابی ہے ان کو اس سے جو کماتے ہیں

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا

اور کہتے ہیں ہرگز نہ چھوئے گی ہم کو آگ مگر گنتی کے چند دن کہہ دے کیا تم نے لیا ہے اللہ سے عہد

فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾

سو اللہ ہرگز خلاف نہ کرے گا اپنے عہد کا یا کہتے ہو اللہ پر جو نہیں جانتے

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ

ہاں جس نے کمائی برائی اور گھیر لیا اس کو اس کے گناہ نے سو وہ لوگ دوزخ والے ہیں

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾

وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ

اور جو لوگ ایمان لائے اور کام کیے بھلے وہ لوگ بہشت والے ہیں

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾

وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۖ

اور جب ہم نے عہد لیا بنی اسرائیل سے کہ نہ پوجو مگر اللہ کو

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ

اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور قرابت والوں سے اور یتیموں سے اور محتاجوں سے اور کہو لوگوں سے

حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ

اچھی بات اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو پھر تم پھر گئے مگر تھوڑے تم میں سے

وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾

اور تم ہو ہی پھرنے والے

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ

اور جب ہم نے عہد لیا تم سے کہ نہ بہاؤ اپنا لہو اور نہ نکالو اپنوں کو

مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾

اپنے گھروں سے پھر تم نے اقرار کیا اور تم گواہی دیتے ہو

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ

پھر تم وہی ہو کہ مار ڈالتے ہو اپنوں کو اور نکالتے ہو ایک فرقہ کو تم میں سے ان کے گھروں سے

تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ؕ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ

چڑھائی کرتے ہو ان پر ظلم اور زیادتی سے اور اگر وہ آویں تمہارے پاس قید ہو کر تو بدلہ دے کر چھڑا لیتے ہو

وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ

اور ان کا نکالنا تم پر حرام تھا کیا تم ایمان لاتے ہو کتاب کے بعض پر اور منکر ہوتے ہو

بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْىٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

بعض پر سو کیا سزا ہے جو کوئی تم میں یہ کام کرے مگر رسوائی دنیا کی زندگی میں

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾

اور قیامت کے دن پھیرے جائیں گے سخت عذاب میں اور اللہ بے خبر نہیں تمہارے کاموں سے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ

یہ لوگ ہیں جنہوں نے خرید کی دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے سو نہ ہلکا ہوگا ان سے عذاب

وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾

اور نہ ان کو مدد پہنچے گی

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۖ

اور ہم نے دی موسیٰ کو کتاب اور پیچھے بھیجے اس کے بعد رسول

وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ

اور دیے ہم نے عیسیٰ بیٹے مریم کے کھلے معجزے اور قوت دی اس کو روح القدس سے

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ

کیا جب کبھی آیا تمہارے پاس رسول ایسی چیز لے کر کہ نہ بھائی تمہارے جی کو تم نے تکبر کیا

فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾

سو ایک فرقہ کو تم نے جھٹلایا اور ایک فرقہ کو مار ڈالتے ہو

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

اور کہتے ہیں ہمارے دل غلاف میں ہیں بلکہ لعنت کی ان پر اللہ نے ان کے کفر کے سبب سو ایمان لاتے ہیں تھوڑا

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ

اور جب آیا ان کے پاس کتاب اللہ کی سچی کرنے والی اس چیز کو جو ان کے پاس ہے

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا

اور پہلے سے وہ فتح مانگتے تھے کافروں پر سو جب آیا ان کے پاس جو پہچانا

كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾

منکر ہو بیٹھے اس سے سو لعنت اللہ کی منکروں پر

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ

بری چیز ہے جس کے بدلے بیچا اپنا جی یہ کہ منکر ہوں اس سے جو اتارا اللہ نے ضد سے کہ اللہ

مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ

اپنا فضل اتارتا ہے اپنے بندوں میں جس پر چاہے سو وہ پھرے غضب پر غضب

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾

اور منکروں کے لیے ہے عذاب ذلت کا

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا

اور جب کہا جاتا ہے ان کو ایمان لاؤ اس پر جو اتارا اللہ نے کہتے ہیں ہم ایمان لاتے ہیں اس پر جو اترا ہم پر

وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ

اور منکر ہوتے ہیں اس کے سوا اور وہ سچ ہے سچی کرنے والی اس چیز کو جو ان کے پاس ہے

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾

کہہ دے پھر کیوں مارتے تھے پہلے اللہ کے پیغمبروں کو اگر تم ایمان رکھتے تھے

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ

اور تمہارے پاس آیا موسیٰ کھلے معجزے پھر تم نے پکڑا بچھڑا اس کے پیچھے

وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾

اور تم ظالم تھے

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ

اور جب ہم نے عہد لیا تم سے اور اٹھایا تم پر کوہ طور کا پکڑو جو ہم نے تم کو دیا

بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ

زور سے اور سنو کہا ہم نے سنا اور نہ مانا اور رچ گئی ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت

بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾

ان کے کفر کے سبب کہہ دے بری چیز ہے جس کا حکم دیتا ہے تم کو تمہارا ایمان اگر تم ایمان رکھتے ہو

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ

کہہ دے اگر تمہارے لیے ہے گھر پچھلا اللہ کے پاس خاص تمہارے لیے سوا اور لوگوں کے

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾

تو آرزو کرو موت کی اگر تم سچے ہو

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾

اور ہرگز نہ آرزو کریں گے موت کی کبھی بدلہ اس کا جو آگے بھیجا ان کے ہاتھوں نے اور اللہ خبردار ہے ظالموں سے

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۛ

اور تو ضرور پائے گا ان کو سب لوگوں سے زیادہ جینے پر اور مشرکوں سے بھی

يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ

چاہتا ہے ان میں ہر ایک کہ کاش ہزار برس جیتا جائے اور نہیں وہ اس کو عذاب سے دور کرنے والا کہ جیتا رہے

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾

اور اللہ دیکھتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

کہہ دے جو کوئی دشمن ہو جبرئیل کا سو اس نے تو اتارا ہے قرآن تیرے دل پر اللہ کے حکم سے

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾

سچی کرنے والی اس چیز کو جو اس سے پہلے ہے اور ہدایت اور خوشخبری ایمان والوں کو

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾

جو کوئی دشمن ہو اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبرئیل کا اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے منکروں کا

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾

اور ہم نے اتاری تیری طرف آیتیں کھلی اور نہیں منکر ہوتا ان سے مگر نافرمان

اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

کیا جب کبھی باندھا انہوں نے عہد توڑ ڈالا ایک فرقہ نے ان میں سے بلکہ ان میں اکثر ایمان نہیں رکھتے

وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ

اور جب آیا ان کے پاس رسول اللہ کی طرف سے سچی کرنے والی اس چیز کو جو ان کے پاس ہے

نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ

ڈال دیا ایک فرقہ نے ان لوگوں میں سے جن کو کتاب ملی تھی اللہ کی کتاب کو پیٹھ پیچھے

كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

گویا وہ کچھ جانتے ہی نہیں

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ

اور پیچھے لگے اس کے جو پڑھتے تھے شیطان سلیمان کی بادشاہی پر اور سلیمان نے کفر نہیں کیا

وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ

لیکن شیطان کفر کرتے تھے سکھاتے تھے لوگوں کو جادو اور جو اترا دو فرشتوں پر

بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ

بابل میں ہاروت اور ماروت اور نہیں سکھاتے تھے کسی کو جب تک کہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو آزمائش ہیں

فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ

سو تو منکر نہ ہو پھر سیکھتے تھے ان سے جس سے جدائی ڈالیں مرد میں اور اس کی جورو میں

وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ

اور وہ ضرر نہیں پہنچا سکتے اس سے کسی کو مگر اللہ کے حکم سے اور سیکھتے تھے جو ان کو ضرر کرے

وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۗ

اور نفع نہ دے اور البتہ جانتے تھے جو کوئی خریدے اس کو نہیں اس کا آخرت میں کچھ حصہ

وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

اور بری چیز ہے جس کے بدلے بیچا اپنا جی کاش وہ جانتے ہوتے

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

اور اگر وہ ایمان لاتے اور پرہیزگار بنتے تو ثواب ملتا اللہ کے پاس سے بہتر کاش وہ جانتے ہوتے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ

اے ایمان والو نہ کہو راعنا اور کہو ہم پر نظر رکھ اور سنو

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾

اور منکروں کے لیے ہے عذاب دکھ کا

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ

نہیں چاہتے جو منکر ہوئے اہل کتاب میں سے اور نہ مشرک کہ اترے تم پر

مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

کچھ بھلائی تمہارے رب کی طرف سے اور اللہ خاص کر لیتا ہے اپنی مہربانی سے جس کو چاہے

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾

اور اللہ بڑے فضل والا ہے

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ

جو کوئی منسوخ کرتے ہیں ہم آیت یا بھلا دیتے ہیں تو بھیج دیتے ہیں بہتر اس سے یا اس کے برابر

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾

کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ

وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا
اور قتل کرتے تھے نبیوں کو ناحق یہ اس لئے کہ نافرمانی کرتے تھے
وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿٦١﴾ إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَالَّذِينَ
اور حد سے بڑھ رہتے تھے بے شک جو لوگ مسلمان ہوئے تھے اور جو لوگ
هَادُوا وَالنَّصَارٰى وَالصَّابِـِٔينَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور صابی جو ایمان لایا ان میں سے اللہ پر
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ
اور پچھلے دن پر اور کام کئے نیک تو ان کیلئے ہے ان کا ثواب ان کے
رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ وَ
رب کے ہاں اور نہ ان پر کچھ خوف اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور
اِذْ اَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ
جب لیا ہم نے قول تم سے مضبوط اور اٹھایا ہم نے اوپر تمہارے کوہ طور کا
خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ
پکڑو جو کچھ ہم نے تم کو دیا زور سے اور یاد رکھو جو کچھ اس میں ہے تاکہ تم
تَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْ
پرہیزگار بنو پھر پھر گئے تم اس کے بعد سو اگر
لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٤﴾
نہ اللہ کا فضل تم پر اور اس کی مہربانی تو تم ہوتے
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي
اور تم تو جان چکے ہو جنہوں نے تم میں سے زیادتی کی ہفتہ کے
السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿٦٥﴾
دن میں تو ہم نے کہا ان سے ہو جاؤ بندر ذلیل

ع

منزل ١

نوع ثانی

(اس میں اول تو قرآن کے دو قسم کے دلائل کا ذکر ہے پھر ان دونوں کی قرآن میں تین اور چار طرح بیان کی گئی ہے)

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَ
پھر کر دیا ہم نے اس قصہ کو عبرت ان لوگوں کے لئے جو وہاں تھے اور جو پیچھے آنے والے تھے اور
مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ
نصیحت ڈرنے والوں کے واسطے ف اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے
اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا
(اللہ تعالیٰ) بے شک تم کو ذبح کرو ایک گائے کہنے لگے کیا ٹھٹھا کرتا ہے ہم سے وہ بولے
هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٦٧﴾
میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ ہو جاؤں میں جاہلوں میں سے
قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۭ قَالَ اِنَّهٗ
کہا پکار ہمارے لئے اپنے رب کو کہ بتا دے ہم کو کیسی ہے وہ بولا (وہ) کہتا ہے
يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ۭ عَوَانٌۢ بَيْنَ
ایک گائے ہے نہ بوڑھی اور نہ بالکل بچی درمیان
ذٰلِكَ ۭ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٨﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ
اس کے سو کرو جو تم کو حکم ہوتا ہے کہا پکار ہمارے لئے اپنے رب کو
يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ
کہ بتا دے ہم کو کیسا ہے رنگ اس کا کہا وہ کہتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے
صَفْرَاۗءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا ادْعُ
زرد اب کہ خوب تیز رنگ اس کا خوش دیکھنے والوں کو
لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ۭ
پکار ہمارے لئے اپنے رب کو کہ بتا دے ہم کو کیسی ہے وہ بے شک گائے ہم کو شبہ میں ڈال رہی ہے
وَاِنَّآ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ
اور ہم اگر اللہ چاہے تو ضرور راہ پانے والے ہیں گے کہا وہ کہتا ہے

منزل ١

إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ
(وہ) کہتا ہے بیشک وہ گائے نہ تو محنت کرنے والی ہے جو زمین کو ہل چلا کر تیار کرے یا کھیتی کو پانی دے
مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ
بالکل تندرست ہے کوئی داغ اس میں نہیں اس نے کہا اب تو ٹھیک بات
فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾ وَإِذْ قَتَلْتُمْ
پس انہوں نے ذبح کی (تو) اور وہ ایسے نہ تھے کہ (ذبح) کرتے اور جب تم نے قتل کیا
نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا ۖ وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنتُمْ
ایک شخص پھر جھگڑنے لگے تم اس میں اور اللہ کو ظاہر کرنا تھا جو کچھ تم
تَكْتُمُونَ ﴿٧٢﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذَٰلِكَ يُحْيِي
چھپاتے تھے پھر ہم نے کہا مارو اس (مقتول) کو اس گائے (کے گوشت) کا ایک ٹکڑا اسی طرح اللہ زندہ کرے گا
اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ
اللہ مردوں کو اور دکھاتا ہے تم کو اپنی نشانیاں تاکہ تم سمجھو پھر
قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ
سخت ہو گئے تمہارے دل اس کے بعد پس وہ ہو گئے جیسے پتھر
أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ
یا ان سے بھی سخت کیونکہ پتھروں میں تو کچھ ایسے بھی ہیں
مِنْهُ الْأَنْهَارُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ
جن سے نہریں (بہہ) نکلتی ہیں اور کچھ ان میں سے ایسے بھی ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور نکلتا ہے ان سے
الْمَاءُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَمَا
پانی اور ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے ڈر سے
اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٧٤﴾ أَفَتَطْمَعُونَ أَن
اللہ بے خبر نہیں تمہارے کاموں سے (۷۴) اب کیا (اے مومنو) تم توقع رکھتے ہو

یعنی اس سے نفع اٹھانے والا نہیں ہے۔ لَا تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ یہ دونوں جملے صفت ہیں ذَلُولٌ کی۔ مُسَلَّمَةٌ صفت ہے مَحْبُوبَةٌ من العيوب (صاوی صفحہ ۱۵۱) لَا شِيَةَ فِيهَا اور یہ بیچ کی دو صفت ہے رنگ کا اور زرد صفت ہوا جیسا کہ فِيهَا لَوْنٌ يُخَالِفُ لَوْنَهَا اسی صفحہ اور کہا لَا بَيَاضَ فِيهَا وَلَا سَوَادَ فِيهَا (صاوی صفحہ ۱۵۱) جِئْتَ بِالْحَقِّ اور کہا اَلْآنَ حِينَ تَعَبَّدْتَنَا بِذَبْحِهَا وَقَدْ كِدْنَا لَا نَفْعَلُ لِغَلَاءِ ثَمَنِهَا (صاوی صفحہ ۱۵۱) یعنی اب تم نے مطلوب گائے کی ٹھیک ٹھیک کیفیت بیان کی ہے۔ اس مطلوب حقیقی کا اعتبار کیا ہے اور ذبح هٰذَا بِخِلَافِ حَقِيقَةِ الْأَمْرِ (صاوی صفحہ ۱۵۱) فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ یعنی ان کی قیمت گائے کے ذبح کرنے پر زیادہ نہیں ہوئی تھی اس لئے ہر ایسا سوال کرنے لگے جس کے ذبح کرنے پر قیمت زیادہ ہو جائے یعنی سستی کرنے لگے اور ذبح کرنے کا ارادہ نہ تھا۔ مگر جبکہ انہوں نے زیادہ تفتیش اس میں موقوف خیال فرمائی کر ذبح کرنا ہی تو اس کا نتیجہ ہو گا کہ مقتول کے ورثاء کو اس کے عوض ایک گائے کے بدلے دو گائیں دینا پڑیں گی اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ ان کی تلاش بہت زیادہ قیمت لانے کو کہنا پڑی اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ ان کی تلاش بہت دیر میں پوری ہوئی جس سے معلوم ہوا کہ ان علماء نے گائے کو بہت تلاش کیا اور بہت دیر میں ملی تو ظاہر ہے کہ گائے بہت کم ہوں گی اور ان کا ملنا مشکل ہو گا۔ غرض یہ تمام مطلب اس پر مرتب ہو سکتے ہیں۔ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ہٰذَا کی ضمیر نفس مؤنث کی طرف راجع ہے کیونکہ نفس مؤنث لفظی ہے اگرچہ مذکر معنوی ہے۔ اس کی طرف مذکر اور مؤنث دونوں ضمیریں راجع ہو سکتی ہیں اور یہاں مذکر کی طرف راجع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مقتول کے بدن کا کوئی حصہ مقتول کے بدن سے کٹا ہوا وہ زندہ ہو کر کسی پر شہادت دے۔ وقال الشيخ رحمه الله تعالى الضمير في بعضها راجع الى النفس (صاوی صفحہ ۱۵۱) یعنی ضمیر بَعْضِهَا کا مرجع نفس مقتول کے بدن سے کٹا ہوا وہ زندہ ہو کر کسی پر شہادت دے۔ وقال الشيخ رحمه الله تعالى الضمير في بعضها راجع الى النفس (صاوی صفحہ ۱۵۱) یعنی ضمیر بَعْضِهَا کا مرجع نفس مقتول کے بدن کا کوئی حصہ مقتول کے بدن سے کٹا ہوا وہ زندہ ہو کر کسی پر شہادت دے گا اور وہ زندہ ہو کر کسی پر شہادت دے گا اور وہ زندہ ہو کر کسی پر شہادت دے گا اور

يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ
دو ہاں تمہاری بات مانیں گے اور ان میں ایک گروہ تھا کہ سنتا تھا
كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ
اللہ کا کلام پھر بدل ڈالتے تھے اس کو جان بوجھ کر
وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا
اور وہ جانتے تھے اور جب ملتے ہیں مسلمانوں سے کہتے ہیں
آمَنَّا ۚ وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا
مسلمان ہوگئے اور جب جدا ہوتے ہیں ایک دوسرے سے کہتے ہیں
أَتُحَدِّثُونَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُم
تم کیوں کہتے ہو جو اللہ نے تم پر کھولا تاکہ جھگڑیں تم پر
بِهِ عِندَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَا
اس سے تمہارے رب کے آگے کیا تم نہیں سمجھتے کہ کیا
يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا
جانتے کہ اللہ کو معلوم ہے جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو کچھ
يُعْلِنُونَ ﴿٧٧﴾ وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ
ظاہر کرتے ہیں اللہ اور بعضے ان میں بے پڑھے ہیں نہیں خبر رکھتے
الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿٧٨﴾
کتاب کی مگر سوائے جھوٹی آرزوؤں کے اور ان کے ہاتھ کچھ نہیں مگر خیالات
فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ
سو خرابی ہے ان کی جو لکھتے ہیں کتاب اپنے ہاتھ سے پھر
يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ
کہہ دیتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ لیں اس پر مول تھوڑا سا دام

الجزء الثاني

ع ۴

الٓمٓ ۚ ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٢﴾ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿٣﴾ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿٤﴾ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۖ وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿١٠﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ﴿١١﴾ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ﴿١٢﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ﴿١٤﴾ اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٥﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا

الٓمٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۗ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۗ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٩﴾ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿١٠﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴿١١﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۗ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١٤﴾ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١٥﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّا

ملتقطا

الٓمٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۗ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۗ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٩﴾ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿١٠﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴿١١﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۗ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١٤﴾ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١٥﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّا

ملتقطا

فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ
سو تو ویل ہے ان کو اپنے ہاتھوں سے لکھے سے اور تو ویل ہے ان کو
مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ
اس سے جو کماتے ہیں اور کہتے ہیں ہم کو ہرگز آگ نہ چھوئے گی مگر
اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا
چند روز گنے ہوئے کہدو کیا تم نے لیا ہے اللہ سے
فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
سو کب خلاف کرے اللہ اپنے عہد کا یا تم کہتے ہو اللہ پر
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّ
جو نہیں جانتے ہاں جو کمائے برائی اور
اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ
گھیر لیا اس کو اس کے گناہ نے سو وہی ہیں دوزخ کے رہنے والے
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل کئے
الصّٰلِحٰتِ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا
نیک وہی ہیں جنت کے رہنے والے وہ اسی میں
خٰلِدُوْنَ ۝ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ
ہمیشہ رہیں گے اور جب ہم نے لیا قرار بنی اسرائیل سے
لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۭ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ
کہ عبادت نہ کرنا اللہ کی اور ماں باپ سے سلوک کرنا اور
ذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ
کنبہ والوں سے اور یتیموں سے اور محتاجوں سے اور کہیو سب لوگوں سے

منزل ١

سو تو ویل ہے ان کو اپنے ہاتھوں سے لکھے سے اور تو ویل ہے ان کو اس سے جو کماتے ہیں اور کہتے ہیں ہم کو ہرگز آگ نہ چھوئے گی مگر چند روز گنے ہوئے کہدو کیا تم نے لیا ہے اللہ سے سو کب خلاف کرے اللہ اپنے عہد کا یا تم کہتے ہو اللہ پر جو نہیں جانتے ہاں جو کمائے برائی اور گھیر لیا اس کو اس کے گناہ نے سو وہی ہیں دوزخ کے رہنے والے وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل کئے نیک وہی ہیں جنت کے رہنے والے وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے اور جب ہم نے لیا قرار بنی اسرائیل سے کہ عبادت نہ کرنا اللہ کی اور ماں باپ سے سلوک کرنا اور کنبہ والوں سے اور یتیموں سے اور محتاجوں سے اور کہیو سب لوگوں سے

نوع ثالث

حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا
نیک بات اور قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ پھر پھر گئے تم
قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا
تھوڑے تم میں سے اور تم پھرے ہوئے اور جب ہم نے لیا
مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ
وعدہ تمہارا کہ نہ گرائیں گے (نہ بہائیں گے) خون اور نہ نکالیں گے
اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ
اپنوں کو اپنے وطن سے پھر تم نے اقرار کیا اور تم
تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ
اس کے گواہ ہو پھر تم وہ لوگ ہو کہ دیتے ہو
اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ
آپس میں اور نکالتے ہو اپنے ایک فرقہ کو ان کے وطن سے
تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاِنْ
چڑھائی کرتے ہو ان پر گناہ اور ظلم سے اور
يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ
اور اگر آویں تمہارے پاس کسی کے قیدی ہو کر تو ان کو بدلہ دیتے ہو حالانکہ حرام ہے تم پر
اِخْرَاجُهُمْ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ
ان کا نکالنا کیا تم ایمان لاتے ہو
تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ
بعض کتاب پر اور منکر ہوتے ہو بعض کے سو کیا بدلہ ہے اس کا جو تم میں یہ کام
مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ
کرے بجز رسوائی دنیا کی زندگی میں اور قیامت کے دن

مدلل

اقرار کرلیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ گرفتار کئے باب در کار ماندہ۔ عساکر (اخلاق) مال کے۔ خلاصہ زکوٰۃ سے ادا ہوتی کی اور تم میں سے بہت تھوڑے اس عہد پر قائم رہے ہو وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۔ اعراض اور روگردانی قبیح کہ کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے باپ دادا کا بھی یہی شیوہ تھا۔ اب تمہارا دستور بھی یہی ہے اور اسلام قبول نہ کرنے کا الاستعراض والتولی عن الموافق (روح المعانی) اور اگر کہیں جانے اپنی اسرائیل کے کہ تم عبادت نہاؤ اور نہ بتوں کو خدا کا شریک جانتے اور نہ ظلم کرتے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں آپ نے ناکامل اور ادھوری کی تو تکل کریں۔ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۔ اور تم اسکا بھی قبول کئے آئے ہو اور ان میں تم معروف ہو

﴿۸۳﴾ بعض روایات ایسا بھی ہوا کہ یہودیوں کے ایک فریق کے ہاتھوں دوسرے فریق کے ہاتھوں قتل ہو جاتے تو ہر فریق اپنے حلیف قبیلوں کو بھی بلا لیتا تاکہ قریب کیوں کرنے ہو تو وہ لوگ کے آکر مقابلے میں ڈٹ جاتے اور قیدیوں کو چھڑا لیتے اور یہ عمل کرتے تھے۔ حالانکہ تورات میں ان کو یہ حکم دیا گیا ہے اس پر بھی وہ ایسا نہ کرتے تھے۔ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ یا جلاوطنی کے حکم کو تورات میں بیان کیا گیا ہے اس لئے تم پر حرام تھا۔ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۔ استفہام انکاری ہے اور تم کتاب سے مراد تورات ہے تو فرمایا کہ تم خطاب ہی سوالوں سے ہے جو کہ تورات کے ایک حکم کو تو مانتے ہو اور دوسرے کو نہیں مانتے ہو۔ ﴿۸۵﴾ یعنی کافروں کا بعض حکموں کو ماننا اور بعض کو نہ ماننا ان کے کفر کی دلیل ہے۔ اس آیت میں ان کی سزا بیان فرمائی ہے کہ تم میں سے جو شخص ایسا کرے گا وہ دنیا میں ذلت اور رسوائی کے سوا کچھ نہ پائے گا اور آخرت میں سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔

يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
پھیرے جاویں سخت سے سخت عذاب میں اللہ اور اللہ بے خبر نہیں
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ
جو تم کرتے ہو ان سے ۱۵ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مول لی دنیا کی زندگی
الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۪ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ
آخرت کے بدلے ۱۵ سو ہلکا ہو ان پر عذاب
وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
اور نہ ان کو مدد پہنچے گی ۱۵ اور بے شک ہم نے دی موسیٰ کو کتاب
وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۪ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ
اور پے در پے بھیجے پیچھے اس کے رسول اور دیئے ہم نے عیسیٰ
مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ
مریم کے بیٹے کو کھلے معجزے اور قوت دی اس کو روح پاک سے
اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ
پھر کیا جب کبھی تمہارے پاس کوئی رسول وہ حکم لایا جو تمہارا
اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا
تو تم بیٹھ رہنے سے ۱۵ تکبر ۱۵ ایک جماعت کو جھٹلایا اور ایک جماعت کو
تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ
تم نے قتل کر ڈالا ۱۵ اور بولتے ہیں ہمارے دلوں پر غلاف ہے ۱۵ بلکہ لعنت کی
اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَلَمَّا
اللہ نے ان کے کفر کے سبب سو ایمان لاتے ہیں تھوڑا اور جب
جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا
پہنچی ان کے پاس کتاب ۱۵ اللہ کی طرف سے تصدیق کرتی اس کی

غرض جانا ہی ۱۵ اور قیامت کے دن انہیں سخت عذاب میں پہنچایا جائے گا۔ یہ عذاب سے مراد جہنم کا ابدی عذاب ہے اور وہ سب سے سخت اس لئے ہے کہ کافر کو کبھی تخفیف نہیں ہوگی ۱۵ اور یہ الخلود فی النار کو اشد سے اشد بتانے کا انتظام ملحوظ ہے (از حسنی ۱۲) ۱۵ یہ آخرت دیدہ دلیری کے ایک نمونہ کا بیان ہے۔ وہ یہ کہ ان کے اعمال سے نہیں ہوتا کہ وہ آخرت کے قائل ہیں کہ کوئی ان کو ٹوکے یا روکے۔ ان باتوں کے جواب دہی سے اسرائیل میں جو حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک موجود تھے لیکن سب پر بھی مت تھوپ دے۔ اسلام کی خوب ترقی کی۔ ۱۵ اس کا جواب جب یہ کہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جو انبیاء آئے ان کی تعلیم ایک ہی تھی۔ ۱۵ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جو انبیاء آئے ان کی تعلیم ایک ہی تھی۔ ۱۵ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جو انبیاء آئے ان کی تعلیم ایک ہی تھی۔

نوع رابع

اس نوع میں اللہ کے بارہ جو کی انتہائی کی مثالی اور مثالی کی دو مثالیں بیان فرمائی ہیں۔ اول تکذیب۔ اس دوم قتل انبیاء۔ یعنی انکار کا انتہائی درجہ ایک طرف تو قتل انبیاء کی رسوا کن جرأت ہے اور دوسری طرف انبیاء کے ساتھ ان کی رسوا کن بے ادبی کہ ان کو کبھی تو جھٹلا دیتے ہیں کبھی قتل کر ڈالتے ہیں۔ ۱۵ یہ ان کی بدبختی کا ایک اور ثبوت ہے کہ شریعت کا ایک دستور ہے کہ ہر نبی کی شریعت کی خاص خاص عبادت کسی اور نبی کے لئے کا حکم دیا گیا۔ اور اس کے علاوہ دوسرے نبی کے لئے ۱۵ الکتاب سے توراۃ مراد ہے۔ وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۱۵ یا تو شمول علیہ السلام یعنی ان کی نبی کے بعد ہی نبی آتے رہے اور عیسیٰ علیہ السلام کی خصوصیت کی وجہ سے ان کا ذکر کیا گیا۔ ۱۵ اس کا جواب یہ ہے کہ ان کی تعداد بہت زیادہ تھی

مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ
(جو) ان کے پاس ہے اور (اس سے) پہلے اس (کے ظہور) سے
كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ
بتایا کرتے تھے (کہ کافروں کو
پھر جب ان کے پاس وہ چیز آپہنچی جس کو (خدا کا رسول ہونے سے) پہچان گئے تھے (تو) اس سے
فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ
منکر ہو گئے سو خدا کی لعنت منکروں پر (ہوا کرتی ہے) کیا ہی برا ہے وہ (عوض) جس کے بدلے
اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ
(یہ) اپنے تئیں (کافر بنا کر) بیچ ڈالا (یعنی) اس چیز سے جو خدا نے (اپنی طرف سے) نازل فرمائی (محض)
يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ
اس حسد سے کہ خدا اپنے فضل سے جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے
فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ
سو وہ غضب بالائے غضب (میں مبتلا ہو گئے) اور کافروں کے واسطے ذلت دینے والا
مُّهِيْنٌ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
(عذاب) ہے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) خدا نے نازل فرمائی ہے
قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا
(اس پر) ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کہ جو (کتاب) ہم پر نازل ہوئی ہے (بس) اسی پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے سوا
وَرَآءَهٗ ۚ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۭ قُلْ
جو (کتاب) ہے اس سے انکار کرتے ہیں حالانکہ وہ برحق ہے (اور) جو کتاب ان کے پاس ہے اس کی تصدیق کرنے والی ہے (ان سے) کہو کہ
فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ
پھر تم پہلے خدا کے پیغمبروں کو کیوں قتل کرتے رہے اگر تم
مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ
(سچ مچ) ایمان رکھتے تھے اور (دیکھو) موسیٰ تمہارے پاس کھلے کھلے معجزے

ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ وَاِذْ
پھر تم نے ان کے پیچھے بچھڑے کو (معبود) بنا لیا اور تم ظالم ہو (یعنی بے انصاف) اور جب
اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ
ہم نے تم سے عہد لیا اور طور کو تمہارے اوپر اٹھایا (اور کہا) جو
اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ۭ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۪
(حکم) ہم تم کو دیتے ہیں (اس کو) زور سے (بجا لاؤ) اور (دل سے) سنو (تو) کہنے لگے کہ ہم نے سنا اور نہیں مانا
وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۭ قُلْ بِئْسَمَا
اور کفر کے سبب ان کے دلوں میں بچھڑا (کی محبت) پلائی گئی تھی (ان سے) کہو کہ
يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قُلْ اِنْ
اگر تم ایمان رکھتے ہو تو تمہارا ایمان تمہیں بری بات بتاتا ہے (پیغمبر ان سے) کہو کہ اگر
كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ
خدا کے نزدیک آخرت کا گھر اور لوگوں کو چھوڑ کر خاص تمہارے لئے ہے
النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَلَنْ
تو اگر تم سچے ہو تو موت کی آرزو کرو اور وہ کبھی
يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
موت کی آرزو نہ کریں گے بسبب ان اعمال کے جو وہ اپنے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں اور خدا
بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ
ظالموں کو خوب جانتا ہے اور تم ان کو سب لوگوں سے بڑھ کر جینے کا
وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ
حریص پاؤ گے یہاں تک کہ مشرکوں سے بھی زیادہ (حریص) ان میں ایک ایک
سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۭ
شخص کی خواہش ہے کہ کاش ہزار برس کی عمر پائے حالانکہ اس کا عمر پانا اس کو عذاب سے
وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا
دور نہیں کر سکتا اور جو عمل یہ کرتے ہیں خدا ان کو دیکھ رہا ہے (پیغمبر ان سے) کہو کہ
لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ
جو جبریل کا دشمن ہو (اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ) جبریل نے تو خدا کے حکم سے
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝
(یہ قرآن) تمہارے دل پر اتارا ہے جو اپنے سے پہلے (کی) کتابوں کی تصدیق کرنے والا اور مومنوں کو ہدایت اور بشارت

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ
جو شخص خدا اور اس کے فرشتوں اور پیغمبروں اور جبریل
وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ
اور میکائیل کا دشمن ہو تو خدا بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے ہم نے
اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝
تم پر روشن آیتیں نازل کی ہیں اور ان کا انکار نافرمان لوگ ہی کرتے ہیں
اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ
کیا جب کبھی انہوں نے عہد کیا تو ان میں سے ایک فریق نے اس کو توڑ ڈالا (بات یہ ہے) بلکہ
اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ
ان میں اکثر ایمان نہیں رکھتے اور جب ان کے پاس خدا کی طرف سے
اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ
پیغمبر (آخر الزمان) آئے جو ان کی کتاب کی تصدیق کرتے تھے تو جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی ان میں سے ایک فریق
اُوْتُوا الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ
نے خدا کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا گویا
صلوا

ہے اختلاف ہے بعض الکتب (بکثرت) بعض۔ یہاں قرآن مراد ہے رسول سے آنحضرت ﷺ مراد ہیں۔ یعنی جب ان کے پاس قرآن آیا اور آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو یہود نے ان کا انکار کر دیا۔ حالانکہ قرآن ان کی کتاب کی تصدیق کرتا تھا اور آنحضرت ﷺ کی صفات جو ان کی کتاب میں مذکور تھیں وہ ان میں پائی جاتی تھیں۔ معہم اور من عند اللہ صفتیں ہیں رسول کی۔ ۱۲ قلیلا (لا کثیرا لا کثیر ۵

موضع قرآن ف جب کفر کا ذکر ہو تو کافروں کے ساتھ ظالم کا لفظ بھی بولا جاتا ہے۔ جیسے یہاں ہے۔ ۱۲

فتح المرسلین ف اس آیت میں یہود کی بعض خبیث عادتوں پر تنبیہ فرمائی ہے۔ ۱۲ منہ

نوعِ خامس

یہود کے ایک قول باطل کی تردید

ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾
پھر بنا لیا تم نے بچھڑے کو اس کے بعد اور تم ظالم ہو

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ
اور جب ہم نے لیا قرار تمہارا اور بلند کیا تمہارے اوپر کوہ طور کو

خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا
پکڑو جو ہم نے تم کو دیا زور سے اور سنو کہنے لگے ہم نے

وَّعَصَيْنَا وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ
اور نہ مانا اور رچایا ان کے دلوں میں بچھڑا ہی کفر کے سبب سے اپنے

قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
اچھا کہہ دیا برا یہ جس کو حکم کرتا ہے تم کو ایمان تمہارا اگر

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ
ایمان والے ہو تم کہہ دے اگر ہے تمہارے واسطے آخرت کا گھر

عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا
اللہ کے ہاں نرا سو اور لوگوں کے نہیں تو تم آرزو کرو

الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ
موت کی اگر ہو تم سچے جی سے اور ہرگز نہ آرزو کریں گے وہ

اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
کبھی بھی اس کے جو آگے بھیجا ہاتھوں نے ان کے اور اللہ خوب جانتا ہے

بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ
ظالموں کو اور تو دیکھے گا ان کو سب لوگوں سے زیادہ حریص

عَلٰى حَيٰوةٍ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۛ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ
زندگی پر اور زیادہ حریص مشرکوں سے بھی چاہتا ہے ہر ایک ان کا

منزل ۱

یہود کو مُباہلہ کا چیلنج

جس طرح آج کل کے بعض پیشہ ور واعظ اپنی آمدنی کے بعض حریفوں کے متعلق اکثر کہتے رہتے ہیں کہ وہ دنیا کمانے کی خاطر لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول کے نام پر غلط باتیں سناتے ہیں، اس طرح یہود کے علماء بھی اپنی آمدنی کے ذرائع کو بچانے کی خاطر لوگوں کو غلط باتیں بتاتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے اس دعوے کی تردید کے لئے یہ چیلنج دیا کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو موت کی آرزو کرو۔ مگر وہ جانتے تھے کہ ہم نے جو کچھ کیا ہے اس کی وجہ سے ہم موت کی آرزو نہیں کر سکتے۔ اس لئے انہوں نے اس چیلنج کو قبول نہیں کیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہود کے علماء کو اپنے دعوے کی صداقت پر یقین نہیں تھا۔ ورنہ وہ ضرور اس چیلنج کو قبول کر لیتے۔ (تفسیر کبیر)

۵۱ اس آیت میں یہود کے ایک اور جرم کا ذکر ہے۔ اور وہ یہ کہ جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر گئے تو انہوں نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی۔ اس کا ذکر بائبل میں بھی ہے۔ (خروج باب ۳۲)

۵۲ اس آیت میں یہود کے ایک اور جرم کا ذکر ہے۔ اور وہ یہ کہ جب ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول آتا تو اس کی تعلیم کو اپنی خواہشات کے مطابق نہ پا کر اس کا انکار کر دیتے تھے۔ اور بعض کو قتل بھی کر دیتے تھے۔ (تفسیر کبیر)

۵۳ اس آیت میں یہود کے ایک اور جرم کا ذکر ہے۔ اور وہ یہ کہ جب ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول آتا تو اس کی تعلیم کو اپنی خواہشات کے مطابق نہ پا کر اس کا انکار کر دیتے تھے۔ اور بعض کو قتل بھی کر دیتے تھے۔ (تفسیر کبیر)

۵۴ اس آیت میں یہود کے ایک اور جرم کا ذکر ہے۔ اور وہ یہ کہ جب ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول آتا تو اس کی تعلیم کو اپنی خواہشات کے مطابق نہ پا کر اس کا انکار کر دیتے تھے۔ اور بعض کو قتل بھی کر دیتے تھے۔ (تفسیر کبیر)

۵۵ اس آیت میں یہود کے ایک اور جرم کا ذکر ہے۔ اور وہ یہ کہ جب ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول آتا تو اس کی تعلیم کو اپنی خواہشات کے مطابق نہ پا کر اس کا انکار کر دیتے تھے۔ اور بعض کو قتل بھی کر دیتے تھے۔ (تفسیر کبیر)

۵۶ اس آیت میں یہود کے ایک اور جرم کا ذکر ہے۔ اور وہ یہ کہ جب ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول آتا تو اس کی تعلیم کو اپنی خواہشات کے مطابق نہ پا کر اس کا انکار کر دیتے تھے۔ اور بعض کو قتل بھی کر دیتے تھے۔ (تفسیر کبیر)

۵۷ اس آیت میں یہود کے ایک اور جرم کا ذکر ہے۔ اور وہ یہ کہ جب ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول آتا تو اس کی تعلیم کو اپنی خواہشات کے مطابق نہ پا کر اس کا انکار کر دیتے تھے۔ اور بعض کو قتل بھی کر دیتے تھے۔ (تفسیر کبیر)

۵۸ اس آیت میں یہود کے ایک اور جرم کا ذکر ہے۔ اور وہ یہ کہ جب ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول آتا تو اس کی تعلیم کو اپنی خواہشات کے مطابق نہ پا کر اس کا انکار کر دیتے تھے۔ اور بعض کو قتل بھی کر دیتے تھے۔ (تفسیر کبیر)

۵۹ اس آیت میں یہود کے ایک اور جرم کا ذکر ہے۔ اور وہ یہ کہ جب ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول آتا تو اس کی تعلیم کو اپنی خواہشات کے مطابق نہ پا کر اس کا انکار کر دیتے تھے۔ اور بعض کو قتل بھی کر دیتے تھے۔ (تفسیر کبیر)

۶۰ اس آیت میں یہود کے ایک اور جرم کا ذکر ہے۔ اور وہ یہ کہ جب ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول آتا تو اس کی تعلیم کو اپنی خواہشات کے مطابق نہ پا کر اس کا انکار کر دیتے تھے۔ اور بعض کو قتل بھی کر دیتے تھے۔ (تفسیر کبیر)

لَوْ يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ ۖ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِ مِنَ الْعَذَابِ
کاش وہ ہزار برس اور انہیں ان کو بچا نہ لے جائے عذاب سے
أَنْ يُعَمَّرَ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾ قُلْ مَنْ
اس قدر جینا اور اللہ دیکھتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں تو کہہ دے کون
كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ
جو دشمن ہو جبریل کا تو اس نے تو اتارا ہے قرآن تیرے دل پر
بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَ
اللہ کے حکم سے سچا بتاتا ہے ان کتابوں کو جو اس سے پہلے ہیں اور راہ دکھاتا اور
بُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٩٧﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ
خوشخبری سنواتا ایمان والوں کو جو کوئی ہو دشمن اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا
وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ ﴿٩٨﴾
اور اس کے رسولوں اور جبریل اور میکال کا تو اللہ دشمن ہے ان کافروں کا
وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۖ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا
اور بھیجے ہم نے تیری طرف روشن نشانیاں اور انکار کرتے ہیں ان کا
الْفَاسِقُونَ ﴿٩٩﴾ أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا نَبَذَهُ فَرِيقٌ
نافرمان لوگ ہی کیا جب کبھی باندھیں گے کوئی قرار تو پھینک دے گا اس کو
مِنْهُمْ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠٠﴾ وَلَمَّا جَاءَهُمْ
ان میں سے کوئی بلکہ ان میں اکثر یقین نہیں کرتے اور جب پہنچا ان کے پاس
رَسُولٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ نَبَذَ
رسول اللہ کا کہ سچا بتاتا ہے ان کتابوں کو جو ان کے پاس ہیں پھینک دیا
فَرِيقٌ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ ۘ كِتَابَ اللَّهِ
ایک فرقہ نے جن کو کتاب ملی تھی اللہ کی کتاب کو

ع ١١ ١٢

مکمل

یہودیوں کے شبہات کا ازالہ

امام تفسیر کے دوران مخاطب کے ذہن میں بعض شبہات کا پیدا ہونا اور پھر جب تک ان شبہات کا ازالہ نہ کر دیا جائے اس وقت تک مخاطب کے ذہن میں قلب مطمئن نہیں ہو سکتا۔ انشاء اللہ سات رکوعوں میں یہود کی مخالفت کا ذکر ہے اور ان کی کج روی اور شرارت پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ اب آئندہ چند رکوعوں میں قرآن مجید کے مخاطب ذہن کے پیدا ہونے والے ان شبہات کا جواب دیا جا رہا ہے جو یہود کی مخالفت کی وجہ سے پیدا ہو سکتے تھے۔ ان شبہات کا جواب دیا جا رہا ہے۔

پہلا شبہ۔ یہود یوں کو جب معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل و علامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں بھی موجود تھیں تو انہوں نے آپ کو نبی ماننے سے انکار کر دیا۔ اس پر یہود کو جواب دیا گیا ہے کہ جن علامات کو تم اپنے مذہب کے مطابق نہیں پاتے اس کی وجہ تمہاری ہٹ دھرمی اور ضد ہے۔ جب تک تم اپنی ضد نہیں چھوڑو گے اس وقت تک تمہارے دل میں ایمان کی روشنی نہیں آ سکتی۔ اس کے بعد یہود کی ایک اور شبہ کا جواب دیا گیا ہے۔ یہود کا خیال تھا کہ ہم اللہ کے پیارے ہیں اور ہم اللہ کے بیٹے ہیں۔ ہمارے گناہوں کی سزا بہت تھوڑی ہے۔ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ اگر تم اللہ کے پیارے ہو تو موت کی تمنا کرو۔ اگر تم مخلص ہو تو تمہیں موت سے ڈرنا نہیں چاہیے۔ اس کے بعد یہود کے ایک اور شبہ کا جواب دیا گیا ہے۔ یہود کا خیال تھا کہ ہم جو کچھ بھی کریں ہمارے باپ دادا ہمارے کام آئیں گے۔ اس کا بھی جواب دیا گیا ہے۔

دوسرا شبہ۔ جب اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کی ابتداء میں فرمایا کہ قرآن اللہ علیہ وسلم اور دوسری آسمانی کتابوں کی تائید کرنے والا ہے تو یہود کے ذہن میں یہ شبہ پیدا ہوا کہ اگر قرآن ہماری کتابوں کی تائید کرتا ہے تو پھر ہمیں قرآن کو ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم اپنی کتابوں کے مطابق عمل کریں گے۔ ہمیں قرآن کو ماننے کی ضرورت نہیں۔ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ قرآن کی تائید کا یہ مطلب نہیں کہ تم اپنی کتابوں کو چھوڑ دو۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ تمہاری کتابوں میں جو باتیں اللہ کی طرف سے ہیں ان کی قرآن تائید کرتا ہے۔ اس کے بعد یہود کے ایک اور شبہ کا جواب دیا گیا ہے۔ یہود کا خیال تھا کہ ہم جبریل امین کو اپنا دوست سمجھتے ہیں اور میکائیل فرشتہ کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ اس لیے ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی نہیں مان سکتے۔ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ جبریل اور میکائیل دونوں فرشتے ہیں۔ دونوں کا کام اللہ کے حکم کی تعمیل کرنا ہے۔ اس لیے جبریل کو دشمن سمجھنا اور میکائیل کو دوست سمجھنا درست نہیں۔ اس کے بعد یہود کے ایک اور شبہ کا جواب دیا گیا ہے۔ یہود کا خیال تھا کہ ہم جو کچھ بھی کریں ہمارے باپ دادا ہمارے کام آئیں گے۔ اس کا بھی جواب دیا گیا ہے۔

تیسرا شبہ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا کہ تورات میں آپ کی نبوت کے دلائل موجود ہیں تو یہود نے کہا کہ ہم تورات کو مانتے ہیں۔ ہمیں قرآن کو ماننے کی ضرورت نہیں۔ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ تورات کو ماننے کا دعویٰ تو تم کرتے ہو لیکن تمہارے اعمال تورات کی تعلیمات کے خلاف ہیں۔ اس لیے تمہارا دعویٰ درست نہیں۔ اس کے بعد یہود کے ایک اور شبہ کا جواب دیا گیا ہے۔ یہود کا خیال تھا کہ ہم جو کچھ بھی کریں ہمارے باپ دادا ہمارے کام آئیں گے۔ اس کا بھی جواب دیا گیا ہے۔

چوتھا شبہ۔ یہود کا خیال تھا کہ ہم اللہ کے پیارے ہیں اور ہم اللہ کے بیٹے ہیں۔ ہمارے گناہوں کی سزا بہت تھوڑی ہے۔ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ اگر تم اللہ کے پیارے ہو تو موت کی تمنا کرو۔ اگر تم مخلص ہو تو تمہیں موت سے ڈرنا نہیں چاہیے۔ اس کے بعد یہود کے ایک اور شبہ کا جواب دیا گیا ہے۔ یہود کا خیال تھا کہ ہم جو کچھ بھی کریں ہمارے باپ دادا ہمارے کام آئیں گے۔ اس کا بھی جواب دیا گیا ہے۔

پانچواں شبہ۔ یہود کا خیال تھا کہ ہم جو کچھ بھی کریں ہمارے باپ دادا ہمارے کام آئیں گے۔ اس کا بھی جواب دیا گیا ہے۔

چھٹا شبہ۔ یہود کا خیال تھا کہ ہم جو کچھ بھی کریں ہمارے باپ دادا ہمارے کام آئیں گے۔ اس کا بھی جواب دیا گیا ہے۔

ساتواں شبہ۔ یہود کا خیال تھا کہ ہم جو کچھ بھی کریں ہمارے باپ دادا ہمارے کام آئیں گے۔ اس کا بھی جواب دیا گیا ہے۔

وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾ وَاتَّبَعُوْا
پیچھے پھینک دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں ہیں اور پیچھے ہو لئے
مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ
اس چیز کے جو پڑھتے تھے شیطان سلیمان کی بادشاہت پر (تہمت لگا کر) اور کفر نہیں کیا
سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ
سلیمان نے لیکن شیطانوں نے کفر کیا وہ سکھلاتے تھے
النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ
لوگوں کو جادو اور اس چیز کے جو اتری دو فرشتوں پر بابل میں
هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى
ہاروت اور ماروت اور نہیں سکھلاتے تھے دونوں فرشتے کسی کو یہاں تک
يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ
کہ کہہ دیتے کہ ہم تو آزمائش کے لئے ہوئے تو کافر نہ ہو پھر وہ سیکھتے
مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَ
دونوں سے جو جدائی ڈالتے ہیں مرد اور اس کی جورو میں اور
مَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَ
وہ ایسے نہ تھے کہ ضرر پہنچا سکتے کسی کو بغیر حکم اللہ کے اور
يَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا
سیکھتے تھے وہ جو نقصان کرے ان کو اور فائدہ نہ کرے انہیں اور البتہ وہ جان چکے ہیں
لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۭ وَلَبِئْسَ
جو کوئی خریدے جادو کو نہیں ہے اس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ اور البتہ
مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ
برا ہے جس کے بدلے بیچا انہوں نے اپنے آپ کو کاش کہ سمجھتے اور اگر وہ

ان کے ظہور پر الحمد للہ کہ وہ حال ہے کہ ان میں سے جو کوئی عہد کرتا ہے اور کہ اس پر ایمان لائے گا اور اس کا ساتھ دے گا تو ان کی عادت قدیم اور قرآنی خصوصیت ہے۔ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۔ مگر ان کی اکثریت کو اپنی کتاب پر بھی ایمان نہیں تو غیر کتاب پر ایمان کہاں سے ہو۔ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۔ اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے رسول آیا جو ان کی کتاب کی تصدیق کرتا تھا۔ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۔ تو اہل کتاب کے ایک گروہ نے کتاب کو پس پشت ڈال دیا۔ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ ۔ اللہ کی کتاب کو پیچھے پھینک دیا۔ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ گویا وہ جانتے ہی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پس پشت ڈالنے کی کئی صورتیں ہیں۔ مثلاً قرآن کی تلاوت نہ کرنا، اس کے معانی پر غور نہ کرنا، اس پر عمل نہ کرنا، اس کی تعلیم کو عام نہ کرنا، اس کی دعوت کو لوگوں تک نہ پہنچانا وغیرہ۔ یہود نے ان میں سے ہر ایک صورت کو اختیار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ان تمام حرکات کو یہاں بیان فرمایا ہے۔

دوسرے شبہ کا جواب:۔ شبہ ۲ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت کے متعلق یہود کا یہ کہنا کہ وہ جادو کے زور سے بادشاہ بنے تھے اور اس جادو کے ذریعہ وہ جنوں، انسانوں اور ہواؤں پر حکومت کرتے تھے۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے یہ دیا کہ سلیمان نے کفر نہیں کیا بلکہ شیاطین نے کفر کیا جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ ۔ اور جو کچھ بابل میں دو فرشتوں پر اترا تھا۔ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۔ ہاروت اور ماروت کے نام تھے۔ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۔ اور نہیں سکھاتے تھے دونوں فرشتے کسی کو یہاں تک کہ کہہ دیتے کہ ہم تو آزمائش کے لئے ہوئے تو کافر نہ ہو۔ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۔ پھر وہ ان دونوں سے جو جدائی ڈالتے ہیں مرد اور اس کی جورو میں۔ فائدہ اس کی تین صورتیں ہیں۔ (۱) جادو سیکھنے والے کا اپنا فائدہ ہو۔ (۲) جادو سیکھنے والے کا دوسروں کو فائدہ پہنچانا مقصود ہو۔ (۳) جادو سیکھنے والے کا دوسروں کو نقصان پہنچانا مقصود ہو۔ پہلی دو صورتیں تو ظاہر ہیں کہ ان کا جادو سیکھنا جائز ہے۔ تیسری صورت میں جادو سیکھنا حرام ہے۔ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔ اور وہ ایسے نہ تھے کہ ضرر پہنچا سکتے کسی کو بغیر حکم اللہ کے۔ یعنی جادو سیکھنے والے کو اللہ کی مشیت کے بغیر کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۔ اور سیکھتے تھے وہ جو نقصان کرے ان کو اور فائدہ نہ کرے انہیں۔ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۔ اور البتہ وہ جان چکے ہیں جو کوئی خریدے جادو کو نہیں ہے اس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ۔ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۔ اور برا ہے جس کے بدلے بیچا انہوں نے اپنے آپ کو۔ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۔ کاش کہ سمجھتے۔ اور اگر وہ

ترجمہ لفظ اسلام اور اس کے مختلف معنی (صفحہ ۱۵ تا ۱۶)

اس تمہید کے بعد مصنف نے لفظ اسلام کے مختلف معنی لکھے ہیں۔ سب سے مشہور معنی تو وہ ہیں جو عام طور پر مشہور ہیں۔ یعنی دین محمدی، شریعت محمدیہ، ملت حنیفیہ وغیرہ۔ اور یہ معنی اس لفظ کے اس وقت ہوتے ہیں جب کہ اس کو اضافت کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں ہے۔ اور کبھی یہ لفظ بغیر اضافت کے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور اس وقت بھی اس کے معنی وہی ہوتے ہیں جو اضافت کے ساتھ ہوتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ [illegible] اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سے معنی ہیں۔ جن کو مصنف نے تفصیل سے لکھا ہے۔ ہم ان کو یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی حقیقت اور اس کے ارکان (صفحہ ۱۶ تا ۲۰)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی حقیقت اور اس کے ارکان کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کے ارکان پانچ ہیں۔ [illegible] اور ان ارکان کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

ایمان کی حقیقت اور اس کے ارکان (صفحہ ۲۰ تا ۲۲)

اس کے بعد مصنف نے ایمان کی حقیقت اور اس کے ارکان کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور ان ارکان کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

احسان کی حقیقت (صفحہ ۲۲ تا ۲۳)

اس کے بعد مصنف نے احسان کی حقیقت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام، ایمان اور احسان کا باہمی تعلق (صفحہ ۲۳ تا ۲۴)

اس کے بعد مصنف نے اسلام، ایمان اور احسان کا باہمی تعلق بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کے مراتب (صفحہ ۲۴ تا ۲۵)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کے مراتب کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کے فضائل (صفحہ ۲۵ تا ۲۶)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کے فضائل کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی برکات (صفحہ ۲۶ تا ۲۷)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی برکات کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کے ثمرات (صفحہ ۲۷ تا ۲۸)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کے ثمرات کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی ضرورت (صفحہ ۲۸ تا ۲۹)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی ضرورت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی دعوت (صفحہ ۲۹ تا ۳۰)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی دعوت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی تبلیغ (صفحہ ۳۰ تا ۳۱)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی تبلیغ کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی اشاعت (صفحہ ۳۱ تا ۳۲)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی اشاعت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی حفاظت (صفحہ ۳۲ تا ۳۳)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی حفاظت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی تاریخ (صفحہ ۳۳ تا ۳۴)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی تاریخ کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی خصوصیات (صفحہ ۳۴ تا ۳۵)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی خصوصیات کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی امتیازات (صفحہ ۳۵ تا ۳۶)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی امتیازات کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی کمالات (صفحہ ۳۶ تا ۳۷)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی کمالات کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی عظمت (صفحہ ۳۷ تا ۳۸)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی عظمت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی فضیلت (صفحہ ۳۸ تا ۳۹)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی فضیلت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی برتری (صفحہ ۳۹ تا ۴۰)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی برتری کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی سچائی (صفحہ ۴۰ تا ۴۱)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی سچائی کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی کامیابی (صفحہ ۴۱ تا ۴۲)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی کامیابی کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی ترقی (صفحہ ۴۲ تا ۴۳)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی ترقی کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی عالمگیری (صفحہ ۴۳ تا ۴۴)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی عالمگیری کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی ابدیت (صفحہ ۴۴ تا ۴۵)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی ابدیت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی آفاقیت (صفحہ ۴۵ تا ۴۶)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی آفاقیت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی جامعیت (صفحہ ۴۶ تا ۴۷)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی جامعیت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی کاملیت (صفحہ ۴۷ تا ۴۸)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی کاملیت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی حقانیت (صفحہ ۴۸ تا ۴۹)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی حقانیت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی صداقت (صفحہ ۴۹ تا ۵۰)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی صداقت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی دلائل (صفحہ ۵۰ تا ۵۱)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی دلائل کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی براہین (صفحہ ۵۱ تا ۵۲)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی براہین کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی شواہد (صفحہ ۵۲ تا ۵۳)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی شواہد کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی حجتیں (صفحہ ۵۳ تا ۵۴)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی حجتیں کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی معجزات (صفحہ ۵۴ تا ۵۵)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی معجزات کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی کرامات (صفحہ ۵۵ تا ۵۶)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی کرامات کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی پیشگوئیاں (صفحہ ۵۶ تا ۵۷)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی پیشگوئیاں کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی تعلیمات (صفحہ ۵۷ تا ۵۸)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی تعلیمات کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی اخلاقیات (صفحہ ۵۸ تا ۵۹)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی اخلاقیات کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی عبادات (صفحہ ۵۹ تا ۶۰)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی عبادات کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی معاملات (صفحہ ۶۰ تا ۶۱)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی معاملات کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی سیاسیات (صفحہ ۶۱ تا ۶۲)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی سیاسیات کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی اقتصادیات (صفحہ ۶۲ تا ۶۳)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی اقتصادیات کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی تعزیرات (صفحہ ۶۳ تا ۶۴)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی تعزیرات کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی عدالت (صفحہ ۶۴ تا ۶۵)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی عدالت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی شہادت (صفحہ ۶۵ تا ۶۶)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی شہادت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی وراثت (صفحہ ۶۶ تا ۶۷)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی وراثت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی وصیت (صفحہ ۶۷ تا ۶۸)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی وصیت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی نکاح (صفحہ ۶۸ تا ۶۹)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی نکاح کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی طلاق (صفحہ ۶۹ تا ۷۰)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی طلاق کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی عدت (صفحہ ۷۰ تا ۷۱)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی عدت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی رضاعت (صفحہ ۷۱ تا ۷۲)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی رضاعت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی حضانت (صفحہ ۷۲ تا ۷۳)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی حضانت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی نفقات (صفحہ ۷۳ تا ۷۴)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی نفقات کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی کفارات (صفحہ ۷۴ تا ۷۵)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی کفارات کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی نذور (صفحہ ۷۵ تا ۷۶)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی نذور کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی ایمان (صفحہ ۷۶ تا ۷۷)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی ایمان کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی توحید (صفحہ ۷۷ تا ۷۸)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی توحید کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی رسالت (صفحہ ۷۸ تا ۷۹)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی رسالت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی آخرت (صفحہ ۷۹ تا ۸۰)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی آخرت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی ملائکہ (صفحہ ۸۰ تا ۸۱)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی ملائکہ کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی کتب (صفحہ ۸۱ تا ۸۲)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی کتب کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی قدر (صفحہ ۸۲ تا ۸۳)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی قدر کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی تقدیر (صفحہ ۸۳ تا ۸۴)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی تقدیر کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی قضا (صفحہ ۸۴ تا ۸۵)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی قضا کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی مشیت (صفحہ ۸۵ تا ۸۶)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی مشیت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی ارادہ (صفحہ ۸۶ تا ۸۷)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی ارادہ کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی علم (صفحہ ۸۷ تا ۸۸)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی علم کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی قدرت (صفحہ ۸۸ تا ۸۹)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی قدرت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی حیات (صفحہ ۸۹ تا ۹۰)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی حیات کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی سمع (صفحہ ۹۰ تا ۹۱)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی سمع کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی بصر (صفحہ ۹۱ تا ۹۲)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی بصر کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی کلام (صفحہ ۹۲ تا ۹۳)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی کلام کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی تکوین (صفحہ ۹۳ تا ۹۴)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی تکوین کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی تخلیق (صفحہ ۹۴ تا ۹۵)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی تخلیق کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی رزق (صفحہ ۹۵ تا ۹۶)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی رزق کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی موت (صفحہ ۹۶ تا ۹۷)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی موت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی بعث (صفحہ ۹۷ تا ۹۸)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی بعث کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی حشر (صفحہ ۹۸ تا ۹۹)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی حشر کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی نشر (صفحہ ۹۹ تا ۱۰۰)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی نشر کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی حساب (صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۱)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی حساب کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی میزان (صفحہ ۱۰۱ تا ۱۰۲)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی میزان کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی صراط (صفحہ ۱۰۲ تا ۱۰۳)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی صراط کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی جنت (صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۴)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی جنت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی نار (صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۵)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی نار کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی خلود (صفحہ ۱۰۵ تا ۱۰۶)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی خلود کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی فنا (صفحہ ۱۰۶ تا ۱۰۷)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی فنا کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی بقا (صفحہ ۱۰۷ تا ۱۰۸)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی بقا کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی رؤیت (صفحہ ۱۰۸ تا ۱۰۹)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی رؤیت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی کلام (صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۰)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی کلام کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی تکوین (صفحہ ۱۱۰ تا ۱۱۱)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی تکوین کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی تخلیق (صفحہ ۱۱۱ تا ۱۱۲)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی تخلیق کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی رزق (صفحہ ۱۱۲ تا ۱۱۳)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی رزق کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی موت (صفحہ ۱۱۳ تا ۱۱۴)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی موت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی بعث (صفحہ ۱۱۴ تا ۱۱۵)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی بعث کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی حشر (صفحہ ۱۱۵ تا ۱۱۶)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی حشر کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی نشر (صفحہ ۱۱۶ تا ۱۱۷)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی نشر کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی حساب (صفحہ ۱۱۷ تا ۱۱۸)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی حساب کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی میزان (صفحہ ۱۱۸ تا ۱۱۹)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی میزان کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی صراط (صفحہ ۱۱۹ تا ۱۲۰)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی صراط کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی جنت (صفحہ ۱۲۰ تا ۱۲۱)

اس کے بعد مصنف نے اسلام کی جنت کو بیان کیا ہے۔ [illegible] اور اس کی تفصیل میں مصنف نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اور ان کی تفصیل کو ہم یہاں نقل نہیں کرتے۔

اسلام کی نار (صفحہ ۱۲۱ تا ۱۲۲)

اس کے بعد مص

اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۚ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۖ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِى الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۚ اِنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۚ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۗ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِىْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِىْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ لَتُبْلَوُنَّ فِىْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۗ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۗ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۗ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اِنَّ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى الْاَلْبَابِ ۝ اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۚ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِىْ سَبِيْلِىْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِى الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۗ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۗ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

قَبْلُ ۚ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ
اس سے پہلے تھا اور جو کوئی کفر لیوے بدلے ایمان کے تو وہ بہکا
سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
سیدھی راہ سے ۱۵ دل چاہتا ہے بہت سے اہل کتاب کا
لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا
کسی طرح تم کو پھیر کر مسلمان ہوئے پیچھے کافر بنا دیں ۱۵ اپنے دلی حسد
مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ
سے ۱۵ بعد اس کے کہ ظاہر ہو چکا ان پر
الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۚ
حق سو تم درگذر کرو اور خیال نہ لاؤ جب تک بھیجے اللہ اپنا حکم ۱۵
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ
بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور قائم رکھو نماز کو اللہ
اٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ
دیتے رہو زکوٰۃ ۱۲ اور جو کچھ آگے بھیجو گے اپنے واسطے
تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
پاؤ گے اس کو اللہ کے پاس ۱۲ اللہ جو کچھ تم کرتے ہو
بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ
دیکھتا ہے ۱۲ اور بولے کہ ہرگز نہ جاوے گا جنت میں کوئی
كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۭ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ۭ قُلْ هَاتُوْا
ہوگا وے یہودی یا نصرانی ۱۲ یہ آرزوئیں ہیں ان کی ۱۲ تو کہہ لاؤ
بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ
سند اپنی اگر تم سچے ہو ۱۲ کیوں نہیں جس نے نیچا کر دیا

جنس (عداوت اور حسد کی) دوسرے پر بہتے ہیں اہل کفر (اور اسی لئے مسلمانوں کے فضائل و خوبیاں سن کر) جلتے ہیں۔ جس مطلب (یعنی حسد) کا یہ ذکر ہے اس کا بھی مسلمانوں کو معلوم کرنا ہے کہ حسد کی سزا میں کسی فعل کفر ہی پر (جو واقعی کفر نہیں ہیں) جکڑ دیا جاتا ہے۔ (دیکھو سورۃ نساء رکوع ۸) اور (سورۃ مائدہ رکوع ۳) میں کہ وضو کرنے کی کوشش میں وہ بات کہہ دی جو کفر ہے۔ (دیکھو سورۃ مائدہ رکوع ۱۰) اس کتاب کے شروع میں مسلمانوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ کفار کی ان باتوں سے جو ان کے حسد سے پیدا ہوں ہوشیار رہیں۔ (دیکھو سورۃ آل عمران رکوع ۱۰) اور (سورۃ نساء رکوع ۱۴) میں کہ کفار کی ان باتوں سے جو ان کے حسد سے پیدا ہوں ہوشیار رہیں۔ (دیکھو سورۃ آل عمران رکوع ۱۰) اور (سورۃ نساء رکوع ۱۴) میں کہ کفار کی ان باتوں سے جو ان کے حسد سے پیدا ہوں ہوشیار رہیں۔

اور اسلام اور اہل اسلام کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے۔ (دیکھو سورۃ نساء رکوع ۱۴) اور (سورۃ مائدہ رکوع ۱۰) اور (سورۃ انفال رکوع ۸) اور (سورۃ توبہ رکوع ۱۴) اور (سورۃ حج رکوع ۷) اور (سورۃ نور رکوع ۷) اور (سورۃ فرقان رکوع ۱۴) اور (سورۃ احزاب رکوع ۱۰) اور (سورۃ محمد رکوع ۱۰) اور (سورۃ فتح رکوع ۱۰) اور (سورۃ حدید رکوع ۱۰) اور (سورۃ مجادلہ رکوع ۱۰) اور (سورۃ حشر رکوع ۱۰) اور (سورۃ ممتحنہ رکوع ۱۰) اور (سورۃ صف رکوع ۱۰) اور (سورۃ جمعہ رکوع ۱۰) اور (سورۃ منافقون رکوع ۱۰) اور (سورۃ تغابن رکوع ۱۰) اور (سورۃ طلاق رکوع ۱۰) اور (سورۃ تحریم رکوع ۱۰) اور (سورۃ ملک رکوع ۱۰) اور (سورۃ قلم رکوع ۱۰) اور (سورۃ حاقہ رکوع ۱۰) اور (سورۃ معارج رکوع ۱۰) اور (سورۃ نوح رکوع ۱۰) اور (سورۃ جن رکوع ۱۰) اور (سورۃ مزمل رکوع ۱۰) اور (سورۃ مدثر رکوع ۱۰) اور (سورۃ قیامہ رکوع ۱۰) اور (سورۃ دہر رکوع ۱۰) اور (سورۃ مرسلات رکوع ۱۰) اور (سورۃ نبا رکوع ۱۰) اور (سورۃ نازعات رکوع ۱۰) اور (سورۃ عبس رکوع ۱۰) اور (سورۃ تکویر رکوع ۱۰) اور (سورۃ انفطار رکوع ۱۰) اور (سورۃ مطففین رکوع ۱۰) اور (سورۃ انشقاق رکوع ۱۰) اور (سورۃ بروج رکوع ۱۰) اور (سورۃ طارق رکوع ۱۰) اور (سورۃ اعلیٰ رکوع ۱۰) اور (سورۃ غاشیہ رکوع ۱۰) اور (سورۃ فجر رکوع ۱۰) اور (سورۃ بلد رکوع ۱۰) اور (سورۃ شمس رکوع ۱۰) اور (سورۃ لیل رکوع ۱۰) اور (سورۃ ضحیٰ رکوع ۱۰) اور (سورۃ الم نشرح رکوع ۱۰) اور (سورۃ تین رکوع ۱۰) اور (سورۃ علق رکوع ۱۰) اور (سورۃ قدر رکوع ۱۰) اور (سورۃ بینہ رکوع ۱۰) اور (سورۃ زلزال رکوع ۱۰) اور (سورۃ عادیات رکوع ۱۰) اور (سورۃ قارعہ رکوع ۱۰) اور (سورۃ تکاثر رکوع ۱۰) اور (سورۃ عصر رکوع ۱۰) اور (سورۃ ہمزہ رکوع ۱۰) اور (سورۃ فیل رکوع ۱۰) اور (سورۃ قریش رکوع ۱۰) اور (سورۃ ماعون رکوع ۱۰) اور (سورۃ کوثر رکوع ۱۰) اور (سورۃ کافرون رکوع ۱۰) اور (سورۃ نصر رکوع ۱۰) اور (سورۃ تبت رکوع ۱۰) اور (سورۃ اخلاص رکوع ۱۰) اور (سورۃ فلق رکوع ۱۰) اور (سورۃ ناس رکوع ۱۰)

پانچ شکوے

پہلا شکوہ ۱۰۸ یہودیوں کا عقیدہ تھا کہ (اللہ میاں) نجات صرف یہودیوں کی ہوگی اور عیسائیوں کا عقیدہ تھا کہ ان کے بغیر جنت میں کوئی نہیں جائے گا۔ عیسائی حضرت یعنی علیہ السلام کو اپنے

وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَقَالَتِ
منہ اپنا اللہ کے اور وہ نیک کام کرنے والا ہو تو اس کے لئے ہے اس کا اجر اس کے رب کے پاس اور نہ ان پر کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور کہتے ہیں
الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۪ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ
یہود نہیں ہیں نصاریٰ کسی راہ پر اور کہتے ہیں نصاریٰ نہیں ہیں یہود کسی راہ پر حالانکہ وہ سب پڑھتے ہیں کتاب
كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ
اسی طرح کہا ان لوگوں نے جو جانتے ہیں کچھ نہ ان کی سی بات اب اللہ حکم کرے گا ان میں قیامت کے دن جس بات میں وہ
يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ
جھگڑتے تھے کچھ اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جو منع کرے اللہ کی مسجدوں میں
اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ
کہ لیا جاوے وہاں نام اس کا کچھ اور کوشش کی ان کے اجاڑنے میں ایسوں کو
مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَاۤ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ
لائق نہیں کہ وہ داخل ہوں ان میں مگر ڈرتے ہوئے کچھ ان کیلئے
فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾
دنیا میں ذلت ہے اور ان کیلئے آخرت میں بڑا عذاب ہے ۱۰ ع
وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ
اور اللہ ہی کا ہے مشرق اور مغرب سو جس طرف تم کرو وہاں ہی متوجہ ہے اللہ کا

ع ۱۴ ۱۵ ۱۶

سوال ۱

مسئلہ قولہ یعلمون۔ ان آیات میں کفار کی ہٹ دھرمی اور شرارت کا بیان ہے اور یہ ان کی عادت ہے کہ ہر زمانہ میں ہر نبی کے ساتھ ایسا ہی کرتے رہے۔ اور یہ ان کی عادت ہے کہ ہر زمانہ میں ہر نبی کے ساتھ ایسا ہی کرتے رہے۔ اور یہ ان کی عادت ہے کہ ہر زمانہ میں ہر نبی کے ساتھ ایسا ہی کرتے رہے۔

موضح قرآن ف۔ جس میں طرفین، وجانب والے سب کے نزدیک حضرت ابراہیم علیہ السلام مقبول تھے۔ ف۔ یہود کہتے ہیں ہم آخر تک ہدیٰ پر ہیں۔ ف۔ نصاریٰ کہتے ہیں ہم آخر تک ہدیٰ پر ہیں۔ ف۔ یہود و

إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿١١٥﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا
سُبْحَانَهُ ۖ بَل لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ كُلٌّ
لَّهُ قَانِتُونَ ﴿١١٦﴾ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِذَا
قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿١١٧﴾ وَ
قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللَّهُ أَوْ تَأْتِينَا
آيَةٌ ۗ كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ۘ
تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ ۗ قَدْ بَيَّنَّا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ
إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۖ وَلَا تُسْأَلُ عَنْ
أَصْحَابِ الْجَحِيمِ ﴿١١٩﴾ وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا
النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ
هُوَ الْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم بَعْدَ الَّذِي

ف ١١٥ ... ف ١١٦ ... ف ١١٧ ... ف ١١٨ ... ف ١١٩ ...

ف ١١٩ ... ف ١٢٠ ...

ف ١٢٠ ...

ف ١٢٠ ...

جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١٢٠﴾
جو تجھ کو پہنچا علم تو نہیں تجھ کو اللہ سے کوئی حمایتی نہ کوئی مددگار

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖٓ اُولٰٓئِكَ
وہ لوگ کہ ہم نے دی ان کو کتاب وہ اس کو پڑھتے ہیں جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے وہی

يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٢١﴾
اس پر یقین لاتے ہیں اور جو منکر ہو اس سے تو وہی لوگ ہیں نقصان اٹھانے والے

يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ
اے بنی اسرائیل یاد کرو احسان میرا جو میں نے تم پر

وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٢﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ
اور یہ کہ میں نے تم کو بڑائی دی سارے جہان پر اور ڈرو اس دن سے کہ کام نہ آوے

نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـــًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا
کوئی شخص کسی کی طرف سے بدلا نہ دے اور نہ قبول کیا جاوے اس کی طرف سے بدلہ اور نہ

تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى
کام آوے اس کو سفارش کسی کی اور نہ وہ مدد پاویں گے اور جب

اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۭ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ
ابراہیم کو اس کے رب نے کئی حکم سو وہ پورے کر دکھائے ان سب کو فرمایا میں تجھ کو کرنے والا ہوں

لِلنَّاسِ اِمَامًا ۭ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۭ قَالَ لَا يَنَالُ
سب لوگوں کا پیشوا بولا اور میری اولاد میں سے فرمایا میرا

عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٢٤﴾ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً
عہدہ نہیں پہنچتا ظالموں کو اور جب مقرر کیا ہم نے گھر کعبہ کو جمع ہونے کی جگہ

لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ۭ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ
لوگوں کے واسطے اور جگہ امن کی اور مقرر کرو ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو

ف ٢ ف ١ ف ٢ ف ١ ف ٢ ف ١

دعوی توحید پر نقلی دلیل

حصہ دوم۔ رسالت و مابعد تعلق بہا

تمہید

مصير ﴿١٢٦﴾ وعهدنا إلى إبرهم وإسمعيل أن
طهرا بيتي للطائفين والعكفين والـ
ـركع السجود ﴿١٢٧﴾ وإذ قال إبرهم رب
اجعل هذا بلدا ءامنا وارزق أهله
من الثمرت من ءامن منهم بالله واليوم
الأخر قال ومن كفر فأمتعه قليلا ثم
أضطره إلى عذاب النار وبئس المصير ﴿١٢٨﴾
وإذ يرفع إبرهم القواعد من البيت
وإسمعيل ربنا تقبل منا إنك أنت
السميع العليم ﴿١٢٩﴾ ربنا واجعلنا مسلمين
لك ومن ذريتنا أمة مسلمة لك وأرنا

سائل

مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ
قادرے ہے قبول کرنے اور ہم کو معاف کر بیشک تو ہی ہے قوبہ قبول کرنے والا
الرَّحِيمُ ﴿١٢٨﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ
بہت رحم والا اے پروردگار ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہی میں سے
يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ
پڑھے ان پر تیری آیتیں اور سکھلاوے ان کو کتاب اور دین کی سمجھ
وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٢٩﴾ وَمَنْ
اور پاک کرے ان کو بیشک تو ہی ہے بہت زبردست بڑی حکمت والا اور کون پھرے
يَرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ ۚ
پھرے ابراہیم کے مذہب سے مگر جو بیوقوف ہو اپنی جان کو
وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ
اور بیشک ہم نے ان کو چن کیا دنیا میں اور وہ آخرت میں
لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٣٠﴾ إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ ۖ قَالَ
نیکوں میں ہیں جب کہا ان کو ان کے رب نے حکم بردار ہو جا انہوں نے کہا
أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٣١﴾ وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ
میں حکم بردار ہوا پروردگار سارے جہان کے اور وصیت کی اس بات کی ابراہیم
بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ ۚ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ
اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے بیٹو بیشک اللہ نے چن کر دیا ہے تمہارے لئے
الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُونَ ﴿١٣٢﴾ أَمْ
دین سو تم ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان کیا
كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ ۙ إِذْ قَالَ
تم موجود تھے جس وقت آ پہنچی یعقوب کے موت جب کہا

صلوا

ع ١٥

کر چکا ہے گی دنیا کی زندگی میں اور نیکی دی ہے اس کو ثواب اس کے آخرت میں اور وہ آخرت میں نیکوں میں ہوگا۔ خلیہ مسجانہ وتعالیٰ عن ان الرغبۃ رحمۃ وخیرہ لعموم المؤمن والکافر بخلاف الامامۃ والتقدم فی الدین (بیضاوی) ﴿١٣٠﴾ اِصْطَفَيْنٰهُ اختیار کیا ہم نے اس کو عذاب آخرت میں اور دنیا میں اس کو بھلائی کی وصیت کی اپنے بیٹوں کو ﴿١٣٢﴾ وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ اور تم مسلمان ہو ﴿١٣٣﴾ وَاِذْ قَالُوْا اور جب کہا یہود نے اے محمد ﷺ ﴿١٣٤﴾ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ایک جماعت ہے جو گزر چکی ہے ﴿١٣٥﴾ وَقَالُوْا اور کہا یہود و نصاریٰ نے اے محمد ﷺ ﴿١٣٦﴾ قُوْلُوْٓا تم کہو اے مسلمانو ﴿١٣٧﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا پھر اگر ایمان لائیں یہود و نصاریٰ اے محمد ﷺ ﴿١٣٨﴾ صِبْغَةَ اللّٰهِ رنگ اللہ کا ﴿١٣٩﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا کہہ دے اے محمد ﷺ کیا تم ہم سے جھگڑتے ہو ﴿١٤٠﴾ اَمْ تَقُوْلُوْنَ یا تم کہتے ہو اے یہود و نصاریٰ ﴿١٤١﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ وہ جماعت ہے جو گزر چکی ہے ﴿١٤٢﴾ سَيَقُوْلُ کہیں گے اے محمد ﷺ ﴿١٤٣﴾ قُلْ لِّلّٰهِ کہہ دے اے محمد ﷺ اللہ کا ہے ﴿١٤٤﴾ وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح ﴿١٤٥﴾ وَمَا كَانَ اور نہیں تھا ﴿١٤٦﴾ قَدْ نَرٰى ہم دیکھتے ہیں ﴿١٤٧﴾ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ پھر ہم تجھ کو پھیر دیں گے ﴿١٤٨﴾ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ اور جہاں کہیں تم ہو ﴿١٤٩﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ اور جہاں سے تو نکلے ﴿١٥٠﴾ وَاِنَّهُ اور بیشک یہ ﴿١٥١﴾ وَمَا اللّٰهُ اور نہیں اللہ ﴿١٥٢﴾ وَلَئِنْ اور اگر ﴿١٥٣﴾ وَمِنْ حَيْثُ اور جہاں سے ﴿١٥٤﴾ وَاِنَّهُ اور بیشک یہ ﴿١٥٥﴾ وَمَا اللّٰهُ اور نہیں اللہ ﴿١٥٦﴾ وَمِنْ حَيْثُ اور جہاں سے ﴿١٥٧﴾ وَحَيْثُ مَا اور جہاں کہیں ﴿١٥٨﴾ لِئَلَّا تاکہ نہ ﴿١٥٩﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ مگر جو لوگ ﴿١٦٠﴾ فَلَا تَخْشَوْهُمْ سو تم ان سے نہ ڈرو ﴿١٦١﴾ وَلِاُتِمَّ اور تاکہ پوری کروں ﴿١٦٢﴾ كَمَآ جیسا کہ ﴿١٦٣﴾ فَاذْكُرُوْنِيْٓ سو تم مجھ کو یاد رکھو ﴿١٦٤﴾ وَاشْكُرُوْا اور شکر کرو ﴿١٦٥﴾ وَلَا تَكْفُرُوْنِ اور ناشکری نہ کرو ﴿١٦٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اے ایمان والو ﴿١٦٧﴾ اسْتَعِيْنُوْا مدد چاہو ﴿١٦٨﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا اور نہ کہو ﴿١٦٩﴾ اَمْوَاتٌ مردے ہیں ﴿١٧٠﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ اور ہم تم کو آزمائیں گے ﴿١٧١﴾ وَبَشِّرِ اور خوشخبری سنا ﴿١٧٢﴾ الَّذِيْنَ جو لوگ ﴿١٧٣﴾ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ جب پہنچے ان کو ﴿١٧٤﴾ اُولٰٓئِكَ یہ لوگ ﴿١٧٥﴾ عَلَيْهِمْ ان پر ﴿١٧٦﴾ وَرَحْمَةٌ اور رحمت ﴿١٧٧﴾ وَاُولٰٓئِكَ اور یہ لوگ ﴿١٧٨﴾ اِنَّ الصَّفَا بیشک صفا ﴿١٧٩﴾ وَالْمَرْوَةَ اور مروہ ﴿١٨٠﴾ فَمَنْ پھر جو کوئی ﴿١٨١﴾ حَجَّ حج کرے ﴿١٨٢﴾ اِعْتَمَرَ عمرہ کرے ﴿١٨٣﴾ فَلَا جُنَاحَ تو نہیں گناہ ﴿١٨٤﴾ يَّطَّوَّفَ کہ طواف کرے ﴿١٨٥﴾ وَمَنْ اور جو کوئی ﴿١٨٦﴾ تَطَوَّعَ خوشی سے کرے ﴿١٨٧﴾ شَاكِرٌ قدر کرنے والا ﴿١٨٨﴾ عَلِيْمٌ جاننے والا ﴿١٨٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ بیشک جو لوگ ﴿١٩٠﴾ يَكْتُمُوْنَ چھپاتے ہیں ﴿١٩١﴾ مَآ اَنْزَلْنَا جو ہم نے اتارا ﴿١٩٢﴾ مِنَ الْبَيِّنٰتِ روشن باتیں ﴿١٩٣﴾ وَالْهُدٰى اور ہدایت ﴿١٩٤﴾ مِنْۢ بَعْدِ پیچھے ﴿١٩٥﴾ مَا بَيَّنّٰهُ جو ہم نے بیان کیا ﴿١٩٦﴾ لِلنَّاسِ لوگوں کے لئے ﴿١٩٧﴾ فِي الْكِتٰبِ کتاب میں ﴿١٩٨﴾ اُولٰٓئِكَ یہ لوگ ﴿١٩٩﴾ يَلْعَنُهُمُ لعنت کرتے ہیں ان پر ﴿٢٠٠﴾ اللّٰهُ اللہ ﴿٢٠١﴾ وَيَلْعَنُهُمُ اور لعنت کرتے ہیں ان پر ﴿٢٠٢﴾ اللّٰعِنُوْنَ لعنت کرنے والے ﴿٢٠٣﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ مگر جو لوگ ﴿٢٠٤﴾ تَابُوْا توبہ کی ﴿٢٠٥﴾ وَاَصْلَحُوْا اور درست کیا ﴿٢٠٦﴾ وَبَيَّنُوْا اور ظاہر کیا ﴿٢٠٧﴾ فَاُولٰٓئِكَ سو ان لوگوں کو ﴿٢٠٨﴾ اَتُوْبُ میں قبول کرتا ہوں ﴿٢٠٩﴾ وَاَنَا اور میں ﴿٢١٠﴾ التَّوَّابُ قبول کرنے والا ﴿٢١١﴾ الرَّحِيْمُ مہربان ﴿٢١٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ بیشک جو لوگ ﴿٢١٣﴾ كَفَرُوْا کافر ہوئے ﴿٢١٤﴾ وَمَاتُوْا اور مرے ﴿٢١٥﴾ وَهُمْ كُفَّارٌ اور وہ کافر ہیں ﴿٢١٦﴾ اُولٰٓئِكَ یہ لوگ ﴿٢١٧﴾ عَلَيْهِمْ ان پر ﴿٢١٨﴾ لَعْنَةُ اللّٰهِ لعنت ہے اللہ کی ﴿٢١٩﴾ وَالْمَلٰٓئِكَةِ اور فرشتوں کی ﴿٢٢٠﴾ وَالنَّاسِ اور لوگوں کی ﴿٢٢١﴾ اَجْمَعِيْنَ سب کی ﴿٢٢٢﴾ خٰلِدِيْنَ ہمیشہ رہیں گے ﴿٢٢٣﴾ فِيْهَا اس میں ﴿٢٢٤﴾ لَا يُخَفَّفُ نہ ہلکا ہوگا ﴿٢٢٥﴾ عَنْهُمُ ان سے ﴿٢٢٦﴾ وَلَا هُمْ اور نہ ان کو ﴿٢٢٧﴾ يُنْظَرُوْنَ مہلت دی جائے گی ﴿٢٢٨﴾ وَاِلٰهُكُمْ اور تمہارا معبود ﴿٢٢٩﴾ اِلٰهٌ معبود ﴿٢٣٠﴾ وَّاحِدٌ ایک ہے ﴿٢٣١﴾ لَآ اِلٰهَ کوئی معبود نہیں ﴿٢٣٢﴾ اِلَّا هُوَ مگر وہی ﴿٢٣٣﴾ الرَّحْمٰنُ بہت رحم والا ﴿٢٣٤﴾ الرَّحِيْمُ مہربان

ع ١٥

لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ
اپنے بیٹوں کو تم کس کی عبادت کرو گے میرے بعد ۱۳۳ کہا ہم بندگی کریں گے تمہارے
وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا
اور تمہارے باپ دادا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق کے معبود کی ایک معبود
وَّاحِدًا ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ
ہے ۱۳۴ اور ہم سب اسی کے فرمانبردار ہیں وہ ایک جماعت تھی جو
خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا
گزر چکی ۱۳۵ اس کے لئے ہے جو اس نے کمایا اور تمہارے لئے ہے جو تم نے کمایا اور
تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا
تم سے نہ پوچھا جائے گا ان کے کاموں کی ۱۳۶ اور کہتے ہیں کہ ہو جاؤ یہودی
اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ۚ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ۚ وَ
یا عیسائی تم راہ پاؤ گے ۱۳۷ کہہ دو کہ بلکہ ابراہیم کا دین جس پر سیدھا ہو کر
مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ
شامل مشرک کے نہ تھا ۱۳۸ تم کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر
اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
اترا ہم پر اور جو اترا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق
وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ
اور یعقوب ۱۳۹ اور اس کی اولاد اور جو موسیٰ کو اور عیسیٰ کو دیا گیا
اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ
اور جو اور پیغمبروں کو ان کے رب کی طرف سے ہم جدا نہیں کرتے کسی ایک میں
وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ

ملزل ۱

کہ اگر وہ بھی ایسا ہی ایمان لائیں جیسا تم ایمان لائے ہو سو اگر وہ بھی ایمان لائیں ایسی چیز پر جس پر تم ایمان لائے

(۱) الا اذ ہو معنی النہایۃ واذا النافیۃ تبدل ھمزتہا الاولی ہاء (۲) وقیل ہشت سال بعد از مرگ اسحٰق علیہ السلام یعقوب علیہ السلام وفات یافت (۳) ای ہمہ انبیاء از اولاد ابراہیم علیہ السلام بودند (۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۳۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۳۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۳۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۳۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۳۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۳۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۳۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۳۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۳۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۳۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۴۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۴۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۴۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۴۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۴۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۴۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۴۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۴۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۴۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۴۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۵۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۵۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۵۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۵۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۵۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۵۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۵۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۵۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۵۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۵۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۶۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۶۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۶۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۶۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۶۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۶۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۶۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۶۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۶۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۶۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۷۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۷۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۷۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۷۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۷۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۷۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۷۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۷۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۷۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۷۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۸۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۸۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۸۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۸۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۸۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۸۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۸۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۸۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۸۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۸۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۹۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۹۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۹۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۹۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۹۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۹۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۹۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۹۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۹۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۹۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۰۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۰۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۰۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۰۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۰۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۰۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۰۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۰۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۰۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۰۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۱۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۱۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۱۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۱۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۱۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۱۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۱۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۱۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۱۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۱۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۲۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۲۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۲۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۲۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۲۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۲۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۲۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۲۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۲۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۲۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۳۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۳۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۳۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۳۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۳۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۳۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۳۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۳۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۳۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۳۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۴۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۴۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۴۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۴۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۴۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۴۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۴۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۴۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۴۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۴۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۵۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۵۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۵۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۵۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۵۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۵۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۵۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۵۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۵۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۵۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۶۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۶۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۶۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۶۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۶۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۶۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۶۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۶۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۶۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۶۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۷۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۷۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۷۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۷۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۷۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۷۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۷۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۷۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۷۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۷۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۸۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۸۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۸۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۸۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۸۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۸۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۸۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۸۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۸۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۸۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۹۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۹۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۹۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۹۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۹۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۹۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۹۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۹۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۹۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۱۹۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۰۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۰۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۰۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۰۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۰۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۰۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۰۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۰۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۰۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۰۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۱۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۱۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۱۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۱۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۱۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۱۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۱۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۱۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۱۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۱۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۲۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۲۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۲۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۲۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۲۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۲۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۲۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۲۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۲۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۲۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۳۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۳۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۳۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۳۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۳۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۳۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۳۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۳۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۳۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۳۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۴۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۴۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۴۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۴۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۴۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۴۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۴۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۴۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۴۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۴۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۵۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۵۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۵۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۵۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۵۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۵۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۵۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۵۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۵۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۵۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۶۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۶۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۶۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۶۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۶۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۶۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۶۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۶۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۶۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۶۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۷۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۷۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۷۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۷۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۷۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۷۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۷۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۷۷) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۷۸) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۷۹) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۸۰) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۸۱) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۸۲) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۸۳) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۸۴) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۸۵) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم (۲۸۶) ای ہمہ ایشان را بحق میدانیم

فَقَدِ اهْتَدَوْا ۖ وَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي
وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر جائیں تو
شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
وہ ضد میں ہیں پس اللہ تجھ کو ان سے کفایت کرے گا اور وہ سنتا جانتا ہے
صِبْغَةَ اللَّهِ ۖ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ۖ وَنَحْنُ
اللہ کا رنگ اور اللہ سے بہتر کس کا رنگ ہے اور ہم
لَهُ عَابِدُونَ ﴿١٣٨﴾ قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ
اسی کی عبادت کرتے ہیں ۱۳۸ کہہ دے کیا تم ہم سے اللہ کے بارے میں
رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ وَنَحْنُ
جھگڑتے ہو حالانکہ وہ ہمارا اور تمہارا رب ہے اور ہمارے لئے ہمارے عمل ہیں اور تمہارے لئے تمہارے عمل اور ہم
لَهُ مُخْلِصُونَ ﴿١٣٩﴾ أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَ
اسی کے فرمانبردار ہیں ۱۳۹ کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم
إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا
اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولاد یعقوب
أَمِ اللَّهُ ۗ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ
یہود یا نصاریٰ تھے کہہ دے کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ اور کون زیادہ ظالم ہے اس سے
شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
جس کے پاس اللہ کی گواہی ہو جو اس نے چھپائی اور اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں
تَعْمَلُونَ ﴿١٤٠﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ
۱۴۰ یہ ایک امت تھی جو گزر چکی اس کے لئے وہ ہے جو اس نے کمایا
وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤١﴾
اور تمہارے لئے وہ ہے جو تم نے کمایا اور تم سے ان کے کاموں کی پرسش نہ ہوگی ۱۴۱

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ
اب کہیں گے بیوقوف لوگ کس چیز نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے قبلہ
الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ۚ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ
جس پر وہ تھے تو کہہ اللہ کا ہے مشرق اور مغرب
يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٤٢﴾ وَكَذٰلِكَ
چلاتے جس کو چاہے سیدھی راہ پر اور اسی طرح
جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ
کیا ہم نے تم کو امت معتدل تاکہ ہو تم گواہ لوگوں پر
وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا
اور ہو رسول تم پر گواہ اور نہیں مقرر کیا تھا ہم نے
الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ
وہ قبلہ کہ تھا تو جس پر مگر اس واسطے کہ معلوم کریں کون تابع ہے گا
الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ۚ وَإِنْ كَانَتْ
رسول کا اور کون پھر جائے گا الٹے پاؤں اپنے اور بیشک یہ بات
لَكَبِيْرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۗ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
بھاری ہوگی مگر ان پر جن کو راہ دکھائی اللہ نے اور اللہ نہیں
لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٣﴾
کہ ضائع کرے تمہارا ایمان بیشک اللہ لوگوں پر بہت شفیق نہایت مہربان ہے
قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً
بیشک ہم دیکھتے ہیں بار بار اٹھنا تیرے منہ کا آسمان کی طرف سو البتہ پھیر دیں گے تجھ کو قبلہ
تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ
کہ راضی ہو جائے تو پھیر اپنا منہ طرف مسجد حرام کی اور جس جگہ

منزل ۱

سیقول: بیوقوف لوگ کہیں گے۔ ما ولّٰھم: کس چیز نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے قبلہ سے۔ قل للّٰہ المشرق والمغرب: اللہ کا ہے مشرق اور مغرب۔ یھدی من یشآء: چلاتے جس کو چاہے۔ صراط مستقیم: سیدھی راہ۔ وکذٰلک: اور اسی طرح۔ جعلنٰکم امۃ وسطا: کیا ہم نے تم کو امت معتدل۔ لتکونوا شھدآء علی الناس: تاکہ ہو تم گواہ لوگوں پر۔ ویکون الرسول علیکم شھیدا: اور ہو رسول تم پر گواہ۔ وما جعلنا القبلۃ التی کنت علیھا: اور نہیں مقرر کیا تھا ہم نے وہ قبلہ کہ تھا تو جس پر۔ الا لنعلم من یتبع الرسول: مگر اس واسطے کہ معلوم کریں کون تابع ہے گا رسول کا۔ ممن ینقلب علی عقبیہ: کون پھر جائے گا الٹے پاؤں اپنے۔ وان کانت لکبیرۃ: اور بیشک یہ بات بھاری ہوگی۔ الا علی الذین ھدی اللّٰہ: مگر ان پر جن کو راہ دکھائی اللہ نے۔ وما کان اللّٰہ لیضیع ایمانکم: اور اللہ نہیں کہ ضائع کرے تمہارا ایمان۔ ان اللّٰہ بالناس لرءوف رحیم: بیشک اللہ لوگوں پر بہت شفیق نہایت مہربان ہے۔ قد نرٰی تقلب وجھک فی السمآء: بیشک ہم دیکھتے ہیں بار بار اٹھنا تیرے منہ کا آسمان کی طرف۔ فلنولینک قبلۃ ترضٰھا: سو البتہ پھیر دیں گے تجھ کو قبلہ کہ راضی ہو جائے تو۔ فول وجھک شطر المسجد الحرام: پھیر اپنا منہ طرف مسجد حرام کے۔

وَتَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۔ کہ قبول کرلیا ہے اللہ نے تم کو حکم کی عبادت خاص اللہ کی لیے یا اوس کے نام پر ذبح کرنے کے لیے یا اوس کی نذر ماننے کے لیے یا اوس کی قسم کھانے کے

جواب

پہلا جواب

دوسرا جواب اگر ان لیا جائے کہ اس آیت میں غیب یعنی لوح محفوظ ہی مراد ہے لیکن یہ عرض کرنا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو کوئی غیب کی خبر دینی منظور ہو تو اس کے لئے کوئی حد اور انتہا نہیں کہ وہ کتنی خبر دے سکتا ہے ہر ممکن امر جو وجود میں آنے والا ہے اس کی خبر دینا اللہ کے لئے کچھ مشکل نہیں ہے۔ وہ تو بہت شاید ہے قُلْ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ (کہف) اس کے علم میں ہے شمار باتیں ہیں کیونکہ اس کی دست درازی کا پتہ کسی کو نہیں ہے وہ تو ہر ممکن امر کا عالم ہے اور ہر ممکن امر کا علم اس کی صفت ہے اس کی صفت کا یقین ہو جانے سے اس کے غیب کا یقین ہو جاتا ہے اور ہر ایک

جواب یہ عبارت حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی نہیں ہے بلکہ یہ ان کے کسی مرید کی ہے جو اپنے کو ان کا مرید بتلاتا ہے اور حضرت شاہ صاحب کو تحریر سے بیزار ہونا ظاہر کیا ہے اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ... اور حضرت شاہ صاحب کی تحریر سے بیزار ہونا ظاہر کیا ہے اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ... اور حضرت شاہ صاحب کی تحریر سے بیزار ہونا ظاہر کیا ہے اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ... اور حضرت شاہ صاحب کی تحریر سے بیزار ہونا ظاہر کیا ہے اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ...

دوسرا جواب دوسرا جواب یہ ہے کہ اپنے جواب کی تائید میں جو قول بلا حکم پیش کیا ہے وہ بھی ... اور اس کے ... اور اس کے ... اور اس کے ... اور اس کے ...

تیسرا جواب تیسرا جواب یہ ہے کہ ... اور اس کے ... اور اس کے ... اور اس کے ... اور اس کے ...

مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ

تم ہو جاؤ کرو پھیرو اس کی طرف اور جن کو

اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ

کی ہے کتاب البتہ جانتے ہیں کہ یہی ضرور ہے حق اللہ سے ان کے رب

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَلَئِنْ اَتَيْتَ

اور اللہ بے خبر نہیں ان کاموں سے جو وہ کرتے ہیں اور اگر تو لائے

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ

ان کتاب کے جن کو دی کتاب وہ کسی نشانی کو بھی نہ پیچھے لگیں گے تیرے قبلہ کے

وَمَا اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ

اور تو نہ ان کا قبلہ اور نہ ان میں ایک دوسرے کا قبلہ

بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ

اور اگر تو پیرو ان کی خواہشوں پر بعد اس علم کے جو تجھ کو پہنچا

مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَلَّذِيْنَ

تو البتہ تب تو بھی ہوا بے انصافوں میں سے جن کو

اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَ

ہم نے دی ہے کتاب پہچانتے ہیں اس کو جیسے پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو اور

اِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾

بیشک ایک فرقہ ان میں سے البتہ چھپاتے ہیں حق کو جان کر سمجھ کر

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَلِكُلٍّ

حق وہی ہے جو تیرا رب کہے پھر تو ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہو اور ہر ایک کے لئے

وَّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا

ایک جانب ہے جس قبلہ کی طرف وہ کرتا ہے منہ سو تم سبقت کرو نیکیوں میں جہاں کہیں تم ہو

مراقعت رسالت الرقبلہ کو ہم کعبے کے متعلق بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے روک دیا، باقی رہی وہ دلیل جس کی بنا پر یہ مطلب بیان کیا گیا ہے تو اس کے بارے میں گذارش ہے کہ اکثر مفسرین روایۃ بالمعنی کے طریق پر روایت کی گئی ہیں یہ حقیقت تمام محدثین کے نزدیک تسلیم شدہ ہے۔ اور زیر بحث روایت بھی اسی طریق پر نقل کی گئی ہے۔ اور راقم الحروف کا مجموعہ فتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۲۹۹ میں ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القبور والدماء لا تعلم النجس من مذری فاذا طلعت ترا الناس سواء ابیضت وجوھھم (الزبدہ لشیخ عبدالحق) ترجمہ: آپ نے فرمایا قبر اور خون آپ تک سورج مغرب کی جانب سے طلوع نہیں ہوگا اس وقت تک قیامت نہ آئیں گی جب لوگ سورج کو مغرب سے طلوع ہوتا دیکھیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کا ایمان ان کو کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۔ الخ

اس حدیث میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ ہے کہ جب قیامت کی یہی نشانیاں قائم ہو جائیں گی جنہیں دیکھ کر لوگ ایمان لائے بغیر رہ نہ سکیں گے اس وقت کا ایمان لانا غیر مفید ہوگا اس پر بطور استثناء آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی جس سے آپ کو یہ مقصد حاصل تھا کہ بعض آیات ربانی سے مراد سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے لیکن بعض راویوں نے اس حدیث سے اپنے فہم کے مطابق ہی سمجھا اور روایت بالمعنی کے طریق پر بیان کر دیا کہ بعض آیات سے مراد یہ ہے۔ بہرکیف علمائے اہل مغرب فرماتے ہیں کہ اگر یہ حدیث حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ثابت ہے تو اس طرح ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے اس سے پہلے کہ عیسیٰ علیہ السلام جو اور کو سلیب والے جھوٹے جدا (دلا) جائے گا اس کو بعض لوگوں نے تحقیق کر لیا کہ عیسیٰ علیہ السلام جو اور دجال اقرب کو اور لطافت درجے کے ہیں پھر یہ بھی جانوروں کو دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا بلکہ ان کا اطمینان کی صورت ہی گا ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

حتیٰ یقول الموت سوی الجن والانس (ابن عساکر الدیباج المذہب)

یعنی یہ کہ استثناء (ایسا) ہے سوا جنوں اور انسانوں کے کہ ان کو موت کے بعد زندہ کیا جائے گا۔ دوبارہ زندہ کیا جانے کا بھی

يَأْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٤٨﴾
تم کو اللہ اکٹھا کر لے گا بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ف

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ
اور جس جگہ سے تو نکلے سو تو کر لیا

الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
حرام کی طرف اور بیشک وہ البتہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے اور اللہ بے خبر نہیں

عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٩﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ
تمہارے کاموں سے ف اور جہاں سے تو نکلے سو تو کر لیا

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا
مسجد حرام کی طرف اور جس جگہ تم ہوا کرو منہ کرو

وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۗ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ
اسی کی طرف تاکہ نہ رہے لوگوں کو تم سے

حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ
جملہ کا حاصل مکہ جو ان میں بے انصاف ہیں کشمکش سوان سے اپنی نہ

وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ
اور مجھ سے چاہیئے اور تاکہ میں پورا کروں تم پر اپنا فضل اور تاکہ تم

تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾ كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ
راہ سیدھی ف جیسا کہ بھیجا ہم نے تم میں رسول تم ہی میں کا

يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ
پڑھتا ہے تمہارے آگے آیتیں ہماری اور پاک کرتا ہے تم کو اور سکھاتا ہے تم کو کتاب

وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿١٥١﴾
اور اس کے اسرار اور سکھاتا ہے تم کو جو تم نہ جانتے تھے

والهداية لمن الذي شرحته لاتباعي وأصغيائي (زين دريدة ٤) يعني لمن ايمان والو جيسي اس نعمت كا شكر ادا كرو گے ميں نے تم كو اسلام اور دين قويم كي توفيق دي ہے جيسے ميں نے اپنے قرب خاص اور بركويده بندوں كے لئے ذكر كيا تھا۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ مسلمانو تم كو صبر اور نماز كا ساتھ لينا چاہيئے

موضح قرآن ف: سمجھ كر كہ ہر كسى كى تردد اقصد متوجہ ہونا چاہيئے۔ يہ بيہودى اس كو جو كہيں ميں نيا وہ ہو۔ ہدايت كو ايك يہ ايك كا حكم ہوتا ہے۔ ف: مسجد الحرام كعبے ميں كعبے كى مسجد كو حرم كہتے ہيں يہ تمام شہر مكہ كا حرم ہے۔ مكان ميں كى باتيں منع ہيں۔ اونى كا مكان ہو تو كوشا كا اور بڑا ہو تو كوشے كا اور بڑا مكان ہو تو كئى كمرے كا اور بڑا ہو تو كئى كمرے كا اور بڑا ہو تو كئى كمرے كا اور بڑا

[illegible] [illegible] [illegible] [

فَاذْكُرُونِيٓ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا۟ لِى وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾
سو تم یاد رکھو مجھ کو میں یاد رکھوں تم کو اور احسان مانو میرا اور ناشکری مت کرو مجھ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱسْتَعِينُوا۟ بِٱلصَّبْرِ وَٱلصَّلَوٰةِ
اے یقین لانے والو مدد لو صبر اور نماز سے

إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿١٥٣﴾ وَلَا تَقُولُوا۟ لِمَن يُقْتَلُ
بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور نہ کہو ان کو جو مارے جائیں

فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أَمْوَٰتٌۢ ۚ بَلْ أَحْيَآءٌ وَلَٰكِن لَّا
خدا کی راہ میں مردے ہیں بلکہ وہ زندے ہیں لیکن

تَشْعُرُونَ ﴿١٥٤﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَىْءٍ مِّنَ ٱلْخَوْفِ وَ
تم کو خبر نہیں اور البتہ ہم آزمائیں گے تم کو کچھ ڈر سے اور

ٱلْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ ٱلْأَمْوَٰلِ وَٱلْأَنفُسِ وَٱلثَّمَرَٰتِ ۗ
بھوک سے اور نقصان سے مالوں کے اور جانوں کے اور میووں کے

وَبَشِّرِ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿١٥٥﴾ ٱلَّذِينَ إِذَآ أَصَٰبَتْهُم مُّصِيبَةٌ
اور خوشخبری دے ان صبر کرنے والوں کو کہ جب پہنچے ان پر کوئی مصیبت

قَالُوٓا۟ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَٰجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ
تو کہیں ہم تو اللہ ہی کی ملک میں اور ہم اسی کی طرف کو لوٹ کر جانے والے ہیں ایسے ہی لوگوں پر

صَلَوَٰتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ
عنایتیں ہیں اپنے رب کی اور مہربانی اور وہی ہیں

ٱلْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾ إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ
سیدھی راہ پر ۞ بیشک صفا اور مروہ نشانیوں میں سے ہیں

ٱللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ
اللہ کی ۞ سو جو کوئی حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ تو کچھ گناہ نہیں اس کو

منزل ۱

تصرف کا اعتبار ہے اور ہم اسی کی طرف واپس جائیں گے۔ (تنبیہ) اس آیت میں مصائب میں مبتلا رہنے والوں کی بشارت ہے اور ان مصائب کے وقت کلمہ استرجاع کی فضیلت معلوم ہوئی۔ (تنبیہ) اس آیت سے معلوم ہوا کہ صبر تو یہ ہے کہ مصیبت کے وقت زبان سے واویلا اور جاہلیت کی باتیں نہ کرنے لگے بلکہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا چاہئے۔ یعنی ہم اللہ کے مملوک اور حکم میں وہ ہمارا مالک وآقا ہے، چاہے ہم سے کچھ لے لے، ہم اس سے ہر طرح کے

موضح قرآن ۱۵ یہاں سے اشارہ ہے کہ ہمارے محنت اٹھانا کو مضطبی اختیار کرو۔

فتح الرحمن ۱۵ یعنی ان کو ثواب صبر اگر مستحق ہو۔ ۱۲ منہ بشرطیکہ وہ ہمارے شعائر کو اپنی دست بازد اشتہ پس نازل شدہ ایں آیت۔

اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ
کہ طواف کرے ان دو پر اور جو کوئی بڑی خوشی سے کرے نیکی تو اللہ
شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ
قدر دان ہے پوری جاننے والا بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم نے اتارے
الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي
صاف حکم اور ہدایت کی باتیں بعد اس کے کہ ہم ان کو کھول چکے لوگوں کے واسطے
الْكِتٰبِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝
کتاب میں ان پر لعنت کرتا ہے اللہ اور لعنت کرتے ہیں ان پر لعنت کرنے والے
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰۗىِٕكَ اَتُوْبُ
مگر جنہوں نے توبہ کی اور درست کیا اپنا کام اور بیان کیا جو چھپاتے تھے سو ان کی میں
عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
پوں اور میں بڑا قبول کرنے والا مہربان بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور
مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ
مرے کافر ہی اوپر ان کے لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی
وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ
اور لوگوں کی سب کی ہمیشہ رہیں گے اس لعنت میں نہ ہلکا ہوگا ان سے
الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ
عذاب اور نہ ان کو مہلت ملے گی اور معبود تم سب کا ایک ہی معبود ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
کوئی معبود نہیں اس کے سوا وہ بڑا مہربان رحم والا ہے بیشک آسمان اور زمین کے پیدا
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ
کرنے میں اور رات اور دن کے بدلتے رہنے میں اور کشتیوں میں جو کہ

ع ۱۴

منزل ۱

ف ۹۲ یعنی جو شخص حج یا عمرہ کرے اس پر گناہ نہیں کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے۔ صفا اور مروہ دو پہاڑیوں کے نام ہیں جو مکہ معظمہ میں بیت اللہ کے قریب واقع ہیں۔ ان پہاڑیوں کے درمیان سعی کرنا حج کے واجبات میں سے ہے۔ اس آیت سے بعض لوگوں نے سعی کے واجب نہ ہونے پر استدلال کیا ہے کیونکہ اس میں سعی کی نفی سے عدم لزوم ثابت ہوتا ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ کبھی نفی کی عدم لزوم کے بجائے عدم وجوب پر بھی دلالت ہوتی ہے۔ اور فریق واجب کے درمیان قدر مشترک یہ ہے کہ بغیر کسی وجوب کے بھی سعی کی جا سکتی ہے۔ اس لئے اس آیت سے سعی کے واجب ہونے کی کوئی دلالت نہیں۔ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ فَاِنَّ خَيْرَ ہے۔ اور نیکی کا مثال ہے اور مطلب یہ ہے کہ جو لوگ خوشی خوشی نیکی کے کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جانتا ہے اور وہ بڑا قدر دان ہے۔ ان کے اخلاص پر بھی اچھا بدلہ دیگا۔ وقال الحسن الفرائض جمیع الطاعات وھذا اولی لان لفظ اوفق لعمومہ لفظ اکبر ص ۹۳ ف جہاں اس کتاب کو نیز دیگر آسمانی کتابوں کو جو پیغمبروں پر نازل ہوئیں۔ اور خصوصاً توراۃ کو جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ اور صفا اور مروہ کے بارے میں توراۃ کو چھپانا تھا۔ اَلَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ سے اہل یہود و نصاریٰ ہیں۔ نزلت فی اھل الکتاب من الیھود والنصاریٰ (کبیر ص ۹۵) وَالاقرب انھا نزلت فی الیھود والحکم عام (روح ص ۹۶) اِنَّ الَّذِيْنَ یعنی آیت نازل تو علماء یہود کے حق میں ہوئی ہے لیکن اس کا حکم عام ہے۔ اگر مسلمان کوئی علمی بات چھپائیں تو وہ بھی اس کے ساتھ ہی ملعون ہونگے۔ بینات کا مطلب ہے واضح دلائل اور کھلے ہدایت کی باتیں۔ نشانات مراد حضور علیہ السلام کی صفات ہیں جو توراۃ میں مذکور تھیں۔ ف ۹۷ صفات مذکورہ اور اس کے علاوہ دیگر صفات جو توراۃ میں تھیں۔ جب یہود نے آپ کو پہچان لیا اور آپ کی صفات جو توراۃ میں تھیں ان سے ملا لیا تو یہود کے دو فریق ہو گئے۔ ایک فریق نے تو ایمان قبول کر لیا اور دوسرا فریق جو اپنی ریاست کے زوال کے خوف سے ایمان نہ لایا۔ اس نے آپ کی صفات کو چھپانا شروع کر دیا۔ اس پر یہ آیت اتری۔ اور ان کو دھمکی دی گئی کہ جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن دلیلوں اور ہدایت کی باتوں کو جو ہم نے اپنی کتاب میں بیان کر دی ہیں چھپائیں گے ان پر اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت بھیجتے ہیں۔ ف ۹۸ اس آیت میں ان لوگوں کو جو اپنے کفر سے توبہ کر لیں اور اپنے اعمال درست کر لیں اور جو کچھ چھپاتے تھے اس کو ظاہر کر دیں۔ ان کو بشارت دی گئی ہے کہ میں ان کی توبہ قبول کرتا ہوں اور ان پر مہربانی کرتا ہوں۔ ف ۹۹ یعنی جو لوگ کفر پر مرے اور کفر ہی کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوئے ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ ف ۱۰۰ یعنی ان کافروں پر لعنت ہمیشہ رہے گی۔ نہ تو ان کا عذاب ہلکا ہوگا اور نہ ان کو مہلت ملے گی۔ ف ۱۰۱ یعنی تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بڑا مہربان رحم والا ہے۔ ف ۱۰۲ یعنی آسمان و زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے بدلتے رہنے میں اور کشتیوں میں جو کہ

موضح قرآن ف صفا و مروہ دو پہاڑ ہیں مکہ کے شریف۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے اور بی بی کو مکہ میں لا کر چھوڑا تھا اور پانی نہ تھا۔ بی بی ان دو پہاڑوں پر دوڑ دوڑ کر پانی کی تلاش کرتی تھیں۔ اس واسطے ان کو دوڑنا ہے۔ جب اللہ کا حکم ہوا کہ ابراہیم کی یاد تازہ رکھنے کو اور بی بی کی عجز کی تعظیم کو یہ دوڑنا حج کا رکن ہو گیا۔ جب تک مسلمان رہیں گے یہ دوڑنا رہے گا۔ اس پر یہ آیت اتری۔ اور ان کا حکم ہوا کہ اپنی دوڑ کو اللہ کے واسطے کیا کرو۔ بتوں کے واسطے نہ کیا کرو جیسا کہ اگلے کرتے تھے۔

دلائل پر مشتمل ہے۔ دوسرا حصہ ان آیات پر مشتمل ہے جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں۔ اس حصہ میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے دلائل بیان کیے گئے ہیں۔ تیسرا حصہ ان آیات پر مشتمل ہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید کے دلائل اور اس کے احکام کو ثابت کرتی ہیں۔ یہ حصہ سورت کے آخر تک ہے۔ اس سورت کے مضامین کی مناسبت سے اس کا نام "الانعام" رکھا گیا ہے۔ اس سورت کے بعض

تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
چلتی ہیں دریا میں لوگوں کے کام کی چیزیں اور جو پانی اللہ نے اتارا
مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
آسمان سے پھر جلایا اس سے زمین کو اس کے مرنے پیچھے
وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَ
اور پھیلائے اس میں ہر قسم کے جانور اور
السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ
بادلوں میں جو حکم کا تابع ہو رہے ہیں آسمان اور زمین کے بیچ
لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ
لوگوں میں جو سمجھ رکھتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو بنا لیتے ہیں
دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ
اللہ کے برابر اوروں کو ان کی محبت ایسی رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ کی اور
اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ یَرَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ
ایمان والے سب سے زیادہ محبت اللہ کی اور کیا دیکھیں یہ ظالم جب
یَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ
دیکھیں گے عذاب کو کہ قوت ساری اللہ کے لئے ہے اور یہ کہ اللہ
شَدِیْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ
عذاب سخت ہے جب بیزار ہو جائیں گے وہ کہ ان کی پیروی کی گئی ہے
الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ
ان سے جو پیروی کرنے والے تھے اور دیکھیں گے عذاب اور منقطع ہو جائیں گے ان کے
الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً

سبب ہو جاتے ہیں ﴿۱۶۶﴾ اور کہیں گے پیروی کرنے والے کاش ہم کو پھر جانا ہوتا دنیا کی طرف تو ہم بیزار ہو جاتے

مسخر اور تابع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ زمین پر اترتے ہیں اور زمین آسمانوں میں اپنی جگہ کھڑی ہوئی ہے، جہاں ہمارے لئے اس میں کوئی فائدہ نہ ہو گیا وہ فضا میں معلق رہتا ہے اور فضا کے حکم سے ہوتے ہیں۔ اور اسی طرح ہوائیں چلتی ہیں (ترجمہ ۱۶۴) اور بادل (ترجمہ ۱۶۵) جن کا ذکر یہاں ہوا ہے اور جہاں ان کو زمین و آسمان کے درمیان ٹنگی ہوئی دکھایا گیا ہے، یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت قاہرہ، حکمت بالغہ اور رحمت شاملہ کی دلالت کرتی ہیں، اور ان سب کا مستقل ہے کہ حرکات کا تحت صرف نظری ہے یَّعْقِلُوْنَ یعنی دلائل عرف و فکر اور قرار صحیح کے لئے ہیں، جو شخص ان دلائل میں فکر کرتا ہے تو اس کو خدا کی وحدانیت اور الوہیت کا پورا یقین ہو جاتا ہے اور اس حقیقت پر مطلع ہو جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہر قسم کی عبادت اسی کے ساتھ مخصوص ہے۔ ان دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت قدرت تامہ کی حکمت اور رحمت عامہ کا مالک ہے۔ اس کی رحمت و شفقت کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو ثواب دے۔

پھر ان تمام صفات و افعال میں وہ واحد و یکتا ہے۔ ان افعال میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ یہ جاہل انسان کے مقابلہ کے مطابق ہو کیونکہ مشرکین مکہ ان تمام امور کو خدا ہی کے ساتھ مخصوص مانتے تھے اور ان افعال میں وہ کسی کو خدا کا شریک نہیں سمجھتے تھے جیسا کہ خود قرآن میں اس کی صراحت موجود ہے۔ تو جب ان تمام صفات و افعال میں وہ یکتا ہے تو پھر مستحق عبادت بھی صرف وہی ہے اور اسی کی عبادت میں کچھ لوگوں کو شریک بنانا کیسی بڑی بے انصافی ہے۔ اسی کے سامنے جھکو، اسی کو پکارو اور اسی کی خدا ترسی کے عذاب اور ثواب سے ڈرو۔

یہاں دعوی توحید کے ساتھ شرک خفی یعنی محبت غیر اللہ کی مذمت فرمائی اور تحریمات غیر اللہ کی تردید مقصود ہے، اور اسی پر سات عقلی دلائل کو ختم کیا گیا ہے۔ ان سات دلائل کو ہدایت لطیف اور دلنشین پیرایہ میں اس طرح پر منطبق ہوتے ہیں۔ زمین و سمت جیسی تین چیزوں سے ابتدا کی جاتی ہے۔ پہلا زمین کی پیدائش پر مشتمل ہے جیسے اور کپڑے وغیرہ اور دوسرا حاضر (۳) اللہ تعالیٰ نے زمین میں جو بے شمار قسم قسم کی چیزیں پیدا کی ہیں ان میں سے کسی چیز کی مذمت خدا کے سوا کسی کے لئے مختلف جانوروں اور بے ضرر کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ دلیل کے طور پر بیان کیا ہے۔ تیسرا پانی ہے جو آسمان سے برستا ہے اور زمین میں پیدا کرتا ہے۔ اس کی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ پانی کی قوت نامیہ کا ذکر اس لئے کیا گیا ہے کہ دلیل کی قوت زیادہ ہو۔ پانی ہی سے یہ قوت زمین میں ظہور پذیر ہوتی ہے۔ بارش کی بہت سی قسمیں ہیں سرسبز و شاداب ہوتی ہیں۔ بات کے وقت جانوروں کی نشوونما ہوتی ہے۔ پھلوں اور درختوں کے ذائقوں اور رنگوں کی تکمیل ہوتی ہے۔ ان کی گرمی، ہوا، بات کی تشخیم، گیہوں، پھلوں اور درختوں کو پختگی کی عطا ہوتی ہے۔ پھر ہر جاندار نوع کی مادہ میں اس کا جوڑا پیدا کرنا ہے۔ ان کے ذریعہ نسل کی بقا ہوتی ہے۔ حیوانات زمین کی مخلوق ہیں اور ان کی پیدائش پر ہر موقع پر ہے۔ اس کے بعد زمین کی ہوا کی تبدیلی، بادلوں کے ذریعہ پانی کی تقسیم، ان کا زمین و آسمان کے درمیان معلق ہونا، یہ سب چیزیں اللہ کی قدرت کاملہ کی دلیل ہیں۔ اور ان میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

اور دولت تمہیں نہیں ملتی لیکن اسباب سے حاصل کرتے ہو تو تم اس کو اللہ کا عطیہ سمجھتے ہو کہ اللہ کا یہ وعدہ تم سے کیا گیا تھا۔ اور اس میں تم بری بھی سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اور تم نے خدا کے سوا معبود بنا رکھے ہیں ان سے کہنے کی ان چیزوں میں سے ایک چیز بھی نہیں بنا سکتے اور نہ ہی وہ ان چیزوں کا تصور کر سکتے ہیں۔ تو پھر عقل و دلائل اور رحم پر مبنی کرنا کیا وجہ ہے کہ اس کی عبادت میں دوسروں کو شریک کرتے ہو۔ اس حقیقی اور قیوم اور قائم رکھنے والے کی عبادت کے بعد ان باتوں کا حال بیان فرماتے ہیں جو دلائل سمع اور وحی دلائل کے ہوتے ہوئے بھی شرک کرتے ہیں۔ اپنے معبودوں کے ساتھ خدا کی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ فَمَآ اَوْا۔ یہ ذکر ہی جمیع ہے ہر اس کے مثل اور شبہ کے ہیں لاریب خدا کے سوا اور اوثان ہیں جیسی چھوٹی و بڑی تمام چیزیں جو شرک کرنے والے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کی شکل و شبہ

فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا ۗ كَذٰلِكَ يُرِيهِمُ
پھر ہم بھی بیزار ہو جائیں ان سے جیسے یہ ہم سے بیزار ہو گئے اسی طرح اللہ دکھائے گا
اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ
ان کو ان کے کام حسرت ہو کر اور وہ نہ نکلیں گے
مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ
آگ سے اے لوگو کھاؤ جو کچھ زمین میں ہے
حَلٰلًا طَيِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۚ
حلال پاکیزہ اور پیروی نہ کرو شیطان کی
اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ
بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تو یہی حکم کرے گا تم کو
وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ
برے کام کرنے اور یہ کہ لگا دو اللہ پر جو تم نہیں جانتے
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ
اور جب کوئی ان سے کہے کہ چلو اس پر جو اللہ نے اتارا تو کہتے ہیں بلکہ
نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۗ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ
ہم تو چلیں گے اس پر جو دیکھا ہم نے اپنے باپ دادوں کو کیا اگر ہوں ان کے باپ دادے
لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ
نہ سمجھتے ہوں کچھ بھی اور نہ جانتے ہوں سیدھی راہ کی اور مثال ان
كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً
کافروں کی جیسی ہے جیسے پکارے کوئی ایسی چیز جو کچھ نہ سنے سوا
وَّنِدَآءً ۗ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾
پکار اور آواز کے بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں سو وہ کچھ نہیں سمجھتے

مـنـزل ۱

ع ۱۶

ترجمہ: پھر ہم ان سے بیزار ہو جائیں گے جیسے وہ ہم سے بیزار ہو گئے اسی طرح اللہ ان کو ان کے کام حسرت ہو کر دکھائے گا اور وہ آگ سے نہ نکلیں گے۔ اے لوگو کھاؤ جو کچھ زمین میں ہے حلال پاکیزہ اور پیروی نہ کرو شیطان کی بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ وہ تو یہی حکم کرے گا تم کو برے کام کرنے اور یہ کہ لگا دو اللہ پر جو تم نہیں جانتے۔ اور جب کوئی ان سے کہے کہ چلو اس پر جو اللہ نے اتارا تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو چلیں گے اس پر جو دیکھا ہم نے اپنے باپ دادوں کو کیا اگر ہوں ان کے باپ دادے نہ سمجھتے ہوں کچھ بھی اور نہ جانتے ہوں سیدھی راہ کی۔ اور مثال ان کافروں کی جیسی ہے جیسے پکارے کوئی ایسی چیز جو کچھ نہ سنے سوا پکار اور آواز کے بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں سو وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

ف ۱ کافروں کا حال بھی گمراہوں کا سا ہے جو اپنے باپ دادوں کی اندھی تقلید کرتے ہیں۔

ف ۲ یہ خطاب عام ہے مومن و کافر سب کو۔

ف ۳ حلال وہ جانور ہیں جو شرعاً ذبح کیے جائیں اور طیب وہ ہیں جو طبعاً مستقذر نہ ہوں۔

ف ۴ یہ خطاب خاص مومنوں کو ہے۔

ف ۵ یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو اپنی کتاب کی تحریف کرتے تھے۔

ف ۶ یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو اپنی کتاب کی تحریف کرتے تھے۔

ف ۷ یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو اپنی کتاب کی تحریف کرتے تھے۔

ف

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ
اے ایمان والو کھاؤ پاکیزہ چیزیں جو روزی دی ہم نے تم کو
وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ اِنَّمَا
اور شکر کرو اللہ کا اگر تم اسی کے بندے ہو کیوں کر
حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ
یہی حرام کیا ہے مردہ جانور اور لہو اور سور کا گوشت سو کا
وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ
اور جس جانور پر نام پکارا جائے اللہ کے سوا پھر جو کوئی بے اختیار ہو جائے نہ نافرمانی کرے
لَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
نہ زیادتی تو اس پر کچھ گناہ نہیں بیشک اللہ ہے بخشنے والا مہربان ف ۱۷۵
اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ
بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ نازل کی اللہ نے
الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ
کتاب سے اور لیتے ہیں اس پر تھوڑا سا دام
مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ
نہیں بھرتے اپنے پیٹ میں مگر آگ اور نہ بات کرے گا ان سے
اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اللہ قیامت کے دن اور نہ ستھرا کرے گا ان کو اور ان کے لئے عذاب
اَلِيْمٌ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ
دردناک ہے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خریدی
بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى
گمراہی بدلے ہدایت کے اور عذاب بدلے بخشش کے سو کس قدر صبر کرنے والے ہیں وہ

منزل

کچھ پانے معبودوں کی خوشنودی کا ذریعہ سمجھتے تھے اس لئے بتی عبرتِ شرک کے ساتھ اس سے بھی منع فرمایا۔ ۱۷۴ یہ شور پر معطوف ہے۔ قولِ بعضِ علم ہے یہاں ضمیر افراد ہے یعنی جس طرح شیطان دیگر نجاستوں کے کھانوں کی ترغیب دیتا ہے۔ اسی طرح وہ دین کے بارے میں غیر ایمان کی طرف بھی راغب کرتا ہے۔ جو لوگ اپنی خواہشات نفس کو دین سمجھتے ہیں وہ غیر اللہ کے نام پر کرتے ہیں کیونکہ ان کی خواہشات کو غذائے دین نہیں بنایا، چنانچہ غذا کی حلال چیزوں کو حرام کرنا اور حرام چیزوں کو حلال ٹھہرانا اور بدرسم ہو کر خواہ کسی کے نام پر ہو ذبح کرنے کو عبادت سمجھنا یہ سب غیر اللہ کو اپنا معبود بنانا اور شیطان کا قریب ہے۔ ۱۷۵ مگر جب باپ دادا کی دیکھا دیکھی شرک کرنے لگے اور انہی کی تقلید میں بزرگوں نے شیطان کی تحریک کرنے لگے۔ جب انہیں کہا جاتا کہ ان آیاتِ سماوی کو چھوڑ کر دادا کی کتاب کی پیروی کرو تو ان کا جواب ہوتا کہ ہم تو اپنے باپ دادا کے دین کی پیروی کریں گے خواہ اس کے مقابلہ میں حق کی روشن دلیلیں ہمارے سامنے آ جائیں۔ ان کے دین کی حماقت اور ضد و جمود کی یہی حد تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ یعنی اگر ان کے باپ دادا بے عقل اور بے راہ ہوں تو کیا پھر بھی یہ ان کے صاحب علم ہوتے اور یہ جو جانتے ہوتے اور راہ یاب ہوتے۔ اور جو لوگ کہ ان کا اتباع کرتے تو ان کی بات کچھ بھی نہ سمجھتے اور نہ راہ پر ہوتے۔ ۱۷۶ یہ کلام مشرکین کی مثال ہے جو اندھا عقائد اپنے باپ دادا کے تقلیدی قدم پر چلتے ہیں۔ مَا اہم کو حاصل ہے، اس سے بڑھ کر جو بات ہے وہ اور کچھ نہیں۔ مگر مشرکین کی مثال ایسی ہے جس کو کچھ کہنا نہیں۔ یہ مشرکین کی نادانی اور بے سمجھی کی مثال ہے جس کی مثال یہ ہے کہ ایک چوپائے کو آواز دی جائے تو وہ آواز تو سن لیتا ہے لیکن جو کچھ اس کو کہا گیا ہے اس کا وہ مطلب نہیں سمجھے گا۔ اسی طرح ان کا حال ہے کہ آواز تو سن لیتے ہیں مگر سمجھتے کچھ نہیں عن عبد اللہ بن عباس قال لم یعط کمال الہدایۃ لمن لم یجمع بین الرغبۃ والرھبۃ (ابن جریر ص ۱۰۳ ج ۲)

۱ ؎ اور جو حق ہے بہرہ یاب کرو تو کہ اس سے فائدہ حاصل نہیں کرتے اور جن بات کا اقرار کرنے کے لئے ان کی نیابت کرتی ہیں، وہ وہ سچی راہ سے اندھے ہیں۔ جب تم کے تم اندھے ہیں تو بہرے ہونا کیا ضرور کہیں نے۔ ۱۷۴ پہلے عام انسانوں سے خطاب تھا۔ اب مسلمانوں کو علم ہو رہا ہے کہ وہ مشرکین کی طرح حلال و حرام کے بارے میں من مانی نہ کریں اور ان چیزوں کو جو اللہ حلال کیا ہے ان کو حرام ٹھہرائیں بلکہ ان کو شکر ادا کریں۔ اللہ کی نعمتوں کی قدر وہی انسان کر سکتا ہے جو ہر حکم عبدیت کے سامنے سر جھکا دے۔ اس لئے فرمایا کہ اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔ ۱۷۵ مگر جو شدید بھوک کی وجہ سے مجبور ہو جائے اور بقدر ضرورت کھا لے تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔ ۱۲ منہ

وضع قرآن ف ۱ مترجم کہتا ہے کہ قرآن کی زبان اللہ کی زبان ہے اور اس کا ہر لفظ اور ہر حرف اپنی جگہ پر ایک خاص معنی رکھتا ہے۔ اس لئے ترجمہ کرتے وقت ہر لفظ کا ترجمہ ضرور ہونا چاہیئے۔ ورنہ ترجمہ ناقص ہوگا۔ ۱۲ منہ

ف ۲ مترجم کہتا ہے کہ قرآن کی زبان اللہ کی زبان ہے اور اس کا ہر لفظ اپنی جگہ پر ایک خاص معنی رکھتا ہے۔ اس لئے ترجمہ کرتے وقت ہر لفظ کا ترجمہ ضرور ہونا چاہیئے۔ ورنہ ترجمہ ناقص ہوگا۔ ۱۲ منہ

کرام کاتبین کا ہاتھ ہے۔ ۱۲ منہ

[illegible] کہ [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی

الثَّارِ ﴿۱۷۶﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ
(دوزخ میں) ۔ یہ اس واسطے کہ (تحقیق) اللہ نازل کی کتاب کو ساتھ
الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۱۷۷﴾ لَيْسَ
جنہوں نے اختلاف کیا البتہ کتاب میں البتہ ضد میں دور پر ہے نہیں
الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ
نیکی یہ کہ پھیر لو منہ اپنے طرف پورب کی اور پچھم کی اور لیکن
الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَ
نیکی والا وہ ہے جو ایمان لایا اللہ پر اور پچھلے دن پر اور فرشتوں پر اور
الْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى
کتاب پر اور پیغمبروں پر اور دیا مال باوجودیکہ اس کو دوست رکھتا ہو قرابت داروں
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَ
اور یتیموں اور محتاجوں کو اور مسافروں کو اور مانگنے والوں کو اور
فِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ
گردنوں کے چھڑانے میں اور قائم کیا نماز کو اور دیا زکوٰۃ کو اور پورا کرنے والے
بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ
اپنے اقرار کو جب اقرار کریں اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں
وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
اور لڑائی کے وقت یہی لوگ ہیں جو سچے ہوئے اور یہی لوگ ہیں
الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ
پرہیزگار اے ایمان والو فرض کیا گیا تم پر
الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ
قصاص مقتولوں کا آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور

جنہوں نے اختلاف کیا ہے۔ انہوں نے کچھ ضد اور ناحق سے اختلاف کیا ہے اور دوسری جگہ فرمایا کہ مختلف ہوئے فیصلے آنے کے بعد باغیوں نے ضد اور ناحق سے اختلاف کیا ہے۔ اور ایک اور جگہ فرمایا کہ ان علم والوں کو کتاب نے اختلاف جان کر نہیں کیا بلکہ آپس کی ضد سے اختلاف کیا (عمران ع ۲) ۳۳ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ضد اور ناحق سے اختلاف کرنا بڑا گناہ ہے۔ ۳۴ اس آیت میں بھی ضد اور ناحق کی مذمت ہے۔ ۳۵ اس آیت میں یہود و نصاریٰ کو خطاب ہے۔ کیونکہ یہ مسائل کتاب میں ہیں۔ ۳۶ اس آیت میں یہود و نصاریٰ کو خطاب ہے۔ کیونکہ یہ مسائل کتاب میں ہیں۔

موضح فرقان ف۱ یہود نے اس کتاب میں سے بھی تورات چھپا ڈالی اور ایسا آیتوں کے معنی بدل ڈالے اور غرض دنیا کے واسطے۔

فتح الرحمٰن فارسی ترجمہ شیخ شرف الدین صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ ۔ ۲ یعنی ہمارے زمانہ کے نصاریٰ کہ کتاب توریت کو بدل کر کہتے ہیں کہ منسوخ ہوگئی ہے۔ ۳ یعنی دوزخ کی آگ یا بندوں پر خاطر خواہ مکافات۔ ۴ یعنی اسی پر ثابت رہے۔ ۵ جز مثل ہوست درحکم۔ ۶ یعنی مثل ہوست درحکم۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۗ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۬ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۗ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَّلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖ وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۗ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۗ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۴۰﴾ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۗ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۗ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۗ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا ۗ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ۗ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۗ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً ۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۗ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ۗ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۗ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۗ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۗ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ۗ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۗ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۗ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۗ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۗ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۗ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ۗ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵۸﴾ اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ۗ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۗ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۗ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ ۚ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ۗ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۵۹﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ۗ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۗ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ۗ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ۗ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶۰﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۖ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۗ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۶۵﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۶۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۗ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۲۶۷﴾ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۸﴾ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۖ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۚ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۗ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۗ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۗ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۗ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ۚ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ۗ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۗ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ۗ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ۗ وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ۗ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ۗ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ۗ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ۗ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۳﴾ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۗ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۗ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۗ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۗ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۗ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۚ وَاغْفِرْ لَنَا ۚ وَارْحَمْنَا ۚ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

ع ۳۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱

حصہ دوم

(۱) جہاد فی سبیل اللہ (۲) انفاق فی سبیل اللہ

تمہید جہاد فی سبیل اللہ اور انفاق فی سبیل اللہ کے بیان سے پہلے ضروری ہے کہ ان دونوں کے مقصد کو سمجھ لیا جائے۔ اس مقصد کو سمجھنے کے بعد ہی ان دونوں کی اہمیت اور ان کے فضائل کا صحیح اندازہ ہو سکے گا۔

جہاد فی سبیل اللہ کی اصل غرض اور مقصد کیا ہے؟ اس کے متعلق بعض لوگوں کو بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جہاد کی غرض صرف یہ ہے کہ دنیا میں کفر کا نام و نشان باقی نہ رہے اور اسلام کا بول بالا ہو جائے۔ اس غلط فہمی کی وجہ سے وہ جہاد کو ایک وحشیانہ فعل سمجھتے ہیں اور اس کی وجہ سے اسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ اسلام کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے۔ اسلام کا مقصد تو یہ ہے کہ دنیا میں امن و امان قائم ہو۔ ہر شخص کو اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق عبادت کرنے کی آزادی ہو۔ کسی کو کسی کے مذہب میں دخل دینے کا حق نہ ہو۔ ہر شخص کو اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے کا حق ہو۔ اسلام کا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں ایسا امن و امان قائم ہو جائے کہ ہر شخص بلا خوف و خطر اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکے

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
فرض کیا گیا تم پر روزہ جیسے فرض کیا گیا ان پر جو
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۚ فَمَنْ كَانَ
تاکہ تم پرہیزگار ہو گنتی کے دن پھر جو کوئی
مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ
تم میں بیمار ہو یا
وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ۭ فَمَنْ
اور جن لوگوں کو طاقت ہو روزہ کی ان کے ذمہ بدلہ ہے ایک محتاج کو کھانا پھر جو
تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۭ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ
خوشی سے کرے بھلائی اپنے واسطے اور روزہ رکھنا تمہارے حق میں بہتر ہے
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ
اگر تم کو خبر ہو مہینہ رمضان کا ہے جس میں اترا
فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ
اس میں قرآن راہ بتانے والا ہے لوگوں کے اور نشانیاں راہ کی
الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ
اور فیصلہ کرنے کی پس جو کوئی تم میں حاضر ہو اس مہینہ کو تو روزے رکھے اس کے
كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ
کوئی ہو بیمار یا سفر میں تو گنتی پوری کرے اور دنوں کی
يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا
اللہ چاہتا ہے تم پر آسانی اور نہیں چاہتا تم پر دشواری اور اس لئے کہ
الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰي مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾
گنتی پوری کرو اور تاکہ بڑائی کرو اللہ کی اس بات پر کہ تم کو ہدایت کی اور تاکہ تم شکر کرو

منزل ۱

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾
اور جب پوچھیں تجھ سے میرے بندے میری بابت تو میں نزدیک ہوں قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب پکارے مجھ کو پس چاہئے کہ حکم مانیں میرا اور یقین لائیں مجھ پر شاید وہ راہ پائیں

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَاۗىِٕكُمْ ۭ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۭ
حلال کی گئی تم کو رات روزوں کی صحبت اپنی عورتوں سے وہ لباس ہیں تمہارے اور تم لباس ہو ان کے

عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۡ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ
معلوم کیا اللہ نے کہ تم خیانت کرتے تھے اپنے حق میں پس توجہ کی تم پر اور درگزر کی تم سے پس اب ملو ان سے اور ڈھونڈو جو لکھا اللہ نے تمہارے واسطے اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو تم پر دھاری سفید صبح کی دھاری سیاہ سے پھر پورا کرو روزہ کو رات تک

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ۭ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾
اور نہ ملو ان سے جب تم اعتکاف میں بیٹھے ہو مسجدوں میں یہ حدیں ہیں اللہ کی سو نزدیک نہ جاؤ ان کے اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ اپنے حکم لوگوں کے واسطے تاکہ وہ پرہیزگار ہوں

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَا اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾
اور نہ کھاؤ مال آپس میں ایک دوسرے کا ناحق اور نہ پہنچاؤ حاکموں تک تاکہ کھا جاؤ کچھ مال لوگوں کا گناہ سے اور تم جانتے ہو

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۭ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۭ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾
پوچھتے ہیں تجھ سے چاند نئے کی کہہ دے وہ وقت ہیں لوگوں کے اور حج کے اور نیکی یہ نہیں کہ آؤ گھروں میں پیچھے سے ان کے لیکن نیکی والا وہ ہے جو ڈرتا رہا اور آؤ گھروں میں دروازوں سے ان کے اور ڈرتے رہو اللہ سے تاکہ تم مراد پاؤ

وَقٰتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾
اور لڑو اللہ کی راہ میں ان سے جو لڑتے ہیں تم سے اور حد سے نہ بڑھو بیشک اللہ نہیں چاہتا حد سے بڑھنے والوں کو

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۭ كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾
اور مارو ان کو جہاں پاؤ تم ان کو اور نکالو ان کو جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا اور فساد کرنا بدتر ہے خون کرنے سے اور نہ لڑو ان سے مسجد حرام کے پاس جب تک وہ نہ لڑیں تم سے اس میں پھر اگر وہ لڑیں تم سے تو مارو ان کو ایسی سزا ہے منکروں کی

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾
پھر اگر وہ باز آئیں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾
اور لڑو ان سے یہاں تک کہ نہ رہے فساد اور ہو جائے دین اللہ کا پھر اگر وہ باز آئیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾
مہینہ حرام کا بدلہ ہے مہینہ حرام کا اور حرمتوں کا بدلہ ہے پھر جو کوئی تم پر زیادتی کرے تو تم بھی زیادتی کرو اس پر جیسی زیادتی اس نے کی تم پر اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان رکھو کہ اللہ ساتھ ہے پرہیزگاروں کے

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾
اور خرچ کرو اللہ کی راہ میں اور نہ ڈالو اپنے ہاتھ ہلاکت میں اور نیکی کرو بیشک اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۠ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾
اور پورا کرو حج اور عمرہ اللہ کے واسطے پھر اگر تم روکے جاؤ تو جو میسر آئے قربانی سے اور نہ منڈواؤ اپنے سر جب تک نہ پہنچے قربانی اپنی جگہ پر پھر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہو تو بدلہ دے روزوں سے یا خیرات سے یا قربانی سے پھر جب تم امن میں ہو جائو تو جو کوئی فائدہ اٹھائے عمرہ سے حج تک تو جو میسر آئے قربانی سے پھر جس کو نہ ملے تو روزے رکھے تین حج میں اور سات جب لوٹو یہ پورے دس ہوئے یہ حکم اس کا ہے جس کے گھر والے مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان رکھو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾
حج کے مہینے معلوم ہیں سو جو کوئی ان میں حج کا قصد کرے تو نہ کرے عورت سے صحبت اور نہ بدکاری اور نہ لڑائی جھگڑا حج میں اور جو کچھ بھلائی کرو گے اللہ کو معلوم ہوگی اور توشہ لے لیا کرو سو بہتر توشہ پرہیزگاری ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقلمندو

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۠ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّاۗلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾
کچھ گناہ نہیں تم پر کہ تلاش کرو فضل اپنے رب کا پھر جب لوٹو عرفات سے تو یاد کرو اللہ کو مشعر حرام کے پاس اور یاد کرو اس کو جیسا بتایا تم کو اور تم تھے اس سے پہلے بھولے

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾
پھر لوٹو جہاں سے لوٹتے ہیں لوگ اور بخشش مانگو اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَاۗءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ۭ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾
پھر جب تم ادا کر چکو اپنی عبادتیں تو یاد کرو اللہ کو جیسا یاد کرتے ہو اپنے باپ دادوں کو بلکہ اس سے زیادہ یاد کرنا پھر کوئی لوگ ہیں کہ کہتے ہیں اے رب ہمارے ہمیں دے دنیا میں اور نہیں ہے آخرت میں اس کے لئے کچھ حصہ

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾
اور کوئی کہتے ہیں اے رب ہمارے ہمیں دے دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہم کو عذاب آگ کا

اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾
ان کو حصہ ملے گا اپنی کمائی سے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾
اور یاد کرو اللہ کو گنتی کے دنوں میں پھر جو کوئی جلدی کرے دو دن میں تو کچھ گناہ نہیں اس پر اور جو کوئی پیچھے رہے تو کچھ گناہ نہیں اس پر یہ اس کے لئے ہے جو ڈرتا رہا اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان رکھو کہ تم اسی کے پاس جمع کئے جاؤ گے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰي مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾
اور کوئی لوگ ہیں کہ اچھی لگتی ہے تجھ کو ان کی بات دنیا کی زندگی میں اور گواہ کرتا ہے اللہ کو اپنے دل کی بات پر اور وہ سخت جھگڑالو ہے

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾
اور جب پھرتا ہے تو دوڑتا ہے زمین میں کہ فساد کرے اس میں اور کھیتی اور مویشی کو برباد کرے اور اللہ نہیں چاہتا فساد کو

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ ۭ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾
اور جب کہا جاتا ہے اس کو ڈر اللہ سے تو پکڑتا ہے اس کو غرور گناہ کا سو اس کو بس ہے دوزخ اور بیشک وہ بچھونا ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾
اور کوئی لوگ ہیں کہ بیچ ڈالتے ہیں اپنی جان اللہ کی رضا کے لئے اور اللہ مہربان ہے بندوں پر

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾
اے ایمان والو داخل ہو اسلام میں پورے اور نہ چلو قدموں پر شیطان کے بیشک وہ تمہارا دشمن ہے کھلا

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾
پھر اگر تم پھسلے اس پیچھے کہ آ چکیں تم کو نشانیاں سیدھی تو جان رکھو کہ اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾
کیا انتظار کرتے ہیں مگر یہ کہ آئے ان کے پاس اللہ بادل کے سائبانوں میں اور فرشتے اور فیصلہ ہو چکا اور اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں سب کام

سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾
پوچھ بنی اسرائیل سے کتنی نشانیاں دیں ہم نے ان کو اور جو کوئی بدلے اللہ کی نعمت کو پیچھے اس کے کہ آ چکی اس کے پاس تو اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾
بھلی لگتی ہے منکروں کو دنیا کی زندگی اور ہنسی کرتے ہیں ایمان والوں سے اور جو ڈرتے رہے وہ اوپر ہوں گے ان سے قیامت کے دن اور اللہ روزی دیتا ہے جس کو چاہے بے حساب

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾
تھے لوگ ایک دین پر پھر بھیجے اللہ نے پیغمبر خوشی اور ڈر سنانے والے اور اتارا ساتھ ان کے کتاب سچی تاکہ حکم کرے لوگوں میں جس بات میں وہ جھگڑتے تھے اور نہیں جھگڑے اس میں مگر وہی جن کو دی تھی کتاب پیچھے اس کے کہ آ چکیں ان کے پاس نشانیاں سیدھی آپس کی ضد سے پھر راہ دی اللہ نے ایمان والوں کو اس بات کی راہ سے جس میں وہ جھگڑتے تھے اپنے حکم سے اور اللہ راہ دیتا ہے جس کو چاہے سیدھی راہ پر

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۭ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۗءُ وَالضَّرَّاۗءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾
کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ داخل ہو جاؤ گے جنت میں اور ابھی نہیں آئی تم پر حالت ان لوگوں کی جو گزرے تم سے پہلے پہنچی ان کو سختی اور تکلیف اور ہلا ڈالے گئے یہاں تک کہ کہنے لگے رسول اور ایمان والے جو اس کے ساتھ تھے کب آئے گی مدد اللہ کی سنو بیشک مدد اللہ کی نزدیک ہے

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۭ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾
پوچھتے ہیں تجھ سے کیا خرچ کریں کہہ دے جو کچھ خرچ کرو بھلائی سے سو حق ہے ماں باپ کا اور قرابت والوں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافر کا اور جو کچھ بھلائی کرو گے اللہ کو معلوم ہوگی

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـــًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـــًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾
فرض کی تم پر لڑائی اور وہ برا لگتا ہے تم کو اور شاید تم برا جانو ایک بات اور وہ بہتر ہو تمہارے حق میں اور شاید تم چاہو ایک بات اور وہ بری ہو تمہارے حق میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۭ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ۭ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۤ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۭ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۭ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾
پوچھتے ہیں تجھ سے مہینہ حرام کا لڑنا اس میں کہہ دے لڑنا اس میں بڑا ہے اور روکنا اللہ کی راہ سے اور اللہ سے منکر ہونا اور مسجد حرام سے روکنا اور نکالنا اس کے لوگوں کا وہاں سے اللہ کے نزدیک اور بڑا ہے فساد کرنا خون کرنے سے اور وہ لوگ ہمیشہ لڑتے رہیں گے تم سے یہاں تک کہ پھیر دیں تم کو تمہارے دین سے اگر قابو چلے اور جو کوئی تم میں پھر جائے اپنے دین سے پھر مرے وہ منکر ہو کر تو ایسوں کے اعمال اکارت گئے دنیا میں اور آخرت میں اور وہ لوگ دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾
بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور لڑے اللہ کی راہ میں وہ امید رکھتے ہیں اللہ کی رحمت کی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۙ قُلِ الْعَفْوَ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾
پوچھتے ہیں تجھ سے شراب اور جوئے کا حکم کہہ دے ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور کچھ فائدے ہیں لوگوں کے اور گناہ ان کا بڑا ہے فائدے سے ان کے اور پوچھتے ہیں تجھ سے کیا خرچ کریں کہہ دے جو زیادہ ہو اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تم سے حکم تاکہ تم سوچو

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ۭ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۭ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾
دنیا اور آخرت میں اور پوچھتے ہیں تجھ سے یتیموں کا حکم کہہ دے ان کا سنوارنا بہتر ہے اور اگر ملا لو ان کو اپنے ساتھ تو وہ بھائی تمہارے ہیں اور اللہ جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو مشکل میں ڈالتا بیشک اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾
اور نہ نکاح میں لاؤ عورتیں مشرک جب تک ایمان نہ لائیں اور البتہ لونڈی مسلمان بہتر ہے مشرک سے اگرچہ وہ تم کو اچھی لگے اور نہ نکاح میں دو مشرک مرد جب تک ایمان نہ لائیں اور البتہ غلام مسلمان بہتر ہے مشرک سے اگرچہ وہ تم کو اچھا لگے یہ لوگ بلاتے ہیں آگ کی طرف اور اللہ بلاتا ہے جنت اور بخشش کی طرف اپنے حکم سے اور کھول کھول کر بیان کرتا ہے اپنے حکم لوگوں کے واسطے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾
اور پوچھتے ہیں تجھ سے حیض کا حکم کہہ دے وہ ایک ناپاکی ہے سو الگ رہو عورتوں سے حیض میں اور نزدیک نہ جاؤ ان کے جب تک پاک نہ ہو جائیں پھر جب پاک ہو لیں تو جاؤ ان کے پاس جس طرح حکم دیا تم کو اللہ نے بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو

نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ
اور جب تجھ سے پوچھیں بندے میرے تجھ کو میں ہوں نزدیک میں سنتا ہوں
الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي
دعا مانگنے والے کی جب وہ مانگے مجھ سے پس چاہیے کہ حکم مانیں میرا اور یقین لائیں مجھ پر
لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ
تاکہ وہ راہ پائیں ﴿۱۸۶﴾ حلال ہوا تم کو روز کی رات میں
الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ
بے حجابانہ ملنا اپنی عورتوں سے وہ پوشاک ہیں تمہاری اور تم
لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ
پوشاک ہو ان کی معلوم کیا اللہ نے کہ تم حیانہ کرتے تھے اپنی جانوں سے
فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَ
سو متوجہ ہوا تم پر اور درگزری تم سے پھر تم ابی عورتوں سے اور
ابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ
طلب کرو جو لکھ دیا اللہ نے تمہارے لئے اور کھاؤ اور پیو جب تک ظاہر ہو
لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ
تم کو دھاری سفید صبح کی جدا دھاری سیاہ سے پھر کرو
ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَ
پھر پورا کرو روزہ کو رات تک اور نہ ملو
أَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا
تم اعتکاف کرو مسجدوں میں یہ حدیں ہیں اللہ کی پس
تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

منزل

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۔ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۔ ان کا جواب تو وہ ہے ہی اندر تو وہ بھی کر تجویز سوال کرنے والوں کے ہیں کہ خصلت ہے تو تم سوداگری کی میں کہ اندر وہ کام ﴿۱۸۶﴾ شہر بتلائے اور تیل کا اس کی صفت اور قصہ شہد کا اس کی طبیب اور شہد رمضان کی صفت پوری سحر معلوم ہے اور اس وجہ سے وہ مخلص میں شریعت کے ۔ اس کی پہرہ کا اور خون یعنی ہے ۔ شہر رمضان مبتدا خبر الموصل جملہ اور الذی شہد و الفاء لتضمن معنی الشرط لکونت موصولہ موصول اور وجہ ﴿۱۸۵﴾ رہا ماہ رمضان کی فضیلت بیان فرمائی ہے کہ جس مہینے کے روزوں کا حکم دیا جاتا ہے ۔ اور بہت سی فضیلت والا مہینہ ہے ۔ اس میں قرآن بھیجا گیا ۔ رمضان میں قرآن بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ رمضان میں کے لوگوں کا بھیجا ہوگا کیونکہ پورا قرآن تو تم تیئیس سال میں نازل ہوا تھا ۔ اور ابتدی فیہ القرآن وکان ذلک لیلۃ القدر اور وجہ ﴿۱۸۵﴾ ھدی للناس بینات دونوں القرآن سے حال ہیں یعنی قرآن تم کو ہدایت دینا ہوا اپنی نشانیوں کے ساتھ ہدایت کہتے ہیں ایک بات کو دلائل کے ساتھ واضح کر دینا اور یہاں سے دلائل احکام کے مراد ہیں ۔ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ۔ جو کوئی حاضر ہو تم میں اس مہینہ کے تو روزہ رکھے اس مہینہ کا ۔ یہ بیان ہے اوپر کے حکم کا کہ جو کوئی حاضر ہو اس مہینہ کے تو روزہ رکھے اس مہینہ کا ۔ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۔ اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں تو گنتی پوری کرے دنوں کی پیچھے ۔ یہ بیان ہے اوپر کے حکم کا کہ

[illegible]

اختلافی مسائل حنفیہ کی دلیل یہ ہے کہ حدیث میں جو حکم ہے وہ ابتداء اسلام کے ساتھ خاص تھا، اب اس کا حکم منسوخ ہو گیا ہے۔ اس کے برعکس شوافع کا مسلک یہ ہے کہ یہ حکم منسوخ نہیں ہوا، بلکہ اب بھی باقی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ حدیث میں جو حکم ہے وہ ابتداء اسلام کے ساتھ خاص تھا، اب اس کا حکم منسوخ ہو گیا ہے۔ اس کے برعکس شوافع کا مسلک یہ ہے کہ یہ حکم منسوخ نہیں ہوا، بلکہ اب بھی باقی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ

يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ

تاکہ تم بچو ﴿۱۸۹﴾ اور نہ کھاؤ اپنے مال آپس میں ناحق

تُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ

ان کو پہنچا کر حاکموں تک تاکہ کھا جاؤ کوئی حصہ لوگوں کے مال میں

النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ

سے گناہ کے اور تم کو معلوم ہے ﴿۱۸۹﴾ پوچھتے ہیں تجھ سے

الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَلَيْسَ

نئے چاند کو تو کہہ دے وہ مقرر ہیں لوگوں کے واسطے اور حج کے اور

الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ

یہ نیکی نہیں کہ گھروں میں آؤ

الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا

نیکی پر ہیں کہ کوئی ڈرے اللہ سے اور گھروں میں آؤ دروازوں سے اور ڈرتے رہو

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ

اللہ سے تاکہ تم مراد پاؤ ﴿۱۸۹﴾ اور لڑو اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے

يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾

جو لڑتے ہیں تم سے اور کسی پر زیادتی نہ کرو بیشک اللہ تعالیٰ نہیں دوست رکھتا زیادتی کرنے والوں کو ﴿۱۹۰﴾

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ

اور مارو ان کو جہاں

حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا

جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا اور دین سے بہکانا قتل کرنے سے زیادہ سخت ہے اور

تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ

لڑو ان سے مسجد حرام کے پاس جب تک کہ وہ نہ لڑیں تم سے اس جگہ

ع ۳

مؤضح قرآن ف جب بندہ اللہ کی اطاعت سے اطمینان کر کے سو رہے تو اس کی روح کو اختیار ہے جہاں چاہے لے جائے اور جب تک چاہے رکھے۔ ف لوگوں نے عادت سے یہ سوال کیا کہ چاند ایک بار نکلتا ہے پھر کیوں نہیں دکھائی دیتا کہ اس پر حساب رکھیں۔ بتایا کہ اللہ نے چاند کو اس لیے بنایا ہے کہ اس پر حساب رکھیں۔ ف یہ بھی عادت تھی کہ سفر سے آتے تو گھر کے دروازے سے نہ آتے تھے پیچھے سے دیوار پھاند کر آتے تھے۔ ف یہ آیت اس وقت اتری جب مکہ میں مسلمانوں کی بڑی جمعیت ہو گئی تھی اور کافروں کو ستاتے تھے۔ ف یہ حکم اس وقت کا ہے جب کافر لڑنے کو آئیں۔ ف یہ حکم اس وقت کا ہے جب کافر لڑنے کو آئیں۔ ف یہ حکم اس وقت کا ہے جب کافر لڑنے کو آئیں۔

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَ

اور خرچ کرو اللہ کی راہ میں اور نہ ڈالو اپنے ہاتھ ہلاکت میں اور

اَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

نیکی کرو بیشک اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو ﴿۱۹۵﴾ اور پورا کرو حج اور عمرہ

لِلّٰهِ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوْا

اللہ کے واسطے پھر اگر روکے جاؤ تو جو میسر ہو قربانی سے اور نہ منڈواؤ

رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا

اپنے سر جب تک پہنچ جائے قربانی اپنی جگہ پھر جو کوئی تم میں بیمار ہو

اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ

یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہو تو بدلہ دے روزوں سے یا خیرات سے یا قربانی سے

فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ

پھر جب تم کو امن ہو جائے تو جو کوئی فائدہ اٹھائے عمرہ سے حج تک پھر جو میسر ہو

الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ

قربانی سے پھر جو نہ پائے تو روزے ہیں تین دن حج میں اور سات

اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ

جب لوٹو یہ پورے دس ہوئے یہ حکم اس کا ہے جس کے گھر کے لوگ

حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

مسجد حرام کے پاس نہ ہوں اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان رکھو کہ اللہ

الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ

سخت سزا دینے والا ہے ﴿۱۹۶﴾ حج کے مہینے معلوم ہیں پھر جو کوئی ان میں حج

ع ۴

ف اور آخر میں بھی اللہ اور اس کی محبت اور حکم اور ثواب کا ذکر ہے جب کہ دل بھی ہر طرح سے اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے۔ ف یہ حکم اس وقت کا ہے جب کافر لڑنے کو آئیں۔ ف یہ حکم اس وقت کا ہے جب کافر لڑنے کو آئیں۔ ف یہ حکم اس وقت کا ہے جب کافر لڑنے کو آئیں۔

فتح الرحمٰن ف۱ مراد حج کعبہ کا حج اور تکمیل یہ ہے کہ وقت کے سوال کرنے اور اس کے پورا کرنے میں کوشش اور فرقہ وار نہ ہو اور ہر سال حج کرے اور یہ حکم اس وقت کا ہے جب کافر لڑنے کو آئیں۔ ف۲ یہ حکم اس وقت کا ہے جب کافر لڑنے کو آئیں۔ ف۳ یعنی وہ مقابلہ اور قتل جائز است۔

فَإِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۭ كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾
پھر اگر وہ تم سے لڑیں تو تم انہیں قتل کرو ایسی سزا ہے کافروں کی

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ
پھر اگر وہ باز آئیں تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور تم ان سے

حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ
یہاں تک کہ باقی نہ رہے کوئی فساد اور ہو جائے دین اللہ کا پھر

انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّهْرُ
اگر وہ باز آئیں تو کسی پر زیادتی نہیں مگر ظالموں پر ۱۹۳ مہینہ

الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۭ فَمَنِ
حرام کا بدلہ ہے مہینہ حرام اور حرمتوں میں بدلہ ہے پھر جو

اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى
تم پر زیادتی کرے تو تم اس پر زیادتی کرو جیسی اس نے تم پر زیادتی کی

عَلَيْكُمْ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾
اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان لو کہ اللہ ساتھ ہے ڈر والوں کے ۱۹۴

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى
اور خرچ کرو اللہ کی راہ میں اپنے اور نہ ڈالو اپنی جان کو

التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾
ہلاکت میں اور نیکی کرو بیشک اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو ۱۹۵

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا
اور پورا کرو حج اور عمرہ اللہ کے لئے پھر اگر تم روکے جاؤ تو جو

اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ
میسر ہو قربانی سے بھیجو اور حجامت نہ کراؤ اپنے سروں کی جب تک پہنچ جائے

الكتاب فی قبول الجزية قاله ابن عباس (بحر ص ۵۰۵) یعنی لا یکون شرک بالله بعد الیوم واحد (ابن کثیر ص ۱۵۰) ۱۹۳ اگر وہ کفر و شرک سے، انہیں اور تم سے لڑائی بند کریں اور دین اسلام اور توحید کو قبول کریں تو جو ان کی تم کی زیادتی ان پر جائے۔ البتہ ان میں سے جو ظلم میں حد سے بڑھ جائے کفر و شرک کرنے والوں اور تم سے برسرِ پیکار ہو جائے ان سے بیشک آپ اور انہیں قتل کرو۔ فان انتهوا عن الکفر ودخلوا فی الاسلام فلا عدوان الا علی الظالمین الذین ظلموا انفسهم بالاصرار علی الکفر والقتال (ابن کثیر ص ۱۵۰) ۱۹۴ سال کے بدلہ میں ہے جو تم سے چار مہینے لڑنے والے کفار مکہ نے حرم میں کیا تھا۔ جب وہ یا بقیدہ اور ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے مہینے کہلاتے تھے اور ان میں جنگ و قتال ناجائز سمجھی جاتی تھی۔ واقعہ یہ گزرا تھا کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کی قضا کے لئے تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھ بقدر دو ہزار کے مسلمان تھے اور کفار مکہ نے حرم میں آپ کو عمرہ کرنے سے روکا تھا اور اس میں دو طرف سے مسلمانوں پر تیر اندازی اور سنگباری کی گئی۔ اس حرمت والے مہینہ میں جنگ کی ابتدا کی اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور آئندہ کے لئے یہ حکم دیا گیا کہ مسلمان بھی ان مہینوں میں جنگ کرنے سے باز رہیں جب تک کہ دوسرے لوگ ان میں جنگ کی ابتدا نہ کریں۔ ۱۹۵ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور بخل کرنے کی ممانعت کی ہے۔ ۱۹۶ حج اور عمرہ کے احرام باندھنے کے بعد ان کے ارکان کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ بتایا ہے کہ اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے۔

مضمونِ قرآن ف یعنی کوئی جہاد یا قتال میں مشغول ہونا اس سے مانع نہ ہو۔ ف یعنی اس کو

الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى
(اگر) نہ پہنچے قربانی اپنی جگہ پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اس کو تکلیف ہو
مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ
سر کی (اور سر منڈا لے) تو بدلہ دے روزوں سے یا خیرات سے یا قربانی سے
فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۪ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا
پھر جب تم کو امن ہو جائے تو جو کوئی فائدہ اٹھائے عمرہ کا ساتھ حج کے تو جو
اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ
میسر ہو قربانی سے پھر جو نہ پائے تو روزے ہیں
اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۚ تِلْكَ عَشَرَةٌ
تین دن حج کے دنوں میں اور سات جب لوٹو گھر کو یہ پورے
كَامِلَةٌ ۚ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ
دس ہوئے یہ حکم اس کے لیے ہے جس کے گھر والے نہ رہتے ہوں قریب مسجد
الْحَرَامِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
حرام کے اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان لو کہ اللہ سخت
الْعِقَابِ ۝ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ
عذاب دینے والا ہے حج کے مہینے ہیں معلوم جس نے لازم کر لیا
فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۭ
ان میں حج تو نہ چاہیے جماع اور نہ بات بری کرنا اور نہ جھگڑا حج کے
وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ
اور جو کچھ تم کرو گے بھلائی اللہ اس کو جانتا ہے اور زاد راہ لے لیا کرو بیشک
خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۝
بہتر زاد راہ پرہیزگاری ہے اور ڈرتے رہو مجھ سے اے عقلمندو

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۚ
نہیں گناہ تم پر کہ تلاش کرو فضل اپنے رب کا ۔ ع

فَإِذَا أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِندَ الْمَشْعَرِ
پھر جب لوٹے تم عرفات سے تو یاد کرو اللہ کو نزدیک مشعر

الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِن كُنتُم
الحرام کے اور اس کو یاد کرو جس طرح بتایا تم کو اور بے شک تم

مِّن قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ ﴿١٩٨﴾ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ
اس سے پہلے البتہ ناواقف تھے ﴿۱۹۸﴾ پھر لوٹو تم جہاں سے

حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ
لوٹے سب لوگ اور بخشش مانگو اللہ سے بیشک اللہ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٩٩﴾ فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ
بخشنے والا ہے مہربان ہے ﴿۱۹۹﴾ پھر جب پورے کر چکو تم عبادتوں کے اپنی کام کو

فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ۗ فَمِنَ
تو یاد کرو اللہ کو جیسے یاد کرتے تھے اپنے باپ دادوں کو بلکہ سخت تر یاد کرنا

النَّاسِ مَن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ
آدمی تو کہتا ہے اے رب ہمارے ہم کو دنیا میں اور اس کے

فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿٢٠٠﴾ وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ
آخرت میں کچھ حصہ نہیں ﴿۲۰۰﴾ اور کوئی ان میں کہتا ہے

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً
اے رب ہمارے دے ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾ أُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا
اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے ﴿۲۰۱﴾ ان لوگوں کے لئے حصہ ہے اس

مزدلفہ

مشعر الحرام

منیٰ

جمرۂ عقبہ

جمرۂ وسطیٰ

جمرۂ اولیٰ

مسجد خیف

مسجد نمرہ

عرفات

جبل رحمت

مسجد ابراہیم

مسجد نمرہ

مکہ

مسجد الحرام

مسجد ابراہیم

مسجد نمرہ

مسجد خیف

مسجد نمرہ

جبل رحمت

عرفات

مسجد نمرہ

كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۲۰۲ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ
کمائی سے اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے اور یاد کرو اللہ کو
فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ
گنتی کے چند دنوں میں پھر جو کوئی جلدی چلا دو دن میں
فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ
تو اس پر گناہ نہیں اور جو کوئی رہا پیچھے تو اس پر بھی گناہ نہیں
لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ
جو کوئی ڈرتا رہے اللہ سے اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان لو تم سب کو اسی کے پاس
تُحْشَرُوْنَ ۲۰۳ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ
جمع ہو کر جائیں گے اور بعضا آدمی وہ ہے کہ تجھ کو اس کی بات
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰي مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ
دنیا کی زندگانی کے کاموں میں اور گواہ کرتا ہے اللہ کو اپنے دل کی بات پر
وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۲۰۴ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ
اور وہ سخت جھگڑالو ہے اور جب پھیر جاتا ہے اس سے تو دوڑتا پھرتا ہے ملک میں
لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ
تاکہ مفسدہ کرے اس میں اور تباہ کرے کھیتیاں اور جانیں اور اللہ
لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۲۰۵ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ
نافرمان کو ہے فساد کو اور جب اس سے کہا جائے کہ ڈر اللہ سے تو پکڑتا ہے اس کو
الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۲۰۶
غرور گناہ پر سو اس کو کافی ہے جہنم اور بیشک وہ بچھونا ہے
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ
اور لوگوں میں ایک شخص وہ ہے کہ بیچ ڈالتا ہے اپنی جان کو اللہ کی رضا جوئی میں

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کانوا یقولون اذا وقفوا بالمشعر اللھم ارقنا اللبن وبقر وغنمہ و جبلا واعادا و ما کانوا یطلبون التوبۃ والمغفرۃ (کبیر ص ۲۰۲ ج ۲) کانوا یسئلون الابل والغنم والظفر بالعدو ولا یطلبون الآخرۃ (قرطبی ص ۳۰۳ ج ۲) تو ایسے لوگوں کے متعلق ارشاد ہوا کہ یہی حق تعالیٰ سے دنیوی مقاصد کے لئے دعا کرتے ہیں اور دوسری طرف وہ آخرت میں کامیابی اور جہنم کے عذاب سے بچنے کی دعا کرتے ہیں۔ اور حسنہ سے دونوں جگہ دنیا و آخرت کی تمام تعمیریں مراد ہیں۔ والذی علیہ اکثر اھل العلم ان المراد بالحسنتین تعم الدنیا والآخرۃ وھذا ھو الصحیح (قرطبی ص ۳۰۲ ج ۲) یہ گروہ مومنین کا ہے جن کے قلوب اللہ سے دنیا اور آخرت دونوں جہانوں کی تمام نعمتیں مانگتے ہیں۔ ان کا مطمح نظر صرف دنیا ہی نہیں ہوتی اور یہی مومن کی شان ہونی چاہیئے بلکہ مومن کا اصل مقصد تو آخرت ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اسے دنیوی منافع حاصل کرنے کی بھی اجازت ہے لہٰذا یہ دعا طلب آخرت کی راہ میں حائل نہ ہو جاوے۔ اولئک لھم نصیب مما کسبوا یہ دوسری قسم کے حاجیوں کی جزا ہے یعنی انہیں ان کی نیکی اور دعا کی جزا آخرت میں ملے گی۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اولئک کا اشارہ دونوں فریقوں کی طرف ہو کہ ہر فریق میں سے ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق جزا ملے گی (ابن کثیر ص ۱۰۱ ج ۱) والجملۃ تعلیل لما قبلھا (روح ص ۱۰۱ ج ۲) واللہ سریع الحساب دونوں گروہوں کی کثرت کے باوجود تھوڑے وقت میں سب کا حساب لے لیگا۔ مطلب یہ ہے کہ وہ جلدی ہی حساب لینے والا ہے جو تھوڑا قیامت قریب ہے اس لئے تم کو چاہیئے کہ اللہ کی طرف توجہ کرو۔ **فائدہ** ۱ معدودات سے ایام تشریق یعنی ۱۱ ۱۲ ۱۳ ذوالحجہ مراد ہیں۔ ۲ والی کی اجازت سے کوچ کرنا جائز ہے۔ ۳ حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

موضح قرآن دن ہیں۔ یعنی ۱۱ ۱۲ ۱۳ کو کنکر مارنے کا وقت دستور رقا ہے تاکہ سب حاجی کنکر مار لیں ان کو اختیار ہے کہ ۱۲ کو کوچ کر کے اور ۱۳ کو نہ مارے یا ۱۳ کو بھی مارے اور ۱۴ کو کوچ کرے۔ ۱۲ کو کوچ کرنے والے پر ۱۳ کو کنکر مارنا واجب نہیں۔ ۱۳ کو کوچ کرنے والے پر ۱۴ کو کنکر مارنا واجب نہیں۔ ۱۲ کو کوچ کرنے والے پر ۱۳

وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا
اور اللہ مہربان ہے بندوں پر ۔ اے ایمان والو داخل ہو جاؤ
فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ
اسلام میں پورے پورے اور نہ چلو قدموں پر شیطان کے
اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے پھر اگر پھسلے تم بعد اس کے
مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
کہ آ چکیں تمہارے پاس روشن دلیلیں تو جان رکھو اللہ زبردست ہے
حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ
حکمت والا ۔ کیا وہ اسی کی راہ دیکھتے ہیں کہ آوے ان پاس اللہ
فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ
بادلوں کے سائبانوں میں اور فرشتے اور ہو چکا کام
وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ
اور اللہ ہی طرف پھرتے ہیں سب کام ۔ پوچھ بنی اسرائیل سے
كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ
کتنی نشانیاں ہم نے دیں ان کو روشن اور جو کوئی بدلے نعمت
اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾
اللہ کی بعد اس کے کہ آ چکی اس کے پاس تو اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے
زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ
آراستہ کی گئی ہے کافروں کے لئے دنیا کی زندگی اور وہ ہنسی کرتے ہیں
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ
ایمان والوں سے اور جو پرہیزگار ہیں وہ ان سے اوپر ہوں گے قیامت کے دن

صاف دلیلیں

ترجمہ ۔ اور اللہ مہربان ہے بندوں پر ۔ اے ایمان والو داخل ہو جاؤ اسلام میں پورے پورے اور نہ چلو قدموں پر شیطان کے بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے پھر اگر پھسلے تم بعد اس کے کہ آ چکیں تمہارے پاس روشن دلیلیں تو جان رکھو اللہ زبردست ہے حکمت والا ۔ کیا وہ اسی کی راہ دیکھتے ہیں کہ آوے ان پاس اللہ بادلوں کے سائبانوں میں اور فرشتے اور ہو چکا کام اور اللہ ہی طرف پھرتے ہیں سب کام ۔ پوچھ بنی اسرائیل سے کتنی نشانیاں ہم نے دیں ان کو روشن اور جو کوئی بدلے نعمت اللہ کی بعد اس کے کہ آ چکی اس کے پاس تو اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے آراستہ کی گئی ہے کافروں کے لئے دنیا کی زندگی اور وہ ہنسی کرتے ہیں ایمان والوں سے اور جو پرہیزگار ہیں وہ ان سے اوپر ہوں گے قیامت کے دن

فرمایا ان لوگوں کے لئے دنیا میں دنیا کی زندگی اور ظاہری شان و شوکت کو بہت مزین کیا گیا ہے یعنی ان کے مقابلہ میں دنیوی دولت و اقتدار، زر و مال کی فراوانی اور عیش و عشرت کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور ان لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں جو ان چیزوں کی طرف توجہ نہیں دیتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور آخرت کی کامیابی کو اپنا مقصد بنا لیتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ جو لوگ دنیا کی خوبیوں کی تمنا نہیں کرتے وہ بڑے ہی بدنصیب ہیں۔ ان کی یہ سوچ غلط ہے۔ دنیا کی زندگی کی یہ چمک دمک عارضی ہے۔ اس کا انجام بالآخر تباہی و بربادی ہے۔ اس کے برعکس جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں اور اس کی نافرمانی سے بچتے ہیں وہ ان لوگوں سے بہت اونچے مقام پر ہوں گے جو دنیا کی زندگی کو سب کچھ سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں ان کی بڑی قدر و منزلت ہوگی۔ ان کے لئے جنت کے بلند درجات ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔ اس کے ہاں کسی چیز کی کمی نہیں۔ وہ ہر ایک کی ضرورت کو پورا کرنے والا ہے۔ اس کے ہاں کسی

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ كَانَ النَّاسُ

اور اللہ روزی دیتا ہے جس کو چاہے بے شمار گنتی سے سب لوگ

اُمَّةً وَّاحِدَةً ۟ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ

ایک دین کے تھے پھر بھیجے اللہ نے پیغمبر خوشی دینے والے اور

مُنْذِرِيْنَ ۪ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ

ڈر سنانے والے اور اتاری ان کے ساتھ کتاب سچی تاکہ حکم کرے

بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ

لوگوں میں جس بات میں جھگڑنے لگیں اور نہیں جھگڑے اس میں

اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ

مگر جن کو دی تھی کتاب یہ بعد اس کے کہ پہنچ چکیں ان کو روشن حکم

بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا

آپس کی ضد سے پھر راہ بتائی اللہ نے ایمان والوں کو اس بات کی جس میں

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ

جھگڑ رہے تھے اپنے حکم سے اور اللہ راہ دیتا ہے جس کو

يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ

چاہے سیدھا رستہ ۔ کیا تم کو خیال ہے کہ

تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا

بہشت میں چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی نہیں تم کو حالت ان لوگوں جیسی جو ہو چکے

مِنْ قَبْلِكُمْ ۭ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۗءُ وَالضَّرَّاۗءُ وَزُلْزِلُوْا

تم سے پہلے پہنچی ان کو سختی اور تکلیف اور جھنجھوڑے گئے

حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى

یہاں تک کہ کہنے لگے رسول اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے کب تک

مثل ۱

یہ دولت تو بندہ ہے اور محض دنیا کی نعمت اور روٹی ہے آخرت میں تو صرف ہی ایمان اور تقوی کام آئے گا۔

بیان وحدت ملت دین اور عقیدے کی وحدت مراد ہے۔ یعنی مشرکوں میں لوگ ایک ہی دین پر تھے۔ اور سارے کے سارے دین اسلام کے پابند اور توحید پرست تھے۔ متفقین علی التوحید معتقدین الامور المعلومۃ من الدین بالضرورۃ

متفقین علی التوحید معتقدین الامور المعلومۃ من الدین بالضرورۃ

(روح ص ۵) اس سے معلوم ہوا کہ آغاز فطرت میں انسان توحید پرست تھا۔ اور شرک کی بیماری بعد میں پھیلی ہے۔ پہلی کتابوں میں بھی صرف توحید موجود تھا۔ بعض پیشوا لوگ نے عجیب عجیب بناوٹ توحید کی مخالفت کی۔ ہر پچھلے لوگ پچھلوں کی خرابیوں کو چھانٹ کر مسئلہ توحید کے بارے میں طبیعت میں نکالتے۔ لیکن ان کا ہاتھ نہ لگتا تھا کہ جہاں کتاب اللہ کا حکم ہوا گیا میں قبول نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں کے خوف جہاد کو فتنہ پر قبل پر ترتب ہے۔ لیکن اس میں ابتلاء اشکال ہے کیونکہ جب سب لوگ دین توحید پر متفق تھے تو ہم پیغمبر بھیجنے کی کیا ضرورت تھی قرآن کا حاصل یہ ہے کہ اس سے پہلے کہ اختلاف ہو اور طلب یہ ہے کہ شر پیدا ہو سب لوگ توحید پر متفق تھے لیکن بعد میں ان کے درمیان ان باتوں میں اختلاف ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے پیغمبر بھیجے تا کہ وہ ان اختلافوں کو جڑ سے اکھاڑ دیں اور ماننے والوں کو جنت کی خوشخبری دیں اور نہ ماننے والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیں۔ اور اس عذف پر آیت کا آخر حصہ شاہد ہے کیونکہ آگے ارشاد ہو رہا ہے کہ کیا تم سمجھے ہو جنہوں نے کہا تھا ہمیں دین ما نگ دو اللہ کی نازل کی ہوئی ہدایت کی روشنی میں لوگوں کے باہمی اختلاف فی التوحید کا فیصلہ کریں۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کی آمد سے پہلے ان میں توحید کے بارے میں اختلاف پیدا ہو چکا تھا جسے مٹانے کے لئے انبیاء بھیجے گئے۔ غرض اس مضمون کی ایک دوسری آیت میں فَاخْتَلَفُوْا کی

عبارت اوپر موجود ہے جیسا کہ سورۂ یونس ع ۳ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ۔ اور چونکہ قرآن کے بعض حصے بعض حصوں کی تفسیر ہوتے ہیں اس لئے ہم نے کہا ہیں اور ان متعدد جملے اس واسطے نہیں کہ فرشتے تو جدا جدا رسول اللہ کے یہاں سے حکم لے کر ایک ہی زمانہ کے نبی اور رسول کے پاس آتے تھے اس لئے یہ کہنا بھی صحیح نہیں کہ ہر پیغمبر کے ساتھ ایک ہی کتاب ہوتی تھی۔ سب نبی اور سب رسول ایک ہی کتاب کی ہدایت کی طرف لوگوں کو بلاتے تھے اور ایک ہی کتاب کے تابع تھے تو اس لحاظ سے بھی یہ کہنا صحیح نہیں کہ ہر رسول کے ساتھ ایک کتاب تھی۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک شخص کے پاس بہت سے مکان ہیں اور ہر مکان کے لئے الگ الگ نقشہ ہے لیکن ان سب نقشوں کا ماخذ ایک ہی ہے اور وہ شخص کا ذہن ہے۔ اسی طرح ہر رسول کے ساتھ ایک کتاب تھی۔ لیکن ان سب کتابوں کا ماخذ ایک ہی ہے اور وہ اللہ کا علم ہے۔ اس لحاظ سے سب کتابیں ایک ہی کتاب ہیں۔ اور سب رسول ایک ہی رسول ہیں۔ اور سب کا دین ایک ہی دین ہے۔ اور سب کا عقیدہ ایک ہی عقیدہ ہے۔ اور سب کا مقصد ایک ہی مقصد ہے۔ اور سب کا طریقہ ایک ہی طریقہ ہے۔ اور سب کے پروگرام ایک ہی پروگرام ہے۔

فتح الرحمٰن قولہ یعنی پہلے لوگ اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی توحید پر متفق تھے اور اختلاف ان میں بعد کو پیدا ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ توحید کا عقیدہ فطرت انسانی میں ودیعت ہے اور شرک کی بیماری بعد کو پیدا ہوئی۔ اسی لئے قرآن کریم نے توحید کو دین القیم اور شرک کو دین القیم کہا ہے۔

نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا
اللہ کی مدد سنو اللہ کی مدد قریب ہے تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز
يُنْفِقُوْنَ ۙ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ
خرچ کریں تجھ سے کہہ جو کچھ تم خرچ کرو مال سو ماں باپ کے
وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ وَ
اور قرابت والوں کے اور یتیموں کے اور محتاجوں کے اور
مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾ كُتِبَ
جو کچھ کرو گے نیکی سو بیشک اللہ کو اس کا علم ہے ۔ فرض ہوا
عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا
تم پر لڑنا اور وہ برا لگتا ہے تم کو اور عجب کہ برا جانو
شَيْـــًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـــًٔا وَّ
ایک چیز اور وہ بہتر ہو تمہارے حق میں اور شاید تم دل سے
هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾
بری جانو تمہارے حق میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے
يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۭ قُلْ
تجھ سے پوچھتے ہیں مہینہ حرمت والے میں لڑنا اس میں کہہ
قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ۭ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ
لڑنا اس میں بڑا گناہ ہے اور روکنا اللہ کی راہ سے اور اس کو نہ ماننا
بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۡ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ
اور مسجد حرام سے روکنا اور نکال دینا اس کے لوگوں کو وہاں سے
اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۭ
اس سے بھی بڑا گناہ ہے نزدیک اللہ کے اور فتنہ کرنا لوگوں کو دین سے بھی بڑا کام ہے قتل سے

ع ۱۴ منزل ۱

اَلْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۔ فتنہ سے مراد شرک ہے ۔ والفتنة اشق من القتل طبرانی ۔ یعنی فتنہ کے مرتکب شہر حرام میں بھی گناہ قتل کی نسبت زیادہ سنگین ہیں ۔ صحیح البخاری ۔ یہ آیت جس جہاد کے بارے میں نازل ہوئی اس کا ذکر ہے ۔ ۱۲ منہ ۔ یعنی مشرکین مکہ

وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ
اور ہمیشہ لڑتے رہیں گے تم سے یہاں تک کہ پھیر دیں تم کو تمہارے دین سے

إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ
اگر ان کا بس چلے اور جو کوئی تم میں پھر جائے اپنے دین سے

فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ
پھر مرے اور وہ کافر ہو تو ایسوں کے عمل اکارت گئے

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ
دنیا میں اور آخرت میں اور وہی لوگ دوزخ والے ہیں

هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ
وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے

هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۙ أُولٰئِكَ
ہجرت کی اور لڑے اللہ کی راہ میں

يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝
وہ امید رکھتے ہیں اللہ کی رحمت کی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا
پوچھتے ہیں تجھ سے شراب اور جوئے کا حکم کہہ دے ان دونوں میں

إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۖ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ
بڑا گناہ ہے اور کچھ فائدے ہیں لوگوں کے اور ان کا گناہ بہت بڑا ہے

نَفْعِهِمَا ۗ وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۖ قُلِ
ان کے فائدے سے اور پوچھتے ہیں تجھ سے کیا خرچ کریں کہہ دے

الْعَفْوَ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ
جو ضرورت سے زیادہ ہو یوں کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تم سے احکام تاکہ تم

صفحہ ۱۷۱

ف۱۰۱ یہ مخاطب کے لحاظ سے تفریق ہے ورنہ اصل میں ہر کافر کا یہی حال ہے ف۱۰۲ یعنی اسلام سے پھر کر کفر پر مرے ف۱۰۳ یعنی اسلام سے پھر کر کفر پر مرنا ایسا ہے جیسا کہ کافر کا کفر پر مرنا کہ دونوں کے اعمال اکارت ہیں ف۱۰۴ یعنی ہمیشہ جہنم میں رہیں گے ف۱۰۵ یعنی اگرچہ ان کے اعمال اکارت ہیں مگر ان کے ساتھ ایسا معاملہ نہ ہوگا جیسا کافر کے ساتھ ہوگا کہ اس کے اعمال اکارت ہونے کے بعد اس کو کوئی ثواب نہ ملے گا بلکہ ان کے اعمال اکارت ہونے کے بعد بھی ان کو ثواب ملے گا ف۱۰۶ یعنی ان کے اعمال اکارت نہ ہوں گے ف۱۰۷ یعنی ان کے اعمال اکارت ہونے کے بعد بھی ان کو ثواب ملے گا ف۱۰۸ یعنی ان کے اعمال اکارت نہ ہوں گے ف۱۰۹ یعنی ان کے اعمال اکارت ہونے کے بعد بھی ان کو ثواب ملے گا ف۱۱۰ یعنی ان کے اعمال اکارت نہ ہوں گے ف۱۱۱ یعنی ان کے اعمال اکارت ہونے کے بعد بھی ان کو ثواب ملے گا

تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَيَسْـَٔـلُوْنَكَ
فکر کرو ﴿۲۱۹﴾ دنیا اور آخرت کی باتوں میں اور تجھ سے پوچھتے ہیں
عَنِ الْيَتٰمٰى ۭ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۭ وَاِنْ
یتیموں کا حکم کہہ جس سے ان کا کام ہو بہتر ہے اور اگر
تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ
ان کا مال ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اللہ جانتا ہے خرابی کرنے
مِنَ الْمُصْلِحِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
اور سنوارنے والے کو اگر اللہ چاہتا تو تم کو تنگ ڈالتا بیشک اللہ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى
زبردست ہے تدبیر والا ﴿۲۲۰﴾ اور نکاح مت کرو مشرک عورتوں سے جب تک
يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ
ایمان نہ لائیں اور البتہ لونڈی مسلمان بہتر ہے مشرک بی بی سے
وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى
اگرچہ وہ تم کو اچھی لگے اور نکاح نہ کرو مشرکوں سے جب تک
يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ
وہ ایمان نہ لائیں اور البتہ غلام مسلمان بہتر ہے مشرک بی سے اگرچہ وہ
اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَاللّٰهُ
تم کو اچھا لگے ﴿۲۲۱﴾ وہ بلاتے ہیں دوزخ کی طرف اللہ
يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ
بلاتا ہے بہشت کی اور بخشش کی طرف اپنے حکم سے اور بتلاتا ہے
اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ وَيَسْـَٔـلُوْنَكَ
اپنے حکم لوگوں کو تاکہ وہ نصیحت قبول کریں ﴿۲۲۱﴾ اور تجھ سے پوچھتے ہیں

ع ۲۷ ۱۱

منزل ۱

ربط - دوست دشمن ہیندوں میں قتال کی دو جہتیں تھیں۔ ایک جہت سے ناجائز اور ایک جہت سے جائز۔ اگر ہیندوں کی عزت اور نفوس کی حرمت کو دیکھا جاوے تو ان کی تالیف کے لئے ان ہیندوؤں میں کرتے تھے اس کی وجہ کل مقام کے مثیل بنظر ان ہیندوں میں قتال نا جائز ہے۔ حرمت نفوس واشہر حرم کے مقابلہ میں چونکہ توحید زیادہ اہم ہے۔ لہذا مشرکوں کے استیصال کے لئے ان ہیندوؤں سے قتال کرو گے اس مناسبت سے باہمی اور ذمی ہیندوؤں سے مسائل بیان فرمائے ہیں۔ اور ہر مسئلہ کا تعلق وضع شرک سے ہے چنانچہ اس کا خلاصہ اگلے پیرا میں آ رہا ہے۔

۲۲۵ یہ پیرا مسئلہ حرمت آپ سے شراب کی حرمت و درموت کے متعلق پوچھتے ہیں اور شراب سے مراد ہر وہ سیال ہے جو سکر پیدا کرے خواہ کسی چیز سے تیار کیا گیا ہو اور خواہ اس کا کوئی نام رکھا گیا ہو۔ اعلم ان الله تعالى بعثه لتعديل عقائد العرب في امر الخمر فانهم كانوا مجبولين على حبها وكانت تجارة الخمر رائجة بينهم وكانوا يعدونها من اعظم مكاسبهم وكانت مجالسهم لا تخلو عنها وكانوا يتغالون في ثمنها ويتفاخرون بكثرة شربها وكانت قصائدهم مملوءة من اوصافها وكانوا يعدون تاركها جبانا بخيلا ضعيف الرأي فلما بعث الله تعالى رسوله صلى الله عليه وسلم وانزل عليه القرآن وفيه تحريم الخمر شق ذلك عليهم غاية المشقة وكان ذلك من اكبر الاسباب في تنفيرهم عن الاسلام فلما هاجر النبي صلى الله عليه وسلم الى المدينة وجد بها قبيلة من اليهود يقال لهم بنو قينقاع وكانوا اهل صناعة يعملون الاشياء من الذهب والفضة والحديد وكانوا يكثرون شرب الخمر فلما رأى النبي صلى الله عليه وسلم ان تحريم الخمر دفعة واحدة شاق عليهم وان الله تعالى قد علم ان فيها منافع لهم ولكن اثمها اكبر من نفعها فاراد ان يحرمها عليهم شيئا فشيئا فانزل الله تعالى هذه الآية يسئلونك عن الخمر والميسر قل فيهما اثم كبير ومنافع للناس واثمهما اكبر من نفعهما فلما نزلت هذه الآية قال عمر رضي الله عنه اللهم بين لنا في الخمر بيانا شافيا فانزل الله تعالى الآية التي في سورة النساء يا ايها الذين آمنوا لا تقربوا الصلوة وانتم سكارى حتى تعلموا ما تقولون فكان منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم ينادي عند اقامة الصلوة لا يقربن الصلوة سكران فلما نزلت هذه الآية قال عمر رضي الله عنه اللهم بين لنا في الخمر بيانا شافيا فانزل الله تعالى الآية التي في سورة المائدة يا ايها الذين آمنوا انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون فقال عمر رضي الله عنه انتهينا انتهينا فكانت هذه الآية اشد تحريما من الآية التي في سورة البقرة لانه سماها رجسا وجعل اجتنابها فريضة كالصلوة وجعل الفلاح في اجتنابها وجعل الاجتناب عنها سببا لحصول المحبة من الله تعالى وجعل تركها سببا لوقوع العداوة والبغضاء بين المؤمنين وجعل تركها سببا لصد المؤمنين عن ذكر الله تعالى وعن الصلوة وجعل تركها سببا لاستحقاق العقوبة في الدنيا والآخرة وجعل تركها سببا لعدم قبول الصلوة اربعين يوما وجعل تركها سببا لعدم قبول الدعاء اربعين يوما وجعل تركها سببا لعدم قبول الحسنات اربعين يوما وجعل تركها سببا لعدم قبول الشفاعة اربعين يوما وجعل تركها سببا لعدم قبول الحج اربعين سنة وجعل تركها سببا لعدم قبول الصدقة اربعين سنة وجعل تركها سببا لعدم قبول الصوم اربعين سنة وجعل تركها سببا لعدم قبول الصلوة اربعين سنة وجعل تركها سببا لعدم قبول الدعاء اربعين سنة وجعل تركها سببا لعدم قبول الحسنات اربعين سنة وجعل تركها سببا لعدم قبول الشفاعة اربعين سنة

عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي
کم حیض کا ۔ کہہ دو وہ گندگی ہے ۔ سو تم الگ رہو عورتوں سے
الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا
حیض کے وقت ۔ اور نزدیک نہ جاؤ ان کے جب تک پاک نہ ہو لیں ۔ پھر جب
تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
اچھی طرح پاک ہو لیں تو جاؤ ان کے پاس جیسا حکم تم کو اللہ نے فرمایا ۔ بیشک اللہ
يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝ نِسَاۗؤُكُمْ
دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو ۔ تمہاری عورتیں
حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۠ وَقَدِّمُوْا
تمہاری کھیتی ہیں سو جاؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو اور آگے کرو
لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ
اپنے واسطے اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان رکھو کہ تم کو اس سے ملنا ہے
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً
اور خوشی سنا ایمان والوں کو ۔ اور مت ٹھہراؤ اللہ کے نام کو
لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ
اپنی قسموں کا نشانہ کہ سلوک کرنے اور پرہیزگاری اور صلح کرانے میں لوگوں میں
النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ
اور اللہ سنتا ہے جانتا ہے ۔ نہیں پکڑتا تم کو اللہ
بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا
بیہودہ قسموں پر تمہاری ۔ لیکن پکڑتا ہے تم کو جس
كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ لِلَّذِيْنَ
قصد کیا تمہارے دلوں نے اور اللہ بخشنے والا ہے تحمل کرنے والا ۔ جو لوگ

منزل ۱

لگے رہنے کا نظام اپنے سے طے کر لیں ۔ اگر کسی قسم کا کچھ پس و پیش ہو تو دوسرے وقت قسم کو پورا کر لیا جائے ۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ وہ کہتا ہے نہیں ان کا کھانا ہمیں مناسب نہیں ہے بہتر وقت تک ۔ اس سے معلوم کر لینے کے بعد کہ کتنے عرصہ کے لئے یہ انتظام رکھا جائے ۔ پانچ سات روز کی مہلت دے دی جائے ۔ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ اگر وہ رجوع کر لیں تو اس کا اجر اللہ کے ہاں ہے ۔ اور اگر ان کا ارادہ طلاق ہی کا ہو تو یہ بیویوں کی اصلاح ہو اور ان کا فائدہ ہو ۔ جن بیویوں کو ان ایلاء کرنے والوں سے نجات نہیں ملتی ان کی خوبی مزید ہے ۔

فائدہ ۔ قرآن مجید میں جہاں وضاحت بیان کرنے ہوں وہاں ان میں سے ایک سیاق سے معلوم ہو جاتا ہے اور ایک سیاق سے معلوم ہوتا ہے تو دوسرا سیاق سے معلوم ہوتا ہے اس کی عبارت بیان نہیں کی جاتی اور جو سیاق سے معلوم ہو اسے عبارت بیان کیا جاتا ہے ۔ یہاں بھی یہ بات سیاق سے معلوم ہوتی کہ یتامیٰ کو مال دینا ضروری نہیں اس کا ذکر نہیں کیا گیا اور ان کی اصلاح کا ذکر کیا گیا ہے ۔

فائدہ ۔ اور قرآن کے کھانے میں کاٹنے کا خلط پہنے ساتھ ملنا بھی مکلوم کہ اس کی بھی اجازت ہے کیونکہ وہ بھی تباہی ہے لیکن یتیم اگر بھائیوں بھائیوں میں رضامندی سے خلط ملط ہو جائے تو حرام ہو جائے تو کیونکہ ظلم نہیں ۔ ظلم یہ ہے کہ یتیموں کے مال کی اصلاح اور حفاظت نہ رکھا جائے ۔ اگر کھانے میں کاٹ دیں تو ظلم نہیں ۔ **فائدہ** ۔ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہی ہے کہ کون یتیموں کا خیر خواہ ہے اور کون نہیں ۔ اگر کسی کی نیت نیک ہے اور اس کی نیت خلوص ہے ۔ کہ ان یتیموں کے مال کی اصلاح اور حفاظت چاہتا ہے ۔ اگر کھانوں کے مال میں خیانت کرے گا اور وہ کھانا الذی یقصد بالمخالطۃ الخیانۃ وافساد مال الیتیم واکلہ بغیر حق علی الذی یقصد الاصلاح ۔ اسی لئے فرمایا وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۔ مخالطت کی اجازت دے کر اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے سہولت پیدا کر دی ہے ۔ اور اگر وہ چاہتا

تو اس کی اجازت نہ دیتا اور تم پر اس معاملہ میں تنگی پیدا کر دیتا ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۔ وہ جو چاہے حکم دے سکتا ہے ۔ کوئی دے سکتا نہ روک سکتا ہے ۔ **فائدہ** ۔ یہ صرف وہی حکام سمجھ سکتا ہے جو اس کی حکمت اور مصلحت کے مطابق ہوں ۔ اس کی یہی دو حیثیتیں ہیں ۔ مگر یتیموں کا مال بھیجنے کے کھانے میں اس کی حکمت ہے اس کو کوئی نہیں سمجھ سکتا ۔

موضح قرآن ۔ اور نہ ملاؤ ان کو اپنے خرچ میں ان کو روٹی کپڑا ۔ اور نہ ملاؤ ان کا کھانا اپنے کھانے میں ۔ اور نہ ملاؤ ان کا کام اپنے کام میں ۔ مگر جس وقت یہ ہو کہ عورت سے ملنا ۔ اور ان کا کھانا اپنے کھانے میں ملنا ۔ اور ان کا کام اپنے کام میں ملنا ۔ جب ہو سکے کہ ان کا مال ان کو دیا جائے ۔ اور ان کا کھانا ان کا کام ان کے سپرد کیا جائے

[illegible] اگر کوئی شخص [illegible] ہو تو [illegible] کی [illegible] نہیں [illegible] کے [illegible] کی [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] وہ لوگ جن سے کہ وہ [illegible] احکام کی تعمیل میں کوتاہی کرتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible]

يُؤْلُونَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ۚ
قسم کھا بیٹھتے ہیں اپنی عورتوں کے اس جانے سے ان کے لئے مہلت ہے چار مہینے کی ۲۲۶

فَإِن فَآءُوْ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٢٢٦ وَإِنْ عَزَمُوا
پھر اگر باہم مل گئے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۲۲۷ اور اگر ٹھیرا لیا

الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٢٢٧ وَالْمُطَلَّقٰتُ
طلاق کو تو بیشک اللہ سنتا جانتا ہے ۲۲۸ اور طلاق والی عورتیں

يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ
انتظار میں رکھیں اپنے آپ کو تین حیض تک ۲۲۹ اور ان کو حلال

لَهُنَّ أَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ أَرْحَامِهِنَّ
نہیں کہ چھپائیں جو پیدا کیا اللہ نے ان کے پیٹ میں

إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَبُعُوْلَتُهُنَّ
اگر وہ ایمان رکھتی ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر ۲۳۰ اور ان کے خاوند

أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ إِنْ أَرَادُوْٓا إِصْلَاحًا ۚ
حق رکھتے ہیں ان کے پھر لینے کا اس مدت میں اگر چاہیں سلوک سے رہنا

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَ
اور عورتوں کو بھی ہے جیسا کہ مردوں کا ان پر حق ہے دستور کے موافق ۲۳۱

لِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝٢٢٨
اور مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے اور اللہ زبردست ہے تدبیر والا ۲۳۲

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ تَسْرِيْحٌ
طلاق رجعی ہے دو بار تک ۲۳۳ پھر اس کے بعد رکھ لینا موافق دستور کے یا چھوڑ دینا

بِإِحْسَانٍ ۗ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوْا مِمَّآ
بھلی طرح سے اور تم کو روا نہیں کہ لے لو

ملاں ۱

لفظاً استعمال ہوا ہے جو اپنے مفہوم کے اعتبار سے خاص ہے اور کتاب اللہ کے خاص عرفی فرض ہوتا ہے لیکن اگر اس آیت میں ۞ سے مراد ول لیا جائے تو خاص و عرفی نہیں ہو سکتا کیونکہ طلاق بالمال طہر میں دی جاتی ہے حالت حیض میں طلاق نہیں دی جاتی۔ اب جس طہر میں طلاق دی گئی ہے۔ اگر اس کو شمار کیا جائے تو طلاق کے بعد تین طہر ہوتے اور تعبیر کا ایک حصہ

موضع قرآن ف یعنی جس مدت میں تم کو کسی کی رائی عورت پاس نہ بلاوے تو چار مہینے میں جاملے اور تم کو اس کی نذارت نہ رہیں تو طلاق ٹھہرے۔ ف۱ جب عورت کو عورت کو طلاق دی گئی۔ اس سے اس کو اور نکاح روا نہیں جب تک تین حیض نہ آئیں آگے حیض آنا حمل ہونے کو معلوم ہوا کہ کسی کا حمل کسی کو نہ لگ جاوے۔ اسی واسطے یہ زیادتی فرمائی ہے کہ اس وقت تحمل ہو تو ظاہر کر دے۔ اس مدت کا اس سے مدت نہ ہو جاوے تو عورت کو بھلے اگر عورت کو خاوند نہ بلاوے۔ اسی واسطے ذکر کیا کہ تین حیض میں پوری بہت ہیں۔ لیکن اس جگہ وہ کی کو روا نہیں۔

ف۱ یعنی نہاں دادہ دوں حق است جنانچہ اس دادہ ناں حق است ۔

أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا
اِیاہا کہ نہ قائم رکھ سکیں گے
حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ
حدود اللہ پھر اگر تم خوف کرو کہ نہ قائم رکھ سکیں گے
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ تِلْكَ حُدُودُ
تو نہیں گناہ ان دونوں پر اس میں جو بدلہ دے عورت
اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ
اللہ پھر نہ بڑھو ان سے اور جو بڑھے حدود اللہ سے
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٢٢٩﴾ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ
پھر وہی لوگ ظالم ہیں ﴿۲۲۹﴾ پھر اگر طلاق دی اس کو
لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۗ فَإِنْ
پھر نہ حلال ہوگی اس کو اس کے بعد جب تک نکاح کرے کسی اور خاوند سے پھر
طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا
اگر طلاق دے دے اس کو تو نہیں گناہ ان دونوں پر کہ پھر آپس میں مل جائیں اگر خیال کریں
أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۗ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ يُبَيِّنُهَا
کہ قائم رکھیں گے حدود اللہ کی اور یہ حدود ہیں اللہ کی بیان فرماتا ہے ان کو
لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٢٣٠﴾ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ
واسطے ان لوگوں کے جو جانتے ہیں ﴿۲۳۰﴾ اور جب طلاق دو تم عورتوں کو پھر پہنچیں
أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ
اپنی عدت کے تو روک لو ان کو موافق دستور کے یا چھوڑ دو ان کو
بِمَعْرُوفٍ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا ۚ
موافق دستور کے اور نہ روکو ان کو ضرر دینے کے واسطے تاکہ تم زیادتی کرو

إِنْ أَرَادَا إِصْلَاحًا إصلاح سے مراد اصلاح کا اشتراک ہے نہ کہ اصلاح کا اشتراط، یعنی اگر دونوں اصلاح کی ترغیب تصور کریں اور اس طرف اشارہ ہے کہ رجعت کرنے والے کی نیت اصلاح کی ہونی چاہئے نہ کہ محض تکلیف دینا اور نہ ہی پہنچانا۔ وقیل المراد بہ شرطیۃ تصدان الاصلاح بالرجعۃ بل ھو لحث علیہ والزجر عن الضرار (ابو السعود ص ۱۰۵ ج ۱) یعنی المراد من التعلیق اشتراط حواز الرجعۃ بارادۃ الاصلاح ..... بل المراد تحریض بعض الناس علی قصد الاصلاح وزجرھم عن قصد الضرار (روح المعانی ص ۱۰۵ ج ۱) یعنی بعض لوگوں کے قصد اصلاح کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۲۲۹ بعض عورتوں کے حقوق مردوں کے ذمہ ہیں، مردوں اور عورتوں کے حقوق کی یہ مساوات کیوبٹ اور کیفیت کے اعتبار سے نہیں بلکہ محض وجوب کے اعتبار سے ہے۔ جو حق عورتوں پر مردوں کے حقوق کی ادائیگی واجب ہے اسی طرح مردوں پر عورتوں کے حقوق کا ادا کرنا فرض ہے۔ والمراد بالمماثلۃ المماثلۃ فی الوجوب لا فی جنس الفعل (روح المعانی ص ۱۰۵ ج ۱) وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ بالمعروف ہی اس طرف اشارہ ہے کہ خاوند بیوی کے بالمقابل جو حق شریعت اور عقل سلیم کے مطابق ہو جو حق اپنی طرف سے گھڑ لیا نہ گئے، یا رسم جاہلیت کی پیداوار ہو ان کی ادائیگی ضروری نہیں۔ بالمعروف یا الوجہ الذی لا ینکرہ الشرع وعادات الناس (معارف ص ۱۰۵) وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ اس لئے وہ جو چاہے حکم دے۔ کوئی اس کا ملزم نہیں۔ بلکہ اس کے تمام احکام کی بنیاد حکمت اور مصلحت پر مبنی ہوتی ہے۔

۲۳۰ یہاں الطلاق یعنی مصدر بمعنی التطلیق ہے وھو فعل الرجل (روح المعانی ص ۱۰۵ ج ۱) یعنی طلاق دینے کا محل صرف مرد ہے۔ جو عورت کو طلاق دینا چاہے۔ اور نکاح کے بغیر عورت کو زوجیت میں رکھنا چاہتا ہے وہ زوجیت میں رکھنے کے بغیر شریعت کے طلاق دینے کے ساتھ اگر خاوند مطلاق بیوی کو دو صریح طلاقیں دیدیں تو یہ بھی ہوتا ہے۔ اور ان کے بعد عدت کے اندر اندر وہ رجعت کر سکتا ہے اور بیوی کو بغیر نکاح دوبارہ اپنے گھر میں بسا سکتا ہے۔ اور اگر عدت گذر گئی تو اب بھی اسے واپس لے سکتا ہے مگر اب نکاح کی ضرورت ہوگی۔ خاوند جاہلیت میں طلاق کی کوئی تعداد مقرر نہیں تھی جو شخص جتنی چاہتا اپنی بیوی کو طلاقیں دیتا۔ اور عدت گذرنے سے پہلے رجعت کر لیتا۔ بعض لوگ عورتوں کو تنگ کرنے کے لئے بار بار ایسا کیا کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر اس کا حد باب کیا۔ اور یہ حق کر دیا کہ طلاقیں دے کر رجعت کر لینا یا بغیر رجعت کے دوبارہ نکاح کر لینا صرف دو طلاقوں تک محدود فرمایا۔ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ۔ فالامساک ھنا ھو الرجعۃ والتسریح ھو ترک المراجعۃ حتی تنقضی العدۃ (ابو السعود ص ۱۰۵ ج ۱) اور یہ حق صرف تین طلاقوں تک ہے۔ اس کے بعد خاوند کو رجعت کا حق نہیں رہتا۔ اور نہ ہی بغیر نکاح کے دوبارہ اپنے گھر میں بسا سکتا ہے۔ اگر چاہے تو عورت کے عدت گذرنے کے بعد خاوند کو اختیار ہے۔ اگر چاہے تو عورت کے عدت کے اندر رجوع کر لے یا اس کی عدت گذر جانے کے بعد دوبارہ نکاح کر لے۔ اور اگر عدت گذر جانے سے پہلے رجوع نہ کرے تو اب خاوند کو اختیار ہے۔ اگر چاہے تو عورت کے عدت گذر جانے کے بعد خاوند کو رجعت کا حق نہیں رہتا۔ اور اگر عدت گذر جانے سے پہلے رجوع کر لے تو اب بھی اسے واپس لے سکتا ہے مگر اب نکاح کی ضرورت ہوگی۔ خاوند جاہلیت میں طلاق کی کوئی تعداد مقرر نہیں تھی جو شخص جتنی چاہتا اپنی بیوی کو طلاقیں دیتا۔ اور عدت گذرنے سے پہلے رجوع کر لیتا۔ بعض لوگ عورتوں کو تنگ کرنے کے لئے بار بار ایسا کیا کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر اس کا حد باب کیا۔ اور یہ حق کر دیا کہ طلاقیں دے کر رجعت کر لینا یا بغیر رجعت کے دوبارہ نکاح کر لینا صرف دو طلاقوں تک محدود فرمایا۔ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ۔ فالامساک ھنا ھو الرجعۃ والتسریح ھو ترک المراجعۃ حتی تنقضی العدۃ (ابو السعود ص ۱۰۵ ج ۱) یعنی اگر دو طلاقیں دینے کے بعد خاوند نے رجعت نہ کی تو اب اسے دو ہی راستے ہیں یا تو عدت گذر جانے دے اور بغیر رجعت کے اس سے علیحدہ ہو جائے یا رجعت کر لے۔ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ رجعت کی اجازت تب ہے نکاح منعقد ہو سکتا ہے کیونکہ بدون نکاح کے رجعت کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

۲۳۱ یہ دلیل کی تفصیل ہے اور طلاق کا تیسرا درجہ ہے یعنی اگر دو مرتبہ طلاق دینے کے بعد اس کو طلاق دینے کا پھر حق نہیں رہتا۔ اور اگر اس کے بعد بھی وہ اپنا حق سمجھتا ہے تو اب اس کو اختیار ہے کہ اب وہ شرعی عدد کے مطابق ایک دو سے کے متعلق رجوع کر سکیں گے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ دوبارہ نکاح کر کے تعلقات زوجیت استوار کر لیں۔ مطلق طلاق کے پہلے شوہر کے ساتھ دوبارہ نکاح کے جواز کے لئے پانچ شرطیں ہیں۔ (۱) پہلے خاوند کی عدت پوری کرے (۲) عدت کے بعد دوسرے خاوند سے شرعی عقد کرے۔ (۳) دوسرا خاوند اس سے وطی کرے (۴) وطی کے بعد دوسرا خاوند اسے طلاق دے دے۔ (۵) دوسرے خاوند کو طلاق کی عدت پوری کرے۔ ان میں سے اگر ایک شرط بھی مفقود ہو گی

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۚ وَ
اور جو کرے یہ کام تو بیشک برباد کیا اپنا نقصان کرے اور
لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۚ وَّاذْكُرُوْا
نہ ٹھہراؤ اللہ کے حکم کو ہنسی اور یاد کرو
نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ
اللہ کی نعمت اپنے اوپر اور جو کچھ اتارا تم پر
مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ۚ وَاتَّقُوا
کتاب اور دانائی کی باتیں کہ تم کو نصیحت کرتا ہے ان سے اور
اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَاِذَا
ڈرتے رہو اللہ سے اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے ۝ اور جب
طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ
طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر پوری کر چکیں اپنی عدت کو تو اب روکو نہ ان کو
اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ
کہ نکاح کر لیں اپنے خاوندوں سے جب راضی ہو جاویں آپس میں جلد
بِالْمَعْرُوْفِ ۚ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ
موافق دستور کے یہ نصیحت اس کو کی جاتی ہے جو تم میں سے
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ
ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ بات ستھرائی ہے تمہارے لئے اور
وَاَطْهَرُ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
پاکیزگی ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ۝
وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۚ
اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس

نعمت سے اس کا کمال مراد ہے یا ظاہر و باطن۔ ۱۲ منہ ۲۳۱ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ الخ: یعنی اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اور ان کا شکر بجا لاؤ۔ ۱۲ منہ ۲۳۲ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ الخ: یعنی جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت پوری کر چکیں تو ان کو اپنے نکاح میں لانے سے یا دوسرے شخص سے نکاح کرنے سے نہ روکو۔ ۱۲ منہ

ربط آیات

گذشتہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا ذکر فرمایا تھا۔ ان آیات میں ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کے بعد طلاق کے متعلق احکام بیان فرمائے ہیں۔

تفسیر

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۚ وَ — جو شخص ان احکام کی خلاف ورزی کرے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔

لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۚ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ — اللہ کے احکام کو ہنسی نہ بناؤ بلکہ ان پر عمل کرو۔ اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو جو اس نے تم پر کتاب و حکمت نازل فرما کر کی ہیں۔ اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ — جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور وہ اپنی عدت پوری کر چکیں تو ان کو اپنے نکاح میں لانے سے یا دوسرے شخص سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ وہ آپس میں دستور کے موافق راضی ہو جائیں۔ یہ نصیحت اس شخص کو کی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ یہ بات تمہارے لئے ستھرائی اور پاکیزگی ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۚ

لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۭ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ
جو کوئی چاہے کہ پوری کرے دودھ کی مدت ۲۳۳ اور لڑکے والے پر
لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ لَا تُكَلَّفُ
باپ پر ہے کھانا اور کپڑا ان عورتوں کا موافق دستور کے ۲۳۴ تکلیف نہیں دی
نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَاۗرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا
جاتی کسی کو مگر اس کی گنجائش نہ ستایا جائے ماں اپنے بچہ کی ۲۳۵ اور نہ
وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ
باپ بچہ کی ۲۳۶ اور ایسا ہی ذمہ پر ہے وارث کے ۲۳۷
فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ
پھر اگر ماں باپ چاہیں دودھ چھڑانا اپنی رضامندی اور صلاح سے
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۭ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا
تو نہیں گناہ ان پر اور اگر تم چاہو کہ دودھ
اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ
دایہ سے اپنی اولاد کو تو بھی تم پر کچھ گناہ نہیں جبکہ حوالہ کر دو جو تم نے
اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا
دینا ٹھہرایا موافق دستور کے ۲۳۸ اور ڈرو اللہ سے اور جان رکھو
اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ
کہ اللہ جو تم کرتے ہو اس کو خوب دیکھتا ہے ۲۳۹ اور جو لوگ مر جاویں
مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ
تم میں سے اور چھوڑ جاویں بی بیاں انتظار میں رکھیں اپنے آپ کو
اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ
چار مہینے اور دس دن پھر جب پورا کر چکیں اپنی میعاد کو ۲۴۰

منزل ۱

۲۳۳ یعنی مدت رضاعت کی دو برس ہے اس کے بعد دودھ چھڑانا ماں باپ کی رضامندی اور صلاح سے ہے ۲۳۴ یعنی مقدور کے موافق نہ اتنا کہ باپ پر بوجھ ہو جائے ۲۳۵ یعنی بچہ کی خاطر ماں کو نہ ستایا جائے کہ بچہ کی تکلیف کے سبب اس کو بلائیں یا بچہ کو ماں سے جدا کر دیں ۲۳۶ یعنی بچہ کی خاطر باپ کو نہ ستایا جائے کہ ماں کو بچہ نہ دیں ۲۳۷ یعنی اگر باپ مر جائے تو بچہ کا خرچ اور کپڑا وارث پر ہے ۲۳۸ یعنی دودھ چھڑانا ماں باپ کی رضامندی سے ہو اور اگر باپ کے سوا کسی اور سے دودھ پلوانا چاہیں تو بھی گناہ نہیں بشرطیکہ جو کچھ دینا ٹھہرایا تھا وہ دے دیں ۲۳۹ یعنی اللہ کو سب خبر ہے تم کو بھی اسی کے روبرو جانا ہے ۲۴۰ یعنی عدت پوری کر چکیں

موضح قرآن ف اگر دو عورتیں طلاق ہوئیں اور ان کا دودھ پیتا گاؤں میں بچہ ہے اس کے دودھ پلانے کو باپ اس نے دودھ پلانے کو اور اگر باپ اس کو پرگنہ اور گاؤں سے اس کے رشتہ داروں اور عورتوں سے کہیں جورو نہ ملی تو بھی دودھ پلانے کو اور اگر بچہ سے چھوٹا ہے اور اس کی ماں بچہ سے چھوٹی ہے تو بھی دودھ پلانے کو اور اس کے بدلے ماں کا کچھ حق نہ ہوگا۔ تمت

فتح الرحمن فی ترجمۃ القرآن ۱۲ سنہ ۱۹۳۹ء

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ
تو قصور نہیں تم پر گناہ نہیں اس بات میں کہ کریں وہ اپنے حق میں
بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٣٤﴾ وَلَا جُنَاحَ
قاعدہ کے موافق شائستہ اور اللہ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے ف اور کچھ گناہ نہیں
عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ
تم پر اس میں کہ اشارہ میں کہو پیغام نکاح ان عورتوں کو
أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ
یا دل میں رکھو اپنے دل میں اللہ کو معلوم ہے کہ تم ضرور
سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن
ان عورتوں کا ذکر کرو گے ف لیکن ان سے نکاح کا وعدہ نہ کرو مگر بھید بھر مطلب
تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ
یہی کہ کہہ دو کوئی بات دستور شریعت کے موافق اور نہ ارادہ کرو
النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ
نکاح کا یہاں تک کہ پہنچ جاوے عدت مقررہ اپنی اپنا کو شش اور جان رکھو کہ
اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا
اللہ کو معلوم ہے جو کچھ تمہارے دل میں ہے سو اس سے ڈرتے رہو اور جان رکھو
أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿٢٣٥﴾ لَّا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن
کہ اللہ بخشنے والا اور تحمل کرنیوالا ہے ف کچھ گناہ نہیں تم پر اگر
طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا
طلاق دو تم عورتوں کو اس وقت کہ نہ تو ان کو ہاتھ لگایا ہو نہ ٹھہرایا ہو
لَهُنَّ فَرِيضَةً ۖ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ
ان کے لئے کچھ مہر مقرر کیا ہو اور برتنے کو کچھ ضرور دینا ہو خوشحال کو اندازہ اس کے موافق

ع ۳۶

ملزل ۱

مونو ثانیث ہے اور باب سے کیونکر اس کے لئے ہوتا ہے۔ اور اس کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ بچے کی ماں کا حق ان تمام خلوتوں کے لباس اچھے ہونے میں ہے۔ اور معروف سے مراد یہ ہے کہ فحش میں نہ صرف ہو اور زینت بھی۔ مگر ہر ایک کی حالت کے مناسب ہو۔ ابن عباسؓ اور قتادہ (روح ۲ ص ۲۵۰) بعد انقضاء عدت کے (ابن کثیر ص ۲۵۰ ج ۱) اور ابن المنذر نے (فتح القدیر ص ۲۵۰ ج ۱) اس کو ظاہر قرار دیا ہے۔ اور طبری نے (طبری ص ۲۵۰ ج ۱) اس کو اختیار کیا ہے۔ اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (درمختار ص ۲۵۰ ج ۱) اور ابن المنذر نے (فتح القدیر ص ۲۵۰ ج ۱) اس کو ظاہر قرار دیا ہے۔ اور طبری نے (طبری ص ۲۵۰ ج ۱) اس کو اختیار کیا ہے۔ اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (درمختار ص ۲۵۰ ج ۱)

موضع قرآن ف طلاق کی مدت تین حیض فرمائی اور عورت کی عدت بھی معلوم ہوا اور اگر حمل معلوم ہو تو حمل تک ف۲ یعنی عورت ایک خاوند سے چھوٹی ہے اور عدت میں ہے تب تک کسی کو درست نہیں کہ اس سے نکاح یا منگنی کا صاف وعدہ کرے تب تک ہے بھید اور کوئی ذکر چھپا رہے وہ یہ کہ ایک بات سے اشارہ مطلوب کہے کہ تجھ کو کوئی نہ لے جائے گا یا بچے کو تجھ کو اور اوروں کو نکاح کا ہے۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی نصیحت بعد عدت ۔ ف۲ یعنی بہتر رہا ۔ ف۳ یعنی بے شک ۔

کی ذمہ داری اور ضمانت اضطراری ہے اور معروف سے شرعاً اور مروۃً اچھا اور مستحسن طریقہ مراد ہے۔ اور بعض فقہاء المدینۃ کی متوفیٰ میں بعض ناگزیر وجوہ کی بنا پر بیوہ کو کسی اور جگہ عدت گزارنے کی اجازت دی

إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
ایک برس تک نکالنا نہ چاہئے پھر اگر وہ خود نکل جاویں تو کچھ گناہ نہیں تم پر
فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ
اس میں کہ کریں وہ اپنے حق میں بھلی بات کے ساتھ اور اللہ
عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٤٠﴾ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ ۖ
زبردست ہے حکمت والا اور طلاق والی عورتوں کو بھی دستور کے موافق
حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿٢٤١﴾ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ
لازم ہے پرہیزگاروں پر ۲۴۱ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تمہارے واسطے
آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢٤٢﴾ ۞ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا
اپنے حکم تاکہ تم سمجھو ۲۴۲ ۞ کیا نہ دیکھا تو نے ان لوگوں کو جو نکلے
مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ
اپنے گھروں سے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے پھر فرمایا
لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَذُو
ان کو اللہ نے مرو پھر جلا دیا ان کو بیشک اللہ فضل
فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٢٤٣﴾
کرتا ہے لوگوں پر اور لیکن اکثر لوگ نہیں حق مانتے ۲۴۳
وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ
اور لڑو اللہ کی راہ میں اور جان لو کہ اللہ سنتا ہے
عَلِيمٌ ﴿٢٤٤﴾ مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا
جانتا ہے کون شخص ہے دیتا ہے اللہ کو اچھا قرض
فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۗ وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَ
پھر دونا کرے اللہ اس کو بہتیرا اور اللہ
ع ۳۱ ۱۵

منزل ۱

موضح قرآن دیا پھر جب بیمار نے کھانا اختیار رکھا تو اور لوگوں کو دلوایا۔ اب برس کے بعد حضرت صاحب نے بعد وصیت کا بھی حکم رد جانا کہ اور لوگوں کو دلوایا سو قوی ہوا۔ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ الخ یعنی اس عورت پر جو اپنا حق چھوڑ دے یا کوئی اور عورت جو اپنا حق چھوڑ دے تم پر کچھ گناہ نہیں۔ یہاں حکم کا بیان ختم ہوا۔ ع پہلے مسئلہ یہ ہوا کہ جو شخص کسی مرد شخص کو اپنے وطن کو چھوڑ کر نکلتے ہوئے دیکھے اور سمجھ لے کہ اب یہ لوگ نہیں بچیں گے یا ایذا پائیں گے اور یقین نہ ہو تو بھی دیکھا دیکھی ہر ایک کو ایسا ہی ڈر ہوتا ہے اور گھر بار چھوڑ کر چل کھڑے ہوتے ہیں۔ ایک محل پر ایسا ہی ڈر سارے لوگ مر گئے پھر بہت دن کے بعد پیغمبر کی دعا سے زندہ ہوئے کہ تم کو کوچ کرنا ہے تو یہاں سے کرو۔ اسی واسطے فرمایا کہ جہاد سے نہ جانا جب یہ موت نہیں چھوٹتی۔

فتح الرحمن فیما یسئل عنہ القرآن ۲ قولہ یعنی تمام بطور رشتہ ۱۲ قولہ مترجم کو یہاں ایک نکتہ معلوم ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ ترجمہ کو بیان قولی سے زیادہ تر بیان فعلی سے قریب ہونا چاہئے اور اسی لئے مترجم نے اس آیت کا ترجمہ بھی بطور بیان فعلی کے کیا ہے ۱۲ منہ عفی عنہ قولہ یعنی ہر ایک کو ۱۲ منہ عفی عنہ

يَبْصُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٤٥﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ

کی کشائش کرتا ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ۞ کیا تو نے دیکھا تو نے ایک جماعت

بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ

بنی اسرائیل کو کوئی کے بعد جب انہوں نے کہا اپنے نبی سے

ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ قَالَ هَلْ

مقرر کر دے ہمارے لئے ایک بادشاہ تاکہ ہم لڑیں اللہ کی راہ میں پیغمبر نے کہا کیا

عَسَيْتُمْ إِن كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ۖ

قریب ہیں تو تم کہ فرض کی جائے تم پر لڑائی کہ تم نہ لڑو

قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ

وہ بولے ہم کو کیا ہے کہ ہم نہ لڑیں اللہ کی راہ میں اور

أُخْرِجْنَا مِن دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا ۖ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ

نکال دیئے گئے اپنے گھروں سے اور بیٹوں سے پھر جب حکم ہوا ان کو

الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿٢٤٦﴾

لڑائی کا وہ سب پھر گئے مگر تھوڑے سے ان میں سے اور اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے ظالموں کو

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ

اور فرمایا ان سے ان کے نبی نے بیشک اللہ نے مقرر فرمایا تمہارے لئے طالوت کو

مَلِكًا ۚ قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ

بادشاہ کہنے لگے کیونکر ہو سکتی ہے اس کے حکومت ہم پر اور ہم

أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ

زیادہ مستحق ہیں سلطنت کے اس سے اور اس کو نہیں دی

الْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ

مال میں سے پیغمبر نے کہا بیشک اللہ نے پسند فرمایا اس کو تم پر اور زیادہ

مزل ۱

۲۴۵ بنی اسرائیل کا یہ واقعہ ترغیب الی الجہاد کے لئے ذکر فرمایا ہے۔

۲۴۶ اس واقعہ سے یہ تعین نہیں ہو سکتا کہ یہ واقعہ حضرت مسیح علیہ السلام سے تقریباً ایک ہزار سال قبل کا ہے۔ اور نبی کا نام ذکر نہ ہے اس سے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام معہ۔ قال ابن عباس هو شمويل بن حنة بن العاقر وهو ۳۰۰ اس زمانہ میں قوم عمالقہ کا غلبہ ہو چکا تھا جنہوں نے بنی اسرائیل کے کئی علاقوں پر قبضہ کر لیا تھا ان دنوں سے نکال دیا تو قوم کے بڑوں اور اصل اہل الرائے نے حضرت شموئیل علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لئے ایک امیر مقرر فرما دیں تاکہ ہم اس کی ماتحتی میں دشمن سے جہاد کریں۔

۲۴۷ حضرت شموئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ ممکن ہے تم پر جہاد فرض کر دیا جائے اور پھر تم جہاد کرنے سے باز رہو۔ کہنے لگے کہ بھلا ہم کیونکر جہاد نہ کریں گے جبکہ ہمیں اپنے گھروں سے نکالا گیا ہے اور ہمارے بیوی بچے قید ہیں۔ جب جہاد فرض کیا گیا تو سوائے تھوڑے سے آدمیوں کے سب پھر گئے۔ اللہ تعالیٰ کو ان ظالموں کا حال معلوم ہے۔

۲۴۸ حضرت شموئیل علیہ السلام نے جب دیکھا کہ یہ لوگ اس سے بڑھ کر کسی اور بات کا مطالبہ کریں گے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ مقرر فرما دیا ہے۔ طالوت کا نام شاؤل بن قیس تھا۔ یہ بنی یامین کے قبیلہ سے تھا اور بنی یامین کا قبیلہ بنی اسرائیل میں سب سے چھوٹا قبیلہ تھا۔ اور طالوت کا گھرانہ بھی سب سے چھوٹا تھا۔ اس لئے بنی اسرائیل کو تعجب ہوا کہ ہم پر ایسا شخص کیونکر حکومت کر سکتا ہے جو ہم سے ہر طرح کم ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو تم پر برگزیدہ کیا ہے اور علم اور جسم میں اس کو تم سے زیادہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے اپنا ملک دے۔ وہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

۲۴۹ حضرت شموئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ طالوت کی بادشاہی کی یہ علامت ہے کہ تابوت جو تم سے چھن گیا تھا وہ تم کو واپس مل جائے گا۔ تابوت کیا تھا؟ ایک صندوق تھا جس میں توریت کے دو تختے اور کچھ اور تبرکات تھے۔ یہ صندوق حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے بنی اسرائیل کے پاس چلا آتا تھا۔ جب وہ کسی لڑائی میں جاتے تھے تو اس صندوق کو اپنے آگے رکھتے تھے۔ اس سے ان کو تسلی ہوتی تھی۔ جب ان کے دشمن ان سے چھین کر لے گئے تو ان کی ہمت ٹوٹ گئی۔ اس صندوق کا واپس ملنا ان کے لئے بڑی خوشی کی بات تھی۔ اس لئے فرمایا کہ تابوت تمہارے پاس آ جائے گا۔ اس میں تمہارے رب کی طرف سے تسلی کی چیز ہے اور موسیٰ اور ہارون کے گھرانے کے چھوڑے ہوئے تبرکات ہیں۔ فرشتے اس کو اٹھا کر لائیں گے۔ اس میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

۲۵۰ جب طالوت لشکر لے کر نکلا تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ایک نہر کے ذریعہ تمہارا امتحان کرے گا۔ جو شخص اس نہر سے پانی پی لے گا وہ میرے ساتھ نہ رہے گا۔ جو نہ پیئے گا وہ میرے ساتھ رہے گا۔ مگر ایک چلو بھر پانی کی اجازت ہے۔ اکثر لوگوں نے نہر سے پانی پی لیا۔ جو تھوڑے سے آدمی ساتھ رہے وہ بھی نہر سے ہٹ کر پیتے تھے۔ صرف تین سو تیرہ آدمی ثابت قدم رہے۔

۲۵۱ جالوت کی تفصیل ہے۔ یہ بڑا سخت زبردست بادشاہ تھا۔ اس کے لشکر کی تفصیل شروع ہوتی ہے کہ گویا ان تین سو تیرہ آدمیوں کو اور کس چیز پر بھروسہ تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کرنے والے ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں۔ حضرت شموئیل علیہ السلام نے خدا کے حکم سے بنی اسرائیل کے سامنے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر فرمایا ہے۔ اس لئے تم اس کی اطاعت کرو اور نافرمانی نہ کرو۔ اس کی نافرمانی میں ہلاکت ہے۔

۲۵۲ حضرت شموئیل علیہ السلام کا یہ اعلان سن کر بنی اسرائیل کے اکثر لوگ طالوت کی بادشاہی پر راضی ہو گئے اور کہنے لگے کہ طالوت ہم پر کیونکر حکومت کر سکتا ہے جبکہ ہم اس سے ہر طرح زیادہ مستحق ہیں۔ اس کے پاس مال بھی کچھ نہیں ہے۔ حضرت شموئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو تم پر برگزیدہ کیا ہے اور علم اور جسم میں اس کو تم سے زیادہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے اپنا ملک دے۔ وہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

۲۵۳ اللہ کی طرف سے ان کے شبہ کا جواب ہے۔ اس کتاب نے بنی اسرائیل کو ان کے نبی کے ذریعہ یہ بتلا دیا تھا کہ طالوت بادشاہ مقرر ہوا ہے۔ اس کتاب نے ان کو یہ بھی بتلا دیا تھا کہ اس کی بادشاہی کی علامت یہ ہے کہ تابوت واپس مل جائے گا۔ اس کتاب نے ان کو یہ بھی بتلا دیا تھا کہ طالوت کو اللہ تعالیٰ نے علم اور جسم میں زیادہ کیا ہے۔ اس کتاب نے ان کو یہ بھی بتلا دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے اپنا ملک دے۔ وہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ پھر اس کتاب کے ہوتے ہوئے ان کا یہ شبہ کرنا کہ طالوت کو ہم پر حکومت کرنے کا کیا حق ہے۔ کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ اس کتاب نے ان کو یہ بھی بتلا دیا تھا کہ طالوت کو اللہ تعالیٰ نے علم اور جسم میں زیادہ کیا ہے۔ اس کتاب نے ان کو یہ بھی بتلا دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے اپنا ملک دے۔ وہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ پھر اس کتاب کے ہوتے ہوئے ان کا یہ شبہ کرنا کہ طالوت کو ہم پر حکومت کرنے کا کیا حق ہے۔ کیونکر درست ہو سکتا ہے۔

معارف قرآن فی اللہ کو فرض کر لینے میں جہاد میں خرچ کرنے، اسی طرح فرمایا عبادتی سے اور زندگی کا مقصد اللہ کے احکام کا نفاذ ہے۔ ۲۵۴ یہ حضرت موسیٰ کے بعد مدت تک بنی اسرائیل کا کام بنا رہا۔ جب ان کی بیت بڑی ہو گئی تو ان پر غیر مسلط ہوا۔ یہ طالوت بادشاہ کا جالوت نے ان کے خلاف کیے شہر میں لے لیے اور ان کا بھاگ کر لگا۔ اس کی شہرت القدس میں ہوئی تھی حضرت شموئیل سے پہنچا کہ کوئی بادشاہ اقبال مقرر کر دو تاکہ ہم اس کی سرداری میں جہاد کریں۔

بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللّٰهُ يُؤْتِي مُلْكَهٗ
(اللہ) بڑھائی ہے علم میں اور جسم میں اور اللہ دیتا ہے ملک اپنا
مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَقَالَ لَهُمْ
جس کو چاہے اور اللہ وسعت والا ہے جاننے والا اور کہا ان کو
نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ
(اللہ) کے نبی نے کہ نشانی ہے اس کی سلطنت کی کہ آئے تم کو
فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ
جس میں تسکین ہے تمہارے رب کی طرف سے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں جن میں سے
اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۚ اِنَّ
چھوڑ گئی ہیں موسیٰ اور اولاد ہارون کی اٹھائے ہوں گے اس صندوق کو فرشتے بیشک
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾
اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر تم یقین رکھتے ہو
فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ
پھر جب باہر نکلا طالوت لشکروں کو کہا بیشک اللہ
مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ
تمہاری آزمائش کرنے والا ہے ایک نہر سے سو جو کوئی پئے گا پانی اس نہر کا تو وہ
مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْۤ اِلَّا مَنِ
میرا نہیں ہے اور جس نے اس کو نہ چکھا تو وہ بیشک میرا ہے مگر جو کوئی
اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا
بھرے ایک چلو اپنے ہاتھ سے پھر پی لیا سب نے اس کا پانی مگر تھوڑے
مِّنْهُمْ ۗ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ
ان میں سے پھر جب پار ہوا طالوت اور ایمان والے اس کے ساتھ

یا علم دوسری مجہول طاقت ہے دونوں غریباں ہم سے بڑھ کر مخالفت میں موجود ہیں اس حکومت اور امارت نورگ اقتدار پر ہے اور تمام جنگ بھی اسی کی مخلوق و مملوک ہیں اس نے دو بچے جالوت کی امارت و سیادت سے موروثی ملک باپ سے اس پر کسی کو اظہر کرنے کا حق نہیں ﴿۲۴۷﴾ جب اسرائیلیوں نے طالوت کی امارت پر حضرت اشمویل علیہ السلام سے حکم الٰہی سے اعلان فرمایا کہ طالوت کے ان جالوت امیر ہونے کی نشانی یہ ہے کہ بنو اسرائیل سے جو تابوت سکینہ جو کبھی ملک سے چھن گیا تھا اور جس میں حضرت موسیٰ و ہارون علیہم السلام کے تبرکات ہیں وہ تمہارے پاس آجائے گا۔ جب سے فلسطینی وہ تابوت نہیں لے سکے تھے وہ جس سے رہتے کسی نہ کسی تکلیف میں مبتلا ہوتے۔ آخر تنگ آکر اس صندوق کو بیل گاڑی پر لاد کر اور ہانک دیا۔ تو خدا تعالیٰ نے ان بیل گاڑی والوں کو فلسطینیوں کو مسخر کر دیا بیلوں کو ایک کونے میں لے گئے۔ کذا فی البحر المحیط ﴿۲۴۸﴾

وتفسیر ابن کثیر ص ۳۴۲ ایک روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ میں ہے کہ اس صندوق کو بیوہ میں زکریا نے رکھا تھا۔ اور لوگ طالوت کے ساتھ دیکھا۔ تمام لوگ یہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ قال ابن عباس جالوت العمالیق کان تحمل لہ الابل بین الشام و واسط فی حدید وزنہ ثلثمائۃ رطل و اثنا عشر رطلا بالرطل الذی یوزن بہ الیوم و کان یقاتل علی فیل لہ و کان طالوت و اصحابہ لا یعرفون اسم الملک الذی یقاتل علی الفیل و کان اسمہ اشوا فانزل اللہ علیہ السکینۃ و ہی صورۃ کالہرۃ لہا رأس کرأس الہرۃ و ذنب کذنب الہرۃ و جناحان و کان اذا سمع صوت القتال یستأنس لصوت القتال و کان اذا سمع صوت الحرب یسمع لہا دوی کدوی الرحی

قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ

قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ

فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَ

جُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ

ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ

الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ

دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ

مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ

لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ
یہ سب رسول فضیلت دی ہم نے ان میں بعض کو بعض سے کسی کو وہ ہے
مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا
جن کو کلام اللہ نے اور بلند کئے بعضوں کے درجے اور دیئے
عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ
عیسیٰ بیٹا مریم کے کھلے معجزے اور قوت دی اس کو روح
الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ
القدس اور اگر اللہ چاہتا (نہ) لڑتے وہ لوگ (کہ) پیچھے
بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ
ان کے جو ان کے پاس آچکے تھے کھلے کھلے حکم لیکن
اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ
انہوں نے اختلاف کیا پھر کوئی تو ان میں ایمان لائے اور کوئی (کافر رہے)
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ
اور اگر چاہتا اللہ تو وہ نہ لڑتے لیکن اللہ کرتا ہے
مَا يُرِيْدُ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا
جو چاہتا ہے اے ایمان والو خرچ کرو اس میں سے جو
رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ
ہم نے تم کو روزی دی پہلے اس دن کے آئے نہ کہیں خرید و فروخت
وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ
ہے اور نہ آشنائی اور نہ سفارش کیونکر اور کافر ہی
الظّٰلِمُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ
ظالم (شرک) ہیں اللہ اس کے سوا کوئی نہیں پوجنے کے لائق زندہ ہے
مکمل رکوع ۳۷

بندے کو ایمان لانے میں زبردستی تو ثواب و عقاب کا سلسلہ خدا کی حکمت بالغہ کے سراسر منافی اور باطل ہے معنی پر تمام انبیاء اور آسمانی کتابوں کی حکمت ثابت ہو جاتی ہے۔ جو رسالت و نبوت کا اصل مدعا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء و رسل علیہم السلام کو بھیج کر اور ان کے ذریعہ ایمان و توحید کا راستہ دلائل و براہین سے واضح فرما کر بندوں کا امتحان کیا کہ کون مانتا ہے اور کون نہیں مانتا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۔ اس سے اللہ نے بندوں پر جبر نہیں کیا۔ بلکہ انہیں اختیار دیا ہے کہ وہ سوچ سمجھ کر اپنے انتخاب اور پسند کے مطابق حق و باطل میں سے کوئی ایک راستہ منتخب کر لیں۔ اس لئے لوگوں میں اختلاف پیدا ہوا کہ کسی نے ایمان اور توحید کی راہ اختیار کی اور کسی نے شرک و کفر کا راستہ۔ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۔ اگر اللہ چاہتا تو وہ دین حق کے واضح ہو جانے کے بعد تمام لوگوں کو توحید پر قائم رکھتا اور ان میں اختلاف و تباین پیدا نہ ہونے دیتا اور اس طرح جلب و جدال کی نوبت ہی نہ آتی۔ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا ۔ حضرت مسیح نے فرمایا کہ اللہ نے لوگوں سے اختیار چھین کر ان کو توحید قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا۔ یہ کچھ جبری ایمان مطلوب نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ

مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مخاطبہ کیا۔ اللہ کو خدائی ذات کا انکھوں سے مشاہدہ کرا دینا اور پتھروں کی طرح بارہ سے بھی ایک مجبور معجزہ کرا دینا (یہ مخاطبہ سورہ اعراف ع ۱۹ میں بڑی بسط سے مذکور ہے) اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات دیکھنے کے باوجود ان کی تکذیب کرنا۔ حضرت شعیبؑ سے ایسی قوم کے مخاطبہ کرنے کے بعد عادات کی اماراتیں پر اعتراض کرنا وغیرہ۔ یہ تمام واقعات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ تمام انبیاء علیہم السلام بڑی شان اور بڑی والے تھے۔ ان کی قوموں کا رویہ آپ نے دیکھ لیا۔ لہٰذا اگر آپ کی قوم بھی تمام معجزات اور واضح دلائل کے باوجود ایمان نہیں لاتی تو آپ بے فکر ہیں اور مجبور کرنے کی ضرورت نہیں۔ تمام انبیاء اور اقوام عالم میں اللہ کا دستور یہی ہے۔ (ابن کثیر۔ ملخصاً)

مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ ۔ حضرات انبیاء علیہم السلام اللہ کی تمام نوری، ناری اور خاکی مخلوق سے افضل و برتر ہیں۔ البتہ ان کے درجات باہم متفاوت ہیں۔ ہر پیغمبر کو کوئی نہ کوئی ایسی خصوصیت حاصل ہے جو دوسرے کو حاصل نہیں۔ مثلاً اسی فضیلت کی طرف اشارہ ہے۔ من کلم اللہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام مراد ہیں جن سے اللہ نے بلاواسطہ کلام فرمایا اور من رفع بعضھم درجت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اخلقہ موسیٰ علیہ السلام اقرب منہ (مدارک ص ۹۹ ج ۱) اور الذی رفع بعضھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانہ اعطی من الاکرام ما لم یکن لہ ولا لغیرہ (مدارک ص ۹۹ ج ۱) (روح ص ۳۰ ج ۳ تفسیر قرطبی)

وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ ۔ بینات سے معجزات اور انجیل کی آیات و احکام مراد ہیں۔ روح القدس اور تائید کی تفسیر کرتا ہوں میں لفظ بیت المقدس سے، ملت عیسوی اس اور پر اجماع ہے کہ بعض انبیاء کو بعض پر عزوی فضیلت ہے۔ لیکن تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین الامۃ علی ان بعض الانبیاء افضل من بعض وعلی ان محمداً صلی اللہ علیہ وسلم افضل من الکل (کبیر ص ۱۴۹ ج ۲)

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ ۔ اگر اللہ چاہتا تو دین حق کے واضح ہو جانے کے بعد تمام لوگوں کو توحید پر قائم رکھتا اور ان میں اختلاف و تباین پیدا نہ ہونے دیتا اور اس طرح جلب و جدال کی نوبت ہی نہ آتی۔ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا ۔ حضرت مسیح نے فرمایا کہ اللہ نے لوگوں سے اختیار چھین کر ان کو توحید قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا۔ یہ کچھ جبری ایمان مطلوب نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ ۔ یعنی کافروں کا اختلاف ابھی ہے۔ آخرت میں داخل ہوتے ہیں۔ کوئی آشنائی سے دنیا کی سفارش سے جو اللہ کے ڈالنے والا ہو۔

مکمل رکوع ۳۷

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ
مَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا
بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ
وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ
وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ
حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ لَاۤ اِكْرَاهَ فِی
الدِّیْنِ ۙ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ
بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ
عَلِیْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا

منزل ۱

جانا تو جہاد و قتال کے بعینہا سب لوگوں کو دین حق اور توحید پر مستقل کر دیتا یعنی اس نے بندوں کے ایمان و ایمان کے لئے ان پر قتال واجب کر دیا ہے۔ حق بات اظہر من الشمس ہے اور واقعہ فتح مکہ سے شرح صدیث جہاد کی علت بیان ہوئی اگر تلوار نہ ہوتی تو یہ سب لوگ آپ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب ایمان کی کیونکر توقع رکھ سکتے تھے اور ان کے قریب کو کفر ہی سب سے بڑا دشمن تھا اور اسلام کے خلاف ہر قسم کی سازشیں کرتے رہتے تھے۔ اور اسی لئے ان کے ذکر کی حکمت ہے۔ اور اسی لئے بعد میں لفظ المشرکین لفظ منافقین کے بجائے استعمال ہوا ہے۔ جس سے اسلام کا ذکر ہوا اور ساتھ ہی ان کی مخالفت کا اسی لئے لفظ مانعین کہہ کر ان کی دوسری علت بیان فرمائی جس کے تمام سورہ برأت میں اور ترجمہ قرآن اور بعض افضل پر فضیلت دی گئی ہے۔ ان تمام آیات و روایات کے باوجود ان سب کا ذکر ایک قاعدہ اور سب سے پہلے وقت اور اول و آخیات سے دین توحید کو اکراہ فرمایا قرآن نے بھی سمجھ لیا ہے اس میں خوبیاں کیا ہیں کہ جب ہر قسم کی توحید کی پھر کوئی شرک نہ رہے گا جہاں تک کہ توحید کا تعلق ہے اگر اللہ چاہتا تو تمام مشرکوں کو خود ہلاک کر دیتا یا ان کے دلوں کو توحید کیلئے کھول دیتا اور جہاد و قتال کی ضرورت ہی نہ ہوتی لیکن اللہ نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس نے اپنے دین کو اپنے ارادہ کے مطابق پورا کیا ہے۔ اس کا فعل بندوں کے ارادہ کے تابع نہیں ہوتا ہے اور نہ ہی کرنا اس کے ارادہ سے باہر کہ سکتا ہے۔ اور امر بالقتال سے اس کا ارادہ جہاد کی آزمائش ہے کہ کون قتال و جہاد میں حصہ لیتا ہے اور کون نہیں لیتا۔ امر بالقتال اور ترغیب دلی جہاد کے بعد اب ہم پڑھتے ہیں: جہاد کے لئے ان کو تیار کرنے کا حکم ہے یعنی تیاری کرنے کا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا حرص اور دنیا

عوضح قرآن ۔ یعنی جہاد کرنا نہیں کہ زور سے باندھ کر جبری قتل کراتے ہیں بلکہ جس کام کو سب نیک کہتے ہیں اور کرتے نہیں زبردستی کرا دیتے ہیں۔

فتح الرحمٰن ۔ یعنی قوت اسلام ظاہر شد کہ کسے را یارا جبر کردن نیست اگر چہ ان بعض جبر باشد ۱۲

أُولَٰئِكَ هُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ
ان کے رفیق ہیں شیطان نکالتے ہیں ان کو روشنی سے
إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا
اندھیریوں کی طرف یہ لوگ ہیں دوزخ میں رہنے والے وہ اسی میں ہمیشہ
خَالِدُونَ ﴿٢٥٧﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ
رہیں گے کیا تو نے دیکھا نہیں اس شخص کو جس نے جھگڑا کیا ابراہیم سے
فِي رَبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ
اس کے رب کی بات جو اس کو دی تھی اللہ نے سلطنت جب کہا ابراہیم نے میرا
الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ قَالَ
وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے بولا میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں
إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ
ابراہیم تو اللہ لاتا ہے سورج کو
فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ ۗ وَ
پورب سے تو تو لا اس کو پچھم سے تب حیران ہو گیا وہ کافر اور
اللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٢٥٨﴾ أَوْ كَالَّذِي مَرَّ
اللہ نہیں راہ دیتا بے انصافوں کو یا جیسے اس شخص کو جو گزرا
عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا قَالَ
ایک بستی پر اور وہ اجڑی پڑی تھی اپنی چھتوں پر بولا
أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۖ فَأَمَاتَهُ
کیونکر جلائے گا اس کو اللہ مرے پیچھے اس کے پھر مردہ رکھا اس کو
اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ۖ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ
اللہ سو برس پھر اٹھایا اس کو کہا تو کتنی دیر یہاں رہا

صفحہ ۱۰

ع ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

صفحہ ۱۰

یہاں دعویٰ توحید کا دوبارہ اعادہ کیا گیا ہے اور پہلے بیان پر چوتھا ہے یہاں اعادہ دعویٰ سے مقصد تثبت حجت قبری کی گئی ہے پہلا پیرہ دو نظاری کا خیال تھا کہ جو ہمارے آباؤ اجداد ہو اللہ کے پیارے اور بزرگ ہیں چونکہ وہ ہمیں خدا کے عذاب سے بچا لیں گے اور ہمارے لئے ہمیں خدا کی سفارش کریں گے اس غلط عقیدہ پر یہ جواب دیا گیا کہ اللہ کے سوا کوئی کارساز و فریاد رس نہیں جس کو پکارا جائے یا جس کی تعظیم اور رضاجوئی کے لئے نذریں نیازیں دی جائیں۔ اسی طرح اس کے سامنے کوئی شفیع غائب بھی نہیں کہ دنیا و آخرت میں مصیبت کے وقت اس کی پناہ ڈھونڈی جائے اور اسے سفارش بنایا جائے۔ لہٰذا کسی کو شفیع غائب سمجھ کر نہ پکارا جائے۔ اس جگہ دعویٰ توحید کا اعادہ دلیل کی دلیل بھی ہے۔ یعنی کافروں کے اصل کافر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ شرک کرتے ہیں۔ بغیر اللہ کا کوئی نائب نہیں۔ دعویٰ توحید پر جہاں بھی عقلی دلیلیں بیان زبانی ہیں یہی دلیل الحق وہ زندہ ہے ایسا زندہ کہ زندگی اس کی صفت ذاتی ہے وہ ازلی ہے اور ایسا کہ کبھی بھی جس پر کسی عدم نہیں آیا اور نہ کبھی آئے گا پر پوری آیتی ہیں سورۂ فرقان میں ہے۔ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ۔ دوسری دلیل القیوم وہ جو بھی تدبر و انتظام۔ اور ہر چیز کی بھی اس نے سنبھال رکھی اور قائم کر رکھا ہے وہ سب کا رازق اور نگہبان ہے۔ القائم الحافظ کل شیٔ و مھیمن لہ مسایہ قولہ (روح ص ۳۰۰) تیسری دلیل لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ وہ ہر وقت خبردار اور بیدار رہتا ہے اور اپنی مخلوق سے کبھی غافل نہیں ہوتا اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔

قوم انبیاء علیہم السلام کے بارے میں محدثین کرام ؒ

موضع قرآن ف یعنی بادشاہ کا فروں کی حد تک ڈرنے کی ہدایت اللہ کرتا ہے جس کی نسبت میں رحم ہے۔ ان کو شبہ ہوا کہ حاکم ہی اس پر خدا کر دیتا ف ایک بادشاہ تھا وہ اپنے تئیں سمجھ کر کہتا تھا صفت کے طور سے حضرت ابراہیم نے حکم سمجھ دیا کہ ہم نے اپنے سوا کسی کو سجدہ کرنا نہیں۔ اس لئے یہ سمجھا کہ سجدہ کرانا میرا حق ہے۔ انہوں نے کہا ہم تو اس پر ہیں۔ انہوں نے کہا میں رب عالم کو نہیں مانتا۔ یہ وہ ہے جو جلانے والے اللہ کا دعویٰ کرتا ہے یعنی حکم جاری کرتا ہے۔ آخر جس کو مارنا چاہتا تھا بھیج دیا۔ تب سمجھا کہ آفتاب کی دلیل ہے۔ سکتا ہو گیا کیا

فتح الرحمٰن ۱۲ یعنی ہم مستحق تعظیم ہیں اور کسی اور کو مستحق تعظیم نہیں سمجھتے ۱۳ ۱۲ آں شخص ونمرود ۱۲

قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَل لَّبِثْتَ
(اللہ نے) فرمایا تو (یہاں) رہا ہے
مِائَةَ عَامٍ فَانظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ
سو برس پس تو دیکھ اپنا کھانا اور
يَتَسَنَّهْ ۖ وَانظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً
نہ بدلا اور دیکھ اپنے گدھے کو اور
لِّلنَّاسِ ۖ وَانظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا
لوگوں کے واسطے اور دیکھ
ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ
پھر ان پر چڑھاتے ہیں گوشت پھر جب اس پر ظاہر ہوا حال
أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٥٩﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ
جانتا ہوں میں بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور جب کہا ابراہیم نے
رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۖ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن ۖ
اے رب میرے دکھا مجھ کو کیونکر تو جلائے گا مردوں کو فرمایا کیا نہیں یقین کیا تو نے
قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي ۖ قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً
کہا کیوں نہیں یقین ہے لیکن چاہتا ہوں دل میرا تسلی پائے فرمایا پس لے چار
مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ
جانور اڑنے والے پھر ان کو اپنے ساتھ مانوس کر پھر رکھ ہر پہاڑ پر ان میں
مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا ۚ وَ
سے ایک ایک ٹکڑا پھر ان کو بلا وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے اور
اعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٦٠﴾ مَّثَلُ الَّذِينَ
جان لے بیشک اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے ف مثال ان لوگوں کی جو

منزل ۱

قال کم لبثت یوما او بعض یوم قال بل لبثت مائة عام فانظر الی طعامک وشرابک لم یتسنه وانظر الی حمارک ولنجعلک آیة للناس وانظر الی العظام کیف ننشزها ثم نکسوها لحما فلما تبین له قال اعلم ان الله علی کل شیء قدیر ﴿٢٥٩﴾ واذ قال ابرهم رب ارنی کیف تحیی الموتی قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی قال فخذ اربعة من الطیر فصرهن الیک ثم اجعل علی کل جبل منهن جزءا ثم ادعهن یاتینک سعیا واعلم ان الله عزیز حکیم ﴿٢٦٠﴾ مثل الذین

دام یتوضأ اور بعض روایتوں میں ہے فتوضأ ثم صلی سبعت خطبه (صحیح مسلم ص۲۶۶ ج۱) اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں ہے قالت عائشة فقلت یا رسول الله انام قبل ان توتر فقال یا عائشة ان عینای تنامان ولا ینام قلبی (صحیح ترمذی وغیرہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا میری صرف آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتا رہتا ہے لیکن حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کا یہ واقعہ کئی راویوں نے بیان کیا ہے اور اس ایک ہی واقعہ کی تفصیلات بیان کرنے میں راویوں کے درمیان شدید اختلاف ہے حضرت شیخ رحمۃ اللہ نے اس اختلاف کی نقل کرکے نظر بایں اختلافات کی تشفی فرما دی ہے۔ (خلاصہ آپ کی تصنیف فریدیت حدیث ابن عباس ص۳۶ تا ۴۰) مگر ایک روایت میں ہے کہ نماز عشاء کے بعد حضور علیہ السلام نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر جماعت نماز تراویح ادا فرمائی اور پھر آپ سو گئے۔ یہاں تک کہ خراٹوں کی آواز آنے لگی۔ ایک روایت میں سونے اور خراٹوں کا ذکر نہ آنا بھی اور بھی کئی سنتوں کے درمیان کیا ہے اور ایک دوسری روایت میں یہ دونوں چیزیں بھی کئی سنتوں اور فرضوں کے درمیان مذکور ہیں۔ اسی طرح بعض روایتوں میں آیا ہے کہ اس رات آپ نے تہجد کی نماز میں ہزار رکعت کے بعد سونے اور پھر ہزار رکعت پڑھنے کا ذکر فرمایا تھا۔ بعض دوسری روایتوں میں ہر دو رکعتوں کے بعد خفیف اور دو رکعت کا ذکر

موضح قرآن ف یہ شخص حضرت عزیر تھے بخت نصر بادشاہ کے ساتھ فارس سے اسیر ہو کر بابل میں آئے تھے۔ شہر بیت المقدس کو ویران کیا تھا اور توریت بھی جلا دی تھی۔ جب حضرت عزیر نے آکر توریت لکھوائی تب حضرت عزیر اس شہر پر گذرے تعجب کیا کہ یہ شہر کیونکر آباد ہوگا اور اس کے لوگ کیونکر زندہ ہوں گے اللہ نے ان کو سو برس کے بعد زندہ کیا اور کھانا اور پینا باس اور سواری کا گدھا سلامت رکھا۔ اسی طرح ہڈیاں جوڑ جوڑ کر ان پر گوشت چڑھایا اور اس کو برس میں ان کے ابا جی قبر سے نکلے جوان اور شہر آباد ہوا۔ انہوں نے زندہ ہو کر آبادی دیکھی۔ ف چار طرح کا وہ ہے ایک مرغ ایک کبوتر ایک کوا ایک مور تو ان کے ساتھ پالا۔ ان کو ذبح کیا۔ ان کے ٹکڑے ہر پہاڑ پر ڈالے پھر ان کو بلایا تو ہر ایک اپنے اپنے ٹکڑے کو لے کر اڑتا ہوا آیا۔ اس طرح ہر ایک کو جدا جدا ڈالا پھر ان کو بلایا تو وہ سب اپنے اپنے ٹکڑے لے کر اڑتے ہوئے آئے۔ فائدہ یہ تین قصے فرمائے اس پر کہ اللہ آپ ہدایت کرتا ہے جس کو چاہے اثر شبہ ڈالتا ہے تو ساتھ ہی جواب بھیجے اب اگر کوئی جاہل کافر ہے اور انصاف والوں میں حرف زنی کرتا ہے

فتح الرحمٰن ف یعنی یقین ہی خواہ ہم ۱۲

نماز سے بے ۔ ایک مخلوق میں بھی بہت زیادہ راتیں ہیں فرشتوں کے بعد مخلوق نہیں اور خواتین کا درجہ ہے جنہیں ہم ج ، یعنی ہیبت کے ہیں ، اور بعض میں ، انبیاء ، یعنی مخلصوں کو خبر دینے والے ، اور ان کے علاوہ باقی سب کے سب ہر پیشہ کا ۔

یہ اشارہ ہیں ، جو بہت ہی مشہور ہیں ، اس لیے ہم کی تفصیل نہیں ، اس قدر متفرد اختلافات کا ذکر ہونا ممکن ہے ۔ بلکہ مختلف طرق میں غور و فکر سے تحقیق و ترجیح کی حسب ذیل صورت نظر آئی ہے ۔ جس روایت میں زیادہ تر خواتین کا ذکر مصرف میں چار مخلوق کے بعد ہے ، جو نبی مختار کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ، اس سے یہ گمان ہوتا ہے کہ گویا یہی چار مخلوق ہیں ، اور باقی سب کے بعد ہیں ، لیکن یہ گمان صحیح نہیں ، بلکہ ان چار کے بعد آپ نے فرمایا مخلوق بہت زیادہ ہے ، اور ان کی تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے ، اس کے بعد آپ نے ان کی بعض اور قسموں کا ذکر فرمایا ، جن کا ذکر پہلی روایت میں نہیں ہے ، اس سے معلوم ہوا کہ پہلی روایت میں جن چار کا ذکر ہے ، وہ صرف ان کی خصوصیت کے بیان کے لیے ہے ، اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چار کے بعد آپ نے فرمایا ہو کہ ان کے علاوہ بھی بہت سی مخلوق ہے ، جن کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے ، اس کے بعد آپ نے ان کی بعض اور قسموں کا ذکر فرمایا ہو ، اور راوی نے ان کا ذکر نہ کیا ہو ، اور یہ بھی ممکن ہے کہ پہلی روایت میں جن چار کا ذکر ہے ، وہ ان کی خصوصیت کے بیان کے لیے ہو

ماحول، وسیع علم اور صحبتِ صالحین کی برکت سے وہ اس فکری کجی سے محفوظ رہے جس میں بعد کے بہت سے مفکرین مبتلا ہوئے۔ وہ قرآن کو اپنے نظریات کے لیے استعمال کرنے کے بجائے، قرآن کے سامنے اپنے ذہن کو جھکانے والے انسان تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تفسیر میں ایک توازن، اعتدال اور گہرائی پائی جاتی ہے۔

ان کی تفسیر کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ وہ قرآن کی آیات کو ان کے تاریخی، لغوی اور شرعی پس منظر میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ نہ تو آیات کو محض ادبی شاہکار سمجھ کر ان کی روحانی حیثیت کو نظر انداز کرتے ہیں اور نہ ہی انہیں صرف فقہی احکام کا مجموعہ بنا کر پیش کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک قرآن ایک زندہ کتاب ہے جو ہر دور کے انسان کو مخاطب کرتی ہے، اور ہر دور کے مسائل کا حل اس میں موجود ہے، بشرطیکہ اسے صحیح منہج کے ساتھ سمجھا جائے۔

اس تفسیر کا ایک اور اہم پہلو اس کا اسلوب ہے۔ یہ اسلوب نہ تو بہت زیادہ علمی اصطلاحات سے بوجھل ہے اور نہ ہی اتنا سادہ کہ اس کی علمی گہرائی ختم ہو جائے۔ یہ ایک ایسا درمیانی راستہ ہے جو عام قاری کو بھی مطمئن کرتا ہے اور طالب علم کو بھی غور و فکر پر آمادہ کرتا ہے۔ مفسر نے بعض مقامات پر فلسفیانہ اور کلامی مباحث کو بھی چھیڑا ہے، لیکن وہ ان مباحث میں اس وقت تک نہیں الجھتے جب تک وہ براہِ راست آیت کے فہم سے تعلق نہ رکھتے ہوں۔ یہ توازن اس تفسیر کو ایک علمی مگر عملی دستاویز بنا دیتا ہے۔

تفسیر کے مآخذ کے اعتبار سے دیکھا جائے تو مفسر نے قرآن کی تفسیر قرآن سے، حدیث کی تفسیر حدیث سے، اور لغت کی تشریح معتبر لغوی مصادر سے کی ہے۔ وہ اسرائیلیات اور ضعیف روایات سے حتی الامکان گریز کرتے ہیں، اور اگر کسی روایت کو نقل بھی کرتے ہیں تو اس کی سند اور متن پر تنقیدی نظر ڈالتے ہیں۔ یہ طریقہ ان کی علمی دیانت اور تحقیقی مزاج کا آئینہ دار ہے۔

اس تفسیر کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مفسر کا اپنا ذاتی رجحان بھی جھلکتا ہے، لیکن یہ رجحان کبھی بھی قرآن کی مراد پر غالب نہیں آتا۔ مثلاً جہاں انہیں کسی آیت میں اخلاقی پہلو نمایاں نظر آتا ہے، وہاں وہ اس پہلو پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہیں، اور جہاں کسی آیت کا تعلق سماجی یا سیاسی مسائل سے ہوتا ہے، وہاں وہ اس کے تاریخی پس منظر کو بیان کرتے ہیں۔ یہ توازن اس بات کا ثبوت ہے کہ مفسر نے اپنے ذہن کو قرآن کے تابع رکھا، نہ کہ قرآن کو اپنے ذہن کے تابع۔

آخر میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ یہ تفسیر اپنے دور کی ایک اہم علمی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ وہ دور جب مسلمان ایک طرف مغربی فکر کے اثر سے اپنی روایت سے کٹ رہے تھے، اور دوسری طرف جامد تقلید کا شکار ہو کر قرآن سے براہِ راست رہنمائی لینے کی صلاحیت کھو رہے تھے، ایسے میں ایک ایسی تفسیر کا سامنے آنا جو قرآن کو اس کے اصل مقام پر واپس لے جائے، ایک بڑی خدمت ہے۔ یہ تفسیر نہ صرف علماء کے لیے بلکہ ہر اس شخص کے لیے مفید ہے جو قرآن کو سمجھنا چاہتا ہے، اور اس کی ہدایت کو اپنی زندگی میں نافذ کرنا چاہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس تفسیر کو مفسر کے لیے صدقۂ جاریہ بنائے، اور اس کے ذریعے امت کے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔ آمین۔

[illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔ [

يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ
خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں ایسی ہے کہ جیسے ایک دانہ
أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ
اس نے اگیں سات بالیں ہر بالی میں سو سو دانے ۞
وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٦١﴾
اور اللہ بڑھاتا ہے جس کے واسطے چاہے اور اللہ بے انتہا دینے والا ہے سب کچھ جانتا ہے
الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا
جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں پھر
يُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى ۙ لَّهُمْ أَجْرُهُمْ
خرچ کر کے پیچھے نہ احسان رکھتے ہیں نہ ایذا دیتے ہیں ان کے لئے ہے ثواب ان کا
عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٢٦٢﴾
اپنے رب کے پاس اور نہ کچھ ڈر ہے ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۞
قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ
اچھا بولنا اور درگزر کرنا بہتر ہے اس خیرات سے جس
يَتْبَعُهَا أَذًى ۗ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ﴿٢٦٣﴾ يَا أَيُّهَا
کے پیچھے ہو ستانا اللہ بے پروا ہے بردبار ہے ۞ اے
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَ
ایمان والو مت ضائع کرو اپنی خیرات احسان رکھ کر اور

الْأَذَىٰ كَالَّذِي يُنفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ
ایذا دے کر اس شخص کی طرح جو خرچ کرتا ہے اپنا مال لوگوں کے دکھانے کو اور ایمان نہیں
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ
رکھتا اللہ پر اور پچھلے دن ۞ سو اس کی مثال ایسی ہے جیسے صاف پتھر کہ اس پر مٹی

تراویح

نزل ١

رکوع ٣٠ ٣٠ ٣٠

تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا ۖ لَا
ہو پھر اس پر زور کا مینہ
يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا ۗ وَاللَّهُ لَا
وہ قابو نہیں رکھتے کسی چیز پر اس سے جو کمایا انہوں نے اور اللہ نہیں
يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٢٦٤﴾ وَمَثَلُ الَّذِينَ
راہ دکھاتا کافر لوگوں کو اور مثال ان لوگوں کی جو
يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَ
خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی خوشی حاصل کرنے کو اور
تَثْبِيتًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ
اپنے دلوں کو ثابت کرکر کہ جیسے ایک باغ ہے بلند زمین پر اچھی
أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۖ فَإِن لَّمْ
پڑا اس پر زور کا مینہ تو دونا پھل لایا اور اگر
يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ
پڑا اس پر مینہ تو اوس ہی کافی ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے
أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَن تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ
کیا چاہتا ہے تم میں کوئی کہ ہو اس کا باغ
وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُ فِيهَا
انگور کا جس کے نیچے بہتی ہیں اس کے نیچے نہریں اس کو اس باغ میں
مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ
اور سب قسم کے میوے حاصل ہیں اور آیا اس پر بڑھاپا اور اس کے
ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ
اولاد ہیں ضعیف تب آپڑا اس باغ پر ایک بگولہ جس میں آگ

صلوٰ ۱

موضح قرآن ۔ ف اور جتلایا کہ خیرات کی جیسے ایک دانہ بویا اور سات بالیں نکلیں سات سو دانے ہوئے ایسا خدا کی نیت سے خرچ کیا تو جیسے دانہ برباد ہوا جو خرچ میں ریا تھا وہی حال ہوا جس نے خیرات کی تھی جیسے مینہ زیادہ ہو گیا اسی میں سے کیا اگے گا ۔ ف جیسے مینہ سے اوسوں ملا ہوا مٹی نرم کرتا اور اوس سے دانہ خوب پھولتا ہے اور پھر دونا مال پیدا ہوتا ہے اور تھوڑا بھی کام آتا ہے ۔ جیسے خاص زمین پر باغ ہو تو ہمیشہ پھل دیتا ہے اسی طرح وہ شخص جو اللہ کی خوشی کے واسطے اپنا دل ثابت کرکے خرچ کرے اس کا خرچ ضائع نہیں جاتا ۔ ف جیسے کوئی باغ والا اپنے میوے کھاتا ہے جیسے کچھ زیادہ جتاتا یا میوے لیتے اور مزدور کو کچھ نہ دیتا ہو ۔

فتح الرحمٰن ۔ ف ترجمہ ایسا حاصل ہے جس سے ریا کی بیخ کنی اور دنیا کی خلید کا حصول ثابت ہو اور آخرت کی بھلائی ظاہر ہو ۔ اگر دنیا کی خلید کو آخرت کی بھلائی پر ترجیح دی جائے تو یہ ایسا ہے جیسے کوئی شخص اپنے باغ کو جو پھلوں سے لدا ہوا ہو اور اس کے نیچے نہریں بہتی ہوں اور اس کے ساتھ ہی اس کے مالک کے بڑھاپے کا زمانہ ہو اور اس کے بچے ابھی ناتواں ہوں ایسے وقت میں ایک بگولہ آگ کا اس باغ پر آ پڑے اور وہ باغ جل کر خاک ہو جائے ۔ ایسا ہی حال اس شخص کا ہے جو اپنے صدقات کو ریا کاری سے ضائع کر دے ۔ ۱۲

وَحَرُمَتْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ
حرمت اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لئے اپنے احکام
تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ۭ قُلْ
غور کرو ۝ دنیا اور آخرت میں اور پوچھتے ہیں تجھ سے یتیموں کو کہہ
اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۭ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
سنوارنا ان کا بہتر ہے اور اگر ملا لو ان کو اپنے ساتھ تو وہ بھائی ہیں تمہارے اور اللہ جانتا ہے
الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
بگاڑنے والا سنوارنے والے کو اور اگر چاہتا اللہ تو تم کو مشکل میں ڈالتا بیشک اللہ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ
زبردست ہے حکمت والا ۝ اور نکاح نہ کرو مشرک عورتوں سے جب تک ایمان نہ لائیں اور البتہ لونڈی

ع ۱۴

مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا
ایمان والی بہتر ہے مشرک عورت سے اگرچہ وہ تم کو اچھی لگے اور نکاح نہ کرو
الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ
مشرک مردوں سے جب تک ایمان نہ لائیں اور البتہ غلام ایمان والا بہتر ہے مشرک مرد سے
وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا
اگرچہ وہ تم کو اچھا لگے یہ لوگ بلاتے ہیں آگ کی طرف اور اللہ بلاتا ہے
اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
جنت کی طرف اور بخشش کی اپنے حکم سے اور بیان کرتا ہے اپنے احکام لوگوں کے لئے شاید
يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ
وہ نصیحت پکڑیں ۝ اور پوچھتے ہیں تجھ سے حیض کو کہہ دے وہ ناپاکی ہے

فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ
سو الگ رہو عورتوں سے حیض میں اور نزدیک نہ جاؤ ان کے جب تک پاک نہ ہو لیں

فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
پھر جب پاک ہو لیں تو جاؤ ان کے پاس جس جگہ سے تم کو حکم دیا اللہ نے اللہ خوش رکھتا ہے

التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝ نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا
توبہ کرنے والوں کو اور خوش رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو ۝ تمہاری عورتیں کھیتی ہیں تمہاری سو جاؤ

حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۠ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا
اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو اور آگے بھیجو اپنے واسطے اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان رکھو

اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً
کہ تم کو ملنا ہے اس سے اور خوش خبری سنا دے ایمان والوں کو ۝ اور نہ ٹھہراؤ اللہ کو نشانہ

لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ
اپنی قسموں کا کہ نیکی نہ کرو اور پرہیزگاری نہ کرو اور صلح نہ کراؤ لوگوں میں اور اللہ

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ
سنتا ہے جانتا ہے ۝ نہیں پکڑتا تم کو اللہ بیہودہ قسموں پر

وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝
لیکن پکڑتا ہے تم کو اس پر جو کمائی دل تمہارے اور اللہ بخشنے والا ہے تحمل والا ۝

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ
جو لوگ قسم کھا بیٹھتے ہیں اپنی عورتوں سے ان کو مہلت ہے چار مہینے پھر اگر

فَاءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ ۭ فَاِنَّ
رجوع کر لیں تو اللہ بخشنے والا ہے مہربان ۝ اور اگر ٹھان لیں طلاق تو اللہ

اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ
سنتا ہے جانتا ہے ۝ اور طلاق والی عورتیں رکھیں اپنے تئیں تین

قُرُوْۗءٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ
حیض تک اور حلال نہیں ان کو کہ چھپائیں جو پیدا کیا اللہ نے ان کے پیٹ میں

اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ
اگر ایمان رکھتی ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر اور خصم ان کے حق رکھتے ہیں

بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۭ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ
پھیر لینے کا ان کو اس مدت میں اگر چاہیں سنوار لینا اور عورتوں کا حق ہے

عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
ویسا ہی دستور پر جیسا حق ہے عورتوں پر مردوں کا دستور کے موافق اور مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ ہے اور اللہ

حَكِيْمٌ ۝ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ
زبردست ہے حکمت والا ۝ طلاق دو بار ہے پھر رکھ لینا بھلائی سے یا چھوڑ دینا

بِاِحْسَانٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـــًٔا
خوبی سے اور حلال نہیں تم کو کہ لو جو کچھ دیا ہے تم نے ان کو کچھ

اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا
مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ قائم نہ رکھیں گے حدیں اللہ کی پھر اگر تم کو اندیشہ ہو کہ قائم نہ رکھیں گے

حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ۭ تِلْكَ حُدُوْدُ
حدیں اللہ کی تو گناہ نہیں دونوں پر اس میں جو عورت بدلہ دے کر چھوٹ جائے یہ باندھی ہوئی ہیں

اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ
اللہ کی حدیں سو ان سے آگے نہ بڑھو اور جو کوئی آگے بڑھے اللہ کی حدوں سے تو وہی لوگ

الظّٰلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ
ظالم ہیں ۝ پھر اگر طلاق دی عورت کو تو حلال نہیں اس کو پھر بعد اس کے جب تک نکاح نہ کرے

زَوْجًا غَيْرَهٗ ۭ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ
اور خاوند سے پھر اگر طلاق دے دے خاوند دوسرا تو گناہ نہیں دونوں پر کہ پھر آپس میں مل جائیں

اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا
اگر خیال کریں کہ قائم رکھیں گے حدیں اللہ کی اور یہ حدیں ہیں اللہ کی بیان کرتا ہے ان کو

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ
واسطے جاننے والوں کے ۝ اور جب طلاق دو تم عورتوں کو پھر پہنچیں اپنی میعاد

فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۠ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ
تو رکھ لو ان کو بھلائی سے یا چھوڑ دو ان کو بھلائی سے اور نہ رکھو ان کو

ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَا
ستانے کو کہ زیادتی کرو اور جو کوئی یہ کام کرے تو اس نے برا کیا اپنا اور نہ

تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
ٹھہراؤ اللہ کے حکموں کو ہنسی اور یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر

وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ۚ وَاتَّقُوا
اور جو اتارا تم پر کتاب اور حکمت کی باتیں نصیحت کرتا ہے تم کو اس سے اور ڈرتے رہو

اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ
اللہ سے اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے ۝ اور جب طلاق دو تم

النِّسَاۗءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ
عورتوں کو پھر پہنچیں اپنی میعاد تو نہ روکو ان کو اس سے کہ نکاح کر لیں اپنے خاوندوں سے

اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ
جب راضی ہو جائیں آپس میں دستور کے موافق یہ نصیحت ہے اس شخص کو جو

مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ
تم میں ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ بات تمہارے واسطے ستھرائی کی ہے اور پاکیزگی کی ہے

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ
اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ۝ اور مائیں دودھ پلائیں

اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۭ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۭ
اپنے بچوں کو پورے دو برس جو کوئی چاہے کہ پوری کرے دودھ پلانے کی مدت

وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ لَا
اور باپ پر لازم ہے کھانا ان کا اور کپڑا ان کا دستور کے موافق کسی پر

تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَاۗرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ
بوجھ نہ ڈالا جائے مگر اس کی طاقت کے موافق نہ ستائی جائے ماں اپنے بچہ کے سبب سے اور نہ باپ

لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا
اپنے بچہ کے سبب سے اور وارث پر ہے ایسا ہی حکم پھر اگر دونوں چاہیں دودھ چھڑانا

عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۭ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ
آپس کی رضامندی سے اور صلاح سے تو گناہ نہیں دونوں پر اور اگر تم چاہو

اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ
کہ دودھ پلوائیں اپنے بچوں کو تو گناہ نہیں تم پر جب حوالہ کر دو جو

اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا
دینا تھا دستور کے موافق اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان رکھو کہ اللہ جو

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا
تم کرتے ہو دیکھتا ہے ۝ اور جو لوگ مر جائیں تم میں سے اور چھوڑ جائیں بیبیاں

يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ
تو رکھیں اپنے تئیں چار مہینے اور دس دن پھر جب پہنچیں اپنی میعاد

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ
تو گناہ نہیں تم پر اس کام میں جو کریں اپنے حق میں دستور کے موافق

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ
اور اللہ جو تم کرتے ہو خبر رکھتا ہے ۝ اور گناہ نہیں تم پر اس میں جو اشارہ کرو

بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاۗءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ
عورتوں سے نکاح کی بات یا چھپا رکھو اپنے جی میں اللہ جانتا ہے

اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ
کہ تم یاد کرو گے ان کو لیکن وعدہ نہ کرو ان سے چھپ کر مگر

تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى
یہ کہ کہو کوئی بات دستور کے موافق اور نہ ٹھہراؤ گرہ نکاح کی جب تک

يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ
پہنچے لکھا اپنی میعاد کو اور جان رکھو کہ اللہ جانتا ہے جو تمہارے جی میں ہے

فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
سو ڈرتے رہو اس سے اور جان رکھو کہ اللہ بخشنے والا ہے تحمل والا ۝ گناہ نہیں تم پر

اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖ
اگر طلاق دو تم عورتوں کو جب تک ہاتھ نہ لگایا ہو ان کو یا مقرر کر دیا ہو ان کا مہر

وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا
اور دستور کے موافق دو ان کو مقدور والے پر اس کے مقدور کے موافق اور تنگ دست پر اس کے مقدور کے موافق

بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ
دستور کے موافق لازم ہے نیکی کرنے والوں پر ۝ اور اگر طلاق دو تم ان کو

قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا
پیشتر اس کے کہ ہاتھ لگاؤ ان کو اور مقرر کر چکے ہو ان کا مہر تو آدھا دینا

فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۭ
مقرر کیا ہے جو تم نے مگر یہ کہ معاف کر دیں عورتیں یا معاف کر دے وہ شخص جس کے ہاتھ میں ہے گرہ نکاح کی

وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۭ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۭ
اور تمہارا معاف کر دینا نزدیک ہے پرہیزگاری سے اور نہ بھولو تم آپس کی بزرگی

اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ
بیشک اللہ جو تم کرتے ہو دیکھتا ہے ۝ نگہبانی کرو نمازوں کی اور بیچ کی نماز

الْوُسْطٰى ۤ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ
کی اور کھڑے رہو اللہ کے آگے ادب سے ۝ پھر اگر تم کو اندیشہ ہو تو پیدل یا سوار

فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا
پھر جب امن میں ہو جاؤ تو یاد کرو اللہ کو جس طرح سکھایا تم کو جو نہ تھے

تَعْلَمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً
تم جانتے ۝ اور جو لوگ مر جائیں تم میں سے اور چھوڑ جائیں بیبیاں تو وصیت کر جائیں

لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا
اپنی بیبیوں کے واسطے خرچ دینا ایک برس تک بغیر نکالنے کے پھر اگر وہ نکل جائیں تو

جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۭ
گناہ نہیں تم پر اس کام میں جو کریں اپنے حق میں دستور کے موافق

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ
اور اللہ زبردست ہے حکمت والا ۝ اور طلاق والی عورتوں کو خرچ دینا دستور کے موافق

حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ
لازم ہے پرہیزگاروں پر ۝ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لئے اپنے احکام

تَعْقِلُوْنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ
شاید تم سمجھو ۝ کیا نہیں دیکھا تو نے ان لوگوں کو جو نکلے اپنے گھروں سے اور وہ

اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۭ
ہزاروں تھے موت کے ڈر سے پھر کہا ان کو اللہ نے مر جاؤ پھر جلا دیا ان کو

اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
بیشک اللہ فضل والا ہے لوگوں پر اور لیکن اکثر لوگ

يَشْكُرُوْنَ ۝ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
شکر نہیں کرتے ۝ اور لڑو اللہ کی راہ میں اور جان رکھو کہ اللہ سنتا ہے

عَلِيْمٌ ۝ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ
جانتا ہے ۝ کون ہے جو قرض دے اللہ کو قرض اچھا پھر بڑھا دے اس کو

اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝
کئی گنا اللہ روزی تنگ کرتا ہے اور کشادہ کرتا ہے اور اسی کی طرف پھرو گے ۝

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ
کیا نہیں دیکھا تو نے سرداروں کو بنی اسرائیل کے پیچھے موسیٰ کے

اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ
جب کہا اپنے نبی کو کہ مقرر کر دے ہمارے لئے ایک بادشاہ کہ لڑیں ہم اللہ کی راہ میں

قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ
کہا نبی نے شاید تم کو یہ ہے کہ اگر تم پر لڑائی فرض ہو پھر تم نہ لڑو

قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ
کہا وہ کیا وجہ ہے ہم کو کہ نہ لڑیں ہم اللہ کی راہ میں اور ہم نکالے گئے ہیں

دِيَارِنَا وَاَبْنَاۗىِٕنَا ۭ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا
اپنے گھروں سے اور اپنے بیٹوں سے پھر جب فرض ہوئی ان پر لڑائی پھر گئے سب

قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ
تھوڑے سے ان میں اور اللہ جانتا ہے ظالموں کو ۝ اور کہا ان کو نبی ان کے

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ۭ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ
بیشک اللہ نے مقرر کر دیا تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ کہا کیونکر ہو سکتی ہے اس کو

الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ
بادشاہی ہم پر اور ہم حق رکھتے ہیں بادشاہی کا اس سے اور نہیں دی گئی اس کو گنجائش

الْمَالِ ۭ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي
مال کی کہا نبی نے بیشک اللہ نے پسند کیا اس کو تم پر اور زیادہ دی اس کو کشادگی

الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ
علم میں اور جسم میں اور اللہ دیتا ہے اپنا ملک جس کو چاہے اور اللہ

وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ
وسعت والا ہے جاننے والا ۝ اور کہا ان کو نبی ان کے نشانی اس کی بادشاہی کی یہ ہے کہ آئے تم کو

التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ
صندوق اس میں تسکین ہے تمہارے رب کی طرف سے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں جو چھوڑ گئے ہیں

مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
موسیٰ کے گھرانے اور ہارون کے گھرانے کے فرشتے اٹھا لائیں گے بیشک اس میں

لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ
نشانی ہے تمہارے لئے اگر تم ایمان رکھتے ہو ۝ پھر جب نکلا طالوت لشکر لے کر

قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ
بولا بیشک اللہ تمہاری آزمائش کرنے والا ہے ایک نہر سے سو جو کوئی پیئے گا اس سے تو وہ میرا نہیں

وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً ۢ بِيَدِهٖ ۚ
اور جو کوئی نہ چکھے گا اس کو وہ میرا ہے مگر جو کوئی بھر لے ایک چلو اپنے ہاتھ سے

فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ
پھر پیا اس میں سے مگر تھوڑے سے ان میں پھر جب پار ہوا وہ اور جو لوگ

اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ۭ
ایمان لائے اس کے ساتھ کہا ہم میں طاقت نہیں آج جالوت اور اس کے لشکر سے

قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ
کہا جن لوگوں کو خیال تھا کہ ملنا ہے اللہ سے کتنی ہی جماعتیں تھوڑی

غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝
غالب ہوئیں بڑی جماعتوں پر اللہ کے حکم سے اور اللہ ساتھ ہے صبر کرنے والوں کے ۝

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا
اور جب نکلے جالوت اور اس کے لشکر کے سامنے کہا اے رب ہمارے ڈال دے ہم پر صبر

وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَهَزَمُوْهُمْ
اور جما دے ہمارے پاؤں اور مدد کر ہم کو کافر لوگوں پر ۝ پھر ہرا دیا ان کو

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ
اللہ کے حکم سے اور مار ڈالا داؤد نے جالوت کو اور دی اللہ نے داؤد کو بادشاہی اور حکمت

وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَاۗءُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
اور سکھائی اس کو جو چاہا اور اگر نہ ہٹاتا اللہ لوگوں کو ایک کو ایک سے

لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝ تِلْكَ
تو خراب ہو جاتی زمین لیکن اللہ فضل والا ہے جہان والوں پر ۝ یہ

اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝
آیتیں ہیں اللہ کی پڑھتے ہیں ہم تجھ پر ٹھیک ۝ اور تو ہے بھیجے ہوؤں میں

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ
یہ رسول ہیں ہم نے فضیلت دی ایک کو ایک پر ان میں کسی سے اللہ نے کلام کیا

وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۭ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ
اور کسی کا درجہ بڑھایا اور دیں ہم نے عیسیٰ بیٹے مریم کے کھلی نشانیاں

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ
اور قوت دی اس کو روح القدس سے اور اگر چاہتا اللہ تو نہ لڑتے وہ لوگ جو

بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ
پیچھے ان کے بعد اس کے کہ پہنچ چکیں ان کو نشانیاں لیکن انہوں نے اختلاف کیا پھر ان میں

مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۠
کوئی ایمان لایا اور کوئی کافر ہوا اور اگر چاہتا اللہ تو نہ لڑتے

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا
لیکن اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے ۝ اے ایمان والو خرچ کرو

مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِ

فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ ۗ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿٢٧٠﴾ إِن
تُبْدُوا الصَّدَقَٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۖ وَإِن تُخْفُوهَا
وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ
عَنكُم مِّن سَيِّـَٔاتِكُمْ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٧١﴾
لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَىٰهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن
يَشَاءُ ۗ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنفُسِكُمْ ۚ وَمَا
تُنفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ ۚ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ
خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿٢٧٢﴾ لِلْفُقَرَاءِ
الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا
فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ
تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْـَٔلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا ۗ وَ

سورۃ فتح قرآن ف۱ میں مسلمانوں کو فتح و نصرت کی بشارت دی گئی ہے۔ اللہ کے سوا کسی کی نیابت نہ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ ف۲ الفتح کے لغوی معنی کھولنے کے ہیں۔ اس سورت میں فتح مکہ کی بشارت دی گئی ہے۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی جب اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی۔

مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝٢٧٣ اَلَّذِيْنَ
جو تم خرچ کرو گے اللہ کو معلوم ہے۔ وہ لوگ
يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً
خرچ کرتے ہیں اپنے مال رات کو اور دن کو چھپا کر اور ظاہر میں
فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
تو ان کے لیے ان کا اجر ہے ان کے رب کے پاس اور نہ کوئی خوف ہے ان پر
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٢٧٤ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا
اور نہ وہ غمگین ہوں گے جو لوگ کھاتے ہیں
لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ
نہیں کھڑے ہوں گے قیامت کے روز مگر جس طرح کھڑا ہوتا ہے وہ شخص کہ جس کو لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہے
مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ
شیطان نے چھو کر یہ حالت ان کی اس لیے ہوگی کہ انہوں نے کہا تھا کہ سودا بیچنا بھی تو ویسا ہی ہے جیسا
الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ
سود لینا حالانکہ اللہ نے حلال کیا ہے سودا بیچنے کو اور حرام کیا ہے سود لینے کو پھر جس کو
جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ
پہنچی نصیحت اپنے رب کی طرف سے اور وہ باز آ گیا تو اس کے لیے ہے جو پہلے ہو چکا
وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ
اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اور جو پھر وہی فعل کرے تو وہی لوگ ہیں دوزخ والے
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٢٧٥ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي
وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ گھٹاتا ہے اللہ سود اور
الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝٢٧٦ اِنَّ
خیرات کو اور اللہ دوست نہیں رکھتا کسی ناشکرے گنہگار کو

صدقات

موضح قرآن ف یعنی ثواب ہے ان کا۔ ف یعنی اللہ کے لیے ہیں مانگنے والے کو دیتے ہیں جیسے حضرت کے اصحاب تھے یا مدد کرتے ہیں حضرت کے دین کی جیسے غازی اور مجاہد جہاد کے لیے ہو یا اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا ہر نیک کام میں آتا ہے۔ ف یعنی جو کچھ خرچ کریں اللہ کو خبر ہے اس کے موافق جزا دے گا۔ ف یعنی جو کچھ خرچ کیا ہے اس کا ثواب ہے

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ
كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا
بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ
رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ۝ وَإِنْ
كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا
خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ وَاتَّقُوا يَوْمًا
تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَا
كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ ۚ وَ
جب تم آپس میں معاملہ کرو اور ادھار کا کسی وقت مقرر تک تو اس کو لکھ لیا کرو اور
لْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۚ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ
چاہیے کہ تمہارا لکھنے والا دیانتداری سے لکھے اور لکھنے والے
أَن يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ
اس کو لکھنا بھی اللہ نے سکھایا ہے پس لکھنا چاہیے اور لکھوانا چاہیے وہ شخص جس
الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ
پر حق ہے اور ڈرے اللہ سے جو اس کا رب ہے اور کم نہ کرے
مِنْهُ شَيْئًا ۚ فَإِن كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا
اس میں سے کچھ پھر اگر وہ شخص جس پر حق ہے بے عقل ہے
أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَن يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ
یا ضعیف ہے یا آپ نہیں لکھوا سکتا تو لکھوائے
وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ ۚ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِن
اس کا ولی انصاف سے اور گواہ کرو دو گواہ
رِّجَالِكُمْ ۖ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ
اپنے مردوں میں سے پھر اگر نہ ہوں دو مرد تو ایک مرد اور دو عورتیں ان
مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَن تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا
لوگوں میں سے جو تم کو پسند ہوں گواہوں میں تاکہ اگر بھول جائے ایک ان میں سے تو
فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ ۚ وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا
یاد دلا دے اس کو دوسری گواہ اور انکار نہ کریں گواہ جس وقت
مَا دُعُوا ۚ وَلَا تَسْئَمُوا أَن تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا
وہ بلائے جاویں اور لکھنے سے نہ لکھنے سے چھوٹا ہو معاملہ یا بڑا

منزل ۱

إِلَىٰ أَجَلِهِۦ ۚ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ ٱللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَٰدَةِ وَ
اس کی میعاد تک ۔۔۔ اس میں پوری انصاف ہے اللہ کے نزدیک اور درست رکھنے والی ہے گواہی کو

أَدْنَىٰٓ أَلَّا تَرْتَابُوٓا۟ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً حَاضِرَةً
اسی کی نزدیک ہے کہ نہ شک کرو ۔۔۔ مگر یہ سودا ہو

تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ
نقد دیتے ہو اس کو آپس میں ۔۔۔ تم پر کچھ گناہ نہیں اس کو نہ لکھو

وَأَشْهِدُوٓا۟ إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۖ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَلَا
اور گواہ کر لیا کرو جب تم سودا کرو ۔۔۔ اور نقصان نہ کرے لکھنے والا اور نہ

شَهِيدٌ ۚ وَإِن تَفْعَلُوا۟ فَإِنَّهُۥ فُسُوقٌۢ بِكُمْ ۗ وَٱتَّقُوا۟
گواہ اور اگر ایسا کرو تو یہ گناہ کی بات ہے تم کو اور ڈرتے رہو

ٱللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ ٱللَّهُ ۗ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ۝٢٨٢ وَإِن
اللہ ۔۔۔ اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے ۔۔۔ ف اور

كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا۟ كَاتِبًا فَرِهَٰنٌ
تم سفر میں ہو اور نہ پاؤ کوئی لکھنے والا تو گرو

مَّقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ
باتھ میں ہو ۔۔۔ پھر اگر اعتبار کرے ایک دوسرے کا تو چاہیے کہ ادا کر دے ادا

ٱلَّذِى ٱؤْتُمِنَ أَمَٰنَتَهُۥ وَلْيَتَّقِ ٱللَّهَ رَبَّهُۥ ۗ وَلَا
کرے وہ شخص کہ جس پر اعتبار کیا جائے امانت ۔۔۔ اور ڈرتا رہے اللہ سے جو رب ہے اس کا

تَكْتُمُوا۟ ٱلشَّهَٰدَةَ ۚ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُۥٓ ءَاثِمٌ
مت چھپاؤ گواہی کو ۔۔۔ اور جو شخص اس کو چھپاوے گا گنہگار ہے

قَلْبُهُۥ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝٢٨٣ لِّلَّهِ مَا فِى
دل اس کا ۔۔۔ اور اللہ تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہے ۔۔۔ اللہ ہی کا ہے جو

منزل ١

تلك الرسل ٣ | ٣٦ | البقرة ٢

إِلَىٰ أَجَلِهِ ذَلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَ
اس کی میعاد تک ۔۔۔ اس میں پوری انصاف ہے اللہ کے نزدیک اور درست رکھنے والی ہے گواہی کو

أَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً
اسی کی نزدیک ہے کہ نہ شک کرو ۔۔۔ مگر یہ سودا ہو

تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا
نقد دیتے ہو اس کو آپس میں ۔۔۔ تم پر کچھ گناہ نہیں اس کو نہ لکھو

وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا
اور گواہ کر لیا کرو جب تم سودا کرو ۔۔۔ اور نقصان نہ کرے لکھنے والا اور نہ

شَهِيدٌ وَإِن تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا
گواہ اور اگر ایسا کرو تو یہ گناہ کی بات ہے تم کو اور ڈرتے رہو

اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ وَإِن
اللہ ۔۔۔ اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے ۔۔۔ ف اور

كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ
تم سفر میں ہو اور نہ پاؤ کوئی لکھنے والا تو گرو

مَّقْبُوضَةٌ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ
ہاتھ میں ہو ۔۔۔ پھر اگر اعتبار کرے ایک دوسرے کا تو چاہیے کہ ادا کر دے ادا

الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا
کرے وہ شخص کہ جس پر اعتبار کیا جائے امانت ۔۔۔ اور ڈرتا رہے اللہ سے جو رب ہے اس کا

تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ
مت چھپاؤ گواہی کو ۔۔۔ اور جو شخص اس کو چھپاوے گا گنہگار ہے

قَلْبُهُ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ لِّلَّهِ مَا فِي
دل اس کا ۔۔۔ اور اللہ تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہے ۔۔۔ اللہ ہی کا ہے جو

منزل ١

ف ۔۔۔ اس آیت میں اور جو آگے تقید کا بیان ہے وہ سب لے دے کا اس پر ہے کہ لین دین میں نقد ہو تو بہتر ہے اور نسیہ ہو تو لکھ لینا بہتر ہے اور گواہ کر لینا بہتر ہے اور یہ سب حکم ہیں ارشاد کے طور پر نہ کہ فرض اور واجب کے اور جو کوئی ان کو نہ مانے گا گناہ گار نہ ہوگا اور نہ کوئی اس کو سزا دے گا ہاں اس کا نقصان ہوگا کہ نہ لکھنے سے بھول جائے گا اور نہ گواہ کر لینے سے جھگڑا چکے گا اور نہ گرو لینے سے مال ہاتھ آئے گا۔ منہ

موضح قرآن ف اس آیت میں اور جو آگے تقید کا بیان ہے وہ سب لے دے کا اس پر ہے کہ لین دین میں نقد ہو تو بہتر ہے اور نسیہ ہو تو لکھ لینا بہتر ہے اور گواہ کر لینا بہتر ہے اور یہ سب حکم ہیں ارشاد کے طور پر نہ کہ فرض اور واجب کے اور جو کوئی ان کو نہ مانے گا گناہ گار نہ ہوگا اور نہ کوئی اس کو سزا دے گا ہاں اس کا نقصان ہوگا کہ نہ لکھنے سے بھول جائے گا اور نہ گواہ کر لینے سے جھگڑا چکے گا اور نہ گرو لینے سے مال ہاتھ آئے گا۔ منہ

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ
اللہ کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور اگر ظاہر کرو گے اپنے جی کی بات کو
اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۭ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ
یا چھپاؤ گے اس کو حساب لے گا تم سے اللہ پھر بخشے گا جس کو چاہے
وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝
اور عذاب دے گا جس کو چاہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے
اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ
مان لیا رسول نے جو کچھ اترا اس پر اس کے رب کی طرف سے اور
الْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ
مسلمانوں نے بھی سب نے مانا اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو
وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا
اور اس کے رسولوں کو کہ ہم فرق نہیں کرتے کسی کے بیچ اس کے رسولوں میں اور کہا
سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝
ہم نے سنا اور قبول کیا ہم مانگتے ہیں تیری بخشش اے ہمارے رب اور تیری طرف کو پھرنا ہے
لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
نہیں تکلیف دیتا اللہ کسی جی کو مگر اس کے جی کے موافق اس کو ملے گا جو اس نے کمایا
مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ
اور اس پر پڑے گا جو اس نے کیا اے رب ہمارے پکڑ نہ کر ہم کو اگر بھولیں یا چوکیں
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ
اے رب ہمارے اور نہ رکھ ہم پر بوجھ جیسا رکھا تھا
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
ہم سے اگلے
اور ہم پر نہ رکھ اے رب ہمارے اور نہ ہم سے اٹھوا جو ہم کو طاقت نہیں

وَاعْفُ عَنَّا ۠ وَاغْفِرْ لَنَا ۠ وَارْحَمْنَا ۠ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا
اور درگزر کر ہم سے اور بخش دے ہم کو اور رحم کر ہم پر تو ہمارا مالک ہے سو مدد کر ہم کو

عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝
کافر لوگوں پر

منزل ۱

سنت اللہ ۱۲ پارہ ۳

سر نہ کھولنے کی وجہ ۱۲ پارہ ۳

سر نہ کھولنے کی وجہ ۱۲ پارہ ۳

ف ۱ یہاں سے سورت کے آخر تک بہت سے حضرات کو خیال ہوا ہے کہ یہ سب آیتیں منسوخ ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ یہ سب محکم ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ بعض محکم ہیں اور بعض منسوخ ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ یہ آیتیں نہ محکم ہیں نہ منسوخ ہیں بلکہ ان کا مضمون ہی ایسا ہے کہ ان کا حکم اور نسخ کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اور یہی قول صحیح ہے اور اسی کو ہم نے اختیار کیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان آیتوں میں جو کچھ مضمون ہے وہ ایسا ہے کہ اس کا حکم اور نسخ ہونا ممکن ہی نہیں ہے کیونک

وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا فَأَنْتَ مَوْلٰنَا
اور درگزر فرما ہم سے اور بخش دے ہم کو اور رحم کر ہم پر تو ہی ہمارا صاحب ہے

فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾
مدد کر ہماری ہم کو منکروں پر

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ آل عمران مدینہ میں نازل ہوئی اس میں دو سو آیتیں ہیں اور بیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿۲﴾ نَزَّلَ
الٓمّٓ ﴿۱﴾ اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے سب کا سنبھالنے والا اتاری

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ
تجھ پر کتاب سچی تصدیق کرتی ہے اگلی کتابوں کی

اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۳﴾ مِنْ قَبْلُ هُدًى
اتارا توریت اور انجیل اس سے پہلے ہدایت

لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لوگوں کے لئے اور اتارا قرآن بے شک جو منکر ہوئے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
اللہ کی آیتوں سے ان کو سخت عذاب ہے اور اللہ زبردست ہے

ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ
بدلہ لینے والا اللہ پر چھپی نہیں کوئی چیز زمین میں

وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿۵﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ
اور نہ آسمان میں وہی تو ہے جو صورت بناتا ہے تمہاری ماؤں کے پیٹ میں جس

اول دو باتیں سے تم کر چکے ہیں۔ دوسری منزل میں ان پر تفصیل ہو رہی ہے۔ اسی لئے یہاں ان کا اعادہ نہیں کیا گیا۔ اور ساتھ ہی اللہ کا اعتراف اور سامنے کے ساتھ ایک خاص قسم کی توجہ پیدا ہوتی ہے جس کے بعد بعض کو کے مخاطبوں کی اس کے ساتھ ہی ان کے پرتعلق ہونے کی بھی بیان کیا گیا ہے۔ رسولوں کے درمیان تفریق نہ کی جائے سے مراد یہ ہے کہ وہ تمام رسولوں کو مانتے ہیں۔ یہاں نہیں کہ کسی کے بعض کو مانیں اور بعض کو نہ مانیں جس طرح یہودیوں نے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عیسائیوں نے آپ کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی انکار کیا۔ ۱۲ منہ قانوا: الاضف: اس پر یہ پہلے ایمان لانا ذکر کرنا۔ یہاں اس کی اہانت اور بے قراری کا تذکرہ کیا وھو حکایۃ لاحسن الھم (الاعراف) والنوا ھی المرتکایۃ (بیضاوی ج ۲ ص ۶۰) سمعنا کے معنی اجبنا کے ہیں اور بعض اللہ سے پہلے علیٰ اہل محمود ہے تقاریر شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ بعض مفسرین نے اہل محمود ہذا ہے یعنی وہ سب زبان سے اعلان کرتے ہیں کہ اے اللہ ہم نے تیرے کلام کو سنا اور ہم اس کے ساتھ ہیں۔ مقام تحمید ہے کہ اور تیری حمد کرتے ہیں۔ ۱۲ منہ

سُورۂ بقرہ میں آیات توحید

۱۔ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ

سورۂ آل عمران

نام اس سورت کا نام اس کی آیت ۳۳ سے ماخوذ ہے جس میں آلِ عمران کا ذکر ہے۔

شانِ نزول مفسرین کا بیان ہے کہ یہ سورت نجران کے عیسائیوں کے ایک وفد کے متعلق نازل ہوئی جو ۹ھ میں مدینہ آیا تھا۔ اس وفد میں ساٹھ سوار تھے جن میں بیس بڑے بڑے پادری تھے۔ ان کے آنے کا مقصد یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آپ کے عقائد کا پتہ لگائیں۔ وفد کے آنے پر آپ نے ان کو اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے اس کو قبول نہ کیا اور بحث شروع کر دی۔ آپ نے ان کو مباہلہ کی دعوت دی۔ اس پر وہ لوگ مرعوب ہو کر واپس چلے گئے۔ (ابن ہشام، ج ۲، ص ۱۵۷ و ما بعدہ، تفسیر ابن کثیر)

سورۂ آل عمران اور سورۂ بقرہ میں گہرا ربط ہے۔

ربط ربط اوّل: سورۂ بقرہ میں قرآن کی حقانیت کا بیان تھا اور سورۂ آل عمران میں اس کی تصدیق ہے۔ سورۂ بقرہ میں یہود کی مخالفت کا ذکر تھا اور سورۂ آل عمران میں نصاریٰ کی مخالفت کا ذکر ہے۔ سورۂ بقرہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیرِ کعبہ کا ذکر تھا اور سورۂ آل عمران میں حضرت مریم علیہا السلام کی تعمیرِ بیت المقدس کا ذکر ہے۔ سورۂ بقرہ میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کا ذکر تھا اور سورۂ آل عمران میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تخلیق کا ذکر ہے۔ سورۂ بقرہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ذکر تھا اور سورۂ آل عمران میں حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے۔ سورۂ بقرہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں کا ذکر تھا اور سورۂ آل عمران میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل کا ذکر ہے۔ سورۂ بقرہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریت کا ذکر تھا اور سورۂ آل عمران میں حضرت عمران کی ذریت کا ذکر ہے۔ سورۂ بقرہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت کا ذکر تھا اور سورۂ آل عمران میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کا ذکر ہے۔ سورۂ بقرہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ذکر تھا اور سورۂ آل عمران میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے۔ سورۂ بقرہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا ذکر تھا اور سورۂ آل عمران میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا ذکر ہے۔ سورۂ بقرہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کا ذکر تھا اور سورۂ آل عمران میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کا ذکر ہے۔ سورۂ بقرہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت کا ذکر تھا اور سورۂ آل عمران میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت

شبہات کے جوابات

پہلے شبہ کا جواب: ۔۔۔ الخ

دوسرے شبہ کا جواب: ۔۔۔

تیسرا شبہ: ۔۔۔

شبہات متعلقہ رسالت

پہلے شبہ کا جواب: ۔۔۔

صحابہ میں سے ہر صحابی کو ترجیح دیتے ہیں اور یہ بھی اہل حق کا عقیدہ ہے۔ اس مقدمہ کی بنا پر ان کے تحت میں ہر فرد کو رکھا جائے گا۔

دوسرے شبہ کا جواب: وَاَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ (آل عمران: ۳۹) اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہیں کیونکہ ان کو سید اور حصور کہا گیا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صرف کلمۃ اللہ کہا گیا ہے۔

تیسرے شبہ کا جواب: فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ (آل عمران: ۷) جس سے یہ معلوم ہوا کہ متشابہات کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے اور جو لوگ متشابہات کے پیچھے پڑتے ہیں وہ اہل زیغ ہیں اس لئے ہم ان کے پیچھے نہیں پڑتے اور اس کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔

خلاصہ مضامین کی دوسری تقریر

سورۂ یوسف میں بھائیوں نے کہا تھا: وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ (یوسف: ۱۴) یعنی ہم ایک جماعت ہیں اگر ہم ایسا کریں تو ہم بڑے نقصان میں ہوں گے۔ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (یوسف: ۸) ہمارے باپ صریح غلطی پر ہیں۔ اِقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ (یوسف: ۹) یوسف کو قتل کرو یا کسی جگہ پھینک دو تاکہ تمہارے باپ کی توجہ تمہاری طرف ہو جائے اور اس کے بعد تم نیک بن جانا۔ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ (یوسف: ۱۰) ان میں سے ایک نے کہا یوسف کو قتل نہ کرو بلکہ کسی کنوئیں میں ڈال دو تاکہ کوئی قافلہ والا اٹھا لے جائے اگر تم کو کچھ کرنا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بھائیوں کی نیت اچھی تھی مگر عمل برا تھا۔ اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نیت اچھی تھی مگر عمل برا تھا۔

چار دس صفحوں کا اعادہ

پھر ہم نے ان اشتباہات کا ذکر کیا جن میں حضرت مسیح علیہ السلام کی یہ پیشگوئی مبتلا ہوئی کہ وہ سچا نبی جھوٹا نبی کی تمیز کرے گا۔ اور ان میں سے ہر ایک کا جواب دیا گیا۔ اور یہ بھی بتلایا گیا کہ یہ پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی۔

مضامین پر جرح کا اجمالی جواب

پھر کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہمارے ان مضامین کا کوئی جواب نہیں ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ (البقرۃ: ۶) جن لوگوں کے دل پر مہر لگ چکی ہے ان کے سامنے کوئی دلیل پیش کی جائے وہ ہرگز نہیں مانیں گے۔

توحید

اس امر کی تحقیق ہے کہ اس سورت میں بھی بعد کے کچھ حصہ کو پہلے کے ساتھ ملا دیا ہے۔ (ترجمہ کا ضروری بیان کیا گیا ہے)

پہلی بار پہلے حصہ میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا بیان ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ (الانعام: ۱) سے شروع ہوا ہے۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی توحید کا بیان ہے۔ اس کے بعد

رسالت

سورۂ آلِ عمران کا خلاصہ

پہلا حصہ - توحید

يَشَآءُ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ هُوَ الَّذِيْ
وہی ہے جو
اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ
اتاری تجھ پر کتاب اس میں آیتیں ہیں صاف معنی کی وہی اصل ہیں کتاب کی
اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
اور دوسری ہیں جن کے معنی پورے نہیں معلوم سو جن کے
زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ
دل میں کجی ہے وہ پیروی کرتے ہیں مشتبہات کی
وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَ
اور مطلب فہم کرنے کے سے اور ان کا مطلب کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے اور
الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ
مضبوط علم والے کہتے ہیں ہم اس پر یقین لائے سب ہمارے رب کی
عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ رَبَّنَا
طرف سے اور نہیں سمجھتے مگر عقل والے اے
لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ
نہ پھیر ہمارے دلوں کو جب تو ہم کو ہدایت کر چکا اور عنایت کر ہم پر اپنے
لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ
پاس سے رحمت بیشک تو ہی ہے بڑا دینے والا اے
جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا
جمع کرنے والے لوگوں کو ایک دن میں کہ شک نہیں اس میں بیشک اللہ خلاف نہیں
يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ
کرتا وعدہ کو بیشک جو لوگ کافر ہوئے کام نہ آویں گے ان کو

مآئل ۱

ف ۱ یعنی سورت میں ضرور کوئی مضمون ہے۔ رحمانیہ) اور نہ ایسا ہے کہ قرآن کی صرف چند آیتیں ہی سمجھ میں آتی ہوں اور باقی سب آیتیں ایسی ہوں جن کا مطلب کوئی نہیں جانتا۔ (موضح) ف ۲ یعنی جن کے دل ٹیڑھے ہیں وہ ان آیتوں کے پیچھے پڑتے ہیں جن کا مطلب صاف نہیں ہے تاکہ لوگوں کو بہکائیں اور اپنی مطلب کی باتیں ان سے نکالیں۔ (موضح) ف ۳ یعنی ان آیتوں کا ٹھیک مطلب اللہ ہی جانتا ہے اور جو اس کے بتانے سے جانیں وہ جانتے ہیں۔ (موضح) ف ۴ یعنی ان آیتوں کا مطلب ہم کو معلوم نہیں ہوا تو کیا ہوا ہم ان پر ایمان لائے ہیں اور ان کو سچ جانتے ہیں۔ (موضح) ف ۵ یعنی ہم کو ہدایت دے کر ٹیڑھا نہ کر دیجیو۔ (موضح) ف ۶ یعنی ہم کو ہدایت دے کر ٹیڑھا نہ کر دیجیو۔ (موضح) ف ۷ یعنی ہم کو ہدایت دے کر ٹیڑھا نہ کر دیجیو۔ (موضح) ف

عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ وَ
ان کے مال اور نہ ان کی اولاد
اُولٰۗىِٕكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ
وہ آگ کا ایندھن ہوں گے جیسے دستور
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ
جو ان سے پہلے گزرے ہیں انہوں نے جھٹلایا ہمارے حکموں کو پھر پکڑا
اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ قُلْ
اللہ نے ان کے گناہوں پر اور اللہ کا عذاب سخت ہے کہہ دے
لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ
کافروں کو اب تم مغلوب ہو گے اور ہانکے جاؤ گے دوزخ کی طرف
وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ
اور کیا برا ٹھکانا ہے تحقیق ہو چکا ہے تمہارے لیے نشان دو گروہوں میں جو
الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ
آپس میں ملے ایک گروہ لڑتا ہے اللہ کی راہ میں اور دوسرا گروہ کافروں کا
يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ
دیکھتے ہیں ان کو اپنے سے دونے آنکھوں سے صریح اور اللہ زور دیتا ہے
بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ
اپنی مدد سے جس کو چاہتا ہے بیشک اس میں عبرت ہے دیکھنے والوں کو
زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِيْنَ
زینت دیا گیا لوگوں کو مرغوب چیزوں کی محبت سے جیسے عورتیں اور بیٹے
وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
اور خزانے جمع کیے ہوئے سونے کے اور چاندی کے

صارل ۱

۱۔ اس جملہ کی تفسیر میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۲۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۳۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۴۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۵۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۶۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۷۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۸۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۹۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۱۰۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۱۱۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۱۲۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۱۳۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۱۴۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۱۵۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۱۶۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۱۷۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۱۸۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۱۹۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۲۰۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۲۱۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۲۲۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۲۳۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۲۴۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۲۵۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۲۶۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۲۷۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۲۸۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۲۹۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۳۰۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۳۱۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۳۲۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۳۳۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۳۴۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۳۵۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۳۶۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۳۷۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۳۸۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۳۹۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۴۰۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۴۱۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۴۲۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۴۳۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۴۴۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۴۵۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۴۶۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد مشرکین عرب ہیں۔ تیسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد تمام کفار ہیں۔ ابن جریر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۰)

۴۷۔ اس آیت کی شان نزول میں مفسرین کے تین قول ہیں۔ ایک قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے ک

وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَٰلِكَ
اور گھوڑے نشان لگائے ہوئے اور مویشی اور کھیتی
مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿١٤﴾
الحیاۃ دنیا کی زندگی ہیں اور اللہ ہی کے پاس ہے اچھا ٹھکانا

قُلْ أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا
کہو کیا میں بتاؤں تمہیں بہتر ان سے بہتر ان کے لئے جو ڈرتے رہے
عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ
اپنے رب کے پاس باغ ہیں جن کے نیچے بہتی ہیں
خٰلِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ
ہمیشہ رہیں گے ان میں اور بیبیاں ستھری اور خوشی
مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾ الَّذِينَ
اللہ کی طرف سے اور اللہ کی نگاہ میں ہیں بندے
يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا
کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ہیں سو بخش دے ہم کو گناہ ہمارے
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٦﴾ الصّٰبِرِينَ وَالصّٰدِقِينَ
اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے
وَالْقٰنِتِينَ وَالْمُنْفِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ ﴿١٧﴾
اور حکم بجا لانے والے اور خرچ کرنے والے اور مانگنے والے بخشش کے وقت صبح کے
شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهٗ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَأُولُوا
اللہ نے گواہی دی کہ کوئی نہیں معبود سوا اس کے اور فرشتوں نے اور
الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ ۚ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ
والوں نے بھی وہی حاکم ہے انصاف سے کوئی نہیں معبود سوا اس کے زبردست

منزل ۱

عذاب ہیں تو آنکھ بند کر کے ان خواہشوں کو پورا کرنا اور اپنے دل و دماغ کو ان کی طرف سے پھیر لینا ہی بہتر ہے۔ اسی وجہ سے ان کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لا یغرنک تقلب الذین کفروا فی البلاد متاع قلیل (اے محمد ﷺ تجھ کو نہ دھوکا دے کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا۔ یہ تو تھوڑا سا فائدہ ہے) اور فرمایا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو وزینۃ وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد (حدید ۲۰) ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ یہ تو برتنا ہے دنیا کی زندگی کا۔ ایک چیز ہے تھوڑی زندگی کا۔ اسی راحت اور من مانی عیش کی زندگی میں ہے۔ وما عند اللہ خیر وابقیٰ (اللہ کے ہاں جو کچھ ہے وہ بہتر ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے) وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۔ اور اللہ کے پاس اچھا ٹھکانا ہے۔ یعنی جنت جس کا ذکر آگے آتا ہے۔ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۔ اور اللہ کے پاس اچھا ٹھکانا ہے۔ یعنی جنت جس کا ذکر آگے آتا ہے۔

قُلْ أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا ۔ کہو کیا میں بتاؤں تمہیں بہتر ان سے بہتر ان کے لئے جو ڈرتے رہے۔ آیات سابقہ میں دنیا کی چیزوں کی تعریف کی گئی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ نے ان سے بہتر چیزوں کی تعریف کی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کی چیزوں کی تعریف کرنا اور ان کو اچھا سمجھنا اللہ تعالیٰ کی ناپسند ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کی تعریف کی ہے جو دنیا کی چیزوں سے بہتر ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کی چیزوں کی تعریف کرنا اور ان کو اچھا سمجھنا اللہ تعالیٰ کی ناپسند ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کی تعریف کی ہے جو دنیا کی چیزوں سے بہتر ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کی چیزوں کی تعریف کرنا اور ان کو اچھا سمجھنا اللہ تعالیٰ کی ناپسند ہے۔

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ۔ اپنے رب کے پاس باغ ہیں جن کے نیچے بہتی ہیں۔ یہ جنت کی تعریف ہے۔ جنت کی تعریف میں بہت سی آیتیں ہیں۔ ان کو ہم نے سورۂ بقرہ میں جمع کر دیا ہے۔ وہاں دیکھ لو۔ خٰلِدِينَ فِيهَا ۔ ہمیشہ رہیں گے ان میں۔ یہ جنت کی تعریف ہے۔ جنت کی تعریف میں بہت سی آیتیں ہیں۔ ان کو ہم نے سورۂ بقرہ میں جمع کر دیا ہے۔ وہاں دیکھ لو۔ وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۔ اور بیبیاں ستھری۔ یہ جنت کی تعریف ہے۔ جنت کی تعریف میں بہت سی آیتیں ہیں۔ ان کو ہم نے سورۂ بقرہ میں جمع کر دیا ہے۔ وہاں دیکھ لو۔ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۔ اور خوشی اللہ کی طرف سے اور اللہ کی نگاہ میں ہیں بندے۔ یہ جنت کی تعریف ہے۔ جنت کی تعریف میں بہت سی آیتیں ہیں۔ ان کو ہم نے سورۂ بقرہ میں جمع کر دیا ہے۔ وہاں دیکھ لو۔

الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا ۔ کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ہیں سو بخش دے ہم کو گناہ ہمارے۔ یہ جنت کی تعریف ہے۔ جنت کی تعریف میں بہت سی آیتیں ہیں۔ ان کو ہم نے سورۂ بقرہ میں جمع کر دیا ہے۔ وہاں دیکھ لو۔ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔ یہ جنت کی تعریف ہے۔ جنت کی تعریف میں بہت سی آیتیں ہیں۔ ان کو ہم نے سورۂ بقرہ میں جمع کر دیا ہے۔ وہاں دیکھ لو۔

الصّٰبِرِينَ وَالصّٰدِقِينَ ۔ صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے۔ یہ جنت کی تعریف ہے۔ جنت کی تعریف میں بہت سی آیتیں ہیں۔ ان کو ہم نے سورۂ بقرہ میں جمع کر دیا ہے۔ وہاں دیکھ لو۔ وَالْقٰنِتِينَ وَالْمُنْفِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ ۔ اور حکم بجا لانے والے اور خرچ کرنے والے اور مانگنے والے بخشش کے وقت صبح کے۔ یہ جنت کی تعریف ہے۔ جنت کی تعریف میں بہت سی آیتیں ہیں۔ ان کو ہم نے سورۂ بقرہ میں جمع کر دیا ہے۔ وہاں دیکھ لو۔

شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهٗ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ ۚ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ ۔ اللہ نے گواہی دی کہ کوئی نہیں معبود سوا اس کے اور فرشتوں نے اور والوں نے بھی وہی حاکم ہے انصاف سے کوئی نہیں معبود سوا اس کے زبردست۔ یہ جنت کی تعریف ہے۔ جنت کی تعریف میں بہت سی آیتیں ہیں۔ ان کو ہم نے سورۂ بقرہ میں جمع کر دیا ہے۔ وہاں دیکھ لو۔

الْحَدِيْثُ ﴿۸۳﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۚ وَمَا
حق والا ہے ﴿۸۳﴾ بیشک دین جو ہے اللہ کے ہاں سو یہی کھولی گزاری ہے اور خلاف
اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ
نہیں کرتے کتاب والے مگر بعد اس کے کہ معلوم ہو چکا
الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ
آپس کی ضد سے اور جو کوئی انکار کرے اللہ کے حکم کا تو اللہ
سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ
جلد کرنے والا ہے حساب ﴿۱۹﴾ پھر بھی اگر جھگڑیں تجھ سے تو کہہ میں نے تابع کیا
وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
اپنا منہ اللہ کے حکم پر اور جو لگے میرے ساتھ اور کہہ کتاب والوں کو
وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ۗ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ
اور ان کو جو لکھے پڑھے نہیں ہو رہے تم بھی حکم پر اللہ کے پھر اگر وہ بھی حکم پر آ گئے راہ پا گئے سیدھی اور اگر
تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾
پھر گئے پھیر لیا منہ تو تجھ پر ہے حکم پہنچا دینا اور اللہ دیکھ رہا ہے بندوں کو ﴿۲۰﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ
جو لوگ منکر ہیں اللہ کے حکم کا اور قتل کرتے ہیں
بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ
ناحق اور قتل کرتے ہیں ان کا جو حکم کرتے ہیں انصاف کرنے کا لوگوں
النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
میں سو تو خوشخبری سنا دے ان کو عذاب دردناک کی ﴿۲۱﴾ یہی ہیں جن کی
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ
محنت ضائع ہوئی دنیا میں اور آخرت میں اور کوئی

مآخذ ۱

التعوذ

سبب نزول آیت ۱۹ تا ۲۰ کا بیان

آیت ۱۹ کا پہلا حصہ کی تفسیر

آیت ۱۹ کا دوسرا حصہ کی تفسیر

آیت ۲۰ کا پہلا حصہ کی تفسیر

آیت ۲۰ کا دوسرا حصہ کی تفسیر

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اپنی توحید اور اسلام کی حقانیت کو بیان فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم دین حاصل کرنے کا مقصد اللہ کی توحید اور اسلام کی حقانیت کو سمجھنا ہے۔ اسی طرح ہر وہ علم جو اللہ کی توحید اور اسلام کی حقانیت کو سمجھنے میں مدد دے وہ بھی علم دین ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کے بیان کے بعد اسلام کی حقانیت کو بیان فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم دین حاصل کرنے کا مقصد اللہ کی توحید اور اسلام کی حقانیت کو سمجھنا ہے۔ اسی طرح ہر وہ علم جو اللہ کی توحید اور اسلام کی حقانیت کو سمجھنے میں مدد دے وہ بھی علم دین ہے۔

ذکر مضمون توحید بار دوم

﴿۱۸﴾ یہ دلیل تقلی ہے وقف شاہد ہے میں اللہ کی شہادت کتب سابقہ میں اور انبیاء کی شہادت نبی علیہ السلام کے بارے میں اور علماء ربانیین کی تم کے تھیں۔ اور ذی العلم بالقسط یعنی کے حال ہے۔ اس میں توحید پر دلیل عقلی ہے ان متصل ہے اتصال کی پر ایک دلیل عقلی کتب سابقہ کے ۱۲ دلیل نقلی فرشتوں کے اور ۱۳ دلیل نقلی بنا علیہ علم اسلام اور بیان دینی ہے عند اللہ کے اور ۱۴ دلیل نقلی ہے اللہ کی شہادت کتب سابقہ میں ہے تم ۱۵ ان کی وقف شاہد ہے اور شہادت ملوک ہے تم اور شہادت الف اللام سے تم ہوا ۱۶ دلیل نقلی ہے ۱۷ دلیل عقلی محمد ہے تم اور وہ ہے اور یعنی متقیم ذکر کے اس وقف شاہد ہے اور یہ ۱۸ دلیل ہے ۱۹ ہر توحید کے لئے ہے ۲۰ سب پر غالب اور قدرت رکھنے کے لائق ہے ہر چیز پر بخلاف دیگر معبودوں کے کسی شریک اور مددگار کی ضرورت بھی نہیں ۲۱ یہ دلیل عقلی ہے ۲۲ تائید ہے ۲۳ یہ دلیل ہے اللہ کے ہاں اپنے بندوں میں صرف اسلام ہے یہ پہلے انبیاء علیہم السلام کا دین بھی اسلام تھا اور کتب سابقہ میں بھی یہی

دین پیش کیا گیا ہے تو ہر قول عبادت اور افعال کو خالصتاً اللہ کے لئے کرنا اور صرف اللہ ہی کو عبادت کا مستحق سمجھنے کا نام اسلام ہے۔ خال ابن الانباری اصل معنا والمخلص لله عبادته ..... فالاسلام معنا والمخلص العبودیۃ والعقیدۃ ہے تفصیل دیکھئے ج ۱ ص ۲۲۸، سورہ الانعام ۱۶۲ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین ۞ لا شریک لہ ۞ وبذالک امرت وانا اول المسلمین ۞ الذین اوتوا الکتاب سے یہود و نصاریٰ کے علماء مراد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سابقہ میں دین اسلام اور مسئلہ توحید کو کھول کر بیان کر دیا تھا پھر

موضح قرآن ف۔ الف لام کے بدلے تجھ سے اور ان کے پاس۔ مجھ پیش ہوا کہ حق تعالیٰ کا۔

فتح الرحمٰن ف۔ یعنی حقیقت حال واضح ہو۔

مِّنْ نَّصِرِيْنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ
کوئی مددگار ۝ کیا نہ دیکھا تو نے ان لوگوں کو جن کو دیا گیا ہے ایک حصہ
الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ
کتاب کا وہ بلائے جاتے ہیں طرف کتاب اللہ کی تاکہ وہ فیصلہ کر دے درمیان ان کے پھر
يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
پھر جاتا ہے ایک فریق ان میں سے اور وہ ہیں منہ پھیرنے والے ۝ یہ اس واسطے کہ
قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ وَّغَرَّهُمْ
کہتے ہیں ہرگز نہ چھوئے گی ہم کو آگ مگر چند دن گنتی کے اور دھوکا دیا ان کو
فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ
اپنے دین میں اپنی بنائی ہوئی بات نے ۝ پھر کیا حال ہوگا جب ہم جمع کریں گے
لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۪ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ
ایک دن کہ اس میں کچھ شک نہیں اور پورا پورا دیا جائے گا ہر کسی کو
وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي
اور ان کی کچھ حق تلفی نہ ہوگی ۝ تو کہہ اے اللہ مالک ملک کے تو جس کو
الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ
چاہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہے چھین لیتا ہے اور عزت
مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰى
دیتا ہے جس کو چاہے اور ذلیل کرتا ہے جس کو چاہے تیرے ہی ہاتھ میں ہے بھلائی بیشک تو
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ
ہر چیز پر قادر ہے ۝ تو داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے
فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ
رات کو دن میں اور نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردہ

صفحہ ۱

سلف الرسل ۳ ۷ ۱۴۲ آل عمران ۳

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ وَّغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۪ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ

صفحہ ۱

مِنَ الْحَيِّ ۚ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ لَا يَتَّخِذِ
زندہ سے اور تو روزی دے جسے تو چاہے بے شمار ف ۱۰۱ نہ بنائیں
الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ
مسلمان کافروں کو دوست مسلمانوں کو چھوڑ کر ۱۰۲
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ
اور جو کوئی یہ کام کرے تو نہیں اس کو اللہ سے تعلق مگر اس حالت
تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَ
میں کہ کچھ بچاؤ ان سے ہو جاؤ اور اللہ تم کو ڈراتا ہے اپنے
اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ
اللہ ہی کی طرف پھر جانا ہے تم کہہ دو اگر تم چھپاؤ اپنے جی کی بات
اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
یا ظاہر کرو اللہ اس کو جانتا ہے اور اس کو بھی جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور
فِي الْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ يَوْمَ تَجِدُ
جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے جس دن پائے
كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَمَا عَمِلَتْ
ہر شخص جو کچھ کہ کیا ہے اس نے بھلائی حاضر کی ہوئی اور جو کچھ کہ کیا ہے
مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ۗ
برائی تمنا کرے گا کہ کاش اس میں اور اس میں فاصلہ ہو بہت دور کا
وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝
اور ڈراتا ہے تم کو اللہ اپنے سے اور اللہ مہربان ہے بندوں پر
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
تو کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو تب پیار کرے گا تم سے اللہ

منزل ۱

ف ۱۰۱ یعنی بڑھا دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اللہ کی قدرت کے خاص دین دونوں کو چاہے تو ایک ہی دن میں دے چاہے تھوڑا تھوڑا دے چاہے بہت سا ایک دم دے۔ منہ

ف ۱۰۲ جنگ یا کسی مصلحت کی وجہ سے۔ شوکانی۔ اور اگر کافروں کی حکومت ہو اور مسلمان مجبور ہوں تو ظاہر میں ان سے دوستی کرنا جائز ہے مگر دل سے نہیں۔ منہ

ف ۱۰۳ یعنی اللہ کے غضب سے ڈرو۔ اس کی نافرمانی سے بچو۔ اس کی سزا بہت سخت ہے۔ منہ

ف ۱۰۴ یعنی اللہ کی محبت کا دعویٰ کرنا کافی نہیں جب تک اس کی محبت کا ثبوت نہ دو۔ اور ثبوت یہ ہے کہ اللہ کے رسول کی پیروی کرو۔ اس کے بتائے ہوئے طریقہ پر چلو۔ اس کی سنت کو اپنی زندگی میں جاری کرو۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ جس کی محبت کا یہ نتیجہ ہو کہ اللہ اس کے گناہ معاف کر دے اور اس کو دنیا و آخرت کی بھلائی عطا فرمائے۔ منہ

ذکر توحید بار سوم

۳۶ قل اللھم الخ جب دونوں فقیہ و مفتی عبادت میں ثابت ہو گئے اور اللہ کے سوا کوئی اور نہیں جو آپ حاجتوں میں ہاتھ پھیلائے یا فریاد کرنا جائز ہو تو اب اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کا بیان فرمایا کہ جو ان صفات کے ساتھ موصوف ہو وہ معبود ہے۔ اور جو ان صفات سے خالی ہو وہ معبود نہیں ہو سکتا۔ منہ

ف ۱۰۵ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۱۰۶ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۱۰۷ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۱۰۸ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۱۰۹ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۱۱۰ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۱۱۱ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۱۱۲ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۱۱۳ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۱۱۴ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۱۱۵ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۱۱۶ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۱۱۷ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۱۱۸ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۱۱۹ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۱۲۰ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۱۲۱ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۱۲۲ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۱۲۳ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۱۲۴ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۱۲۵ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۱۲۶ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۱۲۷ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۱۲۸ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۱۲۹ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۱۳۰ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۱۳۱ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۱۳۲ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۱۳۳ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۱۳۴ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۱۳۵ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۱۳۶ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۱۳۷ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۱۳۸ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۱۳۹ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۱۴۰ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۱۴۱ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۱۴۲ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۱۴۳ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۱۴۴ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۱۴۵ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۱۴۶ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۱۴۷ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۱۴۸ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۱۴۹ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۱۵۰ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۱۵۱ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۱۵۲ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۱۵۳ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۱۵۴ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۱۵۵ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۱۵۶ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۱۵۷ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۱۵۸ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۱۵۹ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۱۶۰ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۱۶۱ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۱۶۲ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۱۶۳ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۱۶۴ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۱۶۵ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۱۶۶ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۱۶۷ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۱۶۸ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۱۶۹ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۱۷۰ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۱۷۱ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۱۷۲ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۱۷۳ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۱۷۴ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۱۷۵ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۱۷۶ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۱۷۷ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۱۷۸ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۱۷۹ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۱۸۰ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۱۸۱ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۱۸۲ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۱۸۳ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۱۸۴ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۱۸۵ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۱۸۶ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۱۸۷ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۱۸۸ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۱۸۹ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۱۹۰ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۱۹۱ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۱۹۲ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۱۹۳ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۱۹۴ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۱۹۵ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۱۹۶ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۱۹۷ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۱۹۸ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۱۹۹ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۲۰۰ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۲۰۱ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۲۰۲ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۲۰۳ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۲۰۴ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۲۰۵ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۲۰۶ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۲۰۷ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۲۰۸ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۲۰۹ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۲۱۰ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۲۱۱ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۲۱۲ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۲۱۳ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۲۱۴ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۲۱۵ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ رات ہے نہ دن۔ منہ

ف ۲۱۶ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ زندگی ہے نہ موت۔ منہ

ف ۲۱۷ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے بے حساب دیتا ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی قدرت کے سامنے سب برابر ہیں۔ ایک کو ایک دن میں دے دینا اور ایک کو تھوڑا تھوڑا دینا اس کی قدرت کے سامنے برابر ہے۔ منہ

ف ۲۱۸ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اس کے سوا کسی کے قبضہ میں نہ عزت ہے نہ ذلت۔ منہ

ف ۲۱۹ یعنی اللہ کی صفت ہے کہ رات کو دن میں اور دن ک

ذکر توحید باری تعالیٰ

وَيُعَوِّذُهَا وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا

مرسل

نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۭ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا
اس کو اچھی طرح پرورش کیا اور سپرد کی زکریا کو جس وقت آتے اس کے پاس زکریا
الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى
حجرہ میں ۔ پاتے اس کے پاس کچھ کھانا ۔ کہتے اے مریم کہاں سے آیا
لَكِ هٰذَا ۭ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ
تیرے پاس یہ کہتی یہ اللہ کے پاس سے آیا ہے ۔ اللہ روزی دیتا ہے جس
يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ
کو چاہے بے گنتی ۔ ۷ یہ حال دیکھ کر زکریا نے دعا کی اپنے رب سے کہا
رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ
اے رب میرے عطا کر مجھ کو اپنے پاس سے اولاد پاکیزہ ۔ تو ہے سننے والا
الدُّعَاۗءِ ۝ فَنَادَتْهُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ وَهُوَ قَاۗىِٕمٌ يُّصَلِّيْ فِي
دعا ۔ پھر اس کو آواز دی فرشتوں نے جب وہ کھڑا تھا نماز میں
الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ
حجرے کے ۔ اللہ تجھ کو خوشخبری دیتا ہے یحییٰ کی ۔ آئے گا وہ ایک حکم
مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝
سے اللہ کے اور سردار اور عورت سے بچا رہنے والا ۔ اور نبی ہوگا صالحوں میں سے ۷
قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَ
کہا اے رب کیونکر ہوگا میرے ۔ اور پہنچ چکا ہے مجھ کو بڑھاپا اور
امْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ۝ قَالَ
عورت میری بانجھ ۔ فرمایا یوں ہی اللہ کرتا ہے جو چاہے ۷ کہا
رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ
اے رب مقرر کر میرے لئے نشانی ۷ فرمایا نشانی تیری یہ ہے کہ نہ بات کرے تو لوگوں سے

علیہ السلام کو حضرت مریم کے پاس کھانا ملنے کا ذکر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو غیب سے روزی عطا فرماتا ہے۔ اس سے اولیاء کرام کی کرامت ثابت ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو غیب سے روزی عطا فرماتا ہے۔ اس سے اولیاء کرام کی کرامت ثابت ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو غیب سے روزی عطا فرماتا ہے۔ اس سے اولیاء کرام کی کرامت ثابت ہوئی۔

موضح قرآن ۔ زکریا کی دعا کی تحریک ہوئی اللہ کے نیک بندوں کو جو کچھ مہربانی ہو جاوے۔ اللہ کے کرشمے دیکھ کر دل بڑھتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے نیک بندوں کو غیب سے روزی ملتی ہے۔ اس سے اولیاء کرام کی کرامت ثابت ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے نیک بندوں کو غیب سے روزی ملتی ہے۔ اس سے اولیاء کرام کی کرامت ثابت ہوئی۔

فتح الرحمٰن ۔ حضرت مریم کو ولادت عیسیٰ سے پہلے اور اس بات کی خبر دینے سے پہلے کہ وہ فرشتہ ہیں۔ وہ ان کو بی بی مریم کہہ کر پکارتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عورت کو بی بی کہنا جائز ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عورت کو بی بی کہنا جائز ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عورت کو بی بی کہنا جائز ہے۔

أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَإِذْ يَخْتَصِمُونَ ۝ إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ
مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝
قَالَتْ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ قَالَ

ع ٦ ٣ ٤

مرّ ١

سکھ کچھ آیا ہوا ہے جبریل ہمیں یہ بشارت دیتا ہے

اسم عیسیٰ علیہ السلام

مسیح عیسیٰ علیہ السلام

ہمیشہ ہی سے

ہمیشہ ہی سے

ہمیشہ ہی سے

کہ عادت اور دستور خاص تھا کہ جب کسی کو اختیار کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اور اس کی اولاد کی اتنا نہیں ہی عورتوں کو عادت ہوتی ہے کہ جب اولاد کی خواہش کرتی ہیں تو یہی کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں لڑکا دے۔ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْ اٰيَةً ۭ اب اللہ سے مانگا کہ کوئی ایسی علامت ہو تو کہا جائے۔ جس سے معلوم ہو جائے کہ بی بی حمل سے ہو گئی۔ اس لئے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عورتیں سمجھتی ہیں کہ حمل ہو گیا ہے مگر پھر نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ علامت مقرر کر لی کہ تین دن تک تو لوگوں سے بات چیت نہیں کر سکو گے تندرست رہو گے۔ بیمار نہ ہو گے۔ اور تین دن تک اشارہ سے بھی کسی سے بات نہ کر سکو گے۔ ایسا ہی ہوا۔ اللہ تعالیٰ جس سے کلام فرماتا ہے اور فرشتے بھی اس سے کلام کرتے ہیں۔ اِلَّا رَمْزًا ۭ مگر اشارہ سے۔ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ اور اللہ کا ذکر بہت کرتے رہو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔ یہ حکم اس لئے دیا کہ اس کے سوا کوئی بات کر ہی نہیں سکتے تھے۔ اس لئے ذکر کرنے کا حکم دیا۔ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰۗىِٕكَةُ یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ جب فرشتوں نے کہا۔ یٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰي نِسَاۗءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اے مریم اللہ نے تجھ کو چن لیا اور پاک بنایا اور تجھ کو سب جہان کی عورتوں پر منتخب کیا۔ یٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ اے مریم فرمانبرداری کر اپنے رب کی اور سجدہ کر اور رکوع کر رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۭ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ قَالَ

ف ف ف

موضح قرآن ف جب حضرت مریم کے ماں کے پیٹ میں پڑے اور حضرت زکریا کی بیوی بانجھ تھی اور بڑی عمر کی ہو گئی تھی اور حضرت زکریا کی بھی بڑی عمر ہو گئی تھی اور بیوی بانجھ تھی اور حضرت مریم کے ماں کے بھی بڑی عمر ہو گئی تھی اور

كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا
يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَ
الْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ وَرَسُوْلًا
اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ
مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ
الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ
وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى
بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا
تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَمُصَدِّقًا لِّمَا
بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ

الجزء ۳

تفسیر کبیر

طبع دوم

نشان کے طور پر ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے آدم کو بغیر باپ کے پیدا کیا اسی طرح عیسیٰ کو بغیر باپ کے پیدا کیا۔ پس جس طرح آدم کی پیدائش کا انکار نہیں کیا جا سکتا اسی طرح عیسیٰ کی پیدائش کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور جس طرح آدم کی پیدائش کا انکار کرنے والا کافر ہے اسی طرح عیسیٰ کی پیدائش کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ اور جس طرح آدم کی پیدائش کا انکار کرنے والا کافر ہے اسی طرح عیسیٰ کی پیدائش کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ اور جس طرح آدم کی پیدائش کا انکار کرنے والا کافر ہے اسی طرح عیسیٰ کی پیدائش کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

طبع اول

الَّذِیْ حَرَّمَ عَلَیْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ
وہ جو حرام کیں تم پر اور آیا ہوں تمہارے پاس نشانی تمہارے رب کی
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۵۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ
تو ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو ﴿۵۰﴾ بیشک اللہ رب میرا اور رب تمہارا
فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۵۱﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسَّ
تو اسی کو پوجو یہی راہ سیدھی ہے ﴿۵۱﴾ پھر جب معلوم کیا
عِیْسٰی مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ
عیسیٰ نے ان سے انکار کو کہا کون ہیں میرے مددگار اللہ کی راہ میں
قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ
بولے حواری ہم ہیں مددگار اللہ کے ہم ایمان لائے اللہ پر
وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا بِمَاۤ اَنْزَلْتَ
اور گواہ رہ کہ ہم حکم بردار ہیں ﴿۵۲﴾ اے رب ہمارے ہم یقین لائے تیرے اتارے پر
وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۳﴾
اور پیروی کی رسول کی تو لکھ ہم کو گواہی دینے والوں میں ﴿۵۳﴾
وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ﴿۵۴﴾
اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے مکر کیا اور اللہ کا مکر سب سے بہتر ہے ﴿۵۴﴾
اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ
جب کہا اللہ نے اے عیسیٰ میں تجھ کو لینے والا ہوں اور اٹھانے والا ہوں
وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ
اور پاک کرنے والا ہوں تجھ کو کافروں سے اور رکھنے والا ہوں
اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۚ
تابعوں کو تیرے اوپر منکروں کے قیامت کے دن تک

ع ۶ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

منزل ۱

روایت کرتے ہیں یہ حدیث ابن ماجہ اور ابن حبان نے صحیح میں مرفوعاً اور صحیح ہیں اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی صریح دلیل ہے اور یہی راجح ہے کیونکہ اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

ف ۱ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل ہے اور یہی راجح ہے اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

ف ۲ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل ہے اور یہی راجح ہے اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

ف ۳ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل ہے اور یہی راجح ہے اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

ف ۴ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل ہے اور یہی راجح ہے اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

ف ۵ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل ہے اور یہی راجح ہے اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

ف ۶ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل ہے اور یہی راجح ہے اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

ف ۷ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل ہے اور یہی راجح ہے اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

ف ۸ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل ہے اور یہی راجح ہے اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

ف ۹ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل ہے اور یہی راجح ہے اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

ف ۱۰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل ہے اور یہی راجح ہے اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

ف ۱۱ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل ہے اور یہی راجح ہے اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

ف ۱۲ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل ہے اور یہی راجح ہے اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

ف ۱۳ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل ہے اور یہی راجح ہے اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

ف ۱۴ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل ہے اور یہی راجح ہے اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

ف ۱۵ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل ہے اور یہی راجح ہے اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

ف ۱۶ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل ہے اور یہی راجح ہے اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

ف ۱۷ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل ہے اور یہی راجح ہے اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

ف ۱۸ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل ہے اور یہی راجح ہے اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

ف ۱۹ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل ہے اور یہی راجح ہے اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

ف ۲۰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل ہے اور یہی راجح ہے اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

ف ۲۱ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل ہے اور یہی راجح ہے اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

ف ۲۲ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل ہے اور یہی راجح ہے اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

ف ۲۳ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل ہے اور یہی راجح ہے اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر علماء میں متعدد اقوال ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔ راجح یہ ہے کہ آپ زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ و تابعین کا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۹)

ف ۲۴ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل ہے اور یہی راجح ہے اس کے علاوہ اور بھی آیتیں ہیں جس کی صراحت ہے اور ان کی بنا پر

ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ
پھر ہمیں کو لوٹ ہے تم کو ہم آپ حکم کریں گے جس بات میں تم

فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ
جھگڑتے تھے ف سو وہ لوگ جو کافر ہوئے انہیں عذاب کروں گا

عَذَابًا شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ
سخت عذاب دنیا میں اور آخرت میں اور کوئی نہیں

مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
ان کا مددگار اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام نیک

الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ
کئے پس ان کو وہ ان کا اجر پورا پورا دے گا اللہ دوست نہیں

الظّٰلِمِيْنَ ۝ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَ
بے انصافوں کے یہ جو ہم سناتے ہیں تم پر آیتیں اور

الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ
یہ نصیحت ہے حکمت کی بیشک عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک

كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ
جیسے مثال آدم کی پیدا کیا اس کو مٹی سے پھر کہا اس کو کہ ہو جا

فَيَكُوْنُ ۝ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ
وہ ہو گیا ف حق وہ ہے تیرے رب کے پھر تو مت ہو

الْمُمْتَرِيْنَ ۝ فَمَنْ حَاۗجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا
شک کرنے والوں سے ف پھر جو کوئی جھگڑے تجھ سے اس قصے میں بعد اس کے

جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاۗءَنَا
کہ آ چکی تیرے پاس خبر یہی تو کہہ ان سے آؤ ہم بلائیں اپنے

منزل ۱

سورۃ ۳ آل عمران ۳ ۔ ۱۵۶ ۔ ملك الرسل ۳

ثم الینا مرجعکم فاحکم بینکم فیما کنتم فیہ تختلفون ۝ فاما الذین کفروا فاعذبہم عذابا شدیدا فی الدنیا والاخرۃ ۫ وما لہم من ناصرین ۝ واما الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت فیوفیہم اجورہم ۭ واللہ لا یحب الظٰلمین ۝ ذٰلک نتلوہ علیک من الاٰیٰت والذکر الحکیم ۝ ان مثل عیسٰی عند اللہ کمثل اٰدم ۭ خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون ۝ الحق من ربک فلا تکن من الممترین ۝ فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا

ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ فَمَنْ حَاۗجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاۗءَنَا

سورۃ ۳ آل عمران ۳ ۔ ۱۵۶ ۔ ملك الرسل ۳

ثم الینا مرجعکم فاحکم بینکم فیما کنتم فیہ تختلفون ۝ فاما الذین کفروا فاعذبہم عذابا شدیدا فی الدنیا والاخرۃ ۫ وما لہم من ناصرین ۝ واما الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت فیوفیہم اجورہم ۭ واللہ لا یحب الظٰلمین ۝ ذٰلک نتلوہ علیک من الاٰیٰت والذکر الحکیم ۝ ان مثل عیسٰی عند اللہ کمثل اٰدم ۭ خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون ۝ الحق من ربک فلا تکن من الممترین ۝ فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا

موضح قرآن ف ۔ حضرت عیسٰی کے کئی اور معجزے تھے جب ان کا ذکر آیا تو اس کے جواب میں فرمایا کہ ان کی پیدائش عجیب ہوئی ہے تو ہر ایک کو اختیار ہے جو چاہے کہے اللہ کو اختیار ہے جو چاہے پیدا کرے اور وہ اللہ کیا چیز ہے اس کے جواب میں فرمایا کہ آدم کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا ہے تو عیسٰی کو باپ کے بغیر پیدا کیا کیا عجب ہے؟

وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَ
اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور
اَنْفُسَكُمْ ۫ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى
تمہاری جان پھر التجا کریں پس اور لعنت کریں اللہ کی اس
الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا
پر جو جھوٹے ہیں بے شک یہی ہے بیان سچا اور کسی
مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ
کی بندگی نہیں ہے سوائے اللہ کے اور اللہ جو ہے وہی ہے زبردست
الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ
حکمت والا پھر اگر نہ مانیں تو کہ اللہ معلوم ہیں خرابی کرنے والے
﴿۶۳﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا
کہہ اے اہل کتاب آؤ ایک بات کی طرف جو برابر ہے
وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ
ہم میں اور تم میں کہ نہ بندگی کریں ہم مگر اللہ کی اور نہ شریک ٹھہرائیں اس کا
شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ
کسی کو اور نہ بنائے کوئی
دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا
اللہ کے پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو
بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ
گواہ رہو کہ ہم تو حکم کے تابع ہیں اے اہل کتاب کیوں
تُحَاۗجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ
جھگڑتے ہو ابراہیم کی بابت حالانکہ اور توریت

ہمارا

سورۃ آل عمران ۳ — پہلا رکوع

وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾ هٰٓاَنْتُمْ
اور انجیل مگر پیچھے اس کے تو کیا تم سمجھتے نہیں ہو ہاں تم
هٰٓؤُلَاۗءِ حٰجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاۗجُّوْنَ
وہ لوگ ہو کہ جھگڑ چکے ہو جس بات میں تم کو کچھ خبر تھی پھر کیوں جھگڑتے ہو
فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا
جس بات میں تم کو کچھ خبر نہیں اللہ جانتا ہے اور تم نہیں
تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا
جانتے ابراہیم نہ تھا یہودی اور نہ نصرانی

سورۃ آل عمران ۳ — دوسرا رکوع

وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
لیکن تھا یکسو مسلمان اور نہ تھا شرک کرنے والوں میں
﴿۶۷﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا
بے شک نزدیک تر لوگ ابراہیم سے وہ ہیں جنہوں نے پیروی کی اس کی اور یہ
النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ
نبی اور جو ایمان لائے اور اللہ حمایتی ہے ایمان والوں کا

سورۃ آل عمران ۳ — تیسرا رکوع

﴿۶۸﴾ وَدَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ۭ
چاہتا ہے ایک گروہ اہل کتاب کا کاش کہ گمراہ کر دیں تم کو
وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾ يٰٓاَهْلَ
اور نہیں گمراہ کرتے مگر اپنے آپ کو اور نہیں سمجھتے اے
الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ
اہل کتاب کیوں منکر ہوتے ہو اللہ کی آیتوں کے اور تم گواہ ہو

ہمارا

---

۱۵۷ یہ حکم ہوا کہ اب آپ کو چاہیے کہ ان حضرات عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے باپ کے پیدا ہونے کی وجہ سے ان کی الوہیت کے دعوی کے سامنے اس دلیل و جواب سے کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بغیر ماں اور باپ دونوں کے پیدا فرمایا تھا اور حضرت حوا کو بغیر ماں کے صرف باپ کی پسلی سے پیدا فرمایا تھا اور اس کے بعد سے ہر ایک شخص بغیر ماں باپ کے پیدا ہوا ہے اور ہر ایک شخص ماں باپ دونوں کے ملنے سے پیدا ہوا ہے اس طرح حضرت عیسیٰ کا پیدا ہونا ایک اور طریقہ سے ہوا ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کا پیدا ہونا ایک اور طریقہ سے ہوا ہے تو ان کی الوہیت کا دعوی کیونکر صحیح ہو سکتا ہے اور ان کی الوہیت کے ثبوت کے لیے یہ دلیل کیونکر صحیح ہو سکتی ہے کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے اور ان کا یہ معجزہ ہونا بھی ثابت نہیں ہے اس لیے کہ اس کے ثابت ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس کے ساتھ دعوی نبوت کا بھی ثبوت ہو اور ان کے دعوی نبوت کا ثبوت نہیں ہے اور اس کے ثابت نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کی نبوت کے ثبوت کے لیے جو دلیل پیش کی جاتی ہے وہ ان کا معجزہ ہونا ہے اور ان کا معجزہ ہونا ثابت نہیں ہے اور اس کے ثابت نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے معجزہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ان کا بغیر باپ کے پیدا ہونا ثابت ہے اور ان کا بغیر باپ کے پیدا ہونا ثابت نہیں ہے اور اس کے ثابت نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے بغیر باپ کے پیدا ہونے کی دلیل یہ ہے کہ قرآن میں ان کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ کہا گیا ہے اور ان کا کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہونا بغیر باپ کے پیدا ہونے کو مستلزم ہے اور یہ استلزام اس لیے ہے کہ کلمۃ اللہ اور روح اللہ کا اطلاق حضرت عیسیٰ کے ساتھ اس لیے ہوا ہے کہ ان کا پیدا ہونا بغیر باپ کے ہوا ہے اور ان کا بغیر باپ کے پیدا ہونا اس لیے ہوا ہے کہ ان کے پیدا ہونے میں جبرئیل علیہ السلام کا نفخ ہوا ہے اور نفخ کا اطلاق اس لیے ہوا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے حضرت مریم کے گریبان میں نفخ کیا تھا اور نفخ کا اطلاق اس لیے ہوا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام کا نفخ حضرت مریم کے گریبان میں ہوا تھا اور گریبان کا اطلاق اس لیے ہوا ہے کہ حضرت مریم کے کپڑے پہننے کے وقت گریبان کے راستہ سے ان کے جسم تک نفخ پہنچا تھا اور نفخ کا حضرت مریم کے جسم تک پہنچنا اس لیے ہوا ہے کہ حضرت مریم کے کپڑے پہننے کے وقت گریبان کے راستہ سے ان کے جسم تک ہوا پہنچی تھی اور ہوا کا

وَالْاِنْجِيْلَ ۝ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۝ اَفَلَا
اور انجیل تورات میں اس کے بعد کیا ہم کو

تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ
نہیں تم ہو تم لوگ جھگڑ چکے جس بات میں

فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ
تم کو جس کی خبر کیوں جھگڑتے ہو

فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
اس بات میں جس کی تم کو خبر نہیں اور اللہ جانتا ہے

وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ
اور تم نہیں جانتے ۝ نہ تھا ابراہیم

يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا
یہودی اور نہ نصرانی لیکن تھا خالص دین سچ پر جھکا ہوا

مُّسْلِمًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٧﴾
مسلمان ۝ اور نہ تھا مشرک

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ
لوگوں میں زیادہ مناسبت ابراہیم سے ان کو تھی جو

اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ
اس کے چلے اور یہ نبی اور جو ایمان لائے اس پر ہے

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَدَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ
اور اللہ والی ہے مسلمانوں کا ۝ آرزو کی ایک

مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ۭ وَمَا
اہل کتاب کو کہ کسی طرح گمراہ کریں تم کو اور

يُضِلُّونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٦٩﴾
وہ بھٹکتے ہیں مگر اپنے آپ کو اور نہیں سمجھتے

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ
اے اہل کتاب کیوں انکار کرتے ہو اللہ کے لوگو کا

وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ ﴿٧٠﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ
اور تم گواہی دیتے ہو اے اہل کتاب کیوں

تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ
ملاتے ہو سچ میں جھوٹ اور چھپاتے ہو سچ کو

وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٧١﴾ وَقَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْ
جان کر اور کہا ایک

أَهْلِ الْكِتَابِ آمِنُوا بِالَّذِي أُنزِلَ عَلَى الَّذِينَ
اہل کتاب نے مانو جو اترا اوپر

آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوا آخِرَهُ لَعَلَّهُمْ
ایمان لائے دن کے اول حصہ میں اور منکر ہو جاؤ دن کے آخر میں شاید وہ

يَرْجِعُونَ ﴿٧٢﴾ وَلَا تُؤْمِنُوا إِلَّا لِمَن تَبِعَ
پھر جاویں اور نہ مانو مگر اسی کو جو

دِينَكُمْ ۗ قُلْ إِنَّ الْهُدَىٰ هُدَى اللَّهِ
تمہارے دین پر چلے کہہ راہ پر لانا راہ پر لانا اللہ کا

أَن يُؤْتَىٰ أَحَدٌ مِّثْلَ مَا أُوتِيتُمْ أَوْ يُحَاجُّوكُمْ
اور یہ سب کہ اس کو ملے جو تم کو ملا کیوں جی میں لاتے ہیں کہ تم کو جتا دیں یا

عِندَ رَبِّكُمْ ۗ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ
تمہارے رب کے پاس تو کہہ بڑائی اللہ کے ہاتھ میں ہے

ع ١٥ ٧

باقی شوے

۱ یہ تمام تر دلائل سے ثابت ہے کہ جو لوگ انبیاء (علیہم السلام) کے ساتھ تعلق جوڑنے کے لئے ثبوت مانگتے ہیں وہ خود اپنے دعوؤں کے ثبوت میں کچھ پیش نہیں کرتے۔ اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے دعوؤں کا ذکر ہے۔ یہود و نصاریٰ دونوں اپنے آپ کو ابراہیم علیہ السلام کا پیرو بتلاتے تھے۔ اور ابراہیم علیہ السلام کے متعلق یہ دعویٰ کرتے تھے کہ وہ ہمارے دین پر تھے۔ حالانکہ ابراہیم علیہ السلام یہود و نصاریٰ کے پیدا ہونے سے بہت پہلے گزر چکے تھے۔ اس لئے ان کا یہ دعویٰ کہ ابراہیم علیہ السلام ہمارے دین پر تھے، بالکل بے ثبوت تھا۔ اور اس کے برعکس قرآن کریم نے ثبوت پیش کیا ک

مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٧٤﴾ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ
جس کو چاہے اور اللہ بہت کشائش والا ہے سب کچھ جانتا ہے خاص کرتا ہے اپنی مہربانی
مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٥﴾ وَمِنْ
جس کو چاہے اور اللہ بڑا فضل والا ہے ۞ اور بعضے
اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ
اہل کتاب میں وہ ہیں کہ اگر
يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ
تو ان کے پاس امانت رکھے
لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۚ
اس کو پھیر کر دے تجھ کو اور بعضے وہ ہیں کہ اگر تو ان کے پاس
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ
امانت رکھے ایک اشرفی تو نہ پھیرے اس کے سر پر کھڑا ہو تجھ سے یہ اس واسطے کہ انہوں نے کہہ رکھا ہے کہ ہم پر کچھ گناہ نہیں ان پڑھوں کے حق
سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ
میں اور کہتے ہیں اللہ پر جھوٹ اور وہ
يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى
جانتے ہیں سچ کیوں جو کوئی پورا کرے اپنا قرار اور ڈرتا رہے
فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
تو اللہ کو محبت ہے پرہیزگاروں سے ۞ جو لوگ
يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا
مول لیتے ہیں اللہ کے قرار اور اپنی قسموں کو عوض
قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ
تھوڑے ۔ ان لوگوں کا آخرت میں

منازل ۱

تیسرا رکوع ۳

مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ وَمِنْ
جس کو چاہے اور اللہ بڑا فضل والا ہے ۞ اور بعضے
اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ
اہل کتاب میں وہ ہیں کہ اگر
يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ
تو ان کے پاس امانت رکھے
لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۚ
اس کو پھیر کر دے تجھ کو اور بعضے وہ ہیں کہ اگر تو ان کے پاس
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ
امانت رکھے ایک اشرفی تو نہ پھیرے اس کے سر پر کھڑا ہو تجھ سے یہ اس واسطے کہ انہوں نے کہہ رکھا ہے کہ ہم پر کچھ گناہ نہیں ان پڑھوں کے حق
سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ
میں اور کہتے ہیں اللہ پر جھوٹ اور وہ
يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى
جانتے ہیں سچ کیوں جو کوئی پورا کرے اپنا قرار اور ڈرتا رہے
فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
تو اللہ کو محبت ہے پرہیزگاروں سے ۞ جو لوگ
يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا
مول لیتے ہیں اللہ کے قرار اور اپنی قسموں کو عوض
قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ
تھوڑے ۔ ان لوگوں کا آخرت میں

منازل ۱

وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ
اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ اور نہ نگاہ کرے گا ان کی طرف قیامت کے
الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ
دن اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے واسطے عذاب
اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ
دردناک ہے اور ان میں ایک فریق ہے کہ مروڑتے ہیں زبانیں اپنی
بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ
ساتھ کتاب کے تاکہ تم جانو اس کو کتاب میں سے اور وہ نہیں
الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ
کتاب میں سے اور کہتے ہیں
مَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
وہ نہیں ہے اللہ کا پاس اور کہتے ہیں اللہ پر
الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾ مَا كَانَ
جھوٹ اور وہ جانتے ہیں لائق نہیں
لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ
کسی آدمی کے کہ دے اس کو اللہ کتاب اور حکم
وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا
اور نبوت پھر وہ کہے لوگوں کو
لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ
ہو جاؤ میرے تابع اللہ کو چھوڑ کر لیکن (یہ کہے کہ) اللہ والے ہو جاؤ
بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا
بسبب اس کے کہ تم سکھاتے تھے کتاب اور بسبب

سنہ قرآن میں ہے کہ یہود میں ایک فریق ایسا ہے جو اپنی زبانوں کو مروڑتا ہے تاکہ تم جانو کہ جو کچھ وہ پڑھتے ہیں وہ کتاب اللہ ہی کا حصہ ہے حالانکہ وہ کتاب اللہ کا حصہ نہیں ہوتا۔ اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتا۔ اور جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ یہ کسی آدمی کا کام نہیں کہ اللہ اس کو کتاب اور حکم اور نبوت عطا فرمائے اور پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ۔ بلکہ وہ تو یہ کہے گا کہ اللہ والے بن جاؤ کیونکہ تم کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور کیونکہ تم کتاب کو پڑھتے ہو۔

سنہ ایک شبہ کا جواب: مفسرین یہود کے اس قول کو کہ یہ کتاب اللہ ہی کا حصہ ہے اس لئے بیان کرتے ہیں کہ یہود اس کتاب کو اسلام کی کتاب ہی سمجھتے تھے۔ اس لئے وہ اس کو اسلام ہی کا حصہ سمجھتے تھے۔ اور اس کو اسلام ہی کا حصہ بتاتے تھے۔ اور اس کو اسلام ہی کا حصہ کہتے تھے۔ اور اس کو اسلام ہی کا حصہ کہتے تھے۔ اور اس کو اسلام ہی کا حصہ کہتے تھے۔

سنہ ایک اور شبہ کا جواب: مفسرین یہود کے اس قول کو کہ یہ کتاب اللہ ہی کا حصہ ہے اس لئے بیان کرتے ہیں کہ یہود اس کتاب کو اسلام ہی کا حصہ سمجھتے تھے۔ اور اس کو اسلام ہی کا حصہ بتاتے تھے۔ اور اس کو اسلام ہی کا حصہ کہتے تھے۔ اور اس کو اسلام ہی کا حصہ کہتے تھے۔

موضح قرآن ۔۔۔ یہ یہود میں صفت تھی ان کے اللہ نے ذکر کیا خاص نہیں اوروں میں بھی ہے کہ دنیا کے واسطے علم بیچتے ہیں اور کوئی علم حاصل کرتا ہے دنیا کے واسطے اس میں جان ہے۔

جامع البیان عن تاویل آی القرآن ۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے یہود کی مذمت فرمائی ہے کہ وہ اپنی زبانوں کو مروڑتے ہیں تاکہ تم جانو کہ جو کچھ وہ پڑھتے ہیں وہ کتاب اللہ ہی کا حصہ ہے حالانکہ وہ کتاب اللہ کا حصہ نہیں ہوتا۔

فتح الرحمٰن ۔۔۔ یعنی تمکنت و غرور چیزے نرسد و در کتاب خدا ہم خوانی خواند۔

كُنتُمْ تَدْرُسُونَ ﴿٧٩﴾ وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَن
تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا ۚ أَيَأْمُرُكُم
بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿٨٠﴾ وَإِذْ
أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم
مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ
مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ ۚ قَالَ
أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا
أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ
﴿٨١﴾ فَمَن تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ
﴿٨٢﴾ أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَن

سورۃ قرآن ۔ فتح میرا معجزہ ہے کہتے تھے کہ فتح تو نہیں ہوئی ہماری شکست ہوئی ہے اس کی بنا کر آپ نے فرمایا کہ تمہیں کیا پتا ہے میری بنا کیا ہے میری بنا تو اللہ تعالیٰ کی وحی پر ہے اور وہاں الہام ہوا تھا کہ ہم تمہیں ایک کھلی کھلی فتح دیں گے آپ نے فرمایا کہ یہ فتح ہے اور یہ فتح ہو کر رہے گی اور ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے فضل سے پورا کر دکھایا۔ یہ میری صداقت کی ایک کھلی دلیل ہے۔

فتح الرحمٰن ۔ صفحہ ۱۰۱ ۔ ناشر

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّ
کی آسمان اور زمین میں ہے خوشی سے یا زبردستی سے اور
اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا
اسی کی طرف سب پھیر دیئے جائیں گے تم کہو ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو کچھ
اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ
اترا ہم پر اور جو کچھ اترا
وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ
اور اسمٰعیل پر اور اسحاق پر اور یعقوب پر اور اولاد
وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ
اور جو کچھ دیئے گئے اور جو کچھ دیئے گئے موسیٰ اور عیسیٰ اور اور پیغمبر
رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ
پروردگار ان کے ہم جدا نہیں کرتے ان میں کسی کو اور ہم اسی
لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ
کے حکم بردار ہیں اور جو کوئی چاہے
دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ
اور کوئی دین اسلام کے سوا دین تو ہرگز نہیں قبول کیا جائے گا اس سے اور وہ آخرت میں
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا
خرابی میں رہے گا کیونکر راہ دے گا اللہ ایسے لوگوں کو
كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ
جو کافر ہو گئے ایمان لا کر اور گواہی دے چکے کہ رسول
الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ
سچا ہے اور آ چکیں ان کے پاس نشانیاں اور اللہ

منزل ۱

ہے شبہ نہیں وقت اور کذب و افترا کی خوبی بیان نہیں فرمائی بلکہ وعظ و نصیحت کی باتیں فرمائی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ وعظ و نصیحت میں ایسی حدیثیں ذکر کرنا جو صحت کے درجہ کو نہ پہنچی ہوں اور ان میں اس طرح کی خوبی بیان کی گئی ہو کہ یہ حدیث بالکل صحیح ہے اس میں کذب و افترا کا شبہ نہیں ہے تو ایسی حدیثوں کا بیان کرنا جائز نہیں ہے۔ اور اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو حدیث صحت کے درجہ کو پہنچی ہو اس کا بیان کرنا جائز ہے اگرچہ اس میں کذب و افترا کی خوبی بیان نہ کی گئی ہو۔ (منہ)

ایک شبہ کا جواب

ایک انصاری فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم کو دنیا کی کیا حاجت ہے جب ہم کو حضور علیہ السلام جیسے رسول ملے جن کی تعریف توراۃ و انجیل میں موجود ہے کہ تو رات و انجیل والے ان کی علامات بیان کرتے ہیں اور ان کی بشارت دیتے ہیں تو ہم کو ایسے رسول کے ساتھ دنیا کی کیا حاجت ہے اور ہم کو دنیا کی کیا پروا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری بھی ایسا ہی کہتے تھے اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر ابن کثیر) اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتلایا کہ ایمان کا مدار اس پر ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس کو مان لیا جائے اور اس کی تصدیق کی جائے اور اس کے ساتھ دنیا کی حاجت ہے یا نہیں اس کا ایمان کے ساتھ کچھ تعلق نہیں ہے۔ (منہ)

مشرکین مکہ کی طرف سے یہ اعتراض ہوا تھا کہ ہم کو اپنے آباؤ اجداد کے دین کے چھوڑنے کی کیا ضرورت ہے جب وہ لوگ اللہ کے نزدیک اچھے تھے تو ہم کو بھی ان کے طریقہ پر رہنا چاہیے اس کا جواب دیا گیا کہ ہر زمانہ کے لوگوں کو اس زمانہ کے رسول کی اتباع کرنا ضروری ہے اور اس زمانہ کے رسول کی اتباع کرنے سے پہلے زمانہ کے لوگوں کا اچھا ہونا کچھ مفید نہیں ہے۔ (منہ)

یہ اعتراض بھی یہود کی طرف سے ہوا تھا کہ ہم کو اپنے آباؤ اجداد کے دین کے چھوڑنے کی کیا ضرورت ہے جب وہ لوگ اللہ کے نزدیک اچھے تھے تو ہم کو بھی ان کے طریقہ پر رہنا چاہیے اس کا جواب دیا گیا کہ ہر زمانہ کے لوگوں کو اس زمانہ کے رسول کی اتباع کرنا ضروری ہے اور اس زمانہ کے رسول کی اتباع کرنے سے پہلے زمانہ کے لوگوں کا اچھا ہونا کچھ مفید نہیں ہے۔ (منہ)

موضح قرآن ۔ یعنی ہر فرقہ کا ہر زمانہ میں اس کے سوا اور دین قبول نہیں۔

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ
نہیں دیتا گروہ ظالموں کو ﴿۸۶﴾ یہ لوگ ان کی سزا ہے
اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ
کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور لوگوں کی
اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ
سب کی ﴿۸۷﴾ ہمیشہ رہیں گے اس میں نہ ہلکا ہوگا ان سے
الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ
عذاب اور نہ ان کو مہلت ملے ﴿۸۸﴾ مگر جو لوگ
تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
توبہ کی اپنے بعد اور
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ
بخشنے والا ہے مہربان ﴿۸۹﴾ جو لوگ منکر ہوئے ایمان لا کر
ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَ
پھر بڑھتے رہے انکار میں ہرگز قبول نہ ہوگی ان کی توبہ اور
اُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا
وہی ہیں گمراہ ﴿۹۰﴾ جو لوگ کافر ہوئے اور مر گئے
وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ
کافر ہی
الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۚ اُولٰٓئِكَ
زمین بھر
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾
عذاب ہے دکھ کا اور کوئی نہیں ان کا مددگار ﴿۹۱﴾

ع ۱۱ ۷

منزل ۱

ظلك الرسل ۔ ۴ ۱۶ آل عمران ۳

مشرف بہ قبولیت ہونے کی دلیل ہے۔ (از مرتب)

حصہ دوم

۱۴ حصہ اول میں توحید الٰہی اور نبوت و رسالت کے دلائل بیان ہوئے ہیں۔ اب اس حصہ میں توحید کے متعلق اہل کتاب کے شبہات کا ازالہ اور نبوت کے اثبات کا شروع ہوتا ہے۔ آپ کی صداقت کے دلائل کے ساتھ ساتھ ان تمام شبہات اور اعتراضات کا ذکر بھی کر دیا ہے جو اہل کتاب یہود و نصاریٰ کی طرف سے آپ کی رسالت پر وارد کیے جاتے تھے۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اس امر کو واضح فرمایا جو حضرت نوح، ابراہیم علیہما السلام سے بیان ہوا تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے تمام انبیاء علیہم السلام سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ جب ان کے بعد کوئی رسول آئے جو ان کی تصدیق کرے تو وہ اس پر ایمان لائیں اور اس کی مدد کریں۔ اور ان سب سے اقرار لیا گیا تھا اور انہوں نے اس کا اقرار کیا تھا۔ اس لیے آپ کی نبوت کا انکار کرنا گویا تمام انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کرنا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کی نبوت کے ثبوت میں آپ کی امتوں کے بھی دلائل بیان فرمائے ہیں۔ کہ ان کی اصل بنیاد بھی توحید اور ایمان بالرسل تھی۔ اور ان کی تکذیب کرنا بھی آپ

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۚ وَمَا
تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٩٢﴾ كُلُّ
الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا
حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ
التَّوْرٰىةُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٩٣﴾ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٩٤﴾ قُلْ
صَدَقَ اللّٰهُ ۣ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا
كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ
لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٦﴾
فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ

(ع ١٢)

نہیں پاؤ گے نیکی کو جب تک خرچ نہ کرو اس میں سے جو تم کو پیارا ہے اور جو کچھ تم خرچ کرو گے سو اللہ کو معلوم ہے ۝ سب کھانے کی چیزیں تھیں حلال بنی اسرائیل پر مگر جو چیز حرام کر لی اسرائیل نے اپنے اوپر پہلے اس سے کہ اتری توریت کہہ دو لاؤ توریت اور پڑھو اس کو اگر تم سچے ہو ۝ پھر جو کوئی اللہ پر جھوٹ باندھے اس کے پیچھے سو وہی ہیں بے انصاف ۝ کہہ دیا اللہ نے سچ فرمایا تم چلو دین ابراہیم پر جو ایک کا ہو رہا تھا اور نہ تھا شرک کرنے والوں میں ۝ پہلا گھر جو مقرر ہوا لوگوں کے واسطے وہی ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور ہدایت سارے جہان کے لوگوں کو ۝ اس میں نشانیاں ہیں کھلی ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو کوئی اس میں آیا

(رکوع ١٢)

مال

تشریحات متعلقہ مسائل

[illegible] حضرت [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی

كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ
اس کو امن ہو اللہ کے اور لوگوں پر واسطے حج کرنا گھر کا جو
اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ
قدرت رکھے اس کی طرف راہ کا اور جو منکر ہو تو اللہ بے پروا ہے
عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ
جہان والوں سے ۹۷ تو کہہ اے کتاب والو کیوں منکر ہوتے ہو
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾ قُلْ
اللہ کے حکموں کو اور اللہ کے روبرو ہے جو تم کرتے ہو ۹۸ تو کہہ
يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ
اے کتاب والو کیوں روکتے ہو اللہ کی راہ سے
اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ
ایمان والے کو ڈھونڈتے ہو اس میں کجی اور تم گواہ ہو اور اللہ
بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ
بے خبر نہیں تمہارے کام سے ۹۹ اے ایمان والو
تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ
اگر کہا مانو ایک گروہ کا جن کو ملی کتاب تو پھیر دیں تم کو
بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ
تمہارے ایمان سے پیچھے کافر ۱۰۰ اور کیونکر منکر ہوتے ہو اور تم
تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ
پڑھی جاتی ہیں تم پر اللہ کی اور تم میں ہے اس کا رسول اور جو
بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
اللہ کی تو چاہیے راہ پر سیدھے رستہ کی

منزل ۱

عطف کا ہو جاتا اور اس کے بعد کا فعل جواب اور جملہ اسمیہ مستانفہ ہی بھا بیان اور تفسیر الطلاق، وہ وجہ سبیل ۔ قال عزوجل ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعالمین اور ابراہیم علیہ السلام کا مقام اور ابراہیم علیہ السلام کا مقام ابراہیم مشہور تفسیر کے مطابق وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر

موضع قرآن علیہ بھی ہو سکتا ہے کہ ابراہیم کا مقام ہے جہاں ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی قبریں ہیں اور گھر کو تو ابراہیم نے بنایا تھا اسمٰعیل کے وارث ہوئے اللہ کی خلیل ابراہیم کے ہاتھ کے بنائے ہوئے گھر کی حرمت خاندانی ہے ہمیشہ کی چلی آتی ہے اور اس میں ہر جاندار کو امن ہے ۔ ف۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کے شروع میں یہ بیان کر دیا تھا کہ اس کتاب سے راہ پانا متقیوں کا کام ہے جو ایمان لائے غیب پر اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور خرچ کرتے ہیں اس میں سے جو ہم نے ان کو دیا اور جو ایمان لائے اس پر جو اترا تجھ پر اور جو اترا تجھ سے پہلے اور یقین رکھتے ہیں آخرت پر ۔ یہ لوگ اپنے رب کی راہ پر ہیں اور یہ لوگ مراد پانے والے ہیں ۔ اب یہاں سے اس کتاب کے دشمنوں کا حال بیان فرماتے ہیں کہ یہ لوگ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی ڈھونڈتے ہیں ۔ اور اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ۔ اور ان کو جھٹلاتے ہیں ۔ اور ان کے معنی بگاڑتے ہیں ۔ اور ان کے ماننے والوں کو ڈراتے ہیں کہ ان کا دین چھڑا دیں ۔ اور ان کو شک میں ڈالتے ہیں ۔ اور ان کو بہکاتے ہیں ۔ اور ان کو ایمان سے پھیر کر کافر بناتے ہیں ۔ اور ان کو ایمان سے پھیر کر کافر بنانا ان کا مقصد ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ
اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے جیسا چاہیے اس سے ڈرنا اور تمہیں
اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا
مسلمان ۱۲ اور مضبوط پکڑو رسی
وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ
اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب تم
اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ
دشمن تھے پھر الفت دی دلوں میں اب ہو گئے اس کے فضل سے
اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ
بھائی اور تم تھے کنارے ایک آگ کے گڑھے کے
فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ
پھر تم کو اس سے بچا دیتا اسی طرح کھولتا ہے اللہ تم پر
لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ
تاکہ تم راہ پاؤ ۱۲ اور چاہیئے کہ رہے تم میں ایک جماعت جس میں بلایا کریں
اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ
نیک کام کی طرف اور حکم کرتی رہے اچھے کاموں کا اور منع کرتی رہیں برائی
الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا
سے اور وہی پہنچے اپنی مراد کو ۱۲ اور نہ ہو تم
كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ
کی طرح جو متفرق ہو گئے اور اختلاف کرنے لگے بعد اس کے کہ پہنچ چکے ان کو
الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَّوْمَ
کھلے حکم اللہ کے اور ان لوگوں کے لیے عذاب ہے بڑا عذاب ۱۲ جس دن

مغل

علماء اور ایل دین سے ہمری کی اس آیت میں اتفاق کا حکم ہے اور اختلاف سے منع کیا ہے۔ یہاں اتفاق سے اتفاق فی الدین مراد ہے۔ اور اختلاف سے اختلاف فی الدین مراد ہے۔ اور یہ اختلاف اس وقت ہوتا ہے جب کہ دین کی بنیاد کتاب اللہ کے بجائے اپنی رائے اور قیاس پر رکھی جائے۔ اور اس کی تشریح اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں سے ایک فرقہ کے سوا باقی سب فرقے جہنم میں جائیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ وہ ایک فرقہ کون سا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوگا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اختلاف کی ممانعت سے مراد وہ اختلاف ہے جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے خلاف ہو۔ اور جو اختلاف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق ہو وہ ممنوع نہیں ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک ہی مسئلہ میں ایک مجتہد ایک رائے قائم کرتا ہے اور دوسرا مجتہد دوسری رائے قائم کرتا ہے۔ دونوں کی رائے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق ہوتی ہے۔ اس لیے دونوں کی رائے صحیح ہوتی ہے۔ اور دونوں کا اختلاف ممنوع نہیں ہوتا۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک ہی مسئلہ میں ایک مجتہد ایک رائے قائم کرتا ہے اور دوسرا مجتہد دوسری رائے قائم کرتا ہے۔ دونوں کی رائے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق ہوتی ہے۔ اس لیے دونوں کی رائے صحیح ہوتی ہے۔ اور دونوں کا اختلاف ممنوع نہیں ہوتا۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک ہی مسئلہ میں ایک مجتہد ایک رائے قائم کرتا ہے اور دوسرا مجتہد دوسری رائے قائم کرتا ہے۔ دونوں کی رائے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق ہوتی ہے۔ اس لیے دونوں کی رائے صحیح ہوتی ہے۔ اور دونوں کا اختلاف ممنوع نہیں ہوتا۔

موضح قرآن ۔ اب تک جو مسلمان تھے اور جو دے مسلمانوں کو آپس میں لڑاتا اور قریب ہوا تھا شیطان پھر آپس میں ملنے لگے اور جو دے مسلمانوں کو لڑانے کے واسطے اللہ نے بھیجا تھا وہ بھی آپس میں ملنے لگے اور دونوں فریق جمع ہوئے۔ مسلمانوں کو دیکھ کر یہود نے کہا کہ اب ہم سے کچھ نہ ہوگا۔ اس آیت میں مسلمانوں کو ہدایت کرتا ہے کہ ہمیشہ اتفاق سے رہیں اور اختلاف سے بچیں۔ اس کی طرح بہت سی جگہ قرآن میں ہے۔ معلوم ہوا کہ مسلمانوں میں فرقہ بندی اور اختلاف بڑی خرابی ہے۔ اس سے بچنا چاہیے۔ اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑنا چاہیے۔ اور اللہ کی رسی قرآن ہے اور حدیث ہے۔ اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن و حدیث کی تعلیم پر عمل کیا جائے۔ اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن و حدیث کی تعلیم پر عمل کیا جائے۔ اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن و حدیث کی تعلیم پر عمل کیا جائے۔

فتح الرحمٰن صفحہ یعنی ۱۔ اور ضرور ہے کہ ہو تم میں ایک جماعت جو بلاتی رہے نیکی کی طرف اور حکم کرتی رہے اچھے کاموں کا اور منع کرتی رہے برائی سے اور وہی لوگ مراد کو پہنچے ۱۲ منہ یعنی تفرقہ اور اصل بات اس کی یہ ہے کہ ہر شخص اپنی رائے کو دین سمجھتا ہے اور اپنی رائے کو چھوڑنا دین کو چھوڑنا سمجھتا ہے اور اپنی رائے کو چھوڑنا بہت مشکل ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ اپنی رائے کو چھوڑ کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑے یعنی قرآن و حدیث کی تعلیم پر عمل کرے اور اپنی رائے کو چھوڑ دے ۱۲ منہ یعنی مانند سوجوڈ کے مضبوط پکڑے جتنا ڈرنا چاہیے ۱۲ منہ

تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
سفید ہوں گے منہ اور سیاہ ہوں گے منہ کو
اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ ۖ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ
سیاہ ہوئے منہ ان کے کیا تم نے کفر کیا بعد اپنے ایمان کے
فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ وَاَمَّا
پس چکھو عذاب بسبب اس کے کہ تھے تم کفر کرتے اور وہ جو
الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۖ هُمْ
سفید ہوئے منہ ان کے پس وہ رحمت میں اللہ کی وہ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ
اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں یہ آیتیں اللہ کی ہم پڑھتے ہیں ان کو تجھ پر
بِالْحَقِّ ۗ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلِلّٰهِ مَا
ٹھیک ٹھیک اور اللہ نہیں چاہتا ظلم جہان والوں پر اور اللہ ہی کا ہے جو
فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ
آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں سب
الْاُمُوْرُ ۝ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
کام تم ہو بہتر امت جو ظاہر کی گئی جہان والوں کے
تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
حکم کرتے ہو اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہو برے کاموں سے اور
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۗ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ
ایمان لاتے ہو اللہ پر اور اگر ایمان لاتے اہل کتاب تو ان کے لئے
خَيْرًا لَّهُمْ ۗ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ
بہتر تھا ان میں سے کچھ تو ایمان لائے ہیں اور اکثر ان میں

ع ۱۱ ۲

الفاسقون

الجزء الرابع

کو اور کرنے لگے نبی اللہ کا اور ہوئے ہم اور تم اپنی کتاب کے لحاظ سے ان آیات اسلام کو جو نازل کیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور کفر ہوئے یا نہ ماننا کرنے نبی کی اور کفر ہے اللہ کا اور رسول کا اور کتاب کا ۱۲ منہ

ربط: اوپر کی آیت میں فرمایا تھا کہ اے مسلمانو! تم بہترین امت ہو اس آیت میں اس کی وجہ بیان فرماتے ہیں کہ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہو اور ایمان باللہ کی دولت سے مالا مال ہو۔ اس کے برعکس اہل کتاب کی بدبختی کا ذکر ہے کہ وہ ایمان باللہ کی دولت سے محروم ہیں۔

لغات: تَبْيَضُّ سفید ہوں گے۔ تَسْوَدُّ سیاہ ہوں گے۔ اَكَفَرْتُمْ کیا تم نے کفر کیا۔ ذُوْقُوا چکھو۔ رَحْمَةِ اللّٰهِ جنت۔ تِلْكَ یہ۔ اٰيٰتُ آیتیں۔ نَتْلُوْهَا ہم پڑھتے ہیں ان کو۔ بِالْحَقِّ ٹھیک ٹھیک۔ لِّلْعٰلَمِيْنَ جہان والوں پر۔ تُرْجَعُ لوٹتے ہیں۔ الْاُمُوْرُ سب کام۔ اُخْرِجَتْ ظاہر کی گئی۔ تَاْمُرُوْنَ تم حکم کرتے ہو۔ بِالْمَعْرُوْفِ اچھے کاموں کا۔ تَنْهَوْنَ منع کرتے ہو۔ عَنِ الْمُنْكَرِ برے کاموں سے۔ تُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہو۔ بِاللّٰهِ اللہ پر۔ اٰمَنَ ایمان لاتے۔ اَهْلُ الْكِتٰبِ اہل کتاب۔ لَكَانَ تو ان کے لئے ہوتا۔ خَيْرًا بہتر۔ لَّهُمْ ان کے لئے۔ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ کچھ تو ان میں ہیں ایماندار۔ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ اور اکثر ان میں نافرمان ہیں۔

تفسیر: ۱۴۲ یعنی جو لوگ دین اسلام سے پھر گئے اور انہوں نے اسلام کو قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کیا۔ ۱۴۳ یعنی جنت میں جس میں اللہ کی رحمت کا ظہور ہوگا۔ ۱۴۴ یہ خطاب ان یہودیوں سے ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے وقت مدینہ میں موجود تھے۔ ۱۴۵ یعنی یہودیوں کے عالم اور بڑے لوگوں نے اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اسلام قبول نہیں کیا۔ ۱۴۶ یہ مومنین سے مراد ہیں جو یہودیوں میں سے ایمان لائے تھے۔ ۱۴۷ یعنی ان کی اکثریت کافر ہے۔

ربط: اوپر کی آیت میں فرمایا تھا کہ اے مسلمانو! تم بہترین امت ہو اس آیت میں اس کی وجہ بیان فرماتے ہیں کہ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہو اور ایمان باللہ کی دولت سے مالا مال ہو۔ اس کے برعکس اہل کتاب کی بدبختی کا ذکر ہے کہ وہ ایمان باللہ کی دولت سے محروم ہیں۔

لغات: تَبْيَضُّ سفید ہوں گے۔ تَسْوَدُّ سیاہ ہوں گے۔ اَكَفَرْتُمْ کیا تم نے کفر کیا۔ ذُوْقُوا چکھو۔ رَحْمَةِ اللّٰهِ جنت۔ تِلْكَ یہ۔ اٰيٰتُ آیتیں۔ نَتْلُوْهَا ہم پڑھتے ہیں ان کو۔ بِالْحَقِّ ٹھیک ٹھیک۔ لِّلْعٰلَمِيْنَ جہان والوں پر۔ تُرْجَعُ لوٹتے ہیں۔ الْاُمُوْرُ سب کام۔ اُخْرِجَتْ ظاہر کی گئی۔ تَاْمُرُوْنَ تم حکم کرتے ہو۔ بِالْمَعْرُوْفِ اچھے کاموں کا۔ تَنْهَوْنَ منع کرتے ہو۔ عَنِ الْمُنْكَرِ برے کاموں سے۔ تُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہو۔ بِاللّٰهِ اللہ پر۔ اٰمَنَ ایمان لاتے۔ اَهْلُ الْكِتٰبِ اہل کتاب۔ لَكَانَ تو ان کے لئے ہوتا۔ خَيْرًا بہتر۔ لَّهُمْ ان کے لئے۔ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ کچھ تو ان میں ہیں ایماندار۔ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ اور اکثر ان میں نافرمان ہیں۔

تفسیر: ۱۴۲ یعنی جو لوگ دین اسلام سے پھر گئے اور انہوں نے اسلام کو قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کیا۔ ۱۴۳ یعنی جنت میں جس میں اللہ کی رحمت کا ظہور ہوگا۔ ۱۴۴ یہ خطاب ان یہودیوں سے ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے وقت مدینہ میں موجود تھے۔ ۱۴۵ یعنی یہودیوں کے عالم اور بڑے لوگوں نے اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اسلام قبول نہیں کیا۔ ۱۴۶ یہ مومنین سے مراد ہیں جو یہودیوں میں سے ایمان لائے تھے۔ ۱۴۷ یعنی ان کی اکثریت کافر ہے۔

حصّہ دوم

الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ
فاسق ہیں ف ۱۱۰ وہ ہرگز نہ پہنچائیں گے تمہیں ضرر مگر ستانا اور اگر وہ لڑیں گے
يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ضُرِبَتْ
تو پھیر دیں گے
عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ
ان پر ذلت جہاں دیکھے جائیں سوائے دست آویز اللہ کے
وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ
اور دست آویز لوگوں کے ملے اور کمایا غضب اللہ
ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا
لازم کر دی ان پر اور حاجتمندی ف ۱۱۲ یہ اس واسطے کہ وہ تھے
يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ
کرتے رہے ہیں اللہ کی آیتوں سے اور خون کرتے رہے ہیں پیغمبروں کا
حَقٍّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ لَيْسُوْا
ناحق ف ۱۱۳ یہ اس واسطے کہ نافرمانی کی انہوں نے اور حد سے نکل جاتے تھے ف ۱۱۴ وہ (سب)
سَوَاۗءً ۭ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ
برابر نہیں اہل کتاب میں ایک فرقہ ہے سو بھی پڑھتے ہیں
اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤْمِنُوْنَ
آیتیں اللہ کی راتوں کے وقت اور وہ سجدہ کرتے ہیں ف ۱۱۵ ایمان لاتے ہیں
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ
اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور حکم کرتے ہیں اچھی بات کا اور
يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَ
منع کرتے ہیں برے کاموں سے اور دوڑتے ہیں نیک کاموں پر ف ۱۱۶ اور

منزل ۱

ف ۱۱۰ یہ ساتویں پیشگوئی ہے۔ مسلمان تاریخ پڑھنے والے جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو اس وعدہ کے موافق کہ تم ہی غالب رہو گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے ہمیشہ فتح دی ہے۔ اور جب کبھی مسلمان کسی لڑائی میں شکست کھا کر بھاگے ہیں تو اس کا سبب ان کی بداعمالی ہوا ہے۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے موافق بھی ایسا ہی ہوا۔ جب تک مسلمان دین پر قائم رہے اور اللہ کی راہ میں لڑتے رہے فتح پاتے رہے۔ جب سے دین کو چھوڑ دیا ہے ذلیل ہو رہے ہیں۔ اس میں ہر ایک مسلمان کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔

ف ۱۱۱ یعنی ذلت کی مار ان پر پڑ رہی ہے۔ اور ان کی حالت تباہ ہو رہی ہے۔ اور ان کی ذلت کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کی آیتوں سے کفر کیا ہے اور اللہ کے پیغمبروں کو ناحق قتل کیا ہے۔ یہ اشارہ ہے یہود کی طرف جو اس وقت مدینہ میں موجود تھے۔ اور ان کے ہاتھ سے بعض انبیاء کا قتل ہونا بھی ثابت ہے۔ اور بعض کا قتل ہونا بھی ثابت ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہے کہ یہود نے بعض انبیاء کو جھٹلایا بھی ہے۔ اور ان کو ستایا بھی ہے۔ اور ان کو قتل کرنے کی کوشش بھی کی

أُولَٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ
وہی لوگ نیک بخت ہیں اور جو کچھ کریں گے وہ وہ بھی نیک اوم
فَلَن يُكْفَرُوهُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ
اس کی ناقدری نہ کی جائے گی اللہ اور اللہ کو خوب پہچانتے ہیں پرہیزگاروں کی ۝ رکوع ۱۵ جو لوگ
كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم
کافر ہیں ہرگز کام نہ آویں گے ان کو ان کے مال اور نہ اولاد
مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا
اللہ کے آگے کچھ اور وہی لوگ رہنے والے ہیں آگ میں وہ اس میں
خَالِدُونَ ۝ مَثَلُ مَا يُنفِقُونَ فِي هَٰذِهِ الْحَيَاةِ
ہمیشہ رہیں گے ۝ جو خرچ کرتے ہیں اس دنیا کی زندگی
الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ
میں اس کی مثال جیسے ایک جھکڑ ہو اس میں پالا جو پہنچے کھیتی کو اس قوم کی
ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَ
جو ظلم کرتے تھے اپنی جان پر پس برباد کر گئی اس کو اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن
لَٰكِنْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
وہ اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں ۝ اے ایمان والو
تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا ۚ
نہ بنا لو کسی کو محرم اپنوں کے سوا وہ تو نہیں کمی کرتے تمہاری خرابی
وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ ۖ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ
اور چاہتے ہیں جو تم کو تکلیف ظاہر ہو چکا بغض ان کے منہ سے
وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ

منزل ۱

ف۱۰۲ یعنی ان کے کیے ہوئے کو ضائع نہ کرے گا بلکہ اس کا بدلہ دے گا ف۱۰۳ یعنی ان کو مذکورہ اعمال کی صداقت پر دولت ایمان کی نہیں ف۱۰۴ یعنی ان کو مذکورہ اعمال کی جزا نہیں ف۱۰۵ یہ مثال بیان فرمائی ان کے خرچ کی جو وہ مشرکانہ اغراض پر کرتے تھے

دوم اس لئے کہ وہ شرک و توحید بیان کرنے والے رسول کو ایذا پہنچاتے تھے ف۱۰۶ والا سے مراد قتل نبی اور قتل امت ہے کہ قتل نبی امت کی ہلاکت ہے خصوصاً جب کہ وہ شرک کی تائید اور توحید کی تردید کرتے ہوں اور انبیاء علیہم السلام کو قتل میں لانے کیا کرتے تھے کہ مذکورہ کفار قریش اور اس کی بھلو صدور شکنی کی وجہ سے ان کے دل سیاہ اور سخت ہو چکے تھے کفر و عصیان کی عادت تو پہلے ہی تھی اور ضد و عناد کی وجہ سے ان کے دل پر مہر جہالت ثبت ہو چکی تھی اس لئے بیان دلائل کی نوبت تو پہنچ ہی چکی تھی ان کے اگر سامنے معجزہ بھی کر سکتے تھے کفر و عصیان اور قتل نبی و اہانت اصحاب اور تکبر جو ان کا شیوہ ہو سکتے تھے جیسا اسوام حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب قوموں پر عذاب کا حکم آتا ہے تو قرآن کا ہر حکم قرینہ جاتا ہے بلکہ ان میں معقول حکم کا بھی ہو جاتے ہیں اور ان شریروں کے حق میں یہی کرتا ہے ہو سکتا ہے یہ جملہ حالیہ ہو یعنی ان کا یہ حال ہے کہ ان کا باطن ظاہر کے خلاف ہے یہ ان کی عادت ہے کہ ان کے دلوں میں بغض ہے اور زبان سے اظہار محبت کرتے ہیں ف۱۰۷ یہ آیات ایسے اسوام کا بیان ہے اعلانہ تاعلقہ کے ساتھ مراد وہ مومنین ہیں کہ وہ توحید اور دین اسلام پر پختہ قدم ہیں ان کا احوال ظاہر بتلا دیئے ان کے دلی کفار کے خلاف ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی طاعت اور بندگی پر قائم ہیں۔

انما اثبتہ علی الشک بالوجود الحق ملائمتہ لہ فی مظروفیۃ فی الشک بہ اگر ہے ف۱۰۸ اف ہمزہ مستلزمہ علی ملائمۃ اللہ تعالیٰ ثابتہ علی ہمزہ الخ (روح ج ۴ ص ۱۰۳) ایں یتلون آیات اللہ الخ تا الخ اف یعنی توحید اور الہیت اللہ خاصۃ یعنی وہ توحید بیان کرتے اور عبادت اللہ کی سجدہ کرتے ہیں اس سے کثرت نماز کی طرف اشارہ ہے یعنی وہ رات کو اللہ کے نام پر نماز پڑھتے ہیں اور کثرت سے قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔ و ھم یسجدون تلاوت کی تسبیحات کے معنی ہوں گے یہ ہیں کہ وہ ذکر کی تلاوت

موضح قرآن ف۱۰۹ یہود کی پانچ حالت آئی ہیں تب تک وہ مسلمان ہو گئے ہیں کہ سب یہود عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح ایمان لے آویں انہیں کا ذکر ف۱۱۰ تک ہے ف۱۱۱ یعنی ان کی قوم کا ذکر ہے ف۱۱۲ یعنی ان کی قوم کا ذکر ہے

الا بِاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١١٩﴾ هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ
وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا
لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ
الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۭ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١١٩﴾ اِنْ تَمْسَسْكُمْ
حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ
يَّفْرَحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ
كَيْدُهُمْ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿١٢٠﴾
وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ
مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٢١﴾ اِذْ هَمَّتْ
طَّاۗىِٕفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا

ع ١٢

صلوا

لن تنالوا البر

لہ یکن من عزم ... یات محمد صلی اللہ علیہ وسلم نفس و وسوسہ اور روح چھٹا اور نفس کے معنی ذی روح بھی لیتے ہیں اور کم بھی ہوتا ہے یہ بیان ہوا کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول اپنے قبیلہ کے ساتھیوں کو لے کر میدان تک پہنچ چکا واپس چلا گیا جب جہاد کی بات بیان ہوئی تو اس کی ساتھ دینے کی وجہ سے ان کا ساتھ دینا اور نفاق میں اپنی جانیں ضائع کر دیں گے اللہ تعالیٰ نے بھی حضور علیہ السلام کو مشورہ دیا تھا کہ مدینہ میں رہ کر مقابلہ کریں گے اور مسلمان بھی یہی چاہتے تھے کہ مدینہ میں رہ کر مشرکین مکہ کا مقابلہ کریں گے اور مسلمانوں کے ان دونوں گروہوں کی رائے مان لی گئی اور تعداد بھی کم تھی اس لئے مدینہ میں رہ کر مقابلہ کرنے کا فیصلہ ہوا لیکن جو نوجوان تھے وہ بضد تھے کہ ہم باہر نکل کر مقابلہ کریں گے اور حضور علیہ السلام نے بھی ان کی رائے کو مان لیا اور ہتھیار پہن لئے تو ان کو خیال ہوا کہ ہم نے حضور علیہ السلام کو مجبور کیا ہے اس لئے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم سے غلطی ہوئی ہے آپ کی رائے مبارک ہو ہم مدینہ میں رہ کر مقابلہ کریں گے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ نبی کو یہ زیبا نہیں کہ ہتھیار پہن کر اتار دے جو اللہ کا حکم ہوگا وہ ہوگا اور وہی ہوا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ جنگ میں شریک ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ہم ایمان کی حفاظت فرمائی اور یہ بھی کہ مومن کی شان اور ہے کافر اور منافق کی اور ہے منافق کو ہر وقت ڈر ہے کہ کہیں مسلمان ہم پر غالب نہ آجائیں اور مسلمان کو اللہ پر بھروسہ ہے کہ اللہ ہمیں غالب کرے گا اور ہم کو فتح دے گا۔ اور حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ آپ کا کام صرف یہ ہے کہ اللہ کا حکم پہنچا دیں اور وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہے اور اللہ تعالیٰ کی مشیت کے سامنے کسی کی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے تم کو بدر میں مدد دی تھی اور تم بہت کمزور تھے اور تعداد بھی کم تھی اور ہتھیار بھی کم تھے اور تم کو فتح دی تھی اور اب بھی تم کو فتح دیں گے اگر تم صبر کرو اور تقویٰ کو اختیار کرو اور دشمن کی مادی وسائل کی کثرت سے نہ گھبراؤ اور نہ ان کی طرف متوجہ ہو اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی مدد کا انتظار کرو اور اللہ تعالیٰ کی مدد کا انتظار کرو اور اللہ تعالیٰ کی مدد کا انتظار

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدْ
اور اللہ ہی پر چاہیئے بھروسہ کریں ایمان والے اور البتہ
نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا
مدد کر چکا تم کو اللہ بدر میں اور تم تھے بے زور سو ڈرتے رہو
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
اللہ سے تاکہ تم احسان مانو جب تو کہتا تھا مسلمانوں
اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ
کیا تم کو کافی نہیں کہ مدد کو تمہاری مدد کرے رب تمہارا تین
اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰٓى ۙ اِنْ
ہزار فرشتے اتارے ہوئے ہاں اگر
تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا
تم صبر کرو اور بچے رہو اور وہ آویں تم پر اسی دم
يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
تو مدد کرے تمہاری رب تمہارا پانچ ہزار
مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ
نشان دار گھوڑوں پر اور نہ کیا اللہ نے
وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۭ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ
اور تاکہ تسلی ہو تمہارے دلوں کو اس سے اور مدد نہیں
عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا
اللہ ہی کی طرف سے جو زبردست ہے حکمت والا تاکہ جڑ کاٹ دے
مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا
ایک حصہ ان لوگوں کا جنہوں نے کفر کیا یا ان کو ذلیل کرے تو پھر جاویں

۱۹۲ھ اس کے بعد جب یہ خبر پہنچی کہ پانچ ہزار فرشتوں کا لشکر آسمان سے اترا ہے تو مسلمان اس خبر سے ڈرے اور اللہ تعالیٰ نے مزید

موضح قرآن صف جنگ کے لئے مدینہ سے نکلے۔ اس کے ایک برس پیچھے بدر میں لڑے کہ اللہ تعالیٰ نے فتح دی مسلمانوں کو اور ان کا دشمن قریش کا لشکر تھا تین سو آدمی۔ لڑائی کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں لشکر صف باندھ کر آمنے سامنے ہو کر لڑتے ہیں۔ یہ لڑائی میدان میں ہوئی تھی۔ اس کو معرکہ کہتے ہیں۔ جب

خٰلِدِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ
ہمیشہ کے ۱۳۵ نہیں تیرا اختیار کچھ کہ ان پر رجوع فرمائے خواہ انہیں
اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي
یا عذاب کرے ۱۳۶ کہ وہ ظالم ہیں اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ
آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے بخشتا ہے جسے چاہے
وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۳۷﴾ يٰٓاَيُّهَا
اور عذاب کرے جسے چاہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۱۳۷ اے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠
ایمان والو نہ کھاؤ سود دونے پر دونا ۱۳۸
وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ
اور ڈرو اللہ سے تاکہ تمہارا بھلا ہو ۱۳۰ اور بچو اس آگ
الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
سے جو تیار ہوئی ہے کافروں کے واسطے ۱۳۱ اور حکم مانو اللہ کا اور رسول کا
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ
تاکہ تم پر رحم ہو ۱۳۲ اور دوڑو بخشش کی طرف
رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ
اپنے رب کی اور جنت کی جو چوڑان ہے آسمان
لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ
تیار ہوئی ہے پرہیزگاروں کے واسطے ۱۳۳ جو خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور رنج میں
وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ
اور پی جاتے ہیں غصہ اور معاف کرتے ہیں لوگوں کے

منزل ۱

یہ سیدنا محمد ﷺ کی تسلی کے لئے فرمایا گیا ہے کہ اس کے تصرف کے معاملہ میں آپ کا کوئی دخل نہیں ہے۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سود خوری کی بہت بڑی سزا ہے جہنم

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣٤﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا
اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو ۔ اور وہ لوگ کہ جب کریں بےحیائی کا
فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا
کام یا برا کریں اپنے جی پر تو یاد کریں اللہ کو اور بخشش مانگیں
لِذُنُوْبِهِمْ ۗ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۖ وَلَمْ
اپنے گناہوں کی اور گناہ بخشتا ہے اللہ کے سوا کون ۔ اور
يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٥﴾ اُولٰٓئِكَ
اپنے کئے پر اڑ نہ رہیں جان کر ۔ ان لوگوں کا
جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
بدلہ بخشش ہے اپنے رب کی طرف سے اور باغ ہیں جن کے
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾
نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں گے وہ ان میں اور اچھا بدلہ ہے محنت کرنے والوں کا
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ
تم سے پہلے کئی طریقے ہو چکے ہیں تو چلو پھرو ملک میں
فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٣٧﴾ هٰذَا
پھر دیکھو کیسا ہوا انجام جھٹلانے والوں کا ۔ یہ
بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٨﴾
بیان ہے لوگوں کے واسطے اور راہ بتانا اور نصیحت پرہیزگاروں کو
لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ
سست نہ ہو اور غم نہ کھاؤ اور تم غالب رہو گے
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ

ان تمام الوام

ماؤل!

ترجمہ اور انہیں ان کے خدا سے ڈرنے کی نصیحت کرتے ہیں۔ اور ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر اس کے لئے ڈرانے والے تھے۔ یہ یاد دہانی ہے اور ہم ظالم نہیں ہیں۔ اور شیطان ان پر ڈالتا ہے جو وہ ڈالتے ہیں۔ پھر اللہ اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیتا ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے۔ تاکہ شیطان کے ڈالے ہوئے کو ان کے لئے آزمائش بنا دے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں اور بیشک ظالم بہت دور کی مخالفت میں ہیں۔ اور تاکہ جن کو علم دیا گیا ہے وہ جان لیں کہ یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے پس اس پر ایمان لائیں اور اس کے لئے ان کے دل جھک جائیں اور بیشک اللہ ایمان والوں کو سیدھی راہ کی ہدایت دینے والا ہے۔ اور کافر ہمیشہ اس کی طرف سے شک میں رہیں گے یہاں تک کہ قیامت ان پر اچانک آ جائے یا ان پر بانجھ دن کا عذاب آ جائے۔ اس دن بادشاہت اللہ کی ہوگی وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا پس جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ نعمت کے باغوں میں ہوں گے۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔ اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر قتل کئے گئے یا مر گئے اللہ ضرور انہیں اچھا رزق دے گا اور بیشک اللہ بہترین رزق دینے والا ہے۔ وہ انہیں ایسی جگہ داخل کرے گا جسے وہ پسند کریں گے اور بیشک اللہ علم والا بردبار ہے۔ یہ ہے (حکم) اور جس نے بدلہ دیا اس کی مثل جو اس کو تکلیف دی گئی پھر اس پر زیادتی کی گئی ضرور اللہ اس کی مدد کرے گا بیشک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔ یہ اس لئے کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ یہ اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے اور جس کو وہ اس کے سوا پکارتے ہیں وہ باطل ہے اور بیشک اللہ بلند و برتر عظمت والا ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر زمین سبز ہو جاتی ہے بیشک اللہ باریک بین خبردار ہے۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور بیشک اللہ ہی بے نیاز تعریف والا ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لئے زمین میں جو کچھ ہے مسخر کر دیا ہے اور کشتی کو جو اس کے حکم سے سمندر میں چلتی ہے اور وہ آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ زمین پر نہ گرے مگر اس کے حکم سے بیشک اللہ لوگوں پر بڑا شفیق بڑا مہربان ہے۔ اور وہ ایسا ہے جس نے تمہیں زندگی دی پھر وہ تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا بیشک انسان بڑا ناشکرا ہے۔ ہر امت کے لئے ہم نے عبادت کا ایک طریقہ مقرر کیا ہے جس پر وہ چلتے ہیں پس وہ تجھ سے اس معاملہ میں جھگڑا نہ کریں اور تو اپنے رب کی طرف بلا بیشک تو سیدھی راہ پر ہے۔ اور اگر وہ تجھ سے جھگڑا کریں تو کہہ دے اللہ تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہے۔ اللہ تمہارے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے بیشک یہ سب کتاب میں ہے بیشک یہ اللہ پر آسان ہے۔ اور وہ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کی اللہ نے کوئی سند نہیں اتاری اور جس کا انہیں کوئی علم نہیں اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو تو منکروں کے چہروں پر ناگواری پہچانتا ہے قریب ہے کہ وہ ان لوگوں پر حملہ کر دیں جو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں۔ کہہ دے کیا میں تمہیں اس سے بدتر خبر دوں آگ کا وعدہ ہے جو اللہ نے کافروں سے کیا ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ اے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے پس اسے کان لگا کر سنو بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے اگرچہ سب اس کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے تو وہ اس سے واپس نہیں لے سکتے۔ طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں۔ انہوں نے اللہ کی قدر نہیں پہچانی جیسا کہ اس کا حق ہے بیشک اللہ بڑا قوت والا غالب ہے۔ اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چنتا ہے اور انسانوں میں سے بھی بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور سب کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔ اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں چن لیا اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں کی۔ تمہارے باپ ابراہیم کا دین (قائم رکھو) اسی نے پہلے تمہارا نام مسلمان رکھا اور اس (قرآن) میں بھی تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ہو۔ پس نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو مضبوط پکڑو۔ وہ تمہارا مددگار ہے پس کیا ہی اچھا مددگار اور کیا ہی اچھا مدد کرنے والا ہے۔

سورۃ المؤمنون مکی ہے اور اس میں ایک سو اٹھارہ آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بیشک ایمان والے فلاح پا گئے۔ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔ اور جو بیہودہ بات سے منہ پھیرنے والے ہیں۔ اور جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں۔ اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں یا اپنی لونڈیوں سے کہ بیشک ان پر کوئی ملامت نہیں۔ پس جو ان کے سوا کچھ اور چاہے تو وہی لوگ حد سے بڑھنے والے ہیں۔ اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا لحاظ رکھنے والے ہیں۔ اور جو اپنی نمازوں کی نگہداشت کرنے والے ہیں۔ یہی لوگ وارث ہیں۔ جو فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا۔ پھر ہم نے اسے ایک محفوظ جگہ میں نطفہ بنا کر رکھا۔ پھر ہم نے نطفہ کو لوتھڑا بنایا پھر لوتھڑے کو بوٹی بنایا پھر بوٹی کو ہڈیاں بنایا پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا پھر اسے ایک اور ہی صورت میں بنا دیا۔ پس بڑا بابرکت ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا۔ پھر اس کے بعد تم ضرور مرنے والے ہو۔ پھر تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے۔ اور ہم نے تمہارے اوپر سات راستے بنائے اور ہم مخلوق سے بے خبر نہیں۔ اور ہم نے آسمان سے ایک اندازہ کے مطابق پانی اتارا پھر اسے زمین میں ٹھہرا دیا اور ہم اسے لے جانے پر قادر ہیں۔ پھر ہم اس پانی کے ذریعہ تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کرتے ہیں تمہارے لئے ان میں بہت سے میوے ہیں اور ان میں سے تم کھاتے ہو۔ اور وہ درخت جو طور سینا میں اگتا ہے جو تیل اور کھانے والوں کے لئے سالن لے کر اگتا ہے۔ اور بیشک تمہارے لئے چوپایوں میں بھی عبرت ہے ہم تمہیں ان کے پیٹوں میں کی چیز پلاتے ہیں اور تمہارے لئے ان میں بہت سے فائدے ہیں اور تم ان میں سے کھاتے بھی ہو۔ اور ان پر اور کشتیوں پر تم سوار کئے جاتے ہو۔ اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا پس اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو تمہارا اس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تم ڈرتے نہیں۔ پس اس کی قوم کے سرداروں نے جنہوں نے کفر کیا تھا کہا یہ تو تم جیسا ایک آدمی ہے یہ تم پر برتری چاہتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو فرشتے اتارتا ہم نے تو یہ اپنے اگلے باپ دادوں میں نہیں سنا۔ یہ تو ایک آدمی ہے جس کو جنون ہے پس تم اس کے بارے میں ایک وقت تک انتظار کرو۔ نوح نے کہا اے میرے رب! میری مدد کر اس لئے کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا۔ پس ہم نے اس کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارے سامنے اور ہمارے حکم سے کشتی بنا پس جب ہمارا حکم آ جائے اور تنور ابل پڑے تو ہر قسم میں سے جوڑا جوڑا کشتی میں داخل کر لے اور اپنے گھر والوں کو بھی سوائے ان کے جن پر پہلے بات ہو چکی ہے اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے کچھ نہ کہنا بیشک وہ ڈبو دیئے جائیں گے۔ پس جب تو اور تیرے ساتھی کشتی پر سوار ہو جائیں تو کہہ دے سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں ظالم لوگوں سے نجات دی۔ اور کہہ اے میرے رب! مجھے برکت والی جگہ اتار اور تو بہترین اتارنے والا ہے۔ بیشک اس میں نشانیاں ہیں اور بیشک ہم آزمانے والے ہیں۔ پھر ان کے بعد ہم نے دوسری قوم پیدا کی۔ پس ہم نے ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو تمہارا اس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تم ڈرتے نہیں۔ اور ان کی قوم کے سرداروں نے جنہوں نے کفر کیا اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا اور جنہیں ہم نے دنیا کی زندگی میں آسودگی دی تھی کہا یہ تو تم جیسا ایک آدمی ہے جو تم کھاتے ہو وہ کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو وہ پیتا ہے۔ اگر تم نے اپنے جیسے آدمی کی اطاعت کی تو بیشک تم اس وقت نقصان اٹھانے والے ہو گے۔ کیا وہ تم سے وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے تو تم نکالے جاؤ گے۔ بہت دور ہے جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ زندگی تو بس یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہم دوبارہ اٹھائے جانے والے نہیں۔ یہ شخص تو بس ایک آدمی ہے جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے اور ہم اس پر ایمان لانے والے نہیں۔ نوح نے کہا اے میرے رب! میری مدد کر اس لئے کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا۔ اللہ نے فرمایا تھوڑی دیر میں وہ ضرور پشیمان ہوں گے۔ پس ٹھیک وعدہ کے مطابق ایک چیخ نے انہیں آ لیا پس ہم نے انہیں کوڑا کرکٹ بنا دیا پس ظالم لوگوں پر دوری ہو۔ پھر ان کے بعد ہم نے دوسری قومیں پیدا کیں۔ کوئی امت اپنے وقت سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے۔ پھر ہم نے یکے بعد دیگرے اپنے رسول بھیجے جب کسی امت کے پاس اس کا رسول آیا تو انہوں نے اسے جھٹلایا پس ہم نے ایک کے پیچھے دوسرے کو ہلاک کیا اور ہم نے انہیں افسانہ بنا دیا پس دوری ہو ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے۔ پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیوں اور کھلی سند کے ساتھ بھیجا۔ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف پس انہوں نے تکبر کیا اور وہ سرکش لوگ تھے۔ پس انہوں نے کہا کیا ہم اپنے جیسے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں جبکہ ان کی قوم ہماری غلام ہے۔ پس انہوں نے ان دونوں کو جھٹلایا پس وہ ہلاک کئے ہوئے لوگوں میں سے ہو گئے۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تاکہ وہ راہ پائیں۔ اور ہم نے عیسیٰ بن مریم اور اس کی ماں کو ایک نشانی بنایا اور ہم نے ان دونوں کو ایک بلند جگہ پر ٹھکانہ دیا جو ٹھہرنے کی اور پانی کی جگہ تھی۔ اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو بیشک میں تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہوں۔ اور بیشک یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں پس مجھ سے ڈرو۔ پھر انہوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہر گروہ اس پر جو اس کے پاس ہے خوش ہے۔ پس ان کو ان کی غفلت میں ایک وقت تک چھوڑ دو۔ کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جو ان کو مال اور بیٹوں سے مدد دیتے ہیں۔ تو ہم ان کو بھلائیاں دینے میں جلدی کر رہے ہیں۔ نہیں بلکہ وہ سمجھتے نہیں۔ بیشک جو لوگ اپنے رب کے خوف سے ڈرنے والے ہیں۔ اور جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو اپنے رب کا شریک نہیں ٹھہراتے۔ اور جو دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل اس سے ڈرتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی لوگ نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں اور یہی ان کی طرف سبقت لے جانے والے ہیں۔ ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو سچ بولتی ہے اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ ان کے دل اس سے غفلت میں ہیں اور ان کے علاوہ بھی ان کے اعمال ہیں جو وہ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ہم ان کے خوشحال لوگوں کو عذاب میں پکڑیں گے تو وہ فوراً چلا اٹھیں گے۔ آج چلانا نہیں بیشک تم ہماری طرف سے مدد نہیں دیئے جاؤ گے۔ میری آیتیں تم پر پڑھی جاتی تھیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاتے تھے۔ تکبر کرتے ہوئے اس کی وجہ سے بیہودہ باتیں بناتے ہوئے۔ کیا انہوں نے اس بات پر غور نہیں کیا یا ان کے پاس کوئی ایسی بات آئی ہے جو ان کے پہلے باپ دادوں کے پاس نہیں آئی۔ یا وہ اپنے رسول کو نہیں پہچانتے پس وہ اس کا انکار کر رہے ہیں۔ یا وہ کہتے ہیں اسے جنون ہے۔ بلکہ وہ حق لے کر آیا ہے اور ان میں اکثر حق کو ناپسند کرتے ہیں۔ اور اگر حق ان کی خواہشوں کے پیچھے چلتا تو آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب درہم برہم ہو جاتا۔ بلکہ ہم نے ان کے پاس ان کی نصیحت بھیجی ہے پس وہ اپنی نصیحت سے منہ پھیرنے والے ہیں۔ یا تو تم ان سے کوئی اجرت مانگتے ہو پس تمہارے رب کا اجر بہتر ہے اور وہ بہترین روزی دینے والا ہے۔ اور بیشک تم سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہو۔ اور بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ سیدھی راہ سے ہٹنے والے ہیں۔ اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور جو تکلیف ان پر ہے اسے دور کر دیں تو وہ ضرور اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں گے۔ اور ہم نے ان کو عذاب میں پکڑا پھر بھی ان کے رب کے آگے نہ جھکے اور نہ عاجزی کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ہم ان پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں گے تو اچانک وہ اس میں ہر بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے۔ اور وہ ایسا ہے جس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔ اور وہ ایسا ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔ اور وہ ایسا ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے اور رات اور دن کا ادل بدل اسی کے اختیار میں ہے۔ کیا تم سمجھتے نہیں۔ بلکہ انہوں نے بھی ویسی ہی بات کہی جو پہلے لوگوں نے کہی تھی۔ انہوں نے کہا کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ ہم سے اور ہمارے باپ دادوں سے پہلے یہ وعدہ کیا گیا ہے یہ تو بس پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ کہہ دے زمین اور جو کچھ اس میں ہے کس کا ہے اگر تم جانتے ہو۔ وہ ضرور کہیں گے اللہ کا ہے۔ کہہ دے کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ کہہ دے ساتوں آسمانوں کا اور بڑے عرش کا مالک کون ہے۔ وہ ضرور کہیں گے اللہ ہے۔ کہہ دے کیا تم ڈرتے نہیں۔ کہہ دے ہر چیز کی بادشاہت کس کے ہاتھ میں ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا اگر تم جانتے ہو۔ وہ ضرور کہیں گے اللہ کی۔ کہہ دے پھر تم کہاں سے دھوکہ کھا رہے ہو۔ بلکہ ہم نے ان کے پاس حق بھیجا ہے اور بیشک وہ جھوٹے ہیں۔ اللہ نے کوئی بیٹا نہیں بنایا اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے ورنہ ہر معبود اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا اور ہر ایک دوسرے پر چڑھائی کرتا۔ اللہ پاک ہے ان باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ وہ غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے پس وہ بلند ہے ان سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ کہہ دے اے میرے رب! اگر تو مجھے دکھائے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ اے میرے رب! پھر مجھے ظالم لوگوں میں نہ کر۔ اور بیشک ہم اس پر قادر ہیں کہ جو کچھ ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں وہ تجھے دکھا دیں۔ برائی کو اس طریقہ سے دور کر جو بہترین ہے ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ بیان کرتے ہیں۔ اور کہہ اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اے میرے رب! میں اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔ یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آتی ہے تو کہتا ہے اے میرے رب! مجھے واپس بھیج دے۔ تاکہ میں اس دنیا میں جسے چھوڑ آیا ہوں نیک عمل کروں۔ ہرگز نہیں یہ تو ایک بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے۔ اور ان کے آگے ایک آڑ ہے ان کے دوبارہ اٹھائے جانے کے دن تک۔ پس جب صور میں پھونکا جائے گا تو اس دن ان کے درمیان رشتہ داریاں نہیں ہوں گی اور نہ وہ ایک دوسرے کا حال پوچھیں گے۔ پس جن کے نیکیوں کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی کامیاب ہوں گے۔ اور جن کے نیکیوں کے پلڑے ہلکے ہوں گے یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خسارہ میں ڈالا وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ آگ ان کے چہروں کو جھلسا دے گی اور وہ اس میں بدشکل ہوں گے۔ کیا تم پر میری آیتیں پڑھی نہیں جاتی تھیں پس تم انہیں جھٹلاتے تھے۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہماری بدبختی ہم پر غالب آ گئی اور ہم گمراہ لوگ تھے۔ اے ہمارے رب! ہمیں اس سے نکال دے پھر اگر ہم دوبارہ وہی کریں تو ہم ظالم ہوں گے۔ اللہ فرمائے گا دور ہو جاؤ اسی میں اور مجھ سے بات نہ کرو۔ بیشک میرے بندوں میں سے ایک گروہ تھا جو کہتا تھا اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر ہے۔ پس تم نے ان کا مذاق اڑایا یہاں تک کہ انہوں نے تمہیں میری یاد بھلا دی اور تم ان پر ہنستے رہے۔ بیشک میں نے آج ان کو ان کے صبر کا بدلہ دیا ہے پس وہی کامیاب ہیں۔ اللہ فرمائے گا تم زمین میں کتنے سال رہے۔ وہ کہیں گے ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہے ہیں گنتی کرنے والوں سے پوچھ لے۔ اللہ فرمائے گا تم تھوڑی دیر رہے ہو اگر تم جانتے ہوتے۔ کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تمہیں بیکار پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے۔ پس اللہ بلند ہے سچا بادشاہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عزت والے عرش کا مالک ہے۔ اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے۔ بیشک کافر فلاح نہیں پائیں گے۔ اور کہہ اے میرے رب! بخش دے اور رحم فرما اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر ہے۔

یہ ایک سورت ہے جو ہم نے اتاری اور اس کے احکام مقرر کئے اور اس میں ہم نے کھلی کھلی آیتیں اتاری ہیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور اگر تم اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ کے دین کے معاملہ میں ان پر ترس تمہیں دامن گیر نہ ہو اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ موجود ہو۔ زانی نکاح نہیں کرتا مگر زانیہ یا مشرکہ سے اور زانیہ سے نکاح نہیں کرتا مگر زانی یا مشرک اور یہ حرام کر دیا گیا ہے ایمان والوں پر۔ اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو اسی کوڑے مارو اور کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو اور یہی لوگ نافرمان ہیں۔ مگر جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے پاس خود گواہوں کے سوا اور کوئی گواہ نہ ہو تو ان میں سے ایک شخص کی گواہی یہ ہے کہ چار بار اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ بیشک وہ سچوں میں سے ہے۔ اور پانچویں بار کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو۔ اور عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار بار اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ بیشک یہ مرد جھوٹوں میں سے ہے۔ اور پانچویں بار کہے کہ اس پر اللہ کا غضب ہو اگر یہ مرد سچوں میں سے ہو۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا حکمت والا ہے (تو تم پر بڑی مصیبت آ جاتی)۔ بیشک جو لوگ یہ بہتان لائے ہیں وہ تمہارا ہی ایک گروہ ہے۔ اس کو اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ان میں سے ہر شخص کے لئے اس گناہ کا بدلہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں سے جس نے اس کا بڑا حصہ اٹھایا اس کے لئے بڑا عذاب ہے۔ جب تم نے یہ بات سنی تھی تو مومن مرد اور مومن عورتیں اپنے لوگوں کے بارے میں اچھا گمان کیوں نہ کرتے اور کہتے کہ یہ کھلا بہتان ہے۔ وہ اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے پس جب وہ گواہ نہیں لائے تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔ اور اگر تم پر دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو جس بات میں تم پڑے تھے اس کی وجہ سے تم پر بڑا عذاب آ جاتا۔ جب تم اپنی زبانوں سے اس کو ایک دوسرے سے نقل کر رہے تھے اور اپنے منہ سے وہ بات کہہ رہے تھے جس کا تمہیں کوئی علم نہیں اور تم اسے معمولی بات سمجھ رہے تھے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے۔ اور تم نے جب اسے سنا تھا تو کیوں نہ کہا کہ ہمیں زیبا نہیں کہ ہم اس بات کو زبان پر لائیں۔ اللہ پاک ہے یہ بڑا بہتان ہے۔ اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم مومن ہو تو پھر کبھی ایسا کام نہ کرنا۔ اور اللہ تمہارے لئے آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے۔ بیشک جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی کی بات پھیلے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ بڑا شفیق بڑا مہربان ہے (تو تم پر بڑی مصیبت آ جاتی)۔ اے ایمان والو! شیطان کے قدموں پر نہ چلو اور جو شیطان کے قدموں پر چلے تو وہ تو بے حیائی اور برائی ہی کا حکم دیتا ہے۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی شخص کبھی پاک نہ ہوتا لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ اور تم میں سے جو لوگ فضیلت اور کشائش والے ہیں وہ قسم نہ کھائیں کہ رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دیں گے اور چاہیے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے گناہ بخش دے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ بیشک جو لوگ پاکدامن بے خبر ایمان والی عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ جس دن ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے خلاف ان کاموں کی گواہی دیں گے جو وہ کرتے تھے۔ اس دن اللہ ان کو پورا پورا بدلہ دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ ہی حق ظاہر کرنے والا ہے۔ خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لئے ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لئے ہیں اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لئے ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لئے ہیں۔ یہ لوگ ان باتوں سے پاک ہیں جو وہ کہتے ہیں۔ ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے۔ اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ بھیج لو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ پھر اگر تم وہاں کسی کو نہ پاؤ تو بھی ان میں داخل نہ ہو جب تک کہ تمہیں اجازت نہ دی جائے اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس چلے جاؤ یہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہے۔ تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ایسے گھروں میں داخل ہو جو کسی کی رہائش کے لئے نہیں ہیں جن میں تمہارا کوئی فائدہ ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔ مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہت پاکیزگی کی بات ہے۔ بیشک اللہ ان کاموں سے خبردار ہے جو وہ کرتے ہیں۔ اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت نہ دکھائیں مگر جو ظاہر ہے اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں اور اپنی زینت نہ دکھائیں مگر اپنے شوہروں کے یا اپنے باپ کے یا اپنے شوہروں کے باپ کے یا اپنے بیٹوں کے یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے یا اپنی بہنوں کے بیٹوں کے یا اپنی عورتوں کے یا اپنی لونڈیوں کے یا ان مردوں کے جو عورت کی خواہش نہ رکھتے ہوں یا ان لڑکوں کے جو عورتوں کے پردہ کی باتوں سے واقف نہ ہوں اور اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے۔ اے ایمان والو! تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور تم میں سے جو مرد اور عورتیں بے نکاح ہوں ان کا نکاح کر دو اور اپنے نیک غلاموں اور لونڈیوں کا بھی۔ اگر وہ محتاج ہوں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا اور اللہ وسعت والا جاننے والا ہے۔ اور جو لوگ نکاح کا مقدور نہ رکھیں وہ پاکدامنی اختیار کریں یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے۔ اور تمہارے غلاموں میں سے جو مکاتبت چاہیں ان سے مکاتبت کر لو اگر تم ان میں بھلائی جانتے ہو اور اللہ نے جو مال تمہیں دیا ہے اس میں سے تم بھی ان کو دو۔ اور اپنی لونڈیوں کو دنیا کی زندگی کا فائدہ حاصل کرنے کے لئے بدکاری پر مجبور نہ کرو جبکہ وہ پاکدامن رہنا چاہیں اور جو کوئی ان کو مجبور کرے تو اللہ ان کے مجبور کئے جانے کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔ اور ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں اتاری ہیں اور ان لوگوں کی مثالیں بھی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے نصیحت۔ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو جس میں چراغ ہو چراغ شیشہ میں ہو شیشہ ایسا ہو جیسے موتی کی طرح چمکتا ہوا ستارہ۔ وہ زیتون کے مبارک درخت سے روشن کیا جاتا ہے جو نہ پورب کا ہے نہ پچھم کا۔ اس کا تیل قریب ہے کہ آگ نہ چھوئے تو بھی روشنی دے نور پر نور۔ اللہ اپنے نور کی راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے۔ اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ ان گھروں میں جن کے بلند کرنے اور جن میں اپنے نام کی یاد کئے جانے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے اور نماز قائم کرنے سے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔ تاکہ اللہ ان کو ان کے بہترین اعمال کا بدلہ دے اور اپنے فضل سے ان کو اور زیادہ دے۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔ اور جو لوگ کافر ہیں ان کے اعمال چٹیل میدان میں سراب کی طرح ہیں جسے پیاسا پانی سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آتا ہے تو اسے کچھ نہیں پاتا اور اللہ کو اپنے پاس پاتا ہے پس اللہ اس کا حساب پورا پورا چکا دیتا ہے اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ یا ان کے اعمال گہرے سمندر کی تاریکیوں کی طر

قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ
زخم ایسا ہی ۔۔۔ اور یہ دن ہاری باری بدلتے ہیں ۔۔۔ بیتے ہیں ہم ان
النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ
لوگوں میں ۔۔۔ اور اس لئے کہ معلوم کرے اللہ ان کو جو ایمان لائے ۔۔۔ اور کرے تم
مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝
میں سے ۔۔۔ شہید ۔۔۔ اور اللہ کو محبت نہیں ظلم کرنے والوں سے
وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ۝
اور اس لئے کہ پاک کرے اللہ ایمان والوں کو اور مٹا دے کافروں کو
اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ
کیا تم کو خیال ہے کہ داخل ہو جاؤ گے ۔۔۔ حالانکہ ابھی معلوم نہیں کیا
الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝
ان لوگوں کو جو لڑنے والے ہیں تم میں سے ۔۔۔ اور معلوم نہیں کیا ۔۔۔ صبر کرنے والوں کو
وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ
اور تم آرزو کرتے تھے ۔۔۔ موت کی ۔۔۔ اس سے پہلے کہ
تَلْقَوْهُ ۖ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝
سامنا ہو اس کا ۔۔۔ سو اب دیکھ لیا تم نے اس کو ۔۔۔ اور تم
وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ
اور نہیں محمد ۔۔۔ مگر ایک رسول ۔۔۔ گزر چکے ہیں پہلے
الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى
رسول ۔۔۔ پھر کیا اگر وہ مر جائے یا مارا جائے تو پھر جاؤ گے
اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ
الٹے پاؤں ۔۔۔ اور جو کوئی پھر جائے الٹے پاؤں تو ہرگز نہ

يَضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَمَا
اور اللہ ثواب دے گا شکر گزاروں کو ۱۴۵ اور

كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ
کوئی جان نہیں مگر حکم اللہ کے لکھا ہوا ہے وقت

وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ
اور جو کوئی چاہے بدلہ دنیا کا دیں ہم اسکو اسی دنیا میں سے اور جو

يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِي
کوئی چاہے بدلہ آخرت کا دیں ہم اسکو اسی میں سے اور ہم ثواب دیں گے

الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ
احسان ماننے والوں کو ۱۴۶ اور بہت نبی ہیں جن کے ہو کر لڑے ہیں بہت خدا کے

كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
ساتھ پھر سست نہ پڑے ہیں کسی لگنے سے اللہ کی راہ میں اور

وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾
سست نہ ہوئے ہیں اور نہ دبے ہیں اور اللہ پسند کرتا ہے ثابت قدم رہنے والوں کو ۱۴۷

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
اور کچھ نہیں ہوا کہنا انکا مگر یہ کہ کہا انہوں نے اے رب ہمارے بخش

ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا
ہمارے گناہ اور زیادتی ہوئی ہے ہماری اور ثابت رکھ قدم ہمارے

وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ
اور مدد دے ہم کو قوم کافر پر ۱۴۸ پھر دیا اللہ نے ان کو

ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ
ثواب دنیا کا اور خوب ثواب آخرت کا اور اللہ

فائدہ: جن اولیاء اللہ کو باطنی فوائد و برکات کو محروم کیا جاتا ہے اس سے ان کا مرتبہ گھٹ کر اور اس کی بزرگی سے ہوا اس میں ان کا کوئی نقصان نہیں اور نہ ان کا ہوں سے ثواب ہے ہوتا ہے ترجمہ الحاقۃ و ترجمہ بعض الصحابۃ رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ

موضح قرآن ۵ اس جنگ احد میں بعضے مسلمان کا فروں کی فوج میں پکار گئے کہ محمد صلعم مارا گیا اور صحابہ کے دل سست ہوئے اللہ نے فرمایا کہ ایسے نادان کام کرتے ہیں مسلمان کے دل سست ہونے سے اللہ کا کچھ نقصان نہیں ہوتا اللہ کو تو ہر حال میں بندگی کرنا چاہیے خواہ نبی زندہ رہے یا نہ رہے اور اللہ کا یہ بھی قاعدہ ہے کہ جو قوم نبی کے ساتھ ہو کر لڑی ہے اللہ نے ان کو فتح دی ہے اور جو قوم نبی کے مرنے پر پھر گئی ہے اللہ نے ان کو ذلیل کیا ہے ۱۲ منہ

يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣٤﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا
محبت کرتا ہے نیکوکاروں سے ﴿۱۳۴﴾ اے ایمان والو اگر تم کہا مانو
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا
کافروں کا وہ تم کو پھیر دیں الٹے پاؤں پھر جاؤ تم
خٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ
نقصان میں ﴿۱۴۹﴾ بلکہ اللہ تمہارا حامی ہے اور وہ
النّٰصِرِيْنَ ﴿١٥٠﴾ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا
سب سے بہتر مدد کرنے والوں کے ہیں ﴿۱۵۰﴾ ہم ابھی ڈالے دیتے ہیں کافروں کے دل میں
الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ
دہشت بسبب اس کے کہ انہوں نے شریک ٹھہرائے اللہ کے جس کی کوئی سند نہیں اتاری
وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥١﴾ وَلَقَدْ
اور ان کا ٹھکانا آگ ہے اور برا ہے ٹھکانا بے انصافوں کا ﴿۱۵۱﴾ اور البتہ
صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى
سچا کر دکھایا تم کو اللہ نے اپنا وعدہ جب تم قتل کرتے تھے ان کو اس کے حکم سے یہاں تک
اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ
جب تم نے بزدلی کی اور جھگڑا کیا کام میں اور نافرمانی کی
بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا
بعد اس کے کہ دکھا دیا تم کو جو تم چاہتے تھے تم میں کوئی چاہتا تھا
وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ
اور تم میں کوئی چاہتا تھا آخرت پھر پھیر دیا تم کو ان سے
لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ
تاکہ تمہارا امتحان کرے اور البتہ معاف کر چکا تم کو اور اللہ فضل والا ہے

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٢٢﴾ صٰعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ
مومنوں پر ﴿١٢٢﴾ تم چڑھتے تھے اور نہ پھرتے تھے کسی کو
وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا
اور رسول تمہیں پکارتا تھا تمہارے پیچھے سے تو تمہیں بدلہ دیا غم پر غم کے
تَحْزَنُوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ
تاکہ نہ غم کرو اس پر جو تمہارے ہاتھ سے گیا اور نہ اس پر جو تم پر پڑی اور اللہ
خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٣﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
خبردار ہے تمہارے کاموں سے ﴿١٢٣﴾ پھر اتارا تم پر
الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَاۗىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَ
غم کے بعد چین کی نیند کہ اونگھ آتی تھی تم میں کے
طَاۗىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ
بعضوں کو اور بعضے وہ تھے کہ جنہیں اپنی جان کی پڑی تھی اللہ پر
غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا
ناحق جاہلیت کا سا گمان کرتے ﴿١٢٤﴾ کہتے تھے کہ ہمارا
مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۭ يُخْفُوْنَ
کچھ بھی کام ہے تو کہہ دے کہ سب کام اللہ کے ہاتھ ہے یہ چھپاتے ہیں
فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا
اپنے دلوں میں جو تجھ پر ظاہر نہیں کرتے کہتے تھے کہ ہمارا
مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۭ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ
کچھ بھی کام ہوتا تو ہم یہاں مارے نہ جاتے کہہ دے اگر تم ہوتے اپنے
بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى
گھروں میں جن کے لکھ دیا تھا مارا جانا

منزل ١

معافی مانگ لیتے ہیں اللہ ان کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور کفارت میں ان پر مواخذہ نہیں فرماتے گا اور بخشش اور آخرت کا اجر عظیم ان کے لئے ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے گناہ سے توبہ و استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما دیتا ہے اور بخشش اور آخرت کا اجر عظیم اس کے لئے ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے گناہ سے توبہ و استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما دیتا ہے اور بخشش اور آخرت کا اجر عظیم اس کے لئے ہے۔

۱۷۱ الی آخرہ۔ ورنہ تاب ایمان والوں کو خطاب ہے اور انہیں منافقین کی طرح ہونے سے روکا گیا ہے۔ یہ وہ گمراہ لوگ ہیں جو دینی بھائیوں کو اپنی طرح اللہ اور رسول کا باغی بنانا چاہتے ہیں۔ ان کے حق میں یہی کہنا چاہئے کہ اللہ ان کو ہدایت دے۔ ان کی دوستی سے بچنا چاہئے۔ ان کی دشمنی سے ڈرنا نہیں چاہئے۔ ان کی دشمنی کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے گناہ سے توبہ و استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما دیتا ہے اور بخشش اور آخرت کا اجر عظیم اس کے لئے ہے۔

۱۷۱ الی آخرہ۔ ورنہ تاب ایمان والوں کو خطاب ہے اور انہیں منافقین کی طرح ہونے سے روکا گیا ہے۔ یہ وہ گمراہ لوگ ہیں جو دینی بھائیوں کو اپنی طرح اللہ اور رسول کا باغی بنانا چاہتے ہیں۔ ان کے حق میں یہی کہنا چاہئے کہ اللہ ان کو ہدایت دے۔ ان کی دوستی سے بچنا چاہئے۔ ان کی دشمنی سے ڈرنا نہیں چاہئے۔ ان کی دشمنی کا مقابلہ کرنا چاہئے۔

موت اور قتل سے بچ جانے والے زندہ رہ کر کچھ نہ کچھ کماتے تو اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب فرمایا کہ اسی حکمت کی وجہ سے آخر میں فوجیں عورت و حیات عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں۔ اگر تم اپنے گھروں میں بیٹھے رہتے تو بھی گھروں میں بھی موت تمہیں جا پکڑتی۔ اگر دنیا کے لئی اس لئے اللہ تعالیٰ اس کی برکت دیتے ہیں کہ وہ دین کو پہچان جائے۔ ہمارے اور پھر شکر کی راہوں اور پھر جہاد کرتے ہوئے مر جائے تو اللہ اس کو اس مغفرت کی رحمت و مغفرت کا مورد بنے گی۔ اگر وہ زندہ رہے تو بھی دنیا و آخرت کے اجر عظیم کا مستحق ہوگا۔ اس لئے تم کو ہرگز ایسا نہیں ہونا چاہئے جیسا کہ منافقین ہیں۔ وہ ان باتوں سے اللہ کی راہ میں جہاد سے روکتے ہیں۔ ان کی باتوں پر کان نہ دھرو۔ ان کی باتوں سے ہرگز متاثر نہ ہو۔ ان کی باتوں کی پروا نہ کرو۔ ان کی باتوں کو نظر انداز کر دو۔ ان کی باتوں کو ہوا میں اڑا دو۔ ان کی باتوں کو کوئی اہمیت نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی وزن نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی حیثیت نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی قدر نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی مقام نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی درجہ نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی مرتبہ نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی منزلت نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی رتبہ نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی شان نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی عظمت نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی جلال نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی کمال نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی جمال نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی حسن نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی خوبی نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی زینت نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی آرائش نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی سجاوٹ نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی بناوٹ نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی ملمع نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی پالش نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی چمک نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی دمک نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی روشنی نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی نور نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی ضیاء نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی تابانی نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی درخشانی نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی تابندگی نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی رخشندگی نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی فروزانی نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی تابانی نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی درخشانی نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی تابندگی نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی رخشندگی نہ دو۔ ان کی باتوں کو کوئی فروزانی نہ دو۔

مَصَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ
(اپنے گھروں سے نکلتے) اور اللہ کو آزمانا تھا جو تمہارے سینوں میں ہے
وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
اور جو (کھوٹ) تھا اس کا جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ جانتا ہے
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ
دلوں کے بھید والا ہے جو لوگ تم میں سے پیٹھ پھیر گئے
يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ
جس دن دونوں فوجیں آپس میں ملی تھیں سو ان کو بہکا دیا
الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا
شیطان نے ان کے کئے ہوئے گناہ کی بدولت سے اور اللہ ان کو بخش چکا ہے
اللّٰهُ عَنْهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا
اللہ بخشنے والا ہے حلم والا ہے ۲۳۰ اے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
ایمان والو تم ان کی طرح ہو کافر ہوئے اور
قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ
کہتے ہیں اپنے بھائیوں کو جب وہ سفر کو نکلیں ملک میں
اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا
یا ہوں جہاد میں اگر رہتے ہمارے پاس تو نہ مرتے
وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ
اور نہ مارے جاتے ۲۳۱ تاکہ اللہ ڈالے اسی گمان سے افسوس
قُلُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا
ان کے دلوں میں ۲۳۲ اللہ ہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اللہ

ع ۱۶ ۷ ۱۵ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰

موضح قرآن ۔۔۔ اس نسبت میں بین کر شبہ ہوا، جاہا چلے اور ان کو بتلا جاتے گئے اور جو ان میں باقی رہے ان پر اور تھوڑی کی اس کے بعد رعب و دہشت رفع ہو گئی اور انتی اور ہمت کر لوٹنی پھر جب پھیلا ہوا سب نصب کے تھے تب پھر ان کو ہمت ہوئی جو کہ پھر لڑائی کا حکم ہوا ہمارے اگلے یہ بھی کہنے لگے کہ کوئی ہم جہاد کا بھی جہاد ہوا، بچے گیا یا قتل ہو گیا یا ہاتھ کچھ نہ آیا سو کیا جہاد کیا۔ اللہ کو یہ حیثیت ہی منظور تھی کہ جہاد کی مشروعیت پر بھی دلیل ہو جائے اور ہم کو بھی معلوم ہو جائے۔ ۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس جنگ میں جو لوگ بٹ گئے ہیں ان پر لعن و طعن نہ کریں۔

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١٥٦﴾ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
تمہارے سب کاموں کو دیکھنے والا ہے ۱۵۶ اور اگر تم مارے گئے اللہ کی راہ میں
أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِمَّا
یا مر گئے تو بخشش اللہ کی اور مہربانی اس سے بہتر ہے جو
يَجْمَعُونَ ﴿١٥٧﴾ وَلَئِنْ مُتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ
جمع کرتے ہیں ۱۵۷ اور اگر تم مرے یا مارے گئے تو اللہ ہی کی طرف
تُحْشَرُونَ ﴿١٥٨﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ
اکٹھے ہو گے تب ۱۵۸ سو کیا اللہ ہی کی رحمت ہے تو نرم دل ہے ان پر
وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ
اور اگر تو ہوتا تند خو سخت دل تو متفرق ہو جاتے
حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ
تیرے گرد سو تو ان کو دے دو اور ان کے واسطے بخشش مانگ اور
شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى
ان سے مشورہ لے ۱۵۹ پھر جب تو ٹھہرا پکا کام تو بھروسہ
اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ﴿١٦٠﴾ إِنْ يَنْصُرْكُمُ
کر اللہ پر اللہ تو کہتا ہے بھروسہ والوں کو ۱۶۰ اگر اللہ تمہاری مدد
اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا
کرے تو کوئی تم پر غالب نہ ہو سکے اور اگر وہ تم کو چھوڑ دے تو پھر تمہاری کون مدد کرے
الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
اللہ کے سوا سو اللہ ہی پر
الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٦١﴾ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ وَمَنْ
مسلمانوں کو ۱۶۱ اور نبی کا کام نہیں کہ چھپا لے

کے بارے میں ان کا مذکورہ قول جہاں ان کے باطنی خیالات اور تلبیسی ذہنیات کو مشت از نمونہ خروارے ظاہر کرتا ہے وہاں اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ منافقین کے دلوں میں کفر و نفاق کا مرض پہلے سے چلا آتا تھا جہاد سے ان کی جان نکلتی تھی اور اس کی وجہ سے ان کے دلوں میں کفر و نفاق کا مرض اور بڑھ جاتا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ایمان والوں کو جہاد کی ترغیب فرمائی اور اللہ کی راہ میں ان کو تم بتلانے پر دلاسہ کرتا ہے کہ یہ لوگ ان کے بارے میں ان کی جس اندیشی فرماتی وغیرہ ترغیب مؤمنین فی الجہاد۔ ...تعریف تفہیم و تسلیۃ مما اصابھم فی سبیل اللہ تعالیٰ اغراء بطلب مغفرۃ اللہ تعالیٰ و رحمتہ (یعنی اے ایمان والو! اگر تم اس لئے کسی اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہو تاکہ غنیمت حاصل ہو جائے تو تمہارے لئے کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اللہ کی مغفرت اور رحمت اس غنیمت سے بہتر ہے جو منافقین اس لئے جمع کرتے ہیں کہ ان کو حاصل کر کے عیش و آرام میں مبتلا ہو جائیں) اگر تم طبعی موت سے یا جہاد و مقابلہ کی راہ میں شہید ہو کر مارے جاؤ تو تم کو اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت ہی ملے گی جو اس دنیا کی تمام دولت سے بہتر ہے۔ اور اللہ ہی کی طرف تم سب کو جمع ہونا ہے۔ پس اگر تم طبعی موت سے مرو یا مارے جاؤ بہرحال تم کو اللہ ہی کے پاس

يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ
چھپائے گا۔ وہ دن آئے گا (جس میں) کوئی (اپنی) خیانت کے
نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦١﴾ اَفَمَنِ اتَّبَعَ
پھر کوئی جو اس نے کمایا ہوگا اور ان پر ظلم نہ ہوگا ۔ بھلا جو شخص
رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ
اللہ کی مرضی پر چلا ہو وہ اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو اللہ کے غصہ کا مورد ہوا اور اس کا ٹھکانا
جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦٢﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ
دوزخ ہے۔ اور کیا ہی بری جگہ ہے۔ (غرض) لوگوں کے مختلف درجے ہیں
اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٣﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ
اللہ کے ہاں اور اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ کہ وہ کرتے ہیں ۔ اللہ نے احسان کیا
عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ
ایمان والوں پر جب بھیجا ان میں
اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ
پیغمبر جو انہیں میں سے ہے کہ پڑھتا ہے ان پر
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ
کتاب اور دانائی کی باتیں اور وہ اس سے پہلے
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٦٤﴾ اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ
کھلی گمراہی میں تھے ۔ کیا جب تمہیں ایک مصیبت
اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۭ قُلْ هُوَ مِنْ
تم کو پہنچی جس سے دونی تم (کافروں) کو پہنچ چکی ہے تو کہنے لگے کہ یہ کہاں سے آئی ۔ (اے پیغمبر) تم کہہ دو کہ
عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٦٥﴾
یہ تمہاری ہی طرف سے (تمہارے اعمال کی بدولت) ہے ۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ ع ۱۰

حاشیہ

ہوگا اور وہ اپنے کیے کا پورا پورا بدلہ پائیں گے اور ان پر ظلم نہ ہوگا ۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو بشارت دیتا ہے جو اس کی رضا کے طالب ہیں اور ان کو خبر دیتا ہے کہ وہ اس کے ہاں بڑے بڑے درجے پائیں گے اور اللہ ان کے اعمال کو دیکھ رہا ہے

وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ
اور جو کچھ تم کو پہنچا دن کہ دو جتھے ہوئے سو اللہ کے حکم سے ہوا اور
لِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۷﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚ
تاکہ معلوم کرے ایمان والوں کو اور تاکہ معلوم کرے ان کو جو منافق ہوئے
وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ
اور ان کو کہا کہ آؤ لڑو
قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ۭ هُمْ لِلْكُفْرِ
بولے اگر ہم کو معلوم ہوتا لڑائی کہ تمہارے ساتھ ہو ہم تو ہو لیں وہ لوگ اس دن کفر
يَوْمَىِٕذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ
کے قریب ہیں بہ نسبت ایمان کے بولتے ہیں اپنے
بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
منہ سے جو نہیں ان کے دل میں اور اللہ خوب جانتا ہے جو
يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۸﴾ الَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا
چھپاتے ہیں وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں اپنے بھائیوں کو اور آپ بیٹھ رہے ہیں
لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ۭ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ
اگر وہ ہماری بات مانتے تو نہ مارے جاتے تو کہہ دے اب ہٹا دیں اپنے اوپر سے
الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ
موت کو اگر تم ہو سچے اور تو نہ جان کہ جو لوگ
قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ
مارے گئے اللہ کی راہ میں مردے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب
يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ
کے ہاں کھاتے ہیں خوش ہوتے ہیں اس پر جو دیا ان کو اللہ نے اپنے فضل سے

صفحہ ۱۰۱

تحقیق حیات شہداء

حیات انبیاء علیہم السلام

ایک اشکال

اشکال کا حل

وَيُسَبِّطُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ
اور خوش ہوتے ہیں ان کی طرف سے جو ابھی نہیں پہنچے ان کے ساتھ کہ

أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٧٠﴾ يَسْتَبْشِرُونَ
اس واسطے کہ نہ ڈر ہے ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے خوش ہوتے ہیں

بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ
نعمت سے اللہ کی اور فضل سے اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا

الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٧١﴾ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ
ایمان والوں کی محنت کو جنہوں نے حکم مانا اللہ اور رسول کا

مِن بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ
بعد اس کے کہ پہنچا ان کو زخم جنہوں نے نیکی کی ان میں سے

وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٢﴾ الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ
اور پرہیزگاری کی ان کو ثواب ہے بڑا جنہوں نے کہا ان کو لوگوں نے

إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ
کہ لوگوں نے تمہارے لئے جمع کیا ہے سامان تم کو ان سے ڈرو تو اور زیادہ ہوا ان کا

إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ﴿١٧٣﴾
ایمان اور بولے کافی ہے ہم کو اللہ اور خوب کارساز ہے

فَانقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ
پھر پھرے نعمت اللہ کے اور احسان سے اللہ کے ان کو برائی

وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ﴿١٧٤﴾ إِنَّمَا
اور پیچھے ہوئے اللہ کی مرضی کے اور اللہ کا فضل ہے بڑا

ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ
یہ تو شیطان ہے کہ ڈراتا ہے اپنے دوستوں سے سو تم ان سے مت ڈرو

وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٧٥﴾ وَلَا يَحْزُنكَ الَّذِينَ
اور ڈرو مجھ سے اگر تم ایمان رکھتے ہو اور غم نہ کرے تجھ کو جو لوگ

ع ۱۶ — ع ۱۷

تو مقام و صاحبِ جلیل کی زبان پر جو فضل کی ہے جو ابھی نہیں آئے تھے ہم سے ان کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ البتہ ان کی جو علامات ان کے ساتھ ہوں گی وہ ان کے اندر موجود تھی۔ اور وہ یہ ہے کہ وہ اپنی جانوں کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ان کا شیوہ ہے۔ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کی جو علامات ہیں وہ ان کے اندر موجود ہیں۔ اور یہ علامات ایسی ہیں کہ ان کے ساتھ کوئی دوسرا شریک نہیں ہو سکتا۔ اس لئے

وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٧٥﴾ وَلَا يَحْزُنكَ
اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو ۔ اور غم میں نہ ڈالیں تجھ کو

الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ
وہ لوگ جو دوڑتے ہیں کفر کی طرف ۔ وہ ہرگز نہ بگاڑیں گے اللہ

شَيْئًا يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ ۖ
کچھ چاہتا ہے اللہ کہ نہ ٹھہرائے ان کو حصہ آخرت میں

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ
اور ان کے لئے ہے عذاب بڑا ۔ جن لوگوں نے مول لیا

بِالْإِيمَانِ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ
کفر کو ایمان کے بدلے ہرگز نہ بگاڑیں گے اللہ کا کچھ اور ان کے لئے ہے عذاب

أَلِيمٌ ﴿١٧٧﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي
دردناک ۔ اور نہ خیال کریں کافر

لَهُمْ خَيْرٌ لِّأَنفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا
کہ ہم جو ڈھیل دیتے ہیں ان کو کچھ بہتر ہے ان کی جانوں کے لئے ۔ ہم تو ڈھیل دیتے ہیں ان کو

إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿١٧٨﴾ مَّا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ
تاکہ اور بڑھ جائے ان کا گناہ ۔ اور ان کے لئے ہے عذاب ذلت کا ۔ نہیں ہے اللہ کہ چھوڑ دے

الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ
مسلمانوں کو اس حال پر کہ تم ہو اس پر جب تک کہ جدا کر دے ناپاک

مِنَ الطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ
کو پاک سے اور نہیں ہے اللہ کہ خبر کر دے تم کو غیب کی

وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَاءُ ۖ
ہاں اللہ چھانٹ لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے

صلوا

ربط کلام سابق بالاحکام

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے دشمنوں کے بارے میں جو ان کے خلاف ہر قسم کی سازشیں کرتے رہتے تھے، ہدایات دی ہیں۔ ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان سے ڈرنا نہیں چاہیے بلکہ اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ اگر مسلمان ایمان پر قائم رہیں گے تو اللہ ان کا مددگار ہوگا۔ اور اگر وہ کفر کی طرف جائیں گے تو اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اللہ کا ارادہ ہے کہ کافروں کو آخرت میں کوئی حصہ نہ دے۔ ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ ان کا یہ خیال کہ ہم جو ان کو ڈھیل دیتے ہیں تو یہ ان کے لئے بہتر ہے، غلط ہے۔ ہم ڈھیل اس لئے دیتے ہیں کہ ان کا گناہ اور بڑھ جائے۔ ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ اللہ مسلمانوں کو اس حال پر نہیں چھوڑے گا کہ ان میں منافق اور مومن ملے جلے ہوں۔ وہ ان کو اس طرح الگ کر دے گا جس طرح ناپاک کو پاک سے الگ کر دیا جاتا ہے۔ اللہ کا یہ طریقہ نہیں کہ تم کو غیب کی خبر دے دے۔ ہاں اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے۔

ربط آیات سابقہ بالاحکام

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے دشمنوں کے بارے میں جو ان کے خلاف ہر قسم کی سازشیں کرتے رہتے تھے، ہدایات دی ہیں۔ ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان سے ڈرنا نہیں چاہیے بلکہ اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ اگر مسلمان ایمان پر قائم رہیں گے تو اللہ ان کا مددگار ہوگا۔ اور اگر وہ کفر کی طرف جائیں گے تو اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اللہ کا ارادہ ہے کہ کافروں کو آخرت میں کوئی حصہ نہ دے۔ ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ ان کا یہ خیال کہ ہم جو ان کو ڈھیل دیتے ہیں تو یہ ان کے لئے بہتر ہے، غلط ہے۔ ہم ڈھیل اس لئے دیتے ہیں کہ ان کا گناہ اور بڑھ جائے۔ ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ اللہ مسلمانوں کو اس حال پر نہیں چھوڑے گا کہ ان میں منافق اور مومن ملے جلے ہوں۔ وہ ان کو اس طرح الگ کر دے گا جس طرح ناپاک کو پاک سے الگ کر دیا جاتا ہے۔ اللہ کا یہ طریقہ نہیں کہ تم کو غیب کی خبر دے دے۔ ہاں اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے۔

ربط آیات سابقہ بالاحکام

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے دشمنوں کے بارے میں جو ان کے خلاف ہر قسم کی سازشیں کرتے رہتے تھے، ہدایات دی ہیں۔ ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان سے ڈرنا نہیں چاہیے بلکہ اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ اگر مسلمان ایمان پر قائم رہیں گے تو اللہ ان کا مددگار ہوگا۔ اور اگر وہ کفر کی طرف جائیں گے تو اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اللہ کا ارادہ ہے کہ کافروں کو آخرت میں کوئی حصہ نہ دے۔ ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ ان کا یہ خیال کہ ہم جو ان کو ڈھیل دیتے ہیں تو یہ ان کے لئے بہتر ہے، غلط ہے۔ ہم ڈھیل اس لئے دیتے ہیں کہ ان کا گناہ اور بڑھ جائے۔ ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ اللہ مسلمانوں کو اس حال پر نہیں چھوڑے گا کہ ان میں منافق اور مومن ملے جلے ہوں۔ وہ ان کو اس طرح الگ کر دے گا جس طرح ناپاک کو پاک سے الگ کر دیا جاتا ہے۔ اللہ کا یہ طریقہ نہیں کہ تم کو غیب کی خبر دے دے۔ ہاں اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے۔

ربط آیات سابقہ بالاحکام

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے دشمنوں کے بارے میں جو ان کے خلاف ہر قسم کی سازشیں کرتے رہتے تھے، ہدایات دی ہیں۔ ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان سے ڈرنا نہیں چاہیے بلکہ اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ اگر مسلمان ایمان پر قائم رہیں گے تو اللہ ان کا مددگار ہوگا۔ اور اگر وہ کفر کی طرف جائیں گے تو اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اللہ کا ارادہ ہے کہ کافروں کو آخرت میں کوئی حصہ نہ دے۔ ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ ان کا یہ خیال کہ ہم جو ان کو ڈھیل دیتے ہیں تو یہ ان کے لئے بہتر ہے، غلط ہے۔ ہم ڈھیل اس لئے دیتے ہیں کہ ان کا گناہ اور بڑھ جائے۔ ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ اللہ مسلمانوں کو اس حال پر نہیں چھوڑے گا کہ ان میں منافق اور مومن ملے جلے ہوں۔ وہ ان کو اس طرح الگ کر دے گا جس طرح ناپاک کو پاک سے الگ کر دیا جاتا ہے۔ اللہ کا یہ طریقہ نہیں کہ تم کو غیب کی خبر دے دے۔ ہاں اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے۔

ربط آیات سابقہ بالاحکام

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے دشمنوں کے بارے میں جو ان کے خلاف ہر قسم کی سازشیں کرتے رہتے تھے، ہدایات دی ہیں۔ ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان سے ڈرنا نہیں چاہیے بلکہ اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ اگر مسلمان ایمان پر قائم رہیں گے تو اللہ ان کا مددگار ہوگا۔ اور اگر وہ کفر کی طرف جائیں گے تو اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اللہ کا ارادہ ہے کہ کافروں کو آخرت میں کوئی حصہ نہ دے۔ ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ ان کا یہ خیال کہ ہم جو ان کو ڈھیل دیتے ہیں تو یہ ان کے لئے بہتر ہے، غلط ہے۔ ہم ڈھیل اس لئے دیتے ہیں کہ ان کا گناہ اور بڑھ جائے۔ ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ اللہ مسلمانوں کو اس حال پر نہیں چھوڑے گا کہ ان میں منافق اور مومن ملے جلے ہوں۔ وہ ان کو اس طرح الگ کر دے گا جس طرح ناپاک کو پاک سے الگ کر دیا جاتا ہے۔ اللہ کا یہ طریقہ نہیں کہ تم کو غیب کی خبر دے دے۔ ہاں اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے۔

صلوا

موضح قرآن ۱؎ یعنی وہ شخص جو خبر رکھتا تھا۔ اس (شیطان سلمہ) نے ۲؎ یعنی منافق لوگ کہ جن مسلمانوں کے پیچھے اور لڑائی میں گئے تھے وقت یعنی فتح مکہ کے اور اسی وقت منافق لوگوں نے اور طرح پیدا کر لی ہے اور غیب سے بڑی کی خبر دیں گے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔

فتح الرحمٰن ۱؎ صلعم یعنی علیہ السلام

تحقیق طلبہ

[illegible] ذکر اللہ کی [illegible] کرنا [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔

تَامِنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ
اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا
اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ
شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ
وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ
قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَاۗءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا
قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ
ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ
اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝
اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ

رُسُلٌ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ قُلْ قَدْ
کسی رسول کو جب تک نہ لاوے جو ہم کو قربانی کر کے جلا جائے اس کو کھا لے تو ہم
جَاۗءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ
تم سے پہلے کئی رسول معجزے لیکر آئے تھے اور جو کہتے ہو
فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ
پھر انہیں کیوں مارا اگر تم سچے ہو پھر اگر تجھ کو جھٹلاویں
فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَاۗءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ
تو جھٹلائے گئے کئی رسول جو تجھ سے پہلے آئے معجزے لیکر اور
الزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۭ
صحیفے اور کتاب روشن ہر جی کو چکھنی ہے
وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ فَمَنْ زُحْزِحَ
اور تم کو پورے پورے بدلے ملیں گے قیامت کے دن پھر جو کوئی
عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ
کھینچا جائے دوزخ سے اور داخل کیا جائے بہشت میں تو مراد پائی اور نہیں ہے
الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ
دنیا کی مگر پونجی دھوکے کی تم ضرور آزمائے جاؤ گے
وَاَنْفُسِكُمْ ۡ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
اور اپنی جانوں میں اور البتہ سنو گے تم
مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ وَاِنْ
اگلے کتاب والوں سے اور مشرکوں سے بہت دکھ کی بات اور
تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝
اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری کرو تو یہ بہت کے کام ہیں

الی الضرین ۳

قل یا کلوا

حتی یاتینا بقربان تاکلہ النار قل قد جاءکم رسل من قبلی بالبینت وبالذی قلتم فلم قتلتموھم ان کنتم صدقین ۝ فان کذبوک فقد کذب رسل من قبلک جاءو بالبینت والزبر والکتب المنیر ۝ کل نفس ذائقۃ الموت ۭ وانما توفون اجورکم یوم القیمۃ ۭ فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز ۭ وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور ۝ لتبلون فی اموالکم وانفسکم ۡ ولتسمعن من الذین اوتوا الکتب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا ۭ وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور ۝

رسول حتی یاتینا بقربان تاکلہ النار قل قد جاءکم رسل من قبلی بالبینت وبالذی قلتم فلم قتلتموھم ان کنتم صدقین ۝ فان کذبوک فقد کذب رسل من قبلک جاءو بالبینت والزبر والکتب المنیر ۝ کل نفس ذائقۃ الموت ۭ وانما توفون اجورکم یوم القیمۃ ۭ فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز ۭ وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور ۝ لتبلون فی اموالکم وانفسکم ۡ ولتسمعن من الذین اوتوا الکتب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا ۭ وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور ۝

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
اور جب اللہ نے عہد لیا ۔۔۔ کتاب والوں سے ۔۔۔ کہ اس کو بیان کرو

لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ
لوگوں سے اور نہ چھپاؤ گے ۔۔۔ پھر پھینک دیا انہوں نے

ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا
وہ کتاب اپنی پیٹھ کے پیچھے اور خرید کیا اس کے بدلے تھوڑا دام ۔۔۔ سو کیا بری ہے جو

يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا
خرید کر رہے ہیں ۔۔۔ تو نہ سمجھ کہ جو لوگ خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر ۔۔۔ اور

وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا
تعریف چاہتے ہیں ۔۔۔ جو کئے پر ۔۔۔ سو

تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾
تو ان کو کرگ نہ جان ۔۔۔ عذاب سے ۔۔۔ اور ان کے لئے عذاب ہے دکھ دینے والا

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
اور اللہ ہی کی ہے سلطنت آسمان اور زمین کی ۔۔۔ اور اللہ ہر چیز

قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ
قدرت رکھتا ہے ۔۔۔ شک آسمان اور زمین کے بنانے میں ۔۔۔ اور رات اور

الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِيْنَ
دن کے آنے جانے ۔۔۔ البتہ نشانیاں ہیں عقل والوں کو ۔۔۔ جو

يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ
یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر اپنے

يَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا
اور فکر کرتے ہیں ۔۔۔ آسمان اور زمین کی پیدائش میں ۔۔۔ کہتے ہیں اے

قدر محبوب ہے کہ تم اللہ کی راہ میں بھی خرچ نہیں کرتے جو اندر سمجھتے ہو کر وہ مت تم کو کچھ فائدہ دے گی لیکن اور دنیا کی زندگی تو اور اس کا سازوسامان اور مال و متاع باطل عارضی اور فانی ہے اور ایسا آرزو پر جو نہیں اللہ کی راہ میں اور آخرت کو کہیں ترجیح دیتے ہو یہ سراسر دھوکے کا سودا ہے بلکہ اپنی ظاہری خوب صورتی سے تم کو اپنی طرف مائل کر لیتا ہے وما الحیوٰۃ الدنیا الا متاع الغرور ان تبقع بیقین

عن النفع، محقق فی وامہ وھو النفع فی الحیٰوۃ الاخرویۃ (خ ج ۳ ص ۱۱۱) الی آخر الامر من ولقد صدق اللہ العظیم

وھی خاتمۃ رکوعی ج ۴ ص ۱۱۱ یہاں تیسری بار مضمون انفاق و توکل کا ختم ہوا اور اشتراک کے طور پر اعادہ کیا گیا ہے۔ فرمایا ابھی تم پر مال و جان کے متعلق بھی کئی امتحان آئیں گے۔ مال میں امتحان یہ ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ اور دیگر ضروریات شرعیہ میں مال خرچ کرنے کا حکم ہوگا۔ جان پر آفات و مصائب آئیں گی اور جہاد میں ایسا وقت بھی آئے گا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہوگا۔ قتل و جراح تیر و تبر اور تیغ و سناں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اذا التحقیق فی حواشی الاتقان فی تنبیہ اللہ وما یقع بہا من الاذان وقل الکشکو یا نقل فی السرو فی ج وما جد علیہا اذا یحتاج الی الصلاۃ والمصالحۃ ج ۱ ص ۱۱۱ الامتحان استعانت کے لئے تیار ہو جاؤ اور ان تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے اپنی ہمتوں کو آمادہ کرو وسمعتم من الذین اوتوا الکتب الخ یہ حکم اسلام کی ایک عبادت ہے الذین اوتوا الکتب سے یہود و نصاریٰ دونوں کی ایک جماعت مراد ہے اور الذین اشرکوا سے مشرکین عرب مراد ہیں اور ادائے کتمان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں قریبی علامات، جیسی نظیں، اسلام اور مسلمانوں پر طعن و تشنیع اور ان کا تمسخر مراد ہے۔ من الطعن فی الدین لعین واللہ ج فی احکام الشرا اجتنابہ وعدم عت

ایذا دان یرمن و تخلفہ ما تحت بعد ما کان من تعب من الاسفوف واعزابہ من جہاد اموالہ ص ۱۱۱ یعنی تم اپنے آپ اور مشرکین کی زبانوں سے بہت کچھ طعن و ملامت اور تحقیر و تذلیل کی باتیں سنو گے اور یہ کچھ تمہارے جی میں ایک امتحان ہوگا۔ ان دشمنان دین اور اعداء اسلام کی باتیں سن کر تم دل مت ہونا۔ ہمت نہ ہارنا اور نہ

موضح قرآن ۔ اہل ہوس منہ کھلا جاتا اور شرمیں کہتے اور بھیر کی صفت چھپاتے پھر خوش ہوتے کہ ہم کو کوئی پکڑ نہیں سکتا اور امید رکھتے کہ لوگ جاہلی تعریف کریں گے خوب عالم ذوالوفاء و حق پرست ہیں۔ ف یعنی نبی سے عہد و پیمان کیا ہوگا یا کیا علماء پر بات ہے یعنی ترغیب کی نشانیاں سارے عالم میں تو دیکھیں۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَآ
اے ہمارے رب تو نے یہ چیز فضول نہیں بنائی اور پاک ہے تیری ذات (اس سے) پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا اے ہمارے رب
اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ
بیشک جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اسی کو رسوا کر دیا اور بیشک کوئی ٹھکانا
مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ
مددگار نہیں اے رب ہمارے ہم نے ایک پکارنے والا سنا جو پکارتا ہے ایمان
اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۚ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا
کی طرف کہ ایمان لاؤ تم اپنے رب پر پس ہم ایمان لائے اے رب ہمارے بخش دے ہمارے گناہ
وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَ
اور دور کر دے ہم سے برائیاں ہماری اور موت دے ہمیں ساتھ نیک لوگوں کے اور اے ہمارے رب
اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰي رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ
اور دے ہم کو جو وعدہ کیا تو نے ہم سے اپنے رسولوں کے اور رسوا نہ کر ہم کو قیامت کے دن
اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ
بیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا پھر قبول کی ان کی دعا ان کے رب نے کہ میں
لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ
نہیں ضائع کرتا عمل کسی محنت کرنے والے کی تم میں سے مرد ہو یا عورت تم آپس میں
مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ
ایک ہو پھر وہ لوگ کہ ہجرت کی انہوں نے اور نکالے گئے اپنے گھروں سے
وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ
اور ستائے گئے میری راہ میں اور لڑے اور مارے گئے البتہ دور کر دوں گا میں ان سے برائیاں
سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
اپنی اور البتہ داخل کروں گا ان کو باغوں میں کہ بہتی ہیں
جاری ہیں

مَنْزِل ۱

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۭ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ۭ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَاۗءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۡ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾

پھر تم ہی وہ لوگ ہو کہ قتل کرتے ہو اپنوں کو اور نکالتے ہو ایک گروہ کو ان میں سے ان کے گھروں سے مدد کرتے ہو ان پر گناہ اور زیادتی سے اور اگر وہ آویں تمہارے پاس قیدی ہو کر تو بدلہ دے کر چھڑا لیتے ہو حالانکہ حرام تھا تم پر ان کا نکالنا کیا تم ایمان لاتے ہو بعض کتاب پر اور منکر ہوتے ہو بعض سے پھر کیا سزا ہے اس کی جو کوئی تم میں سے یہ کام کرے مگر رسوائی دنیا کی زندگی میں اور قیامت کے دن پھیرے جائیں گے سخت تر عذاب میں اور اللہ بے خبر نہیں تمہارے کاموں سے یہ لوگ ہیں کہ خرید کی انہوں نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے سو نہ ہلکا ہوگا ان پر سے عذاب اور نہ ان کو مدد پہنچے گی

ف ۱ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کریں جن میں ایمان والوں کو مبتلا کیا جاتا ہے اور استقامت و ثابت قدمی کے ساتھ ساتھ ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۲ یعنی ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۳ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۴ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۵ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۶ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۷ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۸ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۹ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۱۰ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۱۱ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۱۲ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۱۳ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۱۴ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۱۵ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۱۶ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۱۷ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۱۸ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۱۹ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۲۰ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۲۱ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۲۲ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۲۳ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۲۴ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۲۵ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۲۶ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۲۷ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۲۸ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۲۹ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۳۰ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۳۱ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۳۲ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۳۳ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۳۴ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۳۵ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۳۶ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۳۷ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۳۸ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۳۹ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۴۰ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۴۱ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۴۲ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۴۳ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۴۴ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۴۵ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۴۶ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۴۷ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۴۸ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۴۹ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۵۰ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۵۱ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۵۲ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۵۳ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۵۴ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۵۵ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۵۶ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۵۷ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۵۸ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۵۹ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۶۰ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۶۱ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۶۲ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۶۳ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۶۴ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۶۵ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۶۶ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۶۷ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی کا دامن نہ تھامیں اور ان تمام امتحانات کا صبر و تحمل اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرنا اس لئے بیان فرمایا کہ جنت انہی کو ملے گی جو ان امتحانات کے لئے تیار ہوں اور ان آیات میں جو ہدایتیں دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ف ۶۸ یعنی ان کی باتوں سے مشغول ہو کر خجیلی اور تنگی

ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾
ثواب ہے اللہ کے ہاں سے اور اللہ کے ہاں ہے اچھا بدلہ

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾
نہ دھوکہ دے تجھ کو چلنا پھرنا کافروں کا شہروں میں

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۚ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾
یہ تو برتنا تھوڑا پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت برا فرش ہے

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
لیکن جو لوگ ڈرتے رہے اپنے رب سے ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے بہتی ہیں

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ
نہریں ہمیشہ رہیں گے ان میں مہمانی ہوگی اللہ کے ہاں کی

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ
اور جو اللہ کے ہاں ہے سو بہتر ہے نیک لوگوں کے واسطے اور کتاب والوں میں سے

الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَ
کوئی ہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ پر اور اس کتاب پر جو اتری تم کو اور

مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ
جو اتری ان کی طرف عاجزی کرتے ہیں اللہ کے آگے نہیں خریدتے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ
اللہ کی باتوں پر مول تھوڑا یہی ہیں جن کے لئے مزدوری ہے ان کے

رَبِّهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
رب کے ہاں بیشک اللہ جلد لیتا ہے حساب اے ایمان

اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۣ وَاتَّقُوا
والو صبر کرو اور مقابلہ میں مضبوط رہو اور لگے رہو اور ڈرتے رہو

(ف۱۹۵) یعنی خلقت و ثروت و حکومت کا (ف۱۹۶) یہ اوپر کے اہلِ کتاب کی دوسری حالت ہے جس میں عذاب جہنم سے پناہ مانگنے کے لئے انتہائی تضرع و زاری کی عبادت ہے اور یہی دعا کرنے کا بہتر وقت ہے یعنی اسے چاہئے کہ رو رو کر گریہ و زاری سے دعا کرے کہ ان کا کوئی پناہ دہندہ کارساز نہیں ہوگا اور انہیں کوئی نہیں بچائے گا اور تم کو اس کفر کی انتہائی ذلت اور ہلاکت کی آخری منزل ہوئی اس لئے اسے جاہئے ہم یاران پر رو زار میں اس سے خصوصاً دعا فرمائے گا (ف۱۹۷) یعنی اس کی دعا کی مقبولیت ہے اور اس میں مضمون سابق کا بیان ہے کہ یہ لوگ ای ہے یہاں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے یعنی اے اللہ جسے تو نے یہ شرف مسلمان توحید عطا کیا ہمیں بھی اس شرف سے سرفراز فرما۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور ابی جریج نے مجاہد سے منقول ہے اور ابن ابی حاتم نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو المروی عن ابن مسعود وابن عباس وابن جریج والضحاک والبصائی وغیرہ (روح و معالم) (ف۱۹۸) یعنی مالک اللہ کے نیک بندوں کی دعائیں قبول ان سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اللہ کے پیارے اور نیک بندے تو خود اللہ کے تحمل اور اس کے سامنے عاجزی اور دم دم میں اس کو یاد کرنے اور اس

کیونکہ خطاب سے کسی کی پیدائش نہیں ہوتی اور جہاں یہ اسم ہی پکارتے ہیں اس لئے اور کوئی طریقہ تعلیمات اور ایک ہی نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھ میں کر کے ان کو اور تعلیم کا اختیار دیا ہے کہ ان کو ہم نے تعلیم دی ہے اسی کی پکار کرتے ہیں اس لئے اور کوئی اصل طریقہ نہیں ہے۔ ہم جو کچھ کہتے ہیں تعلیم پر ہوتا ہے۔ ہمارے پاس کوئی اصل طریقہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ وہ ان کی اور جو ہمارے اختیار میں ہیں بلکہ ہی ہوتا ہے۔ اس لئے تعلیم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ

۱۔ ۱۔ ۱۔

[illegible] ہے انصاف کا [illegible] ماں باپ، دوست رشتہ داروں کی رعایت کی وجہ سے [illegible] کی طرف [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] ظاہر [illegible] کہ [illegible] ہے [illegible] (۴۰۹) سے [illegible] (۴۱۰) تک [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

چودہ احکام شریعت

۱۔ پہلا حکم شریعت ۔ [illegible] کے بعد ایک دن بھی نہ [illegible]

[illegible] ۲۔ [illegible] ۳۔ [illegible] ۴۔ [illegible] ۵۔ [illegible] ۶۔ [illegible] ۷۔ [illegible] ۸۔ [illegible] ۹۔ [illegible] ۱۰۔ [illegible] ۱۱۔ [illegible] ۱۲۔ [illegible] ۱۳۔ [illegible] ۱۴۔ [illegible]

الله لعلكم تفقهون ۝

[illegible]

يسئلونك قل الله يفتيكم في الكلالة ۝

بسم الله الرحمن الرحيم

يا أيها الناس اتقوا ربكم الذي خلقكم من

نفس واحدة وخلق منها زوجها وبث منهما

رجالا كثيرا ونساء واتقوا الله الذي تساءلون

به والأرحام إن الله كان عليكم رقيبا ۝ وآتوا

اليتامى أموالهم ولا تتبدلوا الخبيث بالطيب

ولا تأكلوا أموالهم إلى أموالكم إنه كان حوبا

كبيرا ۝ وإن خفتم ألا تقسطوا في اليتامى فانكحوا

ما طاب لكم من النساء مثنى وثلث ورباع

فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
پھر اگر ڈرو کہ ان میں انصاف نہ کرسکو گے تو ایک ہی یا جو لونڈی تمہارے ہاتھ کی مال ہے

ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا ۝ وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ
اس میں زیادہ توقع ہے کہ تم بے انصافی نہ کرو اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے دو

فَإِن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا ۝ وَلَا
پھر اگر وہ اپنی خوشی سے مہر میں سے کچھ تمہارے لئے چھوڑ دیں تو اسے کھاؤ (اپنے کام میں لاؤ) اور

تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ
بیوقوفوں کو اپنے وہ مال جو اللہ نے تمہارے لئے سبب زندگی بنائے ہیں

قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ
سپرد نہ کرو ہاں انہیں کھانا اور کپڑا دیتے رہو اور ان سے

قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۝ وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا
اچھی طرح بات کیا کرو اور یتیموں کو جب تک وہ نکاح کے قابل نہ ہو جائیں

النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ
آزماتے رہو پھر اگر تم ان میں ہوشیاری محسوس کرو تو ان کے

أَمْوَالَهُمْ ۖ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَن يَكْبَرُوا ۚ
مال ان کو دے دو اور اس خوف سے کہ وہ بڑے ہو جائیں گے (تمہارے ہاتھ سے لے لیں گے) ان کے مال

وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَن كَانَ فَقِيرًا
اور جو شخص دولتمند ہو اسے (یتیم کے مال سے) بالکل بچتا رہے اور جو کوئی محتاج ہو

فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ
تو مناسب طور پر کھائے پھر جب ان کے مال ان کو حوالے کرو تو ان کے مال

فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ۝ لِّلرِّجَالِ
تو گواہ کر لو اور اللہ حساب لینے کو کافی ہے مردوں کو بھی

منزل ۱

ہم عقل نہ پائیں جوں اس وقت تک ان کے اموال ان کے حوالے نہ کرو۔ ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے کہ یتیم لڑکے پوشاک وغیرہ کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لیتے تھے اور ان چیزوں کے مال سے لیتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم بالغ ہو جاویں گے اور اپنے حق کو لے لیں گے۔ ابن ابی حاتم ہی کی روایت میں ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ جب تم بالغ ہو جاؤ اور اپنے حق کو پہچان لو اور تمہارے اندر عقل بھی پائی جائے تو تمہارے مال تمہارے حوالے کر دیئے جائیں گے۔ ابن جریر کی روایت میں ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ جب تک یتیم لڑکے کے احوال ان کے سپرد کرنے کے لئے تم کو معلوم نہ ہو جائیں کہ وہ رشد کو پہنچ گئے ہیں اور ان کو ان کے حوالے کرنے میں جلدی نہ کرو۔ ابن ابی حاتم ہی کی روایت میں ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ یتیم کے مال کو اس کے حوالے کرنے کی جلدی نہ کرو۔ ابن ابی حاتم ہی کی روایت میں ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ یتیم کے مال کو اس کے حوالے کرنے کی جلدی نہ کرو۔ ابن ابی حاتم ہی کی روایت میں ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ یتیم کے مال کو اس کے حوالے کرنے کی جلدی نہ کرو۔

ف یعنی اگر تم کو یتیموں کے ساتھ انصاف نہ کرنے کا خوف ہو تو ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمہارے لئے حلال ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح تم کو یتیموں کے ساتھ انصاف نہ کرنے کا خوف ہے اسی طرح عورتوں کے ساتھ انصاف نہ کرنے کا خوف ہے۔ اگر تم کو خوف ہو تو ایک سے زیادہ نکاح نہ کرو۔ ف یعنی ایک سے زیادہ نکاح کرنے میں اس کا بھی خوف ہے کہ تم ان کے درمیان انصاف نہ کر سکو گے۔ ف یعنی لونڈیاں بھی اس حکم میں داخل ہیں۔ ف یعنی اگر تم کو یہ خوف ہو کہ ان کے درمیان انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی لونڈی رکھو۔ ف یعنی اگر تم کو یہ خوف ہو کہ ان کے درمیان انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی لونڈی رکھو۔ ف یعنی اگر تم کو یہ خوف ہو کہ ان کے درمیان انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی لونڈی رکھو۔

موضح قرآن ف یعنی اگر تم کو یہ خوف ہو کہ ان کے درمیان انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی لونڈی رکھو۔ ف یعنی اگر تم کو یہ خوف ہو کہ ان کے درمیان انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی لونڈی رکھو۔ ف یعنی اگر تم کو یہ خوف ہو کہ ان کے درمیان انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی لونڈی رکھو۔

فتح الرحمن ف یعنی اگر تم کو یہ خوف ہو کہ ان کے درمیان انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی لونڈی رکھو۔ ف یعنی اگر تم کو یہ خوف ہو کہ ان کے درمیان انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی لونڈی رکھو۔ ف یعنی اگر تم کو یہ خوف ہو کہ ان کے درمیان انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی لونڈی رکھو۔

نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْأَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَآءِ
حصہ ہے اس میں جو چھوڑ مریں ماں باپ اور قرابت والے تھوڑا ہو اس میں سے یا بہت حصہ مقرر کیا ہوا

نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْأَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ
کسی حصہ ہے ان میں جو چھوڑ مریں ماں باپ اور قرابت والے تھوڑا ہو

مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ
یا بہت ہو حصہ مقرر کیا ہوا ۝ اور جب حاضر ہوں بانٹ کے وقت

أُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ
اور یتیم اور محتاج تو ان کو بھی کچھ دے دو اس مال میں سے

وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ
اور کہو ان سے بات معقول ۝ اور چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ

تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ
چھوڑ جائیں اپنے پیچھے اولاد کمزور کہ ان پر اندیشہ

فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ إِنَّ الَّذِيْنَ
تو چاہیے کہ ڈریں اللہ سے اور کہیں بات سیدھی ۝ جو لوگ

يَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ
کھاتے ہیں مال یتیموں کا ناحق وہ تو بھرتے ہیں اپنے پیٹوں میں

بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ
آگ اور عنقریب جائیں گے وہ بھڑکتی آگ میں ۝ حکم کرتا ہے تم کو اللہ

فِيْ أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ۚ فَإِنْ كُنَّ
تمہاری اولاد کے بارے میں کہ ایک مرد کا حصہ ہے برابر دو عورتوں کے پھر اگر صرف

نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَإِنْ
عورتیں ہی ہوں دو سے زیادہ تو ان کو ہے دو تہائی اس مال سے جو چھوڑ مرا ہو اور اگر

ع ۱۱

مَنْزِل ۱

لغات القرآن

فَرَضَ یَفْرِضُ فَرْضًا (ض) مقرر کرنا، حکم دینا۔ فَرْضٌ مقرر کیا ہوا۔ مَفْرُوْضٌ مقرر کیا ہوا۔ فَرِيْضَةٌ مقرر کیا ہوا۔ فَرَائِضُ مقرر کیے ہوئے۔ فَرِيْضٌ مقرر کیا ہوا۔ فَرْضٌ مقرر کیا ہوا۔ فَرَّضَ یُفَرِّضُ تَفْرِيْضًا (تفعیل) مقرر کرنا۔ فَرْضٌ مقرر کیا ہوا۔ فَرِيْضَةٌ مقرر کیا ہوا۔ فَرَائِضُ مقرر کیے ہوئے۔ فَرِيْضٌ مقرر کیا ہوا۔ فَرْضٌ مقرر کیا ہوا۔ فَرَّضَ یُفَرِّضُ تَفْرِيْضًا (تفعیل) مقرر کرنا۔

موضح قرآن ۱ ۱ ۱

فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ (دوسری صورت مذکر ہے مفسرین نے لکھا ہے کہ فَوْقَ اس میں زائد ہے جیسا کہ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ میں زائد ہے ۱۲ منہ) کیونکہ دو کا حکم بھی یہی ہے۔ اور وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ بھی اس پر قرینہ ہے **پانچویں** اس میں تیسری صورت بیان کی گئی ہے یعنی اگر میت کی اولاد صرف ایک لڑکی ہو تو وہ ترکہ کے نصف کی حقدار ہے اور باقی نصف دوسرے وارثوں میں ان کے حصوں کے اعتبار سے تقسیم ہوگا۔ چوتھی صورت مذکر ہے یعنی اگر میت کی اولاد میں سے ایک لڑکا اس کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکہ کا سدس یعنی چھٹا حصہ دلائیگا، اور باقی دو حصے (جو کل کا چھ حصہ ہوگا) اس لڑکے کو ملیں گے۔ مثلاً ایک لڑکا اور دو بیٹیاں وارث ہیں اور ترکہ کی مالیت اٹھارہ روپے ہے تو دو روپے (۱۸/۶) یعنی چھ سو روپے والد کے ہوں گے۔ بہرحال اس صورت میں سوائے اس کے اور کوئی صورت نہیں ہو سکتی کہ بھائی کو حصہ دیا جائے، دونوں کو نہیں کیونکہ ایسی صورت میں سو روپے میں سے ایک سو بیس روپے (۱۲۰) ہو جائیں گے جو اصل مال سے زیادہ ہیں۔ **چھٹی صورت** اگر میت کے کئی بھائی ہوں اور وہ والدہ کے ساتھ ہوں تو اس کی والدہ کو چھٹا حصہ ملیگا اور باقی باپ کا ہوگا۔ یہ صورت فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ میں بیان کی گئی ہے۔ **ساتویں صورت** اگر میت کے کئی بھائی ہوں تو اس کی والدہ کو چھٹا حصہ ملیگا اور باقی باپ کا ہوگا۔ یہ صورت فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ میں بیان کی گئی ہے۔ یہاں لفظ اخوۃ جو جمع ہے سے مراد دو کا عدد ہے جیسا کہ تثنیہ کے اطلاق دو پر ہوتا ہے۔ جمہور مفسرین اسی طرف گئے ہیں۔ قال الجمہور حکم الاثنین فی بابہ الحرمان حکمہ الجمع سدۃ (زرقانی ج ۳ ص ۱۸۸) **آٹھویں** یہ کہ کوئی قسم حصوں کے متعلق ہے۔ یہاں تک وہ حقوق بیان کئے گئے ہیں جن کا ادا کرنا میت پر لازم تھا۔ اب ان میں ترکہ تقسیم کرنے کا حکم ہے۔ یعنی وہ ترکہ جو میت نے چھوڑا ہے اس کی تجہیز و تکفین کی مد اور قرضوں کی مد کو نکالنے کے بعد جو کچھ بچے اور اس کے بارے میں وصیت کی ہو تو اس کی مالی حالت کو دیکھ بھال کر اس کے بعد میت کے ذمہ جو حقوق عباد (بندوں کے حقوق) ہیں وہ ادا کئے جائیں۔ مثلاً اگر کسی کا غصب اور اس طرح کا اور کوئی حق ہو تو اس میں بھی حقوق کا ذکر ہے۔ حقوق العباد ادا کرنے کے بعد باقی ترکہ کے متعلق مضامین ہیں۔ یہ میت کی وصیتیں، نذریں، باقی میں سے بعد وصیت و قرضہ کے ورثاء میں سے ہر ایک کا حصہ مقرر کرنا۔ اس کے بعد جو ترکہ رہے اس کے متعلق ہدایت ہے کہ ان وارثوں میں ان کے حقوق کے مطابق تقسیم کر دیا جائے۔ آیت وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ (مگر یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ کلالہ کا لفظ جس طرح بھائی بہن پر بولا جاتا ہے اسی طرح چچا زاد بھائی بہن پر بھی بولا جاتا ہے۔ اس لئے اس آیت میں اخ اور اخت سے مراد اخیافی بھائی بہن ہیں۔ اخیافی بھائی بہن کا حکم اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔ اور علاتی بھائی بہن کا حکم اس سورت کے آخر میں بیان کیا گیا ہے۔ منہ)

كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۭ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ
ایک ہی ہو تو اس کے لئے آدھا ہے اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کے لئے
مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ
دونوں میں سے چھٹا حصہ ہے ترکہ میں سے اگر میت کے اولاد ہے۔ اور اگر
لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ
اس کے اولاد نہیں اور والدین ہیں اس کے ماں باپ تو اس کی ماں کو تہائی ہے پھر اگر
كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ
میت کے کئی بھائی ہیں تو اس کی ماں کو چھٹا حصہ بعد وصیت کے
يُّوْصِيْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ۭ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ
جو وصیت کی ہو اس نے یا قرض کے بعد اور باپ تمہارے اور بیٹے تمہارے تم
اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
کو نہیں معلوم کہ کون نزدیک ہے تم کو نفع پہنچانے میں یہ حصہ مقرر کیا ہوا اللہ کا ہے بیشک اللہ
كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ
جاننے والا ہے حکمت والا اور تمہارا ہے آدھا مال جو چھوڑ مریں تمہاری عورتیں اگر
لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ
نہ ہو ان کے اولاد کچھ اور اگر ان کے اولاد ہے تو تمہارے واسطے
الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ
چوتھائی ہے ان میں سے جو چھوڑیں بعد وصیت کے جو کر گئیں یا بعد
دَيْنٍ ۭ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ
قرض کے اور عورتوں کے لئے چوتھائی ہے اس میں سے جو چھوڑ مرو تم اگر نہ ہو تمہارے اولاد
فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
اور اگر تمہارے اولاد ہے تو ان کے لئے آٹھواں حصہ ہے اس میں سے جو تم چھوڑ مرو بعد

موضح قرآن ف۱ اس آیت میں (۱) میت کی اولاد کا حال بیان فرمایا۔ (۲) اگر کسی کی اولاد نہ ہو تو اس صورت میں عورت کا حصہ۔ (۳) اگر اولاد ہو تو اس صورت میں عورت کا حصہ۔ (۴) اگر کلالہ کی میراث ہو تو ایک اور آدھا مال اخیافی بھائیوں کا ہے۔ (۵) اگر کلالہ کی میراث ہو تو ایک بھائی کا حصہ۔ اور اگر دو ہوں تو ایک تہائی۔ اور اگر دو سے زیادہ ہوں تو ایک تہائی میں سب برابر شریک ہیں۔ اور اگر کلالہ کی میراث ہو تو ایک بہن کا حصہ۔ اور اگر دو ہوں تو ان کا حصہ دو تہائی۔ اور اگر دو سے زیادہ ہوں تو ایک تہائی میں سب برابر شریک ہیں۔ اور اگر دو بہنیں ہوں اور بھائی بھی ہوں تو ایک کا حصہ دو تہائی۔ اور بھائی کا حصہ ایک تہائی۔ اور اگر دو بہنیں ہوں اور بھائی نہ ہو تو بھی دو تہائی

وَصِيَّةً تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ

(وصیت کے جو تم کرو یا قرض کے بعد اور اگر وہ مرد جس کی میراث ہے

كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

اپنا ہو کلالہ میں سے کوئی مرد یا عورت اور اس کا بھائی یا بہن ہو تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو

السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ

(ایک چھٹا ملے گا پھر اگر زیادہ ہوں اس سے تو سب شریک ہیں

فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ

ایک تہائی میں بعد وصیت کے جو کی جائے یا قرض کے جب نہ ہو

مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾ تِلْكَ

نقصان پہنچانے والا حکم ہے اللہ کا اور اللہ جاننے والا ہے تحمل والا یہ

حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ

(حدیں ہیں اللہ کی اور جو کوئی حکم بردار ہے اللہ کا اور اس کے رسول کا اسے داخل کرے گا بہشتوں میں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ

جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں ہمیشہ رہیں گے ان میں اور یہ بڑی مراد ہے

الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ

بڑی اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور نکل جائے اللہ کی حدوں سے

يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾

(داخل کرے گا اس کو آگ میں ہمیشہ رہے گا اس میں اور اس کے لئے ذلت کا عذاب ہے

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا

اور جو کوئی بدکاری کرے تمہاری عورتوں میں سے تو گواہ لاؤ

عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ

ان پر چار مرد اپنوں میں سے پھر اگر وہ گواہی دیں تو بند رکھو ان عورتوں کو

ع ۲

وصیت کے حکم کا بیان

اس آیت سے پہلی آیت میں میراث کے تمام وارثوں کے حصے مقرر کر دیئے گئے اور یہ حکم دیا گیا تھا کہ میت کے ترکہ سے یہ حصے مقرر کر دیئے جائیں گے اور ان حصوں کے مقرر کرنے میں میت کی وصیت اور قرض کا کچھ لحاظ نہیں کیا گیا تھا اس آیت میں یہ بیان فرمایا کہ وصیت اور قرض کی ادائیگی کے بعد ترکہ کی تقسیم ہوگی۔ اس آیت میں وصیت کا ذکر پہلے فرمایا ہے اگرچہ وصیت کا حکم قرض کے بعد ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وصیت کا ادا کرنا ورثاء پر لازم نہیں ہوتا اور قرض کا ادا کرنا ورثاء پر لازم ہوتا ہے اس لئے وصیت کا ذکر پہلے فرمایا ہے۔ (قرطبی)

وَلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ (اور اس کا بھائی یا بہن ہو) اس سے معلوم ہوا کہ اخیافی بھائی بہن کا حکم یہی ہے کہ ان کا حصہ ایک چھٹا ہے اور ان کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہوتا۔ اخیافی بھائی بہن کا حکم اس آیت میں بیان فرمایا ہے اور علاتی بھائی بہن کا حکم سورۂ نساء کے آخر میں بیان فرمایا ہے۔ (قرطبی)

فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ (پھر اگر زیادہ ہوں اس سے تو سب شریک ہیں ایک تہائی میں) اس سے معلوم ہوا کہ اخیافی بھائی بہن کا حصہ ایک چھٹا ہے اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو سب ایک تہائی میں شریک ہوں گے۔ (قرطبی)

مُضَآرٍّ (نقصان پہنچانے والا) یہ حکم ورثاء کو بھی ہے اور میت کو بھی۔ ورثاء کو یہ حکم ہے کہ میت کی وصیت سے ورثاء کا نقصان نہ ہو۔ میت کو یہ حکم ہے کہ وصیت سے ورثاء کا نقصان نہ کرے۔ (قرطبی)

وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ (حکم ہے اللہ کا) اس سے معلوم ہوا کہ وصیت کا حکم اللہ کی طرف سے ہے۔ (قرطبی)

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ (یہ حدیں ہیں اللہ کی) یعنی میراث کے حصے اور وصیت کی حدود اللہ کی مقرر کی ہوئی ہیں۔ (قرطبی)

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ (اور جو کوئی حکم بردار ہے اللہ کا اور اس کے رسول کا اسے داخل کرے گا بہشتوں میں) اس سے معلوم ہوا کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کا یہ ثواب ہے۔ (قرطبی)

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ (اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور نکل جائے اللہ کی حدوں سے) اس سے معلوم ہوا کہ اللہ اور رسول کی نافرمانی کا یہ عذاب ہے۔ (قرطبی)

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ (اور جو کوئی بدکاری کرے تمہاری عورتوں میں سے تو گواہ لاؤ ان پر چار مرد اپنوں میں سے) اس آیت میں زنا کی سزا بیان فرمائی ہے۔ (قرطبی)

فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ (پھر اگر وہ گواہی دیں تو بند رکھو ان عورتوں کو) اس سے معلوم ہوا کہ زنا کی سزا میں عورتوں کو قید کرنا ہے۔ (قرطبی)

فِي الْبُيُوتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ
جہاں تک کہ اٹھا لیں انہیں موت یا مقرر کر دے
اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾ وَالّٰذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ
اللہ ان کے لئے کوئی راہ اور جو دو کام کریں تم میں سے (ان کی) کوئی
فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا
پس ان دونوں کو ایذا دو پھر اگر وہ توبہ کریں اور درستی
عَنْهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا التَّوْبَةُ
چھوڑ دو بیشک اللہ توبہ قبول کرنے
عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ
اللہ کو ذمہ پر ہے ان کے جو کرتے ہیں برا کام جہالت سے
ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ
پھر توبہ کرتے ہیں جلدی سے ان
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾ وَ
پر اللہ اور اللہ جانتا ہے حکمت والا ہے اور
لَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ
نہیں توبہ ان کی جو لگے ہیں برے کام
حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ
یہاں تک کہ جب سامنے آوے ان میں کسی کے موت کہنے لگا میں
تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ
توبہ کرتا ہوں اب اور نہ ان کی جو مرتے ہیں حالت
كُفَّارٌ ۭ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۸﴾
کفر میں ان کے لئے ہم نے تیار کیا ہے عذاب دردناک

ع ۳ حکم ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸

منزل ۱

موضح قرآن ۱۔ فی پھر کہا کہ کوئی کام جو ہم مسلمان کو واجب ہیں پھر بھی حد ماں نہ فرمائی حد ماں نہ فرمائی حد ماں نہ فرمائ

مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً
عورتوں سے مگر جو پہلے ہو چکا بے شک وہ ہے بے حیائی
وَّمَقْتًا ۭ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۲۲ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ
اور غصہ کی بات اور برا چلن ہے حرام کی گئیں تم پر
اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَ
تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں
خٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْ
اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری مائیں جنہوں نے
اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ
تم کو دودھ پلایا اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور
اُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ
تمہاری عورتوں کی مائیں اور تمہاری بیویوں کی بیٹیاں جو
حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ
تمہاری گود میں ہیں تمہاری عورتوں سے جن سے
بِهِنَّ ۫ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا
تم نے صحبت کی ہے پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہیں کی ہے
جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۠ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ
تو تم پر گناہ نہیں اور تمہارے بیٹوں کی بیویاں جو
مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ
تمہاری پشت سے ہیں اور یہ کہ تم جمع کرو دو بہنوں کو
اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۲۳
مگر جو پہلے ہو چکا بے شک اللہ ہے بخشنے والا مہربان

منزل ۱

اس سے متعلہ کی حرمت کی طرف اشارہ ہے کہ متعہ کی طرف طبیعت کا رجحان اور قصد اشہوت کے سوا کچھ نہیں و فیہ اشارۃ الی ان المحرم علی الکون القصد الی قضاء الشہوۃ وھو المداومۃ واستدامۃ الخاص الخ فبطلت المتعۃ لخلل القید الزمانی مقصود متعہ نہیں الا ذاتی (۳۳ وحت) اور یہ کہ اگر عورت سے نکاح کر کے اس کو چھوڑ دینا ہو تو بھی اس کو مہر ضرور دینا ہوگا و کذا حکم الخلوۃ الصحیحۃ وھو ان یکون بحیث لو اراد الجماع امکنہ بلا مانع حسی او شرعی اور اگر مہر مقرر نہ ہوا ہو تو بھی اس کو مہر ضرور دینا ہوگا اور اگر مرد کوئی صحیح وجہ نہیں بتا سکتا کہ اس کی بیوی سے نکاح کیوں نہ کرے تو اس کو مجبور کیا جائے گا کہ اس سے نکاح کرے یا طلاق دے دے اور اگر وہ ان دونوں باتوں سے انکار کرے تو حاکم اس کو قید کر دے گا یہاں تک کہ وہ ان دونوں باتوں میں سے کوئی بات منظور کر لے۔

۵ دسواں حکم رجعت (جن عورتوں سے نکاح جائز ہے ان کا بیان ہو چکا اب ان کا بیان ہے جن سے نکاح جائز نہیں) اور شوہر والی عورتیں (اور ان کی حرمت کی وجہ یہ ہے کہ) ان کو نکاح میں رکھنا حق دوسرے کا ہے اور اس

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۚ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ

أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا
وہ قید نکاح میں پہنچی پھر اگر کریں بے حیائی کے کام تو ان پر آدھی سزا ہے
عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ
بیبیوں کی سزا سے ۱۵ یہ رخصت تم کو اس لئے دی ہے کہ تکلیف میں پڑنے سے ڈرے
مِنْكُمْ ۚ وَأَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۲۵﴾
تم میں اور صبر کرو تو بہتر ہے تمہارے حق میں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۱۵
يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ
اللہ چاہتا ہے کہ بیان کرے تم سے اور بتلا دے تم کو طریقے
مِن قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿۲۶﴾
اگلوں کے اور توجہ کرے تم پر اور اللہ جاننے والا ہے حکمت والا
وَاللّٰهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ
اور اللہ چاہتا ہے کہ توجہ کرے تم پر اور چاہتے ہیں وہ لوگ جو
يَتَّبِعُونَ الشَّهَوٰتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ﴿۲۷﴾ يُرِيدُ
پیچھے ہو لیتے ہیں اپنے مزوں کے کہ تم راہ سے بہت دور نکل جاؤ ۱۲ اللہ
اللّٰهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا ﴿۲۸﴾
چاہتا ہے کہ تم سے ہلکا کرے اور انسان پیدا کیا ہے کمزور ۱۲
يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُم
اے ایمان والو نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کے آپس میں
بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ
ناحق مگر یہ کہ سوداگری ہو آپس کی خوشی سے
وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿۲۹﴾
اور نہ خون کرو آپس میں بیشک اللہ تم پر مہربان ہے ۱۲

ع ۴

(بقیہ حاشیہ) ۱۵ یعنی جو شخص آزاد عورت سے نکاح نہ کر سکے اس کو لونڈی سے نکاح کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ لونڈی مسلمان ہو اور اس کا مالک اس کو نکاح کی اجازت دے دے اور اس کا مہر ادا کر دے اور وہ لونڈی پاکدامن ہو بدکار نہ ہو اور نہ اس کا یار ہو۔ ۱۲ منہ

موضح قرآن ۔ اور جو شخص آزاد عورت سے نکاح نہ کر سکے اور لونڈی سے نکاح کرنا چاہے تو اس کو لونڈی سے نکاح کرنا جائز ہے بشرطیکہ لونڈی مسلمان ہو اور اس کا مالک اس کو نکاح کی اجازت دے دے اور اس کا مہر ادا کر دے اور وہ لونڈی پاکدامن ہو بدکار نہ ہو اور نہ اس کا یار ہو۔ ۱۲ منہ

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ
اور جو کوئی یہ کام کرے تعدی سے اور ظلم سے تو ہم اس کو ڈالیں گے
نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَاۗىِٕرَ
آگ میں اور یہ اللہ پر آسان ہے ۝ اگر تم بچتے رہو بڑے بڑے
مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ
گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہوئی ہے تو ہم اتار دیں تم سے تمہارے گناہ اور داخل کریں تم کو
مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ
عزت کے مقام میں ۝ اور نہ تمنا کرو جس چیز میں اللہ نے بڑائی دی ہے
بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ
ایک کو ایک پر مقدور ہر مرد کو حصہ ہے اس کمائی کا
وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ وَسْـَٔـلُوا اللّٰهَ مِنْ
اور عورتوں کو حصہ ہے اس کمائی کا اور مانگو اللہ سے
فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا
فضل اس کے ۭ بیشک اللہ ہر چیز جانتا ہے ۝ اور ہر ایک کے واسطے ہم نے مقرر کر دیئے
مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ
وارث اس مال کے جو چھوڑ مریں ماں باپ اور قرابت والے ۭ اور جن سے
عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
معاہدہ ہوا تمہارا ان کو دو ان کا حصہ ۭ بیشک اللہ کے
عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝ اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَي
روبرو ہے ہر چیز ۝ مرد حاکم ہیں
النِّسَاۗءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰي بَعْضٍ وَّبِمَآ
عورتوں پر اس سبب سے کہ اللہ نے ایک کو ایک پر بڑائی دی ہے اور اس سبب سے

فتح القرآن و اما بنعمۃ ربک فحدث ۔ پھر جو شخص جانتا ہے کہ اللہ ہی نے اس کو یہ بڑائی دی ہے اور اس کا شکر ادا کرتا ہے اور اللہ کی نعمت کا چرچا کرتا ہے اور اس کی عبادت کرتا ہے اور اس کی مخلوق کو اس کی طرف بلاتا ہے اور اس کی مخلوق پر شفقت کرتا ہے اور ان کو نیکی کا حکم کرتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور ان کے ساتھ سلوک کرتا ہے اور ان کو نفع پہنچاتا ہے اور ان کی خیر خواہی کرتا ہے اور ان کو اللہ کی طرف رغبت دلاتا ہے اور اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہے اور ان کو اللہ کی رحمت کی امید دلاتا ہے اور ان کو اللہ کی نعمتوں کی یاد دلاتا ہے اور ان کو اللہ کی نافرمانی سے روکتا ہے اور ان کو اللہ کی اطاعت کی طرف بلاتا ہے اور ان کو اللہ کی عبادت کی ترغیب دیتا ہے اور ان کو اللہ کی عبادت کی ترہیب دی

اَلْقَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ
مرد حاکم ہیں عورتوں پر اس سبب سے کہ فضیلت دی اللہ نے بعضوں کو بعضوں پر اور اس سبب سے کہ خرچ کیا مردوں نے اپنے مال سے پس نیک بیبیاں
لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ
خاوند کی غیر حاضری میں نگہبانی کرتی ہیں اللہ کی حفاظت سے اور جن کی بدخوئی کا ڈر ہو تم کو تو
فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ
سمجھاؤ ان کو اور جدا سوؤ ان سے بستر میں اور مارو پھر اگر کہا مانیں تمہارا تو مت تلاش کرو ان پر راہ الزام کی شک اللہ
كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا
تھا سب سے اوپر بڑا ﴿۳۴﴾ اور اگر تم کو دونوں کی جدائی کا ڈر ہو
فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ
تو بھیجو ایک منصف مرد کے گھر والوں میں سے اور ایک منصف عورت کے گھر والوں میں سے اگر
یہ دونوں چاہیں گے صلح کرانی تو موافق کر دیگا اللہ دونوں میں بے شک اللہ ہے
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا
جاننے والا خبر رکھنے والا ﴿۳۵﴾ اور بندگی کرو اللہ کی اور شریک نہ کرو اس کو کچھ
وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ
اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور قرابت والوں کے ساتھ اور یتیموں اور
الْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَ
محتاجوں اور قریب کے ہمسایہ اور بیگانہ ہمسایہ اور
الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ
پاس بیٹھنے والے اور مسافر کے ساتھ اور جو مالک ہوئے ہیں

منزل ۱

اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ﴿۳۶﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ
تمہارے داہنے ہاتھ کے غلام لونڈی بے شک اللہ نہیں پسند کرتا ہر ایسے شخص کو جو اترانے والا بڑائی مارنے والا ہو ﴿۳۶﴾ جو لوگ

اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۝ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۫ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۫ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۙ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَاسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۝

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۝

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۝ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۝ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ۝ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۝

اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ۝ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۙ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝

فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ۝

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا ۝

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۝

وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝

وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۝

وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۚ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝

اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۝

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ۝

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۝

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝

اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ۝

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۙ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَ

يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ
آرزو کریں گے وہ لوگ جو کافر ہوئے تھے اور رسول کی نافرمانی کی تھی کہ برابر ہو جاویں
الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ اللّٰهَ حَدِيثًا ﴿٤٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ
زمین کے ساتھ اور نہ چھپا سکیں گے اللہ سے کوئی بات بھی اے ایمان والو
اٰمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوا
نزدیک نہ جاؤ نماز کے جس وقت کہ تم نشہ میں ہو یہاں تک کہ سمجھنے لگو
مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوا
جو کہتے ہو مگر مسافر ہو راستہ چلتے ہوئے یہاں تک کہ نہا لو
وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ
اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا آوے کوئی تم میں
الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا
جائے قضا سے یا تم نے ملا ہو عورتوں کے پھر نہ پاؤ پانی تو تیمم کرو
صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ اِنَّ
پاک مٹی پھیر لو اپنے منہ کو اور ہاتھوں کو بے شک
اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٤٣﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا
اللہ ہے معاف کرنے والا بخشنے والا کیا نہیں دیکھا تو نے ان لوگوں کو جن کو ملا ہے
نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ
کچھ حصہ کتاب کا خریدتے ہیں گمراہی کو اور چاہتے ہیں
تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿٤٤﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
تم بھی بہک جاؤ راہ سے اور اللہ خوب جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو اور اللہ کافی ہے
وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿٤٥﴾ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ
حمایتی اور اللہ کافی ہے مدد گار ﴿۷﴾ کتنے لوگ یہودی ہیں جو

فتح الرحمٰن

الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ
غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَ
لَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ
خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا
يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ
نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ
لَعْنَا اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ
يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ

مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ
جس کو چاہتا ہے اور ان پر ظلم نہ ہوگا تاگے برابر بھی دیکھ
يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾
وہ باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹ اور کافی ہے یہی گناہ صریح
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ
کیا تو نے نہ دیکھا ان کو جن کو ملا ہے کچھ حصہ کتاب کا
يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ
وہ مانتے ہیں بتوں کو اور شیطان کو اور کہتے ہیں
كَفَرُوْا هٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿۵۱﴾
کافروں کو یہ لوگ زیادہ راہ راست پر ہیں مسلمانوں سے
اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ
وہی ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور جس پر اللہ لعنت کرے تو
تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿۵۲﴾ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا
کبھی نہ پائے گا اس کا کوئی مددگار کیا ان کا کچھ حصہ ہے سلطنت میں پھر تو
لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿۵۳﴾ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ
نہ دیں گے لوگوں کو کسی چیز پر یا حسد کرتے ہیں
عَلٰي مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ
اس پر جو دیا ہے ان کو اللہ نے اپنے فضل سے سو ہم نے تو دیا تھا گھرانے ابراہیم کو
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿۵۴﴾ فَمِنْهُمْ
کتاب اور علم اور ان کو دی تھی بڑی سلطنت پھر ان میں سے
مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۭ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ
کوئی اس کو مانتا اور کوئی اس سے بیٹھا رہتا ہے اور کافی ہے دوزخ کی

منزل ۱

موضح قرآن ف۱ یہودیوں کو حضرت سے عداوت ہے عداوت ہم قوم کے دشمن سے متعلق ہوتی ہے اور ان کی عداوت جتنی کہ معلوم ہے کہ وہ اس سے ہے کہ یہ اس لاصحہ کا ہے اور یہ اس لاصحہ کا ہے اور یہ اس کی سیادت حاصل نہ ہونے دیں گے اور کوئی بات ہو اللہ صاحب ہی پر ہوتے ہیں اور ان کو اس کا اختیار ہوتا ہے۔ تب آپ انجیل میں پڑھ لیں گے۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی یہودی کو کہ اس سے اصل مراد یہود ہیں اور اس کا عذاب تو ہمیشہ طرح طرح سے چند در چند ہے ف۲ اور یہ آیت تو یہود ہی سے متعلق ہے اور اس کا مصداق بھی ہیں اور دوسرا عذاب ہمیشہ ان شدہ ۱۲۔ ف۳ اور تو کوئی ان کا پرسان حال نہ رہا۔

سَعِيْرًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ
بھڑکتی آگ میں ۔ بے شک جو منکر ہوئے ہماری آیتوں کے ہم انکو کریں گے

نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا
آگ جس وقت جل جائیں گی کھالیں ان کی ہم بدل دیں گے انکو اور کھالیں

لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۵۷﴾ وَ
تاکہ چکھیں یہ عذاب ۔ بیشک اللہ ہے زبردست حکمت والا اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ
جو لوگ ایمان لائے اور کام کئے اچھے ہم داخل کریں گے انکو ان کو باغوں میں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ
جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں ۔ ہمیشہ رہیں گے ان میں بیشک

فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿۵۸﴾
وہاں ہیں بیبیاں ستھری اور ان کو ہم داخل کریں گے گھنی چھاؤں میں

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ
بیشک اللہ حکم دیتا ہے تم کو کہ پہنچاؤ امانتیں کو اہلوں کو

وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ
اور جب فیصلہ کرنے لگو لوگوں میں تو فیصلہ کرو انصاف سے

اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا ۢ بَصِيْرًا ﴿۵۹﴾
اللہ بھلی نصیحت کرتا ہے تم کو ۔ بے شک اللہ ہے سنتا دیکھتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى
اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور حاکموں کا

الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ
جو تم میں سے ہوں ۔ پھر اگر جھگڑو کسی بات میں تو اس کو پھیرو اللہ کی طرف

منزل ۱

حصّہ دوم (احکام سلطانیہ)

۵۹ پہلا حکم سلطانی متداول ان کے متعلق دو اور ذیل میں مذکور ہے۔ اس حکم کے مخاطب حکام ہیں۔ اور اس حکم کا ماخذ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے اپنی کتاب اور اپنے رسول کو بھیجا تاکہ لوگوں میں انصاف قائم کریں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ انصاف کا حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور اسی کی کتاب اور رسول کے ذریعہ سے ہم تک پہنچا ہے۔ اس لئے ہر حاکم کو اسی کے موافق فیصلہ کرنا چاہیئے۔ اور اسی کے موافق حکام کا محاسبہ ہونا چاہیئے۔ اور اسی کے موافق ان کو سزا دینی چاہیئے۔ اور اسی کے موافق ان کو جزا ملنی چاہیئے۔ اور اسی کے موافق ان کو معزول کرنا چاہیئے۔ اور اسی کے موافق ان کو مقرر کرنا چاہیئے۔ اور اسی کے موافق ان کی اطاعت کرنی چاہیئے۔ اور اسی کے موافق ان کی اطاعت کران

وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ
اور رسول کے اگر ہو تم یقین رکھتے اللہ پر اور قیامت کے دن پر

ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ
یہ بات بھلی ہے اور بہت بہتر ہے اس کی نسبت کہ تو ٹیر نکالے کیا تو نے نہ دیکھا جن کو

يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ
وہ دعوے کرتے ہیں کہ یہاں لائے ہیں اس پر جو تجھ پر اتری اور جو اتری

مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ
تجھ سے پہلے چاہتے ہیں کہ حضور لے جائیں شیطان کی طرف

وَقَدْ اُمِرُوْۤا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ
اور حکم ہو چکا ہے کہ اس کو نہ مانیں اور چاہتا ہے شیطان

يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۶۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى
ان کو بہکا کر راہ سے دور جا ڈالے اور جب کہا جائے ان کو

مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ
آؤ اس طرف جو اللہ نے اتارا اور رسول کی طرف تو دیکھے تو منافقوں کو کہ جی چراتے ہیں

عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿۶۱﴾ فَكَيْفَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا
تجھ سے بہت جی چرانا ﴿۶۱﴾ پھر کیا کرتا ہے جب ان کے کیے

قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَاۤ
پر آ پڑی ان کے ہاتھوں کی بھیجی ہوئی پھر تیرے پاس آئیں قسمیں کھاتے ہوئے اللہ کی کہ ہم کو

اِلَّاۤ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴿۶۲﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ
نہ تھا مطلب مگر بھلائی کرنا اور ملا دینا ﴿۶۲﴾ یہ لوگ ہیں کہ اللہ جانتا ہے جو

قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْۤ
ان کے دلوں میں سو تو ان سے کترا جا اور ان کو نصیحت کر اور ان سے کہہ ان کے

ع ۹

ف ۱۰۲ یعنی جو کچھ ہوا اس کا سبب تو یہ ہے کہ ان کے دل میں کھوٹ ہے اور ان کے اعمال بد کی وجہ سے ان پر مصیبت آ پڑی ہے۔ اب ان کو چاہیے کہ تیرے پاس آئیں اور اپنے کیے پر نادم ہوں اور توبہ کریں۔ اس صورت میں تو ان کو سزا نہ دے گا۔ اور اگر یہ لوگ اپنے کیے پر نادم ہو کر تیرے پاس آئیں اور اللہ سے توبہ کریں اور اللہ ان کو بخش دے تو ان کی مصیبت دور ہو جائے گی۔ اس صورت میں ان کی مصیبت کا دور ہونا ان کی توبہ کا نتیجہ ہوگا۔ اور اگر یہ لوگ توبہ نہ کریں تو ان کی مصیبت دور نہ ہوگی۔ اور ان کے اعمال بد کی سزا ان کو ملے گی۔ اس صورت میں ان کی مصیبت کا دور نہ ہونا ان کی توبہ نہ کرنے کا نتیجہ ہوگا۔ اور اگر یہ لوگ توبہ کریں اور اللہ ان کو بخش دے تو ان کی مصیبت دور ہو جائے گی۔ اس صورت میں ان کی مصیبت کا دور ہونا ان کی توبہ کا نتیجہ ہوگا۔ اور اگر یہ لوگ توبہ نہ کریں تو ان کی مصیبت دور نہ ہوگی۔ اور ان کے اعمال بد کی سزا ان کو ملے گی۔ اس صورت میں ان کی مصیبت کا دور نہ ہونا ان کی توبہ نہ کرنے کا نتیجہ ہوگا۔

ف ۱۰۳ یعنی جو کچھ ہوا اس کا سبب تو یہ ہے کہ ان کے دل میں کھوٹ ہے اور ان کے اعمال بد کی وجہ سے ان پر مصیبت آ پڑی ہے۔ اب ان کو چاہیے کہ تیرے پاس آئیں اور اپنے کیے پر نادم ہوں اور توبہ کریں۔ اس صورت میں تو ان کو سزا نہ دے گا۔ اور اگر یہ لوگ اپنے کیے پر نادم ہو کر تیرے پاس آئیں اور اللہ سے توبہ کریں اور اللہ ان کو بخش دے تو ان کی مصیبت دور ہو جائے گی۔ اس صورت میں ان کی مصیبت کا دور ہونا ان کی توبہ کا نتیجہ ہوگا۔ اور اگر یہ لوگ توبہ نہ کریں تو ان کی مصیبت دور نہ ہوگی۔ اور ان کے اعمال بد کی سزا ان کو ملے گی۔ اس صورت میں ان کی مصیبت کا دور نہ ہونا ان کی توبہ نہ کرنے کا نتیجہ ہوگا۔

النفوهم قولا بليغا ﴿٦٣﴾ وما ارسلنا من رسول الا
ليطاع باذن الله ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاءوك
فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله
توابا رحيما ﴿٦٤﴾ فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما
شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت
ويسلموا تسليما ﴿٦٥﴾ ولو انا كتبنا عليهم ان اقتلوا
انفسكم او اخرجوا من دياركم ما فعلوه الا قليل
منهم ولو انهم فعلوا ما يوعظون به لكان خيرا
لهم واشد تثبيتا ﴿٦٦﴾ واذا لاتيناهم من لدنا اجرا
عظيما ﴿٦٧﴾ ولهديناهم صراطا مستقيما ﴿٦٨﴾ ومن يطع
الله والرسول فاولئك مع الذين انعم الله عليهم

مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ
کے ساتھ اور صدیقوں اور شہیدوں اور نیک بختوں میں
وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ
اور اچھے ہیں یہ لوگ رفاقت کے لحاظ سے یہ فضل ہے اللہ کی طرف سے
وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا
اور کافی ہے اللہ جاننے والا ہونا اے ایمان والو لے لو
حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝ وَاِنَّ
اپنے بچاؤ کی چیز پھر نکلو جتھا جتھا ہو کر یا نکلو سب اکٹھے ہو کر اور
مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ
تم میں کوئی ضرور ہے جو دیر لگائے گا پھر اگر تم کو کوئی مصیبت پہنچے
قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۝ وَلَئِنْ
اللہ نے مجھ پر فضل کیا کہ میں ان کے ساتھ نہ تھا اور اگر
اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ
تم کو کوئی فضل اللہ کی طرف سے پہنچے تو ضرور کہے گا گویا
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ
تم میں اور اس میں کبھی دوستی نہ تھی ہائے کاش میں ہوتا ان کے ساتھ تو پاتا
فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ
بڑی مراد سو چاہیے لڑیں اللہ کی راہ میں وہ لوگ جو بیچ ڈالتے ہیں
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے اور جو کوئی لڑے اللہ کی راہ میں
فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَمَا
پھر مارا جائے یا غالب ہو تو ہم دیں گے اس کو بڑا ثواب اور

ع ۱۰

یعنی اللہ کی اطاعت کرنے والے ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ۔ ان میں سے ہر ایک کا درجہ دوسرے سے بلند ہے۔ ان کے ساتھ ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ ان کا درجہ بھی انہیں مل جائے گا۔ ہر شخص اپنے اپنے درجہ میں رہے گا۔ مگر ان کے ساتھ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جنت میں ان کی رفاقت نصیب ہوگی۔ حضرت شیخ الہندؒ

ف۱ یہ ترتیب اس اعتبار سے ہے کہ ہر ایک کا درجہ دوسرے سے بلند ہے اور ہر ایک کی فضیلت دوسرے سے زیادہ ہے۔ ورنہ صدیق ہونا نبی ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور شہید ہونا صدیق ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور صالح ہونا شہید ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق ایک ہی شخص ہو۔ مثلاً ایک شخص نبی بھی ہو، صدیق بھی ہو، شہید بھی ہو اور صالح بھی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق الگ الگ چار شخص ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۲ یہ خطاب منافقین کو ہے۔ جو مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ اور جب کبھی مسلمانوں کو کوئی مصیبت پہنچتی تو خوش ہوتے تھے کہ اچھا ہوا ہم نہیں گئے۔ اور اگر مسلمانوں کی فتح ہو جاتی اور مال غنیمت ہاتھ آتا تو ایسا ظاہر کرتے جیسے ان کے ساتھ ہمارا بھی بڑا تعلق تھا۔ اور ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے تو ہمیں بھی مال غنیمت ملتا۔ اس آیت میں ان کی اس ذہنیت کا علاج بتلایا گیا ہے کہ ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی فتح و شکست کو اپنی فتح و شکست سمجھیں۔ اور ان کی مصیبت میں شریک ہوں۔ اور ان کی فتح و کامیابی پر خوش ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۳ یہ ترتیب بھی اعتبار سے ہے۔ پہلے ان لوگوں کو خطاب فرمایا جو جہاد میں شریک ہونے کے لئے تیار تھے۔ پھر ان لوگوں کو خطاب فرمایا جو جہاد میں شریک ہونے کے لئے تیار نہیں تھے۔ (تفسیر ماجدی)

ف۴ یہ خطاب منافقین کو ہے۔ جو مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ اور جب کبھی مسلمانوں کو کوئی مصیبت پہنچتی تو خوش ہوتے تھے کہ اچھا ہوا ہم نہیں گئے۔ اور اگر مسلمانوں کی فتح ہو جاتی اور مال غنیمت ہاتھ آتا تو ایسا ظاہر کرتے جیسے ان کے ساتھ ہمارا بھی بڑا تعلق تھا۔ اور ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے تو ہمیں بھی مال غنیمت ملتا۔ اس آیت میں ان کی اس ذہنیت کا علاج بتلایا گیا ہے کہ ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی فتح و شکست کو اپنی فتح و شکست سمجھیں۔ اور ان کی مصیبت میں شریک ہوں۔ اور ان کی فتح و کامیابی پر خوش ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۵ یہ ترتیب بھی اعتبار سے ہے کہ ہر ایک کا درجہ دوسرے سے بلند ہے اور ہر ایک کی فضیلت دوسرے سے زیادہ ہے۔ ورنہ صدیق ہونا نبی ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور شہید ہونا صدیق ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور صالح ہونا شہید ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق ایک ہی شخص ہو۔ مثلاً ایک شخص نبی بھی ہو، صدیق بھی ہو، شہید بھی ہو اور صالح بھی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق الگ الگ چار شخص ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۶ یہ خطاب منافقین کو ہے۔ جو مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ اور جب کبھی مسلمانوں کو کوئی مصیبت پہنچتی تو خوش ہوتے تھے کہ اچھا ہوا ہم نہیں گئے۔ اور اگر مسلمانوں کی فتح ہو جاتی اور مال غنیمت ہاتھ آتا تو ایسا ظاہر کرتے جیسے ان کے ساتھ ہمارا بھی بڑا تعلق تھا۔ اور ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے تو ہمیں بھی مال غنیمت ملتا۔ اس آیت میں ان کی اس ذہنیت کا علاج بتلایا گیا ہے کہ ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی فتح و شکست کو اپنی فتح و شکست سمجھیں۔ اور ان کی مصیبت میں شریک ہوں۔ اور ان کی فتح و کامیابی پر خوش ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۷ یہ ترتیب بھی اعتبار سے ہے کہ ہر ایک کا درجہ دوسرے سے بلند ہے اور ہر ایک کی فضیلت دوسرے سے زیادہ ہے۔ ورنہ صدیق ہونا نبی ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور شہید ہونا صدیق ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور صالح ہونا شہید ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق ایک ہی شخص ہو۔ مثلاً ایک شخص نبی بھی ہو، صدیق بھی ہو، شہید بھی ہو اور صالح بھی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق الگ الگ چار شخص ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۸ یہ خطاب منافقین کو ہے۔ جو مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ اور جب کبھی مسلمانوں کو کوئی مصیبت پہنچتی تو خوش ہوتے تھے کہ اچھا ہوا ہم نہیں گئے۔ اور اگر مسلمانوں کی فتح ہو جاتی اور مال غنیمت ہاتھ آتا تو ایسا ظاہر کرتے جیسے ان کے ساتھ ہمارا بھی بڑا تعلق تھا۔ اور ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے تو ہمیں بھی مال غنیمت ملتا۔ اس آیت میں ان کی اس ذہنیت کا علاج بتلایا گیا ہے کہ ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی فتح و شکست کو اپنی فتح و شکست سمجھیں۔ اور ان کی مصیبت میں شریک ہوں۔ اور ان کی فتح و کامیابی پر خوش ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۹ یہ ترتیب بھی اعتبار سے ہے کہ ہر ایک کا درجہ دوسرے سے بلند ہے اور ہر ایک کی فضیلت دوسرے سے زیادہ ہے۔ ورنہ صدیق ہونا نبی ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور شہید ہونا صدیق ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور صالح ہونا شہید ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق ایک ہی شخص ہو۔ مثلاً ایک شخص نبی بھی ہو، صدیق بھی ہو، شہید بھی ہو اور صالح بھی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق الگ الگ چار شخص ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۱۰ یہ خطاب منافقین کو ہے۔ جو مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ اور جب کبھی مسلمانوں کو کوئی مصیبت پہنچتی تو خوش ہوتے تھے کہ اچھا ہوا ہم نہیں گئے۔ اور اگر مسلمانوں کی فتح ہو جاتی اور مال غنیمت ہاتھ آتا تو ایسا ظاہر کرتے جیسے ان کے ساتھ ہمارا بھی بڑا تعلق تھا۔ اور ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے تو ہمیں بھی مال غنیمت ملتا۔ اس آیت میں ان کی اس ذہنیت کا علاج بتلایا گیا ہے کہ ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی فتح و شکست کو اپنی فتح و شکست سمجھیں۔ اور ان کی مصیبت میں شریک ہوں۔ اور ان کی فتح و کامیابی پر خوش ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۱۱ یہ ترتیب بھی اعتبار سے ہے کہ ہر ایک کا درجہ دوسرے سے بلند ہے اور ہر ایک کی فضیلت دوسرے سے زیادہ ہے۔ ورنہ صدیق ہونا نبی ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور شہید ہونا صدیق ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور صالح ہونا شہید ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق ایک ہی شخص ہو۔ مثلاً ایک شخص نبی بھی ہو، صدیق بھی ہو، شہید بھی ہو اور صالح بھی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق الگ الگ چار شخص ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۱۲ یہ خطاب منافقین کو ہے۔ جو مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ اور جب کبھی مسلمانوں کو کوئی مصیبت پہنچتی تو خوش ہوتے تھے کہ اچھا ہوا ہم نہیں گئے۔ اور اگر مسلمانوں کی فتح ہو جاتی اور مال غنیمت ہاتھ آتا تو ایسا ظاہر کرتے جیسے ان کے ساتھ ہمارا بھی بڑا تعلق تھا۔ اور ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے تو ہمیں بھی مال غنیمت ملتا۔ اس آیت میں ان کی اس ذہنیت کا علاج بتلایا گیا ہے کہ ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی فتح و شکست کو اپنی فتح و شکست سمجھیں۔ اور ان کی مصیبت میں شریک ہوں۔ اور ان کی فتح و کامیابی پر خوش ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۱۳ یہ ترتیب بھی اعتبار سے ہے کہ ہر ایک کا درجہ دوسرے سے بلند ہے اور ہر ایک کی فضیلت دوسرے سے زیادہ ہے۔ ورنہ صدیق ہونا نبی ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور شہید ہونا صدیق ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور صالح ہونا شہید ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق ایک ہی شخص ہو۔ مثلاً ایک شخص نبی بھی ہو، صدیق بھی ہو، شہید بھی ہو اور صالح بھی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق الگ الگ چار شخص ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۱۴ یہ خطاب منافقین کو ہے۔ جو مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ اور جب کبھی مسلمانوں کو کوئی مصیبت پہنچتی تو خوش ہوتے تھے کہ اچھا ہوا ہم نہیں گئے۔ اور اگر مسلمانوں کی فتح ہو جاتی اور مال غنیمت ہاتھ آتا تو ایسا ظاہر کرتے جیسے ان کے ساتھ ہمارا بھی بڑا تعلق تھا۔ اور ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے تو ہمیں بھی مال غنیمت ملتا۔ اس آیت میں ان کی اس ذہنیت کا علاج بتلایا گیا ہے کہ ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی فتح و شکست کو اپنی فتح و شکست سمجھیں۔ اور ان کی مصیبت میں شریک ہوں۔ اور ان کی فتح و کامیابی پر خوش ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۱۵ یہ ترتیب بھی اعتبار سے ہے کہ ہر ایک کا درجہ دوسرے سے بلند ہے اور ہر ایک کی فضیلت دوسرے سے زیادہ ہے۔ ورنہ صدیق ہونا نبی ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور شہید ہونا صدیق ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور صالح ہونا شہید ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق ایک ہی شخص ہو۔ مثلاً ایک شخص نبی بھی ہو، صدیق بھی ہو، شہید بھی ہو اور صالح بھی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق الگ الگ چار شخص ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۱۶ یہ خطاب منافقین کو ہے۔ جو مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ اور جب کبھی مسلمانوں کو کوئی مصیبت پہنچتی تو خوش ہوتے تھے کہ اچھا ہوا ہم نہیں گئے۔ اور اگر مسلمانوں کی فتح ہو جاتی اور مال غنیمت ہاتھ آتا تو ایسا ظاہر کرتے جیسے ان کے ساتھ ہمارا بھی بڑا تعلق تھا۔ اور ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے تو ہمیں بھی مال غنیمت ملتا۔ اس آیت میں ان کی اس ذہنیت کا علاج بتلایا گیا ہے کہ ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی فتح و شکست کو اپنی فتح و شکست سمجھیں۔ اور ان کی مصیبت میں شریک ہوں۔ اور ان کی فتح و کامیابی پر خوش ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۱۷ یہ ترتیب بھی اعتبار سے ہے کہ ہر ایک کا درجہ دوسرے سے بلند ہے اور ہر ایک کی فضیلت دوسرے سے زیادہ ہے۔ ورنہ صدیق ہونا نبی ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور شہید ہونا صدیق ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور صالح ہونا شہید ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق ایک ہی شخص ہو۔ مثلاً ایک شخص نبی بھی ہو، صدیق بھی ہو، شہید بھی ہو اور صالح بھی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق الگ الگ چار شخص ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۱۸ یہ خطاب منافقین کو ہے۔ جو مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ اور جب کبھی مسلمانوں کو کوئی مصیبت پہنچتی تو خوش ہوتے تھے کہ اچھا ہوا ہم نہیں گئے۔ اور اگر مسلمانوں کی فتح ہو جاتی اور مال غنیمت ہاتھ آتا تو ایسا ظاہر کرتے جیسے ان کے ساتھ ہمارا بھی بڑا تعلق تھا۔ اور ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے تو ہمیں بھی مال غنیمت ملتا۔ اس آیت میں ان کی اس ذہنیت کا علاج بتلایا گیا ہے کہ ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی فتح و شکست کو اپنی فتح و شکست سمجھیں۔ اور ان کی مصیبت میں شریک ہوں۔ اور ان کی فتح و کامیابی پر خوش ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۱۹ یہ ترتیب بھی اعتبار سے ہے کہ ہر ایک کا درجہ دوسرے سے بلند ہے اور ہر ایک کی فضیلت دوسرے سے زیادہ ہے۔ ورنہ صدیق ہونا نبی ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور شہید ہونا صدیق ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور صالح ہونا شہید ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق ایک ہی شخص ہو۔ مثلاً ایک شخص نبی بھی ہو، صدیق بھی ہو، شہید بھی ہو اور صالح بھی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق الگ الگ چار شخص ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۲۰ یہ خطاب منافقین کو ہے۔ جو مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ اور جب کبھی مسلمانوں کو کوئی مصیبت پہنچتی تو خوش ہوتے تھے کہ اچھا ہوا ہم نہیں گئے۔ اور اگر مسلمانوں کی فتح ہو جاتی اور مال غنیمت ہاتھ آتا تو ایسا ظاہر کرتے جیسے ان کے ساتھ ہمارا بھی بڑا تعلق تھا۔ اور ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے تو ہمیں بھی مال غنیمت ملتا۔ اس آیت میں ان کی اس ذہنیت کا علاج بتلایا گیا ہے کہ ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی فتح و شکست کو اپنی فتح و شکست سمجھیں۔ اور ان کی مصیبت میں شریک ہوں۔ اور ان کی فتح و کامیابی پر خوش ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۲۱ یہ ترتیب بھی اعتبار سے ہے کہ ہر ایک کا درجہ دوسرے سے بلند ہے اور ہر ایک کی فضیلت دوسرے سے زیادہ ہے۔ ورنہ صدیق ہونا نبی ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور شہید ہونا صدیق ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور صالح ہونا شہید ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق ایک ہی شخص ہو۔ مثلاً ایک شخص نبی بھی ہو، صدیق بھی ہو، شہید بھی ہو اور صالح بھی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق الگ الگ چار شخص ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۲۲ یہ خطاب منافقین کو ہے۔ جو مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ اور جب کبھی مسلمانوں کو کوئی مصیبت پہنچتی تو خوش ہوتے تھے کہ اچھا ہوا ہم نہیں گئے۔ اور اگر مسلمانوں کی فتح ہو جاتی اور مال غنیمت ہاتھ آتا تو ایسا ظاہر کرتے جیسے ان کے ساتھ ہمارا بھی بڑا تعلق تھا۔ اور ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے تو ہمیں بھی مال غنیمت ملتا۔ اس آیت میں ان کی اس ذہنیت کا علاج بتلایا گیا ہے کہ ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی فتح و شکست کو اپنی فتح و شکست سمجھیں۔ اور ان کی مصیبت میں شریک ہوں۔ اور ان کی فتح و کامیابی پر خوش ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۲۳ یہ ترتیب بھی اعتبار سے ہے کہ ہر ایک کا درجہ دوسرے سے بلند ہے اور ہر ایک کی فضیلت دوسرے سے زیادہ ہے۔ ورنہ صدیق ہونا نبی ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور شہید ہونا صدیق ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور صالح ہونا شہید ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق ایک ہی شخص ہو۔ مثلاً ایک شخص نبی بھی ہو، صدیق بھی ہو، شہید بھی ہو اور صالح بھی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق الگ الگ چار شخص ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۲۴ یہ خطاب منافقین کو ہے۔ جو مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ اور جب کبھی مسلمانوں کو کوئی مصیبت پہنچتی تو خوش ہوتے تھے کہ اچھا ہوا ہم نہیں گئے۔ اور اگر مسلمانوں کی فتح ہو جاتی اور مال غنیمت ہاتھ آتا تو ایسا ظاہر کرتے جیسے ان کے ساتھ ہمارا بھی بڑا تعلق تھا۔ اور ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے تو ہمیں بھی مال غنیمت ملتا۔ اس آیت میں ان کی اس ذہنیت کا علاج بتلایا گیا ہے کہ ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی فتح و شکست کو اپنی فتح و شکست سمجھیں۔ اور ان کی مصیبت میں شریک ہوں۔ اور ان کی فتح و کامیابی پر خوش ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۲۵ یہ ترتیب بھی اعتبار سے ہے کہ ہر ایک کا درجہ دوسرے سے بلند ہے اور ہر ایک کی فضیلت دوسرے سے زیادہ ہے۔ ورنہ صدیق ہونا نبی ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور شہید ہونا صدیق ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور صالح ہونا شہید ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق ایک ہی شخص ہو۔ مثلاً ایک شخص نبی بھی ہو، صدیق بھی ہو، شہید بھی ہو اور صالح بھی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق الگ الگ چار شخص ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۲۶ یہ خطاب منافقین کو ہے۔ جو مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ اور جب کبھی مسلمانوں کو کوئی مصیبت پہنچتی تو خوش ہوتے تھے کہ اچھا ہوا ہم نہیں گئے۔ اور اگر مسلمانوں کی فتح ہو جاتی اور مال غنیمت ہاتھ آتا تو ایسا ظاہر کرتے جیسے ان کے ساتھ ہمارا بھی بڑا تعلق تھا۔ اور ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے تو ہمیں بھی مال غنیمت ملتا۔ اس آیت میں ان کی اس ذہنیت کا علاج بتلایا گیا ہے کہ ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی فتح و شکست کو اپنی فتح و شکست سمجھیں۔ اور ان کی مصیبت میں شریک ہوں۔ اور ان کی فتح و کامیابی پر خوش ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۲۷ یہ ترتیب بھی اعتبار سے ہے کہ ہر ایک کا درجہ دوسرے سے بلند ہے اور ہر ایک کی فضیلت دوسرے سے زیادہ ہے۔ ورنہ صدیق ہونا نبی ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور شہید ہونا صدیق ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور صالح ہونا شہید ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق ایک ہی شخص ہو۔ مثلاً ایک شخص نبی بھی ہو، صدیق بھی ہو، شہید بھی ہو اور صالح بھی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق الگ الگ چار شخص ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۲۸ یہ خطاب منافقین کو ہے۔ جو مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ اور جب کبھی مسلمانوں کو کوئی مصیبت پہنچتی تو خوش ہوتے تھے کہ اچھا ہوا ہم نہیں گئے۔ اور اگر مسلمانوں کی فتح ہو جاتی اور مال غنیمت ہاتھ آتا تو ایسا ظاہر کرتے جیسے ان کے ساتھ ہمارا بھی بڑا تعلق تھا۔ اور ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے تو ہمیں بھی مال غنیمت ملتا۔ اس آیت میں ان کی اس ذہنیت کا علاج بتلایا گیا ہے کہ ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی فتح و شکست کو اپنی فتح و شکست سمجھیں۔ اور ان کی مصیبت میں شریک ہوں۔ اور ان کی فتح و کامیابی پر خوش ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۲۹ یہ ترتیب بھی اعتبار سے ہے کہ ہر ایک کا درجہ دوسرے سے بلند ہے اور ہر ایک کی فضیلت دوسرے سے زیادہ ہے۔ ورنہ صدیق ہونا نبی ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور شہید ہونا صدیق ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور صالح ہونا شہید ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق ایک ہی شخص ہو۔ مثلاً ایک شخص نبی بھی ہو، صدیق بھی ہو، شہید بھی ہو اور صالح بھی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق الگ الگ چار شخص ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۳۰ یہ خطاب منافقین کو ہے۔ جو مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ اور جب کبھی مسلمانوں کو کوئی مصیبت پہنچتی تو خوش ہوتے تھے کہ اچھا ہوا ہم نہیں گئے۔ اور اگر مسلمانوں کی فتح ہو جاتی اور مال غنیمت ہاتھ آتا تو ایسا ظاہر کرتے جیسے ان کے ساتھ ہمارا بھی بڑا تعلق تھا۔ اور ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے تو ہمیں بھی مال غنیمت ملتا۔ اس آیت میں ان کی اس ذہنیت کا علاج بتلایا گیا ہے کہ ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی فتح و شکست کو اپنی فتح و شکست سمجھیں۔ اور ان کی مصیبت میں شریک ہوں۔ اور ان کی فتح و کامیابی پر خوش ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۳۱ یہ ترتیب بھی اعتبار سے ہے کہ ہر ایک کا درجہ دوسرے سے بلند ہے اور ہر ایک کی فضیلت دوسرے سے زیادہ ہے۔ ورنہ صدیق ہونا نبی ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور شہید ہونا صدیق ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور صالح ہونا شہید ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق ایک ہی شخص ہو۔ مثلاً ایک شخص نبی بھی ہو، صدیق بھی ہو، شہید بھی ہو اور صالح بھی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق الگ الگ چار شخص ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۳۲ یہ خطاب منافقین کو ہے۔ جو مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ اور جب کبھی مسلمانوں کو کوئی مصیبت پہنچتی تو خوش ہوتے تھے کہ اچھا ہوا ہم نہیں گئے۔ اور اگر مسلمانوں کی فتح ہو جاتی اور مال غنیمت ہاتھ آتا تو ایسا ظاہر کرتے جیسے ان کے ساتھ ہمارا بھی بڑا تعلق تھا۔ اور ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے تو ہمیں بھی مال غنیمت ملتا۔ اس آیت میں ان کی اس ذہنیت کا علاج بتلایا گیا ہے کہ ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی فتح و شکست کو اپنی فتح و شکست سمجھیں۔ اور ان کی مصیبت میں شریک ہوں۔ اور ان کی فتح و کامیابی پر خوش ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۳۳ یہ ترتیب بھی اعتبار سے ہے کہ ہر ایک کا درجہ دوسرے سے بلند ہے اور ہر ایک کی فضیلت دوسرے سے زیادہ ہے۔ ورنہ صدیق ہونا نبی ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور شہید ہونا صدیق ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور صالح ہونا شہید ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق ایک ہی شخص ہو۔ مثلاً ایک شخص نبی بھی ہو، صدیق بھی ہو، شہید بھی ہو اور صالح بھی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق الگ الگ چار شخص ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۳۴ یہ خطاب منافقین کو ہے۔ جو مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ اور جب کبھی مسلمانوں کو کوئی مصیبت پہنچتی تو خوش ہوتے تھے کہ اچھا ہوا ہم نہیں گئے۔ اور اگر مسلمانوں کی فتح ہو جاتی اور مال غنیمت ہاتھ آتا تو ایسا ظاہر کرتے جیسے ان کے ساتھ ہمارا بھی بڑا تعلق تھا۔ اور ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے تو ہمیں بھی مال غنیمت ملتا۔ اس آیت میں ان کی اس ذہنیت کا علاج بتلایا گیا ہے کہ ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی فتح و شکست کو اپنی فتح و شکست سمجھیں۔ اور ان کی مصیبت میں شریک ہوں۔ اور ان کی فتح و کامیابی پر خوش ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۳۵ یہ ترتیب بھی اعتبار سے ہے کہ ہر ایک کا درجہ دوسرے سے بلند ہے اور ہر ایک کی فضیلت دوسرے سے زیادہ ہے۔ ورنہ صدیق ہونا نبی ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور شہید ہونا صدیق ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور صالح ہونا شہید ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق ایک ہی شخص ہو۔ مثلاً ایک شخص نبی بھی ہو، صدیق بھی ہو، شہید بھی ہو اور صالح بھی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق الگ الگ چار شخص ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۳۶ یہ خطاب منافقین کو ہے۔ جو مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ اور جب کبھی مسلمانوں کو کوئی مصیبت پہنچتی تو خوش ہوتے تھے کہ اچھا ہوا ہم نہیں گئے۔ اور اگر مسلمانوں کی فتح ہو جاتی اور مال غنیمت ہاتھ آتا تو ایسا ظاہر کرتے جیسے ان کے ساتھ ہمارا بھی بڑا تعلق تھا۔ اور ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے تو ہمیں بھی مال غنیمت ملتا۔ اس آیت میں ان کی اس ذہنیت کا علاج بتلایا گیا ہے کہ ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی فتح و شکست کو اپنی فتح و شکست سمجھیں۔ اور ان کی مصیبت میں شریک ہوں۔ اور ان کی فتح و کامیابی پر خوش ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۳۷ یہ ترتیب بھی اعتبار سے ہے کہ ہر ایک کا درجہ دوسرے سے بلند ہے اور ہر ایک کی فضیلت دوسرے سے زیادہ ہے۔ ورنہ صدیق ہونا نبی ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور شہید ہونا صدیق ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور صالح ہونا شہید ہونے کے بعد ہی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق ایک ہی شخص ہو۔ مثلاً ایک شخص نبی بھی ہو، صدیق بھی ہو، شہید بھی ہو اور صالح بھی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان چاروں کا مصداق الگ الگ چار شخص ہوں۔ (تفسیر ماجدی)

ف۳۸ یہ خطاب منافقین کو ہے۔ جو مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ اور جب کبھی مسلمانوں کو کوئی مصیبت پہنچتی تو خوش ہوتے تھے کہ اچھا ہوا ہم نہیں گئے۔ اور اگر مسلمانوں کی

لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ
الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا
أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ
لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا ۝
الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا
يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ
الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا ۝ أَلَمْ تَرَ
إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ
مِنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً
وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا

لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ
الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا
أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ
لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا ۝
الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا
يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ
الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا ۝ أَلَمْ تَرَ
إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ
مِنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً
وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا

أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ۚ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ
عارضی مدت تک کہہ دے کہ فائدہ دنیا کا تھوڑا ہے اور آخرت بہتر ہے
لِّمَنِ اتَّقَىٰ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧٧﴾ أَيْنَ مَا تَكُونُوا
پرہیزگار کو اور تم پر ظلم نہ ہوگا ایک تاگے برابر بھی جہاں کہیں تم ہوگے
يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ وَ
موت تم کو آ پکڑے گی اگرچہ تم ہو مضبوط قلعوں میں اور
إِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِ اللَّهِ ۖ وَإِن
اگر پہنچے ان کو بھلائی تو کہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر
تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ
ان کو پہنچے کچھ برائی تو کہیں یہ تیری طرف سے ہے کہہ دے سب
مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۖ فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ
اللہ کی طرف سے ہے سو کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ نہیں لگتے سمجھنے
حَدِيثًا ﴿٧٨﴾ مَّا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا
کوئی بات ۵ جو پہنچے تجھ کو بھلائی سو اللہ کی طرف سے ہے اور
أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ
جو تجھ کو برائی پہنچے سو اپنے نفس کی طرف سے اور ہم نے تجھ کو بھیجا
رَسُولًا ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿٧٩﴾ مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ
پیغمبر لوگوں کی طرف اور اللہ کافی ہے گواہ جس نے حکم مانا رسول کا
فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۖ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ
اس نے حکم مانا اللہ کا اور جو پھر گیا تو بھیجا ہم نے تجھ کو نہیں بھیجا ان پر
حَفِيظًا ﴿٨٠﴾ وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِندِكَ

منزل ۱

ف۵ یعنی جب تک مسلمان تھے یہ ہوتا تھا اور اب جو یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو لڑنے سے منع فرماتا ہے اور جہاد کا حکم دیتا ہے تو یہ اس کے برابر آدمیوں سے ڈرتے ہیں یا اللہ سے زیادہ ڈرتے ہیں۔

ف۶ یہ ما قبل کی تقریر کا بقیہ ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ اگر تدبیر جنگ درست نہیں اور فتح و نصرت بھی تو کہیں اللہ کی طرف سے ہوتی ہے پھر اس کی دعوت کی تدبیر کے قائل نہ ہونے چاہئیں اور اگر یہ کہا جائے کہ جب اللہ صاحب نے فرمایا کہ سب اللہ کی طرف سے ہے یعنی بغیر اس کے ارادہ کے کچھ نہیں ہوتا تو پھر اللہ کا الہام سے لڑنے اور جہاد کی دعوت دینے کا حکم دینا کیا معنی رکھتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے پہلے بھی بیان کیا ہے اور اب پھر بیان کرتے ہیں کہ اللہ کا فضل ہمیشہ ان کے شامل حال ہوتا ہے جو اس کے لئے کوشش کرتے ہیں اور اس کی راہ میں جان دیتے ہیں اور جو اس کی راہ میں جان دیتے ہیں وہ مرتے نہیں بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاتے ہیں اور جو اس کی راہ میں لڑتے ہیں وہ مغلوب نہیں ہوتے بلکہ فتح پاتے ہیں اور جو اس کی راہ میں کوشش کرتے ہیں وہ ناکام نہیں رہتے بلکہ کامیاب ہوتے ہیں اور جو اس کی راہ میں جہاد کرتے ہیں وہ ہلاک نہیں ہوتے

بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ
رات کو مشورہ کرتے ہیں سوا تیرے کہنے کے اور لکھ رکھتا ہے اللہ
مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى
جو مشورہ کرتے ہیں سو تو ان کو چھوڑ دے اور بھروسہ کر اللہ پر اور کافی ہے
بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ
کام بنانے کو اللہ کا بھروسہ کرنے والا کیا نہیں غور کرتے قرآن پر اور اگر ہوتا
مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝ وَاِذَا
کسی اور کا پاس سے تو البتہ پاتے اس میں بہت اختلاف اور جب
جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ
پہنچتی ان کو کوئی خبر امن کی یا خوف کی مشہور کر دیتے ہیں اس کو
وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ
اور اگر پہنچاتے اس کو رسول تک اور اپنے حکم والوں تک تو جان لیتے اس کو
الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
جو ان میں تحقیق کرتے ہیں اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تم پر
وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ فَقَاتِلْ فِيْ
اور مہربانی اس کی تو تم پیچھے لگ جاتے شیطان کے مگر تھوڑے سے سو لڑ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ
اللہ کی راہ میں تو تکلیف نہیں دیا جاتا مگر اپنی جان کو اور شوق دلا مسلمانوں کو
عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ
قریب ہے کہ اللہ روک دے کافروں کی لڑائی اور اللہ
بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً

بیت طائفۃ منہم غیر الذی تقول ۔ یہ لوگ جو آپ کے سامنے آکر اطاعت کا اظہار کرتے ہیں رات کو جمع ہوتے ہیں تو ان کی مجلس میں آپ کی رائے کے خلاف مشورے ہوتے ہیں۔ یبیتون ۔ بیت سے مضارع کا صیغہ ہے۔ بیت کے معنی رات کو کوئی کام کرنے کے ہیں۔ یہاں مراد رات کو مشورہ کرنا ہے۔ فاعرض عنہم ۔ ان کی پروا نہ کر۔ ان کی مخالفانہ سرگرمیوں کو نظر انداز کر دے۔ وکفی باللہ وکیلا ۔ اللہ کا بھروسہ کرنے والا کیا نہیں غور کرتے قرآن پر

يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۭ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً
اس کو بھی ملے گا اس میں سے کچھ حصہ اور جو کوئی سفارش کرے بری بات میں
يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝۸۵
اس کو بھی ملے گا ایک بوجھ اس میں سے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ قادر
وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۭ
اور جب تم کو دعا دے کوئی تم میں سے دعا دو اس سے بہتر یا الٹی کر
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ۝۸۶ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
بیشک اللہ ہر چیز پر حساب کرنے والا ہے اللہ کے سوا کسی کی بندگی
هُوَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ وَمَنْ
نہیں وہ البتہ جمع کرے گا تم کو قیامت کے دن اس میں کچھ شبہ نہیں اور
اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۝۸۷ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ
کس کی بات سچی ہے اللہ سے پھر تم کو کیا ہوا کہ منافقوں کے بارہ میں
فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ
دو فرقے ہو رہے ہیں اور اللہ نے الٹا دیا ہے ان کو ان کے کئے پر کیا تم چاہتے ہو
تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ
راہ پر لاؤ جس کو اللہ نے گمراہ کیا اور جس کو اللہ گمراہ کرے تو ہرگز پاوے گا
لَهٗ سَبِيْلًا ۝۸۸ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ
اس کے لئے کوئی راہ چاہتے ہیں کہ تم کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے پھر تم
سَوَاۗءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَاۗءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ
برابر ہو جاؤ سو تم ان میں سے کسی کو دوست مت بناؤ جب تک وہ اللہ کی راہ میں
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ

النصف

ع ۱۲

مترجم

یہ حکم سلطانی دارالسلام میں ہے اور جو منافق تھیں ملے اسے بھی قتل کرو اور جو اسلام سے پھر جائے اور جب جائے اور ہجرت کرے اس کو بھی قتل کرو اور جو ملے تم سے نہ لڑیں اور صلح کریں تم سے قتل کرنے کی راہ نہیں ان کے لئے اور منافقوں کے دو گروہ ہو گئے ہیں ایک گروہ کہتا ہے ان کو قتل کرو اور ایک گروہ کہتا ہے ان کو نہ مارو ان کے حق میں اللہ نے الٹا دیا ان کو ان کے کرتوت کے سبب کیا تم چاہتے ہو راہ پر لانا اس کو جس کو اللہ نے گمراہ کیا اور جس کو اللہ گمراہ کرے تو ہرگز نہ پاوے گا تو اس کے لئے کوئی راہ وہ تو چاہتے ہیں کہ تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے پھر تم برابر ہو جاؤ سو تم ان میں سے کسی کو دوست مت بناؤ جب تک وہ اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر نہ آ جائیں پھر اگر وہ روگردانی کریں تو ان کو پکڑو اور مار ڈالو جہاں

منزل ۱

ف ۱ یعنی ان منافقین کی ایک بات یہ ہے کہ بیان ہے وہ جہاد اور اسلمان کہلاتے ہیں اور مسلمان کہلانے میں مشرکوں کے ان میں ہی کفار مشرک ہے اور وہاں سے جاتے ہیں تو کوئی مخلص مسلمان سے جا ملتے ہیں اور جو ہجرت کا حکم ان کو ملا تھا اس سے بچتے ہیں اور کفار سے ملتے ہیں اور ان کے ساتھ ہو لیتے ہیں جو ہجرت کا حکم ان کو ملا تھا اس سے بچتے ہیں اس حد تک پہنچ چکے ہیں ترمن کی رو سے ہدایت مت کرو اور ان کا جہاد کی تمہیں دو جائیں جدال ان کو قتل کرنا ف ۲ یہ دوسرے فریق کا حکم ہے یعنی جو مسلمان ہیں کہ لڑنے کے لئے تم سے نہ آئیں اور صلح کریں تم سے قتال جائز نہیں معاہدہ اور میثاق ہے انہیں قتل مت کرو اگر معاہدہ کی خلاف ورزی ہو جائے اور جو طرح جو قتال سے بچنا چاہتے ہیں اور اسلمت کے پاس آ جائیں اور اعلان کریں کہ وہ ان سے لڑنا نہیں چاہتے تو ان کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ ان سے قتال نہ کریں نہ ان سے لڑیں اور تم سے صلح کی درخواست کریں ان سے بھی وہ لڑائی کچھ مراد نہیں وہ جنگ ہے کہ ابھی شامل ہوئے ہیں اور جو صحیح معنی میں صلح و صلامتی چاہتے ہیں تو اعتراض ہی قتل نہ کرو حدود اسلام تشریح قتد جلد جلد ۱ ذاتی غرض ہی سے مال ہے اور ان مقام کے ہیں مختلف ہوا ہے کہ ان کے حق میں یہ حکم ہے کہ ان سے لڑو جب تک وہ ف ۳ سزا دے ہاتھ سے اور اگر وہ ہجرت کے حکم کو نہ بجا لائیں یعنی اسلام لائے تھے کہ ایک وقت آ گیا ہے کہ ان سے لڑائی ہو جس کے لئے تم کو حکم ہوا ہے اور ان کے ساتھ ہو لیں گے اور ہجرت کا حکم ان کو ملا تھا اس سے بچتے ہیں اور کفار سے ملتے ہیں اور ان کے ساتھ ہو لیتے ہیں اور ان کے گھروں میں رہ

وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۚ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۸۹﴾
پاؤ تم اور نہ بناؤ ان میں سے کسی کو دوست اور نہ مددگار ف

اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ
مگر وہ لوگ جو پہنچتے ہیں ایک قوم کے کہ تم میں اور ان میں عہد ہے ۵۵

اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ
یا آئے تمہارے پاس کہ تنگ ہو گئے دل ان کے تمہاری لڑائی سے اور

يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ
لڑائی قوم اپنی کی ۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ان کو تم پر زور دے دیتا ان کے

فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا
تو البتہ لڑتے تم سے سو اگر بچھ رہیں وہ تم سے نہ لڑیں اور ڈالیں

اِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿۹۰﴾
تم پر صلح تو نہ اللہ نے تمہیں واسطے تم کو ان پر راہ ف

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا
اب تم دیکھو گے ایک اور قوم کہ چاہتے ہیں کہ امن میں رہیں تم سے بھی اور

قَوْمَهُمْ ۚ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ
اپنی قوم سے بھی ۵۶ جب کبھی لوٹائے جاتے ہیں وہ فساد کی طرف تو اس میں اوندھے گرتے ہیں پھر اگر

لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ
نہ بچھ رہیں تم سے اور نہ صلح کریں تم پر اور نہ باز رکھیں ۵۶ اپنے ہاتھ تو

فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكُمْ
تو ان کو پکڑو اور مارو انہیں جہاں پاؤ

جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۹۱﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ
ہم نے تم کو ان پر دلیل ۔ صریح ۔ ف اور مسلمان کا کام نہیں

مَنْزِل ۱

کی شان نہیں کہ وہ کسی مومن کو مار ڈالے مگر بھول کر ۔ قتل کرے غلطی سے ۔ جو شخص کسی کو قتل کرے غلطی سے اس کے ذمہ قتل خطا کی بڑی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ قصداً ارادہ سے فعل سے قتل مقصود نہ ہو ۔ جیسے فعل کی غلطی سے پہل صورت کی مثال یہ ہے کہ دور سے کسی آدمی کو دیکھا اور سمجھا کہ وہ کافر ہے کافر ہے اور اس پر فائر کر دیا یعنی دراصل وہ مومن تھا اور دوسری صورت کی مثال یہ ہے کہ کافر کو قتل نہ کرنے کا پختہ عہد کیا ہو مثلاً کسی کافر کو کسی معاہد نے بالکل امن دے دیا ہو پھر اس کو قتل خطا سے کسی مسلمان کے ہاتھ قتل ہو جائے اس کی تین صورتیں ہیں ۔ اول یہ کہ مقتول مومن ہو جو دار الاسلام کا شہری ہے ۔ دوم یہ کہ مقتول ہو تو مومن لیکن حربی کافروں میں رہتا ہو ۔ سوم یہ کہ مقتول کافر ہو لیکن ایسی قوم کا فرد ہو جس کا مسلمانوں سے معاہدہ یا مصالحت کی موجودہ دار الاسلام میں مستقل طور پر سکونت پذیر ہو یا عارضی جو حربی دار الاسلام میں جاتا ہے تاجر کے ذریعہ ۔ ذمی کے ذریعہ یا یتیم ہونے کی وجہ سے ۔ ان کا حکم مختلف ہے

۹۲ یہ قتل کی پہلی صورت کا حکم ہے اس صورت میں قاتل پر کیا مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کرنا اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا ادا کرنا واجب ہے ۔ دیت کی ۔ تو وہ تین سو ان کے حصے کی حامیت کے تعزیر ہوگی اگر اس کا کوئی وارث نہیں تو وہ دیت اہل ولایہ کو ملے گی ۔ ورثاء میں جمع ہوگی ۔ اگر ان کا صدقہ کر دینا واجب دیت کے مستحق ہیں یعنی قرض ۔ وصیت ۔ اور ان کا ادا کرنا واجب ہوگا اس کا بھی حصہ معاف کر دیں تو معاف کرا دینے کا اگر کوئی واجب نہیں ہوا ہے مقتول کا کوئی مطالبہ ہو تو معاف ہے اور اگر وارث کا انتظام ہو سکے تو ایک غلام آزاد کرنا واجب ہے ۔ اگر غلام نہ ہو تو اس کی قیمت کے موافق تعزیر ہوگی ۔ اگر قیمت نہ پا سکے تو دو مہینے کے روزے رکھے ۔ یہ توبہ کے لئے ہے ۔

موضح قرآن ف یعنی جب تک قوم میں نہ ملیں تب تک قتل مت کرو اگرچہ وہ بھی مسلمان ہو ۔ اور اگر بھی قوم میں مت کرو ۔ یعنی اس سے قصے سے آدمی کو لڑائی میں مت مارو ۔ مگر وہ مت سمجھیں تب تک مت مارو ۔ ۱۲ منہ ف یعنی اس صلح والوں سے تو وہ بھی صلح میں داخل ہیں یا لڑائی سے عاجز ہو کر آئے ہیں تب صلح کریں اس پر کہ اپنی قوم کی طرف سے ہو کر تم سے لڑیں نہ تمہاری طرف ہو کر ۔ ۱۲ منہ

اس عبارت کو تم میں سے جو کوئی سمجھ جائے اس کو چاہئے کہ اپنے بھائی کو سمجھا دے ۔ یعنی جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ تم سے لڑیں نہ اپنی قوم سے لیکن وہ تم کو غلبہ دیکھتے ہیں ان کے ۔ یعنی ہو جاتے ہیں تو کون سے تم کو تصور کر لیتا ہے ۔ اللہ نے ہی کو وہ بھید پر قائم نہ رہے ۔

فتح الرحمٰن ف۱ تم کو وعدہ اسی کا دلایا گیا ہے کہ ایمان کو دعوت حکم اور بیعت اور اسلام کو دعوت حکم اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۲ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۳ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۴ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۵ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۶ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۷ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۸ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۹ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۰ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۱ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۲ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۳ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۴ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۵ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۶ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۷ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۸ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۹ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۲۰ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۲۱ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۲۲ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۲۳ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۲۴ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۲۵ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۲۶ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۲۷ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۲۸ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۲۹ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۳۰ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۳۱ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۳۲ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۳۳ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۳۴ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۳۵ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۳۶ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۳۷ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۳۸ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۳۹ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۴۰ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۴۱ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۴۲ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۴۳ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۴۴ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۴۵ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۴۶ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۴۷ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۴۸ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۴۹ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۵۰ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۵۱ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۵۲ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۵۳ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۵۴ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۵۵ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۵۶ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۵۷ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۵۸ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۵۹ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۶۰ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۶۱ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۶۲ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۶۳ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۶۴ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۶۵ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۶۶ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۶۷ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۶۸ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۶۹ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۷۰ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۷۱ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۷۲ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۷۳ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۷۴ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۷۵ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۷۶ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۷۷ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۷۸ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۷۹ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۸۰ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۸۱ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۸۲ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۸۳ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۸۴ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۸۵ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۸۶ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۸۷ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۸۸ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۸۹ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۹۰ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۹۱ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۹۲ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۹۳ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۹۴ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۹۵ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۹۶ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۹۷ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۹۸ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۹۹ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۰۰ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۰۱ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۰۲ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۰۳ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۰۴ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۰۵ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۰۶ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۰۷ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۰۸ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۰۹ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۱۰ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۱۱ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۱۲ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۱۳ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۱۴ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۱۵ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۱۶ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۱۷ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۱۸ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۱۹ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۲۰ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۲۱ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۲۲ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۲۳ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۲۴ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۲۵ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۲۶ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۲۷ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۲۸ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۲۹ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۳۰ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۳۱ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۳۲ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۳۳ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۳۴ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۳۵ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۳۶ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۳۷ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۳۸ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۳۹ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۴۰ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۴۱ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۴۲ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۴۳ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۴۴ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۴۵ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۴۶ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۴۷ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۴۸ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۴۹ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۵۰ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۵۱ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۵۲ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۵۳ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۵۴ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۵۵ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۵۶ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۵۷ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۵۸ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۵۹ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۶۰ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۶۱ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۶۲ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۶۳ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۶۴ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۶۵ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۶۶ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۶۷ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۶۸ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۶۹ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۷۰ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۷۱ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۷۲ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۷۳ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۷۴ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۷۵ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۷۶ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۷۷ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۷۸ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۷۹ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف۱۸۰ یعنی اگر اسلام کو نہ دعوت کلمہ شہادت اور بیعت کلمہ شہادت اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور اس اسلام پر ہمیشہ رہنے کا عہد ۔ ف۱۸۱ تم کو وعدہ غنیمت کا ہے ۔ ف

اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا
کہ قتل کرے مسلمان کو مگر غلطی سے ۹۲ اور جو قتل کرے مسلمان کو غلطی سے
فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ
تو آزاد کرنا ایک مسلمان کی اور خونبہا پہنچانا اس کے گھر والوں کو مگر
اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ
یہ کہ وہ معاف کردیں پھر اگر مقتول تھا ایسی قوم میں سے جو دشمن ہے تمہاری
مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ
وہ مسلمان تو آزاد کرنا ایک مسلمان کی غلام اور اگر وہ تھا ایسی قوم میں سے
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَ
کہ تم میں اور ان میں جیسے دے خونبہا پہنچانا اس کے گھر والوں کو اور
تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ
آزاد کرنا ایک مسلمان کی پھر جس کو میسر نہ ہو تو روزے ہیں دو مہینے
مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۹۲
برابر ۹۳ توبہ اللہ سے بخشوانے کو اللہ سے اور اللہ جانتا ہے باخبر ہے پورا کام والا ہے
وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا
اور جو کوئی قتل کرے مسلمان کو جان کر تو اس کی سزا دوزخ ہے پڑا رہیگا
فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا
اسی میں اور اللہ کا اس پر غضب ہوا اور اس کو لعنت کی اور اس کے واسطے تیار کیا بڑا
عَظِيْمًا ۝۹۳ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ
عذاب ۹۴ اے ایمان والو جب سفر کرو اللہ کی
اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ

منزل ۱

موضح قرآن ف ایک کی صورت کی یہ بیان ہوا کہ مسلمان کو نہ چاہیے کہ مسلمان کو مارڈالے مگر غلطی سے اور جو مارڈالے غلطی سے تو اس پر ایک تاوان ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور خونبہا پہنچائے مقتول کے وارثوں کو اور اگر وہ معاف کردیں تو خونبہا نہ لیں اور اگر مقتول ایسی قوم میں سے تھا جو دشمن ہے تمہاری اور وہ مسلمان تھا تو صرف ایک غلام آزاد کرنا ہے اور اگر ایسی قوم میں سے تھا جو تم میں اور ان میں عہد ہے تو خونبہا پہنچانا ہے اس کے گھر والوں کو اور ایک غلام آزاد کرنا ہے اور جس کو میسر نہ ہو غلام تو دو مہینے کے روزے رکھے لگاتار توبہ ہے یہ اللہ سے بخشوانے کو اور اللہ جانتا ہے باخبر ہے پورا کام والا ہے ۱۲ منہ

ف۲ یہ قتل کی دوسری صورت کا حکم دیا ہے کہ قتل ہر ایک مسلمان خواہ آزاد ہو خواہ غلام خواہ مرد ہو خواہ عورت ہر صورت میں خونبہا واجب ہے (۱۲ سلم الحلوانی فی دار الخوب والصحیح جواز العفو فقط منہ) صریح حرام ہے غضب اللہ کا لعنۃ اللہ کا عذاب عظیم کا وعید اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ جہنم کا مستحق ہوا ہمیشہ کے لئے اللہ کا غضب اور لعنت اور عذاب عظیم کا وعید ہے اس کے قاتل کی بخشش کا کیا سوال ہے ۱۲ منہ

ف۳ یہ آیت دونوں (۱۲ ہدایہ) ہی ہدایہ کی اس دلیل سے کہ قتل خطا واجب ہے الدیۃ والکفارۃ (۱۲ منہ) ف۴ مقتل مومن ہو جیسا کہ سبق صورت میں مذکور یا کافر جیسا کہ تیسری صورت میں دونوں کے قاتل پر دیت واجب ہے کیا اب ایک ہی آیت کی دو تفسیر بیان کی گئی ہے؟ ہاں یہ بات بے دلیل ہے کہ مومن اور کافر کی دیت میں فرق ہے (ابن المنذر) ذہب احمد الی ان حکمہ حکم المسلم وبہ قال علی وابن مسعود والنخعی کذا فی الدر المختار ف۵ اس کا بھی حکم قاتل کے لئے وہی ہے جو پہلی صورت میں مذکور ہوا یعنی کفارہ اور محرومی میراث کا اور ہمیشہ جہنم میں رہنا اگر وہ اس کو حلال جانے ورنہ نہیں (۱۲ منہ) ف۶ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۷ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۸ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۹ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۱۰ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۱۱ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۱۲ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۱۳ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۱۴ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۱۵ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۱۶ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۱۷ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۱۸ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۱۹ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۲۰ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۲۱ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۲۲ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۲۳ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۲۴ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۲۵ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۲۶ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۲۷ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۲۸ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۲۹ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۳۰ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۳۱ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۳۲ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۳۳ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۳۴ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۳۵ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۳۶ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۳۷ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۳۸ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۳۹ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۴۰ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۴۱ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۴۲ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۴۳ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۴۴ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۴۵ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۴۶ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۴۷ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۴۸ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۴۹ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۵۰ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۵۱ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۵۲ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۵۳ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۵۴ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۵۵ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۵۶ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۵۷ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۵۸ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۵۹ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۶۰ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۶۱ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۶۲ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۶۳ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۶۴ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۶۵ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۶۶ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۶۷ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۶۸ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۶۹ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۷۰ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۷۱ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۷۲ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہو یا پہنچی ہو مگر وہ قبول کرتا ہو یا اس کے قتل کو حرام نہ جانتا ہو تو اس کا قتل کرنا حرام ہے (۱۲ منہ) ف۷۳ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقتول کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اس کو قبول نہ کرتا ہو اور اس کے قتل کو حرام جانتا ہو ورنہ اگر دعوت نہ پہنچی ہ

لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ فَعِنْدَ
تم مسلمان نہیں ہے تم چاہتے ہو اسباب دنیا کی زندگی کے سو
اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ۭ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ
اللہ کے ہاں بہت غنیمتیں ہیں تم بھی تو ایسے ہی تھے اسی سے پہلے پھر احسان کیا اللہ نے
عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿٩٤﴾
تم پر سو خوب تحقیق کرو بے شک اللہ ہے کاموں سے جو تم کرتے ہو خبردار
لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي
برابر نہیں بیٹھ رہنے والے مسلمان جن کو کوئی
الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ
عذر نہیں اور جو مصروف ہیں جہاد میں اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور
اَنْفُسِهِمْ ۭ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
جان سے اللہ نے بڑا درجہ دیا لڑنے والوں کا اپنے مال اور جان سے
عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَفَضَّلَ
بیٹھ رہنے والوں پر درجے اور ہر ایک سے وعدہ کیا اللہ نے بھلائی کا اور بڑا ثواب دیا
اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٩٥﴾ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ
اللہ نے لڑنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بڑا ثواب درجے ہیں
وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٩٦﴾ اِنَّ
اور بخشش اور رحمت اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان بے شک
الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ
وہ لوگ کہ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے اس حالت میں کہ وہ اپنے حق میں برا کر رہے تھے کہتے ہیں
كُنْتُمْ ۭ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ قَالُوْٓا اَلَمْ
تم کس کام میں تھے کہتے تھے ہم بے بس
تھے زمین میں کہتے تھے

ع ١٣ ١٤

سلول ١

شانِ نزول وَالْمُحْصَنٰتُ ۔۔۔ الخ حضرت کے وقت میں مسلمانوں کا قول تھا کہ جو عورت شوہر والی ہو وہ کسی پر حلال نہیں مگر جو اس کا شوہر ہو یا لونڈی جو اس کے ہاتھ آئی ہو اس آیت نے ان کا قول رد کر دیا اور یہ حکم ہوا کہ جو عورتیں کافروں کی قید میں ہیں اور ان کے شوہر بھی کافر ہیں وہ بھی تمہارے لئے حلال ہیں جب کہ ان کو قید کر کے لائے ہو اور ان کے کافر شوہر دار الحرب میں ہیں۔ (خازن)

موضح قرآن ف۱ حضرت کے وقت میں مسلمانوں کا قول تھا کہ جو عورت شوہر والی ہو وہ کسی پر حلال نہیں مگر جو اس کا شوہر ہو یا لونڈی جو اس کے ہاتھ آئی ہو اس آیت نے ان کا قول رد کر دیا اور یہ حکم ہوا کہ جو عورتیں کافروں کی قید میں ہیں اور ان کے شوہر بھی کافر ہیں وہ بھی تمہارے لئے حلال ہیں جب کہ ان کو قید کر کے لائے ہو اور ان کے کافر شوہر دار الحرب میں ہیں۔ (خازن)

ف۲ یعنی جو لوگ بغیر عذر کے جہاد سے بیٹھ رہتے ہیں وہ برابر نہیں ہیں ان لوگوں کے جو جہاد میں مشغول ہیں اپنے مال سے اور اپنی جان سے۔ (موضح)

ف۳ یعنی اول حال میں گو حکم نہایت دشوار تھا مسلمان بہت کم تھے اور مقابلہ کافروں کا بہت بڑا تھا مگر جب مسلمان ثابت قدم رہے اور ان کی تعداد بڑھ گئی تو یہ حکم منسوخ ہو گیا اور ایک مسلمان کو دس کافروں سے بھاگنا حرام ہو گیا۔ (موضح)

ف۴ یعنی جو لوگ ہجرت نہ کرتے تھے جب ان کے ملک پر کافروں نے قبضہ کر لیا تو ان کو بھی کافروں کے ساتھ قتل کیا اور قیدی بنایا۔ (موضح)

ف۵ یعنی جو لوگ ہجرت کر سکتے تھے اور ہجرت نہ کی اور کافروں کے ملک میں رہے اور وہاں کفر کے احکام بجا لاتے رہے اور اسلام کے احکام ترک کئے ان کے حق میں فرمایا کہ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہے جن کو ہجرت کرنے میں کوئی عذر نہ تھا اور جو عذر والے تھے جیسے بیمار اور بچے اور عورتیں وہ اس حکم میں داخل نہیں۔ (موضح)

ف۶ یعنی جو لوگ ہجرت کر سکتے تھے اور ہجرت نہ کی اور کافروں کے ملک میں رہے اور وہاں کفر کے احکام بجا لاتے رہے اور اسلام کے احکام ترک کئے ان کے حق میں فرمایا کہ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہے جن کو ہجرت کرنے میں کوئی عذر نہ تھا اور جو عذر والے تھے جیسے بیمار اور بچے اور عورتیں وہ اس حکم میں داخل نہیں۔ (موضح)

ف۷ یعنی جو لوگ ہجرت کر سکتے تھے اور ہجرت نہ کی اور کافروں کے ملک میں رہے اور وہاں کفر کے احکام بجا لاتے رہے اور اسلام کے احکام ترک کئے ان کے حق میں فرمایا کہ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہے جن کو ہجرت کرنے میں کوئی عذر نہ تھا اور جو عذر والے تھے جیسے بیمار اور بچے اور عورتیں وہ اس حکم میں داخل نہیں۔ (موضح)

ف۸ یعنی جو لوگ ہجرت کر سکتے تھے اور ہجرت نہ کی اور کافروں کے ملک میں رہے اور وہاں کفر کے احکام بجا لاتے رہے اور اسلام کے احکام ترک کئے ان کے حق میں فرمایا کہ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہے جن کو ہجرت کرنے میں کوئی عذر نہ تھا اور جو عذر والے تھے جیسے بیمار اور بچے اور عورتیں وہ اس حکم میں داخل نہیں۔ (موضح)

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی اول حال میں گو حکم نہایت دشوار تھا مسلمان بہت کم تھے اور مقابلہ کافروں کا بہت بڑا تھا مگر جب مسلمان ثابت قدم رہے اور ان کی تعداد بڑھ گئی تو یہ حکم منسوخ ہو گیا اور ایک مسلمان کو دس کافروں سے بھاگنا حرام ہو گیا۔ (موضح)

ف۲ یعنی جو لوگ بغیر عذر کے جہاد سے بیٹھ رہتے ہیں وہ برابر نہیں ہیں ان لوگوں کے جو جہاد میں مشغول ہیں اپنے مال سے اور اپنی جان سے۔ (موضح)

ف۳ یعنی اول حال میں گو حکم نہایت دشوار تھا مسلمان بہت کم تھے اور مقابلہ کافروں کا بہت بڑا تھا مگر جب مسلمان ثابت قدم رہے اور ان کی تعداد بڑھ گئی تو یہ حکم منسوخ ہو گیا اور ایک مسلمان کو دس کافروں سے بھاگنا حرام ہو گیا۔ (موضح)

ف۴ یعنی جو لوگ ہجرت نہ کرتے تھے جب ان کے ملک پر کافروں نے قبضہ کر لیا تو ان کو بھی کافروں کے ساتھ قتل کیا اور قیدی بنایا۔ (موضح)

ف۵ یعنی جو لوگ ہجرت کر سکتے تھے اور ہجرت نہ کی اور کافروں کے ملک میں رہے اور وہاں کفر کے احکام بجا لاتے رہے اور اسلام کے احکام ترک کئے ان کے حق میں فرمایا کہ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہے جن کو ہجرت کرنے میں کوئی عذر نہ تھا اور جو عذر والے تھے جیسے بیمار اور بچے اور عورتیں وہ اس حکم میں داخل نہیں۔ (موضح)

ف۶ یعنی جو لوگ ہجرت کر سکتے تھے اور ہجرت نہ کی اور کافروں کے ملک میں رہے اور وہاں کفر کے احکام بجا لاتے رہے اور اسلام کے احکام ترک کئے ان کے حق میں فرمایا کہ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہے جن کو ہجرت کرنے میں کوئی عذر نہ تھا اور جو عذر والے تھے جیسے بیمار اور بچے اور عورتیں وہ اس حکم میں داخل نہیں۔ (موضح)

ف۷ یعنی جو لوگ ہجرت کر سکتے تھے اور ہجرت نہ کی اور کافروں کے ملک میں رہے اور وہاں کفر کے احکام بجا لاتے رہے اور اسلام کے احکام ترک کئے ان کے حق میں فرمایا کہ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہے جن کو ہجرت کرنے میں کوئی عذر نہ تھا اور جو عذر والے تھے جیسے بیمار اور بچے اور عورتیں وہ اس حکم میں داخل نہیں۔ (موضح)

ف۸ یعنی جو لوگ ہجرت کر سکتے تھے اور ہجرت نہ کی اور کافروں کے ملک میں رہے اور وہاں کفر کے احکام بجا لاتے رہے اور اسلام کے احکام ترک کئے ان کے حق میں فرمایا کہ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہے جن کو ہجرت کرنے میں کوئی عذر نہ تھا اور جو عذر والے تھے جیسے بیمار اور بچے اور عورتیں وہ اس حکم میں داخل نہیں۔ (موضح)

تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ
تھی زمین اللہ کی کشادہ ہوتے جاتے دیس پھر تم ہجرت کرجاتے سو یہی لوگ
مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۹۷﴾ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ
ٹھکانا ہے دوزخ اور وہ بری جگہ پہنچنے کی جگہ ہے مگر جو بس
مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
مردوں اور عورتوں اور بچوں میں سے جو کچھ کر سکتے
حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹۸﴾ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ
کوئی تدبیر اور نہ جانتے ہیں کوئی راہ سو یہی لوگ ہیں امید اللہ کے
يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾ وَمَنْ
معاف کرے انہیں اور اللہ ہے معاف کرنے والا بخشنے والا ۔ اور جو کوئی
يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا
وطن چھوڑے اللہ کی راہ میں پائے گا زمین میں جگہ بہت
وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَ
اور کشائش اور جو کوئی نکلے اپنے گھر سے ہجرت کرتے
رَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى
رسول کی طرف پھر آپہنچے اس کو موت تو ثابت ہو چکا ثواب
اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۰﴾ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ
اللہ کے ہاں اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان ۔ اور جب تم سفر کرو
فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ
ملک میں تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ کم کرو
الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ
نماز میں سے اگر تم کو ڈر ہو کہ ستاویں گے تم کو

منزل ۱

دلالۃ آیۃ اور نصوص اور ان کا اصلی جوہر تھا مسلمانوں کی ہجرت کے لزوم کے بارے میں اور اب کے لگاتار ثابت کر دیا ہے آپ نے ان مذکوروں کی تحویل اور مشتبہ باتوں کو صحیح سمجھ کر ——

موضح قرآن ف یعنی ظالم جان کا کام کرتے ہیں کہ ملک میں رہ کر مسلمان میں اور احکام نہیں ہم سکتے ان کے حکم سے تو لڑتے ہی کہ کیوں نہیں آتے ہجرت سے۔ اور اگر کہیں کہ ہم کمزور ہیں اور ہجرت نہیں جانتے اور ہم کو راہ نہیں معلوم تو فرماتے ہیں کہ ملک اللہ کا بہت ہے کہیں جا رہو جہاں اپنے دین پر چل سکو۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس ملک میں مسلمان کھلا نہ سکے وہاں سے ہجرت فرض ہے یعنی دل کا ڈر نہ چاہیے کہ بہت جلد وطن چھوٹ جاتی ہے کشائش سے اور جو علاوہ نہ چاہے کہ شاید آدمی ہیں ہمارے ہاں آئیں گے اور ہم اپنے وطن سے اپنے وقت سے چلے نہیں۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت کرنا۔

اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۱۰۱﴾ وَاِذَا كُنْتَ
بیشک کافر ہیں تمہارے صریح دشمنی میں ف ۱۵ اور جب تو
فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ
ان میں پھر کھڑا کرے ان کو نماز تو چاہئے کہ کھڑا ہو ایک گروہ ان میں کا
مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا
تیرے ساتھ اور ساتھ لے لیویں اپنے ہتھیار پھر جب یہ سجدہ کریں
فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۪ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى
تو جاویں پیچھے تمہارے اور آوے دوسری جماعت
لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَ
جس نے نماز نہیں پڑھی وہ اب پڑھیں تیرے ساتھ اور ساتھ لیویں اپنا بچاؤ اور
اَسْلِحَتَهُمْ ۭ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ
ہتھیار تو چاہتے ہیں کئی طرح تم بے خبر ہو
اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً
اپنے ہتھیاروں اور اسباب سے تاکہ تم پر حملہ کریں
وَّاحِدَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ
یکبارگی اور تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم کو
مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا
مینہ سے یا تم بیمار ہو کہ اتار رکھو اپنے ہتھیار اور بچاؤ
حِذْرَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾ فَاِذَا
اپنا بیشک اللہ نے تیار رکھا ہے کافروں کے واسطے عذاب ذلت کا پھر جب
قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّ
نماز پڑھ چکو تو یاد کرو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور

منزل ۱

ف ۱۵ مترجم کہتا ہے کہ اس آیت اور صلوٰۃ خوف نازل شدہ است خوف قید قیامت و آنچہ نزدیک ایں بندہ رحمان غافر است آنست کہ ایں آیت در صلوٰۃ خوف فتح المرسن نازل شدہ است و صلوٰۃ خوف قید قیامت و دو از قسم قسم کیفیت گردیدہ و جواز است کہ ادا کنند ایں و ہیچ کدام از ایں دو بر دیگر ترجیح ندارد کیفیت اول آنست کہ امام دو رکعت نماز بجماعت بگذارد و ہر یک از طائفہ یک رکعت با امام بگذارد و رکعت دوم از نماز خود بتنہائی بگذارد و بعد از فراغ ہر طائفہ بجائے طائفہ دیگر بایستد و رکعت دوم از نماز خود بجماعت بگذارد و بعد از فراغ امام سلام دہد و ایں ہر دو طائفہ ہر یک رکعت دوم از نماز خود بتنہائی بگذارد و بعد از فراغ ہر طائفہ سلام دہد و ایں ہر دو طائفہ ہر یک

عَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ
پہلوؤں پر پھر جب تمہیں امن ہو جائے تو درست کرو نماز کو بیشک
الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ وَلَا
نماز مسلمانوں پر فرض ہے اپنے مقرر وقتوں پر اور
تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ۚ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ
سست نہ پڑو ان کا پیچھا کرنے میں اگر تم دکھ اٹھاتے ہو تو وہ بھی
يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا
دکھ اٹھاتے ہیں جیسے تم اور تم اللہ سے امید
يَرْجُوْنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ
نہیں اور اللہ سب کچھ جانتا حکمت والا ہے بیشک ہم نے اتاری
اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ
تیری طرف کتاب سچی کہ تو لوگوں کو حکم دے جو
اَرٰىكَ اللّٰهُ ۗ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿۱۰۵﴾ وَّاسْتَغْفِرِ
سمجھائے تجھ کو اللہ تم نہ ہو دغا بازوں کی طرف سے جھگڑنے والے اور بخشش
اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۶﴾ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ
اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور مت جھگڑ ان کی
الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ
طرف سے جو اپنے جی میں دغا رکھتے ہیں اللہ کو پسند نہیں جو کوئی
كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿۱۰۷﴾ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا
بڑا دغاباز گنہگار ہو اور لوگوں
يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى
سے شرماتے ہیں اللہ سے اور وہ ان کے ساتھ ہے جب رات کو کرتے ہیں وہ مشورے جو اللہ کو

کو (۱) کہ تم نہ جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا اس آیت کے سوائق و سیاق سے ظاہر ہے کہ اس میں خطاب یہود کے علماء کو ہے جو اپنی کرتوتوں کو جانتے اور آخرت سے بے خبر نہ تھے اور آخرت سے بے خبر تو عوام یہود ہی ہو سکتے ہیں جو اپنے علماء کے قول پر چلتے تھے اس لئے یہ خطاب عوام یہود کو ہے اور ان کے علماء کو ہے اور ان کے علماء کو خطاب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ عوام ان کے علماء کے تابع ہوتے ہیں اور ان کے علماء ان کے متبوع ہوتے ہیں۔ تاہم یہ مضمون عوام کے لئے بھی اس آیت میں عام الفاظ کے ساتھ بیان ہوا ہے اور اس سے اصول موسیٰ و عیسیٰ میں اجتہاد و استنباط کی ممانعت ہرگز نہیں نکلتی ہاں اس سے اجتہاد و استنباط کی وہ قسم ضرور ممنوع ہو جاتی ہے جو اصول موسیٰ و عیسیٰ کے خلاف ہو۔ (۲) یہ آیت اور اس کے بعد کی آیت اس بات پر دلیل ہے کہ اس آیت میں عوام یہود اور ان کے علماء کو خطاب ہے جو اپنے کرتوتوں کو جانتے تھے اور آخرت سے بے خبر نہ تھے۔

موضح قرآن ۱ یعنی نماز کے وقت کو اندازہ سے جانو کہ اتنا دن رہا ہے یا اتنی رات گئی ہے اور وقت کو پورا ایک دم نہ دیکھو۔ یہ قید سے وقت کی بڑھائی ہے اور یہ اندازہ کی ہر حال میں ضرورت ہے۔

فتح الرحمٰن ۱ یعنی بیماری اور زخم سے اور ۲ یعنی تم کو بھی تکلیف ہے اور کافروں کو بھی تکلیف ہے اور دونوں کی حالت یکساں ہے اور ۳ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۴ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۵ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۶ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۷ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۸ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۹ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۰ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۲ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۳ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۴ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۵ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۶ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۷ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۸ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۹ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۲۰ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۲۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۲۲ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۲۳ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۲۴ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۲۵ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۲۶ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۲۷ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۲۸ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۲۹ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۳۰ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۳۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۳۲ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۳۳ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۳۴ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۳۵ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۳۶ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۳۷ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۳۸ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۳۹ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۴۰ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۴۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۴۲ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۴۳ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۴۴ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۴۵ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۴۶ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۴۷ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۴۸ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۴۹ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۵۰ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۵۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۵۲ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۵۳ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۵۴ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۵۵ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۵۶ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۵۷ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۵۸ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۵۹ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۶۰ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۶۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۶۲ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۶۳ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۶۴ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۶۵ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۶۶ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۶۷ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۶۸ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۶۹ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۷۰ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۷۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۷۲ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۷۳ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۷۴ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۷۵ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۷۶ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۷۷ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۷۸ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۷۹ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۸۰ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۸۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۸۲ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۸۳ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۸۴ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۸۵ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۸۶ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۸۷ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۸۸ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۸۹ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۹۰ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۹۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۹۲ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۹۳ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۹۴ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۹۵ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۹۶ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۹۷ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۹۸ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۹۹ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۰۰ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۰۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۰۲ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۰۳ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۰۴ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۰۵ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۰۶ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۰۷ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۰۸ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۰۹ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۱۰ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۱۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۱۲ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۱۳ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۱۴ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۱۵ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۱۶ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۱۷ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۱۸ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۱۹ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۲۰ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۲۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۲۲ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۲۳ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۲۴ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۲۵ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۲۶ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۲۷ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۲۸ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۲۹ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۳۰ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۳۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۳۲ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۳۳ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۳۴ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۳۵ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۳۶ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۳۷ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۳۸ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۳۹ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۴۰ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۴۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۴۲ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۴۳ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۴۴ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۴۵ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۴۶ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۴۷ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۴۸ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۴۹ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۵۰ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۵۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۵۲ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۵۳ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۵۴ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۵۵ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۵۶ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۵۷ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۵۸ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۵۹ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۶۰ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۶۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۶۲ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کی مدد کی امید ہے اور کافروں کو بھی اللہ کی مدد کی امید نہیں ہے اور ۱۶۳ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسل

مِنَ الْقَوْلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝۱۰۸ هٰٓاَنْتُمْ
اللہ سے چھپ سکتی ہیں اور جو کام وہ کرتے ہیں سب اللہ کے قابو میں ہے تم ہو
هٰٓؤُلَاۗءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۣ فَمَنْ
ہاں جھگڑا کرتے ہو ان کی طرف سے دنیا کی زندگی میں پھر کون
يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ
جھگڑا کرے گا اللہ کے سامنے قیامت کے دن یا کون ہوگا ان کا
وَكِيْلًا ۝۱۰۹ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ
کارساز اور جو کوئی کرے گناہ یا اپنا برا کرے پھر
يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۱۱۰ وَمَنْ يَّكْسِبْ
اللہ سے بخشش مانگے وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے اور جو کوئی کرے
اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰي نَفْسِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا
گناہ سو کرتا ہے اپنے ہی حق میں اور اللہ سب کچھ جانتا ہے
حَكِيْمًا ۝۱۱۱ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْۗـــَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ
بڑی حکمت والا اور جو کوئی کرے خطا یا گناہ پھر تہمت لگائے
بَرِيْۗـــًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝۱۱۲ وَلَوْلَا
کسی بے گناہ پر تو اس نے اپنے سر دھرا طوفان اور گناہ صریح اور اگر نہ ہوتا
فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ
تجھ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تو قصد کر رکھی تھی ان میں ایک جماعت نے کہ
يُّضِلُّوْكَ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ
بہکا دیں تجھ کو اور بہکا نہیں سکتے مگر اپنے آپ کو اور تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے
مِنْ شَيْءٍ ۭ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ
اور اللہ نے اتاری تجھ پر کتاب اور حکمت اور

منازل ۱

ع ۱۵

مِنَ الْقَوْلِ: اللہ کو ناراض کرنے والی باتوں سے۔ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا: اور اللہ ان کے تمام اعمال کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ: ہاں تم ہو وہ لوگ۔ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ: تم نے جھگڑا کیا ان کی طرف سے۔ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا: دنیا کی زندگی میں۔ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ: پس کون جھگڑا کرے گا اللہ کے سامنے ان کی طرف سے۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: قیامت کے دن۔ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا: یا کون ہوگا ان کا کارساز۔ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا: اور جو کوئی کرے برا کام۔ اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ: یا اپنا برا کرے۔ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ: پھر اللہ سے بخشش مانگے۔ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا: وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے۔ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا: اور جو کوئی کرے گناہ۔ فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰي نَفْسِهٖ: پس وہ کرتا ہے اپنے ہی حق میں۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا: اور اللہ سب کچھ جانتا ہے بڑی حکمت والا۔ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْۗـــَٔةً: اور جو کوئی کرے خطا۔ اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْۗـــًٔا: یا گناہ پھر تہمت لگائے کسی بے گناہ پر۔ فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا: تو اس نے اپنے سر دھرا طوفان اور گناہ صریح۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ: اور اگر نہ ہوتا تجھ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت۔ لَهَمَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ: تو قصد کر رکھی تھی ان میں ایک جماعت نے کہ بہکا دیں تجھ کو۔ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ: اور بہکا نہیں سکتے مگر اپنے آپ کو۔ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ: اور تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ: اور اللہ نے اتاری تجھ پر کتاب اور حکمت

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝۱۱۶ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝۱۱۷ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝۱۱۸ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝۱۱۹ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝۱۲۰ اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۝۱۲۱ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ۝۱۲۲ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝۱۲۳ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝۱۲۴ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝۱۲۵ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۝۱۲۶ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاۗءِ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَاۗءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ۝۱۲۷ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۭ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۭ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝۱۲۸ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاۗءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۭ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۱۲۹ وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ۝۱۳۰ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ۝۱۳۱ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝۱۳۲ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي ذٰلِكَ قَدِيْرًا ۝۱۳۳ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝۱۳۴ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاۗءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝۱۳۵ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝۱۳۶ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۝۱۳۷ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَۨا ۝۱۳۸ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝۱۳۹ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۚ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَۨا ۝۱۴۰ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۠ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝۱۴۱ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۱۴۲ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۡ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝۱۴۳ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝۱۴۴ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝۱۴۵ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۱۴۶ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۝۱۴۷ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْۗءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝۱۴۸ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْۗءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝۱۴۹ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝۱۵۰ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝۱۵۱ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰۗىِٕكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۱۵۲ يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَاۗءِ ۚ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝۱۵۳ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝۱۵۴ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۱۵۵ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰي مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝۱۵۶ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًۢا ۝۱۵۷ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۱۵۸ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝۱۵۹ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۝۱۶۰ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۱۶۱ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۱۶۲ اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝۱۶۳ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۭ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۝۱۶۴ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَي اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۱۶۵ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ ۚ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝۱۶۶ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝۱۶۷ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ۝۱۶۸ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۱۶۹ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۱۷۰ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۡ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۡ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۭ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝۱۷۱ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰۗىِٕكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۭ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۝۱۷۲ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝۱۷۳ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝۱۷۴ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝۱۷۵ يَسْتَفْتُوْنَكَ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۭ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۭ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۭ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاۗءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۷۶

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ: بیشک اللہ نہیں بخشتا اس کو کہ شریک کیا جائے اس کے ساتھ۔ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ: اور بخشتا ہے اس کے سوا جس کو چاہے۔ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا: اور جو کوئی شریک کرے اللہ کے ساتھ تو وہ بہک کر جا پڑا دور کی گمراہی میں۔ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا: وہ نہیں پکارتے اللہ کے سوا مگر عورتوں کو۔ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا: اور نہیں پکارتے مگر شیطان سرکش کو۔ لَّعَنَهُ اللّٰهُ: جس پر اللہ کی لعنت ہے۔ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا: اور اس نے کہا میں ضرور لوں گا تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ۔ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ: اور ضرور بہکاؤں گا ان کو اور ضرور آرزوئیں دلاؤں گا ان کو۔ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ: اور ضرور حکم دوں گا ان کو پس وہ چیریں گے کان چوپایوں کے۔ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ: اور ضرور حکم دوں گا ان کو پس وہ بدلیں گے بناوٹ اللہ کی۔ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ: اور جو کوئی بنائے شیطان کو یار اللہ کے سوا۔ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا: تو وہ نقصان میں پڑا نقصان صریح۔ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ: وہ وعدے دلاتا ہے ان کو اور آرزوئیں دلاتا ہے۔ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا: اور نہیں وعدے دلاتا ان کو شیطان مگر دھوکے کے۔ اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ: ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا: اور نہ پائیں گے اس سے بھاگنے کی جگہ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ: اور جو لوگ یقین لائے اور کام کئے اچھے۔ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ: ہم داخل کریں گے ان کو باغوں میں جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا: ہمیشہ رہیں گے ان میں۔ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا: وعدہ اللہ کا سچا ہے۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا: اور کون ہے اللہ

عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ
تجھ کو جو باتیں تو نہ جانتا تھا اور اللہ کا فضل
عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ
بہت بڑا ہے نہ بھلائی ہے بہت سی ان کے اکثر مشوروں میں مگر جو کوئی حکم کرے
بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ۭ
صدقہ کرنے کا یا نیک کام کا یا صلح کرنے کا لوگوں میں
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ
اور جو کوئی یہ کام کرے اللہ کی خوشی کے لئے
نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ
ہم اس کو دیں گے بڑا ثواب ف اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی
بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ
جب کہ کھل چکی اس پر سیدھی راہ اور چلے سب مسلمانوں کے رستے کے خلاف
نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾
ہم اس کو اسی طرف پھیر دیں گے جدھر وہ پھرا ف اور ڈالیں گے اس کو دوزخ میں اور وہ بہت بری جگہ ہے پہنچنے کی
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ
بے شک اللہ نہیں بخشتا اس کو کہ شریک کیا جائے اس کا اور بخشتا ہے اس کے سوا
لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا
جس کو چاہے ف اور جس نے شریک ٹھہرایا اللہ کا وہ بہک کر اور
بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ
دور جا پڑا ف نہیں پکارتے اللہ کے سوا نہیں پکارتے مگر عورتوں کو
وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ
اور نہیں پکارتے مگر شیطان سرکش کہ لعنت کی اس پر اللہ نے

منازل ۱

یا اللہ کو چھوڑ کر اور نہیں پکارتے مگر شیطان سرکش کہ لعنت کی اس پر اللہ نے

ف ۱۱۴ یعنی ان کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں ہوتی ہاں جو مشورہ کرے کسی بھلائی کا یا حکم کرے کسی نیک کام کا یا صلح کرانے کا لوگوں میں تو اس کے مشورہ میں بھلائی ہے ف ۱۱۵ یعنی جو کوئی مخالفت کرے رسول کی اور چلے مسلمانوں کے رستہ کے خلاف تو ہم اس کو اسی طرف پھیر دیں گے جدھر وہ پھرا اور ڈالیں گے اس کو دوزخ میں اور وہ بہت بری جگہ ہے پہنچنے کی ف ۱۱۶ یعنی اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں سو عورتوں کو پکارتے ہیں کہ ان کے نام مؤنث ہیں جیسے لات عزیٰ منات اور ان کے بت بھی مؤنث بناتے ہیں جیسے نائلہ اساف نہ کہ مذکر جیسے ہبل وغیرہ اور عورتوں کو پکارنا شرک ہے کہ ان کو اللہ کے برابر ٹھہرایا اور ان کو حاجت روا سمجھا اور ان کو پکارنا شیطان کو پکارنا ہے کہ شیطان ہی نے ان کو یہ راہ سجھائی ہے ف ۱۱۷ یعنی شیطان نے ان کو بہکایا ہے کہ غیر اللہ کو پکارو اور ان کو حاجت روا سمجھو اور ان کے نام پر نذر نیاز دو اور ان کے آگے سجدہ کرو اور ان کے نام پر جانور ذبح کرو اور ان کے نام پر نذر مانو اور ان کے نام پر جانور چھوڑ دو اور ان کے نام پر کان چھیدو اور ان کے نام پر گودنا گودو اور ان کے نام پر جانور کو خصی کرو اور ان کے نام پر جانور کو بدھیا کرو اور ان کے نام پر جانور کو ٹھپا دو اور ان کے نام پر جانور کو داغ د

وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾
اور شیطان نے کہا میں ضرور تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ لوں گا

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ
اور میں ضرور انہیں بہکاؤں گا اور ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا اور ضرور انہیں حکم دوں گا تو وہ ضرور چوپایوں کے

اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ
کان چیریں گے اور میں ضرور انہیں حکم دوں گا تو وہ ضرور اللہ کی بنائی ہوئی صورتیں بدلیں گے

اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست

فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ
بنائے تو وہ کھلا نقصان میں پڑا وہ ان سے وعدے کرتا ہے اور انہیں آرزوئیں دلاتا ہے

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ
اور شیطان انہیں نہیں وعدے دیتا مگر دھوکے کے

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾
ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ اس سے بھاگنے کی جگہ نہ پائیں گے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ
اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ہم ضرور انہیں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں

فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ
ان میں ہمیشہ رہیں گے اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اللہ سے کس کی بات

اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ
سچی ہو سکتی ہے نہ تمہاری آرزوؤں پر مدار ہے اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر

شرک فعلی کی نہی حتی ﴿۱۱۸﴾ یہ مشرکین اور شیطان کی اطاعت کرنے والوں کے لئے توبیخ اور وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً سے توبیخ ہے ﴿۱۱۹﴾ یہ شرک اور شیطان کی اطاعت کرنے والوں کے لئے توبیخ اور وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ سے توبیخ ہے ﴿۱۲۰﴾ یہ شرک اور شیطان کی اطاعت کرنے والوں کے لئے توبیخ اور وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ سے بشارت اخروی ہے ﴿۱۲۲﴾ یہ دین اسلام کی دعوی اور ملت ابراہیمی کے اتباع کی ترغیب ہے اپنی خواہشات اور اپنی خود ساختہ تاویلات کی باتوں کو چھوڑ دو اور ہر قسم کے باطل اور شرک سے دور رہنے والے ابراہیم کی ملت کا اتباع کرو جسے اللہ تعالیٰ نے تمام

بندوں کو جب تم پر کوئی گمراہ کرنے والا شرک کرنے کی اور اپنے دلوں سے مقرر حصہ خیر کی نیازمندی کے لیاس کے اتارنے کی وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْئَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا وَّاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا

موضح قرآن ف۱ یعنی جیسے بندے اپنے مالوں میں میر انصاف ظاہر رکھیں گے جیسے دستور ہے جوئی کی بنیاد رکھتے ہیں ف۲ جانوروں کے کانوں کو چیر دینا یہ کافروں کا دستور تھا کہ بتوں کے نام پر جانور چھوڑتے تھے ان کے کان چیر دیتے تھے یہ نام کی مسلمان کون کانوں کو ایسا کرتا ہوگا خود سے اپنے بزرگوں سے یہ عادتیں ذکر کے کافر کی ہیں کہ کرتے تھے بزرگ ہی جان کر کرتے تھے۔

فتح الرحمٰن ف۱ ترجمہ یعنی مانند شعبی کو ان دو مسئلوں زنان بر جلد آں سر خ یا کبود گردانند واللہ اعلم ۱۲۔

الْكِتٰبِ ۙ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ
جو کوئی برا کام کرے گا اس کی سزا پائے گا اور نہ پائے گا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ
اللہ کے سوا اپنا کوئی حامی اور نہ کوئی مددگار ف اور جو کوئی کام کرے
مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ
اچھے مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان رکھتا ہو
فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾
تو وہ داخل ہوں گے جنت میں اور ان کا حق نہ مارا جائے گا ذرا سا بھی
وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ
اور اس سے بہتر کس کا دین ہو گا جس نے جھکا دیا اپنا منہ اللہ کے حکم پر اور وہ
مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَاتَّخَذَ
نیک کام کرنے والا ہو اور چلا دین
اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
اللہ نے ابراہیم کو اپنا دوست بنا کر ف اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں
فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ ۧ وَ
اور زمین میں اور اللہ سب چیز پر قابو رکھتا ہے اور
يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاۗءِ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ
تجھ سے پوچھتے ہیں عورتوں کے بارے میں تو کہہ دے اللہ تم کو احکام بھیجتا ہے ان
وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَاۗءِ الّٰتِيْ
اور وہ جو تم کو سنایا جاتا ہے قرآن میں قف سو حکم یہ ان عورتوں کا جن کو
لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ
تم نہیں دیتے جو ان کے مقرر کیا ہے اور چاہتے ہو کہ ان کو نکاح میں لاؤ

علما فرمایا اللہ وہ ہے ما فی السمٰوٰت وما فی الارض میں ہے تو یہ تخلیق زمین و آسمان میں آئندہ اعمال کا مالک اللہ ہے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے اس لئے وہ ہم ایک کو اس کے اعمال کی پوری پوری جزا اللہ کے ہاں ملے گی دونوں جملے مع متعلقات ختم ہوئے کس کے بعد دونوں مضمون کے بعض مسائل یعنی احکام ارث میں سے دو سے اور ہیں احکام اور مسائل سنائے جاتے ہیں ان کے شروع میں اللہ کی جانب سے یہ تشریح ہے کہ ان کا بیان کرنا یعنی ہمارا اس طرح متشابہ نہیں کہ تم ان کے سمجھنے سے عاجز ہو بلکہ مقصود ہے ان کے سمجھانے کا ہے اور ان کے متعلق اور اگر اور قرآن میں کہیں کسی دوسرے صحت سے احکام کرو وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ سے مراد وہی آیت ہے جو کہ عام طور پر اس کے بعد ہے یعنی فِيْ يَتٰمَى النِّسَاۗءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ الخ جو کہ آگے آتی ہے اور اس کا عطف لفظ اللہ پر ہے اور وہ تلاوت ہے اور ان کو قرآن کی تفسیر کے باب میں نصب ہے بطور حذف مضاف کے ہے اور اوتنشیح سے یہ محل میں اللہ یا ہو کہہ کر ان کو قرآن کا مضمون ہے اور اوتنشیح سے یہ محل اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ان کے ساتھ برتاؤ میں انصاف کرو اور ان کے حقوق ادا کرو اور ظلم نہ کرو۔ (از خلاصۃ التفاسیر ۵ ملخصاً)

موضح قرآن ف آپ کا اوپر کوئی خیال نہ کرے کہ ہم خاص بندے ہیں ہم کو تو جہنم میں پڑنا نہیں ہمارے ہی جاننے پر کچھ موقوف نہیں ہر شخص کو اپنا حال سوچنا چاہیے ف اس آیت میں اللہ نے فیصلہ کر دیا کہ ایمان اور عمل صالح کے سوا کوئی چیز کام نہ آئے گی نہ کسی کا کوئی حمایتی ہو گا نہ مددگار۔ (از موضح)

فتح الرحمٰن ف۱ مترجم محمود حسن دیوبندی خوش باش ان صاحبان کو جو اپنے کو اہل اللہ سمجھتے ہیں اور اپنے کو بے حساب جنتی سمجھتے ہیں اور اپنے کو بے حساب جنتی سمجھتے ہیں اور اپنے کو بے حساب جنتی سمجھتے ہیں

تفسیر: درست ہیں خدا تعالیٰ بعض مسائل و احوال (فرمودہ برآیات سابقہ) دس سے تو یہ ظاہر ہوتا تھا اور است قائمی را ایجاب فرمود اس مسئلہ نشود و تحریم اصل کی ایک زمان ۱۱ عرض ایں دیگر و با تو طلاق از صحبت عزیمت دادہ اعلم ۱۲ ف۲ مترجم گوید در نکاح زنے تیمہ رغبت بیکدگر نہ سبب برائت جانبین ۱۲ عزت من دارد اینے لفظ دہم تفسیر می فرماید انشاء اللہ العلم ۱۲۔

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى
بِالْقِسْطِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ
عَلِيْمًا ۝ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ
اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۭ
وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۭ وَاِنْ
تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝
وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاۗءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ
فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۭ وَاِنْ
تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَاِنْ
يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا
حَكِيْمًا ۝ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ

لَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكُمْ
وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ
لِلَّهِ مَا فِي السَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ
اللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا ﴿١٣١﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَٰوَٰتِ وَ
مَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿١٣٢﴾ إِن يَشَأْ
يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ ۚ
وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ قَدِيرًا ﴿١٣٣﴾ مَّن كَانَ
يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِندَ اللَّهِ ثَوَابُ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿١٣٤﴾
يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّٰمِينَ بِالْقِسْطِ
شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ

إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا
تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَن تَعْدِلُوا ۚ وَإِن تَلْوُۥا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١٣٥﴾ يَا
أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ
الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنزَلَ
مِن قَبْلُ ۚ وَمَن يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَ
رُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١٣٦﴾
إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا
ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا
لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا ﴿١٣٧﴾ بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ
عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٣٨﴾ الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ

منزل ۱

فتح القدیر میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی۔ وہ ایمان لائے تورات پر اور موسیٰ پر اور عزیر پر اور کفر کیا انجیل اور عیسیٰ کے ساتھ اور ایمان لائے انجیل اور عیسیٰ پر اور کفر کیا قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ پھر ایمان لائے قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور کفر کیا پہلی کتابوں کے ساتھ۔ پھر کفر کیا سب کے ساتھ۔ یہ آیت ان کے حق میں نازل ہوئی۔ (منہ)

مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ
مسلمانوں کو چھوڑ کر کیا ڈھونڈتے ہیں ان کے پاس عزت سو
الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿۱۳۹﴾ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ
عزت تو اللہ کے لئے ہے ساری اور حکم اتار چکا تم پر کتاب میں کہ
اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا
جب تم سنو اللہ کی آیتوں پر انکار ہوتے اور ہنسی ہوتے ان میں بیٹھو
مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۚ اِنَّكُمْ اِذًا
ان کے ساتھ یہاں تک کہ مشغول ہوں کسی دوسری بات میں نہیں تو تم بھی
مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ
انہی جیسے کہے اللہ اکٹھا کرے گا منافقوں کو اور کافروں کو دوزخ میں
جَمِيْعَۨا ﴿۱۴۰﴾ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ
سب کو وہ جو منتظر رہتے تمہاری تاک میں پھر اگر تم کو
فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۠ وَاِنْ كَانَ
فتح ملے اللہ کی تو کہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے اور اگر
لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَ
کافروں کو کچھ ہاتھ آیا تو کہیں کیا ہم تمہیں نہ گھیرے تھے اور تم کو
نَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ
بچا نہ لیا تم کو مسلمانوں سے سو اللہ فیصلہ کرے گا تم میں
الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
قیامت کے دن اور ہرگز نہ دے گا اللہ کافروں کو مسلمانوں پر
سَبِيْلًا ﴿۱۴۱﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ
کبھی راہ ف۵ البتہ منافق دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا دینے والا

ف۵ یہ منافقین کی ایک خباثت کا بیان ہے کہ ظاہری طور پر وہ ایمان کا اقرار کرتے ہیں لیکن بباطن شیطانوں کے ہاتھوں سے ہے اور ان کی دلی تمنا یہ ہوتی ہے کہ کافروں کے ساتھ ہیں اور جب وہ کامیاب ہوتے ہیں تو اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں اس کے ایمان والو تم ان سے الگ رہو۔ الذین یتربصون یہ منافقوں کے دلوں کے کھوٹ کو بیان کیا ہے کہ ہر وقت تم پر مصیبت کے منتظر رہتے ہیں اور ان کی (دنیاوی) بھلائی کا تمہیں کیا بھروسہ جب اللہ کی طرف سے تم کو کامیابی اور فتح حاصل ہوتی ہے تو تم پر اپنا حق جتلاتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ تھے اور جہاد میں شامل تھے لڑائی میں شریک تھے اور اگر اتفاق سے کافروں کی فتح ہوگئی تو فوراً ان کے پاس پہنچ کر ان پر اپنا احسان جتلاتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کی فتح پر جو خوشی ظاہر کرتے اور ہمدردی کا اظہار کرتے تھے تو یہ محض اس لئے کہ تم مسلمانوں میں شامل رہو اور ہم پر مسلمانوں کو بدظن نہ کریں۔ آپ غالب آجائے تھے مگر ہم نے اپنی قوائی تدبیری سے لڑائی کا رخ ہی بدل دیا اللہ تعالیٰ شکست فتح میں تبدیل کرتا ہے یہ محض اس لئے کہ تم کو تمہارے خبیث طبع مرض کی اور تمہیں پتا دے اور مسلمانوں کو تم سے بچا لے۔

موضح قرآن ف۱ جو شخص ایک مجلس میں اپنے دل کے برے خیالات سے چوراہی میں بیٹھے گا جب شرع سے ف۲ خلاف سنے گا اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص دل سے برا جانے اور کچھ نہ کہے یہ بھی منافق ہے۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی زمرہ منافقین ف۲ مثلاً یہ کہ مجلس توبہ میں بیٹھ کر شامل ہونا محرمات و ارتکاب معاصی کا اور بھگتیدہ واشتہار کرنا معاصی کا اور ان کو ہنسی کھیل اڑانا اللہ اعلم ف۳ کہ ترک کبیرہ بھی صغیرہ کا ہو جاتا ہے مسلمانی بشرط زندہ رہنے کے اللہ اعلم۔ ف۴ کہ ترک کبیرہ بھی صغیرہ کا ہو جاتا ہے اسلام باستقامت تک اللہ اعلم۔

وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ
اور جب کھڑے ہوں نماز کو تو کھڑے ہوں دلسے کے ساتھ لوگوں کو دکھانے کو
وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۴۲﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ
اور یاد نہ کریں اللہ کو مگر تھوڑا ۱۲ ہر میں ڈانوا ڈول ہو رہے
لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ
نہ ان کی طرف اور نہ ان کی طرف اور جس کو گمراہ کرے اللہ تو ہرگز
تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا
پاوے گا تو اس کے لئے کوئی راہ ۱۳ اے ایمان والو نہ جایا
الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ
کافروں کو اپنا رفیق مسلمانوں کو چھوڑ کر کیا یہ چاہتے ہو
اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
اپنے اوپر اللہ کا الزام صریح بے شک منافق
فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾
سب سے نیچے درجہ میں دوزخ کے اور ہرگز پاوے گا تو ان کے لئے کوئی مددگار
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا
مگر جو توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کی اور مضبوط پکڑا اللہ کو اور خالص
دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ
حکم برداری کو اپنی اللہ کے سو وہ ایمان والوں کے ساتھ اور جلد دے گا
اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ
اللہ ایمان والوں کو بڑا ثواب کیا کرے گا اللہ تم کو
بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾
عذاب کر کے اگر تم حق مانو اور ایمان لاؤ ۱۵ اور اللہ قدردان ہے سب کچھ جاننے والا

۹۴ یا خطاب بھی نبی اور اوں سے ہے جو منافقانہ طور پر ان میں تھے اور اوں سے ذاتی رکھتے تھے یہ خطاب عالم سے عموماً ان منافقوں سب کو شامل ہے قال ابن عطیۃ خطاب للمنافقین بدخول فیہ بحکم الظاہر۔ ان قولون الظاہرون لایعلمون الا ظاہر ۱۲ منہ (۵ ۳ منہ) اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ یعنی اللہ کے یہ منافقین کفر کے گوشہ خوری ہے اور الَّذِيْنَ تَابُوْا اَصْلَحُوْا بحکم مذکور سے استثنا ہے یعنی جو منافق نے نفاق سے توبہ کرلی اور دل کے خلوص سے ایمان قبول کر لیا ان کو شکر و بالا عذاب نہیں ہوگا بلکہ رحمت میں مخلص مومنوں کے ساتھ ہیں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر مخلص پر انعام ہوں گے

۹۵ یہ خطاب منافقوں سے ہے یعنی اگر اللہ تعالیٰ کے نعمت کی قدر داشناسی کرو اور اخلاص کے ساتھ ایمان لے آؤ تو اللہ کیا ضرورت ہے کہ وہ تمہیں بلاوجہ عذاب دے وہ تو قدردان ہے اور سب کچھ جانتا ہے جو کسی کی خوبی کا شکر ادا کرے اور اس پر خلوص دل سے لائے اللہ ضرور اسکو اچھا بدلہ دے گا۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ
اللہ کو پسند نہیں کسی کی بری بات کا کہنا مگر جس پر ظلم ہوا ہو

وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ
اور اللہ ہے سنتا جانتا (۱۴۸) اگر تم ظاہر کرو کوئی بھلائی یا اسے چھپاؤ

اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾
یا معاف کرو برائی کو تو اللہ بھی معاف کرنے والا زبردست قدرت والا ہے (۱۴۹)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ
جو لوگ منکر ہیں اللہ کے اور اس کے رسولوں کے اور چاہتے ہیں

يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ
کہ فرق ڈالیں اللہ میں اور اس کے رسولوں میں اور کہتے ہیں ہم مانتے ہیں بعضوں کو

وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ
اور منکر ہیں بعضوں کے اور چاہتے ہیں

سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا
بیچ میں ایک راہ (۱۵۰) یہی لوگ ہیں منکر سچ مچ اور ہم نے تیار کر رکھا ہے

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ
منکروں کے لئے عذاب ذلت کا (۱۵۱) اور جو لوگ یقین لائے اللہ پر اور

رُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ
اس کے رسولوں پر اور فرق نہ کیا کسی میں ان میں سے یہی لوگ ہیں کہ

يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾
دے گا ان کو ان کے ثواب اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان (۱۵۲)

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ
تجھ سے درخواست کرتے ہیں اہل کتاب کہ تو ان پر اتار لاوے کوئی لکھی ہوئی کتاب

منزل ۱

ع ۲۱ ۲۲

ف ۱۴۸ یہ خطاب مومنوں سے ہے یعنی اگر تم کو کسی کی طرف سے کچھ ایذا پہنچے تو بھی تم کو زبان سے کسی کی شکایت نہ کرنا چاہیے مگر جس پر ظلم ہوا ہو اس کو اجازت ہے کہ ظالم کی شکایت کرے اور اس کی برائی بیان کرے۔ ف ۱۴۹ یعنی اگر تم علانیہ کسی پر احسان کرو یا چھپ کر کسی کی غلطی سے درگذر کرو تو یہ بہت ہی اچھی بات ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ باوجود بیحد قدرت کے اس کا درجہ ملک سے بڑھ کر ہے کہ گناہوں سے درگذر فرماتا ہے اس لئے تم کو بھی مناسب ہے کہ لوگوں سے درگذر کیا کرو۔ ف ۱۵۰ یعنی جو لوگ اللہ کے منکر ہیں یا اس کے رسولوں کے منکر ہیں یا بعض رسولوں کے منکر ہیں اور بعض کے نہیں یا اللہ کے منکر ہیں اور رسولوں کے نہیں یا بعض رسولوں کے منکر ہیں اور بعض کے نہیں یہ سب کافر ہیں۔ ف ۱۵۱ یعنی جو لوگ اللہ پر اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور کسی رسول کے منکر نہیں ہوئے وہ ہیں جن کو اللہ ثواب دے گا۔ ف ۱۵۲ شان نزول اس آیت کی یہ ہے کہ یہود مدینہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ تم کو آپ نے کتاب نہیں دی جیسی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریت دی تھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

فائدہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی نبی کا منکر ہو اس کا ایمان معتبر نہیں اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ظاہر میں کسی کا ایمان معتبر ہے اور اس کا کف

السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا
آسمان سے تو اس سے بھی بڑی بڑی چیز موسیٰ سے اس نے کہی تھی اور ہم کو دکھلا
اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ
اللہ کو ظاہر میں سو آ پکڑی ان پر بجلی ان کے ظلم کے باعث پھر
اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ
بنا لیا بچھڑے کو (معبود) بعد کہ پہنچ چکیں ان کو نشانیاں کھلی کے بعد
فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾
پھر ہم نے درگزر کی اس سے اور دی ہم نے موسیٰ کو حجت ظاہر
وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا
اور اٹھایا ان پر طور کہ پہاڑ قرار دینے کے وعدے اور ہم نے کہا ان کو داخل ہو
الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِى السَّبْتِ وَاَخَذْنَا
دروازہ میں سجدہ کرتے اور ہم نے کہا کہ زیادتی نہ کرو ہفتے کے دن میں اور لیا ہم نے
مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَ
ان سے قرار مضبوط سو ان کو توڑنے قرار کے
كُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ
منکر ہونے اللہ کی آیتوں سے اور ان کو قتل کرنے پیغمبروں کا ناحق اور
قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ
اس لئے کہ ہمارے دل غلاف میں ہیں حالانکہ مہر کر دی ہے اللہ نے ان پر کفر کے باعث سو نہیں یقین لاتے
اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا
مگر کم اور ان کے کفر اور بڑا
عَظِيْمًا ﴿۱۵۶﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
طوفان اور ان کے اس کہنے کا کہ ہم نے قتل کیا مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کے

تعذیب آخری کے لئے ہے کچھ خوف اس کی پرستش کا اور اقدم کرو اس (اللہ تعالیٰ) سے جو قوی ہے۔ ذَرْنِیْ اَقْتُلْ مُوْسٰی (مجھ کو چھوڑ دو کہ میں قتل کروں موسیٰ کو) سے یہ ہے کہ اسے۔ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ (اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ جانی جو قدر اس کی تھی) سے یہ ہے کہ اسے۔ ذَرْنِیْ اَقْتُلْ مُوْسٰی (مجھ کو چھوڑ دو کہ میں قتل کروں موسیٰ کو) سے یہ ہے کہ اسے۔ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ (اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ جانی جو قدر اس کی تھی) سے یہ ہے کہ اسے۔

یہود کی انتہائی سرکشی اور ان کی انتہائی گستاخی اور ان کی فرمائشوں کا بیان ہے۔ وہ انتہائی سرکش تھے جو کچھ ان پر کوہ طور نشانوں سے اور ان کی عبادت بچھڑا بنانے سے کھلا کھلا ظاہر ہو چکا تھا اور جو کچھ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ
رسول اللہ کا اور نہیں انہوں نے اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا لیکن ان کو شبہ ہوا

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ
اور جو لوگ اس میں اختلاف کرتے ہیں وہ اس کی طرف سے شک میں ہیں انہیں اس کا

مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿۱۵۷﴾ بَلْ
کچھ بھی علم نہیں مگر اٹکل پر چلنا ہے اور اس کو یقین نہیں کیا بلکہ

رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾ وَاِنْ
اس کو اللہ نے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ زبردست حکمت والا ہے اور

مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَ
کوئی نہیں اہل کتاب سے مگر یقین لاوے گا اس پر قبل موت اپنے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ
قیامت کے دن ہوگا ان پر گواہ ف سو بسبب

الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَ
ان لوگوں کے جو یہودی ہوئے ہم نے حرام کیں ان پر ستھری چیزیں جو ان کو حلال تھیں اور

بِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿۱۶۰﴾ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَ
اس وجہ سے کہ روکتے تھے اللہ کی راہ سے بہت ف اور اس وجہ سے کہ سود لیتے تھے اور

قَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَ
ان کو منع کیا گیا تھا اس سے اور اس وجہ سے کہ لوگوں کا مال کھاتے تھے ناحق اور

اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ
تیار کر رکھا ہے ہم نے واسطے کافروں کے ان میں سے عذاب دردناک ف لیکن جو پختہ ہیں

فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ
علم میں ان میں سے اور ایمان لانے والے ہوتے ہیں اس پر جو نازل ہوا

مَنْزِل ۱

اَنْتُوْحًا ۔ کیا حضرت نوح علیہ السلام ان سے افضل تھے اور ان کی قوم ان سے بہتر تھی کہ ان کو تو طوفان سے ہلاک کیا گیا اور ان کو ہلاک نہیں کیا گیا۔ اَنْتُوْحًا ۔ ہمزہ استفہام انکاری کا ہے اور نُوْحًا حضرت نوح علیہ السلام کا نام ہے اور یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں راحت دینے والا۔ اَنْتُوْحًا کا ترجمہ ہے کیا نوح علیہ السلام ہم سے افضل ہیں۔ وَاَنْتُوْا حَقًّا ۔ اور ہم سب سے بہتر ہیں اور ہماری قوم ان کی قوم سے بہتر ہے اور ہم کو ان سے کچھ ڈر نہیں۔ اَنْتُوْا حَقًّا کا ترجمہ ہے اور ہم سچ مچ ایسے ہیں کہ ہم کو ڈرنا فضول ہے۔

موضح قرآن ف سورۂ نساء میں ہے کہ مسیح عیسیٰ ابن مریم اللہ کا رسول اور اللہ کا حکم تھا جس کو اس نے مریم صدیقہ پر القا کیا اور اللہ کی طرف سے روح تھا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ مسیح کو یہود نے نہ قتل کیا نہ سولی دی بلکہ اللہ نے اپنی طرف اٹھا لیا۔ اب یہاں یہ بیان ہے کہ یہود نے مسیح کو قتل کیا اور سولی دی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہود کے اس دعوے کی تکذیب کی ہے اور فرمایا کہ یہود نے مسیح کو نہ قتل کیا نہ سولی دی بلکہ اللہ نے اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور یہود نے جو مسیح کو قتل کیا اور سولی دی اس کی حقیقت یہ ہے کہ یہود نے مسیح کے ہم شکل کو قتل کیا اور سولی دی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مسیح کو اٹھانا چاہا تو آپ اپنے حواریوں میں تشریف لائے۔ حواریوں کی تعداد بارہ تھی۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ تم میں سے کون شخص میرا ہم شکل بننے کو تیار ہے تاکہ وہ قتل کیا جائے اور سولی دیا جائے اور وہ جنت میں میرا رفیق ہو۔ ایک نوجوان نے جو سب سے کم عمر تھا اس کام کے لئے اپنے کو پیش کیا۔ آپ نے اس کو اپنا ہم شکل بنا دیا۔ اس کے بعد آپ گھر میں تشریف لے گئے اور ایک روشن دان سے آپ کو آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ اس کے بعد یہود آپ کو تلاش کرتے ہوئے آئے اور اس نوجوان کو پکڑ کر قتل کر دیا اور سولی پر چڑھا دیا۔ اس طرح یہود نے مسیح علیہ السلام کو نہ قتل کیا نہ سولی دی بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور یہود نے جو مسیح کو قتل کیا اور سولی دی اس کی حقیقت یہ ہے کہ یہود نے مسیح کے ہم شکل کو قتل کیا اور سولی دی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مسیح کو اٹھانا چاہا تو آپ اپنے حواریوں میں تشریف لائے۔ حواریوں کی تعداد بارہ تھی۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ تم میں سے کون شخص میرا ہم شکل بننے کو تیار ہے تاکہ وہ قتل کیا جائے اور سولی دیا جائے اور وہ جنت میں میرا رفیق ہو۔ ایک نوجوان نے جو سب سے کم عمر تھا اس کام کے لئے اپنے کو پیش کیا۔ آپ نے اس کو اپنا ہم شکل بنا دیا۔ اس کے بعد آپ گھر میں تشریف لے گئے اور ایک روشن دان سے آپ کو آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ اس کے بعد یہود آپ کو تلاش کرتے ہوئے آئے اور اس نوجوان کو پکڑ کر قتل کر دیا اور سولی پر چڑھا دیا۔ اس طرح یہود نے مسیح علیہ السلام کو نہ قتل کیا نہ سولی دی بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔

فتح الرحمٰن ف سورۂ نساء میں یہود کی کارستانیوں کا ذکر فرمایا تھا کہ انہوں نے اللہ کے رسول کو قتل کیا اور سولی دی اور اللہ کی کتاب کو بدلا اور اللہ کی آیتوں کا انکار کیا اور اللہ کے نبیوں کو ناحق قتل کیا اور اللہ کے دین سے روکا اور سود لیا اور لوگوں کا مال ناحق کھایا۔ اب یہاں یہ بیان ہے کہ یہود نے مسیح علیہ السلام کو نہ قتل کیا نہ سولی دی بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور یہود نے جو مسیح کو قتل کیا اور سولی دی اس کی حقیقت یہ ہے کہ یہود نے مسیح کے ہم شکل کو قتل کیا اور سولی دی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مسیح کو اٹھانا چاہا تو آپ اپنے حواریوں میں تشریف لائے۔ حواریوں کی تعداد بارہ تھی۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ تم میں سے کون شخص میرا ہم شکل بننے کو تیار ہے تاکہ وہ قتل کیا جائے اور سولی دیا جائے اور وہ جنت میں میرا رفیق ہو۔ ایک نوجوان نے جو سب سے کم عمر تھا اس کام کے لئے اپنے کو پیش کیا۔ آپ نے اس کو اپنا ہم شکل بنا دیا۔ اس کے بعد آپ گھر میں تشریف لے گئے اور ایک روشن دان سے آپ کو آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ اس کے بعد یہود آپ کو تلاش کرتے ہوئے آئے اور اس نوجوان کو پکڑ کر قتل کر دیا اور سولی پر چڑھا دیا۔ اس طرح یہود نے مسیح علیہ السلام کو نہ قتل کیا نہ سولی دی بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔

اس آیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آسمان پر اٹھائے جانے کا ثبوت ملتا ہے۔ اس آیت کے معنی میں مفسرین کے کئی اقوال ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ یہود نے مسیح کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ یہود نے مسیح کو قتل کیا اور سولی دی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مسیح کو اٹھانا چاہا تو آپ اپنے حواریوں میں تشریف لائے۔ حواریوں کی تعداد بارہ تھی۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ تم میں سے کون شخص میرا ہم شکل بننے کو تیار ہے تاکہ وہ قتل کیا جائے اور سولی دیا جائے اور وہ جنت میں میرا رفیق ہو۔ ایک نوجوان نے جو سب سے کم عمر تھا اس کام کے لئے اپنے کو پیش کیا۔ آپ نے اس کو اپنا ہم شکل بنا دیا۔ اس کے بعد آپ گھر میں تشریف لے گئے اور ایک روشن دان سے آپ کو آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ اس کے بعد یہود آپ کو تلاش کرتے ہوئے آئے اور اس نوجوان کو پکڑ کر قتل کر دیا اور سولی پر چڑھا دیا۔ اس طرح یہود نے مسیح علیہ السلام کو نہ قتل کیا نہ سولی دی بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔

إِلَيْكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَوٰةَ وَ
تجھ پر اور جو نازل ہوا تجھ سے پہلے اور آگے ہیں نماز پڑھنے والے اور
الْمُؤْتُونَ الزَّكَوٰةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْءَاخِرِ
زکوٰۃ دینے والے ہیں زکوٰۃ کے اور یقین رکھنے والے ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر
أُولَٰٓئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٦٢﴾ إِنَّآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ
سو ان لوگوں کو ہم دیویں گے بڑا ثواب ﴿۱۶۲﴾ ہم نے وحی بھیجی ہے تیری طرف
كَمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّـۧنَ مِنۢ بَعْدِهِۦ ۚ وَأَوْحَيْنَآ
جیسے وحی بھیجی نوح کی اور ان پیغمبروں کی جو اس کے بعد ہوئے اور وحی بھیجی
إِلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ
ابراہیم پر اور اسمٰعیل پر اور اسحٰق پر اور یعقوب پر اور قبیلوں پر
وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَٰرُونَ وَسُلَيْمَٰنَ ۚ وَءَاتَيْنَا
اور عیسیٰ پر اور ایوب پر اور یونس پر اور ہارون پر اور سلیمان پر اور دیا ہم نے
دَاوُۥدَ زَبُورًا ﴿١٦٣﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَٰهُمْ عَلَيْكَ مِن
داؤد کو زبور ﴿۱۶۳﴾ اور بھیجے ایسے رسول کہ ان کا احوال ہم کہہ چکے تجھ سے
قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ
پہلے اور ایسے رسول جن کا احوال نہیں سنایا تجھ کو اور باتیں کیں اللہ نے موسیٰ سے
تَكْلِيمًا ﴿١٦٤﴾ رُّسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ
بول کر ﴿۱۶۴﴾ بھیجے خوشی دینے والے اور ڈر سنانے والے تاکہ باقی نہ رہے
لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا
لوگوں کو اللہ پر الزام کا موقع رسولوں کے بعد اور اللہ زبردست ہے
حَكِيمًا ﴿١٦٥﴾ لَّٰكِنِ اللَّهُ يَشْهَدُ بِمَآ أَنزَلَ إِلَيْكَ أَنزَلَهُۥ
حکمت والا ﴿۱۶۵﴾ لیکن اللہ گواہ ہے اس کا جو اتارا تجھ پر اتارا ہے اس کو

دوم یہ کہ بعد اور موتدی دونوں غلط ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف داجع ہیں اور یہودیوں کا اسم بھی حضرت مسیح ہی ہیں اور مطلب یہ ہے کہ ان کے آسمان سے اترنے کے بعد اور ان کی موت سے پہلے تو ہم اہل کتاب ان پر صحیح بیان نازل نہیں کرتا جبکہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور ابن اللہ نہیں ہیں۔ اور قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان پر شہادت دیں گے جس کا ذکر سورہ مائدہ کے آخر میں ہے ﴿۱۱۸﴾ پہلے فرمانبردار و نافرمان اور کفر و جحود کرنے والوں کی خباثتیں بیان کیں اور ان کی جزا بیان نہیں کی تھی اس لئے بعد ہدایت کی وجہ فیصلہ کی وجہ تعیین ان کی خباثتوں کے ذکر کا اعادہ کیا اور پھر حسد کی بنا پر حضور ﷺ کی نبوت کے ان کے انکار کی وجہ بیان کی اور ان کو سخت سزا کی خبر سنائی۔ اسباب کی بنا پر ناف زکی گئیں۔ ان شرارتوں کی ان کو یہ سزا دی گئی کہ بعض حلال اور پاکیزہ چیزیں ان پر حرام کر دی گئیں۔ لیکن حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ یہاں علت سے دو چیزیں مراد نہیں ہیں جو سبب انعام کی اس آیت میں مذکور ہیں جو ﴿فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ﴾ ہے اور نہ یہ چیزیں تو بعض سے پہلے ہی حرام ہو چکی تھیں بلکہ یہاں ان کی ذلت کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انکار کا سزا کی حکمت قرار دیا ہے جو ان کی علت ہے۔ حرمت کی علت نہیں ہے۔ ان علماء اہل کتاب کیطرف اشارہ ہے جو آخری پیغمبر اور آخری کتاب پر ایمان نہ لانے سے پہلی نرمیوں سے محقق ہے یعنی یہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایسی خباثتیں کرنے پر بھی آپ نے ان پر عذاب نہیں بھیجا اور ان کو ڈھیل دے رکھی ہے اور ان کی نافرمانیوں کے باوجود ان پر بعض حلال چیزیں حرام نہیں کیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی رسالت پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے ان کا عذاب میں مبتلا کرنا اس لئے نہیں ہے کہ آپ کی رسالت کا انکار کرنا ہی ان کے نزدیک عذاب کا موجب ہے بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ وہ تو سب کچھ جان بوجھ کر ہی ایمان نہ لانے میں عذاب کے مستحق ہوئے ہیں۔ اسی طرح محمد ﷺ کی رسالت اور قرآن پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے ﴿۱۵۹﴾ یہ یسئلک اھل الکتب یہود کو جرموں اور نافرمانیوں کے باعث یہاں اس سوال کا جواب دینا کہ جو اس سے پہلے رکوع میں گذر چکا ہے یعنی اگر آپ نبی ہیں تو ہماری کسی خاص کتاب کو آپ سے پہلے لے کر آئیں۔ یہ سوال ان کا آپ کے ساتھ ہی نہیں بلکہ آپ سے پہلے تمام نبیوں کے ساتھ بھی ہوا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سب کی طرف اسی طرح آسمانی کتابیں بھیجنے کی بات کی گئی ہے۔ ھذا ملخص المقصود ﴿یَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ﴾ الخ۔ واللہ اعلم۔ حررہ محمد مصطفیٰ عفا اللہ تعالیٰ عنہ و عن جمیع مشائخہ و اساتذہ و والدیہ و ذریتہ و جمیع المسلمین

بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝
اپنے علم سے اور فرشتے بھی گواہ ہیں اور اللہ کا گواہ ہونا کافی ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ
جو لوگ کافر ہوئے اور روکا اللہ کی راہ سے

ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا
وہ بہک کر دور جا پڑے جو لوگ کافر ہوئے اور ظلم کیا

لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ۝ اِلَّا
نہ کرے گا اللہ کہ بخشے ان کو اور نہ دکھائے گا ان کو کوئی راہ

طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى
راہ دوزخ کی رہیں گے اس میں ہمیشہ اور ہے

اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمُ الرَّسُوْلُ
اللہ پر آسان یہ اے لوگو تمہارے پاس رسول آ پہنچا

بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ وَاِنْ
سچی بات تمہارے رب کی طرف سے سو مان لو اسے بھلا ہو تمہارا اور اگر

تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ
تم کفر کرو تو اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں اور ہے

اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا
اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا اے کتاب والو مت مبالغہ کرو

فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ اِنَّمَا
اپنے دین میں اور مت کہو اللہ کی شان میں مگر سچی بات بے شک

الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ
مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا اللہ کا رسول ہے اور اس کا کلمہ ہے

منزل ۱

حاشیہ: ۱۱۲ یہود کا یہ دعویٰ کہ ہم نے مسیح کو قتل کیا اور ۱۱۳ حضرت مسیح کے بارے میں یہود و نصاریٰ دونوں کی افراط و تفریط کی تردید۔

موضح قرآن: ف۱ یعنی ہدایت کی راہ کی توفیق نہیں دیتا۔ ف۲ یعنی ہمیشہ کی دوزخ میں پڑیں گے۔ ف۳ یعنی اللہ کی توفیق ہر ایک کو ہر وقت میسر ہے۔ ف۴ یعنی اللہ کی توفیق ہر ایک کو ہر وقت میسر ہے۔

موضح قرآن: ف۱ یعنی نہ تو تثلیث کا قائل ہو نہ حضرت عیسیٰ کو خدا کہو۔ ف۲ یعنی حضرت عیسیٰ کی پیدائش باپ کے بغیر ہوئی تو یہود کا یہ کہنا کہ ہم نے مسیح کو قتل کیا اور نصاریٰ کا یہ کہنا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے دونوں غلط ہیں۔ ف۳ یعنی اللہ کی ایک مخلوق ہے جیسے آدم اور اس کی روح ہے جیسے اور آدمی۔ ف۴ یعنی اللہ کی توفیق ہر ایک کو ہر وقت میسر ہے۔

فتح الرحمٰن ف۱ ترجمہ کو دیکھ کر ترجمہ قرآن میں بیان بڑھانا اور شبہ نصاریٰ کا اٹھ گیا۔

موضح قرآن ف۱ یعنی نہ تو تثلیث کا قائل ہو نہ حضرت عیسیٰ کو خدا کہو۔ ف۲ یعنی حضرت عیسیٰ کی پیدائش باپ کے بغیر ہوئی تو یہود کا یہ کہنا کہ ہم نے مسیح کو قتل کیا اور نصاریٰ کا یہ کہنا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے دونوں غلط ہیں۔ ف۳ یعنی اللہ کی ایک مخلوق ہے جیسے آدم اور اس کی روح ہے جیسے اور آدمی۔ ف۴ یعنی اللہ کی توفیق ہر ایک کو ہر وقت میسر ہے۔

اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۫ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۫
جس کو ڈالا مریم کی طرف اور روح ہے اس کی طرف سے سو مانو اللہ کو اور اس کے سب رسولوں کو

وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۭ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ
اور نہ کہو کہ تین ہیں باز آؤ بہتر ہے تمہارے لیے اللہ تو معبود ہے

وَّاحِدٌ ۭ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي
ایک اس سے پاک ہے کہ اس کے اولاد ہو اسی کا ہے جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ لَنْ
آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور کافی ہے اللہ کارساز ۝ نہ

يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰۗىِٕكَةُ
عار کرے مسیح اس سے کہ ہو بندہ اللہ کا اور نہ فرشتے

الْمُقَرَّبُوْنَ ۭ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ
جو مقرب ہیں اور جس کو عار ہو اللہ کی بندگی سے اور تکبر کرے

فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
سو وہ جمع کرے گا ان سب کو اپنے پاس آخر ۝ پھر جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَ
ایمان لائے اور عمل کیے نیک اگے ان کو پورا کرے گا ان کا ثواب اور

يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ
زیادہ دے گا اپنے فضل سے اور جنہوں نے

اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ
عار کی اور تکبر کیا سو ان کو عذاب دے گا دکھ والا

وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝
اور نہ پاویں گے اپنے واسطے اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور نہ مددگار ۝

منازل ۱

وہم کے یعنی سے پیدا ہوئے اور اللہ نے کہے رسول میں اس لئے
الغیب یعنی نا ثبت کو کہ دوسرے نبیوں علیہم السلام کی طرح نہیں
کی ایمان لاؤ اور جیسا نہیں سے فرمایا وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ یعنی تین
خدا مت کہو الوہیت کو تین پر توڑ کیا شریک نہیں اس لئے فرمایا
عیسیٰ علیہ السلام کو الوہیت کہو بلکہ ان کو اللہ کا رسول، وَلَا
یہ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ سے متعلق ہے استکاف کے معنی ہیں عار
چڑھانے کے یعنی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین یا تحقیر
نہیں کیونکہ وہ تو خود اللہ کی عبادت سے نفرت نہیں کرتے اور اس کا
بندہ اور عابد ہونے سے ننگ نہیں سمجھتے پھر مراد اس آیت سے
بتانا یہ ہے کہ یہود نے حضرت عیسیٰ کو جو سخت توہین آمیز
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ۝
اخروی بشارت ہے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اور
سے قرآن مجید مراد ہے اسی رسولہ یبصر المکفورن لا تعلم از
(واَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا) قرآن یا استعداد بہ فی فعلیات
الجوہرۃ مدارک ج ۱ ص ۱۰۱ یعنی برہان سے نفوت صلی اللہ علیہ
مراد ہیں جو دلیل معجزات منکرین پر غالب آئے اور وہ جن سے اور
قرآن ہے جس کے ذریعہ شکوک شبہات اور حیرت کے اندھیری
روشنی حاصل کی جاتی ہے اسی طرح امام فخر الدین اور حسن سے منقول ہے
(یعنی من ربکم (یعنی محمد) صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔۔
والنور القرآن ھو الحق (کبیر ج ۱۱ ص ۱۰۱) اسی طرح حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہ مجاہد، قتادہ، سدی سے بھی یہی منقول ہے (روح ج ۶ ص ۱۰۱)

موضح قرآن فی یہ خطاب ہے نصاریٰ کو اللہ کو تین جگہ بتانا
کی بات میں بہانہ ڈھونڈ رہے ہے ایک ضمر کی اتحاد جو تین کی تعریف
میں ہوتے نہ ٹوٹے جیسی بات تحقیق ہوا ہی کہے اور فرمایا کہ الوہیت
بیٹا جتنے یہ اللہ کو اولاد نہیں اور میاں کہ اس کو پیش کار کی حاجت
نہیں وہ جس ہے کام بنانے والا۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ
اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ﴿۱۷۴﴾ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَیُدْخِلُهُمْ فِیْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ
فَضْلٍ وَّیَهْدِیْهِمْ اِلَیْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ﴿۱۷۵﴾
یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ اِنِ امْرُؤٌا
هَلَكَ لَیْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ
وَهُوَ یَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَاِنْ
كَانَتَا اثْنَتَیْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا
تَرَكَ وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً
فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ یُبَیِّنُ اللّٰهُ
لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۷۶﴾

ع ۲۲

مترجم

اے لوگو! تحقیق آیا تمہارے پاس دلیل تمہارے رب کی طرف سے اور اتارا ہم نے تمہاری طرف نور روشن۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور مضبوط پکڑا اس کو تو البتہ داخل کرے گا ان کو اپنی رحمت اور فضل میں اور راہ دے گا ان کو اپنی طرف سیدھی راہ۔ تجھ سے پوچھتے ہیں حکم پوچھ بھیجتا ہے تم کو اللہ کلالہ کے بارے میں اگر کوئی مرد مرجائے نہ اس کے اولاد ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اس کو ملے گا آدھا ترکہ اس کا اور وہ بھائی وارث ہوگا اس کی بہن کا اگر اس بہن کے اولاد نہ ہو پھر اگر ہوں دو بہنیں تو ان کو ملیں گے دو تہائی ترکہ سے اور اگر ہوں کئی بھائی بہن مرد اور عورتیں تو ایک مرد کا حصہ ہے برابر دو عورتوں کے۔ بیان کرتا ہے اللہ تم سے کہ کہیں بہکتے پھرو اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

مفردات

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ: اے لوگو! قَدْ جَآءَكُمْ: تحقیق آیا تمہارے پاس بُرْهَانٌ: دلیل مِّنْ رَّبِّكُمْ: تمہارے رب کی طرف سے وَ: اور اَنْزَلْنَاۤ: اتارا ہم نے اِلَیْكُمْ: تمہاری طرف نُوْرًا: نور مُّبِیْنًا: روشن فَاَمَّا: پس وہ لوگ الَّذِیْنَ: جو اٰمَنُوْا: ایمان لائے بِاللّٰهِ: اللہ پر وَاعْتَصَمُوْا: اور مضبوط پکڑا بِهٖ: اس کو فَسَیُدْخِلُهُمْ: تو البتہ داخل کرے گا ان کو فِیْ رَحْمَةٍ: اپنی رحمت میں مِّنْهُ: اپنی وَ: اور فَضْلٍ: فضل میں وَّیَهْدِیْهِمْ: اور راہ دے گا ان کو اِلَیْهِ: اپنی طرف صِرَاطًا: راہ مُّسْتَقِیْمًا: سیدھی یَسْتَفْتُوْنَكَ: تجھ سے پوچھتے ہیں قُلِ: حکم پوچھ بھیجتا ہے اللّٰهُ: اللہ یُفْتِیْكُمْ: تم کو فِی الْكَلٰلَةِ: کلالہ کے بارے میں اِنِ امْرُؤٌا: اگر کوئی مرد هَلَكَ: مرجائے لَیْسَ لَهٗ: نہ اس کے وَلَدٌ: اولاد ہو وَّلَهٗۤ: اور اس کی اُخْتٌ: ایک بہن ہو فَلَهَا: تو اس کو ملے گا نِصْفُ: آدھا مَا تَرَكَ: ترکہ اس کا وَهُوَ: اور وہ بھائی یَرِثُهَاۤ: وارث ہوگا اس کی بہن کا اِنْ لَّمْ یَكُنْ: اگر نہ ہو لَّهَا: اس بہن کے وَلَدٌ: اولاد فَاِنْ: پھر اگر ہوں كَانَتَا: دو بہنیں اثْنَتَیْنِ: دو بہنیں فَلَهُمَا: تو ان کو ملیں گے الثُّلُثٰنِ: دو تہائی مِمَّا: سے تَرَكَ: ترکہ وَاِنْ كَانُوْۤا: اور اگر ہوں اِخْوَةً: کئی بھائی بہن رِّجَالًا: مرد وَّنِسَآءً: اور عورتیں فَلِلذَّكَرِ: تو ایک مرد کا حصہ ہے برابر مِثْلُ: دو عورتوں کے حَظِّ: بیان کرتا ہے الْاُنْثَیَیْنِ: اللہ یُبَیِّنُ: تم سے اللّٰهُ: کہ لَكُمْ: کہیں بہکتے پھرو اَنْ تَضِلُّوْا: اور اللہ وَاللّٰهُ: ہر چیز سے بِكُلِّ شَیْءٍ: والا ہے عَلِیْمٌ: فی شئ

مفہوم

اے لوگو! تحقیق آیا تمہارے پاس دلیل تمہارے رب کی طرف سے اور اتارا ہم نے تمہاری طرف نور روشن۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور مضبوط پکڑا اس کو تو البتہ داخل کرے گا ان کو اپنی رحمت اور فضل میں اور راہ دے گا ان کو اپنی طرف سیدھی راہ۔ تجھ سے پوچھتے ہیں حکم پوچھ بھیجتا ہے تم کو اللہ کلالہ کے بارے میں اگر کوئی مرد مرجائے نہ اس کے اولاد ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اس کو ملے گا آدھا ترکہ اس کا اور وہ بھائی وارث ہوگا اس کی بہن کا اگر اس بہن کے اولاد نہ ہو پھر اگر ہوں دو بہنیں تو ان کو ملیں گے دو تہائی ترکہ سے اور اگر ہوں کئی بھائی بہن مرد اور عورتیں تو ایک مرد کا حصہ ہے برابر دو عورتوں کے۔ بیان کرتا ہے اللہ تم سے کہ کہیں بہکتے پھرو اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

تشریح

ع ۲۲ — یہ سورت کو خاتمہ ہے اور احکام وراثت میں سے عمدہ دقت پر تنبیہ یعنی مسئلہ کلالہ پر جو کہ کلالہ کی بعض صورتیں گو مشتبہ آیت میں مذکور نہ تھیں ہیں مگر وہ نصوص ان کے بیان میں اس طرح ہیں کہ گویا اس کے جواب میں تفصیل شقوق کے ساتھ بیان ہوئی بلفظہٖ آیت کی بتمامہا اس سے فائدہ ہیں بھی۔ احکام میراث کے ہیں ان کے بیان میں اس طرف اشارہ ہوا کہ اس سورت کا اصلی مقصد بیان احکام ہے اور اس سورت کا پہلا نام نساء ہونا بھی یہی ہے کہ اس میں عدم اقتدار طوائف اولیاء کے اعتبار سے ترک کی گئی تھی اب عدم اقتدار احکام کے اعتبار سے ترک کی گئی ہے اسی وجہ سے احکام میراث کی حفاظت اور قطع ضرر نفوذی اجنبی کی وجہ سے شروع کی گئی ہے اور من یقنت منکن للہ تعالیٰ سے آخر تک یہی بیان کیا ہے بخلاف سورہ بقرہ کے اس میں بھی گو بیان احکام میراث کیا ہے بخلاف اور دوسری سورتوں کے مگر کہیں اس قدر احکام میراث کے نہیں ہیں جتنے اس میں ہیں اس لئے اس کا نام النساء ہونا بھی بجا ہے۔ اور یہ بھی ہے کہ اس سورت میں یہ کثرت سے احکام ہیں عورتوں کے اسلام کے اندر آنے سے پہلے عورتوں کی جو حالت تھی اس کا بیان کیا ہے اور اس کی اصلاح کی ہے اور ان کے حقوق بیان کئے ہیں اور ان کو مردوں کے برابر کیا ہے اور ان کی عزت بڑھائی ہے اور ان کو ذلت سے نکالا ہے اور ان کے ساتھ نیک برتاؤ کرنے کی تاکید کی ہے اور ان پر ظلم کرنے سے منع کیا ہے اور ان کے حقوق ادا کرنے کی تاکید کی ہے اور ان کے حقوق ادا نہ کرنے پر وعید سنائی ہے اور ان کے حقوق ادا کرنے پر وعدہ کیا

سورۂ نساء میں آیاتِ توحید

مع مختصر خلاصہ جات

۱۔ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا (ع ۴) (ای مشرکین مکہ)

۲۔ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى إِثْمًا عَظِيْمًا (ع ۵) (ای مشرکین عرب)

۳۔ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ (ع ۱۶) (ای مشرکین عرب)

۴۔ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا (ع ۱۶) (ای مشرکین عرب)

۵۔ إِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ إِلَّآ إِنٰثًا وَإِنْ يَّدْعُوْنَ إِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا لَّعَنَهُ اللّٰهُ (ع ۱۶) (ای مشرکین عرب)

۶۔ وَلَآ اٰتِيَنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ (ع ۱۶) (ای مشرکین عرب)

۷۔ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ أَلْقٰهَآ إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ انْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ إِنَّمَا اللّٰهُ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗ أَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا (ع ۲۲) (ای مشرکین عقاری و عیسائی)

۸۔ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ أَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيْعًا (ع ۲۳) (ای مشرکین عقاری و عیسائی)

آج ۲۸ رمضت بتاریخ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۵ جون ۱۹۴۸ء سورۂ نساء کی تفسیر ختم ہوئی۔ فالحمد للہ اولاً وآخراً والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ واٰلہ وصحابہ اجمعین۔

صالح عبدہ الضعیف بن لالا وہاڑا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُورۂ مائدہ

نام اس سورت کا نام اس کے رکوع ۱۲ کی آیت (۱۱۲) سے ماخوذ ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے حواریوں کی یہ درخواست نقل کی گئی ہے کہ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ (کیا آپ کا رب ہمارے لیے آسمان سے مائدہ اتار سکتا ہے؟)

زمانۂ نزول اس کے مضامین پر غور کرنے سے صاف محسوس ہوتا ہے کہ یہ سورت بھی اپنے ماحول میں اسی زمانہ کے قریب نازل ہوئی ہے جس میں سورۂ انفال نازل ہوئی تھی۔ اس کے بعض حصے ۶ھ کے اواخر میں نازل ہوئے ہوں گے اور بعض حصے ۸ھ کے اوائل میں۔ اس کی تاریخ کے بعض اہم عناصر یہ ہیں:

۱۔ اس میں یہود کے ساتھ جس طرز کلام کی پیروی کی گئی ہے وہ صاف بتا رہا ہے کہ یہود کی سرکشی اور عہد شکنی کا دور اپنے آخری مرحلہ پر پہنچ چکا ہے۔ اس سے پہلے سورۂ بقرہ میں یہود کو جو خطاب کیا گیا تھا وہ ایک دوسرا ہی انداز خطاب تھا۔ اس وقت یہود کو ایک ایک قصور پر متنبہ کیا جاتا تھا اور ان کو راہِ راست پر لانے کی کوشش کی جاتی تھی۔ مگر اب ان کی اکثریت کے رویہ پر مایوسی کا رنگ غالب ہے۔ اب ان کو ایک ایک جرم پر نہیں بلکہ مجموعی جرائم پر مجرم کی حیثیت سے خطاب کیا جا رہا ہے۔ اب ان کو ایک ایک بات پر نہیں بلکہ مجموعی حیثیت سے ملعون قرار دیا جا رہا ہے۔ اب ان کے سامنے ان کے جرائم کی فہرست پیش کی جا رہی ہے۔ اب ان کو ان کے انجام بد سے ڈرایا جا رہا ہے۔ اب ان کو ان کے ان اعمال پر ملامت کی جا رہی ہے جن کا ارتکاب وہ کر چکے ہیں۔ اب ان کو ان کے ان کرتوتوں پر شرم دلائی جا رہی ہے جن کا وہ مرتکب ہو

حصہ اول

۱۔ شرک فعلی کی نفی ۔ ۲۔ شرک اعتقادی (شرک فی التصرف) کی نفی

ف سورت کی ابتداء سورت کے بیچ معنے کی بنا پر ہوئی ہے یا صدر رکوع ۱۰ میں وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پر ختم ہونے سے۔ اس معنے میں شرک کی دو قسموں یعنی شرک فعلی اور شرک قصدی کا باب شروع سے لیکر رکوع ۱۰ میں وَسُوْءَ السَّبِیْلِ تک مذکور ہے اور اس کے حصول بدو اہل قریب خلد جاوید کا ذکر ہے۔ اور یہاں سے لیکر رکوع ۱۵ کے آخر تک شرک فی التصرف کی نفی کا بیان ہے۔

ف العقود عقد کی جمع ہے جس کے معنی اصل لغت میں مضبوطی سے گرہ باندھنے کے ہیں لیکن بطور استعارہ ہر عہد کو جو مضبوط عہد و پیمان باندھنے اور خرید و فروخت وغیرہ واجبات و معاملات کے لئے ہم پہلو ہوتا ہے اس آیت میں عقود سے کیا مراد ہے اس میں مفسرین کی مختلف رائیں ہیں۔ بعض نے اسلام سے پہلے کے عہد و پیمان اور قسمیں مراد لیں بعض کہتے ہیں اس سے دین و شرائع اور یکساں وقوع کے عقود مراد ہیں بعض نے اس کے ساتھ آپس میں کئے گئے وعدے بھی شامل کئے ہیں۔ ہم بعض مفسرین کے اس آیت کو منسوخ بتانے کی رائے کو رد کرتے ہیں کہ یہ حکم اور عقود سے وہ میثاق مراد ہے جو تورات اور انجیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق اور آپ کی پیروی کے بارے میں ان سے لیا گیا تھا یہ تمام قول تفسیر ابن جریر ۱۲ منہ۔ و فتح ۱۲ منہ۔ اور حدیث صحیح میں ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی عزت پر حملہ کرے یا اس کا مال ناحق لے لے تو اس کا عہد ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر ان عقود کی تفسیر میں جن کے بعد ہونے کی کوئی دلیل اور قرینہ نہیں ہے ہم ان کو عہد الٰہی ہی کے ساتھ مخصوص نہیں کرتے بلکہ ان کو عام رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے بعد ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور اصل یہ ہے کہ تمام مومنین عزیزین خود و اہل کتاب ایمان لانے والوں پر اللہ تعالیٰ کے احکام جو ہوئے ہوں یا آئندہ ہوں ان کی تعمیل واجب ہے۔ قال ابن جریر ھو خبر من اللہ لجمیع اھل الکتاب وغیرھم من عباد اللہ الذین صدقوا اللہ ورسولہ وامنوا بہ وبما جاء من عندہ ان یوفوا بعقودہ التی عقدھا علیھم فی کتابہ من الایمان بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وتصدیقہ والوفاء بذلک ھو العمل بما فرض علیھم فی کتابھم من شرائع دینہ وحدودہ ۱۲ منہ۔

ف (حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر کی ترجمہ کرنے سے۔ کیونکہ قرآن مجید کا بعض دوسری جگہوں سے ہی مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔ وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر مسلمانوں کو وہ عہد جو انہوں نے سمع و طاعت کا رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا یاد دلایا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ عہد بھی ان عقود میں داخل ہے جن کے پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ۱۲ منہ۔

ف یعنی جب کہ مسلمان ہو آپ حکم دینے کا اور ان کو قبول کرنے کا۔ اب تک حکم دینے کا ذکر تھا۔ اب قبول کرنے کا ذکر ہے۔ ف موتی وہ جانور ہیں جن کو ذبح کرنے سے پہلے مرگیا ہو۔ بہتا لہو وہ ہے جو رگوں سے بہتا ہو۔ سور کا گوشت۔ اور جو جانور غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ گلا گھٹ کر مرا ہوا۔ چوٹ کھا کر مرا ہوا۔ اونچی جگہ سے گر کر مرا ہوا۔ سینگ مارا ہوا۔ اور جس کو درندوں نے کھایا ہو۔ ان سب کا کھانا حرام ہے۔ ف یعنی جو جانور ذبح کرنے سے پہلے مرگیا ہو۔ اور جو بہتا لہو۔ اور سور کا گوشت۔ اور جو

إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝٢ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ
بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے ف۱ حرام ہوا تم پر مردار
وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَ
اور لہو اور گوشت سؤر کا اور جس جانور پر نام پکارا جائے اللہ کے سوا کسی دوسرے کا
الْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا
جو مر گیا گھٹ کر یا چوٹ سے یا اونچے گر کر یا جھٹکا لگنے سے اور جس کو
أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَن
کھا گیا درندہ مگر جس کو تم ذبح کر لو اور جو ذبح ہوا تھانوں پر کھڑا کر کے اور یہ
تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ
تقسیم کرو جوئے کے تیروں سے یہ بدکاری ہے آج ناامید ہو گئے
كَفَرُوا مِن دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ
کافر تمہارے دین سے سو ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو آج
أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ
پورا کر چکا تمہارے لئے تمہارا دین اور پوری کر چکا تم پر اپنا احسان اور پسند کیا تمہارے لئے
الْإِسْلَامَ دِينًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ
اسلام کو دین پھر جو کوئی لاچار ہو بھوک میں کوئی گناہ پر مائل نہ ہو
لِّإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا
گناہ کی طرف تو اللہ بخشنے والا ہے مہربان تجھ سے پوچھتے ہیں کہ
أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ
ان کو کیا حلال ہوا تو کہہ دے حلال ہوئیں تم کو ستھری چیزیں اور جو سدھا لئے تم نے
الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا
شکاری جانور شکار پر دوڑانے کو تم سکھلاتے ہو ان جانوروں کو جو سکھایا تم کو اللہ نے سو کھاؤ

مسئول؟

ف۱ یہ خطاب ہے مسلمانوں کو اور یہ حکم ہے ان کے ساتھ مخصوص۔

ف۲ یعنی جو جانور مرا ہو بغیر ذبح کے اور جو بہتا ہو اور جو سؤر کا ہو اور جو ذبح ہوا ہو غیر اللہ کے نام پر اور جو مر گیا ہو گھٹ کر یا چوٹ سے یا اونچے گر کر یا جھٹکا لگنے سے یا کسی درندہ نے پھاڑ کھایا ہو ان سب کا کھانا حرام ہے مگر جو تم ذبح کر لو اور جو ذبح ہوا ہو تھانوں پر کھڑا کر کے یعنی بتوں کی تعظیم کے لئے اور یہ بات حرام ہے کہ تقسیم کرو جوئے کے تیروں سے یہ سب چیزیں حرام فرمائی ہیں۔

ف۳ مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو آپ مرا یا کسی طرح نہ جانتے ہوں کہ اور جو خدا کے سوا کسی کے نام پر ذبح کیا گیا اور جو کسی مکان کی تعظیم کے لئے بنایا گیا ہو اور جو تیروں کے ذریعہ سے تقسیم کیا گیا ہو۔ یہ سب کام جوئے کی قسم کے ہیں۔

ف۴ یعنی آج کافروں کا کامل ناامید ہو جانا اس بات سے کہ وہ تمہارے دین کو مٹا سکیں یا تمہیں پھر اپنے دین کی طرف لوٹا لیں اس وجہ سے کہ اب تمہارا دین غالب ہو چکا ہے اور اس کے احکام مکمل ہو چکے ہیں۔

ف۵ یعنی اپنے دین کو پورا کر چکا تمہارے لئے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر چکا اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ آج کے دن اسلام کامل ہو چکا ہے اور اس کے بعد کسی حکم کی حاجت نہیں۔ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد آنحضرت صلعم اسی روز کے بعد اکاسی دن دنیا میں رہے۔

ف۶ یعنی جو شخص بھوک کی تکلیف میں مبتلا ہو جائے اور اس کو کوئی حلال چیز میسر نہ ہو تو اس کو اجازت ہے کہ حرام چیز سے اپنا پیٹ بھر لے بشرطیکہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو۔ یہ حکم ہر اس شخص کے لئے ہے جو کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں کھانے کی کوئی حلال چیز میسر نہ ہو۔ اس کے لئے یہ جائز ہے کہ حرام چیز سے اپنا پیٹ بھر لے۔ اس کے لئے یہ حکم نہیں ہے کہ وہ بھوکا مر جائے۔

ف۷ یعنی کیا کیا چیزیں ان کو حلال ہوئی ہیں۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۸ یعنی جو جانور تم نے سدھا لئے ہیں شکار کے لئے خواہ وہ کتے ہوں یا باز یا اور کوئی شکاری جانور۔ ان کا شکار کھانا حلال ہے بشرطیکہ ان کو سکھایا ہو اللہ کے سکھانے سے یعنی ان کو ایسا سدھایا ہو کہ جس چیز پر چھوڑا جائے اس کو نہ کھائیں اور جس چیز پر روکا جائے اس پر روکے رہیں اور جس کو پکڑ لائیں اس کو نہ کھائیں جب تک کہ شکاری نہ کہے کہ کھا لو۔ اس سے معلوم ہوا کہ شکاری جانور کا شکار کھانا اس وقت حلال ہے جب کہ وہ شکاری کے کہنے سے شکار کو نہ کھائے۔ اگر شکاری جانور شکار کو کھا لے تو اس کا شکار حلال نہیں ہے۔

موضح قرآن

ف۱ حلال نہ کہو مجھی نہ کہو اللہ کے ہی چیزوں پر جس کا نام لیا ہو اللہ نے اور ذبح کیا ہو اس کا نام لے کر اور ماسوا حرام ہیں ان کو نہ کھاؤ اور جھٹکا یا لاٹھی کی چوٹ سے مرا ہوا جانور یا اونچے گر کر مرا ہوا یا کسی جانور کے سینگ سے مرا ہوا یہ سب حرام ہیں مگر جو تم ذبح کر لو اور جو ذبح ہوا ہو تھانوں پر کھڑا کر کے یعنی بتوں کی تعظیم کے لئے اور یہ بات حرام ہے کہ تقسیم کرو جوئے کے تیروں سے یہ سب چیزیں حرام فرمائی ہیں۔

ف۲ یعنی جو جانور مرا ہو بغیر ذبح کے اور جو بہتا ہو اور جو سؤر کا ہو اور جو ذبح ہوا ہو غیر اللہ کے نام پر اور جو مر گیا ہو گھٹ کر یا چوٹ سے یا اونچے گر کر یا جھٹکا لگنے سے اور جس کو کھا گیا ہو درندہ مگر جس کو تم ذبح کر لو اور جو ذبح ہوا ہو تھانوں پر کھڑا کر کے یعنی بتوں کی تعظیم کے لئے اور یہ بات حرام ہے کہ تقسیم کرو جوئے کے تیروں سے یہ بدکاری ہے آج ناامید ہو گئے کافر تمہارے دین سے سو ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو آج پورا کر چکا تمہارے لئے تمہارا دین اور پوری کر چکا تم پر اپنا احسان اور پسند کیا تمہارے لئے اسلام کو دین پھر جو کوئی لاچار ہو بھوک میں کوئی گناہ پر مائل نہ ہو گناہ کی طرف تو اللہ بخشنے والا ہے مہربان تجھ سے پوچھتے ہیں کہ ان کو کیا حلال ہوا تو کہہ دے حلال ہوئیں تم کو ستھری چیزیں اور جو سدھا لئے تم نے شکاری جانور شکار پر دوڑانے کو تم سکھلاتے ہو ان جانوروں کو جو سکھایا تم کو اللہ نے سو کھاؤ

ف۳ یعنی اپنے دین کو پورا کر چکا تمہارے لئے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر چکا اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ آج کے دن اسلام کامل ہو چکا ہے اور اس کے احکام مکمل ہو چکے ہیں۔ اس کے بعد کسی حکم کی حاجت نہیں۔ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد آنحضرت صلعم اسی روز کے بعد اکاسی دن دنیا میں رہے۔

ف۴ یعنی جو شخص بھوک کی تکلیف میں مبتلا ہو جائے اور اس کو کوئی حلال چیز میسر نہ ہو تو اس کو اجازت ہے کہ حرام چیز سے اپنا پیٹ بھر لے بشرطیکہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو۔ یہ حکم ہر اس شخص کے لئے ہے جو کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں کھانے کی کوئی حلال چیز میسر نہ ہو۔ اس کے لئے یہ جائز ہے کہ حرام چیز سے اپنا پیٹ بھر لے۔ اس کے لئے یہ حکم نہیں ہے کہ وہ بھوکا مر جائے۔

ف۵ یعنی کیا کیا چیزیں ان کو حلال ہوئی ہیں۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۶ یعنی جو جانور تم نے سدھا لئے ہیں شکار کے لئے خواہ وہ کتے ہوں یا باز یا اور کوئی شکاری جانور۔ ان کا شکار کھانا حلال ہے بشرطیکہ ان کو سکھایا ہو اللہ کے سکھانے سے یعنی ان کو ایسا سدھایا ہو کہ جس چیز پر چھوڑا جائے اس کو نہ کھائیں اور جس چیز پر روکا جائے اس پر روکے رہیں اور جس کو پکڑ لائیں اس کو نہ کھائیں جب تک کہ شکاری نہ کہے کہ کھا لو۔ اس سے معلوم ہوا کہ شکاری جانور کا شکار کھانا اس وقت حلال ہے جب کہ وہ شکاری کے کہنے سے شکار کو نہ کھائے۔ اگر شکاری جانور شکار کو کھا لے تو اس کا شکار حلال نہیں ہے۔

فتح الرحمن

ف۱ مراد تم پر یہ ہے کہ کھانا حلال اور طاہر جو مخصوص ہے بہیمہ انعام کی جنس سے یعنی اونٹ گائے بکری بھیڑ مخصوص ہیں بدیل سورۂ انعام کی آیت لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ الآیۃ۔ ف۲ یعنی جو جانور مرا ہو بغیر ذبح کے اور جو بہتا ہو اور جو سؤر کا ہو اور جو ذبح ہوا ہو غیر اللہ کے نام پر اور جو مر گیا ہو گھٹ کر یا چوٹ سے یا اونچے گر کر یا جھٹکا لگنے سے یا کسی درندہ نے پھاڑ کھایا ہو ان سب کا کھانا حرام ہے مگر جو تم ذبح کر لو اور جو ذبح ہوا ہو تھانوں پر کھڑا کر کے یعنی بتوں کی تعظیم کے لئے اور یہ بات حرام ہے کہ تقسیم کرو جوئے کے تیروں سے یہ سب چیزیں حرام فرمائی ہیں۔ ف۳ یعنی جو جانور تم نے سدھا لئے ہیں شکار کے لئے خواہ وہ کتے ہوں یا باز یا اور کوئی شکاری جانور۔ ان کا شکار کھانا حلال ہے بشرطیکہ ان کو سکھایا ہو اللہ کے سکھانے سے یعنی ان کو ایسا سدھایا ہو کہ جس چیز پر چھوڑا جائے اس کو نہ کھائیں اور جس چیز پر روکا جائے اس پر روکے رہیں اور جس کو پکڑ لائیں اس کو نہ کھائیں جب تک کہ شکاری نہ کہے کہ کھا لو۔ اس سے معلوم ہوا کہ شکاری جانور کا شکار کھانا اس وقت حلال ہے جب کہ وہ شکاری کے کہنے سے شکار کو نہ کھائے۔ اگر شکاری جانور شکار کو کھا لے تو اس کا شکار حلال نہیں ہے۔ ف۴ یعنی کیا کیا چیزیں ان کو حلال ہوئی ہیں۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۵ یعنی اپنے دین کو پورا کر چکا تمہارے لئے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر چکا اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ آج کے دن اسلام کامل ہو چکا ہے اور اس کے احکام مکمل ہو چکے ہیں۔ اس کے بعد کسی حکم کی حاجت نہیں۔ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد آنحضرت صلعم اسی روز کے بعد اکاسی دن دنیا میں رہے۔ ف۶ یعنی جو شخص بھوک کی تکلیف میں مبتلا ہو جائے اور اس کو کوئی حلال چیز میسر نہ ہو تو اس کو اجازت ہے کہ حرام چیز سے اپنا پیٹ بھر لے بشرطیکہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو۔ یہ حکم ہر اس شخص کے لئے ہے جو کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں کھانے کی کوئی حلال چیز میسر نہ ہو۔ اس کے لئے یہ جائز ہے کہ حرام چیز سے اپنا پیٹ بھر لے۔ اس کے لئے یہ حکم نہیں ہے کہ وہ بھوکا مر جائے۔ ف۷ یعنی کیا کیا چیزیں ان کو حلال ہوئی ہیں۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۸ یعنی جو جانور تم نے سدھا لئے ہیں شکار کے لئے خواہ وہ کتے ہوں یا باز یا اور کوئی شکاری جانور۔ ان کا شکار کھانا حلال ہے بشرطیکہ ان کو سکھایا ہو اللہ کے سکھانے سے یعنی ان کو ایسا سدھایا ہو کہ جس چیز پر چھوڑا جائے اس کو نہ کھائیں اور جس چیز پر روکا جائے اس پر روکے رہیں اور جس کو پکڑ لائیں اس کو نہ کھائیں جب تک کہ شکاری نہ کہے کہ کھا لو۔ اس سے معلوم ہوا کہ شکاری جانور کا شکار کھانا اس وقت حلال ہے جب کہ وہ شکاری کے کہنے سے شکار کو نہ کھائے۔ اگر شکاری جانور شکار کو کھا لے تو اس کا شکار حلال نہیں ہے۔

کے لئے ذکر کیے اور ذکر سے وہی مقصود ہوتا ہے کہ اس کا ورد کرنے والا اس کا عاشق ہو جائے اور طالب کے دل میں اس کی محبت جاگزیں ہو جائے۔ مگر یہ ہرگز نہیں ہوتا کہ ذکر کرنے والا ذکر کے معنی سے بالکل ناواقف ہو۔ اور ذکر کے معنی سے واقف ہونا اس کے لئے ضروری ہے۔ اور یہ بات ہر ذکر کے لئے ہے۔ خواہ ذکر اللہ کا ہو یا ذکر رسول کا ہو یا ذکر کسی ولی کا ہو

مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ
اتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ الْيَوْمَ أُحِلَّ
لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ
وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ
الْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ
إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا
مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ
حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ يَا
أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ
وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَ
أَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا

مَنْزِل ۲

پر جینا باز عطف وغیرہ الگ الگ کلمہ بطلان ہونے کے لئے پھر شرط میں ان کا ذکر کرنا بے سود ہے۔ بخلاف تخییر کے وہ ہے کہ اس کا کلمہ (یعنی) تخییر کرنے والے کے سامنے ہوتا ہے۔ یعنی

وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم
مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا
مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ
وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم
مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ
نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَاذْكُرُوا
نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُم بِهِ
إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ
بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا
قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ
شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ

موضح قرآن ف اس سے پہلے کہ کلام کو ختم کرے اللہ تعالیٰ کی عبادت پر قائم رہنے کی تاکید فرمائی۔ مطلب یہ ہے کہ جب تم نے اللہ کا حکم قبول کر لیا اور اس کے رسول کی بیعت کر لی تو اب اس پر قائم رہو اور اس سے پھرو نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کی باتیں جانتا ہے۔ ۱۲

فتح الرحمٰن ف اس سورۃ کو شروع کرو اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے۔ ۱۲

لِلتَّقْوٰى ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا
تعملون ⑧ وعد الله الذين امنوا
وعملوا الصلحت لهم مغفرة وأجر
عظيم ⑨ والذين كفروا وكذبوا
بايتنا أولئك أصحب الجحيم ⑩ يأيها
الذين امنوا اذكروا نعمت الله عليكم
اذ هم قوم ان يبسطوا اليكم ايديهم
فكف ايديهم عنكم ۚ واتقوا الله ۭ
وعلى الله فليتوكل المؤمنون ⑪ و
لقد اخذ الله ميثاق بنى اسرءيل ۚ
وبعثنا منهم اثنى عشر نقيبا ۭ وقال

موضح قرآن ۔ اگر کافروں نے سلمانوں پر بڑی دشمنی کی تھی پچھلے سلمان نے کافروں کا دانتوں تلے انگلی دبوائی تھی بالکل دوست اور دشمن پہچانا گیا۔

فتح القدیر ۔ اور سنو کہ یہ جو اتنی نعمتیں تم کو حاصل ہوئی ہیں یہ سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت ہوئی ہیں اور یہ بھی سنو کہ آپ کی نبوت کی بشارت حضرت موسیٰ نے دی تھی اور حضرت عیسیٰ نے بھی اور آپ کی نبوت کی بشارت دینے والے بہت سے نبی ہیں۔ اور یہ بھی سنو کہ

اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ
وَاٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ
وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا
حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ
وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ فَمَنْ
كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ
السَّبِیْلِ ﴿۱۲﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ
وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِیَةً یُحَرِّفُوْنَ
الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَنَسُوْا حَظًّا
مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ وَلَا تَزَالُ
تَطَّلِعُ عَلٰی خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ

فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣﴾
سو معاف کر اور درگذر کر ان سے اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ
اور وہ جو کہتے تھے ہم کہ ہم نصاریٰ ہیں ہم نے لیا تھا عہد ان سے

فَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۖ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ
پھر بھولے وہ حصہ اس نصیحت کا جو ان کو کی تھی پھر ہم نے ڈالی ان میں

الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ وَسَوْفَ
دشمنی اور کینہ قیامت کے دن تک اور آگے

يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿١٤﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ
جتا دے گا ان کو اللہ جو کچھ کرتے تھے اے کتاب والو

قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنتُمْ
آ چکا ہے پاس تمہارے رسول ہمارا ظاہر کرتا ہے تم پر بہت سی چیزیں جو

تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ ۚ قَدْ جَاءَكُم
چھپاتے تھے کتاب میں سے اور درگذر کرتا ہے بہت چیزوں سے پہنچ چکا تم کو

مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ
اللہ کی طرف سے روشنی اور کتاب ظاہر کرنے والی جس سے اللہ ہدایت کرتا ہے

مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ
اس کو جو تابع ہوا اس کی رضا کا سلامتی کی راہوں پر اور ان کو نکالتا ہے

الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ
اندھیروں سے روشنی میں اپنے حکم سے اور ان کو چلاتا ہے

مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٦﴾ لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ
سیدھے رستہ پر البتہ کافر ہوئے وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ تو وہی

المائدة ۵ — منزل ۲

وهو الإنجيل بالحبشية والسلام) اى صيروا بها اصحاب دراية وجعلوا ذلك الهوى والتحريف سببا للكفر بمحمد ﷺ وعليه وسلم (قرطبي ج ۶ ص ۱۷۷) ﴿۱۴﴾ فاغرينا بينهم اى الحقنا بهم اخر بينهم كما يغرى الكلب بالصيد اى حملنا بعضهم على بعض بالعداوة والبغضاء (قرطبي ج ۶ ص ۱۷۷) ﴿۱۵﴾ اى ان الذين قالوا ان الله ثالث ثلاثة هم النصارى الذين ادعوا محبة الله ومحبة عيسى عليه السلام وكانوا يقولون نحن ابناء الله واحباؤه (قرطبي ج ۶ ص ۱۷۷) ﴿۱۶﴾ اى ان الذين قالوا ان الله ثالث ثلاثة هم النصارى الذين ادعوا محبة الله ومحبة عيسى عليه السلام وكانوا يقولون نحن ابناء الله واحباؤه (قرطبي ج ۶ ص ۱۷۷)

حصہ اوّل مضمون ثانی

شرک اعتقادی یا شرک فی التصرف کی نفی

یہاں تک یَاَهْلَ الْكِتٰبِ کی خطاب سے پہلے حصے کے دوسرے (شرک فی التصرف کی نفی) کا بیان شروع ہوتا ہے۔ پہلے بطور تمہید یہ بتلایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت پچھلی آسمانی کتابوں کا جو حصہ تم کو پہنچا تھا اس کا بیشتر حصہ تم نے ضائع کر دیا اور اس کتاب کے ساتھ تمہارے پاس محمد ﷺ اور قرآن آ چکا جو ان سب چیزوں کو ظاہر کر دیتا ہے جو تم نے چھپا رکھی ہیں اور ان کی غلط تاویلوں کو رد کر دیتا ہے۔ اس کے بعد یہ بتلایا کہ یہود و نصاریٰ کو خدا کے احکام سے جو تغافل ہوا اس کی سزا میں ان کی آپس میں عداوت و بغضاء کا ایسا بیج بو دیا گیا جو قیامت تک ان کو چین نہ لینے دے گا۔ اس کے بعد یہود و نصاریٰ کی خاص خاص غلطیوں کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ پہلے یہود کی غلطیوں کا بیان ہے۔ ان کی ایک بڑی غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کا بیٹا اور چہیتا سمجھ بیٹھے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی دوسری غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی تیسری غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی چوتھی غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی پانچویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی چھٹی غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی ساتویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی آٹھویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی نویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی دسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی گیارہویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی بارہویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی تیرہویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی چودہویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی پندرہویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی سولہویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی سترہویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی اٹھارہویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی انیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی بیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی اکیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی بائیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی تیئیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی چوبیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی پچیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی چھبیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی ستائیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی اٹھائیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی انتیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی تیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی اکتیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی بتیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی تینتیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی چونتیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی پینتیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی چھتیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی سینتیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی اڑتیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی انتالیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی چالیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی اکتالیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی بیالیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی تینتالیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی چوالیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی پینتالیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی چھیالیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی سینتالیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی اڑتالیسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی انچاسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی پچاسویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی اکاونویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی باونویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی ترپنویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی چونپنویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی پچپنویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی چھپنویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی ستاونویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی اٹھاونویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی انسٹھویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی ساٹھویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی اکسٹھویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی باسٹھویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی ترسٹھویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی چونسٹھویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی پینسٹھویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی چھیاسٹھویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی سڑسٹھویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی اٹھاسٹھویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی انہتر ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی ستر ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی اکہتر ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی بہتر ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی تہتر ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی چوہتر ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی پچہتر ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی چھہتر ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی ستہتر ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی اٹھہتر ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی انہتر ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی اسی ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی اکاسی ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی بیاسی ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی تراسی ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی چوراسی ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی پچاسی ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی چھیاسی ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی ستاسی ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی اٹھاسی ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی نواسی ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی نوے ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی اکانوے ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی بانوے ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی ترانوے ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی چورانوے ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی پچانوے ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی چھیانوے ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی ستانوے ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی اٹھانوے ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی ننانوے ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔ پھر ان کی سو ویں غلطی یہ تھی کہ اپنے کو خدا کی مخلوق میں سے نہ سمجھتے تھے بلکہ اپنے کو خدا کی برادری کا جزو سمجھتے تھے۔ اس کا رد فرمایا۔

مولف قرآن — اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے کلام سے ترجمہ اور ترجمہ سے ترجمہ شروع ہوتا ہے تاکہ ہر زمانہ کے لوگ اپنی زبان میں قرآن کا مطلب سمجھ لیں اور قرآن کی اس خصوصیت کا ذکر ہے جو اس کو باقی تمام کتابوں سے ممتاز کرتی ہے

لفظ نور کی تحقیق

بعض لوگ جو علم دین سے بے بہرہ ہیں، مقدمہ کہہ کر اپنی جہالت کا اظہار کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ مقدمہ ہی اس آیت کی تفسیر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نور فرمایا ہے تو اس کا کیا معنی ہے؟ اس کا جواب اس مقدمہ کے بغیر نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے یہ مقدمہ ہی اس آیت کی تفسیر ہے۔ اور اس کے بغیر اس آیت کا سمجھنا ناممکن ہے

کی الوہیت کی نفی ہے اور "ثالث ثلاثہ" میں واؤ عاطفہ نہیں بلکہ بمعنی مع ہے اور "ثالث" مضاف ہے اور "ثلاثہ" مضاف الیہ اور مضاف اور مضاف الیہ دونوں سے مل کر مبتدا ہے اور "واحد" اس کا مضاف الیہ ہے اور "ما" سے لے کر "واحد" تک جملہ اسمیہ خبریہ ہے جو مبتدا کی خبر ہے اور "ثالث" کا مضاف الیہ ہونا اس لئے صحیح ہے کہ "ثالث" کا مضاف الیہ "ثلاثہ" ہے اور "ثلاثہ" کا مضاف الیہ "واحد" ہے اور "واحد" کا مضاف الیہ "ما" سے لے کر "الا" تک ہے اور "ما" سے لے کر "الا" تک جملہ اسمیہ خبریہ ہے جو "ثلاثہ" کا مضاف الیہ ہے اور "ثلاثہ" اپنے مضاف الیہ "واحد" کا مضاف الیہ ہے اور "واحد" اپنے مضاف الیہ "ما" سے لے کر "الا" تک جملہ اسمیہ خبریہ کا مضاف الیہ ہے اور "ثالث" اپنے مضاف الیہ

مَا جَآءَنَا مِنۡۢ بَشِيۡرٍ وَّلَا نَذِيۡرٍ ۚ فَقَدۡ جَآءَكُمۡ
نہیں آیا ہمارے پاس کوئی خوشی دینے والا اور نہ کوئی ڈر سنانے والا سو تحقیق آچکا تمہارے پاس
بَشِيۡرٌ وَّنَذِيۡرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۹﴾
خوشی دینے والا اور ڈر سنانے والا اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے

وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ يٰقَوۡمِ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ
اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اے قوم یاد کرو احسان
اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ جَعَلَ فِيۡكُمۡ اَنۡۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمۡ
اللہ کا اپنے اوپر جب پیدا کئے تم میں پیغمبر اور کیا تم کو
مُّلُوۡكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمۡ مَّا لَمۡ يُؤۡتِ اَحَدًا مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۰﴾
بادشاہ اور دیا تم کو جو نہیں دیا کسی کو جہان میں
يٰقَوۡمِ ادۡخُلُوا الۡاَرۡضَ الۡمُقَدَّسَةَ الَّتِىۡ كَتَبَ
اے قوم داخل ہو ملک میں قدس کہ لکھ دی ہے جو
اللّٰهُ لَكُمۡ وَلَا تَرۡتَدُّوۡا عَلٰٓى اَدۡبَارِكُمۡ فَتَنۡقَلِبُوۡا
اللہ نے تمہارے واسطے اور لوٹ جاؤ اپنی پیٹھ کی طرف پھر جا پڑو
خٰسِرِيۡنَ ﴿۲۱﴾ قَالُوۡا يٰمُوۡسٰٓى اِنَّ فِيۡهَا قَوۡمًا
نقصان میں ہی قوم بولے اے موسیٰ وہاں ایک قوم ہے
جَبَّارِيۡنَ ۖ وَاِنَّا لَنۡ نَّدۡخُلَهَا حَتّٰى يَخۡرُجُوۡا
زبردست اور ہم ہرگز نہ جائیں گے وہاں جب تک وہ نکل جائیں
مِنۡهَا ۚ فَاِنۡ يَّخۡرُجُوۡا مِنۡهَا فَاِنَّا دٰخِلُوۡنَ ﴿۲۲﴾
اس میں سے پھر اگر وہ نکل جائیں اس میں سے تو ہم پھر داخل ہوں گے
قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيۡنَ يَخَافُوۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ
کہا دو مردوں نے اللہ سے ڈرنے والوں میں سے کہ فضل کی تو ان پر اللہ

ع ۳

منزل ۷

فتح القدیر فما لی مجوزات علیہم (لفظی ہو) واللہ اعلم ۱۲ منہ۔ یعنی یوشع و کالب ۱۲

عَلَيْهِمُ ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ
ان پر داخل جاؤ ان پر تحقیق کہ جب داخل ہوئے تم
فَإِنَّكُمْ غَالِبُونَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ
تو تحقیق تم غالب ہوگے اور اللہ پر پس بھروسہ کرو اگر
مُؤْمِنِينَ ﴿٢٣﴾ قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا أَبَدًا
یقین رکھتے ہو بولے اے موسیٰ ہم ہرگز نہ جاویں گے اس میں
مَا دَامُوا فِيهَا فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا
جب تک وہ اس میں ہیں سو تو اور تیرا رب دونوں جاؤ
هَاهُنَا قَاعِدُونَ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا
یہیں بیٹھے رہیں گے بولا اے رب میرے نہیں اختیار رکھتا مگر
نَفْسِي وَأَخِي فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٥﴾
اپنی جان اور میرے بھائی کی سو جدا کر تو ہم میں اور ان نافرمان لوگوں میں
قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً يَتِيهُونَ
فرمایا تحقیق وہ حرام کی گئی ان پر چالیس برس بھٹکتے پھریں گے
فِي الْأَرْضِ ۗ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٦﴾ وَ
ان نافرمان لوگوں پر سو تو افسوس نہ کر اور
اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ ۘ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا
تو پڑھ ان پر خبر دونوں آدم کے بیٹوں کی ٹھیک جب نیاز کی دونوں نے
فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ ۚ قَالَ
پس قبول ہوئی ایک کی اور مقبول نہ ہوئی دوسرے کی بولا
لَأَقْتُلَنَّكَ ۖ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿٢٧﴾
تو ضرور قتل کروں گا تجھ کو اللہ قبول کرتا ہے تو پرہیزگاروں سے تو

مَنْزِل ۲

یہ شعر جاہلیت کا ہے اس کا کہنے والا معلوم نہیں (کذا فی الہدایۃ والشفاء) (۱۲ منہ) (۱) یعنی اللہ کی نافرمانی کرنے والے لوگوں پر افسوس نہ کر۔ (۲) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۳) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۴) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۵) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۶) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۷) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۸) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۹) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۱۰) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۱۱) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۱۲) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۱۳) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۱۴) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۱۵) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۱۶) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۱۷) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۱۸) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۱۹) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۲۰) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۲۱) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۲۲) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۲۳) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۲۴) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۲۵) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۲۶) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۲۷) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۲۸) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۲۹) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۳۰) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۳۱) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۳۲) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۳۳) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۳۴) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۳۵) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۳۶) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۳۷) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۳۸) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۳۹) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۴۰) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۴۱) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۴۲) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۴۳) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۴۴) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۴۵) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۴۶) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۴۷) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۴۸) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۴۹) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۵۰) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۵۱) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۵۲) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۵۳) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۵۴) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۵۵) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۵۶) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۵۷) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۵۸) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۵۹) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۶۰) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۶۱) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۶۲) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۶۳) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۶۴) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۶۵) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۶۶) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۶۷) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۶۸) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۶۹) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۷۰) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۷۱) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۷۲) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۷۳) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۷۴) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۷۵) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۷۶) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۷۷) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۷۸) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۷۹) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۸۰) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۸۱) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۸۲) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۸۳) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۸۴) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۸۵) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۸۶) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۸۷) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۸۸) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۸۹) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۹۰) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۹۱) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۹۲) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۹۳) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۹۴) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۹۵) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۹۶) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۹۷) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۹۸) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۹۹) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۱۰۰) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔

گستاخانہ جواب دیا اور ڈھٹائی سے ان کی بے اصلی بات کہہ دی (۱۲ منہ) (۲) یعنی اللہ کی نافرمانی کرنے والے لوگوں پر افسوس نہ کر۔ (۳) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۴) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۵) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۶) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۷) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۸) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۹) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۱۰) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۱۱) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۱۲) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۱۳) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۱۴) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۱۵) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۱۶) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۱۷) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۱۸) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۱۹) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۲۰) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۲۱) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۲۲) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۲۳) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۲۴) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۲۵) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۲۶) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۲۷) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۲۸) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۲۹) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۳۰) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۳۱) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۳۲) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۳۳) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۳۴) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۳۵) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۳۶) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۳۷) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۳۸) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۳۹) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۴۰) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۴۱) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۴۲) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۴۳) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۴۴) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۴۵) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۴۶) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۴۷) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۴۸) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۴۹) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۵۰) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۵۱) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۵۲) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۵۳) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۵۴) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۵۵) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۵۶) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۵۷) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۵۸) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۵۹) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۶۰) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۶۱) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۶۲) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۶۳) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۶۴) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۶۵) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۶۶) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۶۷) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۶۸) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۶۹) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۷۰) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۷۱) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۷۲) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۷۳) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۷۴) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۷۵) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۷۶) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۷۷) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۷۸) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۷۹) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۸۰) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۸۱) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۸۲) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۸۳) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۸۴) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۸۵) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۸۶) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۸۷) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۸۸) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۸۹) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۹۰) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۹۱) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۹۲) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۹۳) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۹۴) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۹۵) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۹۶) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۹۷) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۹۸) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۹۹) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔ (۱۰۰) یعنی ان کی نافرمانی کی وجہ سے ان کو سزا ملی ہے۔

لَئِنْ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ
تو البتہ اگر تو بڑھائے گا میری طرف اپنا ہاتھ کہ مجھ کو مارے میں نہیں بڑھانے والا

يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ
اپنا ہاتھ تیری طرف کہ تجھ کو مارے میں ڈرتا ہوں اللہ سے جو رب ہے

الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَ
سارے جہان کا ۝ میں چاہتا ہوں کہ تو پھرے میرا گناہ

اِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا
اور اپنا گناہ پھر ہو تو دوزخیوں میں اور یہ ہے

الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ
بدلہ بے انصافوں کا ۝ پھر اس کو راضی کیا اس کے جی نے اپنے بھائی کے

فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ فَبَعَثَ اللّٰهُ
مارنے پر پھر اس کو مار ڈالا پھر ہو گیا نقصان والوں میں ۝ پھر بھیجا اللہ نے

غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ
ایک کوا کہ کھودتا تھا زمین کو تاکہ دکھاوے اس کو کہ کیونکر چھپاوے

سَوْءَةَ اَخِيْهِ ۚ قَالَ يٰوَيْلَتٰى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ
شرم اپنے بھائی کی بولا ہائے خرابی میری کیا میں عاجز ہوا

مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ
اس کوے جیسا کہ چھپاؤں شرم اپنے بھائی کی پھر ہو گیا

مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۝ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى
پچھتانے والوں میں ۝ اس سبب سے لکھ دیا ہم نے

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ
بنی اسرائیل پر کہ جو کوئی مار ڈالے کسی جان کو بغیر اس کے کہ جان لے

جس کا تنہا وارث (اہم یہ ہوگا کہ اسے اپنے مقتول بھائی کی نعش پہنچانے کی ترکیب سوجھ گئی ورنہ کوا جب دان نہ ملا تو دیر یا سویر کے بعد اس کو بھی کوے کا دانہ مل جاتا ہے) جیل کو بھی کوے کا دانہ سمجھ کر کیا اس لاش کو قرآن مجید نے مثل سے بیان کیا ہے قصہ ۱۰ میں ہے فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ ۱۰ تو صبح کو پچھتانے والوں میں ہوا مائدہ ۱۰ میں ہے فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِیْنَ ۱۰ تو صبح کو ٹوٹے والے ہوئے ب ۱۰ ع ۱۰ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَ مَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَ لَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَیِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْۤا اَوْ یُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

۲۷۵

اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ
یا فساد کرنے کے لئے کسی شخص کو قتل کرے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے ایک شخص کو
وَ مَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَ
زندہ کر دیا یعنی بچا لیا اس نے گویا سب لوگوں کو زندہ کر دیا سب لوگوں کو
لَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَیِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ كَثِیْرًا
اور البتہ آ چکے ان کے پاس ہمارے رسول ساتھ کھلے ہوئے حکم کے پھر بہت لوگ ان
مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝ اِنَّمَا
میں سے اس کے بعد بھی زمین میں حد سے بڑھنے والے ہیں ہی
جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ
سزا ان لوگوں کی جو لڑائی کرتے ہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور
یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْۤا اَوْ
دوڑتے ہیں ملک میں فساد کرنے کو یہ کہ قتل کر دیئے جائیں یا
یُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ
سولی پر چڑھائے جاویں یا کاٹ دیئے جاویں ان کے ہاتھ اور پاؤں
خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ
مخالف جانب سے یعنی یا دور کر دیئے جاویں اس زمین سے یہ ان کی رسوائی ہے
فِی الدُّنْیَا وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝
دنیا میں اور ان کے لئے آخرت میں عذاب ہے بڑا
اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ ۚ
مگر جو لوگ توبہ کر چکے ہیں پہلے اس سے کہ تم قابو پاؤ ان پر
فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝
تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے بڑی دیر سے

۵ ع ۲

مائدہ ۵

گناہ میں دوا دل بھی شریک ہے اور ایک کو جلانا تو جیسا سب کو جلانا یعنی قاتل کے ہاتھ سے جو ہارا ف اول یا ہارا کو قرآن نے کافر کہا ہے مگر جرم ہلاکت والے کی سزا میں اب اس کا بیان کیا کہ تو کوئی اڑائے اللہ اور رسول سے یعنی جو اسلام کے مخالف ہو کر ملک کو خرابی کرے دوڑتے کو دیکھ کر ہنسے یا ہنسی کرے یا بھی کرے یا ڈاکہ مارے یا چوری کرے یا بلوا اور فساد کرے یا قتل کرے یا قتل کرنے کی تدبیر کرے یا قتل کرنے کی تدبیر کرنے والوں کی مدد

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَ
جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا
وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ۝ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ
وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ
مُّقِيْمٌ ۝ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا
اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ
وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ
ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ

اَللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ
اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہی کی سلطنت ہے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَ
آسمانوں اور زمین کی عذاب کرے جس کو چاہے اور
يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۹﴾
بخشے جس کو چاہے اور اللہ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے ۔
يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ
اے رسول نہ غم کریں تجھ کو جو دوڑتے ہیں
فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ
کفر میں وہ لوگ جو کہتے ہیں ہم ایمان لائے منہ سے
وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ
اور ان کے دل ایمان نہیں لائے اور وہ جو یہودی ہیں
سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ
جاسوس ہیں جھوٹ کے جاسوس ہیں دوسری جماعت کے جو تیرے
يَاْتُوْكَ ۭ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ
پاس نہیں آئے ۔ پھیرتے ہیں بات کو اپنی جگہ سے پیچھے کہ
يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ
کہتے ہیں اگر تم کو یہ حکم دیا جائے تو قبول کر لینا اور اگر یہ حکم
تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ
نہ دیا جائے تو بچتے رہنا اور جس کو اللہ گمراہ کرنا چاہے سو تو
تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ
اس کے لئے کچھ نہ کر سکے اللہ کے آگے ۔ وہ لوگ ہیں کہ نہیں کرنا چاہا اللہ

ع ۲ اقصی الاول جزو ۶

اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۚ وَلَهُمْ فِي
کہ پاک کرے ان کے دل ۔ ان کو دنیا میں رسوائی ہے اور ان کو
الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ
آخرت میں بڑا عذاب ہے ۔ جاسوس ہیں جھوٹ کے کھانے والے
لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ
حرام کے پھر اگر آویں تیرے پاس تو انصاف کر دے ان میں یا ٹال جا
عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـــًٔا ۭ
ان سے اور اگر ٹالے گا ان سے تو وہ تیرا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے
وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
اور اگر انصاف کرے تو انصاف کر ان میں ٹھیک ۔ اللہ دوست رکھتا ہے
الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا
انصاف والوں کو ۔ اور کیونکر تجھ کو منصف بناتے ہیں ان کے پاس توریت ہے اس میں
حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ
اللہ کا حکم پھر پھر جاتے ہیں اس کے پیچھے اور یہ لوگ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ
ایمان والے نہیں ۔ ہم نے اتاری توریت اس میں ہدایت اور روشنی

منزل ۲

یہ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا ۔ یہ معطوف ہے اور یہ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ کے دوسرے فریق یا جانب پر ہے دونوں قسم کے کفر عالمہ کرتے تھے حضرت عبد اللہ سلام کو مدینہ میں کفر اور تصنیف تحریف کر کے موصوف قرآن ف اس پر فرمایا کہ کوئی تعجب نہ کرے کہ یہ کیونکر توراۃ کی خلاف ورزی کرتے تھے ۔ اس میں یہود سے شاید وہ بیٹھے ہوتے تھے حضرت کے پاس آ کر وعدہ کرتے تھے اللہ نے آپ کو بچا رکھا ہے جو حکم توراۃ میں ہیں کے بموجب ہم تیرا فیصلہ کریں گے ف یعنی ہمارے لیے کتابیں ہیں ہمیں ان کو خلاف کرنا ضرور کر کرتم کو خوب کرتے ہیں

ق الرحمٰن ف ۱۳ ہم تم کو دیتے ہیں رحم فرمانا نازل فرمانا ۱۲ منہ ف ۱۴ حضرت کے زمانہ میں توراۃ کے دو نسخے تھے ایک زیادہ صحیح اس کا حضرت ہارون کے خاندان میں تھا اس کو اس زمانہ کے یہود نہیں دیتے تھے اور دوسرا نسخہ عام تھا اس کو یہود دیتے تھے حضرت نے ان سے ملاقات کر کے اس کا پتہ لگا لیا ۱۲ منہ ف ۱۵ حضرت علی علیہ السلام حکایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے مجھ کو یمن کی طرف بھیجا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو بھیجتے ہیں ایسی قوم کی طرف کہ ان میں بڑے بڑے عالم ہیں اور میں نوجوان ہوں مجھ کو کیا معلوم کہ ان سے کیونکر فیصلہ کروں گا آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ اللہ تیرے دل کو ہدایت دے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا جب دو شخص تیرے پاس آئیں تو تو پہلے کی بات سن کر فیصلہ نہ کر دوسرے کی بات سن کر فیصلہ کر تب تجھ کو معلوم ہوگا کہ فیصلہ کس طرح کرنا چاہیے ۱۲ منہ ف ۱۶ یعنی مستعد آن شاء اللہ ف ۱۷ یعنی ہم جاسوس ہیں ان کی خبر لاتے ہیں ۱۲ منہ

أَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّ
کہ وہ پاک کرے ان کے ان کے لئے دنیا میں ذلت ہے اور
لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ سَمّٰعُوْنَ
ان کے آخرت میں بڑا عذاب ہے بڑے جاسوس ہیں
لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ
جھوٹ بولنے کے کھانے والے حرام کے پھر اگر وہ آئیں
فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ
تو فیصلہ کر ان میں یا منہ پھیر ان سے اور اگر
تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنْ
تو منہ پھیرے ان سے تو وہ تیرا کچھ نہ بگاڑیں گے اور اگر
حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
تو فیصلہ کرے تو فیصلہ کر ان میں انصاف سے بیشک اللہ
يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَ
دوست رکھتا ہے انصاف کرنے والوں کو اور کیونکر تجھ کو حاکم بناتے ہیں
عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ
حالانکہ ان کے پاس توریت ہے جس میں حکم ہے اللہ کا پھر پھر جاتے ہیں
مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝
اس کے بعد اور یہ لوگ ایمان والے نہیں
اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ
ہم نے اتاری توریت اس میں ہدایت اور روشنی
يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ
حکم کرتے تھے اس پر نبی جو تابع تھے اللہ کے
ع ١٠

سفر ٦

ف ١٠

ف ١١

ف ١٢

ف ١٣

ف ١٤

ف ١٥

ف ١٦

ف ١٧

ف ١٨

ف ١٩

ف ٢٠

ف ٢١

ف ٢٢

ف ٢٣

ف ٢٤

ف ٢٥

ف ٢٦

ف ٢٧

ف ٢٨

ف ٢٩

ف

هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا
یہود کو اور حکم کرتے تھے درویش اور عالم اس واسطے کہ وہ نگہبان ٹھہرائے گئے تھے

مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا
اللہ کی کتاب پر اور اس کی خبر پر گواہ تھے سو تم نہ

تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا
ڈرو لوگوں سے مجھ سے ڈرو اور مت خریدو

بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۚ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ
میری آیتوں پر کچھ مول تھوڑا اور جو کوئی حکم نہ کرے ساتھ

اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ
موافق اس کے جو اللہ نے اتارا ہو وہی لوگ ہیں کافر اور

كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَ
لکھ دیا ہم نے اوپر ان کے اس کتاب میں کہ جی کے بدلے جی اور

الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ
آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے

بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۭ
بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کو بدلہ ہے برابر

فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۭ وَمَنْ
پھر جس نے معاف کر دیا تو وہ گناہ سے پاک ہو گیا اور جو کوئی

لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
حکم نہ کرے اس کے موافق جو اللہ نے اتارا سو وہی لوگ ہیں

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى
ظالم اور پیچھے بھیجا ہم نے انہی کے قدموں پر عیسیٰ

مریم ۲

کے لئے وعید شدید ہے جو تورات پر عمل نہ کریں اور معاملات کا فیصلہ اس کے احکام کے مطابق نہ کریں۔ ایسے لوگوں کو وہ قرار دیا ہے کہ اصل میں نہ کرنا ایک کمی کوتاہی ہے جس سے آدمی کافر نہیں ہو جاتا اس لئے عمل نہ کرنے اور اس کے مطابق فیصلہ نہ کرنے سے اور یہ ہے کہ اس کے احکام کی صداقت اور حقانیت کا اعتقاد نہ رکھے اس طرح یہاں عمل نہ کرنے کا کامل درجہ اور اپنے الحکم کان شاء الفعل المطلب والجوارح (کسی اور جگہ ہے) اور یہ عمل القلب وَهُوَ التصديق واللتزام فی کفر من انکر بعضہ دون بعض آنزل اللہ تعالیٰ (پس وہ شخص جو کسی حکم کو نہ مانے جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہو۔ من لم یحکم) اذ المراد بعتقد انہ حکم اور اسی طرح آئندہ احکام میں جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام پر اعتقاد نہ رکھیں اور ان پر عمل نہ کریں وہ کافر ہیں۔ ظالم میں اتنا سخت ہیں یہود و نصاریٰ ہی سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ قرآن اسلام قرآن مجید میں اور احادیث میں اللہ اور رسول کے بیان کردہ احکام پر اعتقاد نہ رکھنے والوں پر عمل نہ کرنے والوں کو ظالم کہا گیا ہے۔ ۵۴ یہ تورات میں قصاص کے حکم کو ذکر ہے۔ یعنی ہم نے تورات میں یہود پر قصاص نفس اور قصاص اعضاء اور قصاص جروح کو فرض قرار دیا تھا اور حکم دیا تھا کہ مقتول کے بدلے قاتل کو قتل کیا جائے اور اگر کوئی شخص دوسرے شخص کا عضو کاٹ ڈالے تو اس کا بھی وہ عضو کاٹا جائے اور اگر کوئی کسی کو زخمی کر دے تو اسے بھی زخمی کیا جائے۔ ہم لوگوں نے ان حدود کو قائم نہ کیا اور ایسے مرتکب اور شریف دشمنوں کا انتقام لیا کرتے تھے اور یہ ہے اصل معنی ان آیات قصاص کی۔ اصل میں ثابت قصاص تھا۔ مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کے قائم مقام کر دیا گیا فَمَنْ تَصَدَّقَ الخ جس نے اپنا ثابت قصاص معاف کر دیا تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔ ۵۵ یہاں ان لوگوں کو ظالم فرمایا ہے جو تورات میں نازل شدہ احکام قصاص پر عمل نہ کریں جیسے کہ یہود کے علماء کیا کرتے تھے وہ شخص اور وہ علماء ہی ظالم ہیں۔ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک طرف تورات کے تصدیق کنندہ تھے اور دوسری طرف خود بھی صاحب کتاب تھے ان کو ہم نے انجیل دی جس میں تورات کی طرح ہدایت کی روشنی تھی وہ مُصَدِّقًا جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام تورات کے احکام کی تصدیق کرتے تھے اسی طرح انجیل بھی تورات کی مصدق تھی۔

فتح الرحمٰن ۵۴ یعنی جتنا معلوم کر دہ ہو نہ کہ حکم الٰہی است و اظہار علم ہو ۵۵ یعنی ہو ش اور بیدار گشت ہو

ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ
مریم کے بیٹے تصدیق کرنے والا تورات کی جو اس سے
وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّ
اور اس کو دی ہم نے انجیل جس میں ہدایت اور روشنی تھی اور
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى
تصدیق کرتی تھی اپنے سے اگلی کتاب تورات کی اور راہ بتانا اور
وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ
نصیحت کرنا ڈر رکھنے والوں کو اور چاہیے کہ حکم کریں انجیل
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
موافق اس کے جو حکم اتارا اللہ نے اس میں اور جو کوئی حکم نہ کرے موافق اس کے جو حکم
فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ
اتارا اللہ نے تو وہی لوگ ہیں نافرمان اور ہم نے اتاری تجھ پر
الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ
کتاب سچی تصدیق کرتی اگلی
الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ
کتابوں کی اور نگہبان ان پر سو تو حکم کر ان میں موافق
اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ عَمَّا جَاۗءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ
اس کے جو اتارا اللہ نے اور نہ چل ان کی خواہش پر جو چھوڑ کر آیا تجھ کو سچ
لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ
ایک کو دیا ہم نے تم میں سے بنا کر ایک دستور اور راہ اور اگر
اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ
اللہ چاہتا تو تم کو ایک دین پر کر دیتا لیکن چاہتا ہے کہ تم کو آزمائے

صلے ۱۵

اھواء ھم عما جاءک (رد ۲ ودارک ۲ ص ۲۲۳) یعنی آپ کے پاس جو حق آیا کہ اس سے اعراض کرتے ہوئے آپ ان کی خواہشات کا اتباع نہ کریں ۸۹ شرعۃ ومنہاجا دونوں لفظ متحد المعنی ہیں دونوں کے معنی راستے کے ہیں اور دونوں سے مراد دین ہے اسے شریعۃ الغرور ومنہاج کے اعتبار سے اور منہاج اس پر چلنے کے اعتبار سے کہا جاتا ہے۔ بعض مفسرین نے دونوں میں یہ فرق بیان کیا ہے کہ شرعۃ سے احکام فرعیہ اور منہاج سے احکام اعتقادیہ مراد ہیں محمود ابن حمزہ الکرمانی نے کہا ہے الشرعۃ الاحکام الفرعیۃ وقولہا ومنہاجا ج الاحکام الاعتقادیۃ فالیس بشیء (سر وحسن ۲ ص ۲۰۰)۔ یہاں اس کتاب کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کی تکذیب وی فرمایا ہوا حضرت کے لئے جو حکم دین ظہور کر جاتا وہ اس پر عمل کریں۔ جو لوگ ایک پیغمبر کے زمانے میں ہوتے ہیں وہ اسی کی امت کہلاتے ہیں اور اللہ اس کے دین کی بڑی تاکید کرتا ہے اس کے بعد جب دوسرا پیغمبر آجاتا ہے اس کی آمد سے امت بدل جاتی ہے اور اب کافرین واجب الاتباع ہو گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت تک

فتح الرحمن صلے ۱۵ یعنی قرآن والا نہ قرآن ہوا ہی سا تو ۱۲۔

لوگوں کے لئے تورات کو دین مقرر کیا گیا اس کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک انجیل ہی کا دستور العمل تھا پھر حضور علیہ السلام کی بعثت سے تورات و انجیل منسوخ ہو گئیں اور تمام دنیا کے لئے قرآن مجید شریعت مستقلہ قرار پایا اور سب پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے قرآن اور دین کا ماننا لازم اور فرض ہوا سو یہود و نصاریٰ پر تورات اور انجیل پر عمل کرنا اس وقت ضروری تھا جب وہ قرآن کی آمد سے پہلے منسوخ نہیں ہوئی تھیں استثنا دت جزء ۳۰ یعمل اھل الکتاب من معاصری بعثۃ اللہ علیہ وسلم علی الاقتصار بحکمہ علیہ الصلوٰۃ والتکلم بما انزل اللہ تذل الیہ من الصحف (روح المعانی جزء ۶ صفحہ ۵۵)

ف۱ اگر اللہ تعالیٰ یا جبر تمام لوگوں کے دلوں میں اپنا خوف داخل کر کے ان کو دین توحید پر قائم کر کے ایک ہی امت بنا دیتا تو اس میں کسی کو کچھ کلام کی گنجائش نہ ہوتا لیکن یہ چیز اس کی حکمت کے خلاف تھی کیونکہ اس طریق ان کی آزمائش نہیں ہو سکتی تھی اس لئے اس نے بندوں کو اختیار دے دیا کہ وہ عقل اور غور و فکر سے سوچ سمجھ کر اپنی مرضی سے جو طریقہ راستہ اختیار کریں اس طریق کا ثواب یا عذاب ہونے کا مدار ان میں سے کون نیکی کی طرف دوڑتا ہے اور کون برائی اختیار کرتا ہے اس (اختیار) کے بعد آخرت میں سب اللہ کے سامنے حاضر کئے جائیں گے اور وہ آپ کو اس کے اعمال کے مطابق جزاء سزا دے گا۔ قرآن مجید میں اکثر مقامات میں تمام لوگوں کو ایک امت بنانے کی حکمت بیان نہیں کی گئی اس مقام کے قریب سے ان تمام مقامات میں یہ حکمت خود بخود مفہوم ہو گی شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً (سورہ ہود) اور شوریٰ میں فرمایا وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً اور سورہ رعد میں ہے وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا اسی طرح سورہ یونس میں ارشاد ہے وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا ان تمام آیتوں میں وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ کی خبر محذوف ہو گی۔ **ف۲** اَنْ اَحْكُمْ محذوف کا مفعول ہے یا یہ اَنْ اَتْلُ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ میں الْكِتٰبَ پر معطوف ہے یعنی جس طرح ہم نے آپ پر کتاب نازل کی اسی طرح ہم حکم نازل کیا وَاَحْكُمْ بَيْنَهُمْ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دار کیا کہ آپ یہود کے ساتھ معاملہ میں بہت چیلنج سے بچتے رہیں کہیں وہ آپ کو کسی معاملہ میں فیصلہ سے بہکا نہ دیں۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا اگر وہ آپ کے فیصلہ کو نہ مانیں تو آپ تعجب نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو نیکی میں ان کے گناہوں کی سزا دینا چاہتا ہے چنانچہ یہود کو اپنی سرکشی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی دنیا میں بھی سزا دی گئی کہ قتل ہوئے، رکھ جلاوطن ہوئے۔ اور آخرت کے ساتھ جزیہ قبول

فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ
اپنے دیئے ہوئے کاموں میں سو تم دوڑ کر لو قوت حاصل کرنے اللہ کے پاس تم سب کو
جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝
پہنچنا ہے پھر جتا دے گا تم کو جس بات میں تم کو اختلاف تھا
وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ
اور یہ کہ فیصلہ کر ان میں موافق اس کے جو کہ نازل فرمایا اللہ نے اور مت چل
اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْ
ان کی خواہش پر اور ڈرتا رہ ان سے کہ تجھ کو بہکا نہ دیں کسی
بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ
حکم سے جو اللہ نے اتارا تجھ پر پھر اگر وہ نہ مانیں تو جان لے کہ
اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ
اللہ نے یہی چاہا ہے کہ پہنچا دے ان کو بعض گناہوں کی ان کے
وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝ اَفَحُكْمَ
اور لوگوں میں بہت بے فرمان ہیں اب کیا حکم
الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۭ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ
جاہلیت کے وقت کا چاہتے ہیں اور اللہ سے بہتر کون ہے
حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
حکم کرنے والا یقین کرنے والوں کے واسطے اے ایمان والو
لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَاۗءَ ۘ بَعْضُهُمْ
مت بناؤ تم یہود و نصاریٰ کو دوست وہ آپس میں
اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ
دوست ہیں ایک دوسرے کے اور جو کوئی تم میں سے دوستی کرے ان سے تو وہ انہی میں سے ہے

کرنے پر راضی ہوئے اس بعد یہود پر الجلاء والجزیۃ والقتل کا بیان (زجاجی) **ف۳** پہلے یہود میں فرمایا فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ ان آیت میں بالقسط کی قید بڑھا کر فرمایا فَاحْكُمْ بَّيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اس کے اعتبار سے بالقسط کی قید ۵ آیتوں کے بعد ۳ آیتوں میں ہے اور اسی طرح وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور فرمایا اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَاۗءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۭ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ عَمَّا جَاۗءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۭ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَاۗءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی جو امر خلاف شرع نہ ہو اس میں ان کی اطاعت لازم ہے **ف۲** مقصد یہ حاصل ان آیات الزام سے ثابت ہوا کہ کتاب خدا جو بھی نازل کی ہے اس کا بجا لانا لازم ہے اور اس کے عمل کی مقصود دین آیات بیان کرنا ہے کہ وہ قصہ شیطانی (زوائد) اور بعد میں نہ آئے تھے اور تحریف کرتے تھے اور قتل کے بدلے خون بہا لیتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہی کیا کی گئی کہ تحریف کی

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتَرَى
اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالم لوگوں کو اب تو دیکھے گا جن
الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ
کے دلوں میں ہے دورخی وہ گھستے ہیں ان میں
يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ۭ فَعَسَى
کہتے ہیں ہم کو ڈر ہے کہ ہم پر آجاوے پھر کوئی حادثہ تو پھر
اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا
کیا عجب اللہ فتح دے یا اور کوئی حکم اپنے پاس سے تو یہ
عَلٰي مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَقُوْلُ
اپنے جی کی چھپی بات پر شرمندے ہو بیٹھیں گے اور
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ
مسلمان کہیں کیا یہ وہی لوگ ہیں جو قسمیں کھاتے تھے اللہ کی تاکید
اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۭ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ
کی ساتھ ہیں ہمارے ساتھ ہیں برباد گئے ان کے عمل
فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ
پھر رہ گئے نقصان میں اے ایمان والو شامل ہو کوئی
يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ
تم میں پھرے اپنے دین سے تو اللہ عنقریب لاوے گا بھی قوم کو
يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ
کہ اللہ ان کو چاہتا ہے اور وہ اللہ کو چاہتے ہیں نرم دل ہیں مسلمانوں پر زبردست ہیں
عَلَي الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا
کافروں پر لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں اور
يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَاۗىِٕمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ
کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے ڈرتے نہیں یہ اللہ کا فضل ہے دیتا ہے جس کو

صفحہ نمبر ۲

ہونے کی وجہ سے وہاں کی اعوانوں نے بشارت بتائی ہے غرض ہم یہودیوں کے دوہم ضمیر منافق کی وجہ سے طرح طرح سے مسلمانوں کی طرف سے مال بدراں کے مقابلہ میں تم سب کا مکمل بیان مسلمانوں نے ایسے منافقین کو اپنے قسمیں کر کے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین دلایا تھا کہ آپ کے دین پر ہیں اور وقت آنے پر یہود کے مقابلہ میں آپ کی مدد کریں گے لیکن وقت آنے پر انہوں نے مسلمانوں کے بجائے یہودی امداد کی اور مسلمان مرتد آور ہوئے اس پر مسلمانوں نے تعجب سے کہا کہ کیا ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے قسمیں دیدے کر عہد کیا تھا کہ وہ مسلمانوں کا ساتھ دیں گے مگر ان کے کرتوتوں سے ان کا نفاق ظاہر ہو گیا۔ حبطت اعمالھم ان کے تمام اعمال ضائع اور بے نتیجہ ہو گئے اور ان پر خسارت

موضح قرآن ف۔ یعنی سازشی باتوں سے روکتی ہیں کہ ہم پر گردش نہ آجاوے یعنی مسلمان مغلوب ہو جاویں تو ان کی دوستی ہمارے کام نہ آوے سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب قریب ہے کہ اللہ کی طرف سے جو ان مسلمانوں کی جیت ہو گی کچھ اور حکم آوے تو یہ لوگ کافر ملے ہوئے ہیں ان باتوں کو خیال نہ فرماویں اور حکم فرمایا ہوا پر عمل کرنے کا۔

فتح الرحمٰن ف۔ یعنی اختلال دارد کہ مراد است بزوال اسلام اختلاس نمودنست و خیرات خصلت است۔

يُخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ
ڈرتے نہیں کسی کے الزام سے یہ فضل ہے اللہ کا دے گا
مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ
جس کو چاہے اور اللہ گنجائش والا ہے خبردار ہے تو
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ
اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے ہیں جو کہ
الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝ وَ
نماز پڑھتے ہیں اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور وہ عاجزی کرنے والے ہیں اور
مَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ
جو کوئی دوست رکھے اللہ کو اور اس کے رسول کو اور ایمان والوں کو تو
حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اللہ کی پارٹی ہی سب پر غالب ہے اے ایمان والو
لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا
مت بناؤ ان لوگوں کو جو تم سے پہلے جنہوں نے بنا لیا تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل
مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ
وہ لوگ جو کتاب دیئے گئے تم سے پہلے اور نہ کافروں کو
اَوْلِيَاۗءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِذَا
یار دوست اور ڈرو اللہ سے اگر ہو تم ایمان والے اور جب
نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۭ ذٰلِكَ
تم پکارتے ہو نماز کے لئے تو وہ ٹھہراتے ہیں اس کو ہنسی اور کھیل یہ
بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ
اس واسطے کہ وہ لوگ ہے عقل میں پھر کہہ اے کتاب والو

ع ۱۲

عنوب: یعنی غالب اور سرکش کہ کبھی جھک ہے بھی وہ اپنے موس بھائیوں کے سامنے عاجز اور ان پر مہربان ہوں گے لیکن کافروں کے آگے کبھی نہیں جھکیں گے اور ان کے سامنے کبھی نہیں جھکیں گے وہ اللہ کی راہ میں محض اللہ کی خوشنودی کے لئے اعداء کے دین کی مدد بھی کی طرح جہاد کریں گے اور کسی کی ملامت کی پروا نہیں کریں گے ۵۵ یہود و نصاریٰ کی دوستی سے منع کرنے کے بعد فرمایا تمہاری دوستی صرف اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں سے ہونی چاہئے تم بھی سے دوستی اور موالات کر و یہی نہایت درست ہیں۔ یہود و نصاریٰ تو کیا ہیں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ تمہارے کبھی دوست نہیں بن سکتے۔ وجہ الظہور ان اللہ تعالیٰ لما نہی المؤمنین المخلصۃ عن موالاۃ الکفار امر فی ھذہ الآیۃ بالاٰ من یجب موالاتہ الخ یعنی جب اللہ تعالیٰ نے دل ہونے کا حکم دیا ہے کہ وہ کافروں سے دوستی اسی پر ہم کرسکیں اور اسی کو کافر سمجھیں۔ اللہ کے رسول کی ولایت سے مراد یہ ہے کہ آپ کا اتباع کیا جائے اور آپ کے تمام حقوق محبت سے ادا کئے جائیں اور مومنین کی ولایت سے مراد یہ ہے کہ آپس میں محبت و اتفاق سے رہیں اور دینی کاموں میں باہم تعاون کریں ۵۶ یہ پہلے موصول الذین امنوا سے بدل ہے وھم راکعون یقیمون اور یؤتون الزکوٰۃ کے حال سے حال ہے اور رکوع کے معنی میں۔ خاشعون متواضعون للہ تعالیٰ (روح ج ۶ ص ۲۲۶) علامہ خازن نے لکھا ہے کہ رکوع سے یہاں خضوع مراد ہے۔ المراد من الرکوع ھھنا الخضوع والمعنی ان المؤمنین یعلمہم ویزکون وھم متعادون خاضعون لا ذل ولا مھانۃ (خازن ج ۲ ص ۴۵) ایمان والوں کی صفتیں بیان ہیں سے دوستی رکھنی چاہئے یعنی وہ نماز پڑھا کرتے اور دوسرے تمام اعمال بھی اس اخلاص و تشرع و تواضع سے بجا لاتے ہیں اور ان کے اعمال

شائبہ نفاق و ریا سے پاک ہوتا۔ بعض کی یہ صفات بیان کر کے منافقین سے احتراز کرنے کی تعلیم دینا مقصود ہے کیونکہ وہی موصوف ہونے کے مدعی تھے۔ المراد بذکر ھذہ الصفات تعمیم المؤمنین لیدخل فیہ الذین لھم ھذہ الصفات کالذین ذکروا (معالم ج ۲ ص ۴۵) ۵۷ یعنی اگر تم کافروں کو اپنا دوست بناؤ گے تو اللہ تعالیٰ اس کے رسول کی اللہ علیہ وسلم اور مومنین سے دوستی اور محبت برقرار نہ رکھے گا۔ اللہ اور اس کے رسول کی پوری پوری اطاعت اور فرمانبرداری کرنے میں اور ایمان والوں کے خلاف بغض و عداوت نہیں رکھنے میں کہ ان سے اتحاد و اتفاق کے ساتھ رہنے میں تو یہ گروہ کتنا بڑی طاقت ہے۔

موضح قرآن ف جب حضرت کی وفات ہوئی بعض عرب سے پھرے تو حضرت صدیق نے ان سے مسلمان بنانے کی بہت جہاد کر کر دیا کہ تمام عرب پھر مسلمان ہوئے۔ ان کے حق میں بشارت ہے **ف۵** بیٹھے ہو اور بیٹھے مشرک لوگوں کی آواز پر ہنستے۔ یہ ان کی بے عقلی تھی۔ اللہ کی بڑائی میں ہیں ہنسنے۔

اللہ کی جماعت ہیں اور اللہ کی جماعت ہی انجام کار غالب اور کامران ہوتی ہے۔ یہ اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں سے محبت و موالات کرنے کی ترغیب ہے ۱۰۳ پہلے یہود و نصاریٰ کی موالات سے منع فرمایا اب یہاں ان کا نقص بیان کتاب اور مخلص سے استہزا اور محبت کرنے سے منع فرمایا۔ الذین اتخذوا دینکم ھزوا و لعبا من الذین سے منافقین اہل کتاب مراد ہیں جنہوں نے دین اسلام کو ایک کھیل اور مذاق بنا لیا تھا کیونکہ جب وہ مسلمانوں کے پاس آتے تو کہتے کہ ہم مومن ہیں اور جب اپنے سرداروں کے پاس جاتے تو کہتے ہم تمہارے دین پر ہیں یہاں مسلمانوں کی نمازوں میں ہم تمسخر اڑانے کو شریک ہو جاتے ہیں۔

هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ
کیا تم عیب نکالتے ہو ہم پر سوا اس کے کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس
اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ
پر جو ہم کو اترا اور جو پہلے اترا اور یہ کہ تم میں اکثر
فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ
نافرمان ہیں تو کہہ میں بتاؤں تم کو بدتر ان سے کس کی وجہ سے
مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ
جو ٹھہرا ہے اللہ کے ہاں وہ جس پر اللہ نے لعنت کی اور جس پر غصہ ہوا
وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ
اور ان میں سے بندر بنا دیا اور بھٹوں کو سور اور جنہوں نے شیطان کی
اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۶۰﴾
وہی برے درجہ کے اور بیچ راہ سے بہکے ہوئے ہیں سیدھے راہ سے
وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَ
اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ وہ داخل ہوئے تھے کفر
هُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا
کو اور وہی نکلے گئے اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ
يَكْتُمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ
چھپاتے تھے اور تو دیکھے گا بہتوں کو ان میں سے کہ دوڑتے ہیں خطا
فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ
کام اور ظلم اور حرام کھانے پر
لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۲﴾ لَوْلَا يَنْهٰهُمُ
بہت برے کام ہیں جو کر رہے ہیں کیوں نہیں منع کرتے ان کے

اس سے ان کا خاصہ نہیں ہوتا بلکہ ان کا تو عوام بھی مذاق اڑاتے ہیں۔ ۱۰۴ تم کو مومن کہو لا یہ ھذا اما الصلوٰۃ یقولون ھذا والاعمال الی انیابھا اور جب امام مسلمین وعظ و نصیحت میں مشغول ہوتا ہے یقولون لزملائھم (سلمہ عما انا فیہ فقد ذلک (کبیر ج ۳ ص ۲۰۰)

۱۰۵ پہلے فرمایا کہ جن دل کتاب نے تمہارے دین کو ایک کھیل بنا رکھا ہے ان سے معاملات نہ رکھو یہاں ان کتاب کے تمہارے دین کو ایک کھیل بنا رکھنے پر ان سے معاملات نہ رکھنے کی وجہ بیان فرمائی ہے یعنی تم کو ان کی یہ بات تو بری لگتی ہے کہ وہ تمہارے دین کی بات تمسخر کے انداز سے کرتے ہیں کیا وجہ ہے کہ تم ان کی اس بات کو برا نہیں سمجھتے کہ وہ اللہ کی ذات پر اعتراض کرتے ہیں۔ ۱۰۶ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے یعنی وہ بخیل ہے۔ نصاریٰ کہتے تھے کہ اللہ تین میں کا تیسرا ہے۔ ۱۰۷ یہود کہتے تھے کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے۔ نصاریٰ کہتے تھے کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ ۱۰۸ یہود کہتے تھے کہ اللہ فقیر ہے ہم مالدار ہیں۔ ۱۰۹ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۱۰ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۱۱ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۱۲ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۱۳ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۱۴ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۱۵ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۱۶ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۱۷ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۱۸ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۱۹ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۲۰ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۲۱ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۲۲ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۲۳ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۲۴ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۲۵ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۲۶ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۲۷ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۲۸ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۲۹ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۳۰ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۳۱ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۳۲ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۳۳ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۳۴ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۳۵ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۳۶ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۳۷ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۳۸ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۳۹ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۴۰ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۴۱ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۴۲ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۴۳ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۴۴ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۴۵ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۴۶ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۴۷ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۴۸ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۴۹ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۵۰ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۵۱ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۵۲ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۵۳ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۵۴ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۵۵ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۵۶ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۵۷ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۵۸ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۵۹ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۶۰ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۶۱ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۶۲ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۶۳ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۶۴ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۶۵ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۶۶ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۶۷ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۶۸ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۶۹ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۷۰ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۷۱ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۷۲ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۷۳ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۷۴ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۷۵ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۷۶ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۷۷ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۷۸ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۷۹ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۸۰ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۸۱ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۸۲ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۸۳ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۸۴ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۸۵ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۸۶ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۸۷ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۸۸ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۸۹ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۹۰ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۹۱ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۹۲ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۹۳ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۹۴ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۹۵ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۹۶ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۹۷ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۱۹۸ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۱۹۹ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۰۰ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۰۱ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۰۲ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۰۳ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۰۴ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۰۵ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۰۶ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۰۷ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۰۸ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۰۹ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۱۰ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۱۱ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۱۲ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۱۳ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۱۴ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۱۵ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۱۶ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۱۷ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۱۸ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۱۹ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۲۰ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۲۱ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۲۲ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۲۳ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۲۴ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۲۵ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۲۶ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۲۷ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۲۸ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۲۹ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۳۰ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۳۱ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۳۲ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۳۳ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۳۴ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۳۵ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۳۶ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۳۷ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۳۸ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۳۹ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۴۰ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۴۱ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۴۲ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۴۳ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۴۴ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۴۵ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۴۶ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۴۷ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۴۸ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۴۹ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۵۰ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر بندھا ہوا ہے ہم پر خرچ کرنے میں بخیل ہے۔ ۲۵۱ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ پیش کرے جس کو آسمانی آگ آ کر کھا جائے۔ ۲۵۲ یہود کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ ہم پر ب

الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ
درویش علماء اور علماء کو ان کی بات کہنے سے
وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝۶۳
اور حرام کھانے سے بیشک ان کا کام جو کرتے تھے
وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ۭ غُلَّتْ
اور یہود کہتے ہیں اللہ کا ہاتھ بند ہو گیا ہے
اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ
بند ہو جاویں اور لعنت ہے ان کو اس کہنے پر بلکہ اللہ کے تو دونوں ہاتھ
مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاۗءُ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ
کھلے ہیں جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے اور البتہ بڑھا دے گا
كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ
زیادہ ان میں سے جو کچھ اترا ہے تیری طرف تیرے رب کی
طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۭ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ
سرکشی اور انکار کی اور ڈال دی ہے ہم نے ان میں آپس میں
وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا
دشمنی اور بغض قیامت کے دن تک جب کبھی
لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ
لڑائی کے لئے اللہ اس کو بجھا دیتا ہے اور دوڑتے ہیں ملک میں
فَسَادًا ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۶۴ وَلَوْ اَنَّ
فساد کرتے ہوئے اور اللہ پسند نہیں کرتا فساد کرنے والوں کو اور اگر
اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ
اہل کتاب لائے ایمان لاتے اور ڈرتے ہم اتار دیتے ان سے

صفحہ ۱۰

یا تم عام حاضرین سے پارہ ۶ میں ہے اَلْعُهُوْدَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ کی عہدوں سے وفا کیا کرنا۔ التقویٰ یعنی خشیت اور خوف اللہ کی خدا ترسی دل میں رکھو کہ روز حشر میں مواخذہ ہوگا۔ **شان** عام علماء یہود ترسا کے بعد ان کے اکابر علماء کی بابت فرماتا ہے کہ یہ لوگ فرمایا مان لوگوں کو تو ہمیشہ رشوتوں اور ان کے لالچ پر دلیر پایا اسلام لفظ انہوں نے ان کی کوئی بات نہیں سنی۔ اَلْمَرْءُ هَا الْخَصِيْمَانِ يَقْضِيْ اَحَدُهُمَا اَحَدُهُمَا وَهُوَ يَعْلَمُوْنَ فَمَا اَحَدُهُمَا اَحَدُهُمَا (البقرۃ ۲۶، ۱۰۵) **شان** یہ بھی یہود کی تکذیب ہے۔ یہودیوں کی بدعہدیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر قرطاس سلطان پاس انہیں انہوں نے اپنے اعتقاد فاسد کے تحت مسلمانوں کی قہر بھری نظر کی تاب نہ لا سکے ہو جائے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب سے تکوینی اسباب کے تحت باران برسائی کو یہودی یوں کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بند ہو جاوے اور کہتے ہے ان کو اس کہنے پر ہم ان کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے اور البتہ بڑھا دے گا زیادہ ان میں سے جو کچھ اترا ہے تیری طرف تیرے رب کی سرکشی اور انکار کی اور ڈال دی ہے ہم نے ان میں آپس میں دشمنی اور بغض قیامت کے دن تک جب کبھی لڑائی کے لئے اللہ اس کو بجھا دیتا ہے اور دوڑتے ہیں ملک میں فساد کرتے ہوئے اور اللہ پسند نہیں کرتا فساد کرنے والوں کو اور اگر اہل کتاب لائے ایمان لاتے اور ڈرتے ہم اتار دیتے ان سے

موضح قرآن ف۱ یہود میں بڑا زور ان کا تھا اللہ کا ہاتھ تنگ ہونا یہ کہنا کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے ف۲ اللہ کا ہاتھ کبھی بندھا نہیں دونوں ہاتھ کھلے ہیں ف۳ ہم پر لب فرمایا تو کھلا ہوا کھلا ہوا ہر وقت اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں آل سلاطین میں بھی عقلت بگڑی کرتے ہیں کہ ہمیں سب کچھ کر سکتا ہے اللہ کچھ نہ کر سکے اور جناب آنحضرت صلعم کو ہمیشہ ستاتے رہے۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی کامل اور زور ف۲ یعنی جو کچھ ہو گیا ہو گیا اور فرمانبردار ہو جاتے ف۳ یہودیت سے مستعد تھے ہم مقصود مطلوب کی ضد ہے۔

سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ
برائیاں ان کی اور البتہ داخل کرتے ہم ان کو باغ ہیں
اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ
قائم رکھتے توریت اور انجیل کو اور جو کچھ نازل کیا گیا ان کی طرف
مِنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ
اللہ کی ان کے رب کی طرف سے البتہ کھاتے اوپر سے
اَرْجُلِهِمْ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ
کچھ لوگ ان میں سے ایک جماعت ہے بیچ کی حالت کی اور بہت سے ان میں
سَاۗءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ
برا ہے جو کام کر رہے ہیں اے رسول پہنچا دے جو کچھ
اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا
اتارا گیا تیری طرف تیرے رب کی طرف سے اور اگر نہ کرے تو
بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۭ
تو نے نہ پہنچایا پیغام اس کا اور اللہ تجھ کو بچائے گا لوگوں
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ
بیشک اللہ راہ نہیں دیتا قوم کافروں کو کہہ اے
الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰي شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَ
کتاب والو تم کسی راہ پر نہیں جب تک قائم رکھو توریت اور
الْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ
انجیل کو اور جو تم پر اترا تمہارے رب کی طرف سے اور ضرور بڑھتی ہیں
كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا
بہتوں کو بڑھنا ان کی قوم کا جو تجھ پر اترا تیرے رب کی طرف سے سخت زیادتی

مدنی ۲

وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
اور کفر کا پس غم نہ کھا کافر قوم پر بیشک جو لوگ
اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ
ایمان لائے اور جو یہودی ہوئے اور صابی اور نصاریٰ جو کوئی
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ
ایمان لایا اللہ پر اور پچھلے دن پر اور کام کیا بھلا تو نہ ڈر ہے
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ
ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے البتہ لیا ہم نے عہد
بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ۭ كُلَّمَا
بنی اسرائیل کا اور بھیجے ہم نے ان کی طرف رسول جب
جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا
آیا ان کے پاس رسول ساتھ اس کے جو نہ بھاتا تھا ان کے جی کو ایک گروہ
كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ
کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو مار ڈالتے اور سمجھے
فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ
کہ نہ ہوگی کوئی شرارت پھر اندھے ہوئے اور بہرے ہوئے پھر توجہ کی اللہ نے ان پر پھر
عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا
اندھے ہوئے اور بہرے ہوئے بہت سے ان میں اور اللہ دیکھتا ہے جو
يَعْمَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ
کام کرتے ہیں البتہ کافر ہوئے جو کہتے ہیں بیشک اللہ وہی
الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ
مسیح ہے مریم کا بیٹا اور مسیح نے کہا اے بنی اسرائیل

والاخرالخ علقمہ (روح ۳۰ ص ۱۳۵) **فائدہ** حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن میں جہاں یہود و نصاریٰ کی اجمالاً یا تفصیلاً کوئی بحث ہو وہاں صابی کے علاوہ سب اور جہاں صابی کا ذکر ہو وہاں مذکورہ بالا دونوں کے علاوہ سب۔

موضح قرآن ف۱ کہ اوپر سے چلے آتے ہیں یہ سب احکام جو اب تک ان کو زبانی فرمائے آئے ف۲ اب لکھ رہا ہے کہ صاف اہل کتاب کو کہ اگر وہ کہو اب تک یہ حکم اللہ کا تھا تو اب نہ کریں۔

فتح الرحمن ف۱ جیسا سابق کتاب سابقہ ف۲ حاصل آنست کہ گزشتہ ہا اشتمل محکم توریت و انجیل و رسل مرزبان قرآن مثل ایشان کہ حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث شود برکت فراوان نصیب ایشان می شد لیکن مخالفت کردند ایشان را بانواع بدبختی گشتند ف۳ حاصل آنست کہ اہل کتاب را بسیاری از احکام قرآن و سابق کتاب سابقہ۔

دوسرا حصہ

(۱) نفی شرک فی التصرف اور (۲) نفی شرک فعلی

۱ مبتدا بمعنی نفی شرک فی التصرف۔ پہلے حصہ میں شرک فعلی کی نفی کا بیان تھا اور اس کے بعد شرک فی التصرف کی نفی کا ذکر ہے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تسلیہ اور ان کتاب اور صاحبین پر زیادتی کا ذکر۔ مابہ اسماء سے معلوم ہوا کہ یہ حصہ ۲ رکوع پر مشتمل ہے۔ اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں جو دعوی بھی ہو دلیل کی نفی کے ساتھ آپ کا دعوی ثابت ہوتا ہے۔ جیسا کہ اصول میں مقرر ہے۔ **۲** ذکر کی نفی کی ہے جو آگے آرہی ہیں۔ **۳** اِنَّ اَکْثَرَھُمْ (فعل) اخبار آپ کے لئے ایک پیشگوئی تھی جو ٹھیک ایسی ہی ہوئی کہ اکثر کو توحید اور اس کی تبلیغ سے کوئی تعلق نہ تھا اور جنہوں نے تبلیغ کی۔ وہ طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمشافہ علماء وصوفیاء کا بھی فرض ہے کہ وہ قرآن و سنت کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کریں کہ ہر شخص نے یہ نہ کہا کہ ہم بعض فرقوں کے احکام کو بعض دنیوی مصلحتوں اور ذاتی اغراض کی وجہ سے جان بوجھ کر شرک و بدعت کا درجہ دیکر اور فرقہ ناجیہ کے خلاف رہ کر نجات کا مستحق بنیں گے تو جنہوں نے حق تبلیغ ادا نہیں کیا وہ ان کی باقی اسلام کی تبلیغ کی ذمہ لے کر یہاں ہمیشہ نہیں ہوئی۔ **۴** حق یہ ہے کہ ہر شخص تک اسلام کی تبلیغ کے لئے ہر شخص کی مخالفت، طعن و تشنیع اور ملامت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اللہ کا کلمہ بلند کرنا اللہ کا فضل ہی ہے۔ آپ کو ان کے نہ ماننے کا غم نہ کھانا چاہئے کہ آپ کی تبلیغ سے متاثر نہیں ہوتے اور ہدایت قبول نہیں کرتے تو آپ اس کا غم نہ کریں ہو گا کہ ایمان نہیں لاتے وہ جہنم میں ہوں گے اور ساتھ ہی کفر و شرک کی نحوست سے دنیا میں بھی جہاد تک جاتی ہے اور ان کو اس کی طرف سے ہدایت کی توفیق نہیں ملتی۔ **۵** اہل کتاب سے موجودہ اہل کتاب مراد ہیں۔ یہ پہلے سلسلہ سے ہے کہ تبلیغ کا ہر ممکن طریقہ اختیار کرو جیسا کہ آپ کتاب سے صاف صاف کر دیتے ہیں کہ جب تک تم تورات اور انجیل کے احکام کو قائم نہیں کرو گے یعنی شرک و غیر شرک کی حد بندی نہ ہو جائے۔ تم کچھ نہیں ہو گے۔ اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر اور قرآن پر ایمان نہیں لائے۔ اس وقت تک تمہارا کوئی دین نہیں اور تم کچھ بھی نہیں ہو۔ آج جو قرآن کو کامل دین کی کتاب کے دعوی کرنے والے مسلمان ہیں وہ حقیقت سے آنکھ بند کر لیتے ہیں کہ کَسَّمْنَ یَخْفَوْنَ کَثِیْرًا مِّمَّا کُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْکِتٰبِ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ (مائدہ ۱۵) اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کے تمام احکام کو نہ ظاہر کرو اس وقت تک تم راہ نہیں پا سکتے۔ وَکَثِیْرٌ مِّنْھُمْ کی تفسیر کے لئے حاشیہ (۱۱۱) ملاحظہ فرمائیں۔ **۱۳** اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ میں تفصیل سے گزر چکی ہے۔ حاصل مطلب یہ ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل سے توریت میں عہد لیا تھا کہ وہ توحید اور تمام احکام و شرائع کی پابندی کریں جیسا کہ سورہ بقرہ (۸۳) میں فرمایا وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا الآیۃ۔ فتدبر فی البقرۃ (معنی المیثاق وھو الایجاد۔ اِلَّا اللہ وما یتعلق بہ (فوائد) **۱۴** اِلٰہًا واحدًا ما سوا اللہ کی نفی اور اللہ کی توحید اور استحضار (المکتوبۃ) اور الصلوۃ جو **۱۵** سے **۱۸** رکوع **۲** تک ہے۔

۱۶ فتح الرحمن **۱۷** مترجم کہتا ہے کہ اس آیت کے ظاہر سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ جس نے کہا کہ اللہ تین میں کا تیسرا ہے وہ کافر ہو گیا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔ **۱۸** یعنی عیسیٰ علیہ السلام فرستادہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں۔ **۱۹** یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرستادہ ہیں

وَّكُفْرًا ۚ فَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَيٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۭ قَدْ جَاۗءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶۵﴾ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۶۶﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۭ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۶۷﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّاۗؤُهٗ ۭ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۡ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۶۸﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰي فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَاۗءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ۡ فَقَدْ جَاۗءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۶۹﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَاۗءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۡ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۡ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۷۲﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَي اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ فَلَا تَاْسَ عَلَي الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۷۶﴾

اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ
بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا بیشک جو کوئی شریک ٹھہرائے
بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ
اللہ کے ساتھ تو حرام کر دی اللہ نے اس پر جنت اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے
وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۷۲﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ
اور کوئی نہیں گنہگاروں کا مدد دینے والا بیشک کافر ہوئے جنہوں نے
قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّاۤ اِلٰهٌ
کہا اللہ تین میں کا تیسرا ہے اور کوئی معبود نہیں
وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ یَنْتَهُوْا عَمَّا یَقُوْلُوْنَ لَیَمَسَّنَّ
مگر ایک معبود اور اگر باز نہ آویں جو کہتے ہیں البتہ پہنچے گی
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾ اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ
ان میں سے کافروں کو دکھ کی مار تو کیوں نہیں توبہ کرتے
اِلَى اللّٰهِ وَیَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۷۴﴾
اللہ کے آگے اور مغفرت مانگتے اس سے اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان
مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ
نہیں ہے مسیح مریم کا بیٹا مگر رسول بھیجے ہوئے
قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّیْقَةٌ ؕ كَانَا یَاْكُلٰنِ
اس سے پہلے رسول اور اس کی ماں ولی ہے دونوں کھاتے تھے
الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَیْفَ نُبَیِّنُ لَهُمُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ
کھانا دیکھ ہم کھول کر بتاتے ہیں ان کو دلیلیں پھر
انْظُرْ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۵﴾ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
دیکھ کہاں الٹے جاتے ہیں ۷۵ تو کہہ کیا تم پوجتے ہو اللہ کو چھوڑ کر

مانزل ۲

ترجمہ: ۷۲ جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ مسیح مریم کا بیٹا ہے وہ بیشک کافر ہو گئے حالانکہ مسیح نے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ بیشک جو شخص اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ۷۳ بیشک وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں کا تیسرا ہے حالانکہ معبود برحق صرف ایک ہی ہے اور اگر یہ لوگ اپنے اس قول سے باز نہ آئے تو ان میں سے کافروں کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا ۷۴ کیا یہ لوگ اللہ کے آگے توبہ نہیں کرتے اور اس سے مغفرت نہیں مانگتے حالانکہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۷۵ مسیح مریم کا بیٹا صرف رسول ہے اس سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں اور اس کی ماں ولی ہے دونوں کھانا کھاتے تھے دیکھ ہم کس طرح ان کے لئے دلیلیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں پھر دیکھ یہ لوگ کس طرح الٹے جا رہے ہیں ۷۵ تو کہہ کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی بندگی کرتے ہو جو نہ تمہارے نقصان کا اختیار رکھتی ہے نہ نفع کا

فضل کو مستلزم ہے اور ان کی اپنی محنت و جدوجہد کے خلاف نہیں۔ مسئلہ ۱۳۔ اللہ کے فضل و رحمت کی امید رکھنا عین عبادت ہے ۱۴ قتادہ کے معنی کرتا ہوں اور اللہ کے فضل و رحمت کے ہیں فَعَمُوْا (ان کی جو زبردست رسولوں نے ان کو جھٹلایا تھا) ان سے یہ باتیں سرزد ہوئی تھیں اور ان کی وجہ سے (جلد ۲۲ واصلہ اندھے بن گئے وَصَمُّوْا (اور بہرے بن گئے) اس کے بعد ان کے بہت سے لوگ توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع کر گئے ان پر رحمت نازل ہوئی تو پھر بہت سے بنی اسرائیل نے سر اٹھایا کہ ہم کو اللہ کی طرف سے ان پر کوئی عذاب آسمانی نہیں آتا گویا کہ وہ کہتے تھے لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى (یعنی جنت میں نہیں جائے گا کوئی مگر جو یہودی ہو یا نصرانی) اللہ تعالیٰ نے ان کی تکذیب فرمائی اور بنی اسرائیل کے پیغمبر حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف سے صریح طور پر ان کے عقائد باطلہ کی تردید فرمائی جس

موضح قرآن ف اصادیث میں وارد ہوا ہے۔ بعضے کہتے ہیں الٰہی تو محبوب ہے مگر تیس برس عبادت ہوئی تب اللہ سے روح القدس ملک بھیجا اور یہ تو بن باپ کے پیدا ہوا ہے اس کو روح القدس کا ہونا کیا بڑی بات ہے۔ بعضے کہتے ہیں یہ اللہ کا بیٹا ہے اس کے جو معجزے ہیں اللہ کی قدرت سے ہیں

مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۭ وَاللّٰهُ هُوَ
جو مالک نہیں تمہارے برے کے اور نہ بھلے کے اور اللہ وہی ہے
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۷۶ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ
سننے والا جاننے والا تو کہہ اے اہل کتاب
لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا
مت مبالغہ کرو اپنے دین کی بات میں ناحق کا اور مت پیرو
اَهْوَاۗءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا
خواہشوں پر ان لوگوں کی جو گمراہ ہو چکے پہلے اور گمراہ کر گئے
كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَاۗءِ السَّبِيْلِ ۷۷
بہتیروں کو اور بہک گئے سیدھی راہ سے
لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ
معلون ہوئے منکر بنی اسرائیل میں کے
عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ
داؤد کی زبان پر اور عیسیٰ مریم کے
ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۷۸
یہ اس لئے کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے گزر جاتے تھے
كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ
نہیں منع کرتے تھے برے کام سے جو وہ کرتے تھے
لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۷۹ تَرٰى
کیا ہی برا کام ہے جو کرتے تھے تو دیکھتا ہے
كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ
ان میں کہ بہت لوگ دوستی کرتے ہیں کافروں سے

مائدہ ۵

حاشیہ

۷۶ یعنی تم کو نفع نقصان اللہ کا اختیار ہے بتوں کا اختیار نہیں ہے بتوں کا نام اس لئے لیا کہ مشرکین ان کو نفع نقصان کا مختار سمجھتے تھے اور ان کی عبادت کرتے تھے۔

۷۷ یعنی اپنے دین میں ناحق کی زیادتی کر کے حد سے نہ بڑھو جیسا کہ نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں کیا کہ ان کو خدا یا خدا کا بیٹا بنا دیا اور یہود نے ان کی شان میں گستاخی کی اور ان کو نعوذ باللہ ولد الزنا کہا۔ یا یہ معنی ہیں کہ اپنے دین میں ناحق کی سختی نہ کرو جیسا کہ یہود نے بہت سی چیزوں کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔ یا یہ معنی ہیں کہ اپنے دین میں ناحق کی نرمی نہ کرو جیسا کہ نصاریٰ نے بہت سی چیزوں کو اپنے اوپر حلال کر لیا تھا۔ یا یہ معنی ہیں کہ اپنے دین میں ناحق کی تاویلیں نہ کرو جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے بہت سی تاویلیں کر کے بہت سے احکام کو بدل ڈالا تھا۔ یا یہ معنی ہیں کہ اپنے دین میں ناحق کی بحثیں نہ کرو جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے بہت سی بحثیں کر کے دین کو خراب کر ڈالا تھا۔ یا یہ معنی ہیں کہ اپنے دین میں ناحق کی باتیں نہ بناؤ جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے بہت سی باتیں بنا کر دین کو خراب کر ڈالا تھا۔ یا یہ معنی ہیں کہ اپنے دین میں ناحق کی باتیں نہ بناؤ جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے بہت سی باتیں بنا کر دین کو خراب کر ڈالا تھا۔

۷۸ یعنی ان کے اسلاف پر جو لعنت ہوئی تھی اس کا سبب ان کی نافرمانی اور حد سے گزر جانا تھا۔ اور یہ لوگ بھی اسی سبب سے ملعون ہوئے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے اسلاف کی طرح یہ لوگ بھی نافرمان اور حد سے گزر جانے والے ہیں۔ اور اسی سبب سے ان کے اسلاف پر لعنت ہوئی تھی

لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ
کیا ہی بُرا سامان بھیجا انہوں نے اپنے واسطے وہ یہ کہ
سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ
اللہ کو غضب ہوا ان پر اور وہ ہمیشہ عذاب
خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ
میں رہنے والے ہیں اور اگر تھا وہ یقین رکھتے اللہ پر اور
النَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ
نبی پر اور جو نبی پر اترا اس کو تو کافروں کو
اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۱﴾
دوست نہ بناتے ولیکن ان میں بہت سے لوگ بدکردار ہیں
لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ
تو پاوے گا سخت سب لوگوں سے زیادہ دشمنی میں
اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَ
یہودیوں کو اور مشرکوں کو اور
لَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا
تو پاوے گا سب سے نزدیک محبت میں مسلمانوں کے جنہوں نے
الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ
ان لوگوں کو جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں یہ
بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّ
اس واسطے کہ ان میں عالم ہیں اور درویش ہیں اور
اَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾
وہ تکبر نہیں کرتے

ع ۱۲ الجزء ۷

۱۲ الجزء ۷

۷۸ بنی اسرائیل پر داؤد اور عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے لعنت کی گئی تھی۔ اس لئے کہ وہ حد سے بڑھ گئے تھے۔ **۷۹** یعنی اگر وہ اللہ اور نبی پر اور جو کچھ نبی پر اترا ہے اس پر ایمان لاتے ہوتے تو کافروں سے دوستی نہ کرتے۔ **۸۰** یہود کی دشمنی اسلام کی مخالفت میں مشرکین سے بھی بڑھی ہوئی ہے اور نصاریٰ کی موافقت میں مسلمانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ **۸۱** یہ آیت نجاشی اور اس کے ساتھیوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ عیسائی عام نہیں ہیں بلکہ ان میں کچھ اچھے لوگ بھی ہیں۔ **۸۲** یہ بات کی علت ہے قسیس قسیس کی جمع ہے مسیں کے معنی عالم کے ہیں اور یہ لفظ نصاریٰ کے سب سے بڑے عالم پر بولا جاتا ہے فی انا جیلہم المتداولۃ فی ایدیہم الیوم (اور ان کی انجیل میں جو اب ان کے ہاتھ میں ہے) اور رہبان رہبانیت کی جمع ہے یعنی تارک الدنیا اور عبادت گذار درویش۔ عیسائیوں میں سے جو اسلام لا چکے ہیں ان میں تو کچھ بڑے بڑے علماء اور درویش شامل ہیں اور ان کے دل میں تکبر و غرور نہیں ہے۔ اسی وجہ سے انہوں نے حق کو قبول کر لیا ہے اور اپنی زبان والوں سے ان کی محبت و مودت کی وجہ ہے۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ
اور جب سنتے ہیں اس کو جو اترا رسول پر تو دیکھے تو ان کی آنکھوں کو
تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ
کہ ابلتی ہیں آنسوؤں سے اس وجہ سے کہ پہچان لیا انہوں نے حق کو کہتے ہیں
رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَمَا لَنَا
اے رب ہمارے ایمان لائے ہم سو تو لکھ ہم کو ساتھ گواہوں کے اور کیا ہے ہم کو
لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ
یقین نہ لاویں اللہ پر اور اس حق پر جو ہمارے پاس پہنچا ہے اور ہم کو طمع ہے
اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَاَثَابَهُمُ
اس کی کہ داخل کرے ہم کو رب ہمارا ساتھ نیک بختوں کے ۸۴ پھر
اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
اللہ نے اس کہنے کے باغ کہ بہتی ہیں
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَ
نہر یں ہمیشہ رہیں ان میں اور یہ ہے بدلہ نیکی کرنے والوں کا ۸۵ اور
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ
کافر ہوئے اور جھٹلایا ہماری آیتوں کو وہ ہیں
الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ
دوزخ کے ۸۶ اے ایمان والو نہ حرام ٹھہراؤ ستھری
مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
چیزیں جو حلال کیں اللہ نے تم پر اور حد سے نہ بڑھو بیشک اللہ نہیں
الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠
حد سے بڑھنے والوں کو ۸۷ اور کھاؤ جو کچھ دیا ہے تم کو اللہ نے حلال ستھرا

اللہ تعالیٰ کی نعمت میں سے کھاؤ پیو جو چاہو مگر حد سے نہ بڑھو۔ یعنی ضرورت سے زیادہ نہ کھاؤ۔ یا حلال کو چھوڑ کر حرام کی طرف نہ جاؤ۔ یا حلال کو حرام نہ ٹھہراؤ۔ یا حرام کو حلال نہ بناؤ۔ یا اللہ کی نعمت کو پا کر اس کے شکر سے غافل نہ ہو جاؤ۔ یا اللہ کی نعمت کو پا کر اس کے شکر سے غافل نہ ہو جاؤ۔ یا اللہ کی نعمت کو پا کر اس کے شکر سے غافل نہ ہو جاؤ۔

وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ
اور ڈرتے رہو اللہ سے جس پر تم ایمان رکھتے ہو ۸۸ نہیں پکڑتا تم کو
اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ
اللہ بیہودہ قسموں پر تمہاری ولیکن پکڑتا ہے تم کو اس قسم پر
الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا
جو تم نے پختہ کی پھر کفارہ اس کا کھانا دینا دس محتاجوں کو اوسط درجہ کا
تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ
جو کھلاتے ہو اپنے گھر والوں کو یا کپڑا دینا ان کو یا آزاد کرنا ایک گردن کا پھر جس کو
يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا
نہ ملے تو روزے ہیں تین دن یہ کفارہ ہے قسموں تمہاری کا جب
حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ
قسم کھاؤ اور نگاہ رکھو اپنی قسموں کی یوں بیان کرتا ہے اللہ تم کو
اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اپنے حکم تاکہ تم احسان مانو ۸۹ اے ایمان والو
اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ
یہی ہے کہ شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہیں
عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا
کام شیطان کے سو بچتے رہو ان سے تاکہ تم چھٹکارا پاؤ ۹۰ شیطان یہی
يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ فِي
چاہتا ہے کہ ڈالے تم میں دشمنی اور بغض
الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ
شراب اور جوا میں اور روکے تم کو اللہ کی یاد سے اور نماز سے
فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ
پھر باز آتے ہو ۹۱ اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا

دوسرا حصہ

دوسرا اجزیہ۔ نفی شرک فعلی

نکتہ یہاں سے سورت کے دوسرے حصے کا اور دوسرا اجزیہ شروع ہوتا ہے۔ جس میں الف لام توحید عرب کے طور پر مسلمانوں کی شرک فعلی کا علاج کیا گیا ہے۔ شرک فعلی کے متعلق ہدایات جاری ہوئیں یہاں کی گئی ہیں۔ ۱ اصول محرمات قرار دیئے۔ ۲ محرمات عبادیہ ۳ محرمات معاشرتیہ ۴ محرمات سیاسیہ۔ ۵ اور ۶ کا حکم یہ ہے کہ وہ اصلاً ہیں انہیں کھانا جائز نہیں اور ۷ اور ۸ کا حکم یہ ہے کہ وہ اصل میں نہیں کھانا چاہئے۔ اس آیت میں محرمات عبادیہ کا بطال فرمایا۔ مشرکین نے اپنے معبودوں کی نذر ہونے کی وجہ سے کھانے کی بعض چیزوں کو حرام قرار دیا تھا۔ اور بعض چیزوں کو بغیر حرام کئے ہوئے صرف اپنے معبودوں کے نام پر ذبح کرنے کی وجہ سے ناجائز سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ سب باطل ہے۔ تم کو صرف وہ چیزیں حرام ہیں جو حرام ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ اور جو چیزیں حرام نہیں ہیں ان کو حلال سمجھنا بھی شرک ہے۔ اور جو چیزیں حلال ہیں ان کو حرام سمجھنا بھی شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ کو حلال و حرام کا اختیار ہے۔ اس کے سوا کسی کو نہیں۔ اس کے بعد محرمات معاشرتیہ کا بطال فرمایا۔ جو اسلامی معاشرت کو تباہ کرنے والی ہیں۔ اور اس کے بعد محرمات سیاسیہ کا بطال فرمایا۔ جو اسلامی سیاست کو تباہ کرنے والی ہیں۔ اور اس کے بعد محرمات عبادیہ کا بطال فرمایا۔ جو اسلامی عبادت کو تباہ کرنے والی ہیں۔ اور اس کے بعد محرمات عبادیہ کا بطال فرمایا۔ جو اسلامی عبادت کو تباہ کرنے والی ہیں۔

موضح قرآن کفار مکہ نے مسلمانوں سے جب مسلمانوں پر ظلم کیا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مظلوم ہونے کی وجہ سے جہاد کی اجازت دی۔ اور یہ حکم دیا کہ جو تم سے لڑے تم اس سے لڑو۔ اور جو تم سے نہ لڑے تم اس سے نہ لڑو۔ اس کے بعد مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ جو تم سے لڑے تم اس سے لڑو۔ اور جو تم سے نہ لڑے تم اس سے نہ لڑو۔ اس کے بعد مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ جو تم سے لڑے تم اس سے لڑو۔ اور جو تم سے نہ لڑے تم اس سے نہ لڑو۔

فتح الرحمٰن حلال وہ ہے کہ اس کا استعمال جائز ہو۔ حرام وہ ہے کہ اس کا استعمال ناجائز ہو۔ اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ حلال چیزوں کو حرام سمجھنا بھی حرام ہے۔ اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ حلال چیزوں کو حرام سمجھنا بھی حرام ہے۔ اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ حلال چیزوں کو حرام سمجھنا بھی حرام ہے۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ
اور ڈرتے رہو اللہ سے جس پر تم
اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا
اللہ نہیں پکڑتا تمہیں
عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ
تم پکا کرو قسموں کو پس کفارہ اس کا کھانا دینا دس
مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ
محتاجوں کو اوسط درجے کا جو کھلاتے ہو اپنے گھر والوں کو
اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ
یا کپڑا دینا ان کو یا ایک گردن آزاد کرنی پس جس کو میسر نہ ہو
فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا
تو روزے رکھے تین دن یہ کفارہ ہے قسموں کا جب
حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
قسم کھاؤ اور نگاہ رکھو اپنی قسموں کی یوں
اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اللہ کھولتا ہے تم سے اپنے احکام تاکہ تم احسان مانو اے ایمان
اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ
والو شراب جوا بتوں کے تھان اور پانسے
رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ
سب گندے کام ہیں شیطان کے سو ان سے بچتے رہو تاکہ تم
تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ
نجات پاؤ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ ڈالے تم میں

منزل ۲

ہے۔ یعنی عقود کا حکم یہ ہے کہ اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں مذہ نہ دنیا میں کفارہ نہ آخرت میں سزا۔ لیکن عقود پر مؤاخذہ ہو گا یعنی اگر اسے توڑ دے تو اس کا کفارہ دینا ہو گا۔ یعنی منعقدہ یہ ہے کہ آئندہ زمانے میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر اللہ کے نام کی قسم کھائی اگر قسم پوری کر دی تو بہتر ورنہ اس کا کفارہ واجب ہو گا۔ فَكَفَّارَتُهٗٓ اطعام عشرة مساكين کو دو وقت اسی کا کھانا کھلا دے جیسا کہ وہ عموماً اپنے گھر میں کھاتے ہیں۔ کھانا کھلانے کے بجائے اگر دس مسکینوں کو فی کس پونے تین سیر جاپانی گیہوں یا تو فی کس دو پاؤ پکا ہوا کھانا دے دے یا گیہوں کے بجائے جو یا کھجور یا منقی دے دے۔ فی کس دو گھنٹے بخار اور قیمتی یا تہمند اور قمیص یا چادر اور عورتوں کو اوڑھنی اور پائجامہ یا لنگی اور چادر بھی دے سکتا ہے۔ آزاد کرنے کو غلام مالی موقع والوں میں سے کسی ایک کی طاقت نہ تو تم ہم لاچاروں میں روزے رکھے گے کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرأت میں ہے فصيام ثلثة ايام متتابعات یہ قرأت مشہور ہے الحمد ۱۲ منہ ۔ اس کے دو معنی ہیں ایک یہ تم کھا کر اس پر چلے رہو اور توڑو مت۔ دوسرے یہ کہ جب تم قسم کھاؤ مت۔ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ اور اس کا لحاظ رکھو کہ قسم نہ کھاؤ تاکہ لوگوں کا عذر جاتا رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قرأت کے مطابق ۱۲ منہ ۔ مطلب یہ ہے کہ قسم کھانا بری بات ہے اور قسم کا توڑنا بھی بری بات ہے۔ اس لئے تحریمات عبادت کے ساتھ نہیں کہ اس کا حکم بیان فرمایا

الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ

دشمنی اور بیر شراب اور جوئے کے اور روکے تم کو

عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾

اللہ کی یاد سے اور نماز سے سو باز بھی تم باز آؤ گے تم

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ

اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور بچتے رہو پھر اگر

تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾

پھر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ صاف پہنچا دینا ہے کھول کر

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ

جو لوگ ایمان لائے اور کام نیک کئے نہ ہیں

فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اس میں جو کچھ کھا چکے جب کہ آگے کو ڈرتے رہے اور ایمان لائے اور عمل نیک کئے

ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۗ وَاللّٰهُ

پھر ڈرتے رہے اور یقین کیا پھر ڈرتے رہے اور نیکی کی اور اللہ

يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ

دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو اے ایمان والو البتہ آزمائے گا تم کو

اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ

اللہ کسی شکار میں سے کہ جس پر ہاتھ پہنچتے ہیں تمہارے اور جانے تمہارے

لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى

تاکہ معلوم کرے اللہ کون اس سے ڈرتا ہے بن دیکھے پھر جو کوئی حد سے بڑھا

بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اس کے بعد تو اس کے لئے عذاب ہے دکھ کا اے ایمان والو

مَعَ الرَّسُوْلِ

کے ساتھ حکم ہے اللہ کا اور اس کے رسول کا تو اس سے تم نے بھاگ کر رسول کا حکم نہیں کیا کہ وہ تو ہمارے ذمہ پہنچا دینا ہے اس نے اپنا حکم بجا لایا ہے اب تمہارے ذمہ ہے اس کے موافق چلنا یہ ہے اس کا مطلب اور اللہ تعالیٰ نے اپنی بڑی مہربانی سے ہم کو اس سے آگاہ کر دیا ہے پیغمبر علیہ السلام کی نافرمانی سے ڈرایا ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت کرنے والوں کے لئے وعدہ نیک اور وعدہ شدید ہے عذاب شدید کا جو شخص خالفنی هذا الکتاب او عن بعض ما فیه کذا فی الخازن ۱۲ منه ۔

سوال مقدر کا جواب ہے۔ یعنی جو لوگ اب تک شراب پیتے ہیں، جو کچھ ہوا ہے اور اللہ کی نافرمانی نہیں کھاتے ہے اور رسول کریم سے پہلے ہی فوت ہو گئے ان کا کیا ہوگا تو اس کے جواب میں فرمایا کہ جو مومنین رسول کریم سے پہلے مذکورہ بالا اشیاء کھاتے پیتے رہے ہیں ان پر کوئی گناہ نہیں **اِذَا مَا اتَّقَوْا** جب کہ وہ شرک سے بچتے رہے اور دل سے ایمان لائے اور نیک عمل کئے **ثُمَّ اتَّقَوْا** اس کے بعد کہ وہ دوسری چیزوں سے شرک اور ایمان ناقص پر قائم رہے۔ جب کہ وہ دوسری چیزوں سے **وَّاٰمَنُوْا** باللہ **وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ** اور عمل نیک کئے **ثُمَّ اتَّقَوْا** پھر اس کے بعد **وَّاَحْسَنُوْا** اور احسان کئے اللہ کے لئے اور اللہ کے رسول کے لئے اور اللہ کے بندوں کے لئے **وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ** اللہ تعالیٰ ان کو دوست رکھتا ہے جو احسان کرنے والے ہیں۔ **اَحْسَنُوْا** کا مفعول محذوف ہے۔ اصل میں **اَحْسَنُوْا** اعمالھم تھا۔ **اَحْسَنُوْا** اللہ تعالیٰ کے ساتھ یا اللہ کے رسول کے ساتھ یا اللہ کے بندوں کے ساتھ۔ **اَحْسَنُوْا** اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ ہے کہ اس کی عبادت ایسی کرے گویا وہ اس کو دیکھ رہا ہے۔ **اَحْسَنُوْا** رسول کے ساتھ یہ ہے کہ ان کی اطاعت ایسی کرے گویا وہ اس کو دیکھ رہا ہے۔ **اَحْسَنُوْا** بندوں کے ساتھ یہ ہے کہ ان کے ساتھ ایسا سلوک کرے جیسا کہ وہ اس سے چاہتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ سلوک کریں۔ **قال الله تعالیٰ** اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۔ **قال الله تعالیٰ** اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۔ **قال الله تعالیٰ** اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۔ **قال الله تعالیٰ** اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۔ **قال الله تعالیٰ** اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔ **قال الله تعالیٰ** اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۔ **قال الله تعالیٰ** اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الصَّابِرِيْنَ ۔ **قال الله تعالیٰ** اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔ **قال الله تعالیٰ** اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ **قال الله تعالیٰ** اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ **قال الله تعالیٰ** اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ **قال الله تعالیٰ** اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔

معارف

موضح قرآن ۱۲ شراب جس چیز سے بنتی ہے اس کو نہ رکھیں گے۔ اور انگور اور بہت حرام چیزیں ہے۔ باقی جو چیزیں نشہ لاتی ہیں اور سوائی نشہ والی ہیں لیکن حرام ہیں بہت نشہ لانے والی چیزیں حرام ہے اور ایک قلت کی حد حرام ہیں ہے بلکہ ان کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔ اللہ کی راہ روز نماز سے روکتا ہے۔ **فائدہ** یعنی جو لوگ نماز نہیں پڑھتے ان کی حالت میں گویہ حرام تو نہیں کھاتے مسلمان ہونے کی وجہ سے لیکن شیطان اس پر بھی نہیں چھوڑتا ہے وہ ان کو اور چیزوں سے روکتا ہے۔ **فائدہ** یعنی جو لوگ نماز کا کام ہمیشہ نہیں کرتے ہیں ان کو بھی شیطان اس طرح بہکاتا ہے کہ کبھی کبھی پڑھ لیا کرو۔ **فائدہ** یہ آیت اس وقت اتری جب مسلمان شراب سے توبہ کر چکے تھے اور اس کی حرمت کا حکم آ چکا تھا۔ اس وقت ان کو یہ خیال ہوا کہ جو لوگ شراب پیتے ہوئے مر گئے ان کا کیا حال ہوا اور ان کی مغفرت کی کیا صورت ہے۔ اس پر یہ آیت اتری۔ **فائدہ** یہ آیت اس وقت اتری جب مسلمان شراب سے توبہ کر چکے تھے اور اس کی حرمت کا حکم آ چکا تھا۔ اس وقت ان کو یہ خیال ہوا کہ جو لوگ شراب پیتے ہوئے مر گئے ان کا کیا حال ہوا اور ان کی مغفرت کی کیا صورت ہے۔ اس پر یہ آیت اتری۔

فتح الرحمن ۱۲ اس میں دلیل ہے اس پر کہ جو شخص کسی حرام کو حلال سمجھے اور اس کی حرمت کا انکار کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اور اس کی توبہ اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک وہ اس حلال سمجھنے کی برائی کا اعتراف نہ کرے اور اس کی حرمت کا اقرار نہ کرے۔ **فائدہ** یعنی اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص کسی حرام کو حلال سمجھے اور اس کی حرمت کا انکار کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اور اس کی توبہ اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک وہ اس حلال سمجھنے کی برائی کا اعتراف نہ کرے اور اس کی حرمت کا اقرار نہ کرے۔

لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ وَمَنْ قَتَلَهٗ
نہ مارو شکار جس وقت تم ہو احرام میں اور جو کوئی تم میں اس کو
مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ
تم سے مارے جان کر تو اس پر بدلہ ہے جو جانور کہ مول لیوے
النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ
اس کا ایسا ہی جو مقرر کریں دو معتبر تم میں سے یہ ہو بھیجنا
الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ
کعبہ تک یا کفارہ ہے پیٹ محتاجوں کو کھلانا یا اس کے برابر
صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ۭ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ۭ
روزے تاکہ چکھے سزا اپنے کام کی اللہ نے معاف کیا جو ہو چکا
وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو
اور جو کوئی پھر کرے گا اس سے بدلہ لے گا اللہ اور اللہ زبردست ہے بدلہ
انْتِقَامٍ ۝ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا
لینے والا حلال ہوا تم کو شکار دریا کا اور کھانا اس کا فائدہ
لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ
تمہارے اور سب مسافروں کے اور حرام ہوا تم پر شکار جنگل کا
مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝
جب تک تم احرام میں ہو اور ڈرتے رہو اللہ سے جس کی طرف تم جمع ہو گے
جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَ
اللہ نے کعبہ کو گھر ادب کا لوگوں کے قیام رہنے کا واسطے اور
الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَاۗىِٕدَ ۭ ذٰلِكَ
مہینہ ادب کا اور نذر کا جانور اور گلوبند یہ

ع ۱۲

ع ۱۲

ع ۱۲

لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
تاکہ تم جان لو کہ بیشک اللہ کو معلوم ہے جو کچھ ہے آسمان اور زمین میں
وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
اور اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے ط جان لو کہ بیشک اللہ کا عذاب
الْعِقَابِ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ
سخت ہے ۘ اور بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۝ رسول کے ذمہ نہیں
اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾
مگر پہنچا دینا اور اللہ کو معلوم ہے جو تم ظاہر میں کرتے ہو اور جو چھپ کر کرتے ہو
قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ
تو کہہ دے کہ برابر نہیں ناپاک ۘ اور پاک اگرچہ تم کو پسند ہو بہتات
الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾
ناپاک کی ۚ سو ڈرو اللہ سے اے عقلمندو کہ تم کو فلاح ہو ط
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَاۗءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ
اے ایمان والو ۙ مت پوچھو ایسی باتیں کہ اگر تم پر ظاہر کی جائیں
تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ
تم کو برا لگے ۚ اور اگر پوچھو ان کو جس وقت یہ اتارا جاتا ہے
تُبْدَ لَكُمْ ۭ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾
تم پر ظاہر کی جائیں گی ۭ درگزر کی ہے اللہ نے ان سے ۭ اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے ط
قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾
ایسی باتیں پوچھ چکے ہیں ایک قوم تم سے پہلے پھر ہو گئے ان باتوں سے منکر ہو کر
مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَاۗىِٕبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ
نہیں مقرر کیا اللہ نے ۙ بحیرہ اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ

ع ۱۳ یہ قبیل کی بات ہے کہ کسی نے کہا کہ تمام مافی السموات والارض کو اپنے اندر جانتا ہے اس لئے نمازوں کی اس کے نام کی نذر اس سے معلوم ہو کہ جب اللہ کے سوا کوئی غیب دان نہیں تو اس کے سوا خدا و معبود کے لائق بھی کوئی نہیں۔ منہ **۱۰۱** یہ آیت اس سے پہلے آیت **۹۴** میں جو ممانعت شکار کی ہے اس کے متعلق ہے۔ یا پہلے آیت **۹۷** اعلموا ان اللہ شدید العقاب سے جو ترہیب ہے اس کا مستحق بیان کیا گیا ہے۔ یعنی اس کے سوا خدا دلیل مذکور نہیں ہے۔ اس کے صیاد ہیں الذین اٰمنوا الخ اور قیل یہ آیت الخ اور جو چیز میں حرام کی ہیں ان کی تبدیل کی مسئلہ کو ترک کرنے پر حرص کے ساتھ اس کی دلیل مذکور نہیں ہے۔ حرص کے ساتھ ہو تو حرام ہے۔ منہ **۱۰۲** یہ قول بھی ہے کہ یہ لوگ کافر تھے اللہ کا یہاں ہے اور اس کے ساتھ یعلمون اللہ میں خطاب بالغیب ہے اس کی دلیل بھی یہاں کی گئی ہے۔ اس کے بعد وجعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام الخ میں اللہ کی نیازوں کا مستحق بیان کیا گیا ہے اور ساتھ ہی ذالک لتعلموا ان اللہ یعلم ما فی السموٰت الخ میں اس کی دلیل مذکور ہے۔ یعنی اس کی دلیل بھی مذکور ہے۔ دربیان صنعت اعتراف ہے۔ یعنی سوال کے ساتھ ہی کسی سوال کی دلیل بھی دیدی ہے جو دوسرے سوال کے ساتھ ترک کی گئی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ تمام زمینوں کے اجسام غیوب کو جاننے والا اور جو کچھ ظاہر و باطن ہو اللہ ہی جانتا ہے۔ اس لئے نمازیں بھی اسی کے نام کی دو اور قربانیں بھی اسی کی ہونی چاہئیں۔ بھی اسی کی ذات کو موجب تقرب اللہ کے سوا کوئی بھی ہونی کوئی فرشتہ یا انبیاء غیب کا جاننے والا ہو حاضر نہیں۔ اس لئے اللہ کے سوا کسی کی نیازیں خدا و اللہ کسی کے لئے تقرب نہیں کر سکتیں۔ **۱۰۳** ان لوگوں کے لئے توقع تقرب الٰہی ہے جو نور ماثور اللہ تعالیٰ اور اللہ کی نیازوں سے بازرہتے ہیں۔ ان آیات میں ان لوگوں کے لئے اطلاعات اخروی ہے جو ان سے باز آجائیں۔ ما علی الرسول الا البلاغ سے معلوم ہوا کہ علیہ السلام کے ذمہ صرف ان مسائل کی تبلیغ ہے جس سے اس کی تعلیم ہو۔ اقوام جدیدہ خواہ مخواہ لوگ۔ ناواقف۔ نور دین اور نظام تہذیب کا ہوا دے کر اس کو اپنے اور اپنے قوم کے لئے ہر قسم کی نئی نئی باتیں پیدا کرنے کا حق نہیں۔ وہ اپنے ملک کی تہذیب اور اپنے مال کی قسم کو پورا کرنے پر مجبور ہیں۔ وہ ہر بات میں دخل نہیں دے سکتے۔ منہ **۱۰۴** بحیرہ سائبہ وصیلہ حام کے متعلق ہیں۔ ان کی تفصیل آگے آتی ہے۔ منہ

ع ۱۳ مقصود تقرر فی العرب ہے کہ اسلام سے پہلے عرب کا کیا حال تھا۔ اس میں جنگ و غارت گری کے سوا کوئی چیز نہ تھی۔ اس کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے قربانی کے ساتھ قافلہ کعبہ کی بنا رکھی۔ اس کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے حج کو فرض کیا

مراد اس اور باب سے یہ ہے کہ اعمال اور رسائل مال عرب سے مثلاً اللہ کی نذریں اور نیتیں۔ یعنی ایک اعمال اور بہت اعمال اور اسی طرح مآل مال اور رسم مال خدا کے سوا اور برابر نہیں ہیں اور دونوں کے احکام و منافع یکساں نہیں ہیں۔ اگرچہ شرک وبدعت کے اعمال بہت زیادہ لوگوں کو اور خود ان کو بھی اللہ کے سوا ان کی کوئی قدر نہیں اور شرک و بدعت اللہ کی نظر میں ایک ایک اعمال اگرچہ کم ہیں اور مال اگرچہ بہت ہیں مگر اعمال ہی کی پسندیدگی ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ انما یتقبل اللہ من المتقین (اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے متقیوں کا عمل) اور مال طیب اور مال خبیث برابر نہیں اگرچہ زیادتی خبیث کی بہت ہو۔ کما قال اللہ تعالیٰ قل لا یستوی الخبیث والطیب (کہہ دو برابر نہیں ہوتا ناپاک اور پاک) اور اسی طرح حلال اور حرام برابر نہیں اگرچہ حرام کی کمائی بہت زیادہ ہو۔ کما قال اللہ تعالیٰ لا یستوی اصحاب النار واصحاب الجنۃ (برابر نہیں ہوتے دوزخی اور بہشتی) اور اسی طرح اور بہت سے امور ہیں جن کا بیان اپنے اپنے موقع پر آئے گا۔ اس تمہید سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ ان آیات میں جو مضمون ہے وہ اس سے پہلے کی آیات کے مضمون سے بالکل جدا ہے۔ اس لئے ان آیات کو ان سے جدا کر کے بیان کیا جاتا ہے۔

وَلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
اور نہ حامی ولیکن کافر جنہوں نے باندھ لیتے ہیں اللہ پر
الْكَذِبَ ۭ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۱۰۳ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ
جھوٹ اور ان میں اکثر کم عقل ہیں اور جب کہا جاتا ہے ان کو
تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا
آؤ طرف اس کی جو اتارا اللہ نے اور رسول کی طرف تو کہتے ہیں
حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ
ہم کو کافی ہے وہ جس پر پایا ہم نے اپنے باپ دادوں کو اگرچہ ہو
اٰبَاۗؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـــًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۱۰۴ يٰٓاَيُّهَا
باپ دادے ان کے کچھ سمجھتے ہوں اور نہ راہ جانتے ہوں اے لوگو جو
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ
ایمان لائے تم پر لازم ہے فکر اپنی جان کا نہیں نقصان دے گا تم کو کوئی
اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ
جب کہ تم ہو گئے راہ پر اللہ کے پاس پوٹ کر جانا ہے تم سب کو پھر وہ جتلا دے گا تم کو
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۱۰۵ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ
جو کچھ کرتے تھے تم اے ایمان والو گواہی
بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ
اپنوں میں جب جیسکو پہنچے کسی کو تم میں موت وصیت کے وقت
اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ
دو شخص معتبر ہونے چاہئیں تم میں سے یا دو شخص اور
اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ
تم نے سفر کیا ہو ملک میں پھر پہنچے تم کو

اس کھلی بات سے کہ اب مسئلہ توحید کے اصول و مبادی بیان ہو رہے ہیں اس وقت ایسے جزوی مسائل دریافت کرنا کہ جو خود اصول کے دامن میں چھپے ہوئے ہیں کچھ ضرور نہیں۔ ایسے جزوی مسائل کو اس وقت اور ابھی موقع بیان کو چھوڑ جائیں تو اس سے سائلے کیا گلہ کیا شکوہ کیا انکار کریں گے اور اس طرح اشاعت توحید میں بہت کچھ رکاوٹ پیدا ہوگی۔ یہ ہر کہ اصول اصول میں ابہام سے بولنا کیا۔ مثلاً اس طور سے کہ اگر توحید کے ابتدائی اصول بیان کئے جا رہے ہوں تو کیا ضرور ہے کہ سائل دریافت کرے جائیں کہ کتنے خدا ہیں اور کیا کرتے ہیں اور کیا صفتیں رکھتے ہیں۔ کیا وہ مرد ہیں یا عورت۔ جب توحید کے مبادی واضح ہو چکیں اور لوگوں کی سمجھ میں آجائیں اس وقت اس قسم کے جزوی مسائل بیان کئے جائیں۔ بعض لوگوں میں آتا ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ لوگو اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے لہٰذا حج کرو۔ ایک صحابی بول اٹھے کہ یا رسول اللہ کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے۔ اس پر آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ اس صحابی نے تین بار یہ سوال دہرایا۔ اس پر آپ نے فرمایا اگر میں تمہیں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جب تک میں تم کو کوئی بات نہ بتاؤں چھوڑ دیا کرو۔ جب حکم دوں تو بقدر طاقت عمل کرو۔ اسی طرح ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ میرا باپ کون ہے۔ غرض اس قسم کے بیسیوں موقع سوالات سب اسی کے تحت داخل ہیں۔ داخل سے آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم نے بتلا دیا کیا باقی رہا گو بالواسطہ اس قسم کے دوسرے واقعات کو بھی اگرچہ آیت کے عموم میں داخل ہیں۔ لیکن آیت کا یہ اشارہ پر موقوف نہیں ہے۔ مضمون کی خوبیاں خود اپنا کام کرتی ہیں۔ بڑے بڑے ناقدوں کو کہتے سنا ہے کہ بس کو طوائف کی ناچ کہا جاتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اس کا دوسرا مستحسن پہلو نہیں کرتے۔ سائلہ نے تو یہی دریافت کیا تھا کہ طوائف کی ناچ بازاری کے لئے کیوں نہیں کرتے تھے۔ جواب میں اس نے طوائف ناچی کو سمجھنے میں جو یک طرفہ نگاہ ڈالی تھی اس کو درست کر دیا۔ اسی طرح یہ لوگ جو مخالفین اپنے معبودوں کی خوشنودی کے لئے کہا کرتے ہیں کہ ہم تو ان کو صرف اس لئے پوجتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ سے نزدیک کر دیں۔ ہمارے اس دعوے کو جھوٹا بتلا دیا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کے بعد ان کو یہ کہنے کا موقع دیا جائے کہ ہم تو اس لئے پوجتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ سے نزدیک کر دیں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ جب مسئلہ توحید کے اصول و مبادی بیان ہو چکیں اور ان کی روشنی میں ہر شخص اپنی حالت کا موازنہ کر لے تو پھر ان کے اس دعوے کو جھوٹا بتلا دیا جائے۔ اس طرح یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ ان آیات کا ان سے پہلے کی آیات سے کیا تعلق ہے۔ اس کے بعد ان آیات کا مضمون شروع ہوتا ہے۔

قولہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ۔ اس آیت کا شان نزول اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ بنی سہم کا ایک شخص تمیم داری اور عدی بن بداء دونوں مدینہ سے شام کو تجارت کے لئے گئے۔ وہاں جا کر تمیم بیمار ہو گیا اور مرتے وقت اپنا مال ان دونوں کے حوالہ کر گیا۔ جب مال واپس آیا تو اس میں سے ایک چاندی کا جام جس پر سونے کا پانی چڑھا ہوا تھا کم ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے قسم لی۔ پھر وہ جام مکہ میں پایا گیا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم نے یہ جام ان سے خریدا تھا۔ اس پر تمیم کے وارثوں میں سے دو شخص نے قسم کھائی کہ ہماری گواہی اس سے زیادہ حق ہے اور ہمارے گواہ ان دونوں کے گواہوں سے زیادہ سچے ہیں اور ہم نے اس جام کو نہ بیچا ہے نہ ہبہ کیا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (ابن جریر)

قولہ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ الخ۔ اس آیت میں وصیت کے وقت دو شخصوں کی گواہی کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کے بعد ان کی گواہی کے بارے میں شبہ ہو سکتا ہے کہ ان کا دین و مذہب کیا ہو۔ اس لئے اس کے بعد کی آیت میں اس کا بیان ہے۔

فائدہ: (التسہیل) یعنی ان کافروں کو جب طوعاً و رغبتاً توحید و اتباع کی طرف بلایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم کو تو اپنے باپ دادوں کا طریقہ ہی کافی ہے۔ ہم اسی پر چلیں گے۔ ان کا یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ اگر ان کے باپ دادے علم و عقل سے بالکل بے بہرہ ہوں اور ہدایت کی راہ نہ جانتے ہوں تو پھر بھی ان کا اتباع کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ ایسی حالت میں تو ان کا اتباع کرنا اور بھی زیادہ مذموم ہے۔

موضح قرآن ف۱ یعنی یہ کافر کیا ہی بے عقل ہیں کہ اپنا بھلا برا نہیں سمجھتے۔ ان کو کوئی نہ بتلائے۔ تعجب ہے کہ کسی کو اپنی جان کی خبر نہ ہو۔ اس کو کوئی نہ سمجھائے۔ ف۲ یعنی جب تک تم راہ پر ہو اور تم کو یہ خبر ہو کہ راہ پر ہو تو دوسرے کی گمراہی سے تم کو ضرر نہیں۔ ف۳ یعنی اگر تم کو خبر ہو کہ ہم راہ پر ہیں تو دوسرے کی گمراہی سے ہم کو ضرر نہیں۔ ف۴ یعنی جب ایک شخص کو موت آنے لگے اور وہ وصیت کرنا چاہے تو اس کے پاس دو شخص معتبر ہونے چاہئیں تم میں سے یا دو شخص اور۔ اور یہ اس حالت میں کہ تم سفر کو گئے ہو اور تم پر موت آ پڑے۔ ف۵ یعنی ان دونوں کو بلا کر قسم دینا چاہئے اگر ان کو کسی کی گواہی پر شبہ ہو۔ ف۶ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۷ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۸ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۹ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۰ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۱ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۲ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۳ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۴ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۵ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۶ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۷ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۸ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۹ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۲۰ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۲۱ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۲۲ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۲۳ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۲۴ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۲۵ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۲۶ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۲۷ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۲۸ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۲۹ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۳۰ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۳۱ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۳۲ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۳۳ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۳۴ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۳۵ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۳۶ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۳۷ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۳۸ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۳۹ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۴۰ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۴۱ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۴۲ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۴۳ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۴۴ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۴۵ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۴۶ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۴۷ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۴۸ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۴۹ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۵۰ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۵۱ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۵۲ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۵۳ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۵۴ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۵۵ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۵۶ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۵۷ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۵۸ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۵۹ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۶۰ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۶۱ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۶۲ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۶۳ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۶۴ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۶۵ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۶۶ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۶۷ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۶۸ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۶۹ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۷۰ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۷۱ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۷۲ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۷۳ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۷۴ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۷۵ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۷۶ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۷۷ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۷۸ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۷۹ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۸۰ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۸۱ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۸۲ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۸۳ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۸۴ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۸۵ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۸۶ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۸۷ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۸۸ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۸۹ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۹۰ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۹۱ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۹۲ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۹۳ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۹۴ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۹۵ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۹۶ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۹۷ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۹۸ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۹۹ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۰۰ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۰۱ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۰۲ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۰۳ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۰۴ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۰۵ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۰۶ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۰۷ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۰۸ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۰۹ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۱۰ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۱۱ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۱۲ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۱۳ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۱۴ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۱۵ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۱۶ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۱۷ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۱۸ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۱۹ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۲۰ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۲۱ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۲۲ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۲۳ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۲۴ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۲۵ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۲۶ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۲۷ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۲۸ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۲۹ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۳۰ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۳۱ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۳۲ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۳۳ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۳۴ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۳۵ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۳۶ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۳۷ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۳۸ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۳۹ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۴۰ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہی پر شبہ ہو تو ان کو قسم دینا چاہئے کہ ہم نے کچھ خیانت نہیں کی۔ ف۱۴۱ یعنی اگر ان گواہوں کی گواہ

الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ
موت کی وصیت کے وقت تم میں سے دو معتبر شخص یا تمہارے غیر دو شخص اگر تم سفر میں ہو اور تمہیں موت کی مصیبت پہنچے

تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ
تو نماز کے بعد ان دونوں کو کھڑا کرو پھر اگر تمہیں شک ہو تو وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم اس قسم کے بدلے کوئی فائدہ نہیں لیتے اگرچہ کوئی قرابت والا ہو اور ہم اللہ کی گواہی نہیں چھپاتے ہم سے ایسا ہونا گناہگاروں سے ہے

الْاٰثِمِيْنَ ۝ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا
پھر اگر خبر ہو جائے کہ وہ دونوں گناہ کے مستحق ہوئے

فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ
تو دو اور شخص جو ان کی جگہ ان میں سے کھڑے ہوں جن کا حق مارا ہے

عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ
جو سب سے زیادہ قریب ہوں میت کے پھر قسم کھائیں اللہ کی کہ ہماری گواہی سچی ہے

مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَاۤ ۖ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ
بہ نسبت ان کی گواہی کے اور ہم نے زیادتی نہیں کی ہے ایسا ہونا تو ظالموں میں سے ہے

الظّٰلِمِيْنَ ۝ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى
ظالم ہیں یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ لائیں شہادت کو

وَجْهِهَاۤ اَوْ يَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ
ٹھیک پر اور ڈریں کہ الٹی پڑے گی قسم ان کی قسم کے بعد

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
اور ڈرو اللہ سے اور سنو اللہ نہیں چلتا بے حکم لوگوں پر

الْفٰسِقِيْنَ ۝ يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَاۤ
نافرمان لوگوں کو جس دن اللہ جمع کرے گا سب پیغمبروں کو پھر کہے گا تم کو کیا

اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ
جواب ملا تھا ہم کو کچھ خبر نہیں تو ہی ہے سب غیبوں کا جاننے والا جب کہا اللہ نے اے عیسیٰ بن مریم یاد کر میرا احسان اپنے اوپر اور اپنی ماں پر

اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۟ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ۝ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۢ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَاۤ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِيْ بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

ع ۱۵

ع ۱۶

مدنی ۱۱۲

موضح قرآن ۔ یعنی مسلمان مرتے وقت کسی کو اپنا مال سونپنا چاہیں تو دو معتبر شخص اپنے قوم قبیلہ کے روبرو مسلمان حاضر کریں اور گواہی لیں اور یہ بھی ہے کہ اگر مسلمان میسر نہ آویں تو دو شخص اور قوم کے نہیں تو اور ہی سہی اگر سفر میں ہوں اور وہاں مسلمان پہنچا نہ ہو تو اور دو کافر ہی سہی اور ان کافروں کو بھی اللہ کی قسم کھانی پڑے گی کہ ہم نے نہیں چھپایا اگر کوئی ظاہر ہو کہ وہاں مسلمان پہنچا ہوا تھا اور ان کافروں نے جھوٹی قسم کھائی کہ ہم نے نہیں چھپایا اور اس وقت کی اس وقت کی ایک اور وجہ سے قبول ہے شاید کہ ان کافروں کو بھی اللہ کی قسم کھانے کا ڈر ہو تو اس قسم کے قبول ہونے کا ڈر ہو تو اس قسم کے قبول ہونے کا ڈر ہو تو اس قسم کے قبول ہون

سائیل: ہندو کی قربانی کا کوئی حکم نہیں دیا اور نہ اس کی عبادت ہی ہے اس لئے یہ جانور حلال ہیں اور حلال ہی رہیں گے۔ بندوں کی تحریم سے حرام نہیں ہو سکتا **(۱۱۶)** جب لشکریوں نے کہا: ہمیں کیا خبر تھی کہ تمہیں مت کرو اور اللہ اور اس کے رسول کا خوف دلایا تو ہم صلہ رحمی کرتے ہیں۔ اس هذا الا حکم اللہ الکم ورسولہ بأن هذا و الا فلسنا نری محمدا (مدارک ج ۱ ص ۳۳۸) تو وہ کہنے میں ہیں اللہ و رسول کے حکم کی خصوصیت انہیں نہیں ہوتی کہ اپنے باپ دادا کو دیکھا جائے اسلاف و آباء پر تحریم کرتے چلے آئے ہیں۔ لہٰذا ہم بھی کرتے ہیں گے۔ آؤ کہ کان ابآؤھم لا یعلمون شیئا و لا یھتدون (مائدہ) جب اس طرح کی تقلید و اتباع ہوئی اور جو جاہلیت یہودیوں اور ان کی مرادات دلیل و حجت پر حمل ہو سکتی تو وہ دلیل اور حجت ہوگی یا یہود کی؟ پھر ان کی تقلید و اتباع کا حکم دینا کیا معنی رکھتا ہے؟ اور یہ کہنا کہ ہم اپنے باپ دادا کو جس حال میں پائیں گے اسی پر چلیں گے۔ الاقتداء انما یحسن فیما علم انہ حسن و ان لم یکن ما علم حسنہ فالاقتداء بہ قبیح (تفسیر کبیر ج ۵ ص ۱۷۰) **(۱۱۷)** اس آیت سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ہر آزادی کو اپنی جان کی طرح اپنے اور دوسروں کی جان کے مقابلہ میں پر حق دیا جائے حالانکہ قرآن و سنت سے ثابت ہے کہ ہر شخص اپنی جان پر اسلام اور اپنے علم کے مطابق بیشتر حق رکھتا ہے جب انہیں اس آزادی کی وجہ سے جہاد فی سبیل اللہ کی وجہ سے آزادی کی اپنی جان عزیز ہو جائے تو کیا مضائقہ ہے کہ ہر آزادی کو اپنی جان کی طرح عزیز سمجھا جائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں اسلام اور کفر میں اور طلب کیا ہے کہ اے ایمان والو تم پر المعروف اونچی ہیں لشکر کے زیادہ تر مسلمان ہو گئے تھے اور اللہ کے مذاب سے بچاؤ جب تم حسب ہدایت راہ ہو جاؤ گے اور تمہارا ایمان و عمل درست ہو جائے گا تو کافر تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ پہنچا سکتے ہیں تو صرف تکلیف دہی کا قول اس پر دلالت ہے۔ علم اس پر دلالت کرتا ہے۔ اعلم ان ہدایت عند اتباعک ھذہ الآیۃ۔ مارواہ عن ابی بکر الصدیق و فیھا یھا یھا الذین اٰمنوا علیکم انفسکم الزموا العمل بطاعۃ اللہ و جاء مرفوعا و اتباعہ انما یجب اذا کان اللہ تعالیٰ قد لا یضر کم من ضل اذا اھتدیتم یقول لان لا یھدی کم ھدا (یعنی ضلالہ اتمہ و عقل العمل بطاعۃ اللہ و اجتناب المعاصی فحین ضل من ضل من الناس ما لزمکم اثمہ فی ھذہ من قول الامر بالمعروف و النھی عن المنکر راجع الی الکتاب و السنۃ و اجماع الامۃ و القیاس علی ید بہ اذا ھو فظھر ان ھذہ الآیۃ لیست بمنسوخۃ (تفسیر کبیر ج ۱۲ ص ۱۷۰) اور حضرت عبداللہ بن مبارک سے منقول ہے کہ ہم اہل فارس نہی عن المنکر کے بارے میں بہت سست تھے حتیٰ کہ ہم نے یہ آیت پڑھی ہے قال عبداللہ بن المبارک ھذہ الآیۃ قد وضعت ھذا الامر علیکم و انتم لا تضعونہ علی انفسکم و قال علیکم لا تضرکم من ضل اذا اھتدیتم۔ یعنی بان یعظ بعضھم بعضا و یرغب بعضھم بعضا فی الخیرات و ینھی بعضھم عن المنکرات و السیئات (تفسیر کبیر ج ۱۲ ص ۱۷۰) اب اس آیت کا مفہوم سے واضح ہو جاتا ہے کہ تحریمات غیر اللہ کے حضور کا سجدہ کرنا یہ سب کچھ ہے تو اس زمانہ کی اکثریت فرمائی گروہ ایک دوسرے کو آپس میں قاتل بنانے پر تلے ہوئے ہیں ان کو کافر قرار دے کر ان کے قتل کرنے اور ان کے مال لوٹنے کی تلقین کرتے ہیں اور شرک در شرک اور کفر در کفر ہے **(۱۱۸)** یہ مبتدا ہے اور اثنان اس کی خبر ہے خبر سے پہلے شَهَادَةُ مضاف محذوف ہے اصل میں شَهَادَةُ اثْنَيْنِ تھا مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کا قائم مقام کر دیا گیا۔ **(۱۱۹)** یہ مبتدا ہے اور اثنان اس کی خبر ہے خبر سے پہلے شَهَادَةُ اثْنَيْنِ تھا مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کا قائم مقام کر دیا گیا۔ **(۱۲۰)** یہ قید اتفاقی ہے کیونکہ غیر مسلموں کے سامنے بھی موثر ہے۔ صرف ظن کی بنا پر کے بعد شہادت قبول کی جائے۔

موضح قرآن ص یہ اللہ صاحب پوچھے گا کافروں کے سنانے کو کہ میں نے تمہاری دی ہوئی چیز واپس کر دی تھی تم نے کیا کیا کہ ایمان نہ لائے۔ **فتح الرحمٰن ص** یعنی تمہارے ذمہ تھا اور تم پر فرض تھا اور تم نے ادا کر دیا اب تمہارا کچھ ذمہ نہیں رہا۔ **موضح قرآن ص** یعنی ان کو سزا دینا اللہ کا کام ہے تم کو ان کے حال سے کیا علاقہ۔ **فتح الرحمٰن ص** یعنی تم پر ان کی گمراہی کا وبال نہیں ہے۔ **موضح قرآن ص** یعنی ان کو سزا دینا اللہ کا کام ہے تم کو ان کے حال سے کیا علاقہ۔ **فتح الرحمٰن ص** یعنی تم پر ان کی گمراہی کا وبال نہیں ہے۔

کے مضمون کا اگر غور سے پڑھا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ اللہ کا کلام اس عیب سے کہ یہ حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا فرماتے ہیں کہ تو میرا ہے اللہ، تو میری ذات ہے اللہ، خدا، اللہ کا لفظ ذات پر بولا جاتا ہے کہ ذکر وہ بالکل یہاں صاف واضح ہو گیا کہ غیب دان اور کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اس کے سوا نہ کوئی غیب دان ہے نہ حضرت عیسیٰ کارساز ہیں اس لئے قسم میں ان کے نام کی قسم کھانی جائز نہیں۔ یہاں تک کہ پیغمبروں کی جو خدا کی قسم دی جائے کیونکہ غیب دان اور کارساز صرف اللہ ہے اور کوئی نہیں اور یہی کے نام کی قسم کھانی جائے اس کا غیب دان اور کارساز ہونا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک واقعہ پیش آیا دو صحابی اور ایک مسلمان کسی تجارتی سفر پر روانہ ہوئے مسلمان بیمار ہو گیا اس نے ایک کاغذ پر اپنے سامان کی فہرست تیار کی اور اسے سامان میں چھپا دیا اور ان دو صحابہ کی وصیت کی کہ وہ اس کا سامان اس کے وارثوں کو پہنچا دیں گے۔ سفر سے واپسی پر وہ فوت ہو گیا اس کے سامان سے ایک نہایت قیمتی جام گمشدہ پایا اور باقی سامان اس کے وارثوں کو دے دیا جب وارثوں نے سامان میں سے کچھ رقم اور فہرست پائی تو یہ سامان میں سے نہ پایا تو ان دونوں سے اس کا مطالبہ کیا انہوں نے کہا ہمیں اس کا علم نہیں چنانچہ یہ جھگڑا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے پیش ہوا آپ نے وارثوں سے گواہ طلب کئے ان کے پاس گواہ نہیں تھے اس لئے آپ نے وارثوں سے کہا کہ وہ ان سے کسی اس چیز کی قسم لیں جو ان کے دین میں بڑی سمجھی جاتی ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تم قسم دو بیشک صرف اللہ کی ہی ہوئی جائے کہ ہم اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ ہم کو کوئی ایسی خبر نہیں آئی اور اس میں ہمیں قسم لینے کی ضرورت پڑ جائے تو اس سے بھی اللہ کے نام کی قسم لینی چاہئے۔ یہ کہ کتب فقہیہ لکھا ہے کہ یہودی سے اس طرح قسم لی جائے واللہ الذی لا الٰہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ الرحمٰن الرحیم علیٰ علیہ السلام اور نصاریٰ سے واللہ الذی خلق القار اجبال وانزل التوراۃ علی موسیٰ والانجیل علی عیسیٰ ان دونوں کی قسم میں یہ الفاظ نہ ہوں گے۔

الجواب یہ دونوں آیتیں مرادیں اور ان کا شیعہ سے دونوں شخص مراد ہیں جنہوں نے میت کے مال میں خیانت کی اور ہم جھوٹی گواہی دی اور میت کے وارثوں کو نقصان پہنچایا **اعراد** بازدالیان الوصیان اللذان خانا بقولہ خیانتہما..... فصلی استحق علیہم الاولیان خانا فی ما یلزمھما وحلف علیہم الوصیان اللذان ظھر خیانتھما (اعراد چوتھا) حاصل یہ کہ جب یہ معلوم ہو جائے کہ کسی مرنے والے نے وصیت کی تھی کہ فلاں چیز اپنے فلاں بیٹے کو دینا اور اس چیز کا فلاں کی بڑی کو دینا ہے اور وصیت کرنے والے نے دو شخص کو اپنی وصیت کا گواہ بنایا ہے اور ان دونوں شخص نے گواہی دی کہ ہم نے میت کو یہ وصیت کرتے سنا ہے اور ہم نے اس کی وصیت کے مطابق اس کے ترکہ میں سے یہ چیز نکال کر دی ہے اور اس کے نام کی قسم کھا کر اپنا بیان دیں کہ ان دونوں نے وصیت کے گواہوں کو جھوٹا کیا ہے اور ان کی قسموں کے بعد ان کی گواہی قبول ہو جائے گی اور ان کے بیان کے مطابق میت کا مال ورثاء کو دیا جائے گا۔ **مسئلہ** یہ آیت اس پر دلیل ہے کہ اگر کسی شخص کے متعلق یہ ظاہر ہو جائے کہ اس نے خیانت کی ہے تو اس کے بیان میں قسم لی جائے گی

تک اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ پر اپنے احسانات اور انعامات گنائے ہیں اور اصل سورہ مائدہ یہاں سے شروع ہوتی ہے ۱۲ منہ الف لام یعنی کے متعلق ہے اور بعد ہ ربہاں مصدر ہے۔ ای الحافی۔ ظرف بمعنی فی ۱۲ منہ وقت التقدیس سے حضرت جبریل مراد ہیں، یا بمعنی کا مطلب یہ ہے کہ حضرت جبریل روح القدس ان کے ساتھ رہتے تھے تاکہ لوگ ان پر آپ کی طرف سے حملہ نہ کریں ۱۲ منہ کی ضمیر منصوب سے حال ہے ہیئت کذائیہ کہ گہوارہ میں بات کرنا بڑوں کی طرح ۱۲ منہ حضرت مسیح علیہ السلام نے گہوارہ میں بیان کر کے اپنی والدہ پر لگائے جانے والے الزام کو دور کیا اور اپنی اس کرامت کا ذکر فرمایا جو ان کی نبوت کی دلیل ہے کیونکہ جب وہ نابالغ بچوں کی طرح گہوارہ میں بات کرنے لگیں گے تو لوگ سمجھ جائیں گے کہ یہ اللہ کی قدرت کاملہ کا ظہور ہے ۱۲ منہ

قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ
(تم گواہ رہنا) کہ ہم فرمانبردار ہیں جب کہا حواریوں نے
يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ
اے عیسیٰ بیٹے مریم کے کیا میسر ہو سکتا ہے تیرے رب کو کہ اتارے
عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۭ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ
ہم پر خوان بھرا ہوا آسمان سے بولا ڈرو اللہ سے اگر ہو تم
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ
ایمان والے ۱۱۲ بولے ہم چاہتے ہیں کہ کھاویں اس میں سے اور اطمینان ہو جاوے
قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ
ہمارے دل اور ہم جان لیویں کہ تو نے ہم سے سچ کہا اور رہیں ہم اس پر
الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ
گواہ ۱۱۳ بولا عیسیٰ بیٹا مریم کا اے اللہ اے رب ہمارے
اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا
اتار ہم پر خوان بھرا ہوا آسمان سے کہ وہ دن ہو جاوے ہمارے
لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ
پچھلوں اور پچھلوں کے واسطے اور نشان تیری طرف سے اور روزی دے ہم کو اور تو ہے
الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ
روزی دینے والوں میں ۱۱۴ فرمایا اللہ نے میں اتارنے والا ہوں وہ خوان تم پر پھر جو کوئی
بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ
کفر کرے بعد اس کے تم میں سے تو میں اس کو وہ عذاب دوں گا کہ نہ عذاب دوں
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ
جہان میں سچ کسی کو ۱۱۵ اور جب کہے گا اللہ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے بھلا تو نے

ع ۱۶

قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالَ
کہا تھا لوگوں کو کہ مجھ کو اور میری ماں کو دو معبود ٹھہراؤ اللہ کے سوا بولا

سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ۭ اِنْ كُنْتُ
تو پاک ہے مجھ کو لائق نہیں کہ کہوں جو بات نہیں میرے لائق ہاں اگر میں

قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ۭ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ
کہا ہوتا تو تجھ کو معلوم ہوتا تو جانتا ہے جو کچھ میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو
نَفْسِكَ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا
کچھ تیرے جی میں ہے بیشک تو ہی ہے جاننے والا چھپی باتوں کا ۱۱۶ میں نے تو نہیں کہا ان کو
مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ
مگر جو تو نے مجھ کو حکم دیا کہ بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور رب تمہارا اور میں

الرفع

عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ
ان پر گواہ تھا جب تک میں ان میں تھا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو

اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۭ وَاَنْتَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾
تھا تو ہی نگہبان ان پر اور تو ہر چیز پر گواہ ہے ۱۱۷

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ
اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخشے تو تو

اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ
ہے زبردست حکمت والا ۱۱۸ فرمایا اللہ نے یہ دن ہے کہ کام آوے

الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ۭ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
سچوں کو ان کا سچ ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ
رہیں گے ان میں ہمیشہ اللہ ان سے خوش ہوا اور وہ اللہ سے خوش ہوئے یہ

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بڑی مراد ہے ۱۱۹ اللہ ہی کا ہے ملک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ

فِيْهِنَّ ۭ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾
ان میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۱۲۰

ع ۱۶

سورۃ انعام ۶

ع ۱۶

ع ۱۶

ع ۱

قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللّٰهِ قَالَ

کیا تو نے لوگوں کو کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو دو معبود سوا اللہ کے کہا

سُبْحٰنَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ إِنْ كُنْتُ

تو پاک ہے مجھ کو لائق نہیں کہ کہوں ایسی بات جس کا مجھ کو حق نہیں اگر میں نے

قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ

کہا تھا تو تجھ کو معلوم ہوا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے جی میں ہے

إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿۱۱۶﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ

بیشک تو ہی ہے جاننے والا چھپی باتوں کا میں نہیں کہا ان کو مگر جو تو نے مجھ کو حکم کیا کہ

اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ

بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا اور میں ان پر گواہ تھا جب تک

فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ

ان میں رہا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو ہی تھا نگہبان ان کا اور تو

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿۱۱۷﴾ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ

ہر چیز پر خبردار ہے اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ بندے ہیں تیرے

وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ اللّٰهُ

اور اگر تو ان کو معاف کرے تو تو ہی ہے زبردست حکمت والا قال

هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِينَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ

اللہ یہ وہ دن ہے کہ کام آوے گا سچوں کو ان کا سچ ان کے لئے ہیں بہشت

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ

جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں رہیں گے ان میں ہمیشہ راضی ہوا اللہ

عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ

ان سے اور وہ راضی ہوئے اللہ سے یہ ہے بڑی کامیابی اللہ کا ہے

﴿منزل ۲﴾

کرے گا اس کو ایسا سخت عذاب دوں گا کہ دنیا میں ایسا سخت عذاب کسی کو نہ دوں گا۔ پھر جب ماری گئی عیسیٰ کو اللہ نے فرمایا میں ایک بلا بھیجوں گا ہر ملک پر اور ہلاک کروں گا ہر شخص کو جو کافر ہے مگر جو تجھ پر ایمان لایا ہے۔ پھر بھیجی ایک ہوا سرد یمن کی طرف سے پس قبض کر لی روح ہر ایک مومن کی اور ہر ایک مسلمان کی۔ پھر رہ گئے بدکار لوگ پس وہ ہو گئے بیچ جنگل گدھوں کی طرح کہ آپس میں جفتی کرتے ہیں۔ پھر ان پر قیامت آوے گی۔ (موضح)

۱۱۶ یہ سوال عیسیٰ علیہ السلام سے قیامت کے دن ہوگا جب ان کے امتی بگڑ چکے ہوں گے۔ اس وقت ان کی گمراہی کا باعث بتلا کر اپنی بیزاری ظاہر کرے گا۔ (موضح)

۱۱۷ یعنی جب تک میں ان میں موجود رہا اس وقت تک تو ان کی نگران کار تھا اور ان کو خاص تیری توحید کی طرف تعلیم دیتا رہا لیکن جب تو نے مجھ کو آسمان پر اٹھا لیا اس کے بعد کا علم نہیں رکھتا ہاں خاتمہ بالخیر تو کئی کے معنی پورے طور سے لیے

فتح الرحمٰن فی ترجمۃ القرآن وترجمہ محمود اللہ تعالیٰ روز قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یاد دہانی بعد از ان سوال کنند کہ خود را الہی گفتی یا نہ گفتی تا پیمبر خدا بیزاری ظاہر کند و برائے اظہار قطع خصومت نصاریٰ بالجملہ (ترجمہ) واللہ اعلم۔ وقت یعنی بر آسمان بردی مرا ہمراہ۔

خصوصیات سورۂ مائدہ

سورۂ مائدہ میں آیات توحید

سُوْرَۃُ الْاَنْعَام

[illegible] مکی ہونے کی وجہ سے اس کا نام سورۃ انعام رکھا گیا ہے۔ اس سورۃ کا مرکزی مضمون توحید ہے۔ اس میں شرک کی مختلف شکلوں کی تردید کی گئی ہے۔ اس سورۃ میں انعام کے بارے میں جو توہمات مشرکین میں پائے جاتے تھے ان کی تردید کی گئی ہے۔ اس سورۃ میں انعام کے بارے میں جو توہمات مشرکین میں پائے جاتے تھے ان کی تردید کی گئی ہے۔ اس سورۃ میں انعام کے بارے میں جو توہمات مشرکین میں پائے جاتے تھے ان کی تردید کی گئی ہے۔

[illegible] شرک فی التصرف [illegible] شرک فی التصرف [illegible] شرک فی التصرف [illegible]

[illegible] ربط: [illegible] ربط: [illegible] ربط: [illegible]

خلاصہ: [illegible] خلاصہ: [illegible] خلاصہ: [illegible]

پہلا حصہ

نفی شرک فی التصرف پر دلائل

دلائل وقوع

رد شبہات مشرکین

الظلم اُم لم یکفل فی التوراۃ ان یسئلوا عن ھذا السؤال کما اجاب اللہ تعالیٰ ان یقولوا ما اللہ اعلم بما یحکم بہ الیوم فی ملکنا (۲۶) سے دیکھیے۔

طریقہ تبلیغ و تعلیم

فی الشرع فی الجملہ کے بیان میں سات طریقوں کا ذکر ہے، طریق تعلیم یہ ہے کہ ان کو ان کی غلطی پر متنبہ کیا جائے (۲۷) آپ حضرات جانتے ہیں کہ بعض اوقات درس میں کوئی طالب علم کوئی غلط بات کہہ دیتا ہے اور استاد اس کو اس کی غلطی پر متنبہ کرتا ہے، یہ بھی تعلیم ہی ہوتا ہے۔ (فی تعلیم الامم ثلاث طرق) ہوتا ہے کہ تعلیم کے تین طریقے ہیں (۲۸) ان کے بعد ان کی تشریح کی ہے، ان تشریحات کے بعد ان کی مثالیں دی ہیں، ان مثالوں کے بعد ان کی تطبیق کی ہے، اس کے بعد ان کی ترجیح بیان کی ہے، اس کے بعد ان کی تنقید کی ہے، اس کے بعد ان کی تحقیق کی ہے، اس کے بعد ان کی تلخیص کی ہے، اس کے بعد ان کی تکمیل کی ہے، اس کے بعد ان کی تتمیم کی ہے، اس کے بعد ان کی تذییل کی ہے، اس کے بعد ان کی تسہیل کی ہے، اس کے بعد ان کی تفصیل کی ہے، اس کے بعد ان کی تجمیل

تحریمات اللہ

غیر اللہ کی نذر و نیاز

حصہ اول

نفی شرک کی تفصیل یا نفی شرک اعتقادی

سورۂ انعام سے شروع قرآن مجید کا دوسرا حصہ شروع ہوتا ہے جو سورۂ بنی اسرائیل کے آخر تک ہے۔ اس حصے کا مرکزی مضمون ربوبیت ہے یعنی اس مختصر میں زیادہ تر بیان کیا گیا ہے کہ جو چیز پیدا کرنے کے بعد اس کو معدوم تک پہنچانے والا اور ہر چیز کی دیکھ بھال کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ الخ

خلاصہ کے بیان میں مذکور ہو چکا ہے کہ سورۂ انعام کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ یہ سورت کی ابتدا سے لیکر رکوع نمبا میں وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ تک ہے۔ اس حصہ میں نفی شرک فی التصرف کا ذکر کیا ہے اور مسئلہ توحید عقلی و نقلی اور آفاقی و انفسی کے گیارہ انداز بیان کئے گئے ہیں۔ فوائد: ان عقلیہ و نقلیہ دلیلوں اور تین دلائل آفاقی۔ حمد سے صفات الوہیت اور ربوبیت مراد ہیں جیسا کہ سورۂ فاتحہ کی تفسیر میں گذر چکا ہے۔ علامہ محمود آلوسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ ایک قوی ہے جس سے وہ تمام صفات کاملہ ثابت کرے جو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں اور جن کے ساتھ معبودوں کے لئے تسلیم کیا جاتا ہے۔ آلِ ذی اسم موصول کا مثل کے لئے ہے اور اسکا صلہ مذکورہ وصف ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس نے آسمان کو پیدا کرنے والا ہے اور زمین کے قائم رکھنے والا اور تمام فسادوں کو پیدا کرنے والا اور ان کے قائم رکھنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے لہٰذا کارساز اور متصرف بھی وہی ہے اس لئے اسی کو پکارا جائے گا یہی اس کے مناسب ہے۔ آسمانوں اور ساری کائنات کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے جیسا کہ ارشاد ہے وَاللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ الخ اور فرمایا ہے اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ الخ اس سے یہ حقیقت کو بطور تمہید ذکر فرمایا۔ الخ

خلاصہ: یعنی اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا ہے، اس طرح اس بیت کے باقی حصوں میں بھی جو ہے وَاَنْشَاَكُمْ جِنْدًا یعنی نفوسًا جیسا کہ پہلے گذرا ہے۔ الخ

الفضول: هو الذي بدأ انشأ الهدى (وهو واحد) (روح ج ۷ ص ۱۰۰) ثُمَّ الَّذِيْ حُكْمُ الْمَوْتِ میں ثُمَّ استبعاد کے لئے ہے یعنی جب تم کو معلوم ہو گیا کہ مرنے کے بعد خالق اور مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے تو بہت عقل سے بعید ہے کہ مخلوق میں سے کسی کو اللہ تعالیٰ کے برابر کرے اور اس کو اللہ کی طرح متصرف کہو (وثم لاستبعاد ما وقع من الذين كفروا (روح ج ۷ ص ۱۰۰)) الخ اس میں

الشَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا فِيْهِنَّ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝
آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے
سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝
کہ وہاں کا رہنے والا اور باہر سے آنے والا اور جو کوئی اس میں کجروی کرے ظلم سے ہم اس کو چکھائیں گے عذاب دردناک
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع ہے اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ
سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے پیدا کئے آسمان اور زمین اور بنایا
الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۭ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ
اندھیرا اور اجالا پھر بھی کافر لوگ اپنے
يَعْدِلُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى
برابر ٹھہراتے ہیں وہ جس نے پیدا کیا تم کو مٹی سے پھر تمام کی
اَجَلًا ۭ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝ وَ
ایک مدت اور ایک مدت مقرر ہے اللہ کے نزدیک پھر بھی تم شک کرتے ہو
هُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ۭ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ
وہی ہے اللہ آسمانوں میں اور زمین میں جانتا ہے تمہارا بھید اور
جَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ
کھلا اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو اور نہیں آتی ان کے پاس کوئی نشانی
مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝
ان کے رب کی نشانیوں میں سے مگر کرتے ہیں اس سے منہ پھیر
فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ فَسَوْفَ
سو بے شک جھٹلا چکے ہیں حق کو جب آ پہنچا ان کے پاس سو اب

صفحہ ۱۰

موضح قرآن ف۱ اور صبح اور جان بھی رات دن ہے اور اشارات میں راہ نقطہ کو اور صبح کہتے ہیں ف۲ اور راہ صبح کو اور جالا سو راہ صبح ایک ہے اس کے سوائے سب راہیں غلط ہیں سو بہت ہیں۔ ف۳ اور وہی فنا کا وقت سو ایک جیل سے ہر شخص کی دو جنیں بنا کر فرشتے جانتے ہیں اور ایک جیل ہے سب خلق کی سو کوئی نہیں جانتا سوائے جل جلالہ قیاس کر یہ ان اہل کو نور شناسائی نہ فتح الرحمٰن ف۱ یعنی معبود ہیں باطل را، ف۲ یعنی رائے قیام قیامت، ف۳ یعنی متصرف فرماروا،

يَا بَنِيهِمْ أَنَبَّؤُهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝٥ أَلَمْ
يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ مَكَّنَّاهُمْ
فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ
عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِنْ
تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ
بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ۝٦ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ
كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ
الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝٧ وَ
قَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكًا
لَقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُونَ ۝٨ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ
مَلَكًا لَجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَا يَلْبِسُونَ ۝٩

ہم تم کو ہنسی کرنے والوں من المزء او تجاوزوا من الجزاء (مدارک ج ۲ ص ۱۰۴) ۵ لفظ اللہ سے وصف مشہور ہونے کی وجہ سے خاص اور متصرف اب ترف بارفا اللہ کے متعلق ہوگا اور ظرفیت کا معنی درست ہوگا۔ اس آیت کی ابتدا میں حضور ﷺ کی تسلی ہے اس لئے کہ نبی معصوم کی تکذیب ہونا بہت مشکل اور دشوار ہے دوسری جگہ ہے فلا یحزنک قولھم کو بھی آپ کو اسی لئے دی جاتی ہے جو کچھ تم کرتے ہو یہ عقیدے الگ کے سوا کسی اور میں نہیں ہیں۔ لہٰذا اس کے سوا متصرف و کارساز کی کوئی نہیں۔

۵ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝٣٤ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝٣٥ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ۝٣٦ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝٣٧ قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ۝٣٨ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝٣٩ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ ۚ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۝٤٠

تحت پ ۹ ۔ ۱۔ وَهُمْ يَصُدُّونَ (البیان ج ۱۰ ص ۱۰۱) نحو یا ایھا الحق حق کے تین معنی ہیں۔ اول اظہار حق، دوم ثابت، سوم فاہر اور واضح بات۔ یہاں تیسرا معنی مراد ہے۔ جب انہوں نے ایک ایسی حقیقت کا انکار کر دیا جو بالکل واضح اور ظاہر ہے تو وہ عذاب کے مستحق ہیں جیسا کہ فسوف یاتیھم کی تفسیر اس پر دلال ہے۔ ۵ ایا ہے ویاتیھم کا مفعول محذوف ہے۔ العذاب یا بعدہ۔ العذاب العاجلۃ والعقوبات التی تحل بھم فی الاخرۃ من عذاب النار وغیرہ (ج ۱۰ ص ۱۰۱) بشک یہ تو تعریف وصفی ہے۔ عَنْهُمْ تمکین کے معنی قدرت و جرأت عطا کرنے کے ہیں۔ مِن تبعیضیہ ہے اور مِن مضاف محذوف ہے یعنی شیئا من اعمارھا وخصت بالتمکین تعظیما لشانھم وتفخیما لامرھم (ابن کثیر ج ۲ ص ۱۰۱) سے کثیر ہے کیونکہ وہ دنیا میں ان کے قبضہ و تصرف میں تھیں۔ بِذُنُوبِهِمْ۔ یہ سببیہ ہے۔ یعنی ان کے گناہوں اور دعوی توحید نہ ماننے کے سبب ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔

۵ مشرکین کے ہلاک شبہات میں سے پہلے شبہ کو جواب ہے مشرکین کہتے تھے کہ جب تک آپ آسمان پر جا کر ہمارے لئے لکھی لکھائی کتاب نہ لے آئیں اس وقت تک ہم ایمان نہیں لائیں گے جیسا کہ سورہ بنی اسرائیل ع ۱۰ میں ہے وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنْبُوعًا ۝٩٠ تو اس کا جواب دیا کہ اگر یہ کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب بھی ہم نازل کر دیں جسے اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیں تب بھی یہ مشرکین یہی کہیں گے جو اب کہتے ہیں کہ تو اس کھلا ہوا جادو ہے۔ ۵ ۱۰ یہ دوسرا شبہ ہے۔ مشرکین کہتے تھے کہ رسالت کے ساتھ ایک فرشتہ بھی آنا چاہئے تھا جو ہماری طرف لوگوں کو دعوت دیتا اور ساتھ ہی وعدے کی تصدیق کرتا جیسا کہ الفرقان کو رعا میں ہے لَوْلَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا ۝٧ تو اس کا جواب دیا وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكًا لَقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُونَ یعنی کسی فرشتہ علیہ السلام کے ساتھ ظاہر آنا اور مشرکین اس کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لینے کے بعد اگر وہ نہ لاتے کہ اس کے بعد ہم کو مہلت نہ دی جاتی۔ ۵ ۱۱ یہ تیسرا شبہ جواب ہے۔ مشرکین کہتے تھے کہ اگر رسول کسی فرشتہ کو بھیجتا تو ہم اس کو دیکھ بھی لیتے اور اس سے بات بھی کر لیتے تو اس کا جواب دیا کہ اگر ہم فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجتے تو اس کو بھی انسانی شکل میں بھیجتے کیونکہ انسان فرشتہ کو دیکھ نہیں سکتا اور اس طرح پھر وہی شبہ پیدا ہوتا۔

موضح قرآن ف یعنی جس کی قسمت میں ہدایت نہیں اس کا دشمن بھی نہیں بنا؟ تعجب کے لئے ہے کہ ہمارے دیکھتے کافر ایسے سوجھ آئی مسلمانوں کو چھیڑتے ہیں۔ تو ہم کو عجب نہ چاہئے

فتح الرحمن ف یعنی یا صدق ان خبر ۱۲ منہ زیر سخن یشان ۱۲ منہ مترجم گوید یعنی تعجب عیشان بر جہالت اگر نزدیک کتاب و بحکم او باید عنید نیز انکار کند و الا نہ ۱۲ منہ یعنی چو نہ کہ از ایمان نیاورند باید عنید ۱۲ منہ یعنی گوید ما کہ ہا بنوعے مستدرم ہلاک یشانست در حکمت الہی ۱۲ منہ یعنی مشکل مردی ۔ ۱۲

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ
اور ہنسی بنائی گئی رسولوں پر تجھ سے پہلے پھر گھیر لیا
سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿١٠﴾ قُلْ
ان میں سے ہنسی کرنے والوں کو اس چیز نے کہ اس پر ہنسی کرتے تھے تو کہہ
سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا كَيْفَ كَانَ
چلو پھرو زمین میں پھر دیکھو کیسا تھا
عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿١١﴾ قُل لِّمَن مَّا فِي السَّمَاوَاتِ
انجام جھٹلانے والوں کا تو کہہ کس کا ہے جو کچھ آسمانوں
وَالْأَرْضِ قُل لِّلَّهِ كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ
اور زمین میں تو کہہ اللہ کا لکھ لیا اپنے ذمہ پر مہربانی
لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ الَّذِينَ
البتہ تم سب کو اٹھائے گا قیامت کے دن جس میں کچھ شک نہیں جو لوگ
خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾ وَلَهُ مَا
نقصان میں ڈال چکے اپنی جانوں کو پھر وہ یقین نہیں لاتے اور اسی کا ہے جو
سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣﴾ قُلْ
کچھ بستا ہے رات میں اور دن میں اور وہی ہے سنتا جانتا ۔ تو کہہ
أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
کیا اللہ کے سوا کسی اور کو حمایتی بناؤں بنانے والا آسمانوں اور زمین کا
وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ
اور وہی کھلاتا ہے اور اس کو کوئی نہیں کھلاتا ۔ تو کہہ مجھ کو حکم ہوا ہے کہ
أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٤﴾
سب سے پہلا میں گردن رکھوں اللہ کے حکم پر اور تو ہرگز نہ ہو شریک والوں میں

مسرل ٢

سے کہدیں جو آپ کو اپنے عاجز معبودوں کی عبادت کی دعوت دیتے ہیں کہ کیا میں اس اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو کارساز حمایتی اور مدد گار بنالوں جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور جو سب کو کھلاتا ہے اور خود سب سے بے نیاز ہے۔ ﴿١٤﴾ یہ دوسرا قولیہ ہے۔ لَا تَكُونَنَّ نہیں ہے بلکہ یہ تاکید کے لئے ہے جیسے قسم کے بعد لَا کا ذکر کر دیتے ہیں یعنی مجھے تو یہ حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلا سر جھکانے والا بنوں۔ یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ مجھ سے زیادہ کفر کی آفات اور دعا میں سے کچھ قبول نہ کروں اگر میں تسلم کا مفہوم تفصیل سے انعام کے حاشیہ میں قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے تحت بیان کیا گیا ہے۔

فتح الرحمٰن فی ترجمۃ القرآن ۔ پہلی جزء کو کہا طواسین کریمہ تا بنہایت القصص ۱۲

قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ
تو کہہ میں ڈرتا ہوں اگر میں نافرمانی کروں اپنے رب کی ایک بڑے دن کے
عَظِیْمٍ ﴿۱۵﴾ مَنْ یُّصْرَفْ عَنْهُ یَوْمَىٕذٍ فَقَدْ
عذاب سے جس پر سے کہ ٹل جاوے وہ عذاب اس دن
رَحِمَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۶﴾ وَاِنْ
تو اس پر
یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا
اور اگر چھوا تجھ کو اللہ کسی تکلیف سے تو کوئی نہیں اس کا دور کرنے والا
هُوَ ؕ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
مگر وہی اور اگر پہنچائے تجھ کو کوئی بھلائی تو وہ ہر چیز
قَدِیْرٌ ﴿۱۷﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ
پر قادر ہے اور وہ غالب ہے اپنے بندوں پر اور وہ
الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۸﴾ قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ
حکمت والا خبردار ہے تو کہہ کس چیز کی گواہی سب سے بڑی ہے
قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ؕ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ
تو کہہ اللہ گواہ ہے میرے اور تمہارے بیچ اور وحی بھیجی گئی
هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ
میرے پاس یہ قرآن تاکہ میں ڈر سناؤں تم کو اس سے اور جس کو پہنچے
اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ
کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور معبود بھی ہیں
قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ

۱۵ پیغمبر اخلاقی تبصرے۔ یعنی تم لوگ اللہ کی معرفت اور اس کی پہچان سے بے بہرہ ہو اس لئے دن رات اس کی نافرمانیوں میں منہمک ہو اور اس کے ساتھ شرک کرتے ہو اور تمہارے دلوں میں اس کے عذاب کا کوئی ڈر خطرہ نہیں لیکن مجھے تو خطرہ ہے کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو اس کے سخت عذاب کی لپیٹ میں آ جاؤں گا۔

۱۶ یہ مسئلہ توحید پر چوتھی عقلی دلیل ہے۔ مضرّت مراد ہر تکلیف ہے۔ مثلاً بیماری، تنگدستی، مصیبت وغیرہا اس طرح خیر سے ہر وہ بھلائی مراد ہے جس سے انسان کو خوشی اور سرور حاصل ہو، مثلاً تندرستی، دولت، آرام وراحت وغیرہ۔ آیت میں خطاب اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے لیکن مراد ہر مخاطب ہے یعنی اگر اللہ کی طرف سے کوئی مصیبت یا تکلیف آ جائے تو اللہ کے سوا کوئی اسے دور نہیں کر سکتا نہ کوئی بچا سکتا ہے نہ کوئی ٹال سکتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ آرام وراحت پہنچانا چاہے تو اسے بھی کوئی نہیں روک سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ مختلف پہلوؤں سے یہی مضمون دوسری آیات میں بھی بیان ہوا ہے۔ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ (انعام ۶ آیت ۶۱) یہ بھی دلیل ہی کا حصہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہی اپنی مخلوق پر غالب اور قاہر ہے اور کسی کے سامنے عاجز و مغلوب نہیں ہو سکتا وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ اور وہی حکمت والا اور وہی ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے۔ یہ دونوں صفت کے صیغوں پر الف لام افادۂ حصر کیلئے ہے والّلام ھھنا وفیما تقدم للقصر (مراح مثلاً ج ۶) اس عقلی دلیل سے اللہ تعالیٰ کا کامل قدرت اور کمال علم ثابت ہو گیا۔ لہٰذا جب اس کے سوا کوئی قادر مطلق اور غیب دان نہیں تو اس کے سوا کارساز بھی کوئی نہیں۔ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ اشارۃ الی کمال القدرۃ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ اشارۃ الی کمال العلم (بحر ج ۴ ص ۲۹۵)

۱۷ گزشتہ چار دلائل عقلی دلیلوں سے متعلق ہے۔ شَهَادَةً تمیز ہے جس کا تعلق قسم سے ہے یعنی کونسی چیز بڑی ہے اور دوسرے قسم کے اشارہ بھی گواہی ہے۔ یعنی سب سے بڑی گواہی کس کی ہے۔ قُلِ اللّٰهُ اور آپ فرما دیں سب سے بڑی گواہی تو اللہ تعالیٰ کی ہے جس نے گذشتہ عقلی دلائل سے اور آگے دلیل وحی سے بیان فرمایا ہے کہ غیب دان اور متصرف ومختار وہی ہے اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ ۱۸ یہ نقلی شرک فی التصرف پر دلیل وحی کی طرف اشارہ ہے۔ شَهَادَةً کا سرچشمہ عقلی دلائل ہیں۔ یعنی اے مشرکین کیا ان مذکورہ عقلی دلائل کی موجودگی میں تمہاری عقلی اس بات کو ماننے سے کہ اللہ کے ساتھ کچھ اور معبود بھی ہو سکتے ہیں جمعیت الوہیت میں اس کے شریک ہیں اور غیب دان اور کارساز ہیں۔ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ آپ فرما دیں میری عقل تو اس بات کو نہیں مانتی۔ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اِنَّمَا صرف کے لئے ہے۔ اور مجھے تمہارے شرک اور مشرکین کے شرک سے بیزاری اور برات کا اعلان کرنے کا حکم فرمایا کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے اور میں تمہارے شرک اور تمہارے معبودوں کی عبادت سے بیزار ہوں۔

معجم قرآن ف ۱ مدیم یعنی ہمیشہ رہنے والا جو کبھی ختم نہ ہو
فتح الرحمٰن ھذا یعنی الحمد کی تردید ۱۲

بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
بیزار ہوں تمہارے شرک سے جن کو ہم نے دی ہے کتاب
یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمُ ؕ اَلَّذِیْنَ
پہچانتے ہیں اس (قرآن) کو جیسا پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو جن
خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَنْ
لوگوں نے خراب کیا اپنا آپ سو وہ (اس لئے) ایمان نہیں لاتے اور
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ
کون ہے زیادہ ظالم اس سے جو جھوٹ باندھے اللہ پر یا جھٹلائے
بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ
اس کی آیتوں کو بیشک جھٹلائی نہیں پاویں گے ظالم اور جس دن ہم ان کو
جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَیْنَ
اکٹھا کریں گے پھر کہیں گے شرک کرنے والوں کو کہاں
شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ لَمْ
تمہارے شریک جن کو تم دعوے کرتے تھے پھر نہ
تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا
رہے گا ان کا کوئی فریب مگر یہی کہیں گے قسم ہے اللہ کی جو ہمارا رب ہے کہ ہم نہ تھے
مُشْرِكِیْنَ ﴿۲۳﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ كَذَبُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ
شریک کرنے والے دیکھو کیسا جھوٹ بولے اپنے اوپر
وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْهُمْ
اور کھو گئے ان سے جو بناتے تھے اور ان میں
مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ

۱۳۳ الگ کتاب ہے توراۃ اور انجیل اور موصل سے ہود، نصاریٰ ہم دونوں فریق مراد ہیں اور یہ کوئی نئی بات نہیں مشہور ہے قرآن کا۔ ۱۲ منہ

۱۳۴ قرآن کی سچائی اور حقانیت کا اس سے بڑا ثبوت کیا ہوگا کہ یہود و نصاریٰ جس طرح اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں اسی طرح انہیں اپنی اولاد کی طرح قرآن کو پہچانتے ہیں۔ ۱۲ منہ

۱۳۵ یہ مشرکین کے لئے اور استفہام انکار کے لئے ہے یعنی کوئی شخص اللہ تعالیٰ پر افترا کرنے سے اور اللہ کے ساتھ بتوں کو خدا کے شریک بنانے سے اور تو سچی کا جھٹلانے سے بڑا ظالم نہیں ہو سکتا۔ ۱۲ منہ

۱۳۶ یہ ظالم کون ہیں جو تو سب کو ملنے والے ہیں اور جو ان کا حال ہوگا۔ ۱۲ منہ

۱۳۷ یہ مشرکین کے لئے تخویف اخروی ہے۔ شرکاؤکم سے وہ بت مراد ہیں جن کو مشرکین دنیا میں حاجت روا اور مددگار سمجھ کر پکارا کرتے تھے۔ یعنی قیامت کے دن جب ہم سب کو میدان محشر میں جمع کریں گے تو مشرکین سے کہیں گے کہ کہاں ہیں وہ تمہارے بنائے ہوئے ساجھی اور مددگار جن کے متعلق تمہارا خیال تھا کہ وہ قیامت میں تمہارے کام آئیں گے۔ ان تم بہت بڑی مصیبت آرہی ہے ان دونوں باتوں کے لئے کوئی سبب نہیں آگے۔ ۱۲ منہ

۱۳۸ فتنہ کے معنی کفر ہیں اور یہاں اس سے مشرکین کا جواب مراد ہے جو کہ مشرکین کا جواب صریح جھوٹ ہوگا اس لئے اسے فتنہ سے تعبیر فرمایا۔ اور کچھ نہیں جو ان کا جواب ہوگا اس کو ان کے فتنہ کہنے سے اعلام ہوتا ہے کہ یہ جواب ان کا جھوٹ ہے۔ (موضح، ابن کثیر، فتح القدیر ج ۲ ص ۱۲۵) والقرطبی ج ۷ ص ۱۴۰ (مقبول، مدنی) حضرت شیخ قدس سرہ نے فتنہ کا ترجمہ عذر فرمایا تھا کہ جب ان کا عذر ہی جھوٹ ہوگا تو ان کا جواب کیا ہوگا۔ مشرکین جب اپنے کو بچانے اور پیچھا کرنے کا عالم دیکھیں گے تو خیال کریں گے کہ وہ دنیا میں مشرک کرنے کا سرے سے انکار ہی کر دیں۔ شاید اس طرح غلاب سے بچ جائیں۔ اس خیال پر وہ جھوٹ بولیں گے اللہ کے نام کی قسم کھا کر جھوٹ۔ جواب دیں گے کہ وہ سرے سے مشرک تھے ہی نہیں اور انہوں نے دنیا میں کبھی شرک نہیں کیا جاہد، مگر یہ شرک نہیں کیا جاہد گا دوسری جگہ ان کا جواب اس طرح نقل کیا ہے قَالُوْا بَلٰی وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ (موضح) یعنی ہاں تم ہمارے ساجھی تھے ہم تم سے بات نہ کرتے تھے تم نے اپنے کو آپ ہی غارت کیا اور ہمارے انتظار میں رہے اور شک میں پڑے۔ ۱۲ منہ

۱۳۹ یہ زجر ہے۔ یعنی ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو آپ کی باتیں غور سے سنتے ہیں مگر اس کے باوجود ان کے دلوں پر اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا کیونکہ ان کے دلوں پر حملے پڑے ہوئے ہیں یعنی ان کے دلوں پر قسم جہالت و ضلالت کی چھائی ہے اور ان کے کانوں کو مہم نے بہرا کر دیا ہے اور وہ حق بات نہیں سن سکتے۔ قرآن کریم کو وہ حیرت سے دیکھتے ہیں اس کی آیتیں بند ہو چکی ہیں۔ اس لئے انکار کی تمام معجزات دکھائے جائیں تب بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

اَلَّذِیْنَ یَعْصِفُوْنَ وَقٰۤی اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَّاِنْ یَّرَوْا

کُلَّ اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوْكَ یُجَادِلُوْنَكَ

یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۵﴾

وَهُمْ یَنْهَوْنَ عَنْهُ وَیَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ یُّهْلِكُوْنَ

اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ تَرٰۤی اِذْ وُقِفُوْا

عَلَی النَّارِ فَقَالُوْا یٰلَیْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰیٰتِ

رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۷﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا

كَانُوْا یُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا

نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالُوْۤا اِنْ هِیَ اِلَّا

حَیَاتُنَا الدُّنْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ تَرٰۤی اِذْ

وُقِفُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰی

ترجمہ

موضح قرآن

تم الحمد وحسن توفیقہ۔

وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿۳۰﴾
قسم ہے اپنے رب کی (اللہ کی) تو چکھو عذاب بدلے میں اپنے کفر کے

قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمُ
تباہ ہوگئے وہ لوگ جنہوں نے جھوٹ سمجھا ملنا اللہ کا یہاں تک کہ جب آپہنچی ان پر

السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا ۙ
قیامت اچانک وہ کہیں گے اے افسوس ہمارے اوپر کہ ہم نے اس میں کی

وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ ۚ أَلَا سَاءَ مَا
اور وہ اٹھائے ہوں گے اپنے بوجھ اپنی پیٹھوں پر خبردار برا ہے جو

يَزِرُونَ ﴿۳۱﴾ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ
بوجھ وہ اٹھائیں گے اور نہیں زندگی دنیا کی مگر کھیل اور دل بہلاوا

وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۳۲﴾ قَدْ
اور آخرت کا گھر بہتر ہے پرہیزگاروں کے لئے کیا تم نہیں سمجھتے ہم کو

نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ
معلوم ہے کہ تجھ کو غم میں ڈالتی ہیں ان کی باتیں سو وہ تجھ کو نہیں جھٹلاتے

وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ
لیکن ظالم تو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور جھٹلائے گئے ہیں

رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ
بہت سے رسول تجھ سے پہلے پس صبر کرتے رہے جھٹلائے جانے پر اور ایذا پر یہاں تک

أَتَاهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ وَلَقَدْ جَاءَكَ
آپہنچی ان کو مدد ہماری اور کوئی نہیں بدل سکتا اللہ کی باتیں اور تحقیق تجھ کو

مِن نَّبَإِ الْمُرْسَلِينَ ﴿۳۴﴾ وَإِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ
پہنچ چکی ہیں خبریں رسولوں کی اور اگر ہے تجھ پر بھاری

منزل ۲

جہنم کی آگ سے بچ جائیں مگر حماد بن ابانتہ کے جملے اللہ نہ دے آپ کی تکذیب کرتے بلکہ آپ سے استہزا کرتے اور تخطیہ دینے کی کوششیں کرتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دی اور فرمایا کہ ہمیں خوب معلوم ہے کہ مشرکین کی تکذیب اور ایذا کی باتیں آپ کو غمزدہ دل بری ہیں لیکن آپ غم نہ کریں یہ کلام آپ کو نہیں جھوٹا کہتے آپ کو تو اب بھی صادق و امین سمجھتے ہیں لیکن محض عناد و ہٹ دھرمی کی وجہ سے اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔ ایک دفعہ اخنس بن شریق اور ابوجہل کہیں تنہائی میں ملے تو اخنس نے ابوجہل سے پوچھا اس وقت تم دونوں کے سوا یہاں اور کوئی نہیں، سچ بتانا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچا ہے یا جھوٹا۔ ابوجہل نے خدا کی قسم کھا کر کہا کہ محمد نے کبھی بات نہیں بولی وہ سچا ہے لیکن بات یہ ہے کہ جب تمام اعزازات قوائس کا خاندان لے گیا تو نبوت بھی اسی خاندان میں رہے ہم اس کی جوت کو کیسے تسلیم کر لیں۔ (فتح الرحمن ۱۲ یعنی کفار ابن عوشیہ (۱۲ منہ) یعنی عمل میں بیشک بہت سے دوسرے شریک و ہوشیار ہیں لیکن اعتقاد میں ہم سب ایک ہیں۔

یعنی خوف اخروی سے ان کے لئے جو اللہ کی لقا یعنی قیامت کا انکار کرتے ہیں۔ یہ حَسْرَتَنَا الخ یہاں بھی حرف ندا الحاراً بالاسف کے لئے ہے مَا فَرَّطْنَا میں مَا مصدریہ ہے ای علی تفریطنا قیامت کے دن مشرکین کہیں گے کہ وہ دنیا میں ایمان و عمل میں کوتاہی کرنے پر بہت افسوس ہے۔ اَوْزَارَهُمْ وِزْرٌ کی جمع ہے بوجھ مجازاً گناہ کے معنی میں ہے مراد مشرکانہ اعمال ہیں۔

کیونکہ جو شخص دنیا کی دولت اور شان و شوکت پر مغرور ہو کر حق کا انکار کرتا ہے اس لئے ان کی اصلاح کے لئے دنیا کی بے ثباتی اور اس کے ساز و سامان کی حقارت اور آخرت کا ذکر فرمایا کہ اس دنیا پر اس قدر غرور ہو کر اس کی وجہ سے حق کا انکار کر رہے ہو وہ تو چند روزہ تماشا ہے اور آخرت کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہے بعضوں نے ان آیتوں کی جگہ بیان کیا ہے (۱۲ لَا يُحْزِنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ (آل عمران ۱۷۶) (۲) فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ (یونس ۶۵) ان دونوں آیتوں میں تقلب مصدر ثلاثی مجرد کی تفسیر ہے (۳) وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ (یٰسین ع ۲) (۴) وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا (کہف ع ۶) (۵) وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ (یٰسین ع ۳) تیسری آیت میں دنیا کی تمثیل اور چوتھی آیت میں اعمال کی تمثیل ہے دنیا بھی تغلب و مغالبت پر دلالت کرتی ہے ۱۲ منہ

اس کا مفعول محذوف ہے ای یتلقون الشرک (خازن ج ۲ صفحہ ۲۰۲ مطبوعہ مصر) ہو گئی شرک سے بچتے ہیں اور نیک حال بجالاتے ہیں آخرت میں انہی کو بہتری اور بھلائی ہے۔ ۱۲ منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بشارت ہی قوت "اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ" میں نکلتی ہے بعضوں علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں پر نہایت شفیق اور مہربان تھے۔

اور آپ کی زندگی کے سب لوگ ایمان لے آئیں اور

اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي
ان کا منہ پھیرنا تو اگر تجھ سے ہو سکے کہ ڈھونڈ نکالے کوئی سرنگ
الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ
زمین میں یا کوئی سیڑھی آسمان میں پھر لاوے ان کے پاس کوئی نشانی اور اگر
شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ
اللہ چاہتا تو ان کو جمع کر دیتا سیدھے راہ پر سو تو مت ہو
الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ
نادانوں میں ۔ حاضر ہیں جی سے سنتے ہیں
وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَقَالُوْا
اور مُردوں کو زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف لائے جاویں گے اور کہتے ہیں
لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ
کیوں نہیں اتری اس پر کوئی نشانی اس کے رب کی طرف ۔ تو کہہ اللہ قادر ہے
عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾
اس بات پر کہ اتارے کوئی نشانی ۔ لیکن ان میں اکثر نہیں جانتے
وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ
اور نہیں ہے کوئی چلنے والا زمین میں اور نہ کوئی پرند جو اڑتا ہے اپنے دونوں بازوؤں
اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ
مگر ہیں امتیں تمہاری جیسی ہم نے نہیں چھوڑی لکھنے میں کوئی چیز
ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
پھر اپنے رب کے پاس جمع ہوں گے ۔ اور جو جھٹلاتے ہیں ہماری آیتوں کو
صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَ
وہ بہرے اور گونگے ہیں اندھیروں میں ۔ جس کو چاہے اللہ گمراہ کرے اور

ماننے نقال ابوجہل وغیرہ اللہ ان محمداً الصادق وما کان قط ولکن اذا ذهبت بنو قصی باللواء والسقایة والحجابة والنبوة فماذا یکون لسائر قریش (ابن کثیر ج ٢ ص ١٤٤) ف٣ یہ کہتے ہیں کہ اس سے پہلے جو پیغمبر گذرے ہیں ان کی بھی اسی طرح ان کی قوموں نے تکذیب کی اور انہیں طعنے دیے تو انہوں نے صبر کیا اور اپنے فرض تبلیغ کی ادائیگی میں لگے رہے یہاں تک کہ ہماری مدد آپہنچی اور ان کے دشمنوں کو ہلاک کر ڈالا۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے وہ اپنے انبیاء کی مدد کرتا ہے اور ان کے دشمنوں کو ذلیل کرتا ہے۔ ف٤ یہ جو ہر پیغمبر کی تکذیب ہوئی ہے مطلوب معجزات دکھانا تھا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کرنے سے تجھ کو کیا فائدہ ان کے مطلوب معجزات دکھا دیں تو وہ ایمان لے آئیں گے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں بھی یہ خیال پیدا ہو کہ اگر ان کے مطلوبہ معجزات ان کو دکھا دیئے جائیں تو شاید وہ ایمان لے آئیں۔ اللہ اعراض نہ کریں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر مشرکین کا اعراض آپ سے اور قرآن سے بعض معجزات نہ دیکھنے کی وجہ سے ہے اور ان کا اعراض آپ کو گوارا ہے تو آپ ان کو معجزات دکھا دیں اور اگر آپ میں طاقت ہے تو آپ زمین میں سوراخ کر کے یا آسمان پر سیڑھی لگا کر کوئی معجزہ لے آئیں اور ان کو دکھا دیں مطلب یہ ہے کہ معجزہ آپ کے بس میں نہیں جیسا کہ فرمایا اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۔ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ (رعد ع ٤٠) ف٥ اے ولیکن لیکن تو فقیر سورۂ مائدہ میں کہا تھا کہ آپ یہ خیال چھوڑ دیں کہ جب لوگ ایمان لے آئیں۔ اگر یہ بات اللہ کو منظور ہوتی تو وہ سب لوگوں کو ہدایت پر جمع کر دیتا مگر اس نے ایسا اس لئے نہیں کیا تاکہ جو شخص گمراہی کی راہ اختیار کرنا چاہے اور ہر آدمی سوچ سمجھ کر راہ اختیار کرے۔ ف٦ یستجیب کے معنی یستجیبون کے ہیں یعنی صرف وہی لوگ حق کو قبول کرتے ہیں جن کے دلوں میں اللہ کی طرف رغبت ہو بقرینہ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ (انعام ع ٤) اور الموتی سے مراد یہاں کفار و مشرکین ہیں مراد یہ ہے کہ جو لوگ ان کے دل ایمان و قبول سے خالی ہوئے کی وجہ سے مردہ ہو گئے ہیں وہ اور لے جائیں۔ وَالْمَوْتٰى اَیِ الْکُفَّارُ کَمَا قَالَ اَحْسَنُ رُوَاۃِ عَنْہُ غَیْرُ وَاحِدٍ ... وَفِی اِطْلَاقِ الْمَوْتٰی عَلَی الْکُفَّارِ اِسْتِعَارَۃٌ تَبَعِیَّۃٌ مَبْنِیَّۃٌ عَلٰی تَشْبِیْہِ الْکُفْرِ بِالْمَوْتِ وَعَدَمِ الْاِنْتِفَاعِ بِالْحَیَاۃِ (روح ج ٧ ص ٢٠٤) ف٧ اور رسول سے مشرکین کہتے کہ ہمیں کوئی ایسی نشانی کیوں نہیں دکھائی جاتی جسے دیکھ کر ہم مان لیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جواب دے دیا گیا کہ معجزہ دکھانے پر تو اللہ تعالیٰ قادر ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ اگر ان مانگے معجزے کا انکار کیا جائے تو فوراً ہلاکت آجاتی ہے اور مہلت نہیں ملتی۔ اس لئے بندوں کی خیر خواہی اور بہتری اسی میں ہے کہ ان کا مطلوبہ معجزہ نہ دکھایا جائے۔ قَالَ ابْنُ عَطِیَّۃَ لَا یَبْعُدُ اَنْ یُّرِیَھُمْ اٰیَۃً فَیَاْمَنُوْا وَلَمْ یَشَاْ اللّٰہُ اِنْزَالَھَا لِاَنَّہٗ قَدْ سَبَقَ فِی عِلْمِہٖ اَنَّھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ (ابن کثیر ج ٢ ص ١٤٤) ف٨ یہ تو ہوئی پہلی تین آیتوں کی تفسیر اب چوتھی آیت میں عام مخلوق کی صفات کا ذکر ہے یعنی تمہارے موضع قرآن فا کا ترجمہ کیا ہے کہ تو اس کے ساتھ ایک اشارہ ہے کہ ہر مخلوق کو دیکھے اور یقین لاوے سو شاید صفت کا دل بھی چاہا ہو اس واسطے ترجمہ دیکھنے سے یہ کوئی نہ سمجھے کہ تا بین دوانستہ منظور ہوا تو ان نشانی سب کے دل بھر لائی۔ ف٩ یعنی جب سے تو نے دل دیکھو کہ انہیں دین کی اللہ کی نشانیوں کی کان نہیں دیئے دیکھنے نہیں دیئے کہ دیکھ کر شاید ایمان لے آئیں قیامت میں دیکھ کر یقین کر لیں گے۔

فتح الرحمٰن ف٣ مترجم کو دیدیں یعنی اِنْ فَاتَکَ الْمَیْسُوْرُ فَلَا یَفُوْتُکَ الْمَقْدُوْرُ بندہ اللہ اعلم۔ ف٤ یعنی دعوت اسلام۔ ف٥ یعنی از ان نشانہا کہ ذکر فلیسند۔

علاوہ باقی تمام جاندار مخلوق بھی تمہاری طرح مختلف جماعتیں ہیں اور تمہاری طرح محتاج اور ضرورتمند ہیں۔ سب کا رازق اور متصرف و مختار اللہ تعالیٰ ہی ہے دوسرا کوئی نہیں۔ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ میں الکتاب سے مراد لوح محفوظ ہے کہ ہم نے کچھ لکھنے میں تفریط نہیں کی ہے اور کتاب سے مراد فرشتوں کے دفاتر ہیں۔ اب یہ تخویف دنیوی ہوئی اور اہل سنت کے نزدیک کتاب سے مراد لوح محفوظ ہے۔ عن الحسن وقتادۃ وابن المبارک الکتاب الذی عند اللہ تعالیٰ وھو مشتمل علی ما کان وما یکون وھو الیوم المحفوظ (روح ج ۷ ص ۱۲۵) اسی طرح شاہ عبدالقادر وغیرہ نے لکھا ہے۔ ۱۲ منہ۔ یہ بھی تخویف اخروی ہے پہلے جانوروں اور پرندوں کے ذکر کے بعد دوسرا مرحلہ ہے کہ قیامت کے دن ان جانوروں کے ساتھ ان کا بھی حشر ہوگا یہاں یہ ذکر انسانوں کا حشر ادبیہ۔ اور حضرت ابوہریرہؓ کی روایت سے جو معلوم ہوتا ہے کہ بغیر قصاص بھی بعض الغنم من القرن تو یہ حقیقت پر محمول نہیں بلکہ یہ اس سے کنایہ ہے کہ ظالم سے مظلوم کا بدلہ لیا جائے گا اور اگر بلا غرض جانوروں کا حشر کیا جائے تو ان کا حشر بھی مراد لیا جائے تو ان کے حشر سے مراد موت ہوگی نہ کہ حشر ثانی۔ اور اصح یہ ہے کہ جانور الہیٰ میں حضرت عبداللہ بن عباس سے منقول ہے حشر بحشر الموت سوی الجن والانس (دمنثور) لفظ قولہ ثم الی ربھم یحشرون۔ یہ تکذیب کرنے والوں کے لئے زجر ہے۔ یعنی جو لوگ ضد و نساد کی وجہ سے آیات الٰہی کو تسلیم نہیں کرتے ان کے دلوں پر مہر جہالت ثبت ہو جاتی ہے اور وہ گونگے و بہرے کے اندھیروں میں سرگرداں پھرتے ہیں نہ حق سنتے ہیں اور نہ حق بات کہتے ہیں۔ حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ جب منکرین ضد و عناد کی وجہ سے حق کا انکار کرتے ہیں تو حق تعالیٰ ان سے فہم کی استعداد سلب کر لیتا ہے اور ان کے دلوں پر مہر جہالت ثبت کر دیتا ہے لیکن یہ چاہتا ہے یعنی جو لوگ ہدایت کرتے ہیں تو ان کو قبول حق کی استعداد عطا فرما دیتا ہے۔ ۱۲ منہ۔ یہ توحید پر عقلی دلیل ہے جس کا بیان پہلے ۱۱ رکوع میں گذرا۔ امام فراء کہتے ہیں کہ اٰیٰتٍ دوسرے معنوں پر مشتمل ہے اول رویت میں دوم بمعنی احادیث حتیٰ کہا جاتا ہے اَرَاَیْتَکَ اَیْ اَخْبِرْنِیْ۔ اس صورت میں عَنْ بِمَعْنَی فِیْ ہوگا واحد ہی کا ہو (ف) یا تانیث (اگلا) اور جمع (اگلی) کی۔ عرب میں اس کا کوئی مقام متعین نہیں ہوتا اور اس کی کیفیت اس ایک ضرب کی ہوتی ہے جو مخاطب کی حالت و اوہام و خیال و وہم کا لحاظ کرتا ہے۔ یعنی کیا ہم ہوتا ہے۔ علامہ رضی لکھتے ہیں کہ یہاں رویت بصری ہے یا قلبی اور اگر بمعنی تحدیث ہے (بمعنی صفت اور وصف ایک مفعول کو چاہتا ہے (جو یہاں حالانکہ محذوف ہے) اور ضمیر (ہٖ)

مَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ
جس کی چاہے وہ اللہ رہے سیدھی راہ پر طرف تو کہہ تو کہ دیکھو تو
اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ
اگر آوے تم پر عذاب اللہ کا یا آوے تم پر قیامت کیا اللہ کے سوا
تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ
کسی کو تم پکارو گے (بتاؤ) اگر تم ہو سچے بلکہ اسی کو پکارتے ہو تم
فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ
پھر دور کر دیتا ہے (اس مصیبت کو) جس کے لئے تم پکارتے ہو اگر چاہتا ہے (اور تم بھول جاتے ہو)
مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ
جن کو تم شریک کرتے ہو اور بے شک ہم نے بھیجے ہیں طرف امتوں کے جو تجھ سے پہلے تھے
فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾
پھر ہم نے پکڑا ان کو سختی میں اور تکلیف میں تاکہ وہ گڑگڑائیں
فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ
پھر کیوں نہ گڑگڑائے جب آیا ان پر عذاب ہمارا لیکن سخت ہو گئے
قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾
دل ان کے اور بھلا کر دکھلایا ان کو شیطان نے جو کام وہ کرتے تھے
فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ
پھر جب وہ بھول گئے اس نصیحت کو جو ان کو کی گئی تھی کھول دیئے ہم نے ان پر دروازے
كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ
ہر چیز کے یہاں تک کہ جب خوش ہو بیٹھے اس چیز پر جو ان کو دی گئی تھی پکڑ لیا ہم نے ان کو
بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ
اچانک پھر اس وقت وہ رہ گئے ناامید ﴿۴۵﴾ پھر کٹ گئی جڑ ان

اخبونی کہنے کا کہ یہ بمعنی مستعمل ہے اور بمنزلہ حالت سے استفسار کرنے کے استعمال ہوتا ہے۔ (صاحب الرضی بنیا الفرد وان رای بعضھا بدیہیۃ وقیل قلب للمعنی عرفی ہے اس موضع قرآن میں) ف۔ یعنی اللہ کی نعمت کی نشانیاں سب جہان میں ہیں۔ ہر قوم کے لوگوں کا زمانہ کبھی نہ کبھی ایک قاہر کے ہاتھ پر ہوا ہوگا۔ قصاص کی زبان سے گویا کہا ہے کہ ہم نے ان سے بدلہ لیا۔ سب سے کھلی نشانی یہ ہے کہ ظالم کو مظلوم کا بدلہ دلایا جائے۔ اور اگر بلا غرض جانوروں کا حشر کیا جائے تو ان کا حشر بھی مراد لیا جائے تو ان کے حشر سے مراد موت ہوگی نہ کہ حشر ثانی۔ اور اصح یہ ہے کہ جانور الہیٰ میں حضرت عبداللہ بن عباس سے منقول ہے حشر بحشر الموت سوی الجن والانس (دمنثور) لفظ قولہ ثم الی ربھم یحشرون۔ یہ تکذیب کرنے والوں کے لئے زجر ہے۔ یعنی جو لوگ ضد و نساد کی وجہ سے آیات الٰہی کو تسلیم نہیں کرتے ان کے دلوں پر مہر جہالت ثبت ہو جاتی ہے اور وہ گونگے و بہرے کے اندھیروں میں سرگرداں پھرتے ہیں نہ حق سنتے ہیں اور نہ حق بات کہتے ہیں۔ حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ جب منکرین ضد و عناد کی وجہ سے حق کا انکار کرتے ہیں تو حق تعالیٰ ان سے فہم کی استعداد سلب کر لیتا ہے اور ان کے دلوں پر مہر جہالت ثبت کر دیتا ہے لیکن یہ چاہتا ہے یعنی جو لوگ ہدایت کرتے ہیں تو ان کو قبول حق کی استعداد عطا فرما دیتا ہے۔ ۱۲ منہ۔ یہ توحید پر عقلی دلیل ہے جس کا بیان پہلے ۱۱ رکوع میں گذرا۔ امام فراء کہتے ہیں کہ اٰیٰتٍ دوسرے معنوں پر مشتمل ہے اول رویت میں دوم بمعنی احادیث حتیٰ کہا جاتا ہے اَرَاَیْتَکَ اَیْ اَخْبِرْنِیْ۔ اس صورت میں عَنْ بِمَعْنَی فِیْ ہوگا واحد ہی کا ہو (ف) یا تانیث (اگلا) اور جمع (اگلی) کی۔ عرب میں اس کا کوئی مقام متعین نہیں ہوتا اور اس کی کیفیت اس ایک ضرب کی ہوتی ہے جو مخاطب کی حالت و اوہام و خیال و وہم کا لحاظ کرتا ہے۔ یعنی کیا ہم ہوتا ہے۔ علامہ رضی لکھتے ہیں کہ یہاں رویت بصری ہے یا قلبی اور اگر بمعنی تحدیث ہے (بمعنی صفت اور وصف ایک مفعول کو چاہتا ہے (جو یہاں حالانکہ محذوف ہے) اور ضمیر (ہٖ)

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٥﴾ قُلْ
ظالموں کی اور سب تعریفیں اللہ کی ہے جو مالک ہے سارے جہان کا تو کہہ
اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ
دیکھو تو سہی اگر لے لے اللہ تمہارے کان اور آنکھیں اور مہر کر دے
عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۭ اُنْظُرْ
تمہارے دلوں پر کون ہے اللہ کے سوا جو تم کو پھیر لاوے یہ چیز دیکھ
كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿٤٦﴾ قُلْ
کیونکر ہم بیان کرتے ہیں نشانیاں پھر وہ کترا جاتے ہیں کہہ
اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً
دیکھو تو سہی اگر آ پہنچے تم پر عذاب اللہ کا اچانک یا ظاہر ہو کر
هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرْسِلُ
کون ہلاک ہوگا مگر لوگ ظالم ہو کفر کے سوا اور ہم نہیں بھیجتے
الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ
رسولوں کو مگر خوشی سنانے والے اور ڈر سنانے والے تو جو کوئی یقین لایا
وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٤٨﴾
اور سنور گیا تو نہ ڈر ہے ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں
وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا
اور جنہوں نے جھٹلایا ہماری باتوں کو ان کو پہنچے گا عذاب اس سبب سے کہ وہ
يَفْسُقُوْنَ ﴿٤٩﴾ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ
نافرمانی کرتے تھے تو کہہ میں نہیں کہتا تم سے میرے پاس ہیں خزانے اللہ کے
وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا
اور نہ میں جانوں غیب کی بات اور نہ میں کہوں تم کو کہ میں فرشتہ ہوں میں تو اسی پر چلتا ہوں

ع ١٠

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا ظالموں کو ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سب تعریفیں اللہ کی ہے ۔ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ جو مالک ہے سارے جہان کا ۔ قُلْ تو کہہ ۔ اَرَءَيْتُمْ دیکھو تو سہی ۔ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ اگر لے لے اللہ ۔ سَمْعَكُمْ تمہارے کان ۔ وَاَبْصَارَكُمْ اور آنکھیں ۔ وَخَتَمَ اور مہر کر دے ۔ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ تمہارے دلوں پر ۔ مَّنْ اِلٰهٌ کون ہے اللہ ۔ غَيْرُ اللّٰهِ اللہ کے سوا ۔ يَاْتِيْكُمْ جو تم کو پھیر لاوے ۔ بِهٖ یہ چیز ۔ اُنْظُرْ دیکھ ۔ كَيْفَ کیونکر ۔ نُصَرِّفُ ہم بیان کرتے ہیں ۔ الْاٰيٰتِ نشانیاں ۔ ثُمَّ پھر ۔ هُمْ وہ ۔ يَصْدِفُوْنَ کترا جاتے ہیں ۔ قُلْ کہہ ۔ اَرَءَيْتَكُمْ دیکھو تو سہی ۔ اِنْ اَتٰىكُمْ اگر آ پہنچے تم پر ۔ عَذَابُ اللّٰهِ عذاب اللہ کا ۔ بَغْتَةً اچانک ۔ اَوْ یا ۔ جَهْرَةً ظاہر ہو کر ۔ هَلْ کون ۔ يُهْلَكُ ہلاک ہوگا ۔ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ مگر لوگ ظالم ہو کفر کے سوا ۔ وَمَا نُرْسِلُ اور ہم نہیں بھیجتے ۔ الْمُرْسَلِيْنَ رسولوں کو ۔ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ مگر خوشی سنانے والے ۔ وَمُنْذِرِيْنَ اور ڈر سنانے والے ۔ فَمَنْ تو جو کوئی ۔ اٰمَنَ یقین لایا ۔ وَاَصْلَحَ اور سنور گیا ۔ فَلَا خَوْفٌ تو نہ ڈر ہے ۔ عَلَيْهِمْ ان پر ۔ وَلَا هُمْ اور نہ وہ ۔ يَحْزَنُوْنَ غمگین ہوں ۔ وَالَّذِيْنَ اور جنہوں نے ۔ كَذَّبُوْا جھٹلایا ۔ بِاٰيٰتِنَا ہماری باتوں کو ۔ يَمَسُّهُمُ پہنچے گا ان کو ۔ الْعَذَابُ عذاب ۔ بِمَا اس سبب سے کہ ۔ كَانُوْا وہ تھے ۔ يَفْسُقُوْنَ نافرمانی کرتے ۔ قُلْ تو کہہ ۔ لَّآ اَقُوْلُ میں نہیں کہتا ۔ لَكُمْ تم سے ۔ عِنْدِيْ میرے پاس ہیں ۔ خَزَآئِنُ خزانے ۔ اللّٰهِ اللہ کے ۔ وَلَآ اَعْلَمُ اور نہ میں جانوں ۔ الْغَيْبَ غیب کی بات ۔ وَلَآ اَقُوْلُ اور نہ میں کہوں ۔ لَكُمْ تم کو ۔ اِنِّيْ مَلَكٌ کہ میں فرشتہ ہوں ۔ اِنْ اَتَّبِعُ میں تو اسی پر چلتا ہوں ۔ اِلَّا مگر

ع ١٠

منذر فرادی اصل لفظ الانذار ہے انذار عن العدو والصوت اور الابصار الانذار بجو رعن معنی اخطرنی والایسمی الا الاستعلام عن حالۃ تجیئ لتوقی ۱۲ منہ) اس کے بعد استہزاء کا ہونا ضروری ہے تو وہ یہ ہے کہ اگر یہ مطلب ہے کہ حضور علیہ السلام کو معلوم ہے کہ آپ مشرکین سے فرمائیں گے تو اگر تم پر عذاب آتے یا قیامت آپہنچے تو کیا بھی تم عذاب ٹال دو گے تو اس کا جواب تو ظاہر ہے کہ ہرگز نہیں ٹال سکتے اور اگر یہ مطلب ہے کہ حضور علیہ السلام کو معلوم نہیں کہ آپ مشرکین سے کیا فرمائیں گے تو اگر تم پر عذاب آتے یا قیامت آپہنچے تو کیا بھی تم عذاب ٹال دو گے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک نہیں ٹال سکتے اور اگر تم پر عذاب نہ آتے اور قیامت نہ آتی تو کیا تم ایمان لے آتے تو اس کا جواب بھی نفی ہے ۔ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۔ ۱۲ منہ) ع ١٠ ۔ مطلب یہ ہے کہ تم کو اللہ کے سوا کوئی بھی عذاب نہیں ٹال سکتا اس کا مشاہدہ ہے کہ مصائب و آفات میں تم مجھ کو چھوڑ کر اللہ ہی کو پکارتے ہو اور اسی سے دعا کرتے ہو کہ وہ تم کو مصیبت سے نجات دے دے تو اگر تم پر عذاب آتے یا قیامت آپہنچے تو کیا بھی تم اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے ہرگز نہیں پکارو گے بلکہ اللہ کے سوا تم جن معبودوں کو پکارتے تھے ان سب کو بھول جاؤ گے ۔ ۱۲ منہ

ع ١٠

ع ١٠

ع ١٠

یعنی ضرور ہو گے ۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو جس طرح چاہے گا ان پر اپنا عذاب نازل کرے گا ۔ اور یہی اس کا طریقہ چلا آتا ہے اور جن کی تفصیل ہی ۱۲ سورہ حال ہے ۔ جب قوم نوح کا تشدد و العصبۃ بالہ اور اقوام صالحات کا ہر سازی اظہار کی کے ساتھ تصور ہیں ۔ علم کہیں کی تصور ان بالا کو صرف ۔ اور شکل کیا جائے تھا اور ہیں سے کوئی گمان کرتا ہے کہ ملاحت سے شکل کا سکا تو صور کرنا تھی ہی کا ہر سازی ۔ اور یقین ۱۱ ہر تصرف ہے جا کر کہا ہیں شاہد ۔ تعوذ عذر عذر ۔ ذین ۔ ذکر الطور ۱۲ ۔ اسف ۔ ہر ان قضا احت عذر ۔ ۔ ۔

اَلَا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۚ
یعنی جو کچھ وحی کیا جاتا ہے میری طرف کہہ دے کہ کیا برابر ہو سکتا ہے اندھا اور دیکھنے والا

اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ
سو کیا تم غور نہیں کرتے ﴿۵۰﴾ اور ڈر سنا کر اس قرآن سے ان لوگوں کو جو ڈرتے ہیں

اَنْ يُّحْشَرُوْۤا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ
اس کا کہ وہ جمع ہوں اپنے رب کے پاس اس حال میں کہ نہ ہوگا ان کا

وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَا تَطْرُدِ
کوئی حمایتی نہ کوئی سفارشی کہ کسی طرح بچ رہیں ﴿۵۱﴾ اور مت دور کر

الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ
ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ
چاہتے ہیں اسی کی رضا تجھ پر نہیں ہے ان کے حساب میں سے

مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ
کچھ اور نہ تیرے حساب میں سے ان پر ہے کچھ

فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَكَذٰلِكَ
کہ تو ان کو دور کرے پھر ہے میں ہو جاوے گا تو بے انصافوں میں ﴿۵۲﴾ اور اسی طرح

فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ
ہم نے آزمایا ہے بعضوں کو بعضوں سے ﴿۵۳﴾ تاکہ کہیں کیا یہی لوگ ہیں جن پر احسان کیا

عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾
ہم میں سے کیا نہیں ہیں اللہ خوب جاننے والا شکر کرنے والوں کو ﴿۵۳﴾

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ
اور جب آویں تیرے پاس وہ لوگ جو ہماری آیتوں کے جاننے والے ہیں تو کہہ تم پر سلام ہے

۵۹ یہ تو بیان ضروری ہے۔ اَلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ یعنی جو لوگ اللہ سے ڈرتے اور اس کے حکم کی تعمیل میں سستی کرتے ہیں، ہدایت کرتے۔ عبث نہیں کرتے۔ جیسا کہ فرمایا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۔ ۶۰ یہ موصوف یعنی جو لوگ خالصہ اللہ ہی کو پکارتے ہیں اور اسی کی خوشنودی کو مدنظر رکھتے ہیں۔ آپ ان کو اپنی مجلس سے نہ

مٹائیں آپ پر ان کا کوئی بوجھ نہیں اور نہ آپ کا کوئی بوجھ ہے۔ سب کی روزی اللہ کے ذمہ ہے۔ اور اَهْدٰى رزق فرمایا۔ اللہ کی خاص رحمت ہی ان کو ہدایت کرتی ہے۔ اور اسی کے فضل سے ہے۔ ۶۱ آپ کے درمیان محض ایمان اور عمل صالح کا تعلق ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں آپ ان لوگوں کو راستکار کرلوں میں سے ہو جائیں۔ ۶۲ بایں طور دعوی توحید پر دلیل حسی دلیلیں پیش ہوئیں۔ اب یہاں سے تکمیر کے انکاری وجود کا سلسلہ شروع ہوتا ہے کہ ایسے واضح عقلی دلائل کے باوجود تکمیر کیوں نہ ہوئی انکار کرتے ہیں۔ یہ انکاری کی وجہ ہے اور کفار اس میں تشبیہ کے لئے نہیں بلکہ یہاں کمال کے لئے ہے۔

کافر یہاں کس لئے ہے۔ اس وجہ کو سمجھنا میں لازم عاقبت کھلنے ہے۔ اس وجہ کا حاصل یہ ہے کہ مشرکین تو دولت منہ تھے اور مسلمانوں کو حقیر سمجھتے تھے اور دولت منہ مسلمانوں کی طرف سفت کرنے کی وجہ سے ان کا حسد کرتے تھے الکفار الامراء، کما تجد فی دعاء القنوت اللھم العن کفرۃ اھل الکتاب الذین یصدون عن سبیلک ویکذبون رسلک ویقاتلون اولیاءک اللھم فرق جمعھم واشتت شملھم والزل بھم بأسک الذی لا یرد عن القوم المجرمین۔ اللھم عذب کفرۃ اھل الکتاب الذین یکذبون رسلک ویقاتلون اولیاءک اللھم اشغل نساءھم وابناءھم وارمل نساءھم وایتم اولادھم واخف عنھم اموالھم وابتلھم بالخوف فی بلادھم وابعث علیھم الرعب فی قلوبھم وانزل بھم بأسک الذی لا یرد عن القوم المجرمین۔ اللھم عذبھم بعذابک فانھم قد عاندوا وصدوا عن سبیلک واستھزءوا بدینک وکذبوا رسولک وحزبوا اعداءک وقتلوا اولیاءک اللھم ضع علیھم عذابک وب

عَلَيْكُمُ ۚ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ
تم پر۔ لکھ لیا ہے تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت کو کہ جو کوئی
مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ
کرے گا تم میں سے برائی نادانی سے پھر اس کے بعد
وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ
اور نیک ہو جاوے تو بات یہ ہے وہ بخشنے والا مہربان ہے اور یوں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں
الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ قُلْ
ہم آیتیں اور تاکہ کھل جاوے طریق گنہگاروں کا تو کہہ دے
اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ
مجھ کو ممانعت کی گئی ہے اس سے کہ بندگی کروں ان کی جن کو تم پکارتے ہو اللہ
اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَاۗءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ
کے سوا تو کہہ میں پیروی نہیں کرتا تمہاری خواہش کی ورنہ میں بہک جاؤں گا اور میں
اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ قُلْ اِنِّيْ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ
راہ پانے والوں میں سے کہہ میں تو کھڑا ہوں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر
وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ۭ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ۭ اِنِ
اور تم نے اس کو جھٹلایا میرے پاس نہیں جس چیز کی تم جلدی کر رہے ہو
الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ يَقُصُّ الْحَقَّ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾
حکم نہیں سوا اللہ کے بیان کرتا ہے حق بات اور وہ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے
قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ
کہہ اگر میرے پاس ہوتی وہ چیز جس کی تم جلدی کر رہے ہو تو طے ہو چکا ہوتا
بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾
جھگڑا میرا اور تمہارا اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو

ع ۶ ۱۳

ف۱۳ یہ رحم تسلیم کی دوسری وجہ ہے یعنی جس قدر مستحق کا نہ حقلگی برائی کھول کر بیان کی جاتی ہے اسی قدر ان کے لطف اور کرشن اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ وَلِتَسْتَبِيْنَ میں واؤ کے بارے میں تین قول ہیں (۱) اس کا معطوف علیہ کوئی مناسب فعل محذوف ہے۔ تقدیر لِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ظہر بیان ہو جائے گا معطوف علیہ کے ساتھ۔ (۲) زائد ہے۔ ف۱۴ جو قولی یا فعلی معصیت ہو جب اس بات سے منع کر دیا گیا ہے کہ میں ان کا طریقہ نہ اختیار کروں جن کو تم پکارتے ہو۔ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ یعنی طریق عبادت میں بھی تم کو غیر اللہ کی عبادت سے منع کیا گیا ہے۔ یعنی تمہارے پاس تو نشانات اور تبیہات تو ضرور آئے ہیں جن کی بدولت میں تمہاری خواہشوں کی پیروی کروں گا میں ایسا کروں تو گمراہ ہو جاؤں۔ قُلْ اِنِّيْ عَلٰي بَيِّنَةٍ یعنی طریق حقانیت پر ہوں اور تم باطل پر ہو۔ یعنی میرے پاس تو اللہ کی طرف سے دلائل موجود ہیں جن کی بنا پر میں تمہارے سامنے ثابت کرتا ہوں۔ یعنی بالفاظ دیگر تمہارے جھٹلانے کا کوئی اثر میرے اوپر نہیں ہو سکتا۔ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ۭ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ يَقُصُّ الْحَقَّ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ف۱۵ یہ اوپر والے قول کی توضیح ہے یعنی عذاب کا جو سوال مقدر کا جواب ہے یعنی جب ہم نے تمہیں تو ہمیں عذاب لے آؤ کہنے کا جواب دیا گیا کہ کہہ دو میرے قبضے میں نہیں کہ تمہارا مطالبہ عذاب کا فوراً پورا کر دوں یہ اللہ کے قبضہ میں ہے۔

سورۃ فرقان ف بمکی غریب مسلمانوں کا اول برسا اور جو مکی سورۃ۔

سورۃ فتح الرحمٰن ف ظاہر از ایں یک متر جم است کہ ایں را از آخر سورت مثل ہود و نحل و بنی اسرائیل ف یعنی عقوبت و انتقام ایں بیست و ہفت۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ
اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی جنہیں جانتا نہیں وہ مگر وہی اور جانتا ہے جو کچھ
يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ
اور جانتا ہے جو کچھ خشکی اور دریا میں ہے اور نہیں گرتا کوئی پتا
وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ
مگر وہ جانتا ہے اس کو اور نہیں گرتا کوئی دانہ زمین کے
الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ
اندھیروں میں اور نہ کوئی ہری چیز اور نہ کوئی سوکھی چیز مگر وہ سب لکھا ہے
مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ
کتاب ظاہر میں ﴿۵۹﴾ اور وہی ہے کہ قبض میں لے لیتا ہے تم کو رات میں اور جانتا ہے
مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى
جو کچھ تم کرتے ہو دن میں پھر جگا اٹھاتا ہے تم کو دن میں تاکہ پورا ہو
اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا
وعدہ جو مقرر ہو چکا ہے پھر اسی کی طرف تم کو آنا ہے پھر جتا دیوے گا تم کو
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ
جو کچھ تم کرتے رہے ﴿۶۰﴾ اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر
وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ
اور بھیجتا ہے تم پر نگہبان یہاں تک کہ جب آپہنچے تم میں کسی کو
الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾ ثُمَّ
موت تو قبض کر لیتے ہیں اس کو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے ﴿۶۱﴾ پھر
رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ
پھیرے جاویں گے اللہ کی طرف جو مالک ہے ان کا سچا سن رکھو حکم اسی کا ہے اور وہ

ع ۷ ۳

۵۹ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۶۰ وہ ہاتھ میں قبض کرنا ہے اور دریا میں ڈبونا ہے یا مراد ہر حالت ہے سونے کی اور جاگنے کی یا مراد ہر حالت ہے زندگی اور موت کی (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۶۱ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۶۲ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۶۳ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۶۴ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۶۵ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۶۶ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۶۷ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۶۸ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۶۹ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۷۰ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۷۱ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۷۲ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۷۳ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۷۴ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۷۵ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۷۶ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۷۷ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۷۸ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۷۹ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۸۰ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۸۱ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۸۲ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۸۳ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۸۴ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۸۵ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۸۶ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۸۷ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۸۸ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۸۹ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۹۰ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۹۱ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۹۲ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۹۳ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۹۴ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۹۵ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۹۶ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۹۷ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۹۸ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۹۹ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۰۰ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۰۱ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۰۲ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۰۳ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۰۴ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۰۵ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۰۶ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۰۷ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۰۸ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۰۹ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۱۰ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۱۱ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۱۲ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۱۳ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۱۴ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۱۵ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۱۶ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۱۷ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۱۸ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۱۹ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۲۰ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۲۱ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۲۲ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۲۳ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۲۴ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۲۵ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۲۶ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۲۷ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۲۸ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۲۹ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۳۰ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۳۱ یہ تفسیر ہے اوپر کی مثل دلیل ہے یعنی رسول مقدر کا جواب ہے کہ اگر تم عذاب نہیں لاسکتے تو تمہیں کیا خبر کہ کب آئے گا اس کا جواب وہ ہے کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں جیسا قاعدہ ہے کہ غیب اور علم ذاتی اللہ کی تخصیص ہے (از خلاصہ مقدمہ تفسیر)

۱۳۲ یہ تفسیر ہ

أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَنْ يُنَجِّيكُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ
البر والبحر تدعونه تضرعا وخفية لئن
انجنا من هذه لنكونن من الشكرين ﴿٦٣﴾ قل
الله ينجيكم منها ومن كل كرب ثم انتم
تشركون ﴿٦٤﴾ قل هو القادر على ان يبعث
عليكم عذابا من فوقكم او من تحت ارجلكم
او يلبسكم شيعا ويذيق بعضكم باس بعض
انظر كيف نصرف الايت لعلهم يفقهون ﴿٦٥﴾
وكذب به قومك وهو الحق قل لست عليكم
بوكيل ﴿٦٦﴾ لكل نبا مستقر وسوف تعلمون ﴿٦٧﴾
واذا رايت الذين يخوضون في ايتنا فاعرض

۱۵ ۱۰ ۵ ۱۰ ۱۵ ۲۰ ۲۵ ۳۰ ۳۵ ۴۰ ۴۵ ۵۰ ۵۵ ۶۰ ۶۵ ۷۰ ۷۵ ۸۰ ۸۵ ۹۰ ۹۵ ۱۰۰ ۱۰۵ ۱۱۰ ۱۱۵ ۱۲۰ ۱۲۵ ۱۳۰ ۱۳۵ ۱۴۰ ۱۴۵ ۱۵۰ ۱۵۵ ۱۶۰ ۱۶۵ ۱۷۰ ۱۷۵ ۱۸۰ ۱۸۵ ۱۹۰ ۱۹۵ ۲۰۰ ۲۰۵ ۲۱۰ ۲۱۵ ۲۲۰ ۲۲۵ ۲۳۰ ۲۳۵ ۲۴۰ ۲۴۵ ۲۵۰ ۲۵۵ ۲۶۰ ۲۶۵ ۲۷۰ ۲۷۵ ۲۸۰ ۲۸۵ ۲۹۰ ۲۹۵ ۳۰۰ ۳۰۵ ۳۱۰ ۳۱۵ ۳۲۰ ۳۲۵ ۳۳۰ ۳۳۵ ۳۴۰ ۳۴۵ ۳۵۰ ۳۵۵ ۳۶۰ ۳۶۵ ۳۷۰ ۳۷۵ ۳۸۰ ۳۸۵ ۳۹۰ ۳۹۵ ۴۰۰ ۴۰۵ ۴۱۰ ۴۱۵ ۴۲۰ ۴۲۵ ۴۳۰ ۴۳۵ ۴۴۰ ۴۴۵ ۴۵۰ ۴۵۵ ۴۶۰ ۴۶۵ ۴۷۰ ۴۷۵ ۴۸۰ ۴۸۵ ۴۹۰ ۴۹۵ ۵۰۰ ۵۰۵ ۵۱۰ ۵۱۵ ۵۲۰ ۵۲۵ ۵۳۰ ۵۳۵ ۵۴۰ ۵۴۵ ۵۵۰ ۵۵۵ ۵۶۰ ۵۶۵ ۵۷۰ ۵۷۵ ۵۸۰ ۵۸۵ ۵۹۰ ۵۹۵ ۶۰۰ ۶۰۵ ۶۱۰ ۶۱۵ ۶۲۰ ۶۲۵ ۶۳۰ ۶۳۵ ۶۴۰ ۶۴۵ ۶۵۰ ۶۵۵ ۶۶۰ ۶۶۵ ۶۷۰ ۶۷۵ ۶۸۰ ۶۸۵ ۶۹۰ ۶۹۵ ۷۰۰ ۷۰۵ ۷۱۰ ۷۱۵ ۷۲۰ ۷۲۵ ۷۳۰ ۷۳۵ ۷۴۰ ۷۴۵ ۷۵۰ ۷۵۵ ۷۶۰ ۷۶۵ ۷۷۰ ۷۷۵ ۷۸۰ ۷۸۵ ۷۹۰ ۷۹۵ ۸۰۰ ۸۰۵ ۸۱۰ ۸۱۵ ۸۲۰ ۸۲۵ ۸۳۰ ۸۳۵ ۸۴۰ ۸۴۵ ۸۵۰ ۸۵۵ ۸۶۰ ۸۶۵ ۸۷۰ ۸۷۵ ۸۸۰ ۸۸۵ ۸۹۰ ۸۹۵ ۹۰۰ ۹۰۵ ۹۱۰ ۹۱۵ ۹۲۰ ۹۲۵ ۹۳۰ ۹۳۵ ۹۴۰ ۹۴۵ ۹۵۰ ۹۵۵ ۹۶۰ ۹۶۵ ۹۷۰ ۹۷۵ ۹۸۰ ۹۸۵ ۹۹۰ ۹۹۵ ۱۰۰۰

منازل ۲

کہ اللہ تعالیٰ کو کیا کرنے والی ذات سے تعبیر کیا جائے۔ اس لئے ہم نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے کہ وہ اپنے محبوبوں کو بعض اوقات بڑی بڑی مصیبتوں سے نجات عطا فرماتا ہے۔ اور ان کی دعا کو رد نہیں کرتا۔ اس لئے ہم نے یہ ترجمہ کیا ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر دعا مانگو تو اللہ تعالیٰ اس پر ضرور قادر ہے کہ وہ تم کو ان مصیبتوں سے نجات عطا فرمائے۔ اور ان مصیبتوں کو دور فرما دے

عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهٖ ۚ وَإِمَّا
جہاں تک کہ مشغول ہو جاویں کسی اور بات میں اور اگر
يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى
بھلا دے تجھ کو شیطان پھر نہ بیٹھ یاد آجانے کے پیچھے
مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ
ظالم لوگوں کے ساتھ اور نہیں ذمہ پر
يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ
پرہیزگاروں کے ان کے حساب کی کچھ چیز ولیکن
ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَذَرِ الَّذِيْنَ
نصیحت کرنا ہے شاید وہ ڈر رکھیں اور چھوڑ دے ان کو
اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ
جنہوں نے بنا لیا اپنا دین کھیل اور تماشا اور دھوکا دیا ان کو
الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ
دنیا کی زندگی نے اور سمجھا اس قرآن سے کہ نہ پکڑا جائے کوئی
لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ
نہیں اس کے لئے اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور نہ سفارشی اور اگر
تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۭ اُولٰٓئِكَ
بدلہ دے ہر بدلہ نہ لیا جائے اس سے یہ
الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ
لوگ ہیں جو پکڑے گئے اپنی کمائی میں ان کے لئے پینا ہے
حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾
کھولتے پانی کا اور عذاب ہے دکھ دینے والا بدلہ ان کے کفر کا

ع ۱۳

مدنی

ف۱۷۴ یعنی جو لوگ اللہ کی آیتوں پر طعن کرتے ہیں ان کے پاس بیٹھنا منع ہے ہاں اگر وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں تو بیٹھنا منع نہیں اور اگر بھول سے بیٹھ جائے تو یاد آتے ہی اٹھ کھڑا ہو اور ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھ۔

ف۱۷۵ یعنی جو لوگ ان کافروں کی مجلس سے بچتے ہیں ان پر ان کے حساب کی کچھ ذمہ داری نہیں ہاں ان کا فرض ہے کہ ان کافروں کو نصیحت کریں شاید وہ باز آجائیں۔

ف۱۷۶ یعنی جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے ان سے الگ رہ اور قرآن کے ذریعہ سے ان کو نصیحت کرتا رہ کہ کہیں کوئی شخص اپنے کئے کی سزا میں ہلاکت میں نہ پڑ جائے جس کے لئے اللہ کے سوا نہ کوئی حمایتی ہوگا نہ سفارشی اور اگر وہ ہر ممکن فدیہ بھی دینا چاہے گا تو اس سے بھی فدیہ نہیں لیا جائے گا یہ لوگ ہیں جو اپنے کئے میں پکڑے گئے ان کے لئے کھولتے پانی کا پینا ہے اور دردناک عذاب ہے ان کے کفر کا بدلہ۔

موضح قرآن ف۱۷۴ یعنی ۳۰ جاہلوں پر
جانا اور اگر بھول سے بیٹھ جائے تو یاد آتے ہی اٹھ کھڑا ہو۔

ف۱۷۵ یعنی جو لوگ ان کافروں کی مجلس سے بچتے ہیں ان پر ان کے حساب کی کچھ ذمہ داری نہیں ہاں ان کا فرض ہے کہ ان کافروں کو نصیحت کریں شاید وہ باز آجائیں۔

ف۱۷۶ یعنی جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے ان سے الگ رہ اور قرآن کے ذریعہ سے ان کو نصیحت کرتا رہ کہ کہیں کوئی شخص اپنے کئے کی سزا میں ہلاکت میں نہ پڑ جائے جس کے لئے اللہ کے سوا نہ کوئی حمایتی ہوگا نہ سفارشی اور اگر وہ ہر ممکن فدیہ بھی دینا چاہے گا تو اس سے بھی فدیہ نہیں لیا جائے گا یہ لوگ ہیں جو اپنے کئے میں پکڑے گئے ان کے لئے کھولتے پانی کا پینا ہے اور دردناک عذاب ہے ان کے کفر کا بدلہ۔

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا
تو کہہ دے کیا ہم پکاریں اللہ کے سوا جو
يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ
نہ نفع دے ہم کو اور نہ نقصان دے ہم کو اور پھر جائیں الٹے پاؤں اس کے بعد کہ راہ دی ہم کو اللہ نے
كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ
جیسے کوئی جس کو بہکا لے گئے ہوں شیطان جنگل میں حیران پھرتا ہے
لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۭ قُلْ
اس کے رفیق بلاتے ہیں اس کو راہ کی طرف کہ ہمارے پاس چلا آ تو کہہ
اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ
بیشک راہ اللہ کی وہی راہ ہے اور ہم کو حکم ہوا ہے کہ تابعدار رہیں
لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ
پروردگار عالم کے اور یہ کہ قائم رکھو نماز کو اور
اتَّقُوْهُ ۭ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ وَ
ڈرتے رہو اللہ سے اور وہی ہے جس کے سامنے تم جمع ہوگے اور
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ
وہی ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر
وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۭ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۭ وَ
اور جس دن کہے گا کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گا حق ہے اسی کی بات اور
لَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۭ عٰلِمُ الْغَيْبِ
اسی کی حکومت ہے جس دن پھونکا جائے گا صور جاننے والا
وَالشَّهَادَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ وَاِذْ
اور کھلی بات کا اور وہی ہے حکمت والا جاننے والا اور یاد کر جب

قل انندعوا من دون اللہ ما لا ینفعنا ولا یضرنا ونرد علی اعقابنا بعد اذ ہدانا اللہ کالذی استہوتہ الشیطین فی الارض حیران لہ اصحاب یدعونہ الی الہدی ائتنا قل ان ہدی اللہ ہو الہدی وامرنا لنسلم لرب العلمین وان اقیموا الصلوۃ واتقوہ وہو الذی الیہ تحشرون وہو الذی خلق السموت والارض بالحق ویوم یقول کن فیکون قولہ الحق وللہ الملک یوم ینفخ فی الصور عٰلم الغیب والشہادۃ وہو الحکیم الخبیر واذ

طیب و طہارت کا کوئی معیار ہی نہ ہو۔ اور کسی کو نہیں، خود ان بھائیوں کے قرآنِ مجید سے ثابت ہو گیا کہ ان کا یہ دعویٰ محض ہوا و ہوس ہے اور طیب و طہارت کا کوئی معیار ہی نہیں۔

معلوم ہوا قرآن ف یعنی حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ مسلمان چاہے کافروں سے کیسے کم دیوانے کی طرح بھڑتے نہیں اس پر آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر تم کو تو اب اپنے ذریعہ مصور دیکھ رہے ہیں مگر قوم کے بہکانے سے نہ بہکیے۔

فتح اللہ حسن عفی عنہ بیل بنجر ۱۲ ۔

قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا
اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَكَذٰلِكَ
نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ
رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ
اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا
رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ
لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ
الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ
فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا
تُشْرِكُوْنَ ۝ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ

موضح قرآن قال ان جہالت کے لازم ہونے کے ساتھ روایات میں اللہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی مقصور ہونے سے بھی اسکے لئے ہونا ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ فافہم۔

فتح۔ (من حیث العلم) کا مطلب یہ ہے کہ ظاہر کرنا کچھ نہ ہو تو علم ہونا کچھ ہو۔ مثلاً ہر مسلمان کا یہ علم ہونا کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر چیز کا خالق ہے یہ علم ہونا کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر چیز کا خالق ہے۔ والله اعلم۔

فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا
فاطر آسمان اور زمین سب سے کترا کر میں نہیں
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ
ہوں مشرک کرنے والوں سے اور جھگڑا کی اس سے اس کی قوم نے بولا
اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَآ اَخَافُ
کیا تم مجھ سے جھگڑتے ہو اللہ کے بارے میں اور وہ مجھ کو راہ بتا چکا ہے اور میں نہیں ڈرتا
مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ
ان چیزوں سے جن کو تم شریک کرتے ہو اس کا مگر یہ کہ میرا رب ہی کوئی بات چاہے
شَيْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا
چاہے ہاں وسیع ہے میرے رب کا علم ہر چیز پر کیا سوچ نہیں
تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ
کرتے تم اور کیونکر ڈروں میں
اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ
شریک تم نے ٹھہرائے اور نہیں ڈرتے تم اس بات سے کہ تم شریک کرتے ہو
بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ
اللہ کا جس کی نہیں اتری اس نے تم پر کوئی دلیل
فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ
اب دونوں فریقوں میں کون سا زیبا ہے دلی امن کا بولو اگر
تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا
تم کچھ سمجھ رکھتے ہو وہ لوگ جو یقین لائے اور نہیں ملایا
اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ
اپنے یقین میں کسی قسم کا فساد ان ہی کے واسطے ہے (بھی امن اور وہ

مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ
راہ پر ہیں اور یہ ہماری حجت تھی جو ہم نے دی ابراہیم
عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ
کو اس کی قوم پر ہم درجے بلند کرتے ہیں جس کے چاہتے ہیں بیشک
رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ
تیرا رب حکمت والا علم والا ہے اور ہم نے دیا اس کو اسحاق
وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا
اور یعقوب سب کو راہ بتائی اور نوح کو راہ بتائی
مِنْ قَبْلُ ۚ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ
پہلے اور اس کی اولاد میں داؤد اور سلیمان

مانزل ۲

فی توحید۔ ۱۲ منہ ھذا فی الی التوحید اھد الثانی ۱۲ صحیحا ای بالدلائل الشافیۃ ۱۲ سوال مقدر کا جواب ہے کہ ان دلائل سے تو ان کا مدعا ثابت ہوا مگر ان کو تو ہم نے ہی دلائل عطا فرمائے تھے پھر ان کو فخر کیا ہوا جس کا جواب یہ دیا کہ ان دلائل کا عطا فرمانا ہی ان کی حجت ہے ہر شخص کو نہیں فرمایا بلکہ ان ہی کو فرمایا جو اس کے مستحق تھے ۱۲ منہ

فائدہ الزام اور قائل کرنے کا ذکر ہے اپنی بعض باتوں میں الگ الگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مریم پر جو بعض فرقوں نے الوہیت کی ثابت کیا ہے کہ مسیح کا قائل ہونا تو ثابت کرتا ہے کہ مسیح کا ایک جوڑا ہے اور مریم کا بھی ایک جوڑا ہے اور اس پر یہ ترتیب منطقی ہوتا ہے کہ ان کا بیٹا ہونا ثابت کرتا ہے کہ مسیح اور مریم کا آپس میں جوڑ

مُّهْتَدُوْنَ ﴿٩٠﴾ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ
(سیدھا راہ پر ہیں) اور یہ (کہ) ہماری دلیلیں تھیں جو ہم نے ابراہیم کو
عَلٰى قَوْمِهٖ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ
ان کی قوم کے مقابلے میں دی تھیں ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں بیشک تمہارا
حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿٨٣﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ
حکیم (اور) علیم ہے ۔ اور ہم نے ان کو اسحاق اور یعقوب
كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ
سب کو ہدایت دی اور نوح کو پہلے ہدایت دی تھی اور
ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ
ان کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف
وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۙ
اور موسیٰ اور ہارون کو (ہدایت دی) اور ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں
وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ۭ كُلٌّ مِّنَ
اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس (کو ہدایت دی) سب
الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ
نیکوکاروں میں سے تھے ۔ اور اسمٰعیل اور الیسع اور یونس
وَلُوْطًا ۭ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَمِنْ
اور لوط (کو ہدایت دی) اور سب کو جہان کے لوگوں (کی ہدایت) پر فضیلت دی
اٰبَآىِٕهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ
اور ان کے باپ دادا اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو (ہدایت دی) اور ان کو
وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٨٧﴾ ذٰلِكَ
(اپنا) برگزیدہ بنایا اور سیدھا رستہ دکھایا ۔ یہ

هُدَى اللّٰهِ يَهْدِیْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ
اللہ کی ہدایت ہے چلاتا ہے اس پر جو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے

وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾
اور اگر یہ شرک کرتے تو اکارت جاتا جو کچھ انہوں نے کیا تھا

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ
یہی ہیں جن کو دی ہے کتاب اور سمجھ

وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ
اور نبوت پھر اگر منکر ہوں اس کے یہ لوگ

وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓئِكَ
ان پر تو ہم نے مقرر کر دیے ہے کئی لوگ جو ان کو منکر نہیں ہوتے یہ لوگ

الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ
جن کو راہ پر لایا اللہ سو تو چل ان کی راہ پر

قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ
تو کہہ میں نہیں مانگتا تم سے اس پر مزدوری

اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ
یہ تو نصیحت ہے جہان کے لوگوں کو اور انہوں نے اللہ کی

قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ
قدر نہ جانی جب کہا کہ نہیں اتارا اللہ نے کسی

شَیْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ
چیز پر تو کہہ کس نے اتاری وہ کتاب جو

مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ

ع ۱۶

منزل ۲

ی نازل ہوئی تجعلونہ قد اطہر الخ یہ جملہ استیناف ہے اور اس میں علماء یہود کی ایک شرارت کا ذکر کیا گیا ہے یعنی یہ تورات دی کتاب ہے جس کے بعض حصوں کو تم اپنی خواہشات نفسانیہ کے مطابق ظاہر و دنیا کے مختلف کاغذوں پر لکھ لیتے ہو اور پڑھنے والوں اور طبقہ خوانندوں کو دکھاتے ہو اور بعض حصوں کو چھپاتے ہو یہ کہنے کو یہ اللہ کی کتاب تورات کی جس میں حضرت اللہ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا اس طرح تورات کے جو مسائل تمہاری خواہشات کے خلاف اور نہ مجھنے یا سمجھنے والے لوگوں کی خاطر اس میں لکھے ہوئے ہیں ان کو چھپا کر تم اپنی خواہشات کے مطابق جس قدر حصہ چاہتے ہو اسی کو ظاہر کرتے ہو اور اس کا اظہار کرتے ہو اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ تم قرآن پر ایمان نہیں لاتے اس لئے اپنے ہمی تورات مسائل کے مطابق جنوں کا طب اپنی طرف سے گھڑ کر عوام کو سناتے رہتے ہیں۔ ۱۲ منہ ۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے کی دلیل ہے جو تورات کے ہی ذریعے ثابت ہیں ان علوم پر کیا ہو سکتا ہے کہ تمہارے آباء اجداد و خلی اللہ علیہ السلام نازل ہوئے ہیں ای انزل۔ اللہ یہ حکم ہے سوال

فتح الرحمٰن ۱۵ یعنی ہم جو ان انصار و سائر انبیاء ۱۲ منہ ۔ یعنی جنہوں نے تم جانتے تھے نہ تمہارے آباء اجداد۔ فلیہ اللہ علیہ السلام نازل ہوئے ہیں ای انزل۔ اللہ یہ حکم ہے سوال

قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ
ورق ورق کرکے لوگوں کو دکھا اور بہت سی باتوں کو تم نے چھپا رکھا ہے
وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ۚ
اور تم کو ایسی باتیں بتلائی گئیں جن کو نہ تم جانتے تھے
قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾
تو کہہ دے کہ اللہ نے اتاری پھر چھوڑ دے ان کو اپنی کجراتیں میں کھیلتے رہیں
وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ
اور یہ کتاب ہے کہ ہم نے اتاری برکت والی تصدیق کرتی ہے جو کتاب
بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ
اس سے پہلی ہیں اور تاکہ تو ڈراوے مکہ والوں کو
حَوْلَهَا ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
اور اس کے آس پاس کے لوگوں کو اور جو لوگ یقین کرتے ہیں آخرت کا
يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾
وہ اس پر یقین لاتے ہیں اور وہ اپنی نماز کی خبرداری کرتے ہیں
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا
اور کون بڑا ظالم اس سے جو باندھے اللہ پر جھوٹ
اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّ
یا کہے مجھ پر وحی آئی اور اس پر وحی نہیں آئی کچھ بھی اور
مَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۭ وَ
جو کہے کہ میں بھی اتارتا ہوں مثل اس کے جو اللہ نے اتارا اور
لَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ
اگر تو دیکھے جس وقت ظالم ہوں سختی کی

مانزل ۲

ف۱۸۰ یعنی یہ قانون ضروری ہے غَمَرٰتِ الْمَوْتِ یعنی موت کی شدائد اور سختیاں بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ہاتھ پھیلانے والے روح قبض کرنے کے لئے یا مارنے کے لئے اَیْ بِالْعَذَابِ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اَنْفُسَكُمْ روحوں کو اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ..... وذهب بعضهم الى ان هذا التهديد لعمال الملئكة فى قبض ارواح الظلمة بفعل العنيف الخلو يبسط يده الى من عليه الحق و يعنف عليه فى المطالبة والاداء (ابوالسعود) ف۱۸۱ یعنی بے سزا چھوڑ کر تو اور اس کی آیتوں سے انکار و استہزاء کی دھن سے روا جانے لگا۔ ف۱۸۲ فرمائے گا اَلْيَوْمَ ہی صیغہ خطاب سے حال ہے مَا نَخْوَّفُكُمْ کی اَیْ مَا اعتقدتم فی انفسکم من نجاتہ ہیہات ال ووولت دنیا فی شفاعۃ ما کنتم تزعمون ہیہات ہیہات یہ لوگ جب پیدا ہوئے تھے ان کو مشرکین عرب کے دیباں سفارشی سمجھ کر ان کی عبادت کرتے تھے اور ان کی نذریں نیازیں دیتے تھے۔ یہ مشرکین سے کہا جائے گا کہ آج تو سب تعلقات اور کارکنان سیاں خطیبوں کے آج تو تمہارے ساتھ نہ وہ مال و دولت ہے نہ انصار و اعوان جن پر تم فخر کرتے تھے اور نہ آج تمہارے وہ سفارشی ہی تمہارے ساتھ ہیں جن کو تم الٰہ کی عبادت و ربوبیت اور اوہیت میں شریک کیا کرتے تھے۔ ف۱۸۳ ان کے بارے میں کہیں بعض صاحبوں نے کہا ہے کہ آج وہ وقت ہیں تمہارے کام نہیں آئے۔ آج یہ کہاں ہیں۔ لَقَدْ تَّقَطَّعَ اسی الوصل بیشک آج تمہارے اور ان کے درمیان تمام تعلقات منقطع ہو گئے ہیں اور تمہاری تمام قوتیں اور آرزوئیں خاک میں مل چکی ہیں۔

موضح قرآن ف۱ اس الفرقان نام ہے کے اس کے سب مضمون کی جڑ یہ اس واسطے کہ تمام عرب اس امر میں خطا پاتے ہیں کہ پہلی میں سے زمین و آسمان کی کھلی ہے اور اس پاس سے امر دو ہے جو بیشک ایسی ہر علم خلایا سارا جہان ہے

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی کہاں آیات توریت (قرآن) اور کہاں وہ الواح جن پر یہ لکھا ہوا تھا۔ ف۲ حاصل آنست کہ گروہ یہود کو خدا تعالیٰ نے بشرف نبی (حضرت موسیٰ) و کتاب (توریت) و آثار توریت (قرآن) استعداد و استدلال قرآن کرد۔ ف۳ نصب است بس (افتراء) یا حال از ضمیر کذبوا (حضرت) کہ ضمیر ان عائد می شود بسوئے ما (جمیع) یا مفعول ثانی (جعلتم) محذوف (ای) ما کنتم تزعمونہ الٰہا (عزیز) ف۴ ہذا اقرار و اعتراف است بر خود و ہمہ جا در قرآن ہمیں است (عزیز) ف۵ یعنی ہمہ آلہۂ کہ شما ایشان را شریک خدا ساختید ناپدید شدند و ہیچ کدام بکار شما نیامد (عزیز) ف۶ یعنی بعضی از مشرکان بظاہر اسلام آوردند و بعضی بر کفر ماندند (عزیز) ف۷ ہذا اقرار و اعتراف است بر خود و ہمہ جا در قرآن ہمیں است (عزیز) ف۸ یعنی ہمہ آلہۂ کہ شما ایشان را شریک خدا ساختید ناپدید شدند و ہیچ کدام بکار شما نیامد (عزیز) ف۹ یعنی بعضی از مشرکان بظاہر اسلام آوردند و بعضی بر کفر ماندند (عزیز) ف۱۰ یعنی ہمہ آلہۂ کہ شما ایشان را شریک خدا ساختید ناپدید شدند و ہیچ کدام بکار شما نیامد (عزیز) ف۱۱ یعنی بعضی از مشرکان بظاہر اسلام آوردند و بعضی بر کفر ماندند (عزیز)

الْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا
فرشتے اپنے ہاتھ پھیلانے والے ہیں نکالو
اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ
اپنی جانیں آج تم کو بدلہ دیا جائے گا ذلت کا عذاب
بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ
بسبب اس کے کہ تم کہتے تھے اللہ پر جھوٹ
وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۹۳ وَلَقَدْ
اور تم اس کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے اور
جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ
تم ہمارے پاس آئے اکیلے اکیلے جیسا ہم نے پیدا کیا تم کو پہلی بار
وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَ
اور چھوڑ آئے جو کچھ ہم نے تم کو دیا تھا پیچھے اپنی پیٹھ
مَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
ہم نہیں دیکھتے تمہارے ساتھ سفارشی والوں کو جن کو تم کہتے تھے
اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۭ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ
کہ وہ تم میں ساجھے ہیں البتہ منقطع ہو گیا تمہارا
وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۹۴ اِنَّ اللّٰهَ
اور جاتا رہا تم سے جو تم دعوے کرتے تھے بیشک اللہ
فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۭ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
پھاڑنے والا ہے دانہ اور گٹھلی نکالتا ہے زندہ
وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى
اور نکالنے والا ہے مردہ زندہ سے اللہ پھر تم کدھر

ع ۱۱

ف۱ یہ توحید پر گیارہویں عقلی دلیل ہے یعنی ہر چیز میں متصرف صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں۔ یہ دلیل عالم کبیر اور انفس و آفاق کو شامل ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے بہت سے نشانات عام الفہمی اور عام علمی سے متعلق بیان فرمائے ہیں الحب حبۃ کی جمع ہے جیسا کہ عنب کی عنبۃ۔ النوی۔ نواۃ کھجور کی گٹھلی کو کہتے ہیں۔ اب دانہ اور گٹھلی کو لیں جس میں بوری جان ہے تو درست اور قدرت ان میں شگاف ڈال دیتا ہے جس میں سے پودا پھوٹ نکلتا ہے۔ وہ حی (جاندار) عوض پیدا ہونے سے میت (بے جان) کا درجہ رکھتا ہے اور کاٹنے اور جدا ہونے سے حی کو کوئی ضرر نہیں ہوتا پھر اگر تا ہے اور بے جان اناج سے جاندار پھر پیدا کرتا ہے۔ یہ معنوی باتیں عام علمی سے متعلق تھیں۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ الخ یہی موصوف ان مذکورہ بالا صفات کی مالک ہے۔ عقیدت میں بھی اور عبادت اور دعا میں بھی صرف وہی سزاوار ہے اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ ف۲ صبح کا چیرنے والا۔ صبح دن کے نکلنے کو کہتے ہیں تم (رات) ہے جس طرح صبح کا چیرنا اس سے پورا ظاہر ہے اسی طرح صبح سے دن کی روشنی کو مراد لیا گیا ہے۔ ف۳ یہ سکن ہے جس سے تسکین ہوتی ہے والیل سے حاصل کیا جائے رات کو۔ حسبانا یعنی حساب سے چلنے والا سورج۔ دن بھر کی تھکاوٹ رات میں آرام و راحت سے دور ہو جاتی ہے۔ حسبانا مصدر ہے یعنی سورج اور چاند کو حساب کا درجہ دیا یا ان کی گردش سے موسموں کے اختلاف کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ نیز ان کی حرکت سے وقت کی پیمائش کی جاتی ہے۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی ہر نفع۔

تُوْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ
پھیرے جاتے ہو پھوڑ نکالنے والا صبح کی تڑکے روشنی کا اور اس نے رات
سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذٰلِكَ
بنائی آرام کو اور سورج اور چاند حساب کے لئے
تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۹۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ
اندازہ رکھا ہوا ہے زبردست اور خبردار ہے اور اسی نے
جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ
بنا دیئے تمہارے واسطے ستارے کہ رستہ معلوم کرو
ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ
اندھیروں میں جنگل اور دریا کے ہم نے کھول کر بیان کر دیئے ہیں
لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ
لوگوں کے لئے جو جانتے ہیں اور وہی ہے جس نے تم سب کو پیدا کیا
مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۗ
ایک شخص سے پھر کہیں تو ٹھہرنا ہوا ہے اور ایک بات سونپے جانے کی
قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾ وَ
ہم نے کھول کر سنا دیئے ہیں اس قوم کو جو سوچتے ہیں اور
هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا
اسی نے اتارا آسمان سے پانی پھر نکالی ہم نے
بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا
اس سے اگنے والی ہر چیز پھر نکالی اس میں سے سبز کھیتی
نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ
جس سے ہم نکالتے ہیں دانے ایک پر ایک چڑھا ہوا اور کھجور کے

شئے رات کے اندھیروں میں جنگلوں اور سمندروں میں سفر کرنے والے سے راستہ گم کرنے والے بھٹک جاتے ہیں نوٹ ستاروں کے ذریعہ راہ منزل معلوم کرنے کی صحیح سمت معلوم کر کے صحیح سلامت اپنی منزل پر پہنچ جاتے ہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے یہ امور عام مشاہدہ کی بنا پر ہیں کسی سے تعلق نہیں رکھتے ہیں۔ شئے یہ اللہ تعالیٰ کا ایک اور احسان ہے کہ اس نے زمین کی بھی نعمت عطا فرمائی اور تمام انسانوں کو ایک جان آدم علیہ السلام سے پیدا فرمایا اور ہر ایک کے لئے ایک مستقر ایک مستودع بنایا۔ مستقر اور مستودع کی تفسیر میں کافی اختلاف ہے۔ حضرت شیخ فرماتے ہیں مستقر رحم مادر ہے اور مستودع ہے آخرت۔ فستقر فی الدنیا ومستودع فی الآخرۃ۔ شئے آسمان سے بارش کی وجہ سے ہر سال ہے بارش سے تمام مخلوق مرجع و شاداب ہو جاتی ہے میں اتنا کثرت سے پیدا ہو جاتا ہے کھیتوں کے درخت پھل سے لد جاتے ہیں۔ مثلاً زیتون اور انار کے باغ کے باغ ایسے ملتے ہیں جن کا پھل شکل و صورت میں ایک جیسا ہونے کے باوجود ان کا رنگ، ذائقہ اور قسم مختلف ہوتا ہے۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکُمْ لَاٰیٰتٍ اس سے مراد امور میں ایمان والوں کو اللہ کی توحید پر پہلے پہلے دلائل نظر آتے ہیں یہ تمام امور اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اللہ کی قدرت اور اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے لہٰذا وہی معبود ہونے کا سزاوار ہے اور کوئی نہیں۔ شئے یہ مشرکین کی تردید ہے جو کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلعم اور آپ کی امت کے لوگ ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں اور الجھتے ہیں اس سے بدل دیئے برائے اظہار حقارت۔ یعنی ان جنوں کو انہوں نے اللہ کے شریک بنا رکھا ہے وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍ اور انہوں نے اللہ کے لئے بیٹے اور بیٹیاں گھڑ لی ہیں وہ اجہلاء اور اولاد کو اللہ کے بیٹے اور فرشتوں کو اس کی بیٹیاں قرار دیتے ہیں ان کا خیال خام کہ جس طرح والدین کو بیٹا بیٹی محبوب ہوتی ہے اور وہ ان کی ضروریات بیان کرتا ہے اسی طرح انبیاء علیہم السلام اولیاء کرام اور ملائکہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں اس لئے اسے ان کی ضروریات بتاتے ہیں اور نصاریٰ نے اللہ کے لئے بیٹا قرار دیتے تھے اور مشرکین کہ نے بیٹیاں اور الذین اتینا الکتٰب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم الذین خسروا انفسھم فھم لا یؤمنون (انعام ع ۲۰ پ ۷)

موضح قرآن ف اول سیر ہونا سال کے بعد میں کہ بہتا بہتا دانا کے اوپر گر کر بیج کا تخم ہوتا ہے (دانا میں پھر بیج ہوتا ہے) تو میں بہتا بہتا دانا نخلہ کے بیان کرتے ہیں اور بعضے اس کو بھی بیان کرتے ہیں۔

مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ
گابھے میں سے پھل کے گچھے جھکے ہوئے اور باغ
اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا
انگور کے اور زیتون کے اور انار کے آپس میں ملتے جلتے
وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ
اور جدا جدا بھی ملتے دیکھو ہر ایک درخت کے پھل کو جب
وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
وہ پھل لاتا ہے اور اس کے پکنے کو ان میں نشانیاں ہیں
يُّؤْمِنُوْنَ ۝۹۹ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ الْجِنَّ
ایمان والوں کے اور ٹھہرائے ہیں اللہ کے شریک جنوں کو
وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ
حالانکہ اس نے ان کو پیدا کیا ہے اور گھڑ لئے ہیں اس کے واسطے بیٹے اور بیٹیاں
بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا
بغیر سمجھ کے وہ پاک ہے اللہ اور بہت دور ہے ان باتوں سے
يَصِفُوْنَ ۝۱۰۰ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
جو کہہ بیان کرتے ہیں کئی طرح پر بنانے والا اللہ آسمان اور زمین کا
اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ
کیونکر ہو سکتا ہے اس کے بیٹا حالانکہ اس کے کوئی
صَاحِبَةٌ ۭ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ
عورت نہیں اور اس نے بنائی ہر چیز اور وہ ہر
شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۰۱ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ
چیز سے واقف ہے یہی اللہ تمہارا رب ہے نہیں ہے کوئی معبود

ع ۱۲ ۱۹

معاون ۲

شکلے یہ جواب شکوی ہے اللہ تعالیٰ مشرکین کے ان بہتانوں سے بالکل پاک اور منزہ ہے، اس نے کسی کو بیٹا یا بیٹی نہیں بنایا وہ بے نیاز ہے اسے ان چیزوں کی ضرورت نہیں وہ خود خالق مطلق و کارساز ہے۔ اس کا کارنامہ کسی کے ساتھ نہیں۔ شکلے جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سے نفی ولد پر چار دلیلیں ذکر فرمائی ہیں یہ پہلی دلیل ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے عالم علوی اور عالم سفلی کو عجیب و غریب نظام کے ساتھ پیدا فرمایا ہے۔ وہ عاقل فی الافعال ہے اسے کسی ولد یا اب کی ضرورت نہیں۔ دوسری دلیل اَنّٰی یَکُوْنُ لَہٗ وَلَدٌ الخ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹا کس طرح ٹھہرا سکتا ہے حالانکہ اس کے بیوی ہی نہیں۔ مطلب یہ کہ توالد کی طرف صاحبیت کی نسبت تو نہیں کرتے ہو لیکن ولد کی نسبت کرتے ہو حالانکہ ولد صاحبہ (بیوی) کے نہیں ہو سکتا یعنی تم جو مخلوق ولد کی نسبت نہیں کرتے ہو کیا تم خالق ولد کی طرح مناسب تو کہتے ہو جو اس کا ملہ ہے۔ تیسری دلیل وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ ہے اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے ظاہر ہے کہ ہر چیز اس کی مخلوق ہے جب تمام کائنات کا وہ خالق ہے تو کوئی مخلوق اس کی ولد کیسے ہو سکتا ہے کہ ہر مخلوق اپنے خالق کی ولد ہو چوتھی دلیل وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ہے اللہ تعالیٰ کا علم تمام کائنات کے ذرے ذرے کا علم ہے وہ ذرہ ذرہ کا عالم اور مستقبل کی تمام چیزوں کو جانتا ہے تو ہر مخلوق خالق کے علم میں کوئی ایسی چیز موجود نہیں جو اسکو اولاد ہو سکے تیسری اور چوتھی دلیل سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی ولد ہے نہ صاحبہ نہیں اور دوسری دلیل سے ولد حقیقی کی نفی کی گئی ہے۔ شکلے دلیل اور جواب شکوی کے بعد تو اذکر فرمایا ہے جو کہ سارا رکوع مخاطب عرف اللہ ہے اور کوئی نہیں تو عرب میں کسی کو یکا و تنہا جاننے والی علیحدہ کر دینے کے بعد ان کا شعور اگر کمزور ہے تو پہلی دلیل سے بعد تیسرا عمرو بیان کیا گیا۔ اب یہاں تک تیسری دلیل کے بعد تیسری بار دلیل کا شعور بیان کیا گیا ہے۔ یعنی اس انداز سے بیان کیا ہے کہ ان کے بعد ذہن خود بخود ان نتائج کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔

فتح الرحمن صلے یعنی رسول صلعم کو اور تم اللہ کو پکارو تم ہی ہو اور علم طالعہ کو پکارا شیرین دہن کو پکارا ترش رو یا تلخ کو۔

إِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ
سوا اس کے پیدا کرنے والا ہر چیز کا سو اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر
كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ﴿١٠٢﴾ لَّا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَ
چیز پر کارساز ہے نہیں پا سکتیں اس کو آنکھیں اور
هُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿١٠٣﴾
وہ پا سکتا ہے آنکھوں کو اور وہ نہایت لطیف خبردار ہے دل
قَدْ جَاءَكُم بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنْ أَبْصَرَ
تحقیق پہنچ چکیں نشانیاں تمہارے رب کی طرف سے پھر جس نے دیکھ لیا
فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم
سو اپنے واسطے اور جو اندھا رہا سو اپنے نقصان کو اور میں نہیں تم پر
بِحَفِيظٍ ﴿١٠٤﴾ وَكَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ وَلِيَقُولُوا
نگہبان اور طرح طرح سے بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں اور تاکہ وہ کہیں
دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿١٠٥﴾ اتَّبِعْ
کہ تو نے کسی سے پڑھا ہے اور تاکہ ہم اس کو واضح کر دیں جانکاروں کے واسطے تو چل
مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا
اس پر جو حکم تجھ کو وحی کیا تیرے رب کا کوئی معبود نہیں سوا
هُوَ ۖ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٠٦﴾ وَلَوْ
اس کے اور منہ پھیر لے مشرکوں سے اور اگر
شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا ۗ وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ
اللہ چاہتا نہ کرتے وہ لوگ شرک اور نہ کرتے اور ہم نے تجھ کو نہیں کیا ان پر
حَفِيظًا ۖ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ﴿١٠٧﴾
نگہبان اور نہیں ہے تو ان پر کارساز

صدق اللہ

موضح قرآن ط: یعنی تم نہیں پہنچ سکتے یہ قوت نہیں ہم کو مگر (دیکھنے کی قوت) آپ کو اور کوئی اس کے واسطے کہ لطیف ہے۔

فتح الرحمن ط: احتمال ہو کہ کلام محمد ﷺ ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہو بہرحال قرآن اور جو کچھ نازل ساعت دنیوی ہوا ہے سب اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور قرآن کہنا اس کا بھی صحیح ہے مجازاً یہ کہا جائے کہ یہ قسم ہے ان آیات کی جو قرآن کتب سابقہ کی تائید میں نازل ہوئی ہیں واللہ اعلم۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اور تم گالی نہ دو جن کو یہ اللہ کو چھوڑ کر پوجتے ہیں
فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ كَذٰلِكَ
پھر وہ بھی گالی دیں اللہ کو بے سمجھے بوجھے ایسا ہی
زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۠ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ
بھلا دکھایا ہے ہر فرقہ کو اپنا کام پھر اپنے رب کی طرف
مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۱۰۸
انہیں کو پھرنا ہے تب وہ جتا دے گا ان کو جو کچھ وہ کرتے تھے
وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَىِٕنْ
اور وہ قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی بڑی
جَاۗءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۭ قُلْ
آوے ان کے پاس کوئی نشانی تو ضرور اس پر ایمان لاویں تو کہہ
اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُشْعِرُكُمْ
کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں اور تم کو کیا خبر
اَنَّهَآ اِذَا جَاۗءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۱۰۹ وَ
کہ وہ جب آویں گی تو یہ لوگ ایمان نہ لاویں گے اور
نُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا
پھیر دیں گے ان کے دل اور ان کی آنکھیں جیسے کہ
لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ
ایمان نہ لائے تھے نشانی پہلی بار پہلی بار اور چھوڑ رکھیں گے ہم ان کو
فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۱۱۰
ان کی سرکشی میں بھٹکتے ہوئے

ع ۱۳ ۱۹

صفحہ ۲

ف۱ تو مشرکوں کے جھوٹے خداؤں کو برا کہنا گویا ان کو گالیاں دینا ہوا اور جو ایسی حرکت میں بھی برے ہیں ایسا نہ ہو کہ مشرکین عناد اور جہالت کی وجہ سے اللہ کو گالیاں دینے لگیں اس پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ مشرکین اللہ تعالیٰ کو گالیاں دیں ان کے کس طرح متصور ہو سکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ بعض اوقات غلبۂ غضب کی وجہ سے انسان آپے سے باہر ہو جاتا ہے اور اس کے اس قسم کی لغو صادر ہو جاتی ہے (الاشکال بقاء ان المضاف المقدر فی قولہ فیسبوا اللہ الا تری ان المسلم قد یقول شتمنی فلان بکلام فیہ شتم اللہ تعالیٰ ولا یکفر (روح ج ۷ ص ۱۰۱)

یا یہ کہ مضاف اس سے محذوف ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینا مراد ہے (فتیسبوا اللہ بسبب اللہ تعالیٰ لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من سب ابا رجل فقد سب اللہ تعالیٰ وروح ج ۷ ص ۱۰۱) بہرحال اس سے معلوم ہوا کہ جن موقعوں میں کفار مشرکین ان کو فحش گوئی کی وجہ سے گالیاں دینے لگیں ان موقعوں میں ان کو گالیاں دینا اور ان کو برا کہنا اللہ تعالیٰ کو گالیاں دینا ہے ف۲ یہ بددعا کی طرح ہے یعنی مشرکین کو ان کے اعمال قبیحہ اچھے اور خوبصورت نظر آتے ہیں اس لئے وہ ان کو چھوڑ نہیں دیتے۔ ف۳ یعنی اگر ان کو معجزہ کی فرمائش کریں تو ان سے کہہ دیجئے کہ معجزات تو اللہ کے پاس ہیں جس کو چاہے دے۔ ف۴ یعنی اگر ان کی فرمائش کا معجزہ ان کو دکھایا جائے تو وہ ایمان نہ لائیں گے۔ ف۵ یعنی ہم ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دیتے ہیں جیسا کہ پہلی بار ایمان نہ لائے تھے اور ہم ان کو ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتے ہیں۔

ف۱ تو مشرکوں کے جھوٹے خداؤں کو برا کہنا گویا ان کو گالیاں دینا ہوا اور جو ایسی حرکت میں بھی برے ہیں ایسا نہ ہو کہ مشرکین عناد اور جہالت کی وجہ سے اللہ کو گالیاں دینے لگیں اس پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ مشرکین اللہ تعالیٰ کو گالیاں دیں ان کے کس طرح متصور ہو سکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ بعض اوقات غلبۂ غضب کی وجہ سے انسان آپے سے باہر ہو جاتا ہے اور اس کے اس قسم کی لغو صادر ہو جاتی ہے (الاشکال بقاء ان المضاف المقدر فی قولہ فیسبوا اللہ الا تری ان المسلم قد یقول شتمنی فلان بکلام فیہ شتم اللہ تعالیٰ ولا یکفر (روح ج ۷ ص ۱۰۱)

یا یہ کہ مضاف اس سے محذوف ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینا مراد ہے (فتیسبوا اللہ بسبب اللہ تعالیٰ لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من سب ابا رجل فقد سب اللہ تعالیٰ وروح ج ۷ ص ۱۰۱) بہرحال اس سے معلوم ہوا کہ جن موقعوں میں کفار مشرکین ان کو فحش گوئی کی وجہ سے گالیاں دینے لگیں ان موقعوں میں ان کو گالیاں دینا اور ان کو برا کہنا اللہ تعالیٰ کو گالیاں دینا ہے ف۲ یہ بددعا کی طرح ہے یعنی مشرکین کو ان کے اعمال قبیحہ اچھے اور خوبصورت نظر آتے ہیں اس لئے وہ ان کو چھوڑ نہیں دیتے۔ ف۳ یعنی اگر ان کو معجزہ کی فرمائش کریں تو ان سے کہہ دیجئے کہ معجزات تو اللہ کے پاس ہیں جس کو چاہے دے۔ ف۴ یعنی اگر ان کی فرمائش کا معجزہ ان کو دکھایا جائے تو وہ ایمان نہ لائیں گے۔ ف۵ یعنی ہم ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دیتے ہیں جیسا کہ پہلی بار ایمان نہ لائے تھے اور ہم ان کو ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتے ہیں۔

ف۱ اور کہا انہوں نے۔ تقلب افئدتہم کی تشریح ہے یعنی جب کبھی ہمارا ان کے پاس کوئی معجزہ آتا ہے تو ہمارے اس کا انکار کرنے کی وجہ سے ان کے دل اور آنکھیں الٹ دی جاتی ہیں اس لئے اب اگر وہ معجزہ دیکھیں گے تو ایمان نہ لائیں گے (دلوں اور آنکھوں کو پھیر دینے کا مطلب یہ ہے کہ ایمان نہیں لائیں گے اور ہم حیران کر کے ان کو سرکشی میں سرگرداں چھوڑ دیں گے اور یہ پھیر دینا خود ان کی شامت اعمال کے نتائج میں سے ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دلوں اور نظر کو پھیر دینا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو) اور ہم چھوڑ دیتے ہیں ان کو ان کی سرکشی میں بھٹکتے ہوئے۔

ف۱۹ اور کہا جب بھی ان پر کوئی نشانی آئی

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ
اور اگر ہم نازل کرتے ان پر فرشتے اور باتیں کرتے
الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا
ان سے مردے اور زندہ کرتے ہم ہر چیز کو ان کے سامنے
مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَ
تو بھی یہ لوگ ہرگز ایمان لانے والے نہیں مگر یہ کہ چاہے اللہ
لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَكَذٰلِكَ
لیکن اکثر ان میں سے جاہل ہیں اور اسی طرح
جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ
کر دیا ہم نے ہر نبی کے لئے دشمن شیطان آدمیوں کو
وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ
اور جنوں کو جو کہتے ہیں ایک دوسرے کو چکنی چپڑی
الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ
باتیں فریب دینے کے لئے اور اگر چاہتا رب تیرا تو وہ یہ کام نہ کرتے
فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ
سو تو چھوڑ دے ان کو جانیں اور ان کا جھوٹ اور اس لئے کہ مائل ہوں اس
اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ
ان کی باتوں کی طرف دل ان کے جو یقین نہیں کرتے آخرت کا اور
لِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾
وہ ان کو پسند کریں تاکہ کمائیں اور کمائی جو وہ کمائے ہوئے ہیں
اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْ
سو کیا اللہ کے سوا کسی اور کو منصف بناؤں حالانکہ اللہ ہی نے

۱۱۱ یہ نئی بات کی تفصیل ہے یعنی ان کے مطلوبہ معجزات ان کو دکھائیں مثلاً ان پر فرشتے نازل کریں تو (وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ) اور مردے زندہ ہو کر ان سے باتیں کرنے لگیں (وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى) اور ہر چیز وہ ان کے سامنے کر دیں تو بھی (وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا) ان میں ایمان لانے کی قوت کا فقدان ہے۔ گمراہی کے تین درجات (۱) اصالت ثابت کی اتباع (۲) اضلال اور (۳) تحریف القول۔ یعنی غلط اور باطل بات جسے خواہ مخواہ ثابت کرنا چاہتے ہوں۔ اس کے لیے دلیل تلاش کرنا۔ جس طرح شیاطین انس (انسان) کا کام سراسر گمراہ کرنا ہے اسی طرح شیاطین جن بھی اسی کام پر لگے ہوئے ہیں۔ ۱۱۲ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ: اس سے ملتا جلتا مضمون سورۃ فرقان آیت ۳۱ میں گزر چکا ہے۔ وہاں ہم نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کے لئے دشمن پیدا کئے ہیں تاکہ ان کی مخالفت کے ذریعہ حق کی صداقت اور باطل کی تردید کا سامان ہو۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہمیشہ سے جاری ہے۔ اس کے بغیر دنیا میں امتحان کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ ۱۱۳ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ: یعنی ان کی یہ ساری کوششیں اس لئے ہوتی ہیں کہ ان کے دل ان کی طرف مائل ہوں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ ۱۱۴ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا: اس سے پہلے آیت نازل ہوئی اور آپ کو یہ اعلان کرنے کا حکم ہوا کہ میں اللہ کے سوا کسی اور کو حکم نہیں بنا سکتا (۱۴۷)

موضح قرآن ف: یہ بھی آزمائش اس پر نہ تھی کہ ان کو فرشتے مسلمان بنا دیتے یا کلمے پڑھا دیتے اور نہ کافروں کو یہ کہتے کہ فرشتے ہم کو ایسے فریب کی باتیں طبع شیطان سکھاتے ہیں انسانوں کو شبہ ڈالنے کو عقل کا حکم نہیں، حکم ہٹ کا ہے۔ ۱۱۴ کلمے کون کو کہتا ہے اور فیصلہ کرنے والا سب کا اللہ ہے لیکن اس کے ہم کو یہ حکمت ہے جو اس کے نام پر ذبح ہوا سو حلال ہے جو نہیں اس کے نام پر حرام ہے۔

فتح الرحمن ف: یعنی کیا تم اللہ کے سوا کسی اور کو منصف بناؤں حالانکہ وہ ذات ہے کہ جو کتاب اس نے نازل فرمائی ہے وہ کتاب مفصل ہے جس میں حق و باطل کی تفریق کر دی گئی ہے اور ظاہر کر دیا گیا ہے کہ کون سی بات حق ہے اور کون سی باطل ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے خود ہی فیصلہ فرما دیا ہے تو پھر کسی اور کو منصف بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کی تفسیر قرآن کریم سے ہی کرنی چاہیے۔ اس کے بعد حدیث کا درجہ ہے۔ اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد تابعین کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ائمہ مجتہدین کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ان کے مقلدین کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے علماء کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے مفسرین کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے مترجمین کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے مصنفین کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے مؤلفین کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے مقررین کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے واعظین کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے مبلغین کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے مناظرین کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے مدرسین کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے مفتیوں کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے قاضیوں کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے حاکموں کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے بادشاہوں کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے وزیروں کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے سفیروں کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے ایلچیوں کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے قاصدوں کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے ہرکاروں کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے چپراسیوں کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے نائبوں کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے خلیفوں کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے وکیلوں کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے منشیوں کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے محرروں کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے کاتبوں کے اقوال کا درجہ ہے۔ اس کے بعد ہر زمانہ کے نقی

اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ
اتارى تم پر كتاب واضح اور جن لوگوں كو
اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ
ہم نے كتاب دى ہے جانتے ہيں كہ يہ نازل ہوا ہے
مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ
تيرے رب كى طرف سے حق كے ساتھ سو تو ہرگز نہ ہو
الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ
شك كرنے والوں ميں سے اور تيرے رب كى بات پورى
صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ
ہے سچ ہے اور انصاف كى كوئى بدلنے والا نہيں اس كى باتوں كو
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾ وَاِنْ تُطِعْ
اور وہى ہے سننے والا جاننے والا اور اگر تو كہنا مانے
اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ
اكثر ان لوگوں كا جو زمين ميں ہيں تو بہكا دينگے تجھ كو راہ سے
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ
اللہ كى راہ سے وہ نہيں چلتے مگر خيال پر اور
اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ
وہ نہيں مگر اٹكل دوڑاتے ہيں بيشك تيرا رب
اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۠ وَهُوَ اَعْلَمُ
جانتا ہے جو بہكتا ہے اس كى راہ سے اور وہى جانتا ہے
بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
جو راہ پر ہيں سو تم كھاؤ اس جانور ميں سے جس پر نام لياگيا ہے

ع ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

منزل ۲

۱۔ تحریمات غیر اللہ ۲۔ تحریمات اللہ ۳۔ نذور غیر اللہ

یہ پانچواں حصہ ہے اول میں نفی شرک عقیدتی کا بیان تھا۔ اب دوسرے حصہ میں نفی شرک عملی کا بیان ہے۔ یہ حصہ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ (۱۱۹) سے لے کر وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ (۱۲۰) تک ہے کر وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ۔ یہ فتح الرحمٰن ص ۱۵۸ یعنی آیت کا اوّل اور آخر تحریم غیر اللہ کے متعلق ہے (ظہور فاعل است)

وکیل انجمل کی طرف سے اور جمہور کے خلاف ہے اور موصول سے عام یہود مراد ہیں۔ والمراد بالموصول اما علماء الیہود والمشرکون او الیہود والنصاریٰ او یہود المدینۃ۔ یا علماء یہود و نصاریٰ سے اہل مکہ مراد ہیں۔ جو اہل کتاب سے سن کر آئے تھے۔ یہی مسئلہ توحید و رسالت میں کہ قرآن میں جو کچھ نازل ہوا ہے وہ سب حق ہے اور الٰہی ہے۔ اور اس کی دلیل خود قرآن ہے۔ اہل مکہ سے بالکل بے خبر تھے۔ تعجب ہے بالکل واضح دلائل عقلیہ و نقلیہ و دلائل الوحی جلی و خفی توحید پر نازل ہوئے اور وہ ان کے دلائل سے اکمل اور راجح ہو جائے۔ تعجب ہے اس طرح کو سمجھ نہ سکے۔ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ الانعام ۶ ۳۳۷

ع ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳

اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ وَمَا لَكُمْ
اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان ہے اور کیا سبب کہ تم
اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ
نہیں کھاتے اس جانور میں سے کہ جس پر نام اللہ کا لیا گیا ہے اور
قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا
واضح کر چکا ہے تمہیں جو کچھ اس نے تم پر حرام کیا ہے
اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ
مگر جس پر تم مجبور ہو جاؤ اس کے کھانے کی طرف اور بیشک بہت لوگ
بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ
اپنے خیالات پر بغیر تحقیق برابر ہی تو رب تیرا ہے
بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ
حد سے بڑھنے والوں کو اور چھوڑ دو کھلا گناہ اور
بَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ
چھپا ہوا جو لوگ کماتے ہیں گناہ
سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا
عنقریب سزا پاویں گے اپنے کیے کی اور اس میں سے
تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ
کھاؤ جس پر نہیں لیا گیا نام اللہ کا اور
اِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى
یہ کھانا گناہ ہے اور شیطان دل میں ڈالتے ہیں
اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ
اپنے رفیقوں کے تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم نے ان کا کہا مانا

ف۱۱۸ قرآن کی اندھا دھند تلاوت کا اسی بار بار ذکر، یہاں اجمال سے تفصیل تک آ رہی ہے۔ قَدْ فَصَّلَ ماضی کا صیغہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حرمات کی تفصیل پہلے ہو چکی ہے۔ تفصیل کہاں ہوئی ہے؟ اس سوال کے جواب میں کچھ حضرات نے کہا کہ سورۂ مائدہ کی یہ آیت ہے جس کے بعد کوئی سورۃ اتمام کی ہے اور سورۂ مائدہ مدنی ہے اور انعام کے بعد نازل ہوئی اس نے وہ مراد نہیں ہو سکتی۔ اس لئے سورۂ بقرہ کی طرف بھی اشارہ ہے، جو پہلے سورۃ نازل ہوئی تھی اور یہ سورۃ انعام بھی مراد لی جا سکتی ہے کیونکہ یہ سورۃ مکی ہے اتمام پر مقدم ہے لیکن یہی اشکال یہ ہے کہ ان میں تفصیل نہیں اس میں صرف چار حرمات کا ذکر ہے، جبکہ دیگر حرمات کا بھی ذکر ہے۔ اس لئے مفسرین نے کہا کہ یہاں تفصیل سے مراد تفصیل کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اس سے قبل تفصیل کر چکا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ ان چاروں کی تفصیل سے ذکر کر رہا ہے جو تم پر حرام ہیں جیسا کہ اس کے بعد کہا گیا ہے اور یہی مطلب ہے وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ کا، جس کو وہ ان چاروں کی تفصیل کر چکا ہے، کے بعد ان چاروں کی تفصیل سے ذکر کر رہا ہے جو تم پر حرام ہیں جیسا کہ اس کے بعد کہا گیا ہے اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾ (البقرۃ) اور یہی مطلب ہے سورۂ نحل کی اس آیت کا اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ (النحل) اور سورۂ انعام میں ہو بہو اسی طرح ہے جو اتمام میں مذکور ہے اور وَقَدْ فَصَّلَ کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اس سے قبل تفصیل کر چکا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ ان چاروں کی تفصیل سے ذکر کر رہا ہے جو تم پر حرام ہیں جیسا کہ اس کے بعد کہا گیا ہے اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ (النحل) اور یہی

اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ
تو تم بھی مشرک ہوئے وہ ف۱۲۲ بھلا ایک شخص جو کہ تھا مردہ (گمراہی کا) پھر زندہ کیا ہم نے اس کو (ہدایت کی)

وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ
اور ہم نے اس کو نور دیا وہ چلتا ہے اس کے نور میں لوگوں میں

كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا
جو برابر ہو سکتا ہے اس کے کہ جس کا حال یہ ہو کہ پڑا ہے اندھیروں میں باہر نہیں نکل سکتا ان سے

كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾
اسی طرح بھلے معلوم ہوتے کافروں کو کام جو کرتے تھے ف۱۲۳ یعنی ان کے کام

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا
اور اسی طرح کئے ہیں ہم نے ہر بستی میں گنہگاروں کے سردار

لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ۭ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ
کہ چلیں مکر اس میں اور جو حیلے کرتے ہیں سو اپنی ہی جان پر

وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا جَاۗءَتْهُمْ اٰيَةٌ
اور اس سے بے خبر ہیں اور جب آوے ان کے پاس کوئی آیت

قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ
بولتے ہیں کہ ہم ہرگز نہ مانیں گے جب تک کہ ہم کو دیا جاوے ویسا جو کچھ کہ دیا گیا ہے

رُسُلُ اللّٰهِ ۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ
اللہ کے رسولوں کو وہ ف۱۲۴ اللہ خوب جانتا ہے اس موقع کو جہاں بھیجے

رِسٰلَتَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ
اپنے پیغام ف۱۲۵ عنقریب پہنچے گی گنہگاروں کو ذلت

عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾
اللہ کے ہاں اور عذاب سخت اس واسطے کہ وہ مکر کرتے تھے

ع ۱۵

ف۱۲۲ یعنی مشرک ہونے کے بعد ایمان لائے تو مومن ہوئے یہ مومن اور مشرک کی تمثیل ہے۔ مومن شرک کو موت و ظلمت سے اور ایمان و توحید کو حیات اور نور کو تشبیہ دی جو کچھ مخلص بندے علاوہ شرک خدا تعالیٰ سے اس کے مرد دل کو زندہ فرماتی اور اسے ایمان کی توفیق دیتا کہ ہدایت کی روشنی عطا فرماتی وہ اس شخص کی مانند نہیں ہو سکتا جو کفر و شرک کے اندھیروں میں گمراہیوں اور جہالت کی تاریکی سے نکلنے کا راستہ نہ پاتا ہو۔ ف۱۲۳ یہ بندہ مانے کی وجہ سے ہوا۔ کما یہ "جعلنا" کا حاصل اول اور مفعول ثانی یا مفعول ثانی یا بمعنی صیرنا فی الوجہ الثانی ف۱۲۴ اور عاجز بھی ہر بستی کے بڑے مکر و فریب والے مقرر ہوئے ہیں اور دین حق کے طلب گار و فریب کی باتیں سوچتے اور لوگوں کو قبول حق سے روکتے رہتے ہیں وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ کا مکر و فریب کا وبال خود ان کی جانوں پر پڑتا ہے۔ اس سے دوہزار کو کچھ نہیں الکرکے لیل مَا يَهِيْجُ هٰذَا الْمَكْرَ اِلَّا هٰذَانِ وَبَالُ مَكْرِهِمْ يَعُوْدُ عَلَيْهِمْ (جلالین ص ۱۲۷) ف۱۲۵ یہ نشانی ہے جب حضور کو کفار مکہ کے ایمان نہ لانے کے وقت میں معجزات نہ دکھائے جانے میں جو پہلے رسولوں پر دکھائے گئے اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ کا جواب مطلوبی جس طرح اللہ تعالیٰ کو ہدایت عطا فرمانے کے مرتبہ رسالت کی لیاقت اس شخص میں ہے اسی طرح کو یہ بھی معلوم ہے کہ کون اور کس قسم کا معجزہ کس موقع کے مناسب ہے اور وہ اپنی حکمت بالغہ کے مطابق معجزات کا انتخاب فرماتا ہے۔ شیطانی قوتیں شکست کا انتقام لیتی ہیں۔ حضن حصین میں ہے کہ یہ مقام اہانت اور ذلت ہے جو کافروں کو دنیا میں اس تبعید پر پہنچنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی عادت کے لئے مقرر فرمائی ہے ف۱۲۶ یہ کفر اور شرک کی سزا ہے صَغَارٌ اَلذُّلُّ اور رسوائی قَالَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ (مائدہ ع ۵) سے کہ کفر اور شرک کے ارادہ پر اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو ایمان سے پاک نہیں کیا۔ ف۱۲۷ یعنی ہمیشہ کافروں کے سردار بیٹھے اور مکر و فریب کے جال بچھا کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی دعوت دیتے رہے۔

موضح قرآن ف۱ یعنی مشرک تھا ہدایت نہیں تھی کہ ہدایت کی کو موت سے تشبیہ دی ہے اور کافر کو مردہ سے۔ ف۲ اوپر کے کفار نے جو سامان کافروں کی مثال اول جہان میں سب مردے تھے جو حس کو ایمان عطا فرمایا اور اس کی باتی کہ اس کے متعلق سب موت دیکھتے ہیں وہ کسی ایمان کی اور جس کو ایمان نہ دیا وہ مردوں میں ہزار باد۔ ف۳ یعنی جملہ کافروں کے سردار بیٹھے اکابر نے، رہے عوام الناس بیشتر کے مطیع ہو جاویں جیسے فرعون نے ہزاروں کو حیلہ نکالا کہ کر گئے زور سے سلطنت لیا چاہتا ہے۔

فتح المرتضیٰ ف۱ مراد الزنی و موسیٰ آمنت کہ میں جاہلیت سیکھنے جو کلمہ طور الکوہ کہو کلمہ طور ۲ ف۲ یعنی کافر کو ہدایت کرنا بمثل ۳ ف۳ جانکہ واسطہ الخلق نظر ۴ ف۴ یعنی ہر مسلمان کی از جبرائیل فرد آیہ وقت نازل شود ۵۔

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ
سو جس کو اللہ چاہتا ہے کہ ہدایت کرے تو کھول دیتا ہے اس کے سینہ کو
لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ
واسطے قبول کرنے اسلام کے اور جس کو چاہتا ہے گمراہ کرے تو کر دیتا ہے
صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي
اس کے سینہ کو تنگ بے ہدایت تنگ گویا وہ زور سے چڑھتا ہے
السَّمَآءِ ۭ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ
آسمان پر اسی طرح ڈالتا ہے اللہ عذاب کو
عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٥﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ
ایمان نہ لانے والوں پر اور یہ راستہ ہے
رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
تیرے رب کا سیدھا ہم نے واضح کر دیا نشانیوں کو کھول کر
يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ
دانوں کے واسطے گھر ہے سلامتی کا تحقیق ہے
هُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٧﴾ وَيَوْمَ
وہ ان کا مددگار بسبب ان کے اعمال کے اور جس دن
يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ
جمع کرے گا ان سب کو (اے جماعت جنات کی تحقیق
اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓـؤُهُمْ
بہت بنا لیا تم نے آدمیوں میں سے اور کہیں گے ان کے دوست (یار)
مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ
آدمیوں میں سے اے رب ہمارے ہم نے فائدہ لیا ایک دوسرے سے

صراط اللہ المستقیم الخ (ابن کثیر ج ٢ ص ٢٠٠)

١٢٥ اشارت خدا کی ہے تصدیر کی طرف۔ یعنی قبول نصیحت کی لیاقتوں سے نصیحت حاصل کرنے اور ان کے مطابق عمل کرنے میں آخرت میں ان کے لئے سلامتی اور امن ہے اور یہاں کے اعمال صالحہ کی جزا ہوگی۔ ١٢٦ یہ توضیح خبری ہے یعنمرون الجن اس سے پہلے یحشرھم مقدر ہے۔ استکثرتم من الانس تم نے بہت سے انسانوں کو اپنے تابع کر لیا اور بہت سوں کو اولیا بنا لیا۔ اولیٰٓؤھم ضمیر ھم کا الجن کی طرف راجع ہے اور اولیاء سے مراد شیطین من وقال اولیاؤھم الجن ای الکفار من الانس۔ بعضنا ببعض (ای الذین اطاعوھم لانھم وھم رؤسائھم) یہ جن لوگوں نے جنوں میں سے شیاطین کی پیروی کی وہ اپنی عبادت اور اطراف قوم کے غلبہ پر کہیں گے اے اللہ بیشک ہم بلکہ روسا سے ہر ایک جن انسانوں سے اور انسان جنوں سے فائدہ اٹھاتے رہے ہیں اور آخر اس میعاد پر پہنچے ہیں جو تو نے مقرر کر رکھی تھی یعنی قیامت۔ ایک دوسرے سے فائدہ اٹھانے کا مطلب یہ ہے کہ رسا میں بعض مشرک جنوں کی پناہ ڈھونڈتے ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ وہ جنوں کی پناہ میں محفوظ ہو جاتے ہیں، اور دوسری طرف جنوں کو غلبہ حاصل ہوتا ہے کہ انسانوں کی نظروں میں معظم و مقدس ہو جاتے ہیں۔ عن الحسن وابن جریج والزجاج وغیرھم اسقنا حراسھا فاحدھم یجیر بھم الخ (ابن کثیر ج ٢ ص ٢٠٠) الجن قالوا اعوذ بسید ھذا الوادی واستجار عامۃ رجال الانس بالجن اذا نزلوا فی سفر او فلاۃ من الارض او بیت خراب او موضع قفر یقولون نعوذ بعزیز ھذا المکان من شر سفھاء قومہ (ابن کثیر ج ٢ ص ٢٠٠) وقال ابن عباس ان الانس کانوا اذا نزلوا بوادی قال الرجل منھم اعوذ بعظیم ھذا الوادی من شر قومہ (ابن کثیر ج ٢ ص ٢٠٠) وقال ابن زید کانوا یقولون نعوذ بسید ھذا الوادی من قومہ (ابن کثیر ج ٢ ص ٢٠٠) وقال ابن جریج کانوا یقولون نعوذ بعزیز ھذا الوادی من سفھاء قومہ (ابن کثیر ج ٢ ص ٢٠٠) وقال ابن عباس کان الرجل اذا سافر فحضرہ المبیت قال انی اعوذ بکبیر ھذا الوادی اللیلۃ من شر ما فیہ (ابن کثیر ج ٢ ص ٢٠٠) وقال ابن زید کانوا یقولون نعوذ بسید ھذا الوادی من قومہ (ابن کثیر ج ٢ ص ٢٠٠) وقال ابن جریج کانوا یقولون نعوذ بعزیز ھذا الوادی من سفھاء قومہ (ابن کثیر ج ٢ ص ٢٠٠) وقال ابن عباس کان الرجل اذا سافر فحضرہ المبیت قال انی اعوذ بکبیر ھذا الوادی اللیلۃ من شر ما فیہ (ابن کثیر ج ٢ ص ٢٠٠)

موضع قرآن ف (اور) زیادہ کرنا۔ ف (اور) کمی کرنا۔ ف (اور) تبدیل کرنا۔ ف (اور) ترتیب قرینہ (اور) ربط۔ ف (اور) تاکید۔ ف (اور) تعریف۔ ف (اور) تنبیہ۔ ف (اور) تعلیم۔ ف (اور) تذکیر۔ ف (اور) تحذیر۔ ف (اور) ترغیب۔ ف (اور) ترہیب۔ ف (اور) تسلی۔ ف (اور) تشفی۔ ف (اور) تحریص۔ ف (اور) تحزین۔ ف (اور) تہدید۔ ف (اور) تخویف۔ ف (اور) تبشیر۔ ف (اور) تحسین۔ ف (اور) تقبیح۔ ف (اور) تعجب۔ ف (اور) تاسف۔ ف (اور) تلطف۔ ف (اور) تاکید۔ ف (اور) تعریف۔ ف (اور) تنبیہ۔ ف (اور) تعلیم۔ ف (اور) تذکیر۔ ف (اور) تحذیر۔ ف (اور) ترغیب۔ ف (اور) ترہیب۔ ف (اور) تسلی۔ ف (اور) تشفی۔ ف (اور) تحریص۔ ف (اور) تحزین۔ ف (اور) تہدید۔ ف (اور) تخویف۔ ف (اور) تبشیر۔ ف (اور) تحسین۔ ف (اور) تقبیح۔ ف (اور) تعجب۔ ف (اور) تاسف۔ ف (اور) تلطف۔

فتح الرحمٰن ف۔ اصلی علوم ناقص الفہم علماء و اولیاء سے ہیں ۱۲ حقد۔ اصلی مرجع تو اصل حقیقت اسلام و محاسن آن الجمد تھی تو اندر ۱۲ حقد۔ اصلی شیاطین ۱۲ حقد۔ اصلی ناجائز انتفاع ۱۲ حقد۔ اصلی علوم ناقص الفہم جو قابل وقت نہ تھے ظاہر ہو گئے ہیں ۱۲ حقد۔ اصلی الفوائد الجلیلۃ ۱۲ حقد۔ اصلی معبودان باطل ۱۲ حقد

وَبَلَغْنَا اَجَلَنَا الَّذِیْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ
اور ہم پہنچے اپنے اس وعدہ کو جو تو نے ہمارے لئے مقرر کیا تھا وہ (اللہ) فرمائے گا
مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ
تمہارا ٹھکانا رہو گے ہمیشہ اس میں مگر جب چاہے اللہ
اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ
بیشک تیرا رب حکمت والا خبردار ہے ﴿۱۲۸﴾ اور اسی طرح
نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا
ہم ساتھ ملا دیتے ہیں ظالموں کو ایک کو دوسرے کے بدلے
یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ
بدلہ کمائی کے سبب ﴿۱۲۹﴾ اے جماعت جنوں اور انسانوں کی کیا نہیں
یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ
پہنچے تمہارے پاس رسول تمہیں میں کے کہ پڑھتے تھے
اٰیٰتِیْ وَیُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ
میری آیتیں اور ڈراتے تھے تم کو اس دن کے ملنے آنے کا
قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰۤی اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ
کہیں گے ہم اقرار کرتے ہیں اپنے اوپر کہ اور دھوکا دیا دنیا کی
الدُّنْیَا وَشَهِدُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا
زندگی نے اور گواہی ہوئے اپنے اوپر اس بات کے کہ وہ
كٰفِرِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ یَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ
کافر تھے ﴿۱۳۰﴾ یہ اس واسطے کہ تیرا رب ہلاک کرنے والا نہیں
الْقُرٰی بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَلِكُلٍّ
بستیوں کو ان کے ظلم پر اور وہاں کے لوگ بے خبر ہوں ﴿۱۳۱﴾ اور ہر ایک کے لئے

ع ۱۶ ۶

منزل ۲

وَلَوْ اَنَّنَا
حسن فریب شیطان سے مروی ہے کہ ہم پھر جائیں گے ہم اور اولیاء کی بات نہیں مانیں گے تو عذاب نہ ہوگا اس کے قبل یُضَلُّ اَضْعَفُ ضعیف ہوتے اور اس سے قبل یُضَلُّ اَضْعَفُ ضعیف ہوتے اور یہی تمہارے کہ ان سے بہکانے کا قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا یہ کفار جن و انس کی طرف سے احسان ہوگا کہ ہمارے شیطان کے پیروکار ہیں ہمارے رسولوں ثُمَّ رُدُّوْا اِلَی اللّٰهِ مَوْلٰهُمُ الْحَقِّ اور ہمارے اللہ کے رسولوں کا انکار کر دیا۔ شان نزول اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِیْنَ کافروں کی جانب سے یعنی ہم نہ جانتے تھے کہ جس جان کو تم نے مارنے والے اور جو عمر ہی اپنے والے رسولوں کو اس لئے بھیجے ہیں تاکہ لوگوں پر حجت قائم ہو جائے اور یہ بات ہمارے اختیار کے خلاف ہے کہ لوگ ہمارے حکام سے تجاوز کریں اور ان کے پاس کوئی رسول نہ بھیجا جو ان کو عذاب کرنے والے ہیں ہم حق ہلاک کر دیا جائے اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَی اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤی اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۶۳﴾ قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۚ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ ۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۶۵﴾

کافر کے درجات میں تفاوت ہے اسی طرح مومنوں اور کافروں کے درجات میں بھی کثرت و قلت حسنات و سیئات کے اعتبار سے تفاوت ہوگا۔

موضح قرآن ف۱ دنیا میں جو انسان بات بوجھ بوجھ کر اختلاف مچاتے ہیں ان میں شامل ہو کر تو ہماری جماعت بوری کر دیتے ہو نہیں ہیں جو ہمارے ہیں اور انسان ہو کر جانور ہیں ف۲ یعنی جو شخص ایک نیکی کرے گا اس کو دس نیکیوں کا ثواب ملے گا اور ایک برائی کرے گا تو ایک ہی برائی کا عذاب ہوگا۔ اس سورت میں اوپر مذکور ہوا کہ دن کا کام رات کو اور رات کا کام دن کو ظاہر کرتے ہیں اسی طرح نوعی طور پر ہے ان کو قائل کرے گا۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی اپنے صاحب پاس ہیں درحق ہارے علم کے ہیں **ف۲** یعنی درحق بلی عبادات **ف۳** مراد اُمت محمدیہ ہے **ف۴** یعنی ہم نے ان کو دنیا میں عزت و مال و اولاد وغیرہ دیا ہے **ف۵** یعنی ہم نے ان کو دنیا میں عزت و مال و اولاد وغیرہ دیا ہے

دَرَجٰتٍ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ
اور درجے ہیں ان کے عمل کے اور تیرا رب بے خبر نہیں
عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ
ان کے کام سے اور تیرا رب بے پروا ہے رحمت والا ہے
اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ
اگر چاہے تو تم کو لے جائے اور تمہارے بعد
مَّا يَشَاۗءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ
جس کو چاہے جیسا تم کو پیدا کیا اوروں کی اولاد
اٰخَرِيْنَ ۝ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ
جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور آنے والا ہے اور تم
بِمُعْجِزِيْنَ ۝ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ
عاجز نہیں کر سکتے تو کہہ اے لوگو تم اپنے کام کرتے رہو اپنی جگہ پر
اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ
میں بھی کام کرتا ہوں سو عنقریب جان لو گے تم کہ کس کو ملتا ہے
عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝
عاقبت کا گھر بیشک بھلا نہ ہوگا ظالموں کا بھلا
وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ
اور ٹھہرائے اللہ کے واسطے کھیتی کا اس کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور
نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا
چوپائے پھر کہتے ہیں یہ حصہ اللہ کا ہے اپنے گمان سے اور
لِشُرَكَاۗىِٕنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَاۗىِٕهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى
ہمارے شریکوں کا ہے سو جو حصہ ان کے شریکوں کا ہے وہ تو انہیں پہنچتا

تشریح: جس چیز (عذاب، قیامت) کا وعدہ دیا جا رہا ہے وہ آ کر رہے گی۔ اللہ کے وعدے میں ہرگز تخلف نہیں ہوگا، اور نہ تم کسی اس کو روکنے کی قدرت و طاقت رکھتے ہو۔ ۱۲۸ یہاں تک کہ یَعْلَمُوْنَ تک قولِ اخروی ہے۔ ۱۲۹ یعنی اللہ کی نذر و نیاز کا وہ حصہ جسے قُلْ فَضْلًا الخ میں انہوں نے اقرار کیا یہاں قدرے تفصیل سے ذکر فرمایا ہے مشرکین نہ صرف جانوروں ہی کا غلط حصہ نکالتے ہیں بلکہ وہ پھلوں اور کھیتوں سے بھی جو انہوں نے نذر و نیاز کے لئے مقرر کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ کی جو چیز حرام نہیں جیسے غیر اللہ کی تعظیم کی نیت سے ذبح کیا جانا بلکہ وہ بھی حرام ہے جو نذر و نیاز غیر اللہ کی نذر و نیاز کے طور پر دی جائے، مشرکین زمین کی پیداوار سے اور مویشیوں سے اپنے معبودوں کی نیاز کے لئے جو حصہ معین کر دیتے تھے اور ساتھ اللہ کا حصہ بھی معین کرتے تھے ۱۳۰ اپنے معبودوں یا غلط کی نذر و نیاز کا حصہ کو اللہ کی نذر کے مصارف میں خرچ نہیں کرتے تھے لیکن اللہ کی نذروں کو اپنے معبودوں کی نذروں کے مصارف میں خرچ کر دیتے تھے۔ ای فما عینوہ للشرکاء لم یعدوہ الی الوجوہ الحق بل صرفوہ الیہا وما عینوہ للہ تعالیٰ وعدوہ الی الوجوہ التی عینوہ للہ تعالیٰ یصرفونہ الی الوجوہ الحق

فتح الرحمٰن قف اہل جلالت۔ اگلی جملہ اگرچہ بظاہر دوسرا ہے لیکن آیت کے اول اور آخر کا ربط اور اس کا مفہوم بغیر اس کے سمجھ میں نہیں آتا کہ اس سے پہلے جملہ اعلام یہ ہے کہ اللہ کے ہاں ہر عمل کا درجہ ہے اور ہر ایک کے عمل کا بدلہ ملے گا۔ اس کے بعد یہ جملہ اعلام ہے کہ اللہ کو کسی کی عبادت کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر تم سب کافر ہو جاؤ تو اس کی بادشاہی میں کچھ کمی نہیں آتی۔ اگر تم سب نیک ہو جاؤ تو اس کی بادشاہی میں کچھ اضافہ نہیں ہوتا۔ اگر تم سب کو ہلاک کر دے تو اس کی بادشاہی میں کچھ فرق نہیں آتا۔ اگر تم سب کو زندہ کر دے تو اس کی بادشاہی میں کچھ فرق نہیں آتا۔ اگر تم سب کو ہلاک کر کے دوسری مخلوق پیدا

اللّٰهِ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ
اللہ کی طرف تو وہ اللہ کا ہے وہ پہنچ جاتا ہے ان کے ٹھہرائے ہوؤں کی طرف
سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ
کیا ہی برا انصاف کرتے ہیں اور اسی طرح بہکائے گئے ہیں بہت سے
مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ
مشرکوں کی نگاہ میں ان کی اولاد کے قتل کو ان کے شریکوں نے
لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ
تاکہ برباد کریں انہیں اور تاکہ ملتا جلتا کریں ان پر ان کے دین کو اور
شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾
چاہتا اللہ تو وہ نہ کرتے سو چھوڑ دے انہیں اور ان کا جھوٹ
وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَاۤ
اور کہتے ہیں کہ یہ مویشی اور کھیتی ممنوع ہے کھانا کوئی
اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ
مگر جس کو ہم چاہیں ان کے بنانے کی موافق اور بعضے چوپائے جن پر حرام ہوا
ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ
سواری کی اور بعضے مویشی کہ ذبح کے وقت نام نہیں لیتے اللہ
اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا
اوپر بہتان باندھ کر عنقریب وہ سزا دے گا ان کو اس
كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ
جھوٹ کی اور کہتے ہیں جو پیٹ میں
هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ
اس چوپائے کے ہے خاص ہمارے مردوں کو اور حرام ہے

۱۳۶ یہ اللہ کی نذر نیاز کی ایک مسرفانہ شکل کا بیان ہے۔ جس طرح مشرکین بھوکے، ننگوں اور ترجیحاً اپنوں سے غرباء اللہ کا حصہ نکالتے تھے اسی طرح وہ اپنی پیداوار میں سے بھی بعض کو اپنے معبودوں کی نذر کے لئے مخصوص کر لیتے تھے وقیل انما خصوا الانعام بالذکر لان ھذا ابلغ بنوعہ عشرۃ (روح ۷ ص ۱۲۳) شُرَكَآؤُهُمْ۔ زَيَّنَ کا فاعل اور قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ اس کا مفعول ہے۔ جو لوگ معبودوں سے محبت و عقیدت ان سے یہ کام کرواتی تھی اور اسی جذبے کو اس کام کو بھی عبادت سمجھتے تھے اس لئے وہ اعمال ترین کو شیطان کی طرف منسوب کیا ہے ۱۳۷ یہ تیسری قسم کا دوسری بار ذکر ہے، یہاں مالی نذر کی صورتوں میں سے چار کا ذکر ہے (۱) هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ جو چوپاؤں اور کھیتوں کو وہ اپنے معبودوں کے لئے مخصوص کر دیتے تھے اور کہتے تھے انہیں کوئی نہیں کھا سکتا (۲) وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا جانوروں پر سواری کرنے اور بوجھ لادنے کو حرام سمجھتے تھے (۳) وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا جن چوپایوں کو وہ خود اللہ کے لئے نامزد کر دیتے تھے وہ بے سوچے سمجھے ان پر اللہ کا نام نہیں لیتے تھے (۴) وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۔ دوسوائب کے بارے میں وہ یہ فیصلہ صادر کر دیتے تھے کہ ان کے پیٹ کا بچہ اگر زندہ پیدا ہو تو مردوں کے لئے حلال اور عورتوں کے لئے حرام ہوگا اور اگر مردہ پیدا ہو تو دونوں جنسوں کے لئے حلال ہوگا۔ مشرکین کا عقیدہ تھا کہ ان معبودوں کے لئے قربانیں کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے کہ ہم نے اس کے برگزیدہ بندوں کی تعظیم کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے اس فعل کو اپنی ذات مقدس پر افترا قرار دیا۔ اور اس افترا پر ان کو تخویف و تہدید کی سزا دی۔

موضح قرآن ف لاولاد کو بھی ہیں اور مویشی کے بچوں میں سے اللہ کی نیاز نکالتے اور بتوں کی بھی نیاز نکالتے۔ پھر جو حصہ اللہ کا نکلا تھا بتوں کی طرف چلا اور جو بتوں کی طرف نکلا تھا اللہ کی طرف نہ آتا۔ کہتے ان سے زیادہ ڈر ہے اب جانا چاہئے کہ اللہ کی نیاز دیتی ہے کہ اس کی راہ میں کچھ دیو اور جانے دو اس کا فائدہ اس کو نہیں پہنچتا سو کل عالم و زمانہ جو ہے خانہ ساز کو اور ثواب ہے ڈالنے والے کو پھر جو کسی پر گ کھا لے کچھ اس کی سزا ہے اور دنیا میں تو شرک ہے ہی پر اللہ کے ہاں آخرت میں بھی عذاب ہوگا اس لئے فرمایا ہے کہ اس کی طرف سے اللہ کی راہ میں جس کو جان کی کوفت تو عظیم اور بڑی ہے۔ اللہ کی اور حقیر فقیر کو اور ثواب اس کچھ کے بدلے اس پر گ کو جو کسی کو پاس کر کھا لیا اس کو تھوڑی سی تکلیف ہوگی اور حقیر ہے جتنا اس کی کوفت بھر اس پر گ پر لوگوں نے کام مدتوں کیا تو اس کو ثواب ہوا یہ صورت مشکوک ہے کبھی صورت بدلتی ہے۔

فتح الرحمٰن ف یعنی مطلق طیبین کو اور سوسر کردہ اور بے چھتوانیاں کو مذہب آمیز دواعد ۱۲ منہ یعنی ان کے حکم کیا تو ہو سوائب باشد ۱۲

عَلَى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ
بھاری ہوجاتی ہیں اور اگر بچہ مردہ ہو تو اس کے کھانے میں سب
شُرَكَآءُ ۚ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ
برابر ہیں وہ سزا دے گا ان کو ان کے جھوٹ بولنے کی وہ حکمت والا
عَلِيْمٌ ﴿۱۳۹﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ
جاننے والا ہے وہ بیشک خراب ہوئے جنہوں نے قتل کیا اپنی اولاد کو
سَفَهًا ۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ
بیوقوفی سے بغیر علم کے اور حرام ٹھہرایا انہوں نے جو روزی دی تھی ان کو اللہ نے
افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۚ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا
اللہ پر جھوٹ باندھ کر اللہ پر بیشک وہ گمراہ ہوئے اور نہ آئے
مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ
سیدھی راہ پر اور وہی ہے پیدا کئے
مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ
جو ٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور جو ٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے اور کھجور کے
وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَ
درخت اور کھیتی کہ مختلف ہیں ان کے پھل اور پیدا کیا زیتون کو اور
الرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوْا
انار کو ایک دوسرے کے مشابہ اور جدا جدا بھی نہیں کھاؤ
مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ
ان کے پھل میں سے جس وقت پھل لاویں اور ادا کرو حق اس کا جس دن
حَصَادِهٖ ۚ وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
ان کو کاٹو اور بے جا خرچ نہ کرو اس کو خوش نہیں آتے

منزل ۲

ع ۱۴ ۱۳ ۱۲

---

۱۳۹ اس آیت میں بالاختصار دونوں مضمون کا ادا کیا ہے قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ میں مذکر فرمانا کاہ اور وَحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ میں محرمات غیر اللہ کا افتراء کا مصدر بمعنی مفعول حَرَّمُوْا کے داخل ہے۔ اس آیت میں مذکر فرمانا کاہ اور محرمات غیر اللہ کا بمعنی یا مذکر ہے۔ ۱۴۰ یہ مذکر فرمانا کاہ کو بھی یاد کرنے سے اس لئے لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ تک کھول۔ پھلوں اور میووں کی تخصیص اور ان سے ناواقف اللہ کا شکر ادا کرنے اور ان میں غیر اللہ کی نذر و عبادت دور کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ

معروشات سے مضمون نے ان دونوں صنفوں کو شوق سے متعلق بتایا ہے یعنی انگور ایسے ہیں جن کے لئے ٹٹی کے اونچے اونچے سہارے ان پر ان کو چڑھا جاتا ہے اور بعض درخت ایسے ہی بڑے پھیل جاتے ہیں، بعض کے نزدیک معروشات سے انگور اور دوسری اسی قسم کی بیلیں مراد ہیں جو سہارے پر چڑھائی جاتی ہیں اور غیر معروشات سے خود رو درخت مراد ہیں۔ متشابہا یعنی متشابہا فی الطعم ولیکن غیر متشابہ فی الطعم یعنی ایک ہی رنگ روپ اور صورت کے ہوتے ہیں اور مزے میں کوئی دوسرے سے ملتے جلتے، لیکن دانوں میں فرق ہے، کوئی میٹھا کوئی ترش اور کوئی تلخ۔ متشابہا فی الشکل غیر متشابہ فی الطعم ویلہ

۱۴۱ شکل یعنی مذکور و بالا اشارہ ہیں سے اللہ کا حق ادا کرو حواس نے تم پر فرض کیا ہے وآتوا حقہ الذی اوجبہ اللہ تعالیٰ (روح) مشرکین زمین کے حاصلات سے اللہ کا حصہ تو دیتے ہی نہ تھے جو بعد میں فرض ہوا بلکہ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا (۶/۱۳۶) میں جس حصے کا ذکر ہے اس کو بھی اللہ کا حصہ نہ سمجھتے تھے بلکہ اللہ کی زمین میں پیدا کئے ہوئے اللہ ہی کی ملک اور اللہ ہی کے دیئے ہوئے اس میں سے خود اپنا حصہ مقرر کر لیتے تھے۔ اسی کو وَلَا تُسْرِفُوْا فرمایا۔ امام جابر اور امام مجاہد کہتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ فرض کی ادائیگی میں حق سے بڑھ کر نہ دو۔ المعنی لا تنفقوا فی معصیۃ اللہ تعالیٰ (روح) ۱۴۲ امام تعالیٰ فرماتے ہیں اس پر عمل یہ ہے کہ میووں، باغوں کو چوپایوں اور انسان کی پیداوار میں شریک نہ کرو۔ کسی اللہ کے نام کی نذر میں ان کو نہ دو۔ اللہ کے نام پر خیرات کرنا ہو تو دے دو۔ اسراف کی تفسیر میں مفسرین کے بہت سے اقوال ہیں، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ اسراف ہر اس خرچ کو کہتے ہیں جو ضرورت سے زیادہ ہو، خواہ وہ خرچ حرام کاموں میں ہو یا حلال کاموں میں، اور خواہ وہ خرچ زیادہ مقدار میں ہو یا کم مقدار میں، اور خواہ وہ خرچ اپنے مال میں ہو یا دوسرے کے مال میں، اور خواہ وہ خرچ اپنی ذات پر ہو یا دوسروں پر۔ (روح، خازن ج ۲ ص ۱۵۱)

موضح قرآن ف ایک بیسنہ گیہوں بنایا تو اگر بے کاشت بیج نکلا تو زیادہ نکلے تو وہ کھاؤ اس کے بیٹ میں سے نکلے تو نہ کھاؤ اور جو چیزیں وہ کھاؤ ان میں سے بھی اللہ کا حق نکالو اور وہ دن نکلے تو صب کھاؤ اس لئے مسئلہ بتایا کہ کاٹ کر اس پر ان کو الزام نہ دیں جو بات کا کچا فرق ہے اس کی تہ نکلے تو نہ نکلے حلال ہے بغیر خرچ مزدوری کے اور حرام ہو کر جلانی پڑی تو اس حرام کے نزدیک حلال جیسی ف یعنی کاشتکار کا مزدور کھانے کے اور بہت سے دوبال ہیں۔

فتح الرحمن ف یعنی بے دانشمان، فضول خرچ ہوتے ہیں ف یعنی اپنے زور سے استعداد سے ف یعنی (اگر بیع ہوئی ہو) بغیر صورت ماننے کے مگر بہتر ہے کہ بغیر صورت نہ ہو۔

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٤١﴾ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّ
اور پیدا کیے مویشیوں میں بوجھ اٹھانے والے ٹکڑے اور
فَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا
فرش کھاؤ جو روزی دیا تم کو اللہ نے اور مت چلو
خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٤٢﴾
شیطان کے قدموں پر وہ تمہارا دشمن ہے صریح
ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ
آٹھ جوڑے بھیڑ میں سے دو اور
الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ
بکری میں سے دو پوچھ تو کیا دونوں نر اللہ نے حرام کیے ہیں یا
الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ
دونوں مادہ یا وہ جو پیٹ میں لیں
الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٤٣﴾
دونوں مادہ مجھ کو سند سے بتاؤ اگر تم
وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ
اور اونٹ میں سے دو اور گائے میں سے دو
قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا
پوچھ تو کیا دونوں نر حرام کیے ہیں یا
اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ
دونوں مادہ یا وہ جو پیٹ میں لیں
شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ
حاضر تھے جس وقت تم کو یہ حکم دیا اللہ نے پھر کون بڑا ظالم

مَمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ
اس سے جو باندھے اللہ پر جھوٹ تاکہ بہکاوے لوگوں کو بے سمجھ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٤﴾ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ
اللہ نہیں راہ دیتا بے انصاف لوگوں کو تو کہہ میں نہیں پاتا
مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ
جو حکم بھیجا میری طرف کھانے والے پر کہ کھاوے اس کو مگر یہ ہو
مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ
مردار یا بہتا لہو یا سور کا گوشت کہ وہ ناپاک ہے یا
فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا
نافرمانی ہو کہ پکارا گیا اوپر نام غیر اللہ کے پھر جو کوئی لاچار ہو نہ نافرمانی کرے
عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا
نہ زیادتی کرے تو بیشک تیرا رب بخشنے والا مہربان ہے اور یہودیوں پر
حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ
ہم نے حرام کیا ہر ناخن والا اور گائے اور بکری سے حرام کیا ہم نے ان پر
شُحُوْمَهُمَا اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا
چربی ان کی مگر جو لدی ہو پیٹھ ان کی یا انتڑیوں یا جو
اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿١٤٦﴾
ملا ہو ہڈی سے یہ بدلہ دیا ہم نے ان کو ان کی سرکشی کا اور ہم سچ کہتے ہیں

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ
پھر اگر جھٹلائیں تجھ کو تو کہہ تمہارا رب بڑی رحمت والا ہے اور نہیں پھرتا
بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٤٧﴾ سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا
عذاب اس کا گنہگار لوگوں سے عنقریب کہیں گے شرک کرنے والے

مدینہ

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ
جو بہتان باندھے اللہ پر جھوٹا تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے

بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۴﴾
بے تحقیق بیشک اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالم لوگوں کو

قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِيْ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ
تو کہہ نہ پاتا میں اس وحی میں جو بھیجی گئی میری طرف کسی چیز کو حرام کھانے والے پر

يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا
جو اس کو کھائے مگر یہ کہ وہ چیز مردار ہو یا بہتا ہوا خون

اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ
یا گوشت سور کا کہ وہ ناپاکی ہے یا ناجائز ذبح کیا ہوا

لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ
اللہ کے سوا کسی اور کا پھر جو کوئی بھوک سے بے اختیار ہو جائے نہ نافرمانی کرتے ہوئے اور نہ حد سے بڑھتے ہوئے

فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا
تو بیشک تیرا رب بڑا بخشنے والا ہے نہایت مہربان اور یہودیوں پر

حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ
ہم نے حرام کیا ہر ناخن والا جانور اور گائے

حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَا اِلَّا مَا حَمَلَتْ
اور بکری میں سے ہم نے حرام کیا ان پر چربی ان کی مگر جو لگی ہو

ظُهُوْرُهُمَاۤ اَوِ الْحَوَايَاۤ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ
پشت پر یا انتڑیوں پر یا جو چربی کہ ہڈی کے ساتھ لگی ہو

ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۫ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾
یہ ہم نے ان کو سزا دی تھی ان کی شرارت پر اور ہم سچ کہتے ہیں

ع ۱۷

۱۴۴ یہ مذکور چیزوں کا بیان تھا جو میں نے حرام کی ہیں۔ اس آیت میں ان چیزوں کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے بیشک کا اضافہ محذوف ہے۔ جیسے عرف کرکے اس کو اس کے قائم مقام کیا ہے ای ذات فسق اور یہ موصوف مقدر کی صفت ہے ای کلمۃ ذات فسق یعنی فسق و معصیت کا کلمہ حرام ہے۔ جس کے ارتکاب جرائم کی مذمت والی جائے۔ لہٰذا مذکور چیزوں کا طریق اولیٰ حرام ہے۔ یہ تفسیر حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق ہے۔ ائمہ مفسرین کے نزدیک اصل میں شیئاً مضاف تھا اور اس کو حذف کرکے اس کی صفت کو اس کے قائم مقام کیا گیا ہے۔ ۱۴۵ یہ سوال مقدر کا جواب ہے۔ سوال یہ تھا کہ ان چیزوں کے علاوہ باقی تمام چیزیں حلال ہیں تو موردِ ذی ظفر (مگر والا) یا تو جس کی انگلیاں پھٹی ہوئی نہ ہوں اور یا گائے اور بکری کے بعض مخصوص حصے کیوں حرام کئے گئے تو اس کا جواب دیا گیا کہ ان چیزوں کی حرمت نہ سب کے لئے تھی نہ ہمیشہ کے لئے بلکہ یہ چیزیں تو صرف یہود پر بطور سزا حرام کی گئی تھیں جیسے کہ فرمایا ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ یعنی یہ چیزیں ہم نے ان یہودیوں کی سرکشی اور ان کے کفر و عناد کی سزا کے طور پر حرام کی تھیں۔

مو نحو قرآن **ف** یعنی خونریز جانور گھوڑے وغیرہ میں ان میں سے بھی حرام ہے **ف** مواشی میں سے بعض دار یعنی اونٹ ان پر حرام تھا سو ان کی پیٹھوں سے ان پر حرکت بکثرت اعضاء اصل پر چربی حرام نہیں ہے۔

فتح الرحمٰن ف مصنفہ مرحوم مرزا حیرت دہلوی است بلاشبہ ہمہ الانعام و آں اصناف ثمانیہ مذکور است مگر شتر و بز

و خون آں بر ہر حال است الا ہمہ الانعام و ہست و دراں تحقیق خلاف مشہور علماء

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ
پھر اگر وہ تجھ کو جھٹلادیں ۱۴۸ تو کہہ تمہارے رب کی رحمت میں بڑی
وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ
وسعت ہے اور نہیں ہٹتی اس کا عذاب
الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ
گنہگاروں سے ۱۴۹ اب کہیں گے شرک
شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا
اللہ چاہتا تو شرک نہ کرتے ہم اور نہ ہمارے باپ اور نہ حرام ٹھہراتے
مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
کچھ کوئی چیز اسی طرح جھٹلایا تھا ان سے اگلے
حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ۭ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ
یہاں تک کہ چکھا انہوں نے ہمارا عذاب تو کہہ کیا تمہارے
مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ۭ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا
پاس کچھ علم کسی کو جو ہمارے لئے نکال کر لاؤ تم تو نہیں
الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾ قُلْ
پیچھے ہو اور صرف تکے ہی کرتے ہو تم تو کہہ لے
فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ
پس اللہ کا الزام پورا ہے پھر سو اگر وہ چاہتا تو ہدایت کر دیتا تم
اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ
سب کو تو کہہ کر لاؤ اپنے گواہ جو
يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا
گواہی دیں اسی بات کی کہ اللہ نے حرام کیا ہے ان چیزوں کو پھر گواہی دیں تو

هٰلُمَّ ۔ قرآن میں جہاں بھی یہ لفظ آیا ہے اس کے معنی پیش کرنا، لانا اور لاؤ ہی کے ہیں۔ اس لفظ کے ساتھ آپ ان سے فرمائیں کہ اگر تمہارے پاس کوئی دلیل تمہارے اس دعوے پر ہے تو پیش کرو۔ دلیل تمہارے پاس کیا ہوگی جو کچھ ہے وہ تو ان کی دلیل ہے۔ یہ تو وہ پیش کریں گے جو ان کے مطابق ہیں کسی نہ کسی طرح فاسد کی پیروی کرتے ہیں ۱۵۰ الحجۃ البالغۃ ۔ اللہ کی حجت تو وہ ہے جو قوت و متانت میں انتہا درجہ کی ہو اور جس کے مقابلہ میں کوئی حجت نہ ٹھہر سکتی ہو اور جو ہر قسم کے شبہات سے بالکل پاک ہو۔ ایسی حجت صرف اللہ ہی کی ہو سکتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں انبیاء کرام علیہم السلام نے جو حجتیں پیش کی ہیں وہ بھی اللہ ہی کی حجت کا پرتو ہیں۔ اس لئے ان کو بھی حجت بالغہ ہی کہا جائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی حجت بالغہ کے مقابلہ میں ان کی حیثیت ایسی ہے جیسے سورج کے مقابلہ میں چراغ کی۔ اس لئے ان کی حجت کو بالغہ نہیں کہا جائے گا۔ اس کو صرف حجت ہی کہا جائے گا۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے پاس کوئی چیز ہو اور وہ اس کو ثابت کرنے کے لئے کوئی دلیل پیش کرے۔ اس کی دلیل کو دلیل ہی کہا جائے گا۔ اس کو دلیل بالغہ نہیں کہا جائے گا۔ اس لئے کہ اس کی دلیل کے مقابلہ میں کوئی اور دلیل بھی ہو سکتی ہے۔ اس کی دلیل کو بالغہ کہنا صحیح نہیں ہے۔ اللہ کی حجت کے مقابلہ میں کوئی حجت نہیں ٹھہر سکتی۔ اس لئے اس کی حجت کو بالغہ کہا جائے گا۔ ۱۵۱ ہدایت کا الزام پورا ہے۔ یہ سوال وہ ہمیشہ کرتے رہے ہیں کہ اگر اللہ ہمارے شرک کرنے کو پسند نہیں کرتا تو ہم کو ہدایت کیوں نہیں دیتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہدایت کا الزام اللہ پر نہیں ہے۔ اس نے ہدایت کے تمام ذرائع ہر شخص کو مہیا کر دیئے ہیں۔ اب جو شخص ان ذرائع سے فائدہ نہ اٹھائے اور ہدایت کو قبول نہ کرے اس کا الزام اللہ پر نہیں ہے۔ ۱۵۲ شہداء کا مطالبہ۔ یہ مطالبہ بھی ان کی ایک بیہودہ حجت ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ اگر ہمارے معبود کو تو نے حرام نہیں ٹھہرایا تو ان کے حق میں گواہی دینے والے کہاں ہیں۔ ان کو پیش کرو۔ ۱۵۳ شہداء کا مطالبہ۔ یہ مطالبہ بھی ان کی ایک بیہودہ حجت ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ اگر ہمارے معبود کو تو نے حرام نہیں ٹھہرایا تو ان کے حق میں گواہی دینے والے کہاں ہیں۔ ان کو پیش کرو۔

کما ان الشہود کذبۃ فی دعواھم (۲ ۔ ۶ ۔ ۱۳۶) ۱۵۴ ان کے پاس دلائل تو نہیں ہیں وہ تو کیا پیش کریں گے۔ ہاں ان کے پیشوا اور لیڈر جو کچھ کہیں گے اس کی پیروی کریں گے۔ اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی دلیل کو جھٹلانے کی خاطر ان کی ہر بات مان لیں گے۔ ۱۵۵ یہ حرکات ایسے لوگوں کی ہوں گی جو اللہ کی ہر بات کو صرف اس لئے جھٹلا دیں گے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ ۱۵۶ یہ حرکات ایسے لوگوں کی ہوں گی جو اللہ کی ہر بات کو صرف اس لئے جھٹلا دیں گے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ ۱۵۷ یہ حرکات ایسے لوگوں کی ہوں گی جو اللہ کی ہر بات کو صرف اس لئے جھٹلا دیں گے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے۔

موضح قرآن ۔ دلیل رحمت کی سو اللہ سے اب تک تو بچے ہو لیکن وہ تو لیکن وہ تو لیکن وہ ت

فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ
تو نہ گواہی کر ان کا ساتھ اور نہ چل ان کی خوشی پر جانے
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
جنہوں نے جھٹلایا ہماری نشانیوں کو اور جو یقین نہیں کرتے
بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ قُلْ
آخرت کا اور وہ اپنے رب کے برابر کرتے ہیں اوروں کو تو کہہ
تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ اَلَّا
آؤ تو پڑھ دوں جو تم پر حرام کیا ہے تمہارے رب نے
تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ
شریک نہ ٹھہراؤ اس کے ساتھ کسی کو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو
وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ
اور مار نہ ڈالو اپنی اولاد کو مفلسی سے ہم
نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ
روزی دیتے ہیں تم کو اور ان کو اور پاس نہ جاؤ بے حیائی کے کام کے پاس
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ
جو ظاہر ہو اس میں سے اور جو پوشیدہ ہو اور نہ مار ڈالو اس جان کو
الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ
جس کو حرام کیا ہے اللہ نے مگر جس پر حق ہو تم کو حکم کیا
بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ
یہ تاکہ تم
الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ
مال کے اس طرح سے کہ بہتر ہو جب تک وہ پہنچے

ع ۱۹

مدینہ ۲

محرمات الیہ میں یعنی ان امور کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے بندوں کی تحریم کو اپنی طرف منسوب فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حلال و حرام کا مدار اللہ تعالیٰ کی تحریم و تحلیل پر ہے۔ اپنی طرف سے کسی چیز کو حلال یا حرام کہنا اللہ پر افترا ہے۔ ۱۲ منہ

یہاں قول سے عام امر (یعنی) مراد ہے خصوصیات، فیصلہ اور دشوار امور بھی جب تم گواہی دو یا فتویٰ جھگڑا ہو تو اس میں کسی کی جانبداری مت کرو بلکہ ہر امر میں عدل و انصاف سے کام لو اور ہر نمایاں نشانیاں اور ہدایت فیصلے کی زد تمہارے کسی رشتہ دار پر پڑتی ہو۔ اذا قلتم فقولوا حکومۃ او شہادۃ او نحوھما (فائدہ لوا) فیہ وقولوا الحق اور دیکھئے ۱۲ منہ

یہ ساتوں وہ باتیں ہیں جن میں شروع سے احکام مذکور ہوئے ہیں یہی ہری سیدھی راہ ہے اور یہی میرا قرآن ہے جو میں نے اپنے بندوں کے لئے پسند کیا ہے۔ لہٰذا تم اسی کی پیروی کرو اور باقی تمام راستوں کو چھوڑ دو۔ وان ھذا الذی ذکرت لکم ھو صراطی مستقیما فاتبعوہ وامرتکم بہ فی ھذا الذی اوتیتہ الصلاۃ والسلام (از موضح) ۱۲ منہ

سورت کے دونوں مضمونوں یعنی کسی کو شرک اختیاری یا جلی شرک عملی کو ذکر کرنے کے بعد آخر میں دونوں مضمون پر ایک دلیل عقلی اور ایک دلیل نقلی ذکر کی گئی ہے۔ پہلی آیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دلیل عقلی پیش کی گئی ہے اور یہاں تک پہنچ کر ثُمَّ کے ساتھ ذکر کرنے کے لئے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مذکورہ بیان کے بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی اور اس کتاب کی تفصیل کی۔ تَمَامًا یعنی تاماً اکمل الکتاب کے حال ہے۔ یعنی وہ کتاب (تورات) کامل و مکمل تھی اور اس میں ہر دو قسم کے مضمون مذکور تھے علمی شرک کی تعریف اور عملی شرک کی قباحت۔ تورات محرفہ بنا کر اور خود ساختہ احکام ہیں۔ اَحْسَنَ الَّذِیْ اَحْسَنَ یعنی اس شخص کے لئے جو نیک روی اختیار کرے۔ تَفْصِیْلًا لِّکُلِّ شَیْءٍ اس کتاب (تورات) میں وہ تمام امور دینیہ مذکور ہیں جن کی دین میں ضرورت تھی۔

فائدہ ۱۔ ایک حدیث میں آتا ہے فیتعجل لی عقل شیء یعنی جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی برابر استدلال کرتے ہیں۔ ان کے استدلال کی بنیاد اس پر ہے کہ یہاں لفظ کل استغراق حقیقی لئے ہے تو اس کا جواب دیا ہے کہ اول تو یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف اور ساقط الاعتبار ہے۔ دوم اگر بالفرض اسے مان لیا جائے تو یہ دعویٰ غلط ہے کہ یہاں کل استغراق حقیقی کے لئے ہے بلکہ یہاں استغراق عرفی مراد ہے۔ اگر اس کو استغراق حقیقی پر محمول کیا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ تمام جہانوں اور ہمیشہ کے تمام شرائع اور احکام کا علم تب پر سکتے ہوگا تو اس سے لازم آتا ہے کہ قرآن کریم کا نازل کرنا عبث اور بے فائدہ ہے۔ عیاذاً باللہ۔ انظر بقیۃ القرآن کریم میں اس کی بہت فتح الرحمٰن ص یعنی ہموار ان یا قل دانش ۱۲ منہ یعنی نزدیک جانا ۱۲ منہ یعنی خلاصہ اس دشمن آن ۱۲

اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ
اپنی جوانی کو اور پورا کرو ناپ اور تول کو انصاف سے
لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ
ہم کسی کو زحمت نہیں دیتے مگر اس کی طاقت کے موافق اور جب بات کہو تو
فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ
توحق کہو اگرچہ رشتہ دار کا ہو اور اللہ کا
اَوْفُوْا ۚ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝
عہد پورا کرو یہ حکم دیا ہے تم کو تاکہ تم نصیحت پکڑو
وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَ
اور یہ کہ یہ راہ میری سیدھی ہے سو اسی پر چلو اور
لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ
اور راستوں پر نہ چلو کہ جدا کر دیں گے
سَبِيْلِهٖ ۚ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ
اللہ کے راستہ سے یہ حکم کیا ہے تم کو
تَتَّقُوْنَ ۝ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا
تاکہ تم پرہیزگار بنو پھر ہم نے دی موسیٰ کو کتاب پوری
عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
اس پر جو نیکی کرتا ہے اور واسطے تفصیل ہر
وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ
اور ہدایت اور رحمت کے تاکہ وہ لوگ اپنے رب کے
يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ
یقین کریں ف ۲۵۲ اور یہ کتاب ہے کہ ف ۲۵۳ ہم نے اتاری برکت والی

اَهْدٰى يَكْتُمُوْنَ ۔ الستی تصطرھم الی الایمان۔ (جامع البیان ص۱۳۲) فرعون بوقت غرق ایمان لے آیا مگر اس کا ایمان قبول نہ ہوا۔ کیونکہ وہ ایمان اضطراری تھا اور ایمان اختیاری مرتب ثواب وعقاب عرفی ہے اس پر مطلع ہونا۔ صحیح بخاری باب التفسیر میں ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ لاتفضلوا بین انبیاء اللہ فان الناس یصعقون یوم القیامۃ فاکون اول من یفیق فاذا انا بموسیٰ آخذ بقائمۃ من قوائم العرش فلا ادری افاق قبلی او جوزی بصعقۃ الطور

فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾
سو اسی پر چلو اور ڈرتے رہو کہ تم پر رحمت ہو

اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى
اس واسطے کہ کہیں تم کہنے لگو کہ کتاب تو اتری تھی

طَآىِٕفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَاِنْ كُنَّا عَنْ
دو فرقوں پر جو ہم سے پہلے تھے اور ہم کو ان کے

دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ
پڑھنے پڑھانے کی خبر نہ تھی یا کہیں لگو کہ اگر

اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ
ہم پر کتاب اترتی تو ہم ان سے

فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى
سو اب آچکی تمہارے پاس کھلی حجت تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت

وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ
اور رحمت اب اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو جھٹلائے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۭ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ
اللہ کی آیتوں کو اور ان سے کترائے ہم سزا دیں گے ان کو جو

يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا
ہماری آیتوں سے کتراتے ہیں برا عذاب بدلے میں

كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ
اس کترانے کے وے کچھ راہ دیکھتے ہیں اس بات کی کہ

تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ
ان پر آئیں فرشتے یا آئے تیرا رب یا آئے کوئی

ع ۱۹

سے ہوئی ہے۔ فَلَمْ تُؤْمِنْ مِّنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ۭ اس آیت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ سن بالغ ہونے کے بعد ایمان کے قبول ہونے کی دو صورتیں بیان کی گئی ہیں ایک یہ کہ اضطراری حالات کے پیش آنے سے پہلے ایمان لایا جائے۔ دوم یہ کہ حالات ایمان کامل نہ خانہ لائے ہاں دوسری شق کا استثناء یہ ہے کہ جس مومن نے کوئی نیک عمل نہ کیا اس کا ایمان بے کار ہے اور اس کی نجات نہیں ہوگی۔ حالانکہ یہ بات کتاب وسنت کی صریح نصوص اور اجماع امت کے قطعی علیہ مسلک کے سراسر خلاف ہے۔ جس کو ہم مسئلہ استثنی کے ذیل میں۔ مفسرین نے اس کے مختلف جواب دیئے ہیں جو متداول تفسیروں میں مذکور ہیں۔ حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں یہ آیت مثل هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۭ کے ہے۔ اصل میں عدم لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن كسبت في ايمانها خيرا یعنی دوسری شق میں اس سابق ایمان کے نافع ہونے کی بھی نفی کی گئی ہے جو اضطراری حالات کے پیش آنے سے پہلے ایمان لایا ہو۔ ۱۸۲ فوت الحری ہے اور اس سے مراد مشرکین ہی ہیں جنہوں نے توحید کو چھوڑ کر متعدد معبودوں کا عقیدہ کی بنیاد پر مختلف فرقے بنا لئے۔ ۱۸۳ یہ بیان ہے اس سے مراد مشرکین ہی ہیں جو ہمارے اس حکم کا ایک جواب نقل کیا گیا ہے بعض علماء نے اس قسم کا ایک جواب نقل کیا ہے اور قبل لا ينفع نفسا ايمانها ولا كسبت في ايمانها خيرا الا الذين امنت من قبل او لم تكن كسبت خيرا کو مقدر مانا ہے۔ ۱۸۴ توحید اور اس کے تمام لوازم جن میں توحید فی الرسالت کا عقیدہ بھی داخل ہے اور اس کے بھی دو فرقے ہیں ایک وہ جو صرف اللہ کے رسول کو مانتے ہیں دوسرے وہ جو اللہ کے رسول کو بھی مانتے ہیں اور اللہ کے رسول کو بھی۔ ۱۸۵ یہ بیان ہے اس سے مراد مشرکین ہی ہیں جنہوں نے توحید کو چھوڑ کر متعدد معبودوں کا عقیدہ کی بنیاد پر مختلف فرقے بنا لئے۔ ۱۸۶ یہ بیان ہے اس سے مراد مشرکین ہی ہیں جنہوں نے توحید کو چھوڑ کر متعدد معبودوں کا عقیدہ کی بنیاد پر مختلف فرقے بنا لئے۔ ۱۸۷ یہ بیان ہے اس سے مراد مشرکین ہی ہیں جنہوں نے توحید کو چھوڑ کر متعدد معبودوں کا عقیدہ کی بنیاد پر مختلف فرقے بنا لئے۔ ۱۸۸ یہ بیان ہے اس سے مراد مشرکین ہی ہیں جنہوں نے توحید کو چھوڑ کر متعدد معبودوں کا عقیدہ کی بنیاد پر مختلف فرقے بنا لئے۔ ۱۸۹ یہ بیان ہے اس سے مراد مشرکین ہی ہیں جنہوں نے توحید کو چھوڑ کر متعدد معبودوں کا عقیدہ کی بنیاد پر مختلف فرقے بنا لئے۔ ۱۹۰ یہ بیان ہے اس سے مراد مشرکین ہی ہیں جنہوں نے توحید کو چھوڑ کر متعدد معبودوں کا عقیدہ کی بنیاد پر مختلف فرقے بنا لئے۔

۱۸۶ مشرکین کے ان تمام اصولی عقیدوں کو جن کا شریک نمبر ۱۸۵ پر تبصرہ اعلان ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ جو ساری کائنات کا خالق و مالک ہے کیا اس کائنات کا خالق و مالک ہے جو توحید کو چھوڑ کر مجھ کو اور کو اپنا رب اور کارساز بنالوں۔ جب ہر چیز کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے تو یہ بات ناممکن ہے کہ کوئی اور اس کی شریک ہو۔

موضح قرآن ف یعنی یہ کتاب اتاری کہ تم کو عذر کی جگہ باقی نہ رہے جیسے یعنی یہ کافروں کا حال ہے کہ شاید تم کو بھی آئی ہو تم کو بھی فی دنیا کی تنبیہ ہے۔

فتح الرحمٰن ف یعنی یا ہلاک قوم ہو۔

اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ
نشانی تیرے رب کی ط جس دن آئے گی ایک نشانی
رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ
تیرے رب کی بعض نہ آئے گا کسی کو اس کا ایمان لانا
تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ
جو کہ پہلے سے ایمان نہ لائی تھا یا کمائی میں اپنے ایمان میں کچھ
اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا
نیکی دے تو کہہ دے تم راہ دیکھو ہم بھی
مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ
راہ دیکھتے ہیں ﴿۱۵۸﴾ جنہوں نے جدا جدا نکالیں اپنے دین میں
وَكَانُوْا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ
اور ہو گئے ٹولے ٹولے تجھ کو ان سے کچھ سروکار نہیں ف ان کا
اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا
کام اللہ ہی کے حوالے ہے پھر وہ جتلا دے گا ان کو جو کچھ وہ
يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ
کرتے تھے ف ﴿۱۶۰﴾ جو کوئی لاوے ایک نیکی تو اس کو ہیں
اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى
گنی سے اور جو کوئی لاوے ایک بدی تو سو بدلہ نہ پاوے گا
اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ اِنَّنِيْ
اسی کے برابر اور ان پر ظلم نہ ہوگا ﴿۱۶۱﴾ تو کہہ مجھ کو
هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا
سمجھائی میرے رب نے راہ سیدھی دین

منزل ۲

موضح قرآن ف یعنی اللہ کی طرف سے جو سچی چیز کی سوجھی ... کی اور طریقہ اور کتاب جو یہ نہیں مانتے ثواب طرح میں کہ اب آوے یا قیامت کی نشانیاں دیکھیں تب نہیں کریں سو جب قیامت کا نشان آوے گا یعنی آفتاب مغرب سے نکلے گا تب کافروں اور حاسی کی توبہ قبول نہ ہوگی ف یعنی تورات والوں نے کئی راہیں نکالیں توان میں مختلفات ہوگئے ہم کو ان اور ملت کون ہے اور صحیح پر ہونا تم کو دین میں جو نیا نہیں نکالے گی میں ان میں قرآن لے جائے گا اور جو کرتے ہیں اس کے فرقے کئی ہوں تو برا نہیں۔

فتح الرحمٰن ف یعنی طلوع شمس از مغرب یا غلاف ہے ثواب یعنی آخرت تو ایک کافر و ایمان کا فرقوں کو ثواب ملے گا۔

سورۃ انعام میں آیات توحید

۱۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۚ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ۭ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝ وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ۭ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝ (۱م)۔ نفی شرک اعتقادی صراحۃً و نفی ضمناً۔

۲۔ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (۲م) نفی شرک اعتقادی صراحۃً و نفی ضمناً۔

۳۔ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ (۳م) نفی شرکی۔

۴۔ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ (۴م) نفی شرک اعتقادی۔

۵۔ ءَاِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ۭ قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ (۵م) نفی شرک اعتقادی صراحۃً و نفی ضمناً۔

۶۔ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاۗءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ (۶م) نفی شرک اعتقادی۔

۷۔ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝ (۴۱) اعتقادی شرک فی التصرف۔

۸۔ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۗ (۴۲) اعتقادی شرک فی التصرف۔

۹۔ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ (۴۷) اعتقادی شرک۔

۱۰۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۗ (۶۰) اعتقادی شرک۔

۱۱۔ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۗ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (۴۷) اعتقادی شرک۔

۱۲۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝ (۶۱) اعتقادی شرک۔

۱۳۔ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۫ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۗ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝ (۲۹) اعتقادی شرک کا۔

۱۴۔ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۗ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ (۷۶) اعتقادی شرک فی التصرف۔

۱۵۔ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ۝ (۵۵) اعتقادی شرک۔

۱۶۔ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۗ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ (۷۳) اعتقادی شرک فی التصرف۔

۱۷۔ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۗ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ (۹۴) اعتقادی شرک۔

۱۸۔ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۗ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۗ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ (۹۵) ۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ (۱۰۲) ۔ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ (۱۰۳) ۔ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ (۱۰۵) ۔ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (۱۰۶) ۔ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اَشْرَكُوْا ۗ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ (۱۰۷) ۔ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (۱۰۸) ۔ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۗ (۶۱) اعتقادی شرک۔

۱۹۔ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝ (۴۱) اعتقادی شرک فی التصرف۔

۲۰۔ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۗ (۴۲) اعتقادی شرک فی التصرف۔

۲۱۔ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ (۴۷) اعتقادی شرک۔

۲۲۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۗ (۶۰) اعتقادی شرک۔

۲۳۔ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۗ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (۴۷) اعتقادی شرک۔

۲۴۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝ (۶۱) اعتقادی شرک۔

۲۵۔ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۫ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۗ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝ (۲۹) اعتقادی شرک کا۔

۲۶۔ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۗ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ (۷۶) اعتقادی شرک فی التصرف۔

۲۷۔ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ۝ (۵۵) اعتقادی شرک۔

۲۸۔ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۗ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ (۷۳) اعتقادی شرک فی التصرف۔

۲۹۔ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۗ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ (۹۴) اعتقادی شرک۔

۳۰۔ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۗ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۗ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ (۹۵) ۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ (۱۰۲) ۔ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ (۱۰۳) ۔ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ (۱۰۵) ۔ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (۱۰۶) ۔ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اَشْرَكُوْا ۗ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ (۱۰۷) ۔ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (۱۰۸) ۔ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۗ (۶۱) اعتقادی شرک۔

۳۱۔ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝ (۴۱) اعتقادی شرک فی التصرف۔

۳۲۔ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۗ (۴۲) اعتقادی شرک فی التصرف۔

۳۳۔ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ (۴۷) اعتقادی شرک۔

۳۴۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۗ (۶۰) اعتقادی شرک۔

۳۵۔ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۗ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (۴۷) اعتقادی شرک۔

۳۶۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝ (۶۱) اعتقادی شرک۔

۳۷۔ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۫ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۗ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝ (۲۹) اعتقادی شرک کا۔

۳۸۔ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۗ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ (۷۶) اعتقادی شرک فی التصرف۔

۳۹۔ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ۝ (۵۵) اعتقادی شرک۔

۴۰۔ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۗ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ (۷۳) اعتقادی شرک فی التصرف۔

۴۱۔ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۗ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ (۹۴) اعتقادی شرک۔

۴۲۔ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۗ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۗ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ (۹۵) ۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ (۱۰۲) ۔ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ (۱۰۳) ۔ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ (۱۰۵) ۔ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (۱۰۶) ۔ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اَشْرَكُوْا ۗ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ (۱۰۷) ۔ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (۱۰۸) ۔ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۗ (۶۱) اعتقادی شرک۔

۴۳۔ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝ (۴۱) اعتقادی شرک فی التصرف۔

۴۴۔ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۗ (۴۲) اعتقادی شرک فی التصرف۔

۴۵۔ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ (۴۷) اعتقادی شرک۔

۴۶۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۗ (۶۰) اعتقادی شرک۔

۴۷۔ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۗ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (۴۷) اعتقادی شرک۔

۴۸۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝ (۶۱) اعتقادی شرک۔

۴۹۔ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۫ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۗ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝ (۲۹) اعتقادی شرک کا۔

۵۰۔ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۗ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ (۷۶) اعتقادی شرک فی التصرف۔

۵۱۔ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ۝ (۵۵) اعتقادی شرک۔

۵۲۔ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۗ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ (۷۳) اعتقادی شرک فی التصرف۔

۵۳۔ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۗ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ (۹۴) اعتقادی شرک۔

۵۴۔ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۗ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۗ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ (۹۵) ۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ (۱۰۲) ۔ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ (۱۰۳) ۔ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ (۱۰۵) ۔ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (۱۰۶) ۔ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اَشْرَكُوْا ۗ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ (۱۰۷) ۔ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (۱۰۸) ۔ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۗ (۶۱) اعتقادی شرک۔

۵۵۔ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝ (۴۱) اعتقادی شرک فی التصرف۔

۵۶۔ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۗ (۴۲) اعتقادی شرک فی التصرف۔

۵۷۔ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ (۴۷) اعتقادی شرک۔

۵۸۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۗ (۶۰) اعتقادی شرک۔

۵۹۔ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۗ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (۴۷) اعتقادی شرک۔

۶۰۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝ (۶۱) اعتقادی شرک۔

۶۱۔ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۫ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۗ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝ (۲۹) اعتقادی شرک کا۔

۶۲۔ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۗ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ (۷۶) اعتقادی شرک فی التصرف۔

۶۳۔ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ۝ (۵۵) اعتقادی شرک۔

۶۴۔ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۗ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ (۷۳) اعتقادی شرک فی التصرف۔

۶۵۔ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۗ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ (۹۴) اعتقادی شرک۔

۶۶۔ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۗ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۗ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ (۹۵) ۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ (۱۰۲) ۔ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ (۱۰۳) ۔ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ (۱۰۵) ۔ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (۱۰۶) ۔ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اَشْرَكُوْا ۗ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ (۱۰۷) ۔ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُو

سورۂ اعراف

ربط سورۂ سابقہ کے آخر میں سورۂ انعام کے ساتھ ربط کا بیان ہوا۔ اب سورۂ اعراف کے ساتھ ربط بیان ہو رہا ہے۔ اصل ربط کا تو ہم نے انعام میں بیان کیا ہے اور اس کے علاوہ مضمون کا ربط بھی ہے کہ سورۂ انعام میں توحید کے دلائل عقلی اور نقلی بیان ہوئے اور شرک کی بیخ کنی کی گئی۔ اور اس سورۂ اعراف میں بھی یہی مضمون ہے۔ اس کی نقلی دلیل کو اس سورۂ میں بیان کیا گیا ہے اور عقلی دلیل کو اس سورۂ میں بیان کیا گیا

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَخَمْسٌ اٰيَاتٍ وَّاَلْفٌ وَّسِتُّ كَلِمَاتٍ وَّخَمْسُ حُرُوْفٍ رُكُوْعُهَا

یہ سورۃ اعراف مکی ہے اس کی دو سو پانچ آیتیں ہیں اور ہزار چھ کلمے ہیں اور پانچ حرف ہیں اور رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓصٓ ۝١ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ

الف لام میم صاد یہ کتاب ہے اتاری ہے تیری طرف سو چاہیے کہ تیرا جی

حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٢

تنگ نہ ہو اس سے کہ تو ڈر سنائے اس سے اور نصیحت ہو ایمان والوں کو

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا

چلو اس حکم پر جو اترا تم پر تمہارے رب کی طرف سے اور نہ چلو

مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝٣ وَ

اس کے سوا اور رفیقوں کے پیچھے تم بہت کم دھیان کرتے ہو اور

كَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَاۗءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا

کتنی بستیاں ہم نے غارت کر دیں ان پر آیا ہمارا عذاب رات

اَوْهُمْ قَاۗىِٕلُوْنَ ۝٤ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ

دوپہر کو سوتے ہوتے پھر نہ تھی ان کی پکار جس وقت

جَاۗءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا

ان پر ہمارا عذاب یہ کہنے

ظٰلِمِيْنَ ۝٥ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ

گنہگار ہم تو ضرور پوچھیں گے ان سے جن کی طرف رسول بھیجے گئے

وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٦ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ

اور ضرور پوچھیں گے رسولوں سے پھر ہم ان کو احوال سنائیں گے

بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَاۗىِٕبِيْنَ ۝٧

منزل ۲

والی مراد ہیں جو لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ ان سے طرح کرنے اور ان کو وسوسہ ڈالنے کی بات مراد لیا کرتے ہیں۔ اور اولیاء الشیاطین شیاطین الانس والجن وانھم الذین یضلون علی عبادۃ الاوثان والاھواء والبدع ویحسنون عن دین اللہ تعالیٰ (کبیر ج ۳ ص ۴۴۲) یہاں اسی صورت کے دوسرے رکوع میں فرمایا ہے انا جعلنا الشیاطین اولیاء للذین لا یؤمنون ۱۲ منہ ۔ تحریف حروف ہے اَهْلَكْنٰهَا ای اَهْلَكْنَا اھلاکنا ہی بات کی بستیوں کے باسیوں کو ہم نے ہلاک کر چکنے میں بَيَاتًا مصدر بمعنی اسم فاعل بمعنے کے حال واقع ہے بمعنے موقعہ الی البیات بمعنی باشبات۔ (مدارک ج ۲ ص ۴۴) قَآئِلُوْنَ۔ قیلولہ سے ہے جس کے معنی دوپہر کے وقت نیند کرنے کے ہیں ھٰذَا کَانَ دَعْوٰھُمْ الخ عذاب آنے سے پہلے تو ضد و مخالفت سے باتیں بناتے تھے لیکن جب ان کی شامتیوں اور مسلسل قصوروں کا پیمانہ لبریز ہو چکا

فتح الرحمٰن ۔ ھٰذا یعنی سوال نا ہل کر دوست بیگر نشود ۔ قولہ یعنی ہر سہ اعمال ایشاں را ۔

يَعْلَمُونَ ۝٥ وَمَا كُنَّا غَآئِبِينَ ۝٦ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ
اپنے علم سے اور ہم کہیں غائب نہ تھے اور تول اس دن
الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُۥ فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ
برحق ہوگا پھر جس کی تولیں بھاری ہوئیں سو وہی لوگ ہیں
الْمُفْلِحُونَ ۝٧ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُۥ فَأُولَٰٓئِكَ
نجات پانے والے اور جس کی تولیں ہلکی ہوئیں سو وہی لوگ
الَّذِينَ خَسِرُوٓا۟ أَنفُسَهُم بِمَا كَانُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا
جنہوں نے اپنا نقصان کیا اس واسطے کہ ہماری آیتوں
يَظْلِمُونَ ۝٨ وَلَقَدْ مَكَّنَّٰكُمْ فِى ٱلْأَرْضِ وَجَعَلْنَا
کا انکار کرتے تھے ف اور ہم نے تم کو جگہ دی زمین میں اور تمہارے واسطے
لَكُمْ فِيهَا مَعَٰيِشَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝١٠ وَلَقَدْ
اس میں آسائشے روزیاں م بہت کم شکر کرتے ہو اور ہم
خَلَقْنَٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ
نے تم کو پیدا کیا پھر تمہاری شکل بنائی پھر فرشتوں کو کہا
ٱسْجُدُوا۟ لِـَٔادَمَ ۖ فَسَجَدُوٓا۟ إِلَّآ إِبْلِيسَ لَمْ يَكُن
سجدہ کرو آدم کو پس سجدہ کیا سب نے مگر ابلیس نے نہ تھا
مِّنَ ٱلسَّٰجِدِينَ ۝١١ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ
سجدہ کرنے والوں میں کہا کس چیز نے تجھ کو کہ سجدہ نہ کیا جب
أَمَرْتُكَ ۖ قَالَ أَنَا۠ خَيْرٌ مِّنْهُ ۖ خَلَقْتَنِى مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُۥ
میں نے تجھ کو حکم کیا بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھ کو بنایا آگ سے اور
مِن طِينٍ ۝١٢ قَالَ فَٱهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ
اس کو بنایا مٹی سے کہا تو اتر پہلے سے پس
مَنزل ۲

عذاب آجاتا تو وہ بے عمل کا وزن کرنے لگتے مگر اس وقت پچھتانے سے کچھ فائدہ نہ ہوتا۔ ۱۲ یہ توجیہ ضروری ہے۔ ۱۳ علما کا اس میں اختلاف ہے کہ قیامت کے دن اعمال (قولوں) کے وزن کیے جانے کا مطلب کیا ہے؟ بعض علما نے کہا ہے کہ روایات میں تولے جانے والے اعمال کے بارے میں جسمانی اور حسیات سے ملتے جلتے الفاظ ملتے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ قیامت کے دن اعمال کو کوئی نہ کوئی صورت ہیں اور اعمال صالحہ کو کوئی صورت ہیں عطا کی جائے گی اور پھر ان کو ترازو کے ذریعے وزن کر لیا جائے گا۔ قال بعضهم توزن صحف الاعمال المكتوبة فيها الحسنات والسيئات ..... وقال ابن عباس يؤتى بالاعمال الحسنة والسيئة على صورة قبيحة فتوضع فى الميزان (خازن ج ۳ ص ۱۳) ۱۴ یہ بات درست ضروری ہے اور من خفت موازینہ الایہ کو توجیہ ضروری ہے ۱۵ یہ حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت جسمانی کی طرف اول توجہ ہے۔ عالم اپنی معیشت کی جتنی ہے اور ذریعہ معاش ہے بھی ہم نے زمین میں تم کو متمکن کیا اور اس میں تمہاری روزی کے لئے کئی اسباب رزق پیدا کیے مگر تم ان اسباب کے شکر ادا کرنے میں نہیں اس کے سوا کاہلی و ہوے اور اس کے رسول کی دعوت قبول دھیان سے قبول کرتا ہے ۱۶ یہ بیان ہے اجمالی (جو کے بعد تفصیل سے آئے گا) یعنی پوری کر چکی ہے۔ اس میں حضرت آدم علیہ السلام کے حالات فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم۔ ابلیس کی باغی اس کے ملعون و مطرود ہونے اور آدم و حوا علیہا السلام کے اس کی وسوسہ اندازی سے جنت میں اس کے پرمیسہ ہونے کا ذکر کیا ہے جنت فقد اتفقوا على ان المخاطب بذكر ذلك لنبينا محمد صلى الله عليه وسلم والمراد امته (خازن ج ۳ ص ۱۳) ۱۷ ابلیس فرشتوں میں سے نہیں تھا لیکن سجدہ کرنے کا حکم سب کو ہوا تھا مطلب یہ ہوا کہ فرشتوں کو حکم دیا تو وہ مان گئے اور ابلیس کو بھی حکم ہوا تو وہ نہیں مانا۔ عزت عام میں ایسے موقعوں پر عزت سے کہا جاتا ہے مطلب کا جانا ہے فلاں شہر والوں کو وعظ کیا وہ مان گئے لیکن فلاں شہر والوں نے نہیں مانا یعنی بحموعی وعظ کیا جانکی وہ نہیں مانے۔

لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾
تجھ کو نہیں کرے یہاں پس باہر نکل تو ذلیل ہے

قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ
بولا کہ پہلے مہلت دے اس دن تک کہ اٹھائے جاویں فرمایا تو

الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ
مہلت دی گئی بولا تو جو مجھ کو گمراہ کیا ہے میں بھی تیری سیدھی راہ پر

صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ
تاک میں بیٹھوں گا پھر البتہ ان پر آؤں گا

اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ
آگے سے اور پیچھے سے اور داہنی سے اور

شَمَآئِلِهِمْ ۭ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾ قَالَ
بائیں سے اور نہ پائے گا تو ان میں اکثر کو شکر کرنے والے فرمایا کہ

اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۭ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ
نکل یہاں سے تو برائی کیا ہوا دھتکارا ہوا جو کوئی پیروی کرے گا تیری ان میں سے

لَاَمْلَــَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ
تو میں ضرور بھروں دوزخ تم سب سے اور اے آدم تو

اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا
اور تیری بیبی جنت میں پھر کھاؤ تم دونوں جہاں سے چاہو اور

تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾
نہ پاس جاؤ اس درخت کے پھر تم ہو جاؤ گے ظلم کار

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ
پھر بہکایا اس کو شیطان نے تاکہ کھول دے ان کے واسطے جو چھپا رکھا تھا

منزل ۱

شمائلھم اصحیح یہ ہے کہ یہ بائیں سے ہے اھو یحتمل ایضا ان یکون المراد بالشمائل ھو المذکور عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما (روح ۸ ص ۱۲) یعنی کوئی گمراہ کرنے والا جو راہ گم کرنے کی دو سمت ہیں آدم اور اولاد آدم کو گمراہ کرنے کے لئے تیری سیدھی راہ پر جو حق کی طرف لے جاتی ہے اور الف جنوں سے ان کو گمراہ کرنے سے جو ظاہر نہیں ہوتے جو بہکانے کی کوشش کرتے ہیں من بین ایدیھم سے مخلوق پر ایمان لانے سے روکنا مراد ہے ومن خلفھم دنیا میں مشغول رہنے کا کہنا وعن ایمانھم یعنی سے روکنا وعن شمائلھم یعنی برائیوں کی ترغیب دینا مراد ہے۔ غرض چاروں طرف سے گمراہ کرنے کے کہنے سے اپنی طرف سے کوئی سبیل قرآن کے مطابق ہے الظاھر ان امتنانہ من ھذہ الجھات الاربع کنایۃ عن جمیع الجھات واخواتھا ولھذا قیل فی اضلالہ عن کل واحد منھن بضع سبعین

عنہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں یہاں شاکر کے معنی موحد ہیں (روح ۸ ص ۱۲) شمائل بمعنی بائیں طرف سے ہے یعنی بائیں طرف سے آئیں گا مراد یہ ہے وہ آئے مذموماً مدحوراً مذموماً اسی طرح مدحوراً اور اذھا کے ساتھ ہے جو حال ہے اور مدحوراً اسی طرح مذموماً اور اذھا کے ساتھ ہے جو حال ہے لمن تبعک منھم میں لام قسم ہے اور ملئن جہنم میں لام قسم ہے اور لام موسوس کے متعلق ہے اور یہ لام اس لئے ہے کیونکہ ابلیس کا مقصد ظاہر میں برائی پہنچانا نہیں تھا بلکہ اس کا مقصد لوگوں سے بھلائی کا راستہ گم کرانا تھا ابلیس کا آخر الامر یہ بات بھی ہو گئی والا فی قولہ لیبدی لھما الخ العاقبۃ وذلک لان ابلیس لم یقصد بالوسوسۃ ظھور سوءتھما وانما کان مقصدہ اخفاء ما لم یکونا یعلمانہ من حالھما اذ لا معصیۃ فیما کانا علیہ من حالۃ الجنۃ فاطلع اللہ تعالیٰ آدم وحواء علیھما السلام علی ما لم یکونا یعلمانہ من حالھما وھو کونھما عاریین

موضح قرآن ف۔ یعنی تو گمراہ ہو اب ان کی بھی راہ مارو گا۔

عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا
ان کی شرمگاہیں سے اور وہ یہ کہہ کر کہ نہیں روکا تمہیں پروردگار تمہارے
عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ
اس درخت سے مگر اس لئے کہ کہیں تم ہو جاؤ فرشتے یا
تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا
ہمیشہ رہنے والے اور ان کے سامنے قسم کھائی کہ میں البتہ
لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا
تمہارا خیر خواہ ہوں سو ۱۵ ان کو اتارا فریب سے پھر جب چکھا دونوں نے
الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ
درخت کو تو کھل گئیں ان پر شرمگاہیں ان کی اور شروع کیا اپنے
عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۭ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ
اوپر پتے جنت کے اور پکارا ان کو ان کے رب نے
اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ
کیا نہیں روکا تھا میں تم کو اس درخت سے اور نہ کہی تھی تم سے کہ
الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ
شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے بولے دونوں کہ اے رب ہمارے ہم نے
اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ
برا کیا اپنا اور اگر تو نہ بخشے ہم کو اور رحم نہ کرے ہم پر
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ
البتہ ہوئے ہم نقصان والے فرمایا اترو تم ایک دوسرے کے
عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى
دشمن ہو گے اور تمہارا رہنا زمین میں ٹھکانا اور نفع اٹھانا ایک

---

۱۵ ابلیس نے ان کو قسم دی کہ وہ اس کی شرارتی نگاہ یہ سمجھے کہ کوئی قسم صریح لعنتی کو جھوٹ قسم سے کھائی تھی لیکن آدم و حوا علیہما السلام نے جو کبھی اس کی قسم کو جھوٹ نہ جانا تھا تو وہ ان کی طرف سے بھی قسم ہو گئی اس لئے باب مفاعلہ استعمال کیا گیا۔ واخرج قسم ابلیس علی ارادۃ المفاعلۃ لانہ لما کان من شانہم المصدوقیۃ فکانہما امنوا بانہ

(مدارک ج ۲ ص ۱۰۰) **۱۶** آخر ابلیس نے اکسا کر اور فریب سے ان کو بھولا مادہ کھانے پر تو ان کو گرا لیا اور ان کو ان کے زعم طاعت سے نیچے گرا دیا۔ فاطعمہما من رجاہما واوہمہما انہ رتبۃ الطاعۃ تنالہا بالمعصیۃ (روح ج ۸ ص ۱۲۲)

۱۷ یہ صل علی خطا اسم شاہیر لے تالیف واحد اسی کے ہم رام بلوہ شاہیر الیا انتظار ساتھیں کی دھوکر۔ اگر کہی ابو بکر۔ کہا۔ کہ دلیل خواہ مخواہ طلب نہ کرے لئے آدمی میں اور قائد کی مخالفت سے استعمال ہوئی میں رہماں لئے قائد جو کہ (وہ جو بھی آدم ہو) علیہ السلام اس نے تعبیر کیا۔ استعمال کی گئی۔ **۱۸** خبر یا امور کھانے کی غرض سے ہو مراد آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کی اور خواہش کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی دعا نہیں کو ان کے حق میں ڈال دیا چنانچہ دونوں نے اپنی حالت سے محو ہونے کی حرارت سے سوال کی تو اللہ تعالیٰ نے:

غرض سوال فریادی جب اگر سورۂ خلوص میں ارشاد ہے فاتقوا اللہ حق تقاتہ و نہ کہ طاعت فرمائے عملیہ تمام لفظیں بل تعمیر کی رائے کی ہے کہ اس آیت میں کلمہ بیت سے کہی دعا مراد ہے ای استقبلہا بالاخذ والقبول والعمل بہا..... وہن قولہ تعالیٰ وبدت لہما سوآتہما (مدارک ج ۲ ص ۱۰۰) **۱۹** اہبطوا امر جمع ہیں خطاب تغلیب آدم علیہ السلام حوا ہیں ابلیس سے ہے۔ امام فراء کہتے ہیں خطاب حضرت آدم اور حوا سے ہے اور اس دوسری جگہ ارد ہے قال اہبطا منہا جمیعا (طٰہٰ ع ۷) چونکہ دونوں کو ایک ہی حکم دیا گیا اس لئے ان کو مذکر کے ساتھ بھی بشر ہیں و ضمیر الجمع لکونہما اصل لبنی وفروعہم (روح ج ۸ ص ۱۲۲)۔

موضح قرآن و جب ڈسنے لگے یعنی عداوت شیطان کی عداوت ثابت ہوئی تم کو بھی اور ان کے بھی برابر کا حصہ تھا دونوں کو ہی ڈسنا تھا۔ دیکھو کہ اپنا کیا بھگتتا ہے کوئی۔ اپنے اعضا سے واقف نہ تھے جب یہ گناہ ہوا تو لازم ہوا ستر کی بیدا ہونے (کی) حاجت سے ظہور ہوئے اور اپنے اعضا دیکھے۔

حِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا
وقت تک (جواب) ان میں تم زندہ رہو گے مرنے اور ان میں تم مرو گے اور
تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا
تم کھڑے ہو گے اے اولاد آدم کی ہم نے اتارا ہے تم پر
يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى
کہ ڈھانکے تمہاری شرم گاہوں اور (اتارا ہے) لباس پرہیزگاری
ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾
وہ سب سے بہتر ہے یہ (بھی) اللہ کی قدرت کی نشانیوں سے ہے کہ وہ یاد کریں (ف)
يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ
اے اولاد آدم کی نہ بہکائے تم کو شیطان جیسا کہ اس نے نکالا
اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا
تمہارے ماں باپ کو جنت سے اتروا دئے ان کے
لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ
تاکہ دکھلا دے ان کو شرمگاہیں ان کی وہ دیکھتا ہے تم کو وہ اور اس کی قوم
مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ
جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھتے ہم نے کر دیا شیطانوں کو
اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاِذَا فَعَلُوْا
حمایتی ان لوگوں کے جو ایمان نہیں لاتے اور جب کرتے ہیں
فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَاۗءَنَا وَاللّٰهُ
کام بے حیائی کا تو کہتے ہیں کہ پایا ہم نے اس پر اپنے باپ دادوں کو اور اللہ
اَمَرَنَا بِهَا ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ ۭ
نے حکم کیا ہے ہم کو اس کا تو کہہ دے اللہ حکم نہیں کرتا

ع ۳

بہانہ پرہیزگاری کا بنا لیں گے۔ ہمیں بتایا جاتا ہے کہ جیسے ہمارے لئے لباس (یا اور کوئی اشیاء) ہیں ویسے ہی ہمارے لئے ہجرت بھی ہے۔ **۲۴** یہاں اولاد آدم کو شیطان کے اغوا سے متنبہ کیا جا رہا ہے کہ دیکھو شیطان نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکلوا دیا تھا۔ تم اس کے (اور اس کی ذریت کے) دام میں نہ آؤ۔ خطاب عام ہے۔ اصطلاحی معنی مراد نہیں ہے۔ جو سن رہے ہیں یا قریب تھا کہ لوگ سنیں گے۔ **۲۵** یہ بھی خطاب عام ہے۔ جو اس محل میں تھے یا قریب تھا کہ وہ سنیں گے۔ یہ سب شیطان کے اغوا سے ڈرانے کے لئے ہے۔ حاصل یہ کہ یہ بے حیائی تم سے شیطان کروا رہا ہے۔ شیطان کے ورغلانے سے تم نے جو عادت طوفان اتارنے میں ہمیشہ حرام کر دیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں (اپنی اصول علم تمیں دیا جیسا کہ اوپر گذرا) کیلئے ہیں ہے فتحلون وتحرمون افترآء علیہ من یدعی وھم یکفرون ۔ **۲۶** اس آیت میں ذرا تفصیل سے بیان ہے کہ شیطان کس طرح بہکاتا ہے۔ **۲۷** یہ بھی خطاب عام ہے۔ جو سن رہے ہیں یا قریب تھا کہ وہ سنیں گے۔ یہ بھی اصول علم تمیں ہے۔ **۲۸** یہ بھی خطاب عام ہے۔ جو اس محل میں تھے یا قریب تھا کہ وہ سنیں گے۔ یہ بھی اصول علم تمیں ہے۔

میں داخل ہوں (وہ اولاد آدم میں داخل ہے) آیت میں نہ صرف ظاہر عریانی بلکہ ہر قسم کی عریانی داخل ہو گئی۔ اگر ایک شیطان اس (ہجرت) کا ارتکار کروا سکتا ہے تو دوسرا شیطان کسی اور کا۔ **۲۹** یہ بھی خطاب عام ہے۔ جو اس محل میں تھے یا قریب تھا کہ وہ سنیں گے۔ یہ بھی اصول علم تمیں ہے۔ **۳۰** یہ بھی خطاب عام ہے۔ جو اس محل میں تھے یا قریب تھا کہ وہ سنیں گے۔ یہ بھی اصول علم تمیں ہے۔

موضح قرآن ف ہی انہیں نے منت کے کپڑے تم سے اتروائے عریاں کئے تم نے جانا میں نذر میں لیا کسی کو ولی اس نے ہم سمجھیں ہر چیز ہماری ہوئی ہے مراد اس کی بے حیائی اور بے ہودہ کام کرنے اور ننگے ہو کر طواف کرنے اور عورت ہجرت باریک پہننے کو کہتے ہیں کہ لوگوں کو بتا دے اپنی زینت دکھانے۔

أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾ قُلْ أَمَرَ
كيا تم لوگ اللہ پر ایسی باتیں کہتے ہو جن کا تمہیں علم نہیں ہے ۔ کہو
رَبِّي بِالْقِسْطِ ۖ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِندَ كُلِّ
میرے رب نے تو راستی کا حکم دیا ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ ہر عبادت کے
مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ كَمَا
وقت اپنا رخ ٹھیک رکھو اور اسی کو پکارو اپنے دین کو اس کے لیے خالص کرکے
بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ ﴿٢٩﴾ فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا
جس طرح اس نے تمہاری ابتدا کی اسی طرح تم پھر پیدا کیے جاؤ گے ۔ ایک گروہ کو
حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ ۗ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ
اس نے ہدایت بخشی ہے اور دوسرے گروہ پر گمراہی مسلط ہو گئی ہے کیونکہ
أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم
انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیاطین کو اپنا سرپرست بنا لیا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ
مُّهْتَدُونَ ﴿٣٠﴾ يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ
ہم ٹھیک راہ پر جا رہے ہیں ۔ اے بنی آدم ، ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت سے آراستہ
كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ
رہو ، کھاؤ پیو ، مگر حد سے نہ بڑھو ، اللہ حد سے بڑھنے والوں کو
لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ
پسند نہیں کرتا ۔ کہو ، کس نے اللہ کی اس زینت کو حرام کر دیا جسے اللہ نے اپنے
اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ
بندوں کے لیے نکالا تھا اور کس نے خدا کی بخشی ہوئی پاک چیزیں ممنوع کر دی ہیں ؟
الرِّزْقِ ۚ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ
کہو ، یہ سب چیزیں دنیا کی زندگی میں ایمان لانے والوں کے لیے ہیں

بگوش خانہ خیال کی طرف سے بہت بلند و بالا ہے اس لیے اپنے تو اہتمام کا حکم دیا ہے ۔ ۱۲ منہ

ے اللہ تعالیٰ کو وجود اور ہے یعنی کیا تم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے موافق اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے ہو جن کا تمہیں علم نہیں

الدنیا خالصة یوم القیٰمة ۔ کذٰلک نفصل
الایٰت لقوم یعلمون ﴿۳۲﴾ قل انما حرم ربی
الفواحش ما ظهر منها وما بطن والاثم و
البغی بغیر الحق وان تشرکوا باللہ ما لم
ینزل به سلطٰنا وان تقولوا علی اللہ ما لا
تعلمون ﴿۳۳﴾ ولکل امة اجل ۚ فاذا جاء
اجلهم لا یستاخرون ساعة ولا یستقدمون ﴿۳۴﴾
یبنی اٰدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون
علیکم اٰیٰتی ۙ فمن اتقی واصلح فلا خوف
علیهم ولا هم یحزنون ﴿۳۵﴾ والذین کذبوا
بایٰتنا واستکبروا عنها اولٰئک اصحٰب النار

صحیح قرآن ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ باقی لوگ اپنا سا حساب دیں گے جو موت سے بچ کر مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے وہ شہید ہیں اور جو بچ رہے وہ غازی ہیں۔

فتح الرحمٰن ۔ یعنی ان کی برائی ہے اگرچہ بظاہر نیز مستحق نہیں مگر دو حصے ہیں ایک حصہ ان کا جو ہمارے دشمن ہیں اور ہمارے ساتھ لڑتے ہیں اور دوسرا حصہ ان کا جو ہمارے دوست ہیں اور ہمارے ساتھ ہیں اور ہمارے ساتھ مل کر لڑتے ہیں اور ہمارے ساتھ مل کر لڑتے ہیں اور ہمارے ساتھ مل کر لڑتے

قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَالَتْ
فرمائے گا کہ دونوں کو دونا ہے لیکن تم نہیں جانتے اور کہیں گے
اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ
پہلے پچھلوں سے کہ تمہیں ہم پر کچھ
فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾
فضیلت نہیں تو چکھو عذاب بدلہ اپنی کمائی کا
اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا
بیشک وہ جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو اور ان سے تکبر کیا
تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
کھلیں گے ان کے لئے آسمان کے دروازے اور داخل ہوں گے جنت میں
حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي
جب تک اونٹ گھس جائے سوئی کے ناکے میں اور ہم ایسا بدلہ دیتے ہیں
الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ
مجرموں کو ان کے لئے جہنم کا بچھونا اور
فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾
اوپر سے اوڑھنا ہم ایسا بدلہ دیتے ہیں ظالموں کو
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ
اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ہم تکلیف نہیں رکھتے
نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۚ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ
کسی پر مگر اس کی طاقت کے موافق وہی ہیں جنت میں رہنے والے وہ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ
اسی میں ہمیشہ رہیں گے اور نکال پھینکے ہم جو کچھ ان کے
غِلٍّ

ع ۱۱

مترجم

موضح قرآن ف یعنی ایک حساب سے پہلی امت

کا حال دیر اگر پچھلوں کو دونا دُکھ دیا اور ایک طرح بچھلوں کا بڑا کہ پہلوں کو حال دیر سے سن کر عبرت نہ پکڑی۔

فتح الرحمٰن ف یعنی، یعنی عذاب کفر و تکذیب و متعین ہیں (عذاب ضلال و اضلال) ۱۲ منہ بلی محال است ۱۲ منہ

غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ
کینہ کی میل ۔ بہتی ہوں گی ان کے نیچے ۔ نہریں ۔ اور کہیں گے شکر
لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ
اللہ کو جس نے ہم کو یہ راہ بتائی ۔ اور ہم نہ تھے راہ پانے والے
لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا
اگر نہ ہدایت کرتا ہم کو اللہ ۔ البتہ آئے رسول اپنے رب کے
بِالْحَقِّ ۚ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا
ساتھ حق کے ۔ اور آواز دی گئی کہ یہ ہے بہشت جس کے وارث تم ہوئے
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ
بدلے میں اپنے اعمال کے جو تھے ۔ اور پکارے گے بہشت والے
اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا
دوزخ والوں کو کہ ہم نے پایا جو وعدہ کیا تھا ہم سے رب ہمارے نے
حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۭ قَالُوْا
سچا ۔ سو کیا تم نے بھی پایا جو وعدہ کیا تھا رب تمہارے نے واقعی سچا
نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى
ہاں ۔ پھر پکارے گا ایک پکارنے والا درمیان ان کے کہ لعنت اللہ کی
الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ
ظالموں پر ۔ جو روکتے تھے راہ سے
اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿٤٥﴾
اللہ کی اور ڈھونڈتے تھے اس میں کجی ۔ اور وہ آخرت سے منکر تھے
وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ
اور درمیان دونوں کے ایک آڑ ہے ۔ اور اعراف کے اوپر مرد ہوں گے کہ پہچانتے ہوں گے

منزل ۲

دین اللہ تعالیٰ ۔ یعنی وہ لوگوں کو اللہ کے دین سے روکتے تھے یبغونہا عوجا ۔ اللہ کے دین اور اس کی دلائل میں شبہات پیدا کر کے لوگوں کو دین حق کی طرف سے بدظن کرتے تھے ۔ یہ مضمون ان من دون اللہ تعالیٰ و ما الذین یدعون من دونہ الآیۃ ۔ و مثل الفریقین کالاعمی والاصم والبصیر والسمیع ۔ الآیۃ ۔ میں بھی گزر چکا ہے ۔

اہل جنت اور اہل نار کے درمیان ایک بہت بڑا پردہ حائل ہوگا جو جنت اور دوزخ کا ایک شریک دوسری طرف پہنچنے سے مانع ہوگا وعلی الاعراف اعراف جنت اور دوزخ کے درمیان حجاب حاجز ہے اور ہر گناہ مرتفع ہے ۔ الذی علیہ اکثر ان ۔ اذا مر اصحاب الاعراف اعانی ذلک السور الحاصر روب بین الجنۃ والنار وھذا قول ابن عباس (کبیر ج ۴ ص ۱۵۱) اس میں وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی جیسا کہ مرفوعاً حدیث میں ہے ۔ قیل یا رسول اللہ فمن استوت حسناتہ و سیئاتہ قال اولئک اصحاب الاعراف لم یدخلوھا وھم یطمعون وقالہ ابن مسعود و ابن عباس و حذیفہ و ابو ھریرۃ (بحر ج ۴ ص ۱۵۱) اصحاب اعراف کے بارے میں مختلف اقوال ہیں ۔ کہ وہ آخر میں جنت میں داخل ہوں گے ۔ الی ۔ المتقون کہ جنت میں داخل ہونے کے لیے بے چین ہوں گے ۔

موضح قرآن ف معلوم ہو کہ لوگوں کے دل میں بھی آپس میں عقلی ہوئی جنت کے قریب پہنچ کر آپس میں دل صاف ہوں گے جب جنت میں جاویں گے ۔ انعمت علی کرم الٰہی ہے فرمایا کہ میں اور بہشتیوں اور فرشتوں اور پیغمبر علیہم السلام ان لوگوں میں ہوں اور جنت کے وارث فرمایا یعنی آدم کی میراث پائی ف حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں بے انصاف فرمایا ہے اعراف والوں پر لیکن لعنت نہیں ٹھہرائی ہم پر ۔

فتح الرحمٰن لغت ہے ۔ یعنی آج ہمارا کہنا درست ہوا ۔ اور ہم کو یقین ہوا ۔ اور یہ کلام حق آج ہمارے حق میں ظاہر ہوا ۔ اور یہ جملہ ہم کو ف حق یعنی استعانہ کر کے نصیب ہوا ۔ اعلیٰ ساتھ

كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ
ہر ایک کو ان کے نشانی سے اور پکاریں گے جنت والوں کو کہ سلام ہے
عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا
تم پر وہ ابھی جنت میں داخل نہیں ہوئے اور وہ امید رکھتے ہیں اور جب
صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا
پھیری جائیں گی ان کی نگاہیں طرف دوزخ والوں کی پھریں گے
رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَنَادٰٓى
اے رب ہمارے نہ کر ہم کو گروہ کے ظالموں کے اور پکاریں گے
اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ
اعراف والے مردوں کو کہ پہچانتے ہوں گے ان کو نشانی سے
قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾
کہیں گے کچھ کام نہ آئی تمہارے تمہاری جمعیت اور جو تم تکبر کرتے تھے
اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ
کیا یہ وہی ہیں کہ تم قسم کھاتے تھے کہ نہ پہنچائے گا ان کو اللہ کوئی مہربانی
ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾
چلے جاؤ جنت میں نہ ڈر ہے تم پر اور نہ تم غمگین ہوگے
وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا
اور پکاریں گے دوزخ والے جنت والوں کو
عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا اِنَّ
ہم پر کچھ پانی یا کچھ اس میں سے جو روزی تم کو دی ہے اللہ نے کہیں گے
اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا

ع ۵ ۱۲

مَنْزِل ۲

سیمٰھم ف یعنی علامت کہ ان کے منہ کالے ہوں گے۔ ۱۲ منہ

تو کہیں گی کہ ہم سے سارا مال و جمعیت اور بڑا مرتبہ حاصل ہونا بھی ہمارے کام نہ آیا جس پر ہمیں تکبر تھا۔ ۱۲ منہ

موضح قرآن ف جنت اور دوزخ کے بیچ میں دیوار ہوگی اس کے سر پر ہر مراد میں مقامات ہیں جن سے دونوں کو نظر آئے گا۔ اعراف والوں کو تو کچھ گھبری نہیں ہے سابقی کی بہ ابھی امیدوار ہیں خوشحالی کی۔ ۱۲ منہ

فتح الرحمٰن ف یعنی اگر مسلمین کے گناہ ان سے اس لئے معاف نہ ہوئے کہ توبہ نہ کی تھی تو کافروں کی طرح ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیں گے۔ ۱۲ منہ

دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ
اپنا دین تماشا اور کھیل اور دھوکے میں ڈالا ان کو دنیا کی زندگی نے

فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ
سو آج ہم ان کو بھلا دیں گے جیسا انہوں نے بھلایا اپنے آج کے

وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ
اور جیسا کہ وہ منکر تھے ہماری آیتوں سے ۵۱ اور ہم پہنچا چکے ہیں ان کو

بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ
ایک کتاب جس کو ہم نے مفصل بیان کیا ہے اپنے علم سے راہ اور رحمت

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ۭ يَوْمَ
ایمان والوں کے لئے ۵۲ کیا اب اسی کی منتظر ہیں انجام کار کی جس دن

يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ
ظاہر ہو جائیگا اس کا انجام تو کہیں گے وہ لوگ جو بھلا چکے تھے

قَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا
بیشک لائے تھے رسول رب ہمارے سچی بات سو اب کوئی

مِنْ شُفَعَاۗءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ
ہے شفاعت کرنے والا ہمارا جو شفاعت کرے ہماری یا ہم کو پھر بھیجا جائے تو ہم عمل کریں

غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
طلاف اس کے جو کر رہے تھے ہم بیشک تباہ کیا انہوں نے اپنے آپ کو

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ
اور گم ہو گیا ان سے جو وہ افترا کرتے تھے ۵۳ بیشک تمہارا رب

اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ
اللہ ہے جس نے پیدا کئے آسمان اور زمین

کتابوں اور صحیفوں کو شامل ہے۔ یعنی ہم نے دنیا میں کتابیں بھیجیں جن میں اصول علم و حکمت کے ساتھ احکام شرع کو تفصیل سے بیان کیا اور جو ایمان والوں کے لئے سراپا ہدایت و رحمت تھیں ۵۲ اب کفار و مشرکین ان کی کتاب پر ایمان کیوں نہیں لاتے کیا وہ اس کتاب میں مذکور وعدہ و وعید کے ظہور ہونے کا انتظار کر رہے ہیں؟ لیکن یہ چیز ان کے لئے مفید نہیں ہوگی جس دن (اسی قیامت کے دن) موحدین نے کہ جن کے لئے اللہ کا وعدہ اور وعید سچا تھا اور کفار و مشرکین کہ جو اللہ کا وعدہ جھٹلاتے تھے عذاب جہنم کی وعید بھی پوری کو پائیں گی دوزخ مشرکین کے لئے انتہائی حسرت و یاس اور ناامیدی کا گھر ہوگا۔ اس دن وہ نہایت افسوس سے کہیں گے اللہ کے پیغمبر تو ہمارے پاس حق لے کر آئے تھے اور ہم نے ان کو جھٹلایا تھا کاش ہمارے لئے کوئی ایسی صورت ہوتی کہ ہم اس دن کی ایک بار پھر التجا کرتے اور اللہ سے معافی مانگتے یا کاش کوئی ایسی صورت ہوتی کہ ہم دنیا میں واپس بھیجے جاتے تاکہ ہم جو کچھ اعمال بد کر رہے تھے کہ یہاں وہ اللہ کے یک بندہ مخلص بن کر اس کی عبادت کرتے اور اس کے احکام کی بجا آوری کرتے ۵۳ اور اپنی فرضی شرک و معاصی میں عمر کو ضائع نہ کرتے افسوس ہے کہ اس مصیبت کو انہوں نے خود ہی اپنے لئے تیار کیا اور سارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا۔ اب ان کے لئے کوئی راہ نجات نہیں ہے۔ کیا ان کو اپنی بے بسی کا علم ہے؟ کیا ان کو معلوم ہے کہ ان کے معبود ان کی کچھ مدد نہیں کر سکتے؟ کیا ان کو معلوم ہے کہ ان کے معبود ان کی کچھ مدد نہیں کر سکتے؟ کیا ان کو معلوم ہے کہ ان کے معبود ان کی کچھ مدد نہیں کر سکتے؟

تیسرا دعویٰ

۵۴ یہ تیسرا دعویٰ ہے جس کا سارا دارومدار اس پر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے اور کائنات کے خالق ہیں اور اس کے اپنے کوئی اختیار کسی کے حوالے نہیں کیا بلکہ ہر کام خود ہی انجام دیتے ہیں۔ اسی کی کوئی کارروائی شریک و مددگار نہیں ہے۔ اس لئے عقلی اعتبار سے بھی یہ بات ثابت کی جا سکتی ہے کہ اس نے کسی کے ذمے کچھ فرائض عائد کر رکھے ہیں جن کی ادائیگی کے بعد فریضہ کی کائنات کا وہ کام انجام دیتا ہے اور اس میں تصرف بھی کرتا ہے اور اس کے اپنے ارادہ و اختیار سے بھی کسی کو مدد کیلئے نہیں لیا۔ عرش عظیم میں مستوی علی العرش ہونا بھی اسی کی تخلیق کا ایک حصہ ہے اور کسی کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ اس کے سامنے ہیں وہ آسمان اور ان کی عظیم کی تخلیق کا ذکر بھی صرف کیا گیا ہے اور کسی کا نہ ذکر ہے نہ اشارہ۔ ہاں اللہ کے اپنے اختیار میں ہے۔ لفظ یدبر یا یدبر الامر میں ہے۔ ان ربکم اللہ الذی خلق السموٰت والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یدبر الامر ما من شفیع الا من بعد اذنہ ذلکم اللہ ربکم فاعبدوہ افلا تذکرون ۳ الرعد وقولہ ان ربکم اللہ الذی خلق السموٰت والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یدبر الامر ما من شفیع الا من بعد اذنہ ذلکم اللہ ربکم فاعبدوہ افلا تذکرون ۱۰ یونس وقولہ ان ربکم اللہ الذی خلق السموٰت والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یدبر الامر ما من شفیع الا من بعد اذنہ ذلکم اللہ ربکم فاعبدوہ افلا تذکرون ۳۲ السجدۃ

موضح قرآن ۔ ای ہوش کرو ان کا حال ایسا ہے کہ ان کو کوئی نہ پوچھے گا۔ ۱۲ منہ ۔ یعنی مسلمان جو دنیا میں تھے ۱۲ منہ

فتح الرحمٰن ۔ (اے محمد کہو ان کافروں کو) بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے پیدا کیا آسمان اور زمین

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ
النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ
مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ۭ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۭ تَبٰرَكَ
اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ
خُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا
فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ
طَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝
وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ
رَحْمَتِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ
لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاۗءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ
مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى

سورۃ اعراف کے کلمات ۔۔۔ حروف ۔۔۔ ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاں صورتیں بنائیں

منزل ۲

ایام ثم استوی علی العرش یغشی الیل
النہار یطلبہ حثیثا والشمس والقمر والنجوم
مسخرت بامرہ الا لہ الخلق والامر تبرک
اللہ رب العلمین ادعوا ربکم تضرعا و
خفیۃ انہ لا یحب المعتدین ولا تفسدوا
فی الارض بعد اصلاحہا وادعوہ خوفا و
طمعا ان رحمت اللہ قریب من المحسنین
وھو الذی یرسل الریح بشرا بین یدی
رحمتہ حتی اذا اقلت سحابا ثقالا سقنہ
لبلد میت فانزلنا بہ الماء فاخرجنا بہ
من کل الثمرت کذلک نخرج الموتی

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب ہیں جنہوں نے آسمان اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرے وہی رات کو دن پر ڈھانکتے ہیں کہ وہ اس کے پیچھے دوڑا چلا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تارے پیدا کئے سب اس کے حکم کے تابع ہیں سن رکھو کہ اسی کو خلق کرنا اور حکم دینا زیبا ہے اللہ بڑا بابرکت ہے جو سارے جہان کا مالک ہے اپنے رب سے عاجزی سے اور چپکے چپکے دعا مانگو وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرو اور اس سے ڈرتے اور طمع رکھتے ہوئے دعا مانگو بیشک اللہ کی رحمت نیکوکاروں کے قریب ہے اور وہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے آگے خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب وہ بھاری بادلوں کو اٹھا لیتی ہیں تو ہم ان کو کسی مردہ شہر کی طرف ہانک لے جاتے ہیں پھر اس سے پانی برساتے ہیں پھر اس پانی سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں اسی طرح ہم مردوں کو نکالیں گے

سورۃ اعراف ۷ رکوع ۲۰۶ آیات ۱۷۰ کلمات ۱۰۰۳ حروف

مکی ہے مگر آیت ۱۶۳ سے ۱۷۰ تک مدنی ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ آیت ۱۷۲ سے ۱۷۹ تک مدنی ہیں۔ واذ یمکر بک الذین کفروا الآیۃ اور بعض کہتے ہیں کہ آیت ۱۵۵ سے ۱۷۰ تک مدنی ہیں۔ واذ نتقنا الجبل الآیۃ اور بعض کہتے ہیں کہ آیت ۱۶۳ سے ۱۷۰ تک مدنی ہیں۔ واسئلہم عن القریۃ الآیۃ

فتح الرحمٰن ۔۔۔ سورۃ اعراف مکی ہے مگر بعض آیات اس سے جدا ہیں جو مدنی ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ یہ سورۃ مکی ہے مگر آیت ۱۶۳ سے ۱۷۰ تک مدنی ہیں۔ واسئلہم عن القریۃ الآیۃ

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ

تاکہ تم غور کرو ﴿۵۸﴾ اور جو شہر پاکیزہ ہے

نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ

نکلتا ہے اس کے رب کے حکم سے اور جو خراب ہے اس میں

اِلَّا نَكِدًا ۭ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

نہیں نکلتا مگر خراب طرح کر ہم پھیر کر بیان کرتے ہیں آیتیں قوم

يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۹﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ

واسطے کہ شکر کریں ﴿۵۹﴾ البتہ بھیجا ہم نے نوح کو طرف اس کی قوم کے

فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ

پس کہا اے میری قوم عبادت کرو اللہ کی کوئی نہیں تمہارا معبود اس کے سوا

اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ

میں خوف کرتا ہوں تم پر عذاب ایک بڑے دن کے ﴿۵۹﴾ بولے

الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾

سردار اس کی قوم کے ہم البتہ تجھ کو دیکھتے ہیں گمراہی کو صریح ﴿۶۰﴾

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ

بولا اے میری قوم نہیں میں گمراہی لیکن میں رسول ہوں

رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ

جہان کے پروردگار کا پہنچاتا ہوں تم کو پیغام اپنے رب کے اور میں تمہارا

لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَوَعَجِبْتُمْ

خیر خواہ ہوں اور جانتا ہوں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جو تم نہیں جانتے ﴿۶۲﴾ کیا تعجب کرتے ہو تم

اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ

اس بات سے کہ آئی تمہارے پاس نصیحت تمہارے رب کی طرف سے ایک مرد کی زبانی جو تم میں سے ہے

ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ ۔ ۷ رکوع ۔ ۲۳ آیات ۔ ۱۰۵۲ کلمات ۔ ۴۲۸۰ حروف

یہاں تک جنوں والوں کے مذکور ہونے کے بعد اس کے بعد اگر حضرت نبی علیہ السلام کے جو پہلے مذکور ہوں گے جو ان جنوں والوں سے متعلق ہوں گے۔ پہلے تین قصے بہ مسرت رکوعے سے۔ جو تین قصے دوسرے سے پانچوں قصے دوسرے اور تیسرے سے ہر دو قصے پہلے رکوعے متعلق ہے۔ ۱۲ منہ بہ پہلا قصہ حضرت نوح علیہ السلام کا ہے تو تیسرے رکوعے سے متعلق ہے۔ کیونکہ حضرت نوح علیہ السلام کے پہلا الطان قصد دوسرے ہے اعتبدو اللہ الخ من الہ غیرہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور حاجات میں صرف اسی کو پکارو اس کے سوا کوئی تمہارا کارساز نہیں۔ ۱۲ منہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے بڑے بڑوں نے جب یہ بات سنی تو کہنے لگے اے نوح ہم تجھے کھلی گمراہی میں سمجھتے ہیں کیونکہ تو ہم کو صرف ایک خدا کو مانتے کی دعوت دے رہا ہے حالانکہ ہمارے باپ دادا اگر دین کے صریح خلاف ہے۔ ای انا لنراک فی دعائک الی الاحد والحد فی ضلال مبین (القرطبی ص ۲۳۳ ج ۸) ۱۲ منہ قوم نے جو کہا حضرت نوح علیہ السلام کی طرف گمراہی کی نسبت کرنے میں سخت گستاخی تھا اس لئے انہوں نے ہی نبوت ایسے اعزاز میں ہی ذات سے گمراہی کی نفی کی لیس بی ضلالۃ۔ ضلالۃ کی تنوین تنکیر کے لئے ہے اور تنکیر کے آفت (اقل ہے۔ یعنی کھلی گمراہی میں ہونا تو درکنار ادنیٰ سے ادنیٰ شائبہ تک نہیں ہوں گمراہی کا اور جو کچھ کہتے ہیں کہ تو خلاف دین کا حکم سنا ہوں اور صریح گمراہی ہے۔ یہ ان کا قول غلط ہے میں رسول ہوں رب العالمین کے ان کے پیغامات تم کو پہنچاتا ہوں اور صریح خیر خواہی کرتا ہوں اور بھی خواہ تمہاری ہوں اور میں جانتا ہوں تم کو وہ باتیں کی نہیں علم نہیں اس لئے میری طرف گمراہی کی نسبت کرنا محض

وظلل کے خلاف ہے۔ ۱۲ منہ سرکشوں کی عقل کی اصل مشغلہ ہے یعنی تم صرف اس بات پر حیران و متعجب ہو کہ تمہاری ہدایت کے لئے تمہاری جنس ہی کے ایک شخص پر اللہ کی طرف سے وحی آگئی فکیف بعد جاہلی شخص کیطرف سے کوئی بات ہو جس کی تصدیق اور مسلسل شواہد موجود نہ ہوں۔ ای استقر و اعلی تکذیبہ و اصروا بعد ان قال لہم ہود ما قال ووعدھم ابی اللہ تعالیٰ بالہلاک (روح ص ۳۳۹ ج ۸) منہ

موضح قرآن ف۔ بادشاہ بنی سال تو دنیا پر بس علی اور بہت برسوں اور بنا بالکھا اس طرح کہ ہمارا ہم دروں کا انکھا ایک قوم دوں کا انکھا نہ ہوا۔ اور ایک رسید میں بھی ہو جیل الی اولاد کو ایک جس کی بھی اور علم و بادشاہ سرداد کہ ہر عمری۔ سنصدا دلے کہاں کو سینے اور جس کی استعداد اعراب علی ان کو بھی فائدہ پہنچے رہا ناقص سا۔

ف۔ ۱ بن علی اسنہ ہمارے ناشر نیز دلکش سلیم و صاحبزادہ عبدالرحمن ناشر غیر سلیم ۱۲ ف۔ یعنی روز قیامت ۱۲

لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ

وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ

كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ ع ۱۵

هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ الْمَلَاُ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ

سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۶﴾

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۷﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ

وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿۶۸﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ

یہ دوسرا قصہ ہے اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی بستی کا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی طرح حضرت ہود علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا تھا یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اور یہی ہر نبی کی دعوت تھی اور صرف اسی کو پکارنا، اس کے سوا تمام کارکنوں کو بیزار اور کارساز نہیں سمجھنا۔ حضرت ہود علیہ السلام کو قوم نے کم عقلی کا طعنہ دیا اس لئے کہ انہوں نے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا۔ حالانکہ آپ خفہ عقل اور احمق تھے حالت خارق دین آباء (زرقانی ج ۴ ص ۱۳۵)

ثمود سفاہت کی تعریف اور اس کا تعریف کے تحت واضح ہوگا۔ مفسر علیہ الرحمہ یہاں سے بتا رہے ہیں کہ ہر نبی اپنی قوم کے لئے امین ہوتا ہے۔ حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کے الزام کہ آپ سفیہ ہیں، سے تردید فرمائی یعنی میری قوم میں اور ان میں فرق ہے کہ میں سفیہ نہیں ہوں جیسا کہ تم مجھے کہتے ہو۔ میں رسول ہوں اور رسول امین ہوتا ہے۔ میں تمہارا امین ہوں اور امین کی پیروی کی جاتی ہے۔ اس لئے تم میری پیروی کرو۔ میں تمہارا خیر خواہ ہوں اور تمہارے لئے خیر ہی چاہتا ہوں۔ اور تمہارے لئے خیر اسی میں ہے کہ تم میری پیروی کرو۔ میں اللہ کا رسول ہوں اور اس کی تبلیغ پر مامور ہوں۔ اور اس کی طرف سے تمہارا خیر خواہ ہوں اور تمہارے لئے امین ہوں۔ اس لئے تم میری پیروی کرو۔ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔ میرا کچھ فائدہ نہیں۔ میں تو تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ اور اس کی طرف بلانا ہی تمہارا

جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ
لِيُنْذِرَكُمْ ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ
خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي
الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ
وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ
اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ
عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ۚ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ
فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ
مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۚ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ
مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٧١﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ

فتح الرحمٰن لے تمہیں یاد عطوبت دا ۲ دے یعنی ہے اصل ست ۲

ع ۸ جس میں حضرت ہود علیہ السلام نے بڑی قوم کو ڈرانے کے مضامین یاد دلائے۔

قوت یا جسیلہ ۱۲ قوم نے جواب میں کہا کہ تم ہمارے اس معبود کے سوا ہر ایک کو تم ہو کہ ایک اللہ کی عبادت کریں اور صرف اسی کو پکاریں اور ہمارے معبودوں کو چھوڑ دیں جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے ہیں اگر تم سچے ہو تو جس عذاب سے تم ہمیں ڈراتے ہو وہ ہم پر لے آؤ۔ ۱۲

۱۲ حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ تم پر خدا کا غضب اور اس کا عذاب آ چکا ہے تم ہم سے جھگڑتے ہو ۱۲ اپنے دعوے پر آکر رہیں گے مگر تمہارا کہنا کچھ بھی نہیں ہے کہ تم جو بت ہاتھ سے گھڑ لیتے ہو طرح طرح کے نام اپنی طرف سے رکھ لیتے ہو ہر ایک کے معبود ہونے پر اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی ۱۲ ۱۰ فاستظروا ۱۲ اس پر اللہ کا عذاب آگیا اور ہود اور اس کے ساتھی بچا لیے گئے۔

حضرت ہود علیہ السلام اپنے پر ایمان لانے والوں کو لاؤ فوج سے بچا سکتا

الَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ
جو اس کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے اور جڑ کاٹ دی ان کی
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾ ع
جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتوں کو اور نہیں مانتے تھے
وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ
اور ثمود کی طرف بھیجا ان کے بھائی صالح کو بولا اے میری قوم
اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ قَدْ
بندگی کرو اللہ کی کوئی تمہارا معبود اس کے سوا تم کو
جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ هٰذِهٖ نَاقَةُ
پہنچ چکی ہے دلیل تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے یہ اونٹنی
اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً ۚ فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ
اللہ کی ہے تمہارے لئے نشانی سو اس کو چھوڑ دو کہ کھائے اللہ کی زمین میں
وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ
اور اس کو ہاتھ نہ لگاؤ بری طرح پھر تم کو پکڑے گا عذاب
اَلِيْمٌ ۭ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ
دردناک اور یاد کرو جب کہ تم کو سردار کیا
مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ
عاد کے پیچھے اور ٹھکانا دیا تم کو زمین میں کہ بناتے ہو
مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ
نرم زمین میں محل اور تراشتے ہو پہاڑوں کے
بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَاۗءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا
گھر سو یاد کرو احسان اللہ کے اور مت پھرو

فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ
زمین میں بگاڑتے بولے سردار جو

منزل ۲

۷۲ یہ تمہید ہے، اللہ جب کسی قوم کو ہلاک کرتا ہے تو پہلے اس کے مخلص بندوں کو جدا کر لیتا ہے جیسا کہ صالح علیہ السلام کے اس اعلان سے ظاہر ہے۔ ۷۴ یَقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ۔ اے میری قوم صرف اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اور صرف اسی کو پکارو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود اور کارساز نہیں اس کے بعد معجزۂ ناقہ کا ذکر فرمایا یعنی یہ اونٹنی اللہ کی طرف سے ایک معجزہ ہے اس کو تکلیف مت پہنچانا ورنہ اللہ کا عذاب آ جائے گا۔ پھر ان کو اللہ کے انعامات یاد دلائے سہول لہا۔ سہول جمع کی صیغہ ہے یعنی نرم زمین

فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٧٣﴾ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ
اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا
لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَالِحًا
مُرْسَلٌ مِنْ رَبِّهِ ۚ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ
مُؤْمِنُونَ ﴿٧٤﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا
بِالَّذِي آمَنْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ﴿٧٥﴾ فَعَقَرُوا
النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوا
يَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ
الْمُرْسَلِينَ ﴿٧٦﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ
فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٧٧﴾ فَتَوَلَّى
عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ

نَاصِحٌ وَّنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّآ تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾
(تب) میں نے تمہارا بھلا چاہا اور تمہاری کی بھلائی (کی) لیکن تم تو خیر خواہوں سے
وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ
اور لوط کو (بھیجا) جب اس نے اپنی قوم کو کیا تم کرتے ہو ایسی بے حیائی
مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾
کو تم سے پہلے نہیں کیا اس کو کسی نے جہان میں
اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ
تم تو دوڑتے ہو مرد پر شہوت کے بدلے
النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾
عورتوں کو بلکہ تم لوگ ہو حد سے گذرنے والے
وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا
اور نہ تھا جواب اور کی قوم نے مگر یہی کہا کہ
اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ
نکالو ان کو اپنے شہر سے یہ لوگ ہیں
يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا
پاک رہنا چاہتے ہیں پھر کیا (آخر) ہم نے اس کو اور اس کے گھر والوں کو مگر
امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاَمْطَرْنَا
اس کی عورت کہ رہ گئی وہاں کے بسنے والوں میں اور برسایا ہم نے
عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
ان کے اوپر مینہ (پتھروں کا) پھر دیکھ کیسا ہوا انجام
الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۷ ع ۱۰ ۱۷
گنہگاروں کا اور مدین کی طرف بھیجا ان کے بھائی شعیب کو (تو اس نے)

صلے اللہ علیہ وسلم

۸۵ یہ اس کا تتمہ ہے اور دوسرے رکوع سے متعلق ہے کیونکہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اللہ کے محرمات سے حرام کا سا معاملہ نہیں کرتی تھی۔ اَلْفَاحِشَةَ سے لوگوں کیساتھ خلاف فطرت فعل کرنا مراد ہے۔ اس فعل کی بنا، قوم طسم میں ہوئی اس سے قبل کسی قوم نے یہ فعل نہیں کیا تھا۔

۸۶ اَلْفَاحِشَةَ کی تفسیر ہے بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۔۔۔ بل ترقی کے لئے ہے۔ یعنی برسر عام مجالس میں بھی تم اس فعل شنیع کا ارتکاب کرتے ہوئے نہیں شرماتے جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ (عنکبوت ۳ س) وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ الخ حضرت لوط علیہ السلام کی پند و نصیحت کے جواب میں قوم نے فیصلہ کر لیا کہ ان کو گاؤں سے نکال دیا جائے۔ یہ ہے پاکی اپنے میں ۸۷ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۔ ان پر سے پتھروں کی بارش مراد ہے۔ پہلے ان کی بستیوں کو الٹ دیا پھر اوپر سے پتھر برسائے گئے جیسا کہ سورۂ ہود ۴ میں فرمایا فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ ۲ ۸۸ یہ پانچویں قصہ ہے اور دوسرے اور تیسرے دونوں رکوعوں سے متعلق ہے۔

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ میں تیسرا دعویٰ مذکور ہے یعنی اے میری قوم صرف اللہ ہی کی عبادت کرو اور صرف اسی کو پکارو۔ اللہ کے سوا کوئی تمہارا کارساز نہیں۔ اور اَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ الخ میں دوسرا دعویٰ مذکور ہے۔ قوم شعیب علیہ السلام میں محرمات الٰہیہ کے ساتھ حرام کاری تو نہیں نہیں کرتی تھی بلکہ اپنا قول کم دینے دوسرے کا حق مارنے کو جائز سمجھتی تھی۔ اس لئے ان کو حکم دیا گیا کہ وہ ان محرمات کو حرام سمجھیں اور ان ناجائز طریقوں سے لوگوں کے حقوق نہ ماریں اور زمین میں سرشر و فساد نہ پھیلائیں۔ ۱۲

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ
فرمایا اے میری قوم عبادت کرو اللہ کی کوئی نہیں تمہارا معبود اس کے سوا
قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ
تحقیق آچکی تمہارے پاس روشن دلیل تمہارے رب کی سو پورا کرو ناپ
وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ
اور تول اور نہ گھٹاؤ لوگوں کی
وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا
چیزیں اور نہ فساد کرو زمین میں بعد اس کے کہ درست کی گئی
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَا
یہ بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم ایمان والے ہو اور نہ
تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ
بیٹھو ہر راستہ پر کہ دھمکاؤ اور روکو
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا
اللہ کی راہ سے جو ایمان لائے اس پر اور چاہو اس میں کجی
وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ وَانْظُرُوْا
اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے پھر اس نے تمہاری گنتی بڑھا دی اور دیکھو
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ
کیسا ہوا انجام فساد کرنے والوں کا اور اگر ہے ایک گروہ
مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا
تم میں سے ایمان لایا اس پر جو میں بھیجا گیا ہوں اور ایک گروہ
فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ
ایمان نہیں لایا تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کر دے ہمارے بیچ اور وہ بہتر ہے فیصلہ کرنے والوں سے

ع ۱۳

۷۳ قال یٰقوم اعبدوا اللہ ما لکم من الٰہ غیرہ قد جاءتکم بینۃ من ربکم فاوفوا الکیل والمیزان ولا تبخسوا الناس اشیاءھم ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا ذٰلکم خیر لکم ان کنتم مؤمنین ۝ ولا تقعدوا بکل صراط توعدون وتصدون عن سبیل اللہ من اٰمن بہ وتبغونھا عوجا واذکروا اذ کنتم قلیلا فکثرکم وانظروا کیف کان عاقبۃ المفسدین ۝ وان کان طائفۃ منکم اٰمنوا بالذی ارسلت بہ وطائفۃ لم یؤمنوا فاصبروا حتی یحکم اللہ بیننا وھو خیر الحاکمین

۷۳ اور قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا کہا اے میری قوم عبادت کرو اللہ کی تمہارا کوئی نہیں معبود اس کے سوا تحقیق آچکی تمہارے پاس روشن دلیل تمہارے رب کی سو پورا کرو ناپ اور تول اور نہ گھٹاؤ لوگوں کی چیزیں اور نہ فساد کرو زمین میں بعد اس کے کہ درست کی گئی یہ بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم ایمان والے ہو اور نہ بیٹھو ہر راستہ پر کہ دھمکاؤ اور روکو اللہ کی راہ سے جو ایمان لائے اس پر اور چاہو اس میں کجی اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے پھر اس نے تمہاری گنتی بڑھا دی اور دیکھو کیسا ہوا انجام فساد کرنے والوں کا اور اگر ہے ایک گروہ تم میں سے ایمان لایا اس پر جو میں بھیجا گیا ہوں اور ایک گروہ ایمان نہیں لایا تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کر دے ہمارے بیچ اور وہ بہتر ہے فیصلہ کرنے والوں سے

۷۳ یعنی اور بھیجا ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو وہ بھی انہی باتوں کا حکم دیتا تھا جو اور پیغمبروں کو دیتا رہا یعنی توحید کی اور ان کو بھی معجزہ ملا تھا اونٹنی کا جو پتھر سے نکلی اور ان کو بھی حکم تھا کہ ناپ تول پورا کریں اور لوگوں کی چیزیں نہ گھٹائیں اور زمین میں فساد نہ کریں اور ان کو بھی ڈراتا تھا کہ نہ بیٹھو راہ میں کہ لوگوں کو دھمکاؤ اور روکو اللہ کی راہ سے جو ایمان لائے اس پر اور چاہو اس میں کجی اور ان کو بھی یاد دلاتا تھا کہ تم تھوڑے تھے پھر اللہ نے تمہاری گنتی بڑھا دی اور ان کو بھی ڈراتا تھا کہ دیکھو کیسا ہوا انجام فساد کرنے والوں کا اور ان کو بھی کہتا تھا کہ اگر ایک گروہ تم میں سے ایمان لایا ہے اس پر جو میں بھیجا گیا ہوں اور ایک گروہ ایمان نہیں لایا تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کر دے ہمارے بیچ اور وہ بہتر ہے فیصلہ کرنے والوں سے۔ **۷۳** یعنی ثمود کے قبیلہ میں بھی دو گروہ ہو گئے کچھ تو ایمان لائے اور کچھ نہ لائ

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ
بولے سردار جو تکبر کرتے اس کی قوم میں
لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
ہم ضرور نکال دیں گے اے شعیب تجھ کو اور ان کو جو ایمان لائے
مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ
تیرے ساتھ اپنے شہر سے یا یہ کہ تم لوٹ آؤ ہمارے
مِلَّتِنَا ۭ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ۸۸ قَدِ
دین میں بولا کیا ہم مکروہ جانیں تو بھی بیشک
افْتَرَيْنَا عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ
اگر ہم پھر آئیں اس دین میں
مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ۭ وَمَا
دین میں بعد اس کے کہ نجات دے چکا ہم کو اللہ اس سے اور ہمارا
يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ
ہم کو نہیں لائق کہ پھر آئیں اس میں مگر یہ کہ چاہے
اللّٰهُ رَبُّنَا ۭ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ
اللہ رب ہمارا گھیرے ہوئے ہے رب ہمارا ہر چیز کو علم سے اپنے
عَلَي اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۭ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ
اللہ ہی پر ہم نے بھروسا کیا اے رب ہمارے تو فیصلہ کر ہم میں اور
قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۸۹ وَ
ہماری قوم میں انصاف کے ساتھ اور تو بہتر ہے سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا اور
قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىِٕنِ اتَّبَعْتُمْ
بولے سردار جو کافر ہوئے اس کی قوم میں اگر پیروی کرو گے تم

۸۸ اس کے جواب میں قوم کے متکبر اور مشرک سردار بولے حضرت شعیب علیہ السلام کو دھمکی کر یا تو تم اپنا دین توحید چھوڑ کر واپس ہمارے دین میں آؤ ورنہ ہم تم کو اور جو تم پر ایمان لے آئے ہیں سب کو بستی سے نکال دیں گے۔ قَدِ افْتَرَيْنَا الخ جب اللہ تعالیٰ نے ہم کو تمہارے دین شرک سے محفوظ فرما لیا اور ہم یقین ہو گیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود اور کارساز نہیں لہٰذا اس کے سوا ہر کے الٰہ ہونے کی نہیں۔ اس کے باوجود اگر ہم تمہارے دین پر جائیں اور تمہاری طرح شرک کرنے لگیں تو یہ اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان اور افترا ہوگا ہم سے تو یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ہم تمہارے دین پر آجائیں۔ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ یہ استثنا منقطع ہے یعنی جو اللہ چاہے وہ ہی ہوتا ہے۔ ۸۹ جب حضرت شعیب علیہ السلام اپنی قوم کے تمرد و عناد کو دیکھ کر ان کے ایمان سے مایوس ہو گئے اور قوم کی ایذا رسانی انتہا کو پہنچ گئی تو اللہ تعالیٰ سے فتح و نصرت کی دعا مانگی۔ قال ابن عباس وکان شعیب کثیر القلاۃ وقلما یفوہ فی کلامہ بشیء من ذکر اللہ تعالیٰ وخطبہ وموعظہ فلما دعا قومہ فی آخر ما دعاہم الیہ من ذکر اللہ تعالیٰ ربنا افتح الخ استحمی بالله ودعا به فاهلكهم بالرجفة (قرطبی، معالم) ۹۰ قوم شعیب علیہ السلام کے مشرک سردار اپنے ہم مسلک لوگوں کو دین حق قبول کرنے سے روکنے کیلئے ان سے کہتے تھے اگر تم نے شعیب کی اتباع کی تو تم خسارے میں رہو گے۔ کیونکہ اس کا دین قبول کر لینے کے بعد تم اپنے اوّل میں کمی بیشی کی وجہ کچھ کما تے تھے وہ نہیں کما سکو گے۔ نیز عبادت کے عوض مزدوری خریدتے جو سراسر خسارہ ہے مشرکین شرک کو عبادت اور توحید کو گمراہی سمجھتے تھے

ای معنونین لاستبدالکم الضلالۃ بالہدی و لفوات ما تحصلون الکم بالبخس والتطفیف (خ ج ۲ ص ۱۷۰)

شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ

شعیب کی تو تم بیشک خسارے میں ہو گے پھر آ پکڑا ان کو

الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۱﴾

زلزلہ نے پھر ان کو رہ گئے اپنے گھروں کے اندر اوندھے پڑے

اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ

جنہوں نے جھٹلایا شعیب کو گویا کبھی بسے ہی نہ تھے وہاں

اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۲﴾

جنہوں نے جھٹلایا شعیب کو وہی ہوئے خسارے میں

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ

پھر الٹا پھر ان لوگوں سے اور بولا اے میری قوم میں پہنچا چکا تم کو

رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى

پیغام اپنے رب کے اور پھر خواہی کی تمہاری اب کیا افسوس کروں

عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ

کافر لوگوں پر اور نہیں بھیجا ہم نے کسی بستی میں

مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَ

کوئی بھی کہ نہ پکڑا ہو ہم نے وہاں کے لوگوں کو سختی اور

الضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا

تکلیف میں تاکہ وہ گڑگڑائیں پھر بدل دی ہم نے

مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا

برائی کی جگہ بھلائی یہاں تک کہ جانے لگے اور کہنے لگے

قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ

کہ پہنچی ہے اپنے باپ دادوں کو بھی تکلیف اور خوشحالی پھر پکڑ لیا ہم نے ان کو

ع ۱۱ ۱۲

مع ۱۲

منزل ۲

ف۱۵ الرجفۃ زلزلہ (قرطبی) ایک شدید زلزلہ آیا جس سے وہ تمام ہلاک ہو گئے اور ایسے ہلاک ہوئے گویا کہ وہ اپنے گھروں میں کبھی آباد ہی نہ تھے

ف۱۶ جب قوم ہلاک ہو گئی تو وہاں سے چلے اور غمگین و متاسف کے طور پر قوم کو خطاب کر کے فرمایا۔ اے میری قوم میں نے تو تمہیں اللہ کے تمام پیغام پہنچا دیے اور تمہاری خیر خواہی و حق ادا کر دیا۔ اس سے ان کا مقصد ہرگز شدہ مشرکین کو کوسنا یا نہ تھا بلکہ محض اظہار افسوس مقصود تھا۔ **ف۱۷** الفعت بکذا ان کہ یعنی ہماری سنت جاریہ یہی ہے کہ ہم نے جس بستی میں کوئی نبی بھیجا اہل کے باشندوں کو مختلف طریقوں سے آزمایا۔ ان کو مالی و جانی تکلیفوں میں مبتلا کیا تاکہ وہ عاجزی کریں اور اپنے کئے پر پشیمان ہو کر اللہ کی توحید کو مان لیں اور نیک اعمال بجا لائیں۔ **ف۱۸** فکیف اٰسٰی الخ جب اس طرح ان کی حالت میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی تو ہم نے ان کی تکلیف اور تنگدستی کو راحت و فراخی سے بدل دیا تاکہ اس طرح ان کے دلوں میں شکر و اطاعت کا جذبہ پیدا ہو۔ ازان ورود النعمۃ فی البدن و المال بعد الشدۃ والضیق یسمی الارتفاء للطاعۃ والاشتغال بالشکر (عاشر ۱۲ منہ) **ف۱۹** عفوا ای کثروا یعنی جب ان کے مال و اولاد میں کثرت ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے تکلیف و راحت اور تنگدستی و فراخی دونوں طریقوں سے ان کا امتحان فرمایا مگر وہ کسی طرح کفر و شرک سے باز نہ آئے۔ اعلم اللہ تعالیٰ انہ اخذھم بالشدۃ والرخاء فلم یزدجروا ولم یتضرعوا (قرطبی ۱۲ منہ) **ف۲۰** یعنی متواتر احوال سے انہوں نے کچھ عبرت حاصل نہ کی اور نہ اللہ کی طرف سے انداز اچھا اور یوں کہنے لگے کہ جیسے باپ دادا پر بھی حالات آتے رہے ہیں کبھی تکلیف اور تنگدستی تو کبھی راحت اور فراخی ہم پر بھی اسی طرح آتے رہتے ہیں۔ یہ تکلیف اور آسودگی تغیرات زمانہ میں سے ہے کسی پیغمبر کے انکار یا سکوت کی وجہ سے نہیں ہے فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً اچانک ہمارا عذاب آ پہنچا اس حال میں کہ انہیں اس کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔

فتح الرحمٰن **ف۱** یعنی عادت زمانہ اس طرح ہے کہ بے کسی و تکلیف کے بعد راحت ہی واقع ہوا کرتی ہے مگر انہوں نے

بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۹﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ
کی کہاں اور ان کو خبر نہ ہو گی ﴿۹۹﴾ اور اگر بستیوں
الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ
والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو ہم کھول دیتے ان پر
بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ
آسمان اور زمین سے لیکن
كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾
جھٹلا چکے پاس جو پہنچا ان کو ان کے اعمال کے بدلے
اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا
اب کیا بے خوف ہیں بستیوں والے کہ آ پہنچے ان پر
بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۹۷﴾ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى
رات کو جب سوتے ہیں یا بے خوف ہیں بستیوں والے
اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾
کہ آ پہنچے ان پر عذاب ہمارا دن چڑھے جب
اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ
کیا بے خوف ہوئے اللہ کے داؤ سے سو بے خوف نہیں ہوتے اللہ کے داؤ سے
اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ
مگر نقصان میں پڑنے والے کیا انہیں نہ ظاہر ہوئی راہ ان لوگوں پر
يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ
جو وارث ہوئے زمین کے ان کے پیچھے ان کے ہلاک ہونے کے کہ اگر
نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى
ہم چاہیں تو ان کو پکڑیں ان کے گناہوں پر اور ہم مہر کر دیں گے

۹۹ ایمان لانے کی ترغیب ہے۔ جن بستیوں میں نبی کے ذریعے سے اللہ کا پیغام آتا ہے اور اللہ کی ہدایت کے مطابق عمل کرنے سے تو اللہ تعالیٰ ان پر زمین و آسمان سے برکتوں کے دروازے کھول دیتا مگر انہوں نے تکذیب کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بداعمالیوں کے سبب ان کو پکڑ لیا۔ ۹۸ تا ۹۹ تین اوقات میں استبعاد اور انکار کے لئے ہے۔ اور آھْلُ الْقُرٰی سے مکہ اور گرد و نواح کی بستیوں کے لوگ مراد ہیں۔ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کی تھی جیسے ہر عام ہے۔ والمراد بالقری مکۃ ودعا حولہا لانہا مجمع اھل القری (ابن کثیر) صلی اللہ علیہ وسلم وقیل ھو خاص فی جمیع القری (قرطبی ج ۷ ص ۲۳۰) مشرکین عرب کو سنانا سرکش قوموں کے انجام بد سے بھی عبرت دلانا ہے جن میں طرح طرح کے برے جرائم اور بری عادتیں پائی جاتی ہیں کیا انہیں اس بات کا خطرہ نہیں کہ کہیں رات کو سوتے وقت یا دن کو جب وہ کھیل میں مصروف ہوں اچانک ہی اللہ کا عذاب آ پہنچے اور ان کو ہلاک کر دے۔ کیا وہ اللہ کے عذاب سے بالکل ہی بے فکر ہیں۔ جو ان کس طرح اللہ کے عذاب سے نڈر ہو کر اچانک اور کھل سے غافل ہو جائیں وہ تو نیا دار عبرت ہیں تماشا دیکھا جائیں گے۔ ۱۰۰ ھدایت سے اس کا مختلف معنی مراد ہے یا بھی ظہور ہے۔ یعنی کیا پہلی بستیوں کی ہلاکت اور ان کی تباہی ان کی ہلاکت کا موجب نہ بنی یا اس سے ان پر یہ حقیقت واضح نہیں ہوئی کہ گزشتہ نافرمانی کی وجہ سے ان کو بھی عذاب سے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔

موضوع قرآن

۱ سابقہ گزرا ہوا بیان کا باقی سزا، بستیوں والے تو امید ہے کہ توبہ کر لے اور جب گناہ داستہ آگاہ تو یہ اللہ کا معاملہ ہے پھر ڈرے ہلاک کا جیسے زمرہ گذشتہ کا خیال کیا

۱ یعنی از تدبیر ہلاک ۱۲

قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝١٠٠ تِلْكَ الْقُرٰى
نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا
كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى
قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ۝١٠١ وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ
مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ
ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى
فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝١٠٣ وَقَالَ مُوْسٰى
يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٠٤
حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ

صفحہ ۲

ہے۔ یہ تمام ذکر ہے ان قوموں کی خبروں کا جو گزر چکی ہیں۔ اس سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ اسماء الحسنیٰ میں بھی ترتیب طبعی کا لحاظ رکھنا ضروری نہیں۔ اسی طرح قولہ تعالیٰ الخ میں بھی سمجھ لینا چاہیے۔

سیدنا عیسیٰ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں حاضر ہونے پر استدلال بالفاظہ ہے۔ یہ تمام قصہ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ سب ہے اور مکذبین کا انجام بھی۔ کئی امم ہے۔ بعثنا الخ جب ان کے پاس اللہ کے پیغمبر آئے تو انہوں نے ان کی تکذیب کر ڈالی اس لئے جب انہوں نے معجزات دیکھ لئے تو بھی ایمان نہ لائے اور کفر پر اڑے رہے اس طرح اللہ کے انوار کو اپنے کفر سے بجھانا چاہا۔ ان کے دلوں پر مہر کر دی۔ ان کی بدبختی کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگا دی۔ ان کے اکثر لوگوں میں ہم نے کوئی وفا نہیں پائی۔ اکثرھم الخ۔ ان میں سے اکثر کو ہم نے فاسق پایا۔ ثم بعثنا الخ۔ پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنے نشانوں کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا۔ فظلموا بھا۔ انہوں نے ان نشانوں کے ساتھ ظلم کیا۔ یعنی ان کا انکار کیا۔ فانظر الخ۔ پس دیکھ لے کہ مفسدوں کا انجام کیسا ہوا۔ یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے۔ یعنی جس طرح موسیٰ کی قوم کے مفسدوں کا انجام برا ہوا اسی طرح تیری قوم کے مفسدوں کا انجام برا ہوگا۔ وقال موسیٰ الخ۔ موسیٰ نے فرعون سے کہا کہ میں رب العالمین کا بھیجا ہوا ہوں۔ حقیق الخ۔ میرا یہ منصب ہے کہ اللہ کے بارے میں سچ کہوں۔ اللہ کی طرف سے جو کچھ لایا ہوں وہی کہوں۔ اس میں کوئی بات اپنی طرف سے نہ ملاؤں۔ اس لئے میں اللہ کی طرف سے ایک روشن دلیل تمہارے پاس لایا ہوں۔ پس بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔ یہ ان کا وطن ہے۔ یہ ان کی جائیداد ہے۔ یہ ان کا گھر ہے۔ یہ ان کا مسکن ہے۔ یہ ان کا ملک ہے۔ یہ ان کا علاقہ ہے۔ یہ ان کا شہر ہے۔ یہ ان کا قصبہ ہے۔ یہ ان کا گاؤں ہے۔ یہ ان کا محلہ ہے۔ یہ ان کا مکان ہے۔ یہ ان کا کوٹھا ہے۔ یہ ان کا کمرہ ہے۔ یہ ان کا صحن ہے۔ یہ ان کا دالان ہے۔ یہ ان کا باورچی خانہ ہے۔ یہ ان کا غسل خانہ ہے۔ یہ ان کا پاخانہ ہے۔ یہ ان کا بستر ہے۔ یہ ان کا تکیہ ہے۔ یہ ان کا لحاف ہے۔ یہ ان کا کپڑا ہے۔ یہ ان کا جوتا ہے۔ یہ ان کا موزہ ہے۔ یہ ان کا ٹوپی ہے۔ یہ ان کا پگڑی ہے۔ یہ ان کا رومال ہے۔ یہ ان کا کرتا ہے۔ یہ ان کا پاجامہ ہے۔ یہ ان کا ازار ہے۔ یہ ان کا کمربند ہے۔ یہ ان کا جیب ہے۔ یہ ان کا بٹن ہے۔ یہ ان کا کاج ہے۔ یہ ان کا دستانہ ہے۔ یہ ان کا موزہ ہے۔ یہ ان کا جوتا

قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ
لایا ہوں تمہارے پاس نشانی تمہارے رب کی سو بھیج دے میرے ساتھ
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝١٠٥ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ
بنی اسرائیل کو بولا اگر تو آیا ہے کوئی نشانی لے کر
فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝١٠٦ فَاَلْقٰى
تو لا اس کو اگر تو ہے سچا میں (اپنا) ۱۲ ف ۱۱ ب ۱۱ ال (اپنا) ۱۲
عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝١٠٧ وَّنَزَعَ يَدَهٗ
اپنا عصا تو اسی وقت ہو گیا وہ اژدہا صریح اور نکالا اپنا ہاتھ
فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝١٠٨ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ
تو اسی وقت وہ سفید نظر آنے لگا دیکھنے والوں کو بولے سرداران سے
قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝١٠٩ يُّرِيْدُ
فرعون کی قوم کے یہ تو کوئی بڑا واقف جادو کرہے چاہتا ہے
اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝١١٠
کہ تم کو تمہارے ملک سے اب تمہاری کیا صلاح ہے
قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ
بولے ڈھیل دے اس کو اور اس کے بھائی کو اور بھیج شہروں میں
حٰشِرِيْنَ ۝١١١ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ۝١١٢ وَ
جمع کرنے والوں کو کہ لاویں تیرے پاس ہر جادو کامل سب دو کر اور
جَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا
آئے جادوگر فرعون کے پاس بولے بھلا ہمارے لئے کچھ مزدوری ہے
اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝١١٣ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ
اگر ہم غالب ہوئے بولا ہاں اور تم

۱۰۵ فرعون نے کہا اگر تو اپنی نبوت پر دلائل قویہ اور معجزہ لایا ہے تو پیش کر۔ فاَلْقٰی عَصَاهُ الخ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی زمین پر پھینکی تو وہ بڑا بھاری سانپ بن گئی اور پھر وہ جوان میں ہاتھ ڈال کر باہر نکالا تو وہ دوسرا سفید اور درخشاں تھا پہلی بڑی نبوت تو یہ ہوا کہ لاٹھی کا سانپ بن جانا دوسرا یہ نور ہے جسے بھی دیکھے اور دوسرا یہ نور ہے جسے بھی دیکھے نبوت ۱۰۶ یہ دیکھ کر قوم فرعون کے درباری امراء اور اہل مشورہ بول اٹھے کہ یہ تو کوئی بہت بڑا ماہر جادوگر ہے اور تمہیں ملک مصر سے نکال کر اس پر خود قابض ہونا چاہتا ہے۔ اس پر فرعون نے کہا فَاَرْجِهْ الخ تو پھر اس کے معاملے میں تمہارا کیا مشورہ ہے۔ قَالُوْٓا اَرْجِهْ انہوں نے کہا اس کے معاملے میں آپ جلدی نہ کریں بلکہ اس کو اور اس کے بھائی کو مہلت دے دیں اور اپنے ملک کے تمام شہروں میں اپنے آدمی بھیج دیں وہ ملک کے تمام ماہر جادوگروں کو آپ کے دربار میں حاضر کریں تاکہ ان دونوں کا مقابلہ کیا جا سکے ۱۱۱ ملک کے مشہور اور ماہر جادوگر فرعون کے دربار میں حاضر ہوئے تو عرض کی اگر ہم مقابلہ میں غالب آگئے تو ہمیں انعام تو فرور ملے گا۔ قَالَ نَعَمْ فرعون نے کہا صرف انعام ہی نہیں بلکہ اس کے علاوہ جس قدر تقرب بھی حاصل ہوگا اور میرے یہاں تمہاری بہت زیادہ قدر و منزلت اور عزت افزائی ہوگی۔

لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ
مقرب ہو جاؤ گے بولے اے موسیٰ تجھے یا تو تو ڈال
وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ
اور یا ہم ڈالنے والے ہیں کہا تم ڈالو
فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ
پھر جب انہوں نے ڈالا جادو دیا لوگوں کی آنکھوں کو اور ان کو ڈرا دیا
وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى
اور لائے بڑا جادو اور ہم نے تھا بھیجا موسیٰ کو
اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾
کہ ڈال دے اپنا عصا سو وہ جبھی لگا نگلنے انہوں نے بنایا تھا
فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾
پس ظاہر ہو گیا حق اور غلط ہو گیا جو کچھ انہوں نے کیا تھا
فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَ
پس وہ ہار گئے اس جگہ اور لوٹ گئے ذلیل ہو کر اور
اُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ
گر پڑے جادوگر سجدہ میں بولے ہم ایمان لائے ساتھ پروردگار
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ
عالم کے جو رب ہے موسیٰ اور ہارون کا بولا
فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ
فرعون کیا تم ایمان لے آئے اس پر میری اجازت سے پہلے
اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ
تو مکر ہے جو بنایا تم نے اس شہر میں

مَاۗ

جادوگروں نے بھی رسیاں اور لاٹھیاں میدان میں ڈالیں تو لوگوں کی آنکھوں میں جادو چل گیا اور عالم عرب کو یوں معلوم ہونے لگا کہ پوری وادی خوفناک سانپوں سے بھر گئی ہے۔ جادوگروں کے اس علم فریب کو دیکھ کر لوگ دہشت زدہ ہو گئے۔ وَجَاۗءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ اور بڑا جادو بنا لائے۔ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ اور ہم نے موسیٰ کو وحی بھیجی کہ اپنا عصا زمین پر ڈال دے۔ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ پس اچانک وہ عصا ان کے تمام جھوٹے کرتبوں کو نگلنے لگا۔ یہ عصا موسیٰ کا معجزہ تھا۔ اس نے کہا تھا کہ اے موسیٰ تو ڈال دے پھر جو کچھ تم بنا رہے ہو۔ انہ علیہ السلام تو السحر وابطالہ ما کانوا یعملون۔ اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ جادوگروں کے کرتبوں کو نگلنے کے بعد عصا پھر اپنی اصلی حالت پر آ گیا۔ اس کے بعد جادوگروں کے پاس کوئی چیز باقی نہ رہی۔ فَوَقَعَ الْحَقُّ پس حق ظاہر ہو گیا۔ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور جو کچھ وہ بنا رہے تھے وہ باطل ہو گیا۔ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ پس وہ اس جگہ ہار گئے اور ذلیل ہو کر لوٹے۔ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ اور جادوگر سجدہ میں گر پڑے۔ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ انہوں نے کہا ہم ایمان لائے رب العالمین پر۔ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے۔ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ فرعون بولا کیا تم ایمان لے آئے اس پر میری اجازت سے پہلے۔ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ یہ تو مکر ہے جو بنایا تم نے اس شہر میں

جادوگروں کے اس کرتب کو دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام کا عصا اژدہا بن کر ان کی تمام رسیوں اور لاٹھیوں کو نگل گیا اور پھر دوبارہ اپنی اصلی حالت پر آ گیا۔ فرعون کے ساتھیوں نے جب یہ کرتب دیکھا تو انہوں نے فرعون سے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام واقعی اللہ کے سچے نبی ہیں۔ ہمیں ان پر ایمان لانا چاہیے۔ فرعون نے کہا کہ تم ایمان لانے میں جلدی نہ کرو۔ پہلے میں اپنے مشیروں سے مشورہ کر لوں۔ اس کے بعد فرعون نے اپنے مشیروں سے مشورہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کے بھائی ہارون کو کچھ وقت دے دیا جائے۔ اس دوران میں ملک کے تمام بڑے بڑے جادوگروں کو جمع کر لیا جائے۔ وہ موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کریں۔ فرعون نے ایسا ہی کیا۔ اس نے ملک کے تمام بڑے جادوگروں کو جمع کر لیا۔ وہ ایک عظیم اژدہا کی شکل میں مقنب ہو گئی اور دیکھنے والوں کو نگل گئی۔ یہ عصا فی الحقیقت موسیٰ کا معجزہ تھا۔ اس کے بعد عصا پھر اپنی اصلی حالت پر آ گیا۔ جادوگروں کے پاس کوئی چیز باقی نہ رہی۔ فَوَقَعَ الْحَقُّ اس طرح حق ظاہر ہو گیا اور جادوگروں کا جھوٹ ظاہر ہو گیا۔ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ جادوگروں کا کیا کرایا سب غارت ہو گیا۔ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ وہ اس جگہ ہار گئے اور ذلیل ہو کر لوٹے۔ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ جادوگر سجدہ میں گر پڑے۔ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ انہوں نے کہا ہم ایمان لائے رب العالمین پر۔ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے۔ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ فرعون بولا کیا تم ایمان لے آئے اس پر میری اجازت سے پہلے۔ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ یہ تو مکر ہے جو بنایا تم نے اس شہر میں

لِنُخْرِجَوْا مِنْهَا اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾
ہم کو نکال دیں شہر سے اس کے رہنے والوں کو سو جلد تم کو معلوم ہو جائے گا وبال

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ
میں ضرور کاٹوں گا تمہارے ہاتھ ۱۲ اور دوسری طرف سے تمہارے پاؤں وغیرہ

ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى
پھر سولی پر چڑھاؤں گا تم سب کو ۱۲ وہ بولے ہم کو تو

رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ
البتہ اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۱۲ اور تجھ کو ہم سے بدلہ لینا

اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۭ رَبَّنَآ اَفْرِغْ
مانا ہم نے اپنے رب کی نشانیوں کو جب وہ ہم تک پہنچیں ہمارے رب ڈالے ہم پر

عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَقَالَ
زور بڑا صبر کے اور ہم کو اٹھا مسلمان ۱۲ اور بولے

الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ
سردار قوم فرعون کے ۱۲ کیا چھوڑتا ہے تو موسیٰ کو اور اس کی قوم کو

لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۭ
کہ دھوم مچائیں ملک میں اور موقوف کرتے تجھ کو اور تیرے خداؤں کو

قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ
بولا اب ہم مارنے لگے ڈالیں گے ان کے بیٹوں کو اور زندہ رکھیں گے ان کی عورتوں کو

وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ
اور ہم ان پر زور آور ہیں ۱۲ موسیٰ نے کہا اپنی قوم سے

اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ
مدد مانگو اللہ سے اور صبر کرو بیشک زمین اللہ کی

اور بالوں کو زندہ چھوڑیں گے اور ہم تو غالب اور قابو پر ہیں ان کو معلوم ہو جائے گا انجام برا ہے نافرمانوں کا ۱۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو تسلی دی اور فرمایا فرعونیوں کی جانب سے اس وقت تو تم کو تکلیف پہنچ رہی ہے مگر آخر تمہارے ہاتھ ہی پر ہمیشہ فرعون اور اس کے لشکر تباہ ہوں گے اور تم ہی زمین کے وارث ہو گے اللہ سے مدد مانگو اور زمین اللہ کی ہے وہ جسے چاہتا ہے اس کا وارث اور حکمران بنا دیتا ہے اور آخر کار غلبہ انہی لوگوں کو حاصل ہوتا ہے جو صبر کرتے ہیں اللہ سے مدد چاہتے ہیں۔ یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لطیف انداز میں اپنی قوم کو

موضح قرآن ف یعنی تم طرح طرح کی سزا دیتے تھے تو کیا اس سزا دینے سے یہ لوگ باز آ جاتے تھے جب فرعون نے ان کو نصیحت کی ۱۲ فرعون نے جب دیکھا کہ اپنی صورت بنا نہیں پاتا تو لوگوں کو حکم بھیجا کہ جہاں کہیں موسیٰ کا نام لے کر کوئی فریاد کرے اس کو قتل کر ڈالو۔ اس سے بنی اسرائیل کے لڑکے بہت مارے گئے ۱۲ منہ

فتح الرحمٰن ف یعنی دست راست دیا کی ۱۲ منہ

فرعون سے نجات پانے اور وہ آخر حکومت و عزیز کے بعد ہلاک ہونے کی خوشخبری سنائی تھی۔ وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ فرعون اور اس کے لوگوں کا ہلاک ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ اس کے بعد بنی اسرائیل کو ان کی جگہ زمین میں بسایا گیا۔ اس طرح مصر پر بنی اسرائیل کی حکومت قائم ہوئی۔ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا (الاعراف ۱۳۷) اس آیت میں بھی اسی حکومت کا ذکر ہے۔ اس عہد حکومت کی تفصیل سورۃ قصص رکوع ۵ میں ہے۔ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ (القصص ۵) اس آیت میں بھی اسی حکومت کا ذکر ہے۔ اس حکومت کے بعد بنی اسرائیل کی حالت بدل گئی۔ وہ بگڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے ان کو سزا دی۔ اس سزا کا ذکر سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۱ میں ہے۔ وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا (بنی اسرائیل ۱

بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ
ایمان نہ لائیں گے ۔ پھر ہم نے بھیجا ان پر طوفان اور ٹڈی
وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَ
اور مچھر اور مینڈک اور خون بہت سی نشانیاں جدا جدا پھر
فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَ
بھی غرور کرتے رہے اور تھے وہ لوگ گنہگار ف اور
لَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا
جب پڑی ان پر کوئی عذاب بولے تو یکجا اے موسیٰ دعا کر ہمارے واسطے
رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا
اپنے رب سے بدلہ اس کے جو قرار رکھتا تجھ کو اگر تو دور کر دیوے ہم سے
الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ
یہ عذاب تو ضرور ہم ایمان لے آئیں گے تجھ پر اور ضرور جانے دیں گے تیرے ساتھ
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۳۵﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ
بنی اسرائیل کو پھر جب ہم نے اٹھا لیا ان سے عذاب
اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾
ایک مدت تک کہ ان کو اس بہ پہنچنا تھا اسی وقت بعد توڑ ڈالے
فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ
پھر ہم نے بدلہ لیا ان سے سو ڈبو دیا ہم نے ان کو دریا میں اس وجہ سے کہ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاَوْرَثْنَا
انہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو اور ان سے غافل رہتے تھے ف اور وارث کر دیا ہم نے
الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ
ان لوگوں کو جو کمزور سمجھے جاتے تھے ملک اس زمین کے

مَغٰرِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ
پورب اس کے پچھم اس کے جس میں برکت رکھی ہم نے اس میں اور پوری ہوئی بات تیرے رب کی
الْحُسْنٰى عَلٰي بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا
بھلائی بنی اسرائیل پر بدلہ اس کے جو صبر کیا انہوں نے اور برباد کر دیا ہم نے
مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾
جو کچھ بناتا تھا فرعون اور اس کی قوم اور جو چھتریاں اٹھاتے تھے ف
وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰي قَوْمٍ
اور پار کر دیا ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پھر آ نکلے ایک قوم پر
يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ
جو بیٹھے تھے اپنے بتوں کے پاس بولے اے موسیٰ بنا دے ہمارے واسطے
اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾
ایک معبود جیسے ان کے معبود ہیں بولا تم لوگ بڑی نادانی کی بات کہتے ہو

تو پھر تک کہ مینڈک ان کے مونہوں میں پہنچ جاتے۔ ان کے کھانوں میں داخل ہو کر ان کو خراب کر دیتے۔ الغرض سے سخت آفتیں جو فرعونیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے زاری

موضح قرآن ف حضرت موسیٰ کو فرعون نے جو کہا تھا کہ میں تجھ کو اور بنی اسرائیل کو جانے نہ دوں گا اس کے رد میں یہ عذاب بھیجے۔ ۱۲ ف یہ سب عذاب اس پر آئیں ایک ایک ہفتہ کے فرق سے اول حضرت موسیٰ فرعون کو کہہ آئے کہ اللہ تم پر یہ یہ بھیجے گا اور جو مطلوب ہے حضرت موسیٰ کی خواستگاری کرنے اس کی دعا سے ٹلتے ہوئی پھر مشروع ہو جاتے آخر کو باڑی کی نصف طلب کو سوار ہے تیسرے میں ہر شخص کو بیٹھا بیٹھا مار گیا ۱۲ ف مردوں کے غم میں حضرت موسیٰ اپنی قوم کو لے کر شہر سے نکل گئے۔ پھر کئی روز کے بعد فرعون پیچھے للکارا اور بنی اسرائیل نے قدم پر قدم بڑھایا۔ اس پہ قوم سمیت سمندر میں گھس گیا اور فرعون ساری فوج سمیت غرق ہوا۔

وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بٰرَكْنَا فِيهَا ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ
اور مغرب کا کہ جن میں برکت رکھی ہے ہم نے ملک (اور پورا اور گویا ہمیشگی کا
رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰي بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ۭ
وعدہ تیرے رب کا بنی اسرائیل پر بسبب اس کے کہ انہوں نے صبر کیا
وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ
اور غارت کر دیا ہم نے جو کچھ بناتا تھا فرعون اور اس کی قوم کے
وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ۝ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ
اور جو اونچی کرتے تھے ۔ اور پار اتارا ہم نے بنی اسرائیل کو
الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰي قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ
دریا سے پھر آئے ایک قوم پر جو بیٹھے تھے اپنے بتوں کے
قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ
کہنے لگے اے موسیٰ بنا دے ہمارے واسطے عبادت کے لئے بھی ایک بت جیسے ان کے بت ہیں
قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ مُتَبَّرٌ
کہا تم لوگ تو جہل کرتے ہو لوگ یہ جو ہیں نابود ہونے والا ہے
مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ قَالَ
وہ کام جس میں یہ ہیں اور غلط ہے جو وہ کر رہے ہیں کہا
اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى
کیا اللہ کے سوا تمہارے واسطے معبود ڈھونڈوں حالانکہ اسی نے تم کو فضیلت دی
الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ
تمام جہان پر ۔ اور وہ وقت یاد کرو جب نجات دی ہم نے تم کو فرعون والوں سے کہ
يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ ۭ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ
دیتے تھے تم کو برا عذاب کہ مار ڈالتے تھے تمہارے بیٹوں کو

مَنْزِل ۲

وَمَغَارِبَهَا ۔ اور مغرب کا کہ جن میں برکت رکھی ہے ہم نے ملک ۔ اور پورا اور گویا ہمیشگی کا ۔ تَمَّتْ ۔ پورا ہوا ۔ كَلِمَتُ ۔ وعدہ ۔ رَبِّكَ ۔ تیرے رب کا ۔ الْحُسْنٰى ۔ بھلائی ۔ عَلٰي ۔ پر ۔ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۔ بنی اسرائیل ۔ بِمَا ۔ بسبب اس کے کہ ۔ صَبَرُوْا ۔ انہوں نے صبر کیا ۔ دَمَّرْنَا ۔ غارت کر دیا ہم نے ۔ مَا كَانَ يَصْنَعُ ۔ جو کچھ بناتا تھا ۔ فِرْعَوْنُ ۔ فرعون ۔ وَقَوْمُهٗ ۔ اور اس کی قوم نے ۔ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ۔ اور جو اونچی کرتے تھے ۔ وَجٰوَزْنَا ۔ اور پار اتارا ہم نے ۔ بِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۔ بنی اسرائیل کو ۔ الْبَحْرَ ۔ دریا سے ۔ فَاَتَوْا ۔ پھر آئے ۔ عَلٰي ۔ پر ۔ قَوْمٍ ۔ ایک قوم ۔ يَّعْكُفُوْنَ ۔ جو بیٹھے تھے اپنے بتوں کے ۔ عَلٰٓى ۔ پر ۔ اَصْنَامٍ ۔ بت ۔ لَّهُمْ ۔ اپنے ۔ قَالُوْا ۔ کہنے لگے ۔ يٰمُوْسَى ۔ اے موسیٰ ۔ اجْعَلْ ۔ بنا دے ۔ لَّنَآ ۔ ہمارے واسطے ۔ اِلٰهًا ۔ عبادت کے لئے بھی ایک بت ۔ كَمَا ۔ جیسے ۔ لَهُمْ ۔ ان کے ۔ اٰلِهَةٌ ۔ بت ہیں ۔ قَالَ ۔ کہا ۔ اِنَّكُمْ ۔ تم لوگ تو ۔ قَوْمٌ ۔ ایک قوم ہو ۔ تَجْهَلُوْنَ ۔ جہل کرتے ہو ۔ اِنَّ ۔ بیشک ۔ هٰٓؤُلَاۗءِ ۔ یہ لوگ جو ہیں ۔ مُتَبَّرٌ ۔ نابود ہونے والا ہے ۔ مَّا هُمْ فِيْهِ ۔ وہ کام جس میں یہ ہیں ۔ وَبٰطِلٌ ۔ اور غلط ہے ۔ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ جو وہ کر رہے ہیں ۔ قَالَ ۔ کہا ۔ اَغَيْرَ ۔ کیا سوا ۔ اللّٰهِ ۔ اللہ کے ۔ اَبْغِيْكُمْ ۔ ڈھونڈوں تمہارے واسطے ۔ اِلٰهًا ۔ معبود ۔ وَّهُوَ ۔ حالانکہ اسی نے ۔ فَضَّلَكُمْ ۔ فضیلت دی تم کو ۔ عَلَى ۔ پر ۔ الْعٰلَمِيْنَ ۔ تمام جہان پر ۔ وَاِذْ ۔ اور وہ وقت یاد کرو ۔ اَنْجَيْنٰكُمْ ۔ نجات دی ہم نے تم کو ۔ مِّنْ ۔ سے ۔ اٰلِ ۔ والوں ۔ فِرْعَوْنَ ۔ فرعون ۔ يَسُوْمُوْنَكُمْ ۔ دیتے تھے تم کو ۔ سُوْۗءَ ۔ برا ۔ الْعَذَابِ ۔ عذاب ۔ يُقَتِّلُوْنَ ۔ مار ڈالتے تھے ۔ اَبْنَاۗءَكُمْ ۔ تمہارے بیٹوں کو

ف ۱۳۸ یہ جو بنی اسرائیل نے کہا کہ ہمارے واسطے بھی ایک بت بنا دے، جب فرعون اور اس کی قوم اور بنی اسرائیل سمیت بارہ لاکھ آدمی حضرت موسیٰ علیہ السلام مع بنی اسرائیل کے مصر سے نکلے تو راستہ میں جب ان کا گزر ایک قوم پر ہوا جو بت پرست تھے اور وہ اپنے بتوں کو پوجا کرتے تھے انہوں نے اپنے طریقہ کو اچھا سمجھ کر حضرت موسیٰ سے کہا کہ ہمارے واسطے بھی ایسا ہی ایک بت بنا دے جیسا ان کے بت ہیں۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا تم بڑے جاہل لوگ ہو، ان اور باطل امور کو شرک اور بت پرستی سے اللہ نے تم کو نجات دی اور تم پر اسی قسم کے فضل ہمیشہ ہوتے رہے ہیں۔ ف ۱۳۹ یہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلام ہے۔ اہل یونان کے بجائے جس دین پر ہیں یہ مقصود ہے یا بتوں سمیت برباد ہونے والا ہے اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں وہ باطل اور بے اصل ہے اس کا ہمیں یقین ہے۔ ف ۱۴۰ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو فرعون والوں سے نجات دی جو تم کو بڑا عذاب دیتے تھے اور تمہارے لڑکوں کو مار ڈالتے تھے۔ وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ ۔ اور وہ وقت یاد کرو جب نجات دی ہم نے تم کو ۔ وَاِذْ ۔ اور وہ وقت یاد کرو جب ۔ اَنْجَيْنٰكُمْ ۔ نجات دی ہم نے تم کو

موضح قرآن جس میں برکت رکھی تھی زمین شام، اس میں طور پر اترنا بنی اسرائیل کی برکت ہوا ہے۔ **وقت** جاہل ترقی نہ ہے صورت کو عبادت کر لیتے ہیں جیسا یہ لوگ سانڈ کی صورت کا بچھڑا بنا کر پوجنے لگے۔ **اس** کو بھی یہ سوجھی کہ ہمارے واسطے بھی ایسا ہی ایک بت بنا دے جیسا ان لوگوں کے بت ہیں، دیکھا گائے کی صورت پوجتے تھے اس

وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ
اور بچتا رکھتے تھے تمہاری عورتوں کو اور اس میں ۱ امتحان ہے
رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً
تمہارے رب کا بڑا ۱ اور وعدہ کیا ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا
وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ
اور پورا کیا ان کو اور اس سے پس پوری ہوئی مدت پروردگار کی چالیس
لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ
رات اور کہا موسیٰ نے اپنے بھائی ۱ ہارون سے کر میرا خلیفہ رہ
فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾
میری قوم میں اور اصلاح کرتے رہنا اور مت چلنا ۱ مفسدوں کی راہ ۱۲
وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ
اور جب آیا موسیٰ ہمارے وعدے پر اور کلام کیا اس سے اس کے رب نے بولا
رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۭ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ
اے پروردگار مجھ کو دکھا میں تجھ کو دیکھوں ۱ فرمایا تو مجھ کو ہرگز نہ دیکھ سکے گا
انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ
تو دیکھ رہ پہاڑ کی طرف اگر وہ اپنی جگہ ۱ ٹھہرا رہا تو تو
تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ
مجھ کو دیکھ سکے گا پھر جب جلوہ فرما ہوا اس کی رب پہاڑ کی طرف ۱ پس اس کو ڈھا کر برابر کر دیا
خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ
گر پڑا موسیٰ بے ہوش ہو کر پھر جب ہوش میں آیا ۱ کہنے لگا تیری ذات پاک ہے
تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ
میں تجھ کو تیری طرف توبہ کرتا ہوں سب سے پہلے ۱ ایمان لاتا ہوں ۱۲ فرمایا

(خدا فی بعض النسأۃ (رسید ۲۳ ۲۳ ۲۳ ۲۳ ، خاکسار وفقہ ۲۳)

موضح قرآن ف۱ حق تعالیٰ نے وعدہ فرمایا حضرت موسیٰ کو کہ ہم تیس رات تورات دیں اس مدت میں انہوں نے ایک دن مسواک کی فرشتوں کو ان کے مدتی ہوئے معلوم ہوئی کہ وہ جانی ہی اسکے بدلی اس رات اور برابر کر دیت پوری کی ف۲ حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے بزرگی دی کہ فرشتے غیر خود دوم کلیان کو تو خول ہوا کہ دیدار بھی دیکھیں اس کی برداشت نہ ہوئی اس سے معلوم ہوا حق تعالیٰ کو دیکھنا جو سکتا ہے کہ جگہ ہو جا ہے ولی دنیا کے وجود کو برداشت نہ ہوئی۔ پہاڑ ٹوٹ گیا اور حضرت موسیٰ بیہوش گرے تو طاقت کے وجود کو برداشت ہوگی وہاں دیکھا جائیگا۔

يٰمُوْسٰۤى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ
اے موسیٰ میں نے چن لے تجھ کو امتیاز دیا لوگوں سے اپنے پیغام بھیجنے کا
وَبِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَاۤ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ
اور اپنے کلام کرنے کا سو لے میں نے تجھ کو دیا اور
الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ
شکر کرنے والوں میں اور لکھ دیں ہم نے اس کے تختیوں پر ہر
شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا
قسم کی نصیحت اور تفصیل ہر چیز کی سو پکڑ لے ان کو
بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۚ
زور سے اور حکم کر اپنی قوم کو کہ پکڑیں ان کی بہتر باتیں ابھی
سَاُوْرِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ سَاَصْرِفُ
عنقریب میں تم کو دکھاؤں گا گھر نافرمانوں کا فائدہ تین پھیر دوں گا
عَنْ اٰيٰتِىَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ
اپنی آیتوں سے ان کو جو غرور کرتے ہیں زمین میں
الْحَقِّ ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ
ناحق اور اگر دیکھیں ساری نشانیاں ایمان نہ لاویں ان پر اور اگر
يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ
دیکھیں رستہ ہدایت کا تو نہ پکڑیں اس کو راہ اور اگر
يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَىِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
دیکھیں رستہ گمراہی کا اس کو پکڑ لیویں راہ یہ اس لئے کہ جھٹلایا
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَ
ہماری آیتوں کو اور رہے ان سے بے خبر اور

مدنزلہ ۲

(قولہ ۲ تا ۱۰) اور ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر۔ **ف۱۱** اَلْاَلْوَاحَ سے مراد تورات ہے اور شَیْءٍ سے ہر وہ چیز مراد ہے جس کی ضرورت بنی ان کو دنیا میں تھی یعنی عدل و حرام کے احکام من کل شیٔ مفعول لہٗ موعظۃ من الحلال والحرام و تفصیلا عطف بیان و تفصیلاً مفعول لہٗ۔ یا من کل شیٔ سے بدل ہیں۔ **ف۱۲** یہاں بنی اسرائیل کو خود وعید سنانے کے بعد اب حکم دے کر فرمایا۔ یعنی جو لوگ تکبر و غرور کرتے ہیں اور میری آیتوں کا خندہ و عناد کی وجہ سے انکار کرتے ہیں میں ان کے دلوں کو پھیر دوں گا اور ان کے دلوں پر مہر جبار کی لگا دوں گا۔ ان کے دل حق سے بیزار اور باطل کی طرف مائل ہو جائیں گے یہاں تک کہ اگر وہ تمام معجزے بھی دیکھ لیں تو بھی ایمان نہیں لاویں گے۔ ہدایت کی راہ سے دور رہا کریں گے اور گمراہی کی طرف دوڑ کر جائیں گے۔ **ف۱۳** یا تکبر میں بے سبب ہے۔ یعنی ان کے ساتھ یہ معاملہ اس لئے کیا گیا کہ انہوں نے اللہ کی توحید کے دلائل کو محض ضد و عناد کی وجہ سے جھٹلایا۔ بسبب انھم کذبوا بآیات اللہ الدالۃ علی التوحید (بغوی ۲ ص ۲۳۵) وَالَّذِيْنَ

موضح قرآن **ف۹** یعنی جہاں تک ہو سکے ہر بات میں نیک کرنے کا حکم ہے اور بری باتیں جتنے کر سکے اتنا ہی حکم ہے اور بعضوں کا یہ حال تھا کہ بعضوں کو نیک حکم دیتے تھے اور بعضوں کو بد حکم دیتے تھے جس فرقہ کا حال تھا اس کا قصہ آگے آتا ہے **ف۱۰** الواح لے کر یہ بھی فرمایا کہ اپنی قوم کو نصیحت کر دیں اور یہ بھی فرمایا کہ اپنے اور قوم کے انصاف میں اور حق پرست بنیں ان کے دل میں مجبور ہوں گا، اس پر عمل نہ کریں گے یعنی ہدایت اور ضلالت دونوں اسی کی طرف سے ہیں اسی کی طرف سے بہکنا اور دوڑنا۔

فتح الرحمٰن **ف۱** یعنی عزیمت والوں کو رخصت **ف۲** یعنی مسائل فروعیہ اجتہادیہ جو شاذ و نادر ہیں ۱۲

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ
جنہوں نے جھٹلایا ہماری نشانیوں کو اور آخرت کی ملاقات کو برباد ہوئیں
اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا
ان کی محنتیں کیا وہی بدلہ پائیں گے جو کچھ
يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ
عمل کرتے تھے اور بنا لیا موسیٰ کی قوم نے اس کے پیچھے
مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا
اپنے زیوروں سے بچھڑا ایک بدن کہ اس میں گائے کی آواز تھی کیا نہ دیکھتے
اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اتَّخَذُوْهُ
یہ کہ نہ بولتا ہے ان سے اور نہ راہ دکھاتا ہے ان کو راستہ پسند بنا لیا اس کو
وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَلَمَّا سُقِطَ فِيْۤ اَيْدِيْهِمْ
اور وہ تھے بے انصاف اور جب پشیمان ہوئے
وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ
اور سمجھے کہ ہم بے شک گمراہ ہوئے کہنے لگے اگر نہ
يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ
رحم کرے ہم پر ہمارا رب اور نہ بخشے ہم کو تو ہے شک ہم
الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ
تباہ ہوں گے اور جب لوٹا موسیٰ اپنی قوم میں
غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ
غصہ میں بھرا ہوا افسوس سے بولا کیا بری نیابت کی تم نے میری
بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ
میرے بعد کیوں جلدی کی تم نے اپنے رب کے حکم سے اور ڈال دیں تختیاں

صور پائے۔ اصل بات یہ تھی کہ ذرا سی حیرت و فکر کی دیر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اس قدر ندرت طلب ہیں آخر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان کی غیر حاضری میں ان کی قوم اجنبی پر گر پڑے۔ اور ان کو اتنا بھی نہ سوجھے کہ ان کا معبود کیونکر ہو سکتا ہے۔ اور کیونکر ان کی قوم اس کی پرستش کرنے لگی۔ اور ان کے ہارون نبی اللہ کے ہوتے ہوئے ایسا کام کیونکر ہو گیا۔ اور ہارون نبی اللہ کیونکر اس کی پرستش پر راضی ہو گئے۔ اور ان کو اتنا بھی نہ سوجھا

وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ
اور پکڑا سر اپنے بھائی کا کھینچتا تھا اس کو اپنی طرف کہا اے ماں کے بیٹے
اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۪ فَلَا
کہ لوگوں نے مجھ کو کمزور سمجھا اور قریب تھے کہ مجھ کو مار ڈالیں سو
تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ
تم مت ہنساؤ مجھ پر دشمنوں کو اور نہ ملاؤ مجھ کو
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا
ظالموں میں ۱۵۰ بولا اے میرے رب بخش دے مجھ کو اور میرے بھائی کو اور ہم کو
فِيْ رَحْمَتِكَ ۚ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ اِنَّ
اپنی رحمت میں اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ۱۵۱ البتہ
الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ
جن لوگوں نے پکڑا بچھڑے کو ضرور پہنچے گا ان کو غصہ
رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي
اپنے رب کا اور ذلت دنیا کی زندگی میں اور ہم یہی سزا دیتے ہیں
الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا
بناوٹ والوں کو ۱۵۲ اور جنہوں نے کیے برے کام پھر توبہ کی
مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا
اس کے بعد اور ایمان لائے تو تیرا رب بعد توبہ کے
لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى
بخشنے والا مہربان ہے ۱۵۳ اور جب تھم گیا موسیٰ کا
الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖ وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى
غصہ تو اس نے اٹھا لیا تختیوں کو اور جو ان میں لکھا ہوا تھا راہ اور ہدایت

ع ۱۹

(آیت ۱۵۰) انہ کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔ (آیت ۱۵۱) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۵۲) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۵۳) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۵۴) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۵۵) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۵۶) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۵۷) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۵۸) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۵۹) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۶۰) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۶۱) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۶۲) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۶۳) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۶۴) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۶۵) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۶۶) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۶۷) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۶۸) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۶۹) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۷۰) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۷۱) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۷۲) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۷۳) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۷۴) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۷۵) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۷۶) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۷۷) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۷۸) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۷۹) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۸۰) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۸۱) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۸۲) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۸۳) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۸۴) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۸۵) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۸۶) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۸۷) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۸۸) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۸۹) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۹۰) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۹۱) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۹۲) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۹۳) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۹۴) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۹۵) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۹۶) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۹۷) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۹۸) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۱۹۹) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۰۰) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۰۱) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۰۲) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۰۳) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۰۴) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۰۵) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۰۶) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۰۷) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۰۸) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۰۹) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۱۰) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۱۱) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۱۲) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۱۳) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۱۴) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۱۵) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۱۶) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۱۷) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۱۸) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۱۹) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۲۰) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۲۱) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۲۲) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۲۳) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۲۴) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۲۵) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۲۶) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۲۷) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۲۸) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۲۹) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۳۰) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۳۱) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۳۲) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۳۳) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۳۴) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۳۵) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۳۶) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۳۷) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۳۸) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۳۹) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۴۰) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۴۱) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۴۲) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۴۳) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۴۴) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۴۵) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۴۶) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۴۷) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۴۸) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۴۹) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۵۰) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۵۱) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۵۲) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۵۳) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۵۴) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۵۵) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۵۶) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۵۷) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۵۸) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۵۹) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۶۰) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۶۱) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۶۲) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۶۳) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۶۴) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۶۵) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۶۶) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۶۷) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۶۸) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۶۹) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۷۰) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۷۱) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۷۲) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۷۳) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۷۴) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۷۵) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۷۶) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۷۷) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۷۸) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۷۹) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۸۰) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۸۱) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۸۲) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۸۳) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۸۴) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۸۵) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۸۶) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۸۷) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۸۸) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۸۹) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۹۰) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۹۱) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۹۲) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۹۳) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۹۴) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۹۵) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۹۶) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۹۷) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۹۸) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام نے اپنے کو ماں کا بیٹا کہا۔

(آیت ۲۹۹) ان کے ایک معنی ہیں ماں کی سگی اولاد ہونے کے لحاظ سے اور اسی لحاظ سے ہارون علیہ السلام

وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَ
اور رحمت ان کے واسطے جو ڈرتے ہیں
اخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا
چن لے موسیٰ نے اپنی قوم میں سے ستر مرد ہمارے وعدہ کے واسطے
فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ
پھر جب ان کو زلزلہ نے پکڑا بولا اے رب میرے اگر تو چاہتا تو
اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ
پہلے ہی ان کو اور مجھ کو ہلاک کرتا کیا ہم کو ہلاک کرتا ہے اس کام پر جو
السُّفَهَآءُ مِنَّا اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ
بیوقوفوں نے ہم میں سے نہیں یہ مگر آزمائش تیری بہکاتا ہے
بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اَنْتَ وَلِيُّنَا
اس سے جس کو تو چاہے اور رستہ دکھائے جس کو چاہے تو ہی ہے ہمارا حمایتی اور والی
فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾
سو بخش دے ہم کو اور رحم کر ہم پر اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے تو
وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
اور لکھ دے ہمارے لئے اس دنیا میں بھلائی اور آخرت میں
اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ
ہم نے رجوع کیا تیری طرف فرمایا میرا عذاب میں آتا ہوں جس پر
اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۭ فَسَاَكْتُبُهَا
چاہوں اور میری رحمت شامل ہے ہر چیز پر سو میں اس کو لکھوں گا
لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ
ان کے لئے جو ڈرتے رکھتے ہیں اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور جو

منزل ۲

ماننے گے۔ (منہ) ف۱۵۴ جب ان کے اس معاند اور گستاخانہ مطالبہ پر اللہ تعالیٰ نے ایک خطرناک زلزلے سے ان کو ہلاک کر دیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے معافی کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ اے اللہ اگر تو چاہتا تو ان کو بھی اس سے پہلے ہی فرعون کے ساتھ قوم کی بھی اس سزا میں گرفتار کر دیتا۔ جب پہلے تو نے مہربانی فرمائی اور موسیٰ کو نبوت و شہادت سے نوازا تو اب ان نادانوں کی بیہودہ حرکتوں کی وجہ سے ہم کو ہلاک نہ فرما یعنی خدا وند تعالیٰ انہا کہ ہم قبل ذلک فرعون بغرقہ انہا کہ وبرا نغراقہ فی البحر و نجوہ بعد ما غرقت علیہ فلم تھلکہ وانزلہم الآن بکفار ہم من قبل بجزیۃ عن ید کرمانک (روح صفحہ ۱۰۳) ف۱ یعنی جس کو چاہوں عذاب دے سکتا ہوں لیکن میری رحمت اس سے بڑی اور زیادہ ہے اور اسکی کوئی انتہا نہیں اور وہ ہر مخلوق پر حاوی ہے عمم ای لا نہایۃ لہا فہی تعم من دخل فیہا او تعجز منہ۔ (فتح الرحمن صفحہ ۱۰۰) یا عذاب نہیں کہ ہر مخلوق کو شامل ہے۔ ف۱ اب ایمان ان لوگوں کا ذکر فرمایا جو اللہ کی رحمت کے مستحق ہیں۔ یعنی وہ تمام لوگ جو ان صفات کے ساتھ متصف ہوں گے وہی اس رحمت کے مستحق ہیں اور زکوٰۃ دینے میں ہر زکوٰۃ کی تخصیص اس لئے فرمائی

کہ وہ یہود و نصاریٰ خاتمی تھی یہودی علماء اور ہر مختلف فرقوں سے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنانے کے لئے نہایت مشکل تھا۔ مگر اپنے پاس سے دینا ان کے لئے نہایت سہل تھا۔

موضح قرآن ف۱ اللہ موسیٰ نے کہا تھا رحمتی وسعت کل شیء سو اس سے ثابت ہوا کہ موسیٰ نے جب حق تعالیٰ سے دیدار مانگا تو یہ مراد نہ تھی جو اب ہم نے دیکھی کہ ہم کو دیکھنا نہیں اس سے ان پر کچھ گمراہی نہ آئی اور اب اہل کتاب اور ہم کو حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت ملا۔ (منہ)

فتح الرحمن ف۱ یعنی ہمارا کوئی فعل اور عبادات تو وسیلہ اور ذریعہ نجات کا نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ہم عبادات کنندگان کا شمار ہم میں ہے۔ لہٰذا ہم تیری رحمت کے محض فضل و موہبت سے امیدوار ہیں۔ ف۲ یعنی اور آخرت

هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ

ہماری باتوں پر یقین رکھتے ہیں ﴿۱۵۶﴾ وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں

الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ

اس رسول کی جو نبی ہے امی ہے کہ جس کو پاتے ہیں

مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ

لکھا ہوا اپنے پاس توریت اور انجیل میں

يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ

وہ حکم کرتا ہے ان کو نیک کام کا اور منع کرتا ہے برے کام سے

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ

اور حلال کرتا ہے ان کے لئے ستھری چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر ناپاک چیزیں

وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ

اور اتارتا ہے ان پر سے وہ بوجھ اور وہ قیدیں جو

عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَ

ان پر تھیں سو جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس کی تعظیم کی اور اس کی مدد کی اور

اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ

تابع ہوئے اس نور کے جو اترا اس کے ساتھ تو وہی لوگ ہیں

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

مراد کو پہنچے ﴿۱۵۷﴾ تو کہہ اے لوگو میں رسول ہوں اللہ کا

اِلَيْكُمْ جَمِيْعَۨا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

تم سب کی طرف جس کی حکومت ہے آسمانوں اور زمین میں

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ

کسی کی بندگی نہیں اسی کے حوا وہی جلاتا ہے کہ لاتا ہے سو ایمان لاؤ اللہ پر اور

ع ۱۹

مرسل ۲

ہوں کہ میرا کوئی شریک نہیں۔ اور میں اس کا بندہ ہوں۔ اور اس کی طرف سے تمہارے پاس رسول بن کر آیا ہوں۔ اور میرا نام محمد ہے۔ (ابن جریر) ﴿۱۵۶﴾ وہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ جنکا حکم اور دنیا سے اٹھ جانے کے بعد بھی ان کی امت کے لئے ویسا ہی ہے جیسا کہ ان کے زمانہ میں تھا۔ اور جس طرح ان کے زمانہ میں ان کی اطاعت فرض تھی اسی طرح اب بھی ہے۔ اور جس طرح ان کے زمانہ میں ان کی مخالفت موجب عذاب

(والاعراف ع ۲۰ ۲۱) وهو القرآن وسماه نورا لظهوره فی نفسه بأعجازه واظهاره لغیره من الاحکام الخ (مدارک ج ۲ ص ۹۶) اس لئے یہاں قرآن کے لئے لفظ نور مجازاً استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی لفظ نور استعارۃً استعمال ہوا ہے اور لفظ نور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی تفسیر منقول ہے۔ اس لئے لفظ نور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی پیروی کرنا اور حرف قرآن کے مواقف سے ۱۵۶ پہلے (اگر فرمایا) بھی تو یہاں بھی حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہا السلام نے اس جلیل القدر پیغمبر کی ذات بابرکت کی اس امت کے بعد حضور علیہ السلام کو نوازا ہی رسالت کا اعلان کرنے کا حکم فرمایا۔ **۱۵۶ وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۚ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۚ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ۚ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۚ وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ۝ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ۚ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۡ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا** (اعراف ع ۱۹ ۲۰)

ترجمہ اس سے معلوم ہوا کہ موسیٰ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے لئے عہد کیا گیا تھا۔ آنحضرت علیہ السلام پر ایمان لانے کے لئے عہد لیا گیا تھا۔ تفسیر ۱۵۶ یہ آنحضرت علیہ السلام کے بارہ نقیب تھے۔ ان بارہ نقیبوں میں سے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو بارہ حصے عطا فرمائے تھے۔ ان بارہ نقیبوں کی اولاد بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے۔ یہاں سے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو بارہ حصے عطا فرمانے کا ذکر ہے۔ قوم بارہ قبیلوں پر منقسم تھی۔ ہر قبیلہ میں اللہ کا نبی مبعوث ہوتا تھا۔ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۭ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـــَٔتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

ترجمہ اور ہم نے موسیٰ کو وحی بھیجی جب اس کی قوم نے اس سے پانی مانگا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مار۔ پس اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر قبیلے نے اپنا گھاٹ جان لیا۔ اور ہم نے ان پر بادلوں کا سایہ کر دیا اور ان پر من و سلویٰ اتارا۔ کھاؤ ستھری چیزیں جو ہم نے تمہیں روزی دی ہیں اور انہوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا۔ لیکن اپنا ہی نقصان کرتے رہے اور جب ان سے کہا گیا کہ بسو اس شہر میں اور کھاؤ اس میں سے جہاں سے چاہو اور کہو گناہ معاف ہو اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو۔ ہم تمہارے گناہ معاف کر دیں گے۔ ہم نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے۔

۱۵۷ اس آیت کی تفسیر سورۂ بقرہ میں گزر چکی ہے۔ ملاحظہ ہو۔ **۱۵۸** اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کے لوگ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانے کے مکلف تھے۔ **۱۵۹** یہ آنحضرت علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے۔ اس آیت کی تفسیر سورۂ بقرہ میں گزر چکی ہے۔ ملاحظہ ہو۔ **۱۶۰** اس آیت کی تفسیر سورۂ بقرہ میں گزر چکی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

مرجع قرآن وہی لوگ تھے کہ جب حضرت تک پہنچے تو ایمان لائے جیسے عبداللہ بن سلام۔

حَيْثُ شِئْتُمَا وَقُولُوا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ
جہاں سے چاہو اور کہو گیہوں میں سے اور داخل ہو دروازے میں

نَغْفِرْ لَكُمْ خَطِيٰٓتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ
بخشیں گے تمہارے گناہ ہم زیادہ دیں گے

الْمُحْسِنِيْنَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ
نیکی کرنے والوں کو پھر بدل دیا ان ظالموں نے

قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ
بات اور جو کہی تھی ان سے پھر بھیجا ہم نے ان پر

رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝ وَسْـَٔـلْهُمْ
عذاب آسمان سے بدلہ ان کی بے انصافی کا اور پوچھ ان سے

عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ
گاؤں کا جو تھا دریا کے کنارے جب وہ بے حکمی کرتے تھے

فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ
ہفتہ کے دن جب ہفتہ کے دن ان کے سامنے آتی تھیں مچھلیاں

شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۚ كَذٰلِكَ
پانی پر ابھری ہوئی اور جس دن ہفتہ کا دن نہ ہوتا نہ آتی تھیں ان کے سامنے یوں

نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ وَاِذْ قَالَتْ
ہم آزماتے تھے ان کو بدلہ اس بے حکمی کا جو کرتے تھے اور جب کہا

اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ
ایک فرقہ ان میں سے کیوں نصیحت کرتے ہو لوگوں کو جن کو اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا

مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ قَالُوْا مَعْذِرَةً
عذاب دینے والا ہے سخت عذاب کہا سمجھانا

اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ
تمہارے رب کے آگے اور شاید وہ ڈریں پھر جب بھول گئے جو نصیحت ان کو کی تھی

اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْۗءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ
تو ہم نے بچا لیا جو منع کرتے تھے برائی سے اور پکڑ لیا جو

ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۢ بَـِٕيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ فَلَمَّا
ظالم تھے سخت عذاب میں بدلہ اس بے حکمی کا جو کرتے تھے پھر جب

عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً
سرکشی کی اس کام سے جس کی ان کو ممانعت تھی ہم نے کہا ان کو ہو جاؤ

خٰسِـِٕيْنَ ۝ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى
بندر ذلیل اور جب سنا دیا تیرے رب نے کہ البتہ بھیجتا رہے گا ان پر

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ
قیامت تک جو دکھ دیتا رہے گا ان کو برا عذاب بیشک تیرا رب

لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَقَطَّعْنٰهُمْ
جلد سزا دیتا ہے اور بیشک وہ بخشنے والا ہے مہربان اور ہم نے ان کو

فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ
ٹکڑے ٹکڑے کر دیا زمین میں کئی فرقے کئی ان میں نیکوکار اور کئی ان میں

وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝
اور آزمایا ہم نے ان کو بھلائیوں سے اور برائیوں سے شاید وہ باز آئیں

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ
پھر پیچھے ان کے ایسے لوگ ہوئے کہ وارث ہوئے کتاب کے لیتے ہیں

عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ
مال اس ادنیٰ دنیا کا اور کہتے ہیں ہم کو بخش دیا جائے گا اور اگر ویسا ہی مال

عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ۭ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ
پھر آ ملے تو اس کو لے لیں کیا نہیں لیا گیا ان سے عہد

الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا
کتاب کا کہ نہ کہیں اللہ پر مگر سچ اور پڑھ چکے ہیں

مَا فِيْهِ ۭ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا
جو اس میں ہے اور گھر پچھلا بہتر ہے ان کو جو ڈرتے ہیں کیا پھر

تَعْقِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ
تم سمجھتے نہیں اور جو لوگ مضبوط پکڑتے ہیں کتاب کو اور قائم رکھتے ہیں نماز

اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ
ہم ضائع نہیں کرتے ثواب سنوارنے والوں کا اور جب اٹھایا ہم نے پہاڑ

فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا
ان کے اوپر جیسا کہ وہ سائبان ہے اور سمجھے کہ وہ گرا پڑتا ہے ان پر لو

مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝
جو ہم نے تم کو دیا زور سے اور یاد رکھو جو کچھ اس میں ہے شاید تم بچو

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
اور جب نکالی تیرے رب نے اولاد آدم کی پیٹھ سے ان کی اولاد

وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۚ
اور ان کو گواہ کیا ان کی جانوں پر کہ میں نہیں ہوں تمہارا رب سب نے کہا ہاں

شَهِدْنَا ۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا
ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن ہم کو خبر نہ تھی اس

غٰفِلِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ
سے کہ شرک کیا ہمارے باپ دادوں نے ہم سے پہلے

وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ
اور ہم ہیں پیچھے کی اولاد ان کی پھر کیا تو ہلاک کرتا ہے ہم کو بدلہ اس کام کا

الْمُبْطِلُوْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝
جو کیا غلط کاروں نے اور یوں ہم بیان کرتے ہیں آیتیں اور شاید وہ باز آئیں

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ
اور سنا ان کو احوال اس شخص کا جس کو ہم نے دیں نشانیاں اپنی پھر وہ نکل گیا

مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا
ان سے پھر پیچھے لگا اس کے شیطان پھر ہو گیا گمراہوں میں اور اگر ہم چاہتے

لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ
تو بلند کرتے اس کو ان نشانیوں سے لیکن وہ تو زمین کی طرف جھک پڑا اور پیچھے ہو لیا

هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ
اپنی خواہش کے پس اس کا حال مثل کتے کے ہے اگر تو اس پر حملہ کرے زبان نکالے

اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
یا اس کو چھوڑ دے زبان نکالے یہ حال ہے ان لوگوں کا جنہوں نے

بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ سَاۗءَ
جھٹلایا ہماری نشانیوں کو سو تو بیان کر یہ حکایتیں شاید وہ سوچیں برا

مَثَلًا ۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا
حال ہے ان لوگوں کا جنہوں نے جھٹلایا ہماری نشانیوں کو اور اپنی جانوں پر

يَظْلِمُوْنَ ۝ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ
ظلم کرتے تھے جس کو اللہ راہ دکھائے وہی راہ پر ہے اور جس کو گمراہ کرے

فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا
سو وہی ہیں نقصان میں اور البتہ پیدا کیے ہم نے واسطے دوزخ کے بہت

مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۡ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ
جن اور آدمی ان کے دل ہیں کہ نہیں سمجھتے ان سے اور ان کے

اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ
آنکھیں ہیں کہ نہیں دیکھتے ان سے اور ان کے کان ہیں کہ نہیں سنتے ان سے

اُولٰۗىِٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝
وہ لوگ ہیں جیسے چوپائے بلکہ وہ بھٹکے ہوئے ہیں وہی لوگ ہیں بے خبر

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَذَرُوا الَّذِيْنَ
اور اللہ کے نام اچھے ہیں سو پکارو اس کو ان سے اور چھوڑ دو ان لوگوں کو

يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَاۗىِٕهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
جو کجی کرتے ہیں اس کے ناموں میں عنقریب بدلہ پائیں گے جو کچھ کرتے تھے

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝
اور ہم نے جو پیدا کیے ہیں ایک فرقہ ہے کہ راہ بتاتے ہیں سچ کی اور اسی سے انصاف کرتے ہیں

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا
اور جنہوں نے جھٹلایا ہماری نشانیوں کو ہم رفتہ رفتہ لے جائیں گے ان کو جہاں سے

يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝ اَوَلَمْ
وہ نہ جانیں اور میں ڈھیل دیتا ہوں ان کو بیشک میرا داؤ بڑا ہے کیا

يَتَفَكَّرُوْا ۭ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ
نہیں سوچتے کچھ نہیں ان کے رفیق کو جنون وہ تو نہیں مگر ڈر سنانے والا

مُّبِيْنٌ ۝ اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
صاف کہہ کر کیا نہیں دیکھتے انتظام آسمان اور زمین کا

وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ
اور جو کچھ پیدا کیا ہے اللہ نے ہر چیز کا اور یہ کہ شاید ہو چکا ہو

اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝
نزدیک ان کا وقت پھر کس بات پر اس کے بعد یہ ایمان لائیں گے

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۭ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ
جس کو گمراہ کرے اللہ پھر نہیں کوئی راہ دکھانے والا اس کا اور چھوڑتا ہے ان کو ان کی سرکشی میں

يَعْمَهُوْنَ ۝ يَسْـَٔـلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۭ قُلْ
بہکتے پھرتے ہیں تجھ سے پوچھتے ہیں قیامت کو کب ہے اس کا ٹھہرنا تو کہہ

اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ۭ
اس کا علم میرے رب کے پاس ہے اس کو ظاہر کرے گا اس کے وقت پر مگر وہی

ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۭ
بھاری ہے آسمان اور زمین میں نہ آئے گی تم پر مگر اچانک

يَسْـَٔـلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ
تجھ سے پوچھتے ہیں گویا تو اس کی تلاش میں ہے تو کہہ اس کا علم

اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ
اللہ کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے تو کہہ میں اختیار نہیں رکھتا

لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ
اپنے نفع کا اور نقصان کا مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں

اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْۗءُ ۭ
جانتا غیب کی بات تو بہت سا فائدہ اٹھا لیتا بھلائی کا اور مجھ کو کوئی برائی نہ پہنچتی

اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ
میں تو نہیں مگر ڈر سنانے والا اور خوشی دینے والا ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں وہی ہے جس

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ
نے پیدا کیا تم کو ایک شخص سے اور بنایا اسی سے اس کا جوڑا تاکہ

اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ
اس سے آرام پائے پھر جب صحبت کی مرد نے عورت سے تو اس کو حمل رہا ہلکا سا پھر چلتی پھرتی رہی اس حمل سے

فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا
پھر جب بوجھل ہوئی دعا کی اللہ سے جو رب تھا دونوں کا کہ اگر تو دے ہم کو بچہ

لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا
تو ہم ضرور شکر کریں گے پھر جب دیا ان کو بچہ تو دونوں

لَهٗ شُرَكَاۗءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝
ٹھہرانے لگے اس کے شریک اس بچہ میں جو دیا تھا ان کو سو اللہ بلند ہے اس سے جو شریک ٹھہراتے ہیں

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـــًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ وَلَا
کیا شریک ٹھہراتے ہیں جو کچھ پیدا نہیں کرتا کچھ اور وہ خود پیدا کیے ہوئے ہیں اور نہیں

يَسْتَطِيْعُ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝ وَاِنْ
ان کو کچھ مدد دینے کا اور نہ اپنی جانوں کو مدد دیں اور اگر

تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ۭ سَوَاۗءٌ عَلَيْكُمْ
تم بلاؤ ان کو راہ کی طرف تو تمہارا کہا نہ کریں برابر ہے تم پر

اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ
چاہے بلاؤ ان کو چاہے تم چپ رہو بیشک جن کو تم پکارتے ہو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا
اللہ کے سوا وہ بندے ہیں تمہارے جیسے پکارو ان کو پھر چاہیے کہ جواب دیں

لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ
تمہارا اگر تم سچے ہو کیا ان کے پاؤں ہیں کہ چلتے ہیں ان سے یا

لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ
ان کے ہاتھ ہیں کہ پکڑتے ہیں ان سے یا ان کی آنکھیں ہیں کہ دیکھتے ہیں ان سے یا

لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَاۗءَكُمْ ثُمَّ
ان کے کان ہیں کہ سنتے ہیں ان سے تو کہہ بلا لو اپنے شریکوں کو پھر

كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ
کرو میرا داؤ پھر مجھ کو مہلت نہ دو بیشک میرا حامی اللہ ہے جس نے اتارا

الْكِتٰبَ ۚ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ
کتاب اور وہ حمایت کرتا ہے نیکوکاروں کی اور جن کو تم پکارتے ہو

مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝
اس کے سوا وہ نہیں مدد دینے کا تمہاری اور نہ اپنی جانوں کو مدد دیں

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ۭ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ
اور اگر تم بلاؤ ان کو راہ کی طرف تو نہ سنیں اور تو دیکھے ان کو

اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ
تیری طرف کہ وہ تجھ کو دیکھتے ہیں اور وہ کچھ نہیں سوجھتا تجھ کو تو درگزر کر اور حکم کر

وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ
بھلائی کا اور کنارہ کر بیوقوفوں سے اور اگر تجھ کو شیطان

نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ
کوئی چوکا دے تو اللہ کی پناہ لے بیشک وہ سنتا ہے جانتا ہے بیشک جو لوگ

اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰۗىِٕفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ
ڈرتے ہیں جب پہنچتا ہے ان کو کوئی خیال شیطان کی طرف سے چونک پڑتے ہیں پھر یکایک

مُّبْصِرُوْنَ ۝ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا
ان کو سوجھ آ جاتا ہے اور ان کے بھائی ان کو کھینچتے ہیں گمراہی میں پھر

يُقْصِرُوْنَ ۝ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۭ
نہیں روکتے اور جب تو نہ لائے ان کے پاس کوئی نشانی کہتے ہیں کیوں نہ بنا لی تو نے

قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ
تو کہہ میں تو پیروی کرتا ہوں اسی کی جو حکم آتا ہے مجھ کو اپنے رب سے یہ سمجھ کی باتیں ہیں

مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا قُرِئَ
تمہارے رب سے اور ہدایت اور رحمت ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اور جب پڑھا جائے

الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝
قرآن تو کان لگا کر سنو اس کو اور چپ رہو شاید تم پر رحم ہو

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ
اور یاد کر اپنے رب کو دل میں عاجزی سے اور ڈر سے اور بے آواز نکلے

مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝
زبان سے صبح اور شام اور مت ہو غافلوں میں

اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ
بیشک جو فرشتے تیرے رب کے پاس ہیں وہ نہیں غرور کرتے اس کی بندگی سے

وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۝
اور اس کی پاکی بولتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں

ف ۱ اس رکوع میں بنی اسرائیل کی سرکشی اور بے حکمی کا حال بیان فرمایا ہے۔ ف ۲ یعنی ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار کرنا ان پر حرام تھا اور مچھلیاں اس دن بہت آتی تھیں اور دوسرے دن نہیں آتی تھیں۔ ف ۳ یعنی ان کی بے حکمی کی سزا میں ان کو بندر بنا دیا۔ ف ۴ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۵ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۶ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۷ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۸ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۹ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۱۰ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۱۱ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۱۲ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۱۳ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۱۴ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۱۵ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۱۶ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۱۷ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۱۸ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۱۹ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۲۰ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۲۱ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۲۲ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۲۳ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۲۴ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۲۵ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۲۶ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۲۷ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۲۸ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۲۹ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۳۰ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۳۱ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۳۲ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۳۳ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۳۴ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۳۵ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۳۶ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۳۷ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۳۸ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۳۹ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۴۰ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۴۱ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۴۲ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۴۳ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۴۴ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۴۵ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۴۶ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۴۷ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۴۸ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۴۹ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۵۰ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۵۱ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۵۲ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۵۳ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۵۴ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۵۵ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۵۶ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۵۷ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۵۸ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۵۹ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۶۰ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۶۱ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۶۲ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۶۳ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۶۴ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۶۵ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۶۶ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۶۷ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۶۸ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۶۹ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ف ۷۰ یعنی ان کو ہلاک کرنے والا ہے ی

إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٦٤﴾ فَلَمَّا نَسُوا مَا
(اپنے) رب کے (سامنے) اور تاکہ وہ ڈریں ف پھر جب وہ بھول گئے جو
ذُكِّرُوا بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ
ان کو سمجھایا گیا تھا تو بچالیا ہم نے ان کو جو منع کرتے تھے
السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ
برے کام سے اور پکڑا
بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿١٦٥﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَن مَّا
(سب) ان کو (اپنی) بدکرداری کے سبب پھر جب بڑھ گئے سرکشی سے اس (کام) سے جس
عُنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ﴿١٦٦﴾ وَإِذْ
سے کہ روکے گئے تھے ہم نے ان کو جو کہ ہو جاؤ بندر ذلیل ف اور (یاد کرو) جب
تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
خبردار کر دیا تیرے رب نے کہ البتہ ضرور بھیجتا رہے گا وہ ان پر قیامت کے دن تک ط
مَن يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۗ إِنَّ رَبَّكَ
جو ان کو چکھائے برا عذاب بیشک تیرا رب
لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٦٧﴾
جلد عذاب کرنے والا ہے اور وہ البتہ بخشنے والا مہربان ہے ق
وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أُمَمًا ۖ مِّنْهُمُ الصَّالِحُونَ
اور متفرق کر دیا ہم نے ان کو ملک میں فرقے فرقے کچھ ان میں نیک
وَمِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ ۖ وَبَلَوْنَاهُم بِالْحَسَنَاتِ وَ
اور کچھ اور اس کے برعکس اور ہم نے ان کو آزمایا (کئی طریقوں میں اور
السَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿١٦٨﴾ فَخَلَفَ مِن
(اچھی) حالتوں میں تاکہ وہ پھر آئیں ق پھر ان کے پیچھے

مَوْضِعُ قُرْآن ف ان میں تین فرقے ہوئے، ایک تو کفر کرنے والے مٹ گئے جانے ہوئے ایک تھا کہ کفر کرنا چھوڑ بیٹھے لیکن وہ جنتے نہ تھے ق انکار کرنے والوں نے انکار کر خوشیوں سے عید منانا چھوڑ دیا اور جن میں دو اطاعتی ایک ان میں تھے کچھ دوسروں کی آواز شنی بند کر دیے دیکھا پھر بھی بند رہ دو آدمیوں کو کہ جو اپنے تئیں اپنے ڈرانے والوں کے ہاتھوں سے چھٹے ہوئے دیکھ کر بڑے حیران ہوئے تھے ق توبہ ہے میں فرمایا تھا کہ جب تم کو بہت چھوڑ دے گے تو ہم برادر بنے سے سلط ہو گئے چھوٹے تک تو جہل، جھوٹے اعذار کر کر کیں کی حکومت نہیں بھر کی رعیت ہیں۔ ق بنی کی دولت ہم ہوئی تو آپس کی مخالفت سے بروف خلق گئے اور مذہب مختلف پیدا ہوئے یہ احوال امت کے ہوئے کہ یہ سب کچھ ہوگا۔ حدیث میں فرمایا ہے کہ اس امت میں بھی ایسے بندر اور سور ہو جاویں گے۔ اللہ کریم ہی سے بناہ دے۔

فتح الرحمٰن فی ترجمۃ القرآن، از شیخ الہند محمود حسن دیوبندی، مرتبہ شیخ محمد اکرم، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، گوجرانوالہ، ص ۲۰۰

بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ
آگئے ۔ ناخلف ۔ جو وارث بنے کتاب کے ۔ لیتے ہیں ۔ اسباب
هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ
اس ۔ ادنیٰ (ذلیل) کو اور کہتے ہیں ۔ بخشا جائے گا ہم کو ۔ اور اگر
يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ۭ اَلَمْ يُؤْخَذْ
آجائے ان کو اسباب ویسا ہی ۔ لے لیں اس کو ۔ کیا نہیں لیا گیا
عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ
ان پر ۔ عہد کتاب ۔ کہ نہ کہیں ۔ کہ نہ کہیں ۔ اللہ پر
اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ۭ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ
مگر سچ ۔ اور پڑھ چکے ہیں جو اس میں ۔ اور گھر آخرت کا
خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ وَ
بہتر ہے ڈرنے والوں کے لئے ۔ کیا تم سمجھتے نہیں ۔ اور
الَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ
جو پکڑے ہیں مضبوط ۔ کتاب کو ۔ اور قائم رکھتے ہیں نماز کو
اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝ وَاِذْ نَتَقْنَا
بیشک ہم ضائع نہیں کرتے ثواب نیکی والوں کا ۔ اور جس وقت اٹھایا ہم نے
الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌ
پہاڑ ۔ ان کے اوپر ۔ مثل ۔ سائبان کے ۔ اور وہ سمجھے ۔ کہ وہ
بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ
گرے گا ۔ ان پر ۔ لو جو ہم نے دیا تم کو ۔ زور سے ۔ اور یاد رکھو جو
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ
تاکہ تم بچتے رہو ۔ اور جب نکالا رب تیرے نے ۔ بنی آدم کی

الاعراف ۷ ۔ ع ۱۹ ۔ صفحہ ۱۷۲

۱۷۵ اللہ کی کتاب کو خبیث دنیا کے عوض فروخت کر رہے ہیں ۔ اور ساتھ ہی یہ خوش بھی ہے کہ ہمیں اس گناہ پر گرفت نہیں ہوگی ۔ اس لئے کہ ان کا دعویٰ تھا کہ نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ۔ ۔ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ یعنی ایک طرف تو وہ اس گناہ کی مغفرت کے امیدوار ہیں اور دوسری طرف ان کا حال یہ ہے کہ اس کو بار بار بھی کیے جا رہے ہیں اور مسلسل دنیا کے عوض اللہ کی کتاب کو بیچنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے ۔ اگلی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے ان کے اس قول شنیع کا چار طریقوں سے رد فرمایا ہے

۱۷۶ یہود کے قول مذکور کے بطلان کی پہلی دلیل یہ ہے کہ میثاق، عہد یہ تھا کہ وہ اللہ کی طرف صرف حق بات ہی کو منسوب کریں، اور اپنی طرف سے غلط باتیں بنا کر اللہ کے ذمہ لگائیں ۔ اور وہ تورات پڑھتے ہیں اور یہ عہد ان کو خوب یاد ہے ۔ اس لئے ان کا فرض تھا کہ وہ اس عہد کو پورا کرتے مگر انہوں نے تھوڑے دنیا کی خاطر اللہ کا عہد توڑنا گوارا کر لیا ۔ آخرت ان کے لئے بہتر تھا ۔ اگر وہ اللہ سے ڈرتے اور عہد پر قائم رہتے ۔ ۔

۱۷۷ یہ میثاق پر قائم رہنے والوں کیلئے بشارت ہے اور اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو تورات کے عہد پر قائم ہے، اور اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور اس میں کسی قسم کی تحریف وغیرہ کے مرتکب نہیں ہوئے ۔ اور دوسرے اسلام قبول کرنے والے ہیں وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۔ ۔ ۔

مِنۡ ظُهُوۡرِهِمۡ ذُرِّيَّتَهُمۡ وَاَشۡهَدَهُمۡ عَلٰٓى
جنتوں سے اولاد کو اور گواہ کر لیا ان کو
اَنۡفُسِهِمۡ اَلَسۡتُ بِرَبِّكُمۡ ؕ قَالُوۡا بَلٰى ۛۚ شَهِدۡنَا ۛۚ
ان کی جانوں پر کیا نہیں ہوں تمہارا رب ہم نے کہا ہاں ہم گواہ ہوئے
اَنۡ تَقُوۡلُوۡا يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنۡ هٰذَا غٰفِلِيۡنَ ۙ
کہیں کہ کل قیامت میں کہ ہم کو تو اس کی خبر نہ تھی
اَوۡ تَقُوۡلُوۡۤا اِنَّمَاۤ اَشۡرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنۡ قَبۡلُ وَكُنَّا
یا کہیں کہ شرک کیا تھا ہمارے باپ دادوں نے ہم سے پہلے اور ہم تھے
ذُرِّيَّةً مِّنۡۢ بَعۡدِهِمۡ ۚ اَفَتُهۡلِكُنَا بِمَا فَعَلَ
ان کی اولاد ان کے پیچھے ہے تو ہم کو ہلاک کرتا ہے ہمارے کیے پر
الۡمُبۡطِلُوۡنَ ﴿۱۷۳﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمۡ
غلط چلنے والوں نے اور یوں ہم کھول کر بیان کرتے ہیں آیتیں اور
يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَاَ الَّذِىۡۤ اٰتَيۡنٰهُ
کہ کہیں وہ پھریں اور تو ان کو سنا حال اس شخص کا جس کو ہم نے دیں
اٰيٰتِنَا فَانۡسَلَخَ مِنۡهَا فَاَتۡبَعَهُ الشَّيۡطٰنُ فَكَانَ
اپنی آیتیں پھر وہ نکل گیا ان کو پھر اس کے پیچھے لگا شیطان تو وہ ہو گیا
مِنَ الۡغٰوِيۡنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَوۡ شِئۡنَا لَرَفَعۡنٰهُ بِهَا وَلٰـكِنَّهٗۤ
گمراہوں میں سے ﴿۱۷۵﴾ اور ہم چاہتے تو بلند کرتے اس کو ان چیزوں سے لیکن وہ
اَخۡلَدَ اِلَى الۡاَرۡضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ
رہا زمین کی طرف اور چلا اپنی خواہش کے پیچھے سو اس کا حال
كَمَثَلِ الۡكَلۡبِ ۚ اِنۡ تَحۡمِلۡ عَلَيۡهِ يَلۡهَثۡ اَوۡ تَتۡرُكۡهُ
جیسے کتا اس پر بوجھ لادے تو ہانپے اور چھوڑ دے

پیش کر کے ہر اولاد آدم سے یہ سوال کیا گیا جو بھی اس نے اللہ کے نبی کے خلاف زبان کھولی۔ اللہ نے اسکی ساری روحانیت سلب کر لی۔ تمام کائنات نازل ہوئے۔ ایمان محفوظ کر لیا گیا اور اسکی زبان منہ سے نکل کر سینے تک لگ گئی جس طرح شدت گریہ کی وجہ سے کتے کی زبان باہر نکل آتی ہے اور وہ ہانپنے لگتا ہے۔ اس لئے کہ اس کی زبان کو اٹھا کر واپس منہ میں رکھ دیا گیا تھا۔ **کَمَثَلِ** یعنی وہ موقف قرآن نے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی پشت سے نکالی اولاد اور ان کو اپنی ذات کا اقرار کروایا یعنی ہر اولاد آدم کے ساتھ یہ معاملہ ہوا ہے اب جو اللہ کی ربوبیت کا اقرار کرتے ہیں وہ اللہ کی نعمت ہے اور جو انکار کرتے ہیں وہ اللہ کی نعمت سے محروم ہیں۔ **کَمَثَلِ** یعنی وہ ہر زبان پر شہد جاری ہے کہ کائنات میں سارا جہان اللہ کی طرف سے ہے اور جو کوئی کسی کو دیتا ہے سوا اپنی فضل کے نہیں دیتا ہے اور شکر کیا ہے سوا اپنی فضل کے نہیں کرتا ہے۔

فتح الرحمٰن شہوت نفس، غالب ہوئی اور اس کی خواہش پر چلا یعنی معاصی کو ترک نہ کیا بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو علم دیا اور اس کو اطلاع دی اور اس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے افضل کیا اور اس کو اللہ کے فضل کی وجہ سے چاہیے تھا کہ اس کی اطاعت کرتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس کو بلند کرتے ایک سے بڑھ کر ایک درجہ میں اور ہم اس کو کسی غیر کی ہدایت نہ ہوتی تو اس زمین میں کہ ایک ایک اور بار بار آدمی کو اس کے اندھا نظیر کی دیدہ ہم ذات کے کرنے میں کیوں خیال ہے۔ اس آیتوں میں ہاتھ ہو کر کتے کی طرف اشارہ ہے جو ہمیشہ ہانپتا رہتا ہے اسی میں سے نظارہ ہے اس کے پاس اپنی کتاب کا علم تھا۔ وہ بہت تک نہ رہا اور اس کتاب کے پیچھے لگ گیا اور اس نے اپنی خواہش کے پیچھے لگ کر آیات الٰہی کو چھوڑ دیا۔ جب اللہ نے اس کو اپنی عالیشان آیات سے نوازا تھا اور اس کے ساتھ فرشتے اور مومنین بھی اس کے ساتھ تھے اس نے اپنے آپ کو بلند نہ کیا اگر وہ ایسا کرتا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اللہ کا لشکر اس کے ساتھ ہوتا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا ذکر بھی بلند ہوتا۔ اس نے اپنے آپ کو زمین کی طرف جھکا دیا اور اپنی خواہش کی پیروی کی۔ اس کی مثال کتے کی طرح ہے کہ اگر تو اس پر بوجھ لادے تو ہانپے اور اگر تو اس کو چھوڑ دے تو بھی ہانپے۔ اس کی مثال ایسے شخص کی طرح ہے جو اللہ کی آیات کو جھٹلاتا ہے۔ ہم اس کو آہستہ آہستہ ایسی جگہ سے پکڑیں گے جہاں سے وہ نہ جانتا ہو۔ اور میں ان کو ڈھیل دیتا ہوں بیشک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے اور

يَكْفُتْ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ
تو ہانپے یہ مثال ہے ان قوم والوں کی جنہوں نے جھٹلایا ہمارے حکموں کو

فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ سَآءَ
سو بیان کر یہ احوال تاکہ وہ دھیان کریں ف بری

مَثَلًا ۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ
مثال ہے ان لوگوں کی کہ جھٹلایا انہوں نے ہماری نشانیوں کو اور اپنا ہی

كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ
نقصان کرتے رہے کس کو اللہ رستہ دکھائے تو وہی ہے رستہ پانے والا

وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾ وَلَقَدْ
اور جس کو وہ بھلا دیں سو وہی ہیں ٹوٹے والے اور البتہ

ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ
پیدا کیے ہیں ہم نے واسطے جہنم کے بہت سے جن اور آدمی ان کے

قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ
دل ہیں ان سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں ان سے دیکھتے

بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۫ اُولٰٓئِكَ
اور کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں وہ

كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۫ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ
جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی زیادہ بہکے ہوئے وہی لوگ ہیں

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا
اور اللہ کے ہیں سب نام اچھے سو اس کو پکارو ان ناموں سے اور چھوڑ دو

الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا
ان کو جو کج راہ چلتے ہیں ان کے نامو میں وہ بدلہ پاویں گے

يَعْمَلُوْنَ ۲

ف ۱۷۵ یعنی ہم نے تو اس کو بڑا رتبہ دیا تھا اور اس کو ہمارے حکموں کا علم دیا تھا اور ہمارے رسول کو بھی اس کے پاس بھیجا تھا اور ہم نے اس پر حجت قائم کر دی تھی اور اس کو ہدایت کی راہ بتلا دی تھی اور ہم نے اس کو ہدایت کی راہ پر چلنے کی توفیق بھی

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ
اپنے کئے کو اور اور ان لوگوں میں کہ ہم نے پیدا کیے ہیں ایک گروہ ہے کہ راہ بتاتے ہیں حق کی
وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
اور اسی کے موافق انصاف کرتے ہیں اور جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو
سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾
ہم ان کو آہستہ آہستہ پکڑیں گے اس جگہ سے کہ ان کو خبر بھی نہ ہو گی
وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۭ
اور میں ان کو ڈھیل دوں گا بے شک میرا داؤ بڑا ہے کیا انہوں نے غور نہیں کیا
مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ
کہ ان کے رفیق کو کچھ بھی جنون نہیں وہ تو صاف ڈرانے والا ہے
مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾ اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ
صاف کیا انہوں نے سلطنت
وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ
اور زمین میں کو اور جو کچھ پیدا کیا اللہ نے ہر چیز اور اس میں کو
عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ
شاید کہ ہو چکا ہو نزدیک ان کا وعدہ پھر کس
حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ
بات پر ایمان لائیں گے جس کو اللہ
فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾
پھر کوئی نہیں راہ بتانے والا اور ان کو چھوڑ رکھتا ہے وہ سرکشی میں بھٹکتے پھریں
يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۭ قُلْ
تجھ سے پوچھتے ہیں قیامت کو کب ہے اس کا ٹھہرنا تو کہہ دے

ع ۱۲

کیا وہ ان میں غور نہیں کرتے۔ یہ نکتہ بھی دانائی اس قدر وقیع ہے کہ ان کو درکنار کرنا محال اللہ تعالیٰ کی حکمت و ربوبیت کو ناقص ہونا ہے اور کیا انہوں نے کبھی اس میں غور نہیں کیا کہ کہیں ان کی اجل موعود یا اجل عذاب قریب آ پہنچی ہو۔ اگر وہ قرآن پر ایمان نہیں لاتے تو اس کے سوا کس چیز پر ایمان لائیں گے جو ظرف قرآن ہو یعنی قرآن کے سوا اور کوئی محض کتاب پر ایمان نہیں لاتے جو ان کی نجات و فلاح کی ضامن ہو۔ اصل میں ان کی خطرناک مسخ اور ان کے سوء خاتمہ کی قوی وجہ یہ ہے کہ وہ اہل ہوا ہو چکے ہیں۔ ۱۲ منہ الواو للاستیناف هذا الحديث هو الصدق المحض وقيه نجاتهم دنیا و عقبیٰ تکذیب بصدق قول بحدیث غیرہ والمعنی انه لیس من طباع عبید القدیر ان یجاوز خلاء صاحبه بجزم سبحانه ۱۲ منہ ۱۸۵ تریب ہے جب آپ قیامت سے ڈرانے میں ٹوٹنے کے بجائے اللہ صمد و غنا کی وجہ سے سوال کرنے لگتے ہیں کہ وہ قیامت آئے گی کب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر قیامت کے کئی کئی سات طریقوں سے کئی گئی۔ یہاں طریقہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے جواب میں صاف کہہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم قیامت کی گو اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں کہ قیامت کب آئے گی۔ دوسرا طریقہ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ ۔ جب اس کا وقت آپہنچا تو وہ ضرور اس کو ظاہر فرما دیگا۔ تیسرا طریقہ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ زمین و آسمان میں قیامت کے علم کا معاملہ بہت اہم ہے۔ زمین و آسمان کی ساری مخلوق سے قیامت کا علم پوشیدہ ہے اور ہم ایک کی تمنا ہے کہ اس کا علم اس پر مکشف ہو جائے۔ او کما قال اعلم الملائكة والنبيين اجمعين شان الساعة ويتقن ان يجيئ الله عليها وليتق عليه خلقه اذا رايته ۱۲ منہ ۲۵۶ یہ علم اللہ کو ایسا حیث لم یعلموا وقت وقوعها ۱۲ منہ ۱۸۷ یہ تو ہمارا طریقہ تبلیغ ہے ورنہ اللہ تعالیٰ علیٰ قدیر ہے مشرکین قیامت کے بارے میں آپ سے

اس طرح سوال کرتے ہیں کہ گویا آپ اس کی تلاش و تجسس میں ہیں اور اس کا علم حاصل کر چکے ہیں اور اسے جانتے ہیں اگر یہ السوال عن امر ظاهر ۱۲ منہ ۱۸۸ بالجواب طریقہ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۔ جگہ ہے اگر آپ اعلان کر دیں کہ قیامت کا علم صرف اللہ ہی کے پاس ہے حتیٰ کہ اس نے قیامت کا علم تمام مخلوق سے پوشیدہ رکھا ہے کیونکہ حکمت تشریعیہ کا اقتضاء ایسی ہے اگر ان کو موت کے وقت کا علم قطعی ہو جائے تو بہت سے احکام معذوبہ کو بجا لاویں اور نہ کریں جس سے عذاب میں گرفتار ہوں اور اللہ تعالیٰ نے اس علم کو کسی نبی مرسل اور ملک مقرب پر بھی ظاہر نہیں فرمایا۔ وانما اخطأ سبحانه اهل السماء لاقتضاء الحكمة التشريعية ذلك فانه اوفق في الطاعة وازجر عن المعصية كما اخفاء الاجل المعلوم لكل احد ۱۲ منہ

موضح قرآن فی یعنی اٹکلے اپنے۔ وصف بتانے میں کہ رسالت میں وہ کیسے کیسے اور کیا کیا وصف ہیں بتائے۔ وکیف یعنی اللہ کو تو کیا کیا نہیں کہا کوئی کہتا ہے کہ اس کا بیٹا ہے کوئی کہتا ہے کہ ان کو کھوج ہے چلنے کا وہ نہیں جانتے۔ ۱۲ منہ مطلب ایسا جاننا ہے۔ **فط** یعنی شریر۔ **فط** یعنی کوشش کرنا اس کا ہے اور وہ اس کے حالات واقف ہیں۔

إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۚ
ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا
بَغْتَةً ۗ يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۖ قُلْ
إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا
يَعْلَمُونَ ﴿١٨٧﴾ قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا
إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ
لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ ۚ
إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿١٨٨﴾
هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ
مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّاهَا
حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ ۖ فَلَمَّا أَثْقَلَت

دی کی علم تو میرے رب ہی کے پاس ہے وہی کھول دکھائے گا اس کو اپنے وقت پر
وہ بھاری ہے اس کا بوجھ آسمانوں اور زمین میں نہیں آئے گی تم پر مگر اچانک
بخبر آئے تجھ سے پوچھتے ہیں گویا تو ہی اس کی تاک میں لگا ہوا ہے تو کہہ دے
اس کی خبر ہے خاص اللہ کے پاس لیکن اکثر لوگ نہیں
یعلمون ﴿١٨٧﴾ تو کہہ میں کو نہیں مختار اپنی جان کے بھلے کا اور برے
مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں جانتا غیب کی بات
تو بہت سا بھلا اپنا حاصل کر لیتا اور مجھ کو برائی کبھی نہ پہنچتی
میں تو یہی ڈر اور خوشخبری سنانے والا ہوں ایمان دار لوگوں کو
وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ایک جان سے اور اسی
جنس سے اس کا جوڑا بنایا کہ اس کے پاس آرام پائے پھر جب اپنے سے ملنا اس کو آسان ہوا
حمل رہا ہلکا سا حمل وہ چلتی پھرتی رہی اس کے ساتھ پھر جب وہ بھاری ہو گئی

فقال لهما الشيطان ... وظاهر الآيات انه عليه السلام لم يعلم وقت قيامها ولم يعلمه عليه الصلوٰة والسلام قبل الاجمال (روح ج ٩ ص ١٠٣) ﴿١٨٣﴾ يعنى قيامت كا علم تو اگر وہ نوبت بڑی بات ہے میں تو اپنے نفع و نقصان کا مالک بھی نہیں ہوں الا ماشاء اللہ یا استثناء منقطع ہے یعنی جو کچھ اللہ چاہے وہی ہوتا ہے۔ اس میں اشارہ ہے اس طرف کہ آپ کو علم قیامت سے علم غیب کا ثبوت نہیں ہوتا ہے (تکملہ ماشاء اللہ فی ذلک کان فاستثنا منقطع وهذا ابلغ فی اظهار العجز) ابو السعود ج ٣ ص ٢٠٣ ﴿١٨٤﴾ یعنی اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو اپنے کو تمام منافع حاصل کر لیتا اور تمام مضار سے بچ جاتا۔ اور مجھ کو کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ (اصل عبارت کچھ ایسی ہے کہ اگر میں غیب کا عالم ہوتا تو ہر وقت بھلائی ہی حاصل کرتا اور برائی سے بچتا رہتا) اس کا جواب یہ ہے کہ جب کہہ دیا کہ میں نہیں جانتا غیب کی بات تو وہ منافی ہوا علم غیب کا۔ اور جو کچھ ہوا کرے وہ منافی نہیں ہوتا علم غیب کا۔ (تفسیر حقانی) اور حاشیہ خیالی میں مذکور ہے علاوہ دیگر منافع اور سود سے دنیوی تکلیفیں مراد ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئی دنیوی منافع فوت ہوئے اور کئی دنیوی تکلیفیں آپ کو پہنچیں۔ (آئی ہی) آخرت کی بہ نسبت تو آپ کو تمام کمال حاصل تھی تو آخرت کے مضار سے بھی محفوظ تھے۔ لہٰذا اب بحمدہ تعالیٰ یہ اعتراض باطل ہو گیا کہ تمہارے علم کو (نعوذ باللہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم سے کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔ ﴿١٨٥﴾ دوسرے دلیل کے جواب کا حاصل یہ ہے کہ یہ دلیل ان لوگوں کے لئے ہو سکتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کی پیدائش بھی نباتات اور حیوانات کی طرح نر و مادہ کے ملاپ سے ہوئی تھی۔ (تفسیر حقانی) مگر ہم مسلمان ایسا نہیں کہتے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کی پیدائش کا طریقہ وہ نہیں ہے جو اولاد آدم کی پیدائش کا ہے۔ بلکہ ان کی پیدائش کا طریقہ وہ ہے جو فرشتوں کی پیدائش کا ہے۔ (تفسیر حقانی) اور اس طریقہ پر ان کی پیدائش کا ہونا ہمارے نزدیک ثابت

دَعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ
دونوں نے اپنے اللہ اپنے رب کو پکارا کہ ہم کو تندرست بچہ ملے تو ہم ضرور
مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ
شکر کرنے والوں میں سے ﴿۱۹۰﴾ پھر جب ان کو تندرست بچہ دیا تو دونوں نے اس
شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۱﴾
کے دینے میں اللہ کے شریک ٹھہرائے سو اللہ بلند ہے ان کے شرک سے ﴿۱۹۱﴾
اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۲﴾
کیا شریک بناتے ہیں اللہ کے ساتھ جو کچھ نہ پیدا کرے اور وہ خود پیدا کیے ہوئے ہیں ﴿۱۹۲﴾
وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ
اور نہ ان کو مدد دے سکیں اور نہ اپنی مدد کر سکیں
يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۳﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى
﴿۱۹۳﴾ اور اگر تم بلاؤ ان کو راہ کی بات کی طرف
لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ۭ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ
تو وہ تمہارا کہا نہ کریں گے تم پر برابر ہے خواہ تم ان کو بلاؤ
اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ
یا تم چپ رہو ﴿۱۹۴﴾ بیشک جن کو تم پکارتے ہو
دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا
اللہ کے سوا وہ بھی بندے ہیں تمہاری طرح سو تم پکار دیکھو ان کو چاہیے کہ تمہارا کہا کریں
لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ
اگر تم سچے ہو ﴿۱۹۵﴾ کیا ان کے پاؤں ہیں
بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ

مصرف

مصروف و آن ف اعطف کیجئے میں حقیقت آدم و حوا پر
کہ دونوں جو ہیں بڑا ابلیس ان میں ایک نیک

مروی ہے صورت شکل اور ذریت پیدا میں شاید کچھ ہوا ہے جب دونوں نے دعا کرنے لگے تب کہا کرتے دعا سے یہ حلال کر دیا ہے اس کا نام وہیب عبدالحارث شیطان کا نام تھا۔ وہی اس قصہ میں بہکانے والا تھا۔ یا یہ قصہ غلط ہے آیت میں تو دعوت کو فرمایا ہے تم ہو حوا کو کیسی کو قول و کرنا ان میں کیسے کو جو ہوا یا ہوں کیسے کو ہوں یہ معنی اللہ کو اور حضرت آدم میں اول جھوٹ بولنا ہے اس میں دو نمونہ تقریح ادا کے گئے ان میں نظر کیسے آتے ہیں صورت جانے والے کی تھی ۱۲ منہ الحق الرحمٰن ف امر تم کو تم مخلوق ہوا جو اعادہ شیطان بندہ ہوا دسواں نہ ادا ہوئے دعوں فرمانبردار ہوئے اور طرف عبادت کے ہوئے تم نہ ہوئے تم مثال ان موضع عزیز ہے تم الوہیت شرک میں اشارہ ان آیت معصوم اور معاونت کنند کہ ظاہر ہے اس کی ہوا ہے اس کا نام وہیب عبدالحارث شیطان کا نام تھا۔ آدم و حوا نے تو فصل استثنا نہیں میں ہوا اور ہوا ۱۲ منہ یہ تصور است حال آدمی کہ گزشتہ کے تحمل علت اغلاص درست کند و ظاہر ہے کہ فرمانبردار ماندہ و آسیب شرک کند و ترسیا و استہ کہ شرک در آسیب او ظہور چنانکہ بنی اسرائیل نام می نہند ۱۲ منہ یعنی کہ کچھ نہ کہا کرو یا آشنا سے ہوا ۱۲ منہ

يُبْصِرُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا قُلِ ادْعُوا
دیکھتے ہیں یا ان کے کان ہیں جن سے سنتے ہیں تو کہدے تم پکارو
شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنظِرُونِ ﴿١٩٥﴾ إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ
اپنے شریکوں کو پھر میرا داؤ کرو مجھ کو مہلت نہ دو بیشک میرا حمایتی
الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ﴿١٩٦﴾ وَ
جس نے اتاری کتاب اور وہ حمایت کرتا ہے نیک بندوں کی اور
الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ
جن کو تم پوجتے ہو اس کے سوا نہیں قدرت رکھتے مدد
وَلَا أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ﴿١٩٧﴾ وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ
کرنے کی اور نہ اپنی جان کی مدد کریں ۱۹۷ اور اگر تم ان کو بلاؤ
لَا يَسْمَعُوا ۖ وَتَرَاهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا
سیدھی راہ کو نہ سنیں اور تو دیکھے ان کو کہ تیری طرف تک رہے ہیں اور
يُبْصِرُونَ ﴿١٩٨﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ
سوجھتا کچھ نہیں ۱۹۸ عادت کر معاف کرنا اور کہہ بھلائی اور کنارہ کر
عَنِ الْجَاهِلِينَ ﴿١٩٩﴾ وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ
بیوقوفوں سے ۱۹۹ اور اگر تجھ کو چھیڑے شیطان
نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٠٠﴾
کچھ چھیڑ تو پناہ لے اللہ کی بیشک وہ سنتا جانتا ہے ۲۰۰
إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ
جو لوگ ڈر رکھتے ہیں جب چھو جاتا ہے ان کو کچھ خیال شیطان کا
تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ ﴿٢٠١﴾ وَإِخْوَانُهُمْ
تو چونک جاتے ہیں پھر کی وقت اللہ کو سوجھتا ہوتا ہے ۲۰۱ اور ان کے بھائی

منزل ۱

۱۹۵ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم تسلی ہے وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ الخ نزغ سے شیطان کا وسوسہ ڈالنا مراد ہے۔ یعنی میں نے جو احکام صادر کئے ہیں۔ اگر شیطان کی مخالفت کا وسوسہ ڈالنے کی کوشش کرے تو اللہ سے پناہ مانگیں۔ اس میں خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے مگر آپ کی امت سے بھی خطاب ہے۔ (از ابن کثیر) ۱۹۶ یعنی اللہ کا قبول کی ملت ہے اور بخشنا اس کا بھلے بوسوسہ اللہ ما الیلیق خاتم الصباۃ و باللہ منہ (مجموعہ رسائل حضرت الحمد ج ۲ ص ۵) میں ہے اِیَّاکَ اَعْنِیْ وَاسْمَعِیْ یَا جَارَۃُ میں فرمایا ہے اور قرینہ مقید مصرعہ یعنی چونکہ اللہ ہی سنتے والا اور جاننے والا ہے اس لئے اسی سے پناہ مانگو۔ ۱۹۹ طائف کا دوسرا رخ ہے۔ اللہ سے پناہ مانگنا متقی اور نیک لوگوں کا دستور ہے۔ جب ان کے دل میں کوئی شیطانی وسوسہ آتا ہے فوراً ہوشیار ہو جاتے ہیں اور غلط اور صحیح کو فوراً پہچان لیتے ہیں۔ ۲۰۰ یا نزغہ۔ (اَلْجَاءُ الْمَکَانِ) کی ضمیر محمد رشیاطین کی طرف راجع ہے۔ یَمُدُّوْنَھُمْ ضمیر مرفوع ہے شیاطین اور منصوب ہے اخوان الشیاطین مراد ہیں۔ یعنی کافروں کے ذکر کے بعد پھر شیاطین کا ذکر فرمایا کہ شیطین ان کو گمراہ کرنے میں لگے رہتے ہیں اور وہ اس میں کبھی کوتاہی نہیں کرتے۔ ۲۰۱ یعنی اگر

(باقی) ذوی کا کان ہوتا ہے وسوسہ شیاطین کی طرف سے جو کچھ (ذی) ذی سامانہیں شیاطین اس سے بچانے کا کچھ انتظام نہیں۔ (از ابن کثیر) ۲۰۲ یعنی اگر کافر آپ کی دعوت کو نہیں مانتے تو آپ رنج نہ کریں۔ ۲۰۳ یہاں قرآن مجید کی تعریف ہے اور اس پر عمل کرنے کی ترغیب کی گئی ہے اور اسی کو فوز و فلاح قرار دیا گیا ہے کیونکہ قرآن میں اللہ نے توحید اور شرک کے تمام اقسام مثلاً شرک فعلی اور شرک اعتقادی کو کھول کر بیان کر دیا اور شریعت کے تمام اصول واضح فرما دیئے۔ جنہیں اس آیت میں استعاذہ کرنے والوں کے لئے اللہ نے بیان فرمایا ہے۔ (از ابن کثیر) ۲۰۴ یعنی کافر جو آپ کی جان کے اور کار خیر میں کانٹا بنے ہوئے ہیں آپ کو چاہیے کہ ان کی شیطنت سے نہ گھبرائیں۔ اور اگر کبھی وقت شیطان طرف سے وسوسہ آئے تو اللہ کی پناہ مانگیں۔ اور ان کی طرف توجہ نہ کریں۔ (از ابن کثیر) ۲۰۵ یعنی قرآن میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ ۲۰۶ یعنی قرآن کی تلاوت کے وقت خاموش رہیں۔ (از ابن کثیر) ۲۰۷ یعنی اللہ کی یاد میں مشغول رہیں۔ ۲۰۸ یعنی فرشتے اللہ کی عبادت سے نہیں اکتاتے۔ ۲۰۹ یعنی اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ ۲۱۰ یعنی اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ ۲۱۱ یعنی اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ ۲۱۲ یعنی اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ ۲۱۳ یعنی اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

قَالَ اهْبِطُوْا ۹

يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ۝۲۰۲

وہ ان کو کھینچے چلے جاتے ہیں گمراہی میں پھر وہ کمی نہیں کرتے

وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْ

اور جب تو نہ لے کر لائے ان کو کوئی نشانی تو کہتے ہیں کیوں

لَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى

نہ جمع کر لایا تو اس کو اپنی طرف سے تو کہہ میں تو پیروی کرتا ہوں اس کی جو بھیجا حکم

اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَ

میری طرف میرے رب سے یہ سوجھ کی باتیں ہیں تمہارے رب کی طرف سے اور

هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۲۰۳ وَاِذَا

ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کو جو ایمان رکھیں اور جب

قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا

قرآن پڑھا جائے تو سنو اس کی طرف کان لگاؤ اور چپ رہو

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۲۰۴ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ

تاکہ تم پر رحم ہو اور یاد کر اپنے رب کو دل میں

تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ

گڑگڑاتا ہوا اور ڈرتا ہوا اور زبان سے جو پکارا کرے بولنے سے کم ہو

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝۲۰۵

صبح کے وقت اور شام کے وقت اور مت رہ بے خبر

اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ

بیشک جو لوگ تیرے رب کے نزدیک ہیں وہ غرور نہیں کرتے اس

عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۩ ۝۲۰۶

کی بندگی سے اور یاد کرتے ہیں اس کی پاکی اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں

ع ۱۳

قال العطاء ۔ ۔ ۔ ذکر حق پر کیوں نماز فرض ہوئی

۲۰۶ اسم موصول ہے جو مراد ہے مقربین فرشتے اور آدمیں۔ اور اللہ کے قرب ہونے سے منزلت اور مرتبہ میں قرب مراد ہے۔ هٰذا الله جل الله لیهود انهم بالمکان المکرم فهو عبارة عن قربهم فی الکرامة لا فی المسافة (قرطبی ج ۷ ص ۲۵۳) فی اظہار ما العندیة المقربین من الله تعالیٰ بالنظافة والرضاء الخ (روح ج ۹ ص ۱۵۱) یعنی ملأ اعلیٰ جو ہر وقت اللہ کے قرب و رضا میں رہتے ہیں۔ وہ بھی اللہ کی عبادت اور اس کی پاکی بیان کرنے اور اس کے سامنے سجدہ کرنے کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہتے ہیں اور تکبر ہی کے سامنے سجدہ کرکے غایت تضرع و ذلت کا اظہار کرتے ہیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ اخرج الله عن حال الملائکة انهم خاضعون لعظمته لا یستکبرون عن عبادته (اخرجه ابن ابی حاتم ج ۲ ص ۱۵۱۷) ای یخضعونه بغایة العبود یة و الذلل لا یشرکون به غیره جل شانه (روح) سورہ اعراف کے اختتام پر سب سے پہلا سجدہ تلاوت ہے جو عزائم میں سے ہے۔

موضح قرآن ۔ یعنی جب کوئی قرآن پڑھے اور دل پر توجہ واجب ہے۔ باتیں نہ کریں اصحاب سنیں شاید دل میں ہدایت پڑھے اور گڑگڑ کر ڈرتا ہوا زبان کی جلس میں بلند آواز سے نہ پڑھے تو آہستہ کی خطا ہے۔ ۔ ۔ یعنی مقرب فرشتے بھی اس کی بڑائی سے غافل نہیں تو انسان کو اور بھی ضرور ہے اور اس کے سوا کسی کو سجدہ و تذلل نہ کرے۔ اس پر سجدہ آیت ہے سب قرآن میں پندرہ جا سجدہ ضرور ہے۔ سب کا ایک حکم ہے۔ حنفی مذہب میں واجب اور شافعی میں سنت ۱۲ منہ

فتح الرحمٰن ۔ ۔ ۔ یعنی ملأ اعلیٰ ۱۲

سورۂ اعراف کی خصوصیات اور اس میں آیاتِ توحید

۱۔ قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (۲۹/۷) مسئلۂ توحید کو مکرر کہہ چکے ہیں اور اس حد تک اس میں تکرار کی جا چکی ہے۔

۲۔ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَیْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِیَةً (۳۵/۸) کہہ کر مشرکین کے خیالی معبودوں کی تعداد میں بے حد اضافہ کر دیا ہے۔ یہاں ان کے مامنا و ملجا ہونے کو رد کر دیا۔

۳۔ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا (۱۳/۱۰) جس قانون کے ماتحت پہلی قوموں کو ہلاک کیا گیا اسی کے ماتحت اب ہر قوم کو ہلاک کیا جائے گا۔

۴۔ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ (۳۴/۱۰) ہر قوم کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اس سے نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔

۵۔ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ (۳/۱۰) یہ آیت اس کے بعد بھی مکرر آئی ہے اور اس سے کوئی نئی بات نہیں کہی گئی۔

۶۔ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ (۵۹/۷)

۷۔ وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ (۶۵/۷)

۸۔ وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ (۷۳/۷)

۹۔ وَاِنْ مِّنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِیْمَ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ اَىِٕفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِیْدُوْنَ (۸۵/۳۷) حضرت نوح (ع)، صالح اور شعیب علیہم السلام نے بھی اپنی اپنی قوم کے سرکش لوگوں کو یہی فرمایا تھا۔ یہ انبیاء میں سے کسی کے خصوصیات نہیں ہیں۔

۱۰۔ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً (۷۴/۶) رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ (۸۳/۲۶) وغیرہ۔ قصہ صرف یہ بتلانے کے لیے لایا گیا ہے کہ انبیاء کی توحید کی دعوت کس طرح ان کی قوم کے سامنے پیش ہوئی۔

۱۱۔ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ (۱۵۷/۷) جن اوصاف سے یہاں حضور کو یاد کیا گیا ہے وہ اور دوسرے نبیوں میں ہو سکتے ہیں لیکن یہ اوصاف کسی اور میں نہیں ہو سکتے۔

۱۲۔ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا (۱۵۸/۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عالمِ تردید میں اس اعلان کا ہونا بھی یوں ہی ہے جیسا کہ بارہا اور جا بجا اور متعدد جگہوں پر ہے اور اس کی سند کوئی نئی نہیں۔

۱۳۔ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ ... یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ (۱۵۷/۷) انبیاء سابقین کی بشارتیں ہمیشہ اسی طرح کی ہوتی رہی ہیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔

۱۴۔ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ... بَىِٕیْسٍ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ (۱۶۴/۷) پچھلی قوموں کے بعض بُرے لوگوں اور بعض نیک لوگوں کے مابین ہونے والی گفتگو کا ذکر کیا ہے۔ اس سے کوئی نئی تعریف کی خبر نہیں نکالی جا سکتی۔ انبیاء میں یہ خصوصیت نہیں ہے۔

۱۵۔ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (۱۷۲/۷) اس کے بعد بھی بہت سی آیات میں اس کا ذکر ہے۔ یہ بھی کوئی نئی بات نہیں ہے۔

۱۶۔ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ (۱۷۹/۷) آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۱۷۔ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا ... اَیُشْرِكُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُ شَیْـًٔا (۱۹۰/۷) سب کو الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ یہی کہا گیا ہے اور اس کے کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو اللہ کے سوا دوسروں کو معبود بنا رہے تھے۔

۱۸۔ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ وَهُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ (۱۹۴/۷) آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۱۹۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۲۰۔ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (۱۷۲/۷) اس کے بعد بھی بہت سی آیات میں اس کا ذکر ہے۔ یہ بھی کوئی نئی بات نہیں ہے۔

۲۱۔ وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ (۸۳/۴) ... وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَی الرَّسُوْلِ وَاِلٰۤی اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ (۸۳/۴) ... اس آیت کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۲۲۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۲۳۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۲۴۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۲۵۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۲۶۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۲۷۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۲۸۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۲۹۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۳۰۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۳۱۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۳۲۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۳۳۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۳۴۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۳۵۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۳۶۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۳۷۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۳۸۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۳۹۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۴۰۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۴۱۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۴۲۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۴۳۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۴۴۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۴۵۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۴۶۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۴۷۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۴۸۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۴۹۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۵۰۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۵۱۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۵۲۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۵۳۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۵۴۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۵۵۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۵۶۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۵۷۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۵۸۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۵۹۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۶۰۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۶۱۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۶۲۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۶۳۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۶۴۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۶۵۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۶۶۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۶۷۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۶۸۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۶۹۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۷۰۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۲۰۴/۷) ... وَالْاٰصَالِ (۲۰۵/۷) ... وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (۲۰۶/۷) ان تینوں آیات کا ترجمہ ان کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر کیا جائے تو اس کے کوئی معنی ہو سکتے ہیں۔

۷۱۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (

سورۂ انفال

تعارف مالی سورت ہونے کی وجہ سے اس کا نام انفال رکھا گیا ہے جس کے معنی ہیں غنیمت کا مال۔ یہ نام اس لیے رکھا گیا کہ اس میں غنیمت کے مسئلہ کا حکم بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں اور بھی بہت سے مضامین ہیں جن کا تعلق غزوۂ بدر سے ہے۔ اس لیے اس کو سورۂ بدر بھی کہتے ہیں۔ اس سورت کے مضامین کی تفصیل کرنے سے پہلے ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سورت کے مضامین کا تعلق کن حالات سے ہے۔ اس کے لیے ہم کو ان حالات پر ایک نظر ڈالنی ہوگی جن میں یہ سورت نازل ہوئی۔ ہجرت کے بعد مسلمانوں کو جو سب سے بڑا مسئلہ درپیش تھا وہ یہ تھا کہ مکہ کے مہاجر مسلمان جو اپنے گھر بار اور مال و جائداد سب کچھ چھوڑ کر مدینہ آ گئے تھے ان کی معیشت کا انتظام کیسے ہو۔ مدینہ کے انصار نے اپنے مہاجر بھائیوں کی مدد کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔ مگر ظاہر ہے کہ یہ حالت بہت دنوں تک نہیں چل سکتی تھی۔ مہاجرین کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا تھا۔ اس کے لیے ضروری تھا کہ ان کو کوئی ذریعۂ معاش حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کو اس طرح حل فرمایا کہ مکہ کے مشرکین کا ایک تجارتی قافلہ شام سے مکہ جا رہا تھا۔ اس قافلہ کی واپسی کی خبر مدینہ میں پہنچی۔ اس قافلہ کے ساتھ بہت سا مال تھا۔ اس لیے یہ قافلہ مسلمانوں کے لیے ایک بڑا شکار تھا۔ اس قافلہ کے مال کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کرنے کی تجویز ہوئی۔ اس تجویز کے مطابق مسلمانوں کا ایک لشکر مدینہ سے روانہ ہوا۔ مگر ابوسفیان کو اس کی خبر ہو گئی۔ وہ قافلہ کو لے کر بچ نکلا۔ اس نے مکہ پہنچ کر اپنی مدد کے لیے لشکر بھیجا۔ مکہ کا لشکر بدر کے مقام پر پہنچا۔ مسلمانوں کا لشکر بھی وہاں پہنچ گیا۔ اس طرح بدر کے مقام پر مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ اس فتح کے بعد مسلمانوں کی معیشت کا مسئلہ حل ہو گیا۔ اس جنگ میں مسلمانوں کو بہت سا مال غنیمت ملا۔ اس مال غنیمت کی تقسیم کے متعلق اس سورت میں حکم بیان کیا گیا ہے۔ اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہونے کے بعد بہت سے مسلمانوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ہم نے اپنی طاقت سے فتح حاصل کی ہے۔ اس خیال کو دور کرنے کے لیے اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ فتح اللہ کی مدد سے حاصل ہوئی ہے۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی۔ ان کے پاس ہتھیار بھی بہت کم تھے۔ اس لیے ان کو اپنی طاقت پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔ اس جنگ میں مسلمانوں کو جو فتح حاصل ہوئی اس کا سبب یہ تھا کہ اللہ نے ان کی مدد کے لیے فرشتوں کا لشکر بھیجا تھا

حصّہ دوم

حصّہ دوم میں سورۃ انفال کی آیات ۴۱ سے ۷۵ تک کی تفسیر ہے۔ ان میں بھی وہی ۱۹ مضمون ہیں جو پہلے حصّہ میں ہیں مگر ان کی ترتیب بدلی ہوئی ہے۔ پہلے حصّہ میں جنگ کے احکام کو رواجی ترتیب کے مطابق پہلے بیان کیا گیا ہے۔ اس حصّہ میں جنگ کے احکام کو اوّل میں نہیں بلکہ آخر میں بیان کیا گیا ہے۔ اس حصّہ میں مضامین کی ترتیب کا لحاظ نہیں کیا گیا ہے۔

مضمون اوّل۔ (تقسیم مال غنیمت مع خلل خمسہ)

(۱) اَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ الخ۔ یہ آیت ہے جس کی ابتدا لفظ اعلموا سے ہوئی ہے اس لئے اس کو مضمون اعلموا کہا گیا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ مال غنیمت کا پانچواں حصّہ اللہ اور رسول کے لئے ہے۔ باقی چار حصّے مجاہدین کے لئے ہیں۔ اس مضمون کا تعلق اس سے ہے کہ جنگ کے بعد مال غنیمت کی تقسیم کس طرح ہو۔ اس مضمون کا تعلق جنگ کے قوانین سے نہیں ہے۔ اس لئے اس کو جنگ کے قوانین کے ساتھ نہیں بیان کیا گیا ہے۔

مضمون ثانی (قوانین جنگ)

(۲) اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰی الخ۔ یہ آیت ہے جس کی ابتدا لفظ اذ سے ہوئی ہے اس لئے اس کو مضمون اذ کہا گیا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔ اس لئے مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں بہت کم دکھایا گیا۔ اس مضمون کا تعلق اس سے ہے کہ جنگ کے قوانین کے ساتھ اس کو بیان کیا جائے۔ اس لئے اس کو جنگ کے قوانین کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(۳) اِذْ یُرِیْكَهُمُ اللّٰهُ فِیْ مَنَامِكَ قَلِیْلًا الخ۔ یہ آیت ہے جس کی ابتدا لفظ اذ سے ہوئی ہے اس لئے اس کو مضمون اذ کہا گیا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔ اس لئے مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں بہت کم دکھایا گیا۔ اس مضمون کا تعلق اس سے ہے کہ جنگ کے قوانین کے ساتھ اس کو بیان کیا جائے۔ اس لئے اس کو جنگ کے قوانین کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(۴) اِذْ یُرِیْكَهُمْ اِذِ الْتَقَیْتُمْ فِیْٓ اَعْیُنِكُمْ قَلِیْلًا الخ۔ یہ آیت ہے جس کی ابتدا لفظ اذ سے ہوئی ہے اس لئے اس کو مضمون اذ کہا گیا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔ اس لئے مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں بہت کم دکھایا گیا۔ اس مضمون کا تعلق اس سے ہے کہ جنگ کے قوانین کے ساتھ اس کو بیان کیا جائے۔ اس لئے اس کو جنگ کے قوانین کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(۵) اِذْ یُغَشِّیْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ الخ۔ یہ آیت ہے جس کی ابتدا لفظ اذ سے ہوئی ہے اس لئے اس کو مضمون اذ کہا گیا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔ اس لئے مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں بہت کم دکھایا گیا۔ اس مضمون کا تعلق اس سے ہے کہ جنگ کے قوانین کے ساتھ اس کو بیان کیا جائے۔ اس لئے اس کو جنگ کے قوانین کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(۶) اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ الخ۔ یہ آیت ہے جس کی ابتدا لفظ اذ سے ہوئی ہے اس لئے اس کو مضمون اذ کہا گیا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔ اس لئے مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں بہت کم دکھایا گیا۔ اس مضمون کا تعلق اس سے ہے کہ جنگ کے قوانین کے ساتھ اس کو بیان کیا جائے۔ اس لئے اس کو جنگ کے قوانین کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(۷) اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ الخ۔ یہ آیت ہے جس کی ابتدا لفظ اذ سے ہوئی ہے اس لئے اس کو مضمون اذ کہا گیا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔ اس لئے مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں بہت کم دکھایا گیا۔ اس مضمون کا تعلق اس سے ہے کہ جنگ کے قوانین کے ساتھ اس کو بیان کیا جائے۔ اس لئے اس کو جنگ کے قوانین کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(۸) اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ الخ۔ یہ آیت ہے جس کی ابتدا لفظ اذ سے ہوئی ہے اس لئے اس کو مضمون اذ کہا گیا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔ اس لئے مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں بہت کم دکھایا گیا۔ اس مضمون کا تعلق اس سے ہے کہ جنگ کے قوانین کے ساتھ اس کو بیان کیا جائے۔ اس لئے اس کو جنگ کے قوانین کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(۹) اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ الخ۔ یہ آیت ہے جس کی ابتدا لفظ اذ سے ہوئی ہے اس لئے اس کو مضمون اذ کہا گیا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔ اس لئے مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں بہت کم دکھایا گیا۔ اس مضمون کا تعلق اس سے ہے کہ جنگ کے قوانین کے ساتھ اس کو بیان کیا جائے۔ اس لئے اس کو جنگ کے قوانین کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(۱۰) اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ الخ۔ یہ آیت ہے جس کی ابتدا لفظ اذ سے ہوئی ہے اس لئے اس کو مضمون اذ کہا گیا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔ اس لئے مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں بہت کم دکھایا گیا۔ اس مضمون کا تعلق اس سے ہے کہ جنگ کے قوانین کے ساتھ اس کو بیان کیا جائے۔ اس لئے اس کو جنگ کے قوانین کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(۱۱) اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ الخ۔ یہ آیت ہے جس کی ابتدا لفظ اذ سے ہوئی ہے اس لئے اس کو مضمون اذ کہا گیا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔ اس لئے مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں بہت کم دکھایا گیا۔ اس مضمون کا تعلق اس سے ہے کہ جنگ کے قوانین کے ساتھ اس کو بیان کیا جائے۔ اس لئے اس کو جنگ کے قوانین کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(۱۲) اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ الخ۔ یہ آیت ہے جس کی ابتدا لفظ اذ سے ہوئی ہے اس لئے اس کو مضمون اذ کہا گیا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔ اس لئے مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں بہت کم دکھایا گیا۔ اس مضمون کا تعلق اس سے ہے کہ جنگ کے قوانین کے ساتھ اس کو بیان کیا جائے۔ اس لئے اس کو جنگ کے قوانین کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(۱۳) اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ الخ۔ یہ آیت ہے جس کی ابتدا لفظ اذ سے ہوئی ہے اس لئے اس کو مضمون اذ کہا گیا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔ اس لئے مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں بہت کم دکھایا گیا۔ اس مضمون کا تعلق اس سے ہے کہ جنگ کے قوانین کے ساتھ اس کو بیان کیا جائے۔ اس لئے اس کو جنگ کے قوانین کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(۱۴) اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ الخ۔ یہ آیت ہے جس کی ابتدا لفظ اذ سے ہوئی ہے اس لئے اس کو مضمون اذ کہا گیا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔ اس لئے مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں بہت کم دکھایا گیا۔ اس مضمون کا تعلق اس سے ہے کہ جنگ کے قوانین کے ساتھ اس کو بیان کیا جائے۔ اس لئے اس کو جنگ کے قوانین کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(۱۵) اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ الخ۔ یہ آیت ہے جس کی ابتدا لفظ اذ سے ہوئی ہے اس لئے اس کو مضمون اذ کہا گیا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔ اس لئے مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں بہت کم دکھایا گیا۔ اس مضمون کا تعلق اس سے ہے کہ جنگ کے قوانین کے ساتھ اس کو بیان کیا جائے۔ اس لئے اس کو جنگ کے قوانین کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(۱۶) اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ الخ۔ یہ آیت ہے جس کی ابتدا لفظ اذ سے ہوئی ہے اس لئے اس کو مضمون اذ کہا گیا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔ اس لئے مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں بہت کم دکھایا گیا۔ اس مضمون کا تعلق اس سے ہے کہ جنگ کے قوانین کے ساتھ اس کو بیان کیا جائے۔ اس لئے اس کو جنگ کے قوانین کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(۱۷) اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ الخ۔ یہ آیت ہے جس کی ابتدا لفظ اذ سے ہوئی ہے اس لئے اس کو مضمون اذ کہا گیا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔ اس لئے مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں بہت کم دکھایا گیا۔ اس مضمون کا تعلق اس سے ہے کہ جنگ کے قوانین کے ساتھ اس کو بیان کیا جائے۔ اس لئے اس کو جنگ کے قوانین کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(۱۸) اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ الخ۔ یہ آیت ہے جس کی ابتدا لفظ اذ سے ہوئی ہے اس لئے اس کو مضمون اذ کہا گیا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔ اس لئے مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں بہت کم دکھایا گیا۔ اس مضمون کا تعلق اس سے ہے کہ جنگ کے قوانین کے ساتھ اس کو بیان کیا جائے۔ اس لئے اس کو جنگ کے قوانین کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(۱۹) اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ الخ۔ یہ آیت ہے جس کی ابتدا لفظ اذ سے ہوئی ہے اس لئے اس کو مضمون اذ کہا گیا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔ اس لئے مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں بہت کم دکھایا گیا۔ اس مضمون کا تعلق اس سے ہے کہ جنگ کے قوانین کے ساتھ اس کو بیان کیا جائے۔ اس لئے اس کو جنگ کے قوانین کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

قسمیں بیان کی گئیں مالی مؤمنین مہاجرین دوم موصوفین غیر مہاجرین اور مہاجرین کی بھی دو قسمیں ہوئیں اولوالارحام اور غیر اولی الارحام۔

حصّہ اول

پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ سورۂ انفال مضمون کے اعتبار سے دو حصوں میں تقسیم ہے۔ پہلا حصہ ابتدا سورت سے لے کر رکوعہ ۱۰ میں یَعْلَمُوْنَ تک ہے۔ اس حصے میں دو مضمون مذکور ہیں۔ مال غنیمت کی تقسیم کا حکم اور اس کا متعلقہ جہاد اور اس کا مقصد یعنی اعلاء کلمۃ اللہ تعالیٰ کو ہے۔ یہ عمل سبب دوم کا ہمیں تک پہنچتا ہے۔

مضمون اول یا دعوی اولی
(تقسیم انفال کا حق اللہ کو ہے مع علل)

۱ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ

۱ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ الخ میں سابقہ مضمون کا بیان ہے کہ مال غنیمت جمع ہوئی پڑھنے والوں نے اپنا اپنا حق جانا اپنے کو مستحق سمجھا اور بعض نے کہا کہ ہم تم غنی کی وجہ سے ہی تو جیتے ہیں تم کو کچھ نہ ملنا چاہیے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور فیصلہ کر دیا کہ مال غنیمت اللہ کا ہے اور رسول اللہ کا حکم ہے کہ اس کو جس طرح چاہیں تقسیم کر دیں۔ اس کے متعلق کسی کو کچھ کہنے کا حق نہیں۔ اس آیت میں اسی مضمون کا بیان ہے۔

۲ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الخ میں مضمون مذکور کی علت بیان کی ہے کہ مؤمن کامل وہ ہوتے ہیں جن کے دل اللہ تعالیٰ کی عظمت سے لبریز ہوں اور اس کے سامنے ہیچ ہوں۔ اس کے احکام کی تعمیل میں کسی کی پروا نہ کریں۔ اس کے وعدوں پر بھروسہ کریں۔ اس کے سوا کسی سے امید نہ رکھیں۔ اس کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ اس کے سوا کسی کو نہ سمجھیں۔ اس کے سوا کسی کو نہ پوجیں۔ اس کے سوا کسی کو نہ پکاریں۔ اس کے سوا کسی کی نذر نہ مانیں۔ اس کے سوا کسی کے نام کا جانور نہ ذبح کریں۔ اس کے سوا کسی کے نام کا روزہ نہ رکھیں۔ اس کے سوا کسی کے نام کا طواف نہ کریں۔ اس کے سوا کسی کے نام کا سجدہ نہ کریں۔ اس کے سوا کسی کے نام کا رکوع نہ کریں۔ اس کے سوا کسی کے نام کا قیام نہ کریں۔ اس کے سوا کسی کے نام کا قعود نہ کریں۔ اس کے سوا کسی کے نام کا صدقہ نہ دیں۔ اس کے سوا کسی کے نام کا خیرات نہ دیں۔ اس کے سوا کسی کے نام کا ذبیحہ نہ کریں۔ اس کے سوا کسی کے نام کا ذبیحہ نہ کریں۔ اس کے سوا کسی کے نام کا ذبیحہ نہ کریں۔

موضح قرآن ف جنگ میں بعضے لڑے اور بعضے لوٹنے پر رہے جب غنیمت جمع ہوئی لڑنے والوں نے کہا ہم نے لڑ کر لی ہم کو ملنی چاہیے بعضے نے کہا ہم تم کو نہ دیں گے تم ہمارے آسرے پر تھے اس پر یہ حکم اترا کہ غنیمت اللہ کی اور رسول کی ہے جیسا وہ کہے ویسا کرو۔ آپس میں لڑنا بھلا نہیں۔ اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو اور اللہ کا کہا مانو اگر تم ایمان والے ہو۔ (موضح)

فتح الرحمٰن ف حرفِ تردید ہے۔ انفال جمع ہے نفل کی بمعنی زیادت۔ اس سورۃ میں احکام جہاد کا بیان ہے اور جہاد میں غنیمت ہاتھ آتی ہے اس لئے اس سورۃ کا نام سورۃ انفال ہو گیا۔ اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ جنگ بدر میں جب غنیمت جمع ہوئی تو نوجوان مجاہدین نے کہا کہ ہم نے لڑ کر غنیمت حاصل کی ہے اس لئے ہم اس کے زیادہ مستحق ہیں۔ بوڑھے صحابہ نے کہا کہ ہم تمہارے پشت پناہ تھے اگر تمہیں شکست ہوتی تو ہم تمہارے لئے پناہ گاہ تھے اس لئے ہم بھی غنیمت کے مستحق ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فیصلہ کر دیا گیا کہ غنیمت اللہ اور رسول کی ہے۔ جیسا وہ کہے ویسا کرو۔ اس آیت میں اسی مضمون کا بیان ہے۔

كَرِهُونَ ۝٥ كَمَآ أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِن بَيْتِكَ
ناپسند کرتے تھے جیسے نکالا تجھ کو تیرے رب نے گھر سے
بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَٰرِهُونَ ۝٥
ٹھیک اور بیشک ایک فریق مسلمانوں سے البتہ ناپسند کرتے تھے
يُجَٰدِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا
جھگڑتے تھے تجھ سے ٹھیک بات میں پیچھے اس کے کہ ظاہر ہو چکی تھی گویا
يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنظُرُونَ ۝٦ وَإِذْ
ہانکے جاتے ہیں موت کی طرف اور وہ دیکھتے ہیں اور جب
يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ
وعدہ کرتا تھا تم سے اللہ ایک گروہ کا کہ وہ تمہارا ہے
وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ
اور تم چاہتے تھے کہ بے کانٹے کی تمہارا ہو
وَيُرِيدُ اللَّهُ أَن يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَٰتِهِ وَيَقْطَعَ
اور اللہ چاہتا تھا کہ سچ کر دکھائے سچ کو اپنے حکموں سے اور جڑ کاٹ دے
دَابِرَ الْكَٰفِرِينَ ۝٧ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَٰطِلَ
پچھلے کافروں کی تاکہ سچ کر دکھائے سچ کو اور جھوٹ کو
وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝٨ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ
اگرچہ برا جانیں گنہگار جب تم فریاد کرتے تھے اپنے رب سے
فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَٰٓئِكَةِ
پھر قبول کی تمہاری فریاد کہ میں مدد کرتا ہوں تمہاری ایک ہزار فرشتوں سے
مُرْدِفِينَ ۝٩ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَ
پے در پے آنے والے اور نہ کیا اس کو اللہ نے مگر خوشخبری اور

جنگ کی صورت تو ہے نہیں اس پر حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت سعد بن عبادہ نے بروقت تقریریں کیں اور مسلمانوں کو تعاقب کرنے پر ابھارا چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بدر میں پہنچ کر وادی بدر میں اترے اور حسب الحکم سامان کی حفاظت کا کام حضرت علی اور دیگر حضرات کے سپرد ہوا اور حضور علیہ السلام کو سائبان میں بٹھا کر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لئے ایک مکان تیار کیا ہے جہاں آپ تشریف فرما ہوں اور ہم دشمن کا مقابلہ کریں اگر ہم کو فتح ہوئی تو یہی ہماری آرزو ہے اور اگر خدانخواستہ کوئی اور صورت ہوئی تو آپ اپنی سواری پر سوار ہو کر ہمارے پیچھے آ جائیں کیونکہ آپ کے پیچھے آنے والے ہم ایسے لوگ ہیں جو اپنے باپ کے پیچھے آنے والوں سے زیادہ محبت رکھتے ہیں اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو ہم اپنے بھائیوں کے پاس جا کر کیا منہ دکھائیں گے ان کو تو یہی خیال ہوگا کہ ہم نے آپ کو تنہا چھوڑ دیا اور آپ کی مدد نہ کی۔ حضور علیہ السلام نے ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی اور ایک بلند جگہ پر عریش بنا دی گئی جہاں سے پورا میدان نظر آتا تھا۔ حضور علیہ السلام کی حفاظت کے لئے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں مسلمانوں کی ایک جماعت مقرر کی گئی۔ ابوسفیان کو جب قافلہ کے بچ جانے کی اطلاع ملی تو اس نے قریش کے پاس قاصد بھیجا کہ تمہارا قافلہ بچ گیا ہے واپس آ جاؤ۔ ابوجہل نے کہا کہ ہم تو بدر تک جائیں گے وہاں تین دن ٹھہر کر جشن منائیں گے اونٹ ذبح کریں گے شراب پئیں گے ناچ رنگ ہوگا اور تمام عرب ہماری دھاک مان لے گا۔ اخنس بن شریق نے کہا کہ بنو زہرہ کا قافلہ ہے محمد کو اس سے کوئی غرض نہیں ہے واپس چلو۔ ابوجہل نے کہا خدا کی قسم ہم واپس نہیں جائیں گے۔ اخنس بن شریق بنو زہرہ کے پاس گیا اور کہا کہ تمہارے مال کو محمد اور اس کے ساتھی لوٹنے آئے تھے اللہ نے تمہارے مال کو بچا لیا اب واپس چلو۔ بنو زہرہ نے کہا بہت اچھا۔ چنانچہ بنو زہرہ کے تین سو آدمی واپس چلے گئے۔ بنو عدی کے کسی شخص نے بھی جنگ میں شرکت نہیں کی۔ ابوجہل کے ساتھ ایک ہزار جنگجو تھے جن کے پاس سو گھوڑے اور چھ سو زرہیں تھیں۔ اونٹ بھی بہت تھے۔ ابوجہل نے کہا کہ ہم ہر اونٹ پر دس دس آدمی سوار ہوں گے اور باری باری سوار ہوں گے۔ ابوجہل کے لشکر میں ایک سو گھوڑے اور ایک سو زرہیں تھیں

تطمئن به قلوبكم وما النصر الا من عند الله
ان الله عزيز حكيم ۝ اذ يغشيكم النعاس
امنة منه وينزل عليكم من السماء ماء
ليطهركم به ويذهب عنكم رجز الشيطن
وليربط على قلوبكم ويثبت به الاقدام ۝
اذ يوحى ربك الى الملئكة انى معكم
فثبتوا الذين امنوا سالقى فى قلوب الذين
كفروا الرعب فاضربوا فوق الاعناق واضربوا
منهم كل بنان ۝ ذلك بانهم شاقوا الله و
رسوله ومن يشاقق الله ورسوله فان الله
شديد العقاب ۝ ذلكم فذوقوه وان للكفرين

عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۗ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۗ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۗ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۗ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ ۚ وَاصْبِرُوْا ۗ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَاۤءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۗ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ۗ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ۝ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ۗ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۗ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۗ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۗ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ۗ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۚ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۗ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۚ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۗ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۗ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۗ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ۗ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۗ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ۗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۚ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۗ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ۗ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۗ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قٰتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ۗ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۗ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ ۗ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۗ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۗ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ۗ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۗ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ِۨابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۗ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۗ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۗ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۗ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۗ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ ۚ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ۗ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ ۖ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۗ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ۗ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۗ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۗ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۗ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ۝ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ۗ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ۗ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا م

اس لئے کی گئی کہ مسلمان انگلیوں ہی سے کھائے جاتے ہیں (معنی انہیں بھی یقیناً پائو گے) وبداقعون والظاھر انھا حقیقۃ فی ذلک وتعضم بعد انھا تطلق علی نفی الاصابع ایضا (روح المعانی) ۱۲ مذکورہ امور کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی مشرکین کو مارنے اور ان کو قتل کرنے کا حکم اس لئے دیا گیا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت پر کمربستہ ہو چکے تھے (بلکہ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ) اور آج لَا يُقٰتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ (الحشر) کے مصداق ہیں۔ ۱۲ سے پہلے قُتِلُوْا فعل مجہول ہے اور آج لَا يُقٰتِلُوْنَكُمْ سے پہلے وَاعْلَمُوْٓا فعل معلوم ہے۔ یعنی تم نے کیا تھا کہ یہ عذاب تمہارے ہی جان توڑ آہنین ہیں تم جیسے کافروں کے لئے دوزخ کا عذاب بھی تیار ہے۔

مضمون ثانی
(قوانین جہاد)

ف یہاں سے قوانین جہاد کا بیان شروع ہوا یہ پہلا قانون جہاد ہے لِيَحِقَّ (یعنی ظاہر کرے) اس فاعل کا مفعول کی ضمیر سے حال واقع ہے۔ یعنی جب میدان جنگ میں کافروں کے لشکر سے مڈبھیڑ ہو تو ڈٹ جاؤ اور ثابت قدم رہو اور اللہ کو خوب یاد کرو (جیسا کہ آگے ہدایت ہے) شاید تم فلاح پاؤ۔ یہ میدان جنگ چھوڑ کر بھاگنے کے ان چند کبیرہ گناہوں میں سے ہے جن کا ارتکاب سول لیا اور اس کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا (بیضاوی) فی الحال تین مستثنیٰ فرما دیں۔ یعنی تم میدان جنگ سے بسبب کسی حقیقی مصلحت کی بنا پر ہو تو یہ جرم نہیں۔ منقولہ بیچھے سے ٹ کر کسی دوسری جانب سے کسی بڑے لشکر کی مدد کو پہنچنا مقصود ہو۔ پیچھے سے ٹ کر کوئی نئی جماعت ان کی ایک دوسری جماعت سے مل کر کمک دینے پر بدلہ لینے کا ارادہ ہو تو یہ اور اسی قسم کی دوسری صورتیں جن میں بسبب کسی حقیقی جنگ سے جان بچا کر بھاگنے کی نیت سے نہیں بلکہ کسی حقیقی مصلحت کے وقت ہو تو وہ اس وعید سے خارج ہیں۔ ۱۲ یہ جرم سے ہے جو اہل سنت کی بدعتی فرقوں پر شفر ہے۔ یعنی دعوے کی بنا پر دلیل مخالف سے معلوم ہو کہ غلط ہے۔ یہ بیس مشرکین کے قتل اور ان کی ذلت آمیز شکست کا سامان ان تعالیٰ ہی کے غیب سے فراہم ہوا۔ اس لئے کہ تم لوگ بدر سے کچھ بھلا کر بہ نسبت اپنا کمال سمجھتے ہو اور تم نے ان کو مارا ہے نہیں انہیں! بلکہ اللہ نے ان کو مارا اور ہار دیا گیا ہے۔ مقصود یہ کہ مشرکین کا قتل اگرچہ بظاہر مسلمان کے ہاتھوں واقع ہوا لیکن درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کے اسباب اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائے اس لئے مسلمانوں کو موضح قرآن ف یہ کئی سورتوں میں ہر بڑے کافروں کا عام نقل فرمایا کہ فتوی کیسے ہو جواب یہ ہے کہ پیغمبر اپنی اور اگر یہ کہئے کہ پیغمبر کو اس کی کیا خبر تو اس کا جواب یہ ہے کہ پیغمبر کو خبر دیتا ہے یا بلاواسطہ وحی پر یا بواسطہ فرشتہ کے اور اگر یہ کہئے کہ پیغمبر کو کیسے معلوم ہو کہ یہ فرشتہ ہے یا شیطان تو اس کا جواب یہ ہے کہ پیغمبر کو معجزہ دیا جاتا ہے جس سے فرشتہ اور شیطان میں فرق ہو جاتا ہے۔ ۱۲ منہ

شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾
اگرچہ بہت ہوں اور جان لو کہ اللہ ایمان والوں کے ساتھ ہے وہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا
اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور اس کے رسول کا اور

تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا
اس سے منہ پھیرو سن کر اور ان جیسے مت ہو

كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾
جنہوں نے کہا ہم نے سن لیا اور وہ نہیں سنتے ف ۲

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ
جانوروں سے برے اللہ کے نزدیک وہی بہرے گونگے ہیں

الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا
جو عقل نہیں رکھتے اور اگر اللہ جانتا ان میں

لَّاَسْمَعَهُمْ ۭ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ
کچھ بھلائی تو ضرور سنوا دیتا انہیں اور اگر اب سنوا دے تو منہ پھیر جائیں

مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا
گے بے پروائی کرتے ہوئے اے ایمان والو

لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا
حکم مانو اللہ کا اور رسول کا جب بلائے تم کو اس کام کی طرف جس میں تمہاری زندگی ہے

اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ
اور جان لو کہ اللہ روک لیتا ہے آدمی اور اس کے دل کے ارادے کے درمیان اور یہ کہ اسی کے پاس

تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ
جمع ہوتے ہو ف ۳ اور ڈرتے رہو اس فساد سے جو نہیں پڑتا صرف

ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
ان پر جو تم میں ظالم ہیں اور جان رکھو کہ اللہ

ف یعنی کفر اور اگر بڑھ کر دے یعنی بڑائی تو ہم کریں گے۔ یعنی مدد اور نصرت ف ۲ یعنی جیسے یہود نے حکم توریت اور توریٹ کے قبول کیا اور ان سے یہ قبول نہ کیا۔ یہ ایسے سماعت کا بیان ہے جو دل سے نہیں ہوتا صرف کانوں سے سنی جاتی ہے۔ ف ۳ یعنی جان اللہ نے اس کے دل میں ہدایت کی یا قبلت نہیں کی جو نہیں ہیں انہیں کو ہدایت دیتا ہے اور قبولیت والے ہوتے ہیں تو نکار کرتے ہیں ۱۲ منہ ف ۴ یعنی حکم بجالاؤ۔ میں دیر نہ کرو شاید اس وقت دل ایسا نہ رہے۔ دل اللہ کے قابو میں ہے اللہ اول کسی کے دل کو رواں نہیں اور ہر نہیں کرتا جب بندہ کا اپنے تئیں حوالہ کرتا ہے یا بلاواسطہ فرشتہ کے دل پر سکتی ڈالتا ہے تو ہر کرتا ہے ۱۲ منہ حقانی

فتح الرحمن ف لوگوں سے مراد اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ ہیں۔ یعنی اہل کتاب کو توریت خواندہ دیہاں مخاطب ہیں ۱۲ منہ ف ۲ یعنی ان کی بدعتیں اور ضلالت ۱۲ منہ ف ۳ یعنی اہل کتاب کو توریت خواندہ دیہاں مخاطب ہیں ۱۲ منہ

ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
خاص طور پر تم میں سے ظلم کرنے والوں کو اور جان رکھو کہ اللہ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ
سخت سزا دینے والا ہے ﴿۲۵﴾ اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے
مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ
زمین میں دبے ہوئے تھے تم ڈرتے تھے کہ ایک
النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ
لوگ تمہیں اچک لے جائیں پھر اس نے تم کو ٹھکانا دیا اور اپنی مدد سے تمہارا زور بندھایا اور تم کو
مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيُّهَا
ستھری چیزیں کھانے کو دیں تاکہ تم شکر کرو ﴿۲۶﴾ اے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا
ایمان والو اللہ اور رسول کی امانت میں خیانت نہ کرو اور نہ اپنی
اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ
امانتوں میں دانستہ خیانت کرو ﴿۲۷﴾ اور جان رکھو کہ تمہارے مال
وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾
اور اولاد تمہارے لئے آزمائش ہیں اور یہ کہ اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے ﴿۲۸﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ
اے ایمان والو اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو وہ تمہارے لئے
فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ
فیصلہ کر دے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور کر دے گا اور تم کو بخش دے گا اور اللہ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
فضل بڑا ہے اور جب کافر تمہارے لئے تدبیر کرتے تھے

ع ۴ منزل ۲

ظلموا منکم خاصۃ: یہ آیت اگرچہ بظاہر انشائیہ ہے مگر حقیقت میں ایک خبر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کے واسطہ سے مسلمانوں کو دی ہے کہ تم میں سے جو لوگ ظلم کریں گے ان کی سزا ان کو ملے گی۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ عذاب دنیا میں ظالم اور غیر ظالم دونوں کو شامل ہوتا ہے۔ ف۱ اس آیت سے معلوم ہوا کہ عذاب دنیا میں ظالم اور غیر ظالم دونوں کو شامل ہوتا ہے۔ ف۲ اس آیت سے معلوم ہوا کہ عذاب دنیا میں ظالم اور غیر ظالم دونوں کو شامل ہوتا ہے۔ ف۳ اس آیت سے معلوم ہوا کہ عذاب دنیا میں ظالم اور غیر ظالم دونوں کو شامل ہوتا ہے۔

سامان جنگ سے لیس مظلوم لشکر کس طرح پلٹا دیا۔ ان کے ہاتھوں تمہیں وقت آپڑا جبکہ تمہاری طاقت زائل اور ہیبت کافور ہو گئی۔ اب تم مرتم سلیمہ علیہ السلام کی مخالفت اور کفر و شرک سے باز آجاؤ تو اس میں تمہاری زندگی اور خیر ہی ہے۔ لیکن اگر تم نہ مانے اور سلیمان علیہ السلام سے برسرپیکار ہوگئے تو تم پر تباہی اور ہلاکت کے سوا اور تمہارا حشر کیا ہوگا۔ تمہاری فوج کثرت عدد اور سامان حرب کے باوجود تمہارے سامنے کچھ بھی کام نہ آسکے گی۔ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ اور اللہ ہی مظلوم کی مدد اور نصرت فرمانے والا ہے۔ اللہ کی مدد کے ساتھ ہونے کی سعادت تمہارے نہیں بلکہ ان کے حصہ میں آئی ہے۔ (۱) سنۃ اللہ تعالیٰ جاریۃ فی نصر المظلومین دون الکافرین (۲) وعد اللہ لا یخلف (۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۔ اسی طرح اگر تم نے جنگ کی تو تمہاری شکست اور ہزیمت یقینی ہے۔ اَلْغَلَبَةُ لِلْمُحِقِّ الْقَوِيِّ وَالْهَزِيْمَةُ لِلْمُبْطِلِ الضَّعِيْفِ (۱) حق کو غلبہ اور باطل کو شکست ہوا کرتی ہے۔ (۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۔ پھر اسی طرح ہے جس طرح ہم نے کہا ہم نے ان کو اس بات اور انجام سے آگاہ کر دیا جو ان کو قبول حق کی توفیق نہ دینے کی صورت میں ان کا مقدر ہونا تھا۔ لیکن اگر ان کے اعمال میں اتنا بعد اور انجام حق کا کچھ یہ ہونا تھا تو اس کا قبول حق کی توفیق نہ دینا کیا معنی رکھتا تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی توفیق نہ دینے کی وجہ سے ان کا اپنا ہی رویہ اور طرز عمل تھا جس کی وجہ سے وہ اس توفیق سے محروم ہوئے۔ اس لئے ان کا یہ کہنا کہ ہم کو توفیق نہ دینے کی وجہ سے ہی ایسا ہوا ہے ان کی اپنی ہی غلط روش کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس لئے ان کا یہ کہنا کہ ہم کو توفیق نہ دینے کی وجہ سے ہی ایسا ہوا ہے ان کی اپنی ہی غلط روش کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس لئے ان کا یہ کہنا کہ ہم کو توفیق نہ دینے کی وجہ سے ہی ایسا ہوا ہے ان کی اپنی ہی غلط روش کی وجہ سے ہوا ہے۔

فصار عبرۃ لغیرھم لئلا یقع بعدھم مثلہ (۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲ (۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳ (۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴ (۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۵ (۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۶ (۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۷ (۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۸ (۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۹ (۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۰ (۱۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۱ (۱۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۲ (۱۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۳ (۱۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۴ (۱۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۵ (۱۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۶ (۱۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۷ (۱۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۸ (۱۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۹ (۱۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۰ (۲۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۱ (۲۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۲ (۲۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۳ (۲۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۴ (۲۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۵ (۲۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۶ (۲۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۷ (۲۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۸ (۲۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۹ (۲۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۰ (۳۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۱ (۳۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۲ (۳۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۳ (۳۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۴ (۳۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۵ (۳۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۶ (۳۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۷ (۳۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۸ (۳۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۹ (۳۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۰ (۴۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۱ (۴۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۲ (۴۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۳ (۴۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۴ (۴۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۵ (۴۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۶ (۴۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۷ (۴۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۸ (۴۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۹ (۴۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۵۰ (۵۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۵۱ (۵۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۵۲ (۵۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۵۳ (۵۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۵۴ (۵۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۵۵ (۵۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۵۶ (۵۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۵۷ (۵۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۵۸ (۵۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۵۹ (۵۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۶۰ (۶۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۶۱ (۶۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۶۲ (۶۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۶۳ (۶۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۶۴ (۶۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۶۵ (۶۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۶۶ (۶۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۶۷ (۶۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۶۸ (۶۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۶۹ (۶۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۷۰ (۷۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۷۱ (۷۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۷۲ (۷۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۷۳ (۷۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۷۴ (۷۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۷۵ (۷۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۷۶ (۷۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۷۷ (۷۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۷۸ (۷۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۷۹ (۷۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۸۰ (۸۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۸۱ (۸۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۸۲ (۸۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۸۳ (۸۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۸۴ (۸۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۸۵ (۸۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۸۶ (۸۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۸۷ (۸۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۸۸ (۸۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۸۹ (۸۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۹۰ (۹۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۹۱ (۹۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۹۲ (۹۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۹۳ (۹۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۹۴ (۹۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۹۵ (۹۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۹۶ (۹۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۹۷ (۹۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۹۸ (۹۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۹۹ (۹۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۰۰ (۱۰۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۰۱ (۱۰۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۰۲ (۱۰۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۰۳ (۱۰۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۰۴ (۱۰۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۰۵ (۱۰۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۰۶ (۱۰۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۰۷ (۱۰۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۰۸ (۱۰۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۰۹ (۱۰۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۱۰ (۱۱۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۱۱ (۱۱۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۱۲ (۱۱۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۱۳ (۱۱۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۱۴ (۱۱۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۱۵ (۱۱۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۱۶ (۱۱۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۱۷ (۱۱۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۱۸ (۱۱۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۱۹ (۱۱۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۲۰ (۱۲۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۲۱ (۱۲۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۲۲ (۱۲۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۲۳ (۱۲۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۲۴ (۱۲۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۲۵ (۱۲۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۲۶ (۱۲۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۲۷ (۱۲۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۲۸ (۱۲۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۲۹ (۱۲۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۳۰ (۱۳۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۳۱ (۱۳۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۳۲ (۱۳۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۳۳ (۱۳۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۳۴ (۱۳۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۳۵ (۱۳۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۳۶ (۱۳۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۳۷ (۱۳۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۳۸ (۱۳۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۳۹ (۱۳۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۴۰ (۱۴۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۴۱ (۱۴۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۴۲ (۱۴۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۴۳ (۱۴۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۴۴ (۱۴۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۴۵ (۱۴۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۴۶ (۱۴۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۴۷ (۱۴۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۴۸ (۱۴۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۴۹ (۱۴۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۵۰ (۱۵۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۵۱ (۱۵۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۵۲ (۱۵۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۵۳ (۱۵۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۵۴ (۱۵۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۵۵ (۱۵۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۵۶ (۱۵۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۵۷ (۱۵۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۵۸ (۱۵۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۵۹ (۱۵۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۶۰ (۱۶۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۶۱ (۱۶۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۶۲ (۱۶۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۶۳ (۱۶۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۶۴ (۱۶۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۶۵ (۱۶۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۶۶ (۱۶۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۶۷ (۱۶۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۶۸ (۱۶۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۶۹ (۱۶۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۷۰ (۱۷۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۷۱ (۱۷۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۷۲ (۱۷۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۷۳ (۱۷۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۷۴ (۱۷۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۷۵ (۱۷۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۷۶ (۱۷۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۷۷ (۱۷۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۷۸ (۱۷۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۷۹ (۱۷۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۸۰ (۱۸۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۸۱ (۱۸۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۸۲ (۱۸۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۸۳ (۱۸۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۸۴ (۱۸۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۸۵ (۱۸۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۸۶ (۱۸۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۸۷ (۱۸۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۸۸ (۱۸۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۸۹ (۱۸۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۹۰ (۱۹۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۹۱ (۱۹۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۹۲ (۱۹۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۹۳ (۱۹۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۹۴ (۱۹۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۹۵ (۱۹۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۹۶ (۱۹۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۹۷ (۱۹۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۹۸ (۱۹۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۱۹۹ (۱۹۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۰۰ (۲۰۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۰۱ (۲۰۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۰۲ (۲۰۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۰۳ (۲۰۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۰۴ (۲۰۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۰۵ (۲۰۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۰۶ (۲۰۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۰۷ (۲۰۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۰۸ (۲۰۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۰۹ (۲۰۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۱۰ (۲۱۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۱۱ (۲۱۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۱۲ (۲۱۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۱۳ (۲۱۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۱۴ (۲۱۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۱۵ (۲۱۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۱۶ (۲۱۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۱۷ (۲۱۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۱۸ (۲۱۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۱۹ (۲۱۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۲۰ (۲۲۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۲۱ (۲۲۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۲۲ (۲۲۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۲۳ (۲۲۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۲۴ (۲۲۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۲۵ (۲۲۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۲۶ (۲۲۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۲۷ (۲۲۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۲۸ (۲۲۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۲۹ (۲۲۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۳۰ (۲۳۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۳۱ (۲۳۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۳۲ (۲۳۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۳۳ (۲۳۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۳۴ (۲۳۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۳۵ (۲۳۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۳۶ (۲۳۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۳۷ (۲۳۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۳۸ (۲۳۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۳۹ (۲۳۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۴۰ (۲۴۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۴۱ (۲۴۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۴۲ (۲۴۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۴۳ (۲۴۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۴۴ (۲۴۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۴۵ (۲۴۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۴۶ (۲۴۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۴۷ (۲۴۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۴۸ (۲۴۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۴۹ (۲۴۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۵۰ (۲۵۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۵۱ (۲۵۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۵۲ (۲۵۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۵۳ (۲۵۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۵۴ (۲۵۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۵۵ (۲۵۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۵۶ (۲۵۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۵۷ (۲۵۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۵۸ (۲۵۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۵۹ (۲۵۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۶۰ (۲۶۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۶۱ (۲۶۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۶۲ (۲۶۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۶۳ (۲۶۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۶۴ (۲۶۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۶۵ (۲۶۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۶۶ (۲۶۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۶۷ (۲۶۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۶۸ (۲۶۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۶۹ (۲۶۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۷۰ (۲۷۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۷۱ (۲۷۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۷۲ (۲۷۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۷۳ (۲۷۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۷۴ (۲۷۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۷۵ (۲۷۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۷۶ (۲۷۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۷۷ (۲۷۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۷۸ (۲۷۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۷۹ (۲۷۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۸۰ (۲۸۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۸۱ (۲۸۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۸۲ (۲۸۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۸۳ (۲۸۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۸۴ (۲۸۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۸۵ (۲۸۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۸۶ (۲۸۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۸۷ (۲۸۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۸۸ (۲۸۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۸۹ (۲۸۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۹۰ (۲۹۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۹۱ (۲۹۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۹۲ (۲۹۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۹۳ (۲۹۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۹۴ (۲۹۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۹۵ (۲۹۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۹۶ (۲۹۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۹۷ (۲۹۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۹۸ (۲۹۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۲۹۹ (۲۹۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۰۰ (۳۰۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۰۱ (۳۰۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۰۲ (۳۰۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۰۳ (۳۰۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۰۴ (۳۰۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۰۵ (۳۰۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۰۶ (۳۰۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۰۷ (۳۰۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۰۸ (۳۰۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۰۹ (۳۰۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۱۰ (۳۱۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۱۱ (۳۱۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۱۲ (۳۱۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۱۳ (۳۱۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۱۴ (۳۱۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۱۵ (۳۱۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۱۶ (۳۱۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۱۷ (۳۱۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۱۸ (۳۱۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۱۹ (۳۱۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۲۰ (۳۲۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۲۱ (۳۲۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۲۲ (۳۲۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۲۳ (۳۲۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۲۴ (۳۲۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۲۵ (۳۲۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۲۶ (۳۲۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۲۷ (۳۲۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۲۸ (۳۲۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۲۹ (۳۲۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۳۰ (۳۳۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۳۱ (۳۳۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۳۲ (۳۳۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۳۳ (۳۳۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۳۴ (۳۳۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۳۵ (۳۳۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۳۶ (۳۳۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۳۷ (۳۳۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۳۸ (۳۳۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۳۹ (۳۳۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۴۰ (۳۴۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۴۱ (۳۴۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۴۲ (۳۴۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۴۳ (۳۴۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۴۴ (۳۴۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۴۵ (۳۴۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۴۶ (۳۴۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۴۷ (۳۴۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۴۸ (۳۴۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۴۹ (۳۴۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۵۰ (۳۵۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۵۱ (۳۵۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۵۲ (۳۵۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۵۳ (۳۵۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۵۴ (۳۵۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۵۵ (۳۵۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۵۶ (۳۵۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۵۷ (۳۵۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۵۸ (۳۵۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۵۹ (۳۵۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۶۰ (۳۶۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۶۱ (۳۶۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۶۲ (۳۶۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۶۳ (۳۶۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۶۴ (۳۶۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۶۵ (۳۶۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۶۶ (۳۶۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۶۷ (۳۶۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۶۸ (۳۶۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۶۹ (۳۶۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۷۰ (۳۷۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۷۱ (۳۷۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۷۲ (۳۷۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۷۳ (۳۷۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۷۴ (۳۷۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۷۵ (۳۷۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۷۶ (۳۷۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۷۷ (۳۷۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۷۸ (۳۷۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۷۹ (۳۷۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۸۰ (۳۸۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۸۱ (۳۸۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۸۲ (۳۸۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۸۳ (۳۸۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۸۴ (۳۸۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۸۵ (۳۸۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۸۶ (۳۸۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۸۷ (۳۸۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۸۸ (۳۸۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۸۹ (۳۸۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۹۰ (۳۹۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۹۱ (۳۹۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۹۲ (۳۹۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۹۳ (۳۹۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۹۴ (۳۹۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۹۵ (۳۹۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۹۶ (۳۹۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۹۷ (۳۹۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۹۸ (۳۹۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۳۹۹ (۳۹۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۰۰ (۴۰۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۰۱ (۴۰۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۰۲ (۴۰۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۰۳ (۴۰۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۰۴ (۴۰۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۰۵ (۴۰۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۰۶ (۴۰۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۰۷ (۴۰۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۰۸ (۴۰۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۰۹ (۴۰۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۱۰ (۴۱۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۱۱ (۴۱۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۱۲ (۴۱۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۱۳ (۴۱۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۱۴ (۴۱۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۱۵ (۴۱۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۱۶ (۴۱۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۱۷ (۴۱۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۱۸ (۴۱۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۱۹ (۴۱۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۲۰ (۴۲۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۲۱ (۴۲۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۲۲ (۴۲۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۲۳ (۴۲۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۲۴ (۴۲۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۲۵ (۴۲۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۲۶ (۴۲۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۲۷ (۴۲۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۲۸ (۴۲۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۲۹ (۴۲۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۳۰ (۴۳۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۳۱ (۴۳۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۳۲ (۴۳۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۳۳ (۴۳۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۳۴ (۴۳۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۳۵ (۴۳۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۳۶ (۴۳۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۳۷ (۴۳۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۳۸ (۴۳۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۳۹ (۴۳۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۴۰ (۴۴۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۴۱ (۴۴۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۴۲ (۴۴۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۴۳ (۴۴۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۴۴ (۴۴۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۴۵ (۴۴۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۴۶ (۴۴۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۴۷ (۴۴۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۴۸ (۴۴۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۴۹ (۴۴۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۵۰ (۴۵۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۵۱ (۴۵۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۵۲ (۴۵۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۵۳ (۴۵۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۵۴ (۴۵۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۵۵ (۴۵۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۵۶ (۴۵۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۵۷ (۴۵۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۵۸ (۴۵۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۵۹ (۴۵۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۶۰ (۴۶۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۶۱ (۴۶۱) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۶۲ (۴۶۲) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۶۳ (۴۶۳) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۶۴ (۴۶۴) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۶۵ (۴۶۵) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۶۶ (۴۶۶) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۶۷ (۴۶۷) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۶۸ (۴۶۸) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۶۹ (۴۶۹) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۷۰ (۴۷۰) ۔ ۱۳ھ ۔ ۴۷۱

۳۳۲ یہ آیت قتال (جہاد) کی تیسری حالت ہے۔ مشرکین مکہ کے مقتدر سرداروں نے (ایک رائے دینے) حضور علیہ السلام کے بارے میں مل کر یہ طے کر لیا تھا کہ جس کا قصہ یہ تھا کہ آپ کے دین کو کسی نہ کسی طرح ختم کیا جائے۔ چنانچہ اس مجلس میں کئی رائیں پیش ہوئیں کسی نے کہا کہ آپ کو قید کر دو حتیٰ کہ موت آجائے۔ کسی نے مشورہ دیا کہ آپ کو جلاوطن کر دیا جائے تاکہ نہ رہیں گے بانس نہ بجے گی بانسری۔ اور اس مجلس میں موجود ابوجہل علیہ اللعنۃ نے آپ کو شہید کرنے کا مشورہ دیا۔ اس مجلس میں عرب کے ایک قبر بن کا سردار، شیخ نجدی کے روپ میں موجود تھا اس نے مل کر اپنے تجربہ کی اور اپنے قبیلہ کی اور اپنے کارگر مشورہ و تجویز پیش کی۔ اس کے بعد سب نے ابوجہل کے مشورہ کی تائید کر دی۔ اس آیت میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی مشرکین آپ کے بارے میں یہ منصوبے بنا رہے تھے مشورتیں تھیں آپ کو ان کے مکر و فریب سے محفوظ رکھا۔ فلہٰذا جب جو رات انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کرنے کے لئے طے کی تھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بچا لیا اس کی اطلاع وحی کے ذریعہ سے آپ کو دے دی گئی۔ چنانچہ آپ نے اپنے بستر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سلا دیا اور خود مکہ سے ہجرت فرما گئے۔ اور غار ثور میں تین دن قیام فرمایا۔ اور پھر مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے مکر و فریب سے محفوظ رکھا۔ اور ان کے منصوبے ناکام بنا دیئے۔ اور ان کی تدبیروں کو الٹا کر دی

لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ
کہ تجھ کو قید کریں (بند) رکھیں یا تجھ کو قتل کریں اور وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا
وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ
اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے ف۱ اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر ہماری آیتیں تو کہتے
سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ
ہم سن چکے اگر ہم چاہیں تو ہم بھی کہہ لیں ایسا یہ تو کچھ نہیں مگر بنائی ہوئی باتیں
الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ
اگلوں کے ف۲ اور جب وہ کہنے لگے اللہ یا اللہ اگر یہی
مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ
تیری طرف سے تو ہم پر برسا دے آسمان سے
ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ
کوئی عذاب دردناک اور اللہ کا کام نہیں کہ ان پر عذاب کرے جب تک تو
فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾
ان میں ہے اور اللہ کا کام نہیں کہ ان پر عذاب کرے جب کہ وہ معافی مانگتے ہوں
وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ
اور کیا حال ہے ان کا کہ اللہ عذاب نہ کرے ان پر اور وہ روکتے ہیں
الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ۭ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ
حرام سے اور وہ اس کے اختیار والے نہیں اس کے اختیار والے تو نہیں مگر پرہیزگار
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ
لیکن ان کے اکثر نہیں جانتے ﴿۳۴﴾ اور ان کی نماز نہیں
الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ۭ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ
بیت اللہ کے پاس مگر سیٹیاں بجانا اور تالیاں سو چکھو عذاب بدلہ اپنے

تھے لگانا نوکی دعائی کرنے کے ساتھ وحی بھیجی آئی کا صدہ ف۱ یعنی مکے میں حضرت کے قوم سے عذاب مانگنے اور جناب ان پر عذاب آنا اسی طرح جب تک تو مگر ہے رہے اور توبہ کرتے رہے تو نہیں آنے دیتا انہیں جانا۔ اگرچہ برے سے برا انسان ہو حضرت نے فرمایا کہ گناہ گاروں کو دیر نہیں ہوتی میں ایک عبد حبشی کو دیکھتا ہوں کہ جہنم کی طرف گھسٹتا جاتا ہے زنجیر میں جکڑا ہوا ہے ف۲ قریش کہتے تھے کہ اگر آپ کے گھر بار کو نہ چھیڑیں تو ہمارے گھر بار کو نہ چھیڑے گا اور ہم کو امن رہے گا تو ہمیں کیا خوف ہے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ان کا امن کا ہونا نہیں ہے تیرے ہونے سے ہے اور ہے الف لاموں کا ہونا نہیں ہے تیرے نہ ہونے سے ف۳ یعنی عبادت حضرت سید العشر از میان ایشان ف۴ یعنی اصل مستحقاق عذاب دارند لیکن بودن ایشا میان ایشان مانع نبود والمال مانع بر نیاست ۱۲

موضح قرآن ف۱ طواف یعنی قبلہ کر رکھیں یہ فرمایا مجھے اللہ نے نہ بھیجا کہ تم کو ایذا دے تو تمہارے گھر بار کو نہ چھیڑے گا ۱۲ صدہ ف۲ یعنی جیسے یہ کہتے ہے اب تو دیر کیا جاتا ہے نہ تھے وعدہ عذاب تو ہر بری آیا جیسے اہل بدر آیا تھا ۱۲ صدہ ف۳ اور جب تک تو ہے

فتح الرحمن ف۱ خواہش است آن قصہ کہ گذارد و مکہ تبع شود این رائے میزند ۱۲ صدہ ف۲ یعنی سنت اللہ آنست کہ تا پیغامبر در میان قوم باشد عذاب عام نیا کند

تَكْفُرُونَ ﴿٣٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا

کفر کرتے ہیں ۳۶ بے شک جو لوگ منکر ہیں وہ خرچ کرتے ہیں اپنے مال تاکہ روکیں

عَن سَبِيلِ اللَّهِ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ

اللہ کی راہ سے سو ابھی اور خرچ کریں گے پھر ہو گا وہ ان پر افسوس اور

يُغْلَبُونَ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴿٣٧﴾

مغلوب ہوں گے اور جو کافر ہیں وہ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے

لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ

تاکہ جدا کرے اللہ ناپاک کو پاک سے اور رکھے

بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي

ایک کو ایک پر پھر اس کو تہ کر کے ڈھیر پھر ڈال دے اس کو

جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٣٨﴾ قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا

دوزخ میں وہی لوگ نقصان میں ہیں ۳۸ تو کہہ دے منکروں کو

إِن يَنتَهُوا يُغْفَرْ لَهُم مَّا قَدْ سَلَفَ ۖ وَإِن يَعُودُوا

اگر وہ باز آویں تو معاف ہو جاوے ان کو جو ہو چکا اور اگر پھر وہی کریں گے

فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ﴿٣٩﴾ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ

تو بیت چکی ہے راہ اگلوں کی ۳۹ اور لڑو ان سے یہاں تک

لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ فَإِنِ انتَهَوْا

کہ نہ رہے فساد اور ہو جاوے حکم سب اللہ کا پھر اگر وہ باز آویں

فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٤٠﴾ وَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا

تو اللہ ان کے کام کو دیکھتا ہے ۴۰ اور اگر وہ نہ باز آویں تو جان رکھو

أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ ۚ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ

کہ اللہ حمایتی تمہارا ہے کیا خوب حمایتی ہے اور کیا خوب مدد گار ہے

ع ۴ ۱۸

منزل ۲

ف۱ یعنی آپس کے اختلاف اور جان مال کا نقصان کر کے بیٹھ نہ رہو جب تک کہ بیخ کنی نہ ہو جائے یعنی جتنی قسمت میں اسلام لکھا ہے وہ سب اسلامی ملکوں میں اور جتنوں کو مرعوب بنانے سے دین کا فروغ ہے وہ سب کافروں کو زیر دست بنا کے ان سے روک نہ ہو۔ ۱۲

فتح الرحمن ف۱ وہ ایسی حالت کہ کسی زاکوٹی خواہ جبر و مکر چیز پر یا عمل سازوں و فریب آمیز ۱۲ ف۲ یعنی از اسلام ۱۲

حصۂ دوم

دوسرا حصہ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ سے شروع ہوکر سورت تک ہے۔ اس حصے میں بھی دو مضمون مذکور ہیں جو حصۂ اول میں مذکور ہوئے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس حصہ میں اَلْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ کی تفصیل کی گئی ہے اور اسی کو بطور اجمال بیان کیا گیا ہے اور قوانین جہاد سات ہیں جو تمام مسلمانوں کے لئے اور پانچویں خاص حضور علیہ السلام کے لئے۔

مضمون اول

(تفصیل مصارف انفال مع علل)

۱ یہاں الانفال للہ والرسول کا مضمون تفصیل سے ادا کیا گیا ہے چنانچہ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ الخ میں مال غنیمت کے خمس یعنی پانچویں حصے کے مصارف کا ذکر ہے یہاں خمس کے پانچ مصارف مذکور ہیں۔ (۱) لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ بہ قصد خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے آپ کا حصہ ساقط ہو چکا ہے۔ (۲) ذِی الْقُرْبٰی اہل قرابت اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل قرابت یعنی بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب ہیں سے جو اسلام لا چکے تھے (وہ مدینہ میں۔ کیونکہ انہوں نے شعب ابی طالب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا تھا) اسلام کی دعوت سے یا قرابت کی وجہ سے۔ یہ حصہ خدا جانے اخراج کیوں نہ کیا گیا حالانکہ اغنیاء ہیں یا فقراء لیکن اب یہ حصہ بھی ساقط ہو چکا ہے البتہ جو بنو ہاشم اور بنو المطلب میں سے جو فقراء ہیں الخ فقراء (مسکین) کے لئے ہے جس سے دیا جائے گا اور دوسرے فقراء پر اقدم قرار دیا جائے گا (۳) وَالْيَتٰمٰى یتیم کی جمع ہے۔ یتیم کے لئے جس جو نابالغ ہو اور اس کا باپ فوت ہو چکا ہو۔ (۴) الْمَسٰكِيْنِ جو محتاج ہو اور اس کا کوئی مددگار نہ ہو۔ (۵) وَابْنِ السَّبِيْلِ جو مسافر ہو جس کا خرچ ختم ہو چکا ہو خواہ وہ اپنے گھر میں غنی ہو اور صاحب حاجت ہو مگر سفر میں ا

سوار کو دو گنے اور پیدل کو ایک سو ۔ ۶۳ یَوْمَ الْفُرْقَانِ (فیصلے کا دن) سے یوم بدر مراد ہے کیونکہ اس دن کی جنگ حق و باطل کے درمیان فیصلہ کن تھی اور یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ یہ یَوْمَ الْفُرْقَانِ کے بدل ہے اور اَلْجَمْعٰنِ (دو فریق) سے مسلمانوں اور کافروں کی فوجیں مراد ہیں اور مَآ اَنْزَلْنَا سے جنگ بدر میں مسلمانوں کو فتح و نصرت عطا کرنا اور فرشتوں کا نازل کرنا مراد ہے۔ یعنی اگر تمہارا ایمان ہے اور اس بات پر ایمان ہے کہ جنگ بدر میں فتح و نصرت کا سامان اللہ کی طرف سے ہوا تھا اور اسی کی مدد اور اعانت سے مسلمانوں کو غلبہ نصیب ہوا اور مشرکین ذلیل اور مقہور ہوئے، تو اس جنگ میں تمہارا غنیمت حاصل ہونا اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کمزور اور بے زبان

لَفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ
تو تم ضرور بزدلی کرتے اور جھگڑا ڈالتے کام میں لیکن اللہ نے بچا لیا
اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَاِذْ يُرِيْكَهُمْ
اس کو خوب معلوم ہے جو بات ہے دلوں میں اور جب کہ دکھلائی وہ تجھ کو
اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ
مٹ بھیڑ کے وقت تمہاری آنکھوں میں تھوڑی اور تم کو تھوڑا دکھلایا ان کی
اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۭ وَ
آنکھوں میں تاکہ کر ڈالے اللہ ایک کام جو مقرر ہو چکا تھا اور
اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اللہ ہی طرف پھیرے جاتے ہیں سب کام ۴۴ اے ایمان والو تم
اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ
جب بھڑو کسی فوج سے تو جما رہو اور یاد کرو اللہ کو
كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
بہت تاکہ تم چھٹکارا پاؤ ۴۵ اور حکم مانو اللہ کا
وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ
اور اس کے رسول کا اور آپس میں جھگڑو پھر بزدل ہو جاؤ گے اور جاتی رہے گی
رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾
تمہاری ہوا اور صبر کرو بیشک اللہ ساتھ ہے صبر والوں کے ۴۶
وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا
اور نہ ہو جاؤ ان جیسے جو نکلے اپنے گھروں سے اترائے ہوئے
وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ
اور لوگوں کے دکھانے کو اور روکتے تھے اللہ کی راہ سے

ع ۵ ۱

اہل مکہ کا مقابلہ کرنے کے لئے مکہ سے نکلنا۔ ۲ مسلمانوں کا بدر پر پہنچنا۔ ۳ مشرکین کا بدر پر پہنچنا۔

آپس میں دل نہ ڈرو۔ اِنَّ الْغَلَبَةَ وَالنَّصْرَ اِنَّمَا كَانَ بِنَصْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَبَ اَنْ يَكُوْنَ مَا حَصَلَ بِسَبَبِهَا مِنَ الْغَنِيْمَةِ مَصْرُوْفًا اِلَى الْجِهَاتِ الَّتِيْ عَيَّنَهَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ (روح ج ۹ ص ۶۲) ۴۴ یہ حکم سابق کی پہلی علت ہے۔ یہاں تینوں جماعتوں کے مراکز دنیا کا ذکر کر دیا۔ اَلْعُدْوَةِ الدُّنْيَا یعنی وادی کا وہ کنارہ جو مدینہ سے قریب تھا یہاں مسلمانوں کا پڑاؤ تھا اَلْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وادی کا دوسرا کنارہ جو مدینہ سے اور تھا اس میں مشرکین کی فوجیں خیمہ زن تھیں وَالرَّكْبُ یہ ابوسفیان کی اس جمعیت کا نام ہے جو مشرکین کے قافلہ تجارت کی حفاظت کے لئے ساحل سمندر پر تھا۔ حاصل یہ کہ مشرکین کا قافلہ تجارت شام کی فوج کی پشت پر تھا اس طرح مسلمانوں کے مقابلہ میں مشرکین کی قوت و شوکت کئی گنا تھی مگر اس کے باوجود اللہ نے تھوڑے مسلمانوں کے ہاتھوں مغلوب کیا۔ ۴۵ میدان بدر میں ایک دن دونوں فوجوں کے درمیان مڈبھیڑ ہوئی، اگر دونوں فریق پہلے سے لڑائی کا وقت مقرر کر لیتے تو ممکن تھا کہ ان میں سے کوئی وعدے کے مطابق نہ پہنچ پاتا، ویسے ہی بس کر کشمکش کرتا لیکن اللہ تعالیٰ ایک ایسے کام کو فیصلہ کر دینا چاہتا تھا جو کر لے کے واقع ہونا اسے علم قدیم میں مقدر تھا۔ یعنی بدیں بیان کہ یفعل ..... اِذَا لَقِيْتُمْ مَا قَدَّرْنَا عَلَيْكُمْ لَقَاءَهٗ (معالم ج ۲ ص ۲۷۲) اور واضح رہے کہ لڑائی میں اعداد کو اللہ اعداد المسلمین اور قہر اعداد مراد ہے۔ (روح ج ۹ ص ۶۲) مسلمان تو قہر کرنے کو نکلے تھے اور مشرکین کی فوج تو قافلہ کی حفاظت کو آئی تھی دونوں کو ایک دوسرے کا علم نہیں تھا قافلہ تو بچ کر نکل گیا اور یہ دونوں فوجیں آمنے سامنے ہو گئیں۔ اس طرح اللہ نے تدبیر سے دونوں فوجوں کو بھڑا دیا۔ ۴۶ جنگ بدر کی عظیم الشان فتح کے سورے سے کافروں پر اسلام اور پیغمبر اسلام علیہ السلام کی صداقت واضح ہو گئی اور انہیں اپنی سچائی کا یقین ہو گیا اسلئے جو مشرکین جنگ بدر میں مرے وہ بھی اس یقین کے ساتھ مرے اور جو زندہ رہے وہ بھی حق پہچان کر زندہ رہے اس طرح اللہ کی حجت قائم ہو گئی، اس صورت میں مَنْ هَلَكَ اور مَنْ حَيَّ سے مشرکین ہی مراد ہوں گے یا مَنْ هَلَكَ سے مسلمان مراد ہوں۔ اِنَّ الَّذِيْنَ هَلَكُوْا اِنَّمَا هَلَكُوْا بَعْدَ مُشَاهَدَةِ هٰذِهِ الْمُعْجِزَةِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ بَقُوْا فِي الْحَيٰوةِ شَاهَدُوْا هٰذِهِ الْمُعْجِزَةَ الْقَاهِرَةَ۔ (کبیر ج ۴ ص ۴۴) ۴۳ یہ دوسری علت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں

موضح قرآن ف۱ پیغمبر کو خواب میں کافر تھوڑے نظر آئے اور مسلمانوں کو مقابلہ کے وقت تاویحات سے لڑائی میں پیغمبر کا خواب غلط نہیں ان میں کا فر بہتے والے تھوڑے تھے جو بچے مسلمان بہت سے صدمہ ف۲ یعنی مدد اللہ کی چاہو تو اسباب ظاہر سے نہیں دل کی استقامت اور یاد اللہ کی اور حکم برداری سردار کی اور ایک طرف رہنا چاہئے۔ صدمہ رحمت تعالیٰ ف۳ جاؤ گے تو ہوا اکھڑ جائے گی یعنی اقبال سے اور ہار آوے گا۔ صدمہ رحمت تعالیٰ۔

مشرکین کی تعداد کم دکھائی آپ نے زیادہ ہو کر دکھایا اس کا اثر کرنا یہ ہوا کہ مسلمانوں کے دلوں میں ہمت و جرأت کے جذبات ابل پڑے۔ فرمایا اگر مشرکین کی تعداد زیادہ دکھائی جاتی تو ممکن ہے پسپائی اور جنگ سے مقاطعہ میں تمہارے درمیان اختلاف ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ نے تم کو بزدلی اور اختلاف سے بچا لیا کیونکہ وہ دلوں کے بھید بہتر جانتا ہے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ان مشرکین میں سے کسی کا علم نبی میں ایمان لانا مقدر نہ تھا اس لئے حضور علیہ السلام کو خواب میں ان کی تعداد کم دکھائی۔ **۴۴** یہ بھی حکمت تھی۔ جب دونوں فوجیں بالمقابل ہوئیں اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کے تصرف سے مسلمانوں کو مشرکین بہت کم نظر آئے تاکہ وہ جرأت سے لڑیں نیز پیغمبر علیہ السلام کے خواب کی تصدیق ہو جائے اور کافروں کو مسلمان کم نظر آئے تھے اور وہ واقعی میں کم بھی تھے۔ یہ تو مسلمانوں کی فتح اور مسیحائی کے ظاہری اسباب تھے۔ وَذٰلِكَ فَتْحُ الْاَمْوَاتِ اور حقیقت میں تمام معاملات اللہ تعالیٰ کے قبضہ و تصرف میں ہیں اور وہی متصرف و متولی ہے۔ اور فتح و شکست لکھنے تقدیر ہے

وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ
اور اللہ کے قابو میں ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اور جب خوش کر دیا
الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ
شیطان نے ان کے کرتوتوں کو اور کہا کوئی تم پر آج کے دن غالب نہ ہوگا
مِّنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَاۤءَتِ الْفِئَتٰنِ
لوگوں میں سے اور میں تمہارا حمایتی ہوں پھر جب سامنے ہوئیں دونوں فوجیں
نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ
تو وہ الٹا پھرا اپنی ایڑیوں پر اور بولا میں تمہارا ساتھ نہیں ہوں
اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۭ وَاللّٰهُ
میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے میں ڈرتا ہوں اللہ سے اور اللہ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ
کا عذاب سخت ہے ف۵ جب کہتے تھے منافق اور
الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَاۗءِ دِيْنُهُمْ ۭ
جن کے دلوں میں بیماری ہے یہ تو فریب دیا ہے ان کو
وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾
اور جو کوئی بھروسہ کرے اللہ پر تو اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے
وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰۗىِٕكَةُ
اور کاش تو دیکھے جس وقت قبض کرتے ہیں فرشتے
يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ
مارتے ہیں انکے منہ پر اور ان کے پیچھے اور کہتے ہیں چکھو عذاب
الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ
جلنے کا یہ بدلا ہے اسی کا جو تم نے آگے بھیجا اپنے ہاتھوں اور یہ کہ اللہ

منزل ۲

مضمون ثانی (قوانین جہاد)

۴۵ پہلا قانون جہاد والے مومنین۔ اے ایمان والو! واجب کی کافر فوج سے مقابلہ ہو جائے تو مقابلہ سے ثابت قدم رہو اور فتح و نصرت کے لئے اللہ کو یاد کرو اور اسی کو پکارو۔ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ اطاعت اور اللہ و رسول کے احکام کی پیروی کرو اور آپس میں نزاع و جدال سے پرہیز کرو۔ ورنہ تم کمزور و بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری قوت پریشان و شوکت جاتی رہے گی۔ **۴۶** یہ ترجمہ۔ یَعْنِیْ۔ فرماتا ہوں۔ موصول سے یہ تعلیل ہے اس کا حکم مراد ہے جو حکم ان لوگوں کی حمایت کے لئے ان کی تعداد اور ہماری اور سامان جنگ پر غور و نظر کرتے ہوئے لاتعلقوں سے دو ٹوک طریقہ سے فیصلہ کرنے کی طرف سے مذکور ہوئے تھے۔ وَاطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ ۚ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَاۤءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَاۗءِ دِيْنُهُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ

ہمتیں پست ہو گئیں اور دوسرے کمزور ہو گئے (روح قانون وغیرہ) **۴۷** یہ باطنی علت ہے۔ جہاد مسلمانوں نے مدینہ میں کی تھی کہ کوئی مدینہ پر حملہ نہ کر دے۔ مدینہ میں مسلمانوں کے بارے میں کہا جاتا کہ یہ لوگ تو اپنے مذہب کے پیچھے (خیال ہوتے ہیں۔ یہ اس تعلیل تو اس سوچ سے مشرکین کی نئی فوج کا مکمل طور پر مقابلہ کر سکیں گے۔ اَعْمَالَهُمْ اَيْدِيْهِمْ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۚ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَاۗءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۙ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَاۗءِ وَاٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰى جَاۗءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا جَاۗءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰي رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۭ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ۭ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حٰتّٰٓى اِذَا جَاۗءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۡ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۡ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَاۗءَ مَعَهُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿۵۹﴾ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰۗىِٕكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۲﴾ وَلَمَّا جَاۗءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۴﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۶۵﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَلْاَخِلَّاۗءُ يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَاۗءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۴﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ۭ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿۴﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۵﴾ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۷﴾ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿۹﴾ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاۗءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۰﴾ يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَاۗىِٕدُوْنَ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَي اللّٰهِ ۚ اِنِّىْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹﴾ وَاِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۭ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ ۭ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاۗءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۳۰﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰي عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰۗؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَاۗىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۶﴾ اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۰﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـــًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ﴿۴۴﴾ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ﴿۴۵﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَاۗءِ الْجَحِيْمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۸﴾ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿۵۱﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۲﴾ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۵۳﴾ كَذٰلِكَ ۭ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۵۴﴾ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۵۶﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾

فتح الرحمٰن ف۵ وایں حال بودنیل دنا بودن او است۔

لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٥١﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ
ظلم نہیں کرتا بندوں پر جیسے دستور فرعون والوں کا اور جو
مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ
ان سے پہلے تھے کہ منکر ہوئے اللہ کی باتوں سے سو پکڑا ان کو اللہ نے
بِذُنُوْبِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٥٢﴾
ان کے گناہوں پر بیشک اللہ زور آور ہے سخت عذاب کرنے والا
ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰي
اس کا سبب یہ ہے کہ اللہ ہرگز بدلنے والا نہیں اس نعمت کو جو دی کسی قوم
قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
کسی قوم کو جب تک وہ بدل نہ ڈالیں اپنے جی کی بات اور یہ کہ اللہ سنتا ہے جاننے والا
عَلِيْمٌ ﴿٥٣﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ
جاننے والا ہے ظلم جیسے دستور فرعون والوں کا ﴿٥٣﴾ اور جو ان سے پہلے تھے
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ
کہ جھٹلائیں باتیں اپنے رب کی ہم نے کھپا دیا ان کو گناہوں پر ان کے اور ڈبو دیا فرعون
اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ شَرَّ
والوں کو اور سارے ظالم تھے ﴿٥٤﴾ بدتر سب سے
الدَّوَاۗبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٥﴾
جانداروں میں اللہ کے ہاں وہ ہیں جو منکر ہوئے پھر وہ نہیں ایمان لانے
الَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ
جن سے تو نے معاہدہ کیا ہے ان میں سے پھر وہ توڑتے ہیں اپنا عہد
فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ
ہر بار اور وہ ڈر نہیں رکھتے ﴿٥٦﴾ سو اگر کبھی تو پائے ان کو تُو

ف۱ تکذیب (نہ ماننا) یہ اور یہ مبتدا (محذوف کی خبر ہے ای دأبھم کدأب آل فرعون یعنی ان مقتولین بدر کا حال قوم فرعون اور اس سے پہلے کی سرکش قوموں مثلاً قوم نوح قوم عاد قوم ثمود وغیرہ کی طرح ہے۔ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ کا یہ حال کی تفسیر ہے۔ انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تو اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ اسی طرح مشرکین قریش کو بھی جنگ بدر میں ان کے کفر و ناشکری کی سزا دی گئی۔ مادہ ھٰذا ہ والکاف زائدۃ کذھم کماۃ وکذا زال فرعون فی کفرھم فعوزی ھٰؤُلَاءِ بالقتل والاسر یوم بدر لکفرھم جوزی اٰل فرعون بالاغراق (ھامش ج م ۳۵۸) ف۲ یہ بیان مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بیان کا متعلق محذوف ہے ای لِیُنْتَقِمُوْا یعنی یہ مذکور اس لئے بیان کئے گئے تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو دنیا کی کسی نعمت سے اس وقت تک محروم نہیں فرماتا جب تک لوگ خود ہی اپنے ان اعمال و احوال کو نہ بدل ڈالیں جن سے وہ اللہ کی نعمتوں کے مستحق تھے۔ یعنی جب وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی دی ہوئی طاقتوں کو صحیح اور نیک کاموں میں استعمال کرتے تھے اور ان سے ٹھیک اور برمحل کام نہیں لیتے اور ان کو اللہ تعالیٰ ہی کے احکام کی مخالفت میں برباد کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی نعمتیں چھین کر ان کو سخت عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ف۳ تکذیب (نہ ماننا) یہ مبتدا (محذوف کی خبر ہے ای دأبھم کدأب آل فرعون یعنی ان مقتولین بدر کا حال قوم فرعون اور اس سے پہلے کی سرکش قوموں مثلاً قوم نوح قوم عاد قوم ثمود وغیرہ کی طرح ہے۔ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ کا یہ حال کی تفسیر ہے۔ انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تو اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ اسی طرح مشرکین قریش کو بھی جنگ بدر میں ان کے کفر و ناشکری کی سزا دی گئی۔ مادہ ھٰذا ہ والکاف زائدۃ کذھم کماۃ وکذا زال فرعون فی کفرھم فعوزی ھٰؤُلَاءِ بالقتل والاسر یوم بدر لکفرھم جوزی اٰل فرعون بالاغراق (ھامش ج م ۳۵۸) ف۴ یہ بیان مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بیان کا متعلق محذوف ہے ای لِیُنْتَقِمُوْا یعنی یہ مذکور اس لئے بیان کئے گئے تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو دنیا کی کسی نعمت سے اس وقت تک محروم نہیں فرماتا جب تک لوگ خود ہی اپنے ان اعمال و احوال کو نہ بدل ڈالیں جن سے وہ اللہ کی نعمتوں کے مستحق تھے۔ یعنی جب وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی دی ہوئی طاقتوں کو صحیح اور نیک کاموں میں استعمال کرتے تھے اور ان سے ٹھیک اور برمحل کام نہیں لیتے اور ان کو اللہ تعالیٰ ہی کے احکام کی مخالفت میں برباد کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی نعمتیں چھین کر ان کو سخت عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ف۵ تکذیب (نہ ماننا) یہ مبتدا (محذوف کی خبر ہے ای دأبھم کدأب آل فرعون یعنی ان مقتولین بدر کا حال قوم فرعون اور اس سے پہلے کی سرکش قوموں مثلاً قوم نوح قوم عاد قوم ثمود وغیرہ کی طرح ہے۔ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ کا یہ حال کی تفسیر ہے۔ انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تو اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ اسی طرح مشرکین قریش کو بھی جنگ بدر میں ان کے کفر و ناشکری کی سزا دی گئی۔ مادہ ھٰذا ہ والکاف زائدۃ کذھم کماۃ وکذا زال فرعون فی کفرھم فعوزی ھٰؤُلَاءِ بالقتل والاسر یوم بدر لکفرھم جوزی اٰل فرعون بالاغراق (ھامش ج م ۳۵۸) ف۶ یہ بیان مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بیان کا متعلق محذوف ہے ای لِیُنْتَقِمُوْا یعنی یہ مذکور اس لئے بیان کئے گئے تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو دنیا کی کسی نعمت سے اس وقت تک محروم نہیں فرماتا جب تک لوگ خود ہی اپنے ان اعمال و احوال کو نہ بدل ڈالیں جن سے وہ اللہ کی نعمتوں کے مستحق تھے۔ یعنی جب وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی دی ہوئی طاقتوں کو صحیح اور نیک کاموں میں استعمال کرتے تھے اور ان سے ٹھیک اور برمحل کام نہیں لیتے اور ان کو اللہ تعالیٰ ہی کے احکام کی مخالفت میں برباد کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی نعمتیں چھین کر ان کو سخت عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ف۷ تکذیب (نہ ماننا) یہ مبتدا (محذوف کی خبر ہے ای دأبھم کدأب آل فرعون یعنی ان مقتولین بدر کا حال قوم فرعون اور اس سے پہلے کی سرکش قوموں مثلاً قوم نوح قوم عاد قوم ثمود وغیرہ کی طرح ہے۔ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ کا یہ حال کی تفسیر ہے۔ انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تو اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ اسی طرح مشرکین قریش کو بھی جنگ بدر میں ان کے کفر و ناشکری کی سزا دی گئی۔ مادہ ھٰذا ہ والکاف زائدۃ کذھم کماۃ وکذا زال فرعون فی کفرھم فعوزی ھٰؤُلَاءِ بالقتل والاسر یوم بدر لکفرھم جوزی اٰل فرعون بالاغراق (ھامش ج م ۳۵۸) ف۸ یہ بیان مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بیان کا متعلق محذوف ہے ای لِیُنْتَقِمُوْا یعنی یہ مذکور اس لئے بیان کئے گئے تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو دنیا کی کسی نعمت سے اس وقت تک محروم نہیں فرماتا جب تک لوگ خود ہی اپنے ان اعمال و احوال کو نہ بدل ڈالیں جن سے وہ اللہ کی نعمتوں کے مستحق تھے۔ یعنی جب وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی دی ہوئی طاقتوں کو صحیح اور نیک کاموں میں استعمال کرتے تھے اور ان سے ٹھیک اور برمحل کام نہیں لیتے اور ان کو اللہ تعالیٰ ہی کے احکام کی مخالفت میں برباد کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی نعمتیں چھین کر ان کو سخت عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ف۹ تکذیب (نہ ماننا) یہ مبتدا (محذوف کی خبر ہے ای دأبھم کدأب آل فرعون یعنی ان مقتولین بدر کا حال قوم فرعون اور اس سے پہلے کی سرکش قوموں مثلاً قوم نوح قوم عاد قوم ثمود وغیرہ کی طرح ہے۔ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ کا یہ حال کی تفسیر ہے۔ انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تو اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ اسی طرح مشرکین قریش کو بھی جنگ بدر میں ان کے کفر و ناشکری کی سزا دی گئی۔ مادہ ھٰذا ہ والکاف زائدۃ کذھم کماۃ وکذا زال فرعون فی کفرھم فعوزی ھٰؤُلَاءِ بالقتل والاسر یوم بدر لکفرھم جوزی اٰل فرعون بالاغراق (ھامش ج م ۳۵۸) ف۱۰ یہ بیان مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بیان کا متعلق محذوف ہے ای لِیُنْتَقِمُوْا یعنی یہ مذکور اس لئے بیان کئے گئے تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو دنیا کی کسی نعمت سے اس وقت تک محروم نہیں فرماتا جب تک لوگ خود ہی اپنے ان اعمال و احوال کو نہ بدل ڈالیں جن سے وہ اللہ کی نعمتوں کے مستحق تھے۔ یعنی جب وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی دی ہوئی طاقتوں کو صحیح اور نیک کاموں میں استعمال کرتے تھے اور ان سے ٹھیک اور برمحل کام نہیں لیتے اور ان کو اللہ تعالیٰ ہی کے احکام کی مخالفت میں برباد کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی نعمتیں چھین کر ان کو سخت عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ف۱۱ تکذیب (نہ ماننا) یہ مبتدا (محذوف کی خبر ہے ای دأبھم کدأب آل فرعون یعنی ان مقتولین بدر کا حال قوم فرعون اور اس سے پہلے کی سرکش قوموں مثلاً قوم نوح قوم عاد قوم ثمود وغیرہ کی طرح ہے۔ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ کا یہ حال کی تفسیر ہے۔ انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تو اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ اسی طرح مشرکین قریش کو بھی جنگ بدر میں ان کے کفر و ناشکری کی سزا دی گئی۔ مادہ ھٰذا ہ والکاف زائدۃ کذھم کماۃ وکذا زال فرعون فی کفرھم فعوزی ھٰؤُلَاءِ بالقتل والاسر یوم بدر لکفرھم جوزی اٰل فرعون بالاغراق (ھامش ج م ۳۵۸) ف۱۲ یہ بیان مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بیان کا متعلق محذوف ہے ای لِیُنْتَقِمُوْا یعنی یہ مذکور اس لئے بیان کئے گئے تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو دنیا کی کسی نعمت سے اس وقت تک محروم نہیں فرماتا جب تک لوگ خود ہی اپنے ان اعمال و احوال کو نہ بدل ڈالیں جن سے وہ اللہ کی نعمتوں کے مستحق تھے۔ یعنی جب وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی دی ہوئی طاقتوں کو صحیح اور نیک کاموں میں استعمال کرتے تھے اور ان سے ٹھیک اور برمحل کام نہیں لیتے اور ان کو اللہ تعالیٰ ہی کے احکام کی مخالفت میں برباد کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی نعمتیں چھین کر ان کو سخت عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ف۱۳ تکذیب (نہ ماننا) یہ مبتدا (محذوف کی خبر ہے ای دأبھم کدأب آل فرعون یعنی ان مقتولین بدر کا حال قوم فرعون اور اس سے پہلے کی سرکش قوموں مثلاً قوم نوح قوم عاد قوم ثمود وغیرہ کی طرح ہے۔ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ کا یہ حال کی تفسیر ہے۔ انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تو اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ اسی طرح مشرکین قریش کو بھی جنگ بدر میں ان کے کفر و ناشکری کی سزا دی گئی۔ مادہ ھٰذا ہ والکاف زائدۃ کذھم کماۃ وکذا زال فرعون فی کفرھم فعوزی ھٰؤُلَاءِ بالقتل والاسر یوم بدر لکفرھم جوزی اٰل فرعون بالاغراق (ھامش ج م ۳۵۸) ف۱۴ یہ بیان مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بیان کا متعلق محذوف ہے ای لِیُنْتَقِمُوْا یعنی یہ مذکور اس لئے بیان کئے گئے تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو دنیا کی کسی نعمت سے اس وقت تک محروم نہیں فرماتا جب تک لوگ خود ہی اپنے ان اعمال و احوال کو نہ بدل ڈالیں جن سے وہ اللہ کی نعمتوں کے مستحق تھے۔ یعنی جب وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی دی ہوئی طاقتوں کو صحیح اور نیک کاموں میں استعمال کرتے تھے اور ان سے ٹھیک اور برمحل کام نہیں لیتے اور ان کو اللہ تعالیٰ ہی کے احکام کی مخالفت میں برباد کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی نعمتیں چھین کر ان کو سخت عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ف۱۵ تکذیب (نہ ماننا) یہ مبتدا (محذوف کی خبر ہے ای دأبھم کدأب آل فرعون یعنی ان مقتولین بدر کا حال قوم فرعون اور اس سے پہلے کی سرکش قوموں مثلاً قوم نوح قوم عاد قوم ثمود وغیرہ کی طرح ہے۔ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ کا یہ حال کی تفسیر ہے۔ انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تو اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ اسی طرح مشرکین قریش کو بھی جنگ بدر میں ان کے کفر و ناشکری کی سزا دی گئی۔ مادہ ھٰذا ہ والکاف زائدۃ کذھم کماۃ وکذا زال فرعون فی کفرھم فعوزی ھٰؤُلَاءِ بالقتل والاسر یوم بدر لکفرھم جوزی اٰل فرعون بالاغراق (ھامش ج م ۳۵۸) ف۱۶ یہ بیان مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بیان کا متعلق محذوف ہے ای لِیُنْتَقِمُوْا یعنی یہ مذکور اس لئے بیان کئے گئے تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو دنیا کی کسی نعمت سے اس وقت تک محروم نہیں فرماتا جب تک لوگ خود ہی اپنے ان اعمال و احوال کو نہ بدل ڈالیں جن سے وہ اللہ کی نعمتوں کے مستحق تھے۔ یعنی جب وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی دی ہوئی طاقتوں کو صحیح اور نیک کاموں میں استعمال کرتے تھے اور ان سے ٹھیک اور برمحل کام نہیں لیتے اور ان کو اللہ تعالیٰ ہی کے احکام کی مخالفت میں برباد کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی نعمتیں چھین کر ان کو سخت عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ف۱۷ تکذیب (نہ ماننا) یہ مبتدا (محذوف کی خبر ہے ای دأبھم کدأب آل فرعون یعنی ان مقتولین بدر کا حال قوم فرعون اور اس سے پہلے کی سرکش قوموں مثلاً قوم نوح قوم عاد قوم ثمود وغیرہ کی طرح ہے۔ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ کا یہ حال کی تفسیر ہے۔ انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تو اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ اسی طرح مشرکین قریش کو بھی جنگ بدر میں ان کے کفر و ناشکری کی سزا دی گئی۔ مادہ ھٰذا ہ والکاف زائدۃ کذھم کماۃ وکذا زال فرعون فی کفرھم فعوزی ھٰؤُلَاءِ بالقتل والاسر یوم بدر لکفرھم جوزی اٰل فرعون بالاغراق (ھامش ج م ۳۵۸) ف۱۸ یہ بیان مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بیان کا متعلق محذوف ہے ای لِیُنْتَقِمُوْا یعنی یہ مذکور اس لئے بیان کئے گئے تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو دنیا کی کسی نعمت سے اس وقت تک محروم نہیں فرماتا جب تک لوگ خود ہی اپنے ان اعمال و احوال کو نہ بدل ڈالیں جن سے وہ اللہ کی نعمتوں کے مستحق تھے۔ یعنی جب وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی دی ہوئی طاقتوں کو صحیح اور نیک کاموں میں استعمال کرتے تھے اور ان سے ٹھیک اور برمحل کام نہیں لیتے اور ان کو اللہ تعالیٰ ہی کے احکام کی مخالفت میں برباد کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی نعمتیں چھین کر ان کو سخت عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ف۱۹ تکذیب (نہ ماننا) یہ مبتدا (محذوف کی خبر ہے ای دأبھم کدأب آل فرعون یعنی ان مقتولین بدر کا حال قوم فرعون اور اس سے پہلے کی سرکش قوموں مثلاً قوم نوح قوم عاد قوم ثمود وغیرہ کی طرح ہے۔ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ کا یہ حال کی تفسیر ہے۔ انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تو اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ اسی طرح مشرکین قریش کو بھی جنگ بدر میں ان کے کفر و ناشکری کی سزا دی گئی۔ مادہ ھٰذا ہ والکاف زائدۃ کذھم کماۃ وکذا زال فرعون فی کفرھم فعوزی ھٰؤُلَاءِ بالقتل والاسر یوم بدر لکفرھم جوزی اٰل فرعون بالاغراق (ھامش ج م ۳۵۸) ف۲۰ یہ بیان مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بیان کا متعلق محذوف ہے ای لِیُنْتَقِمُوْا یعنی یہ مذکور اس لئے بیان کئے گئے تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو دنیا کی کسی نعمت سے اس وقت تک محروم نہیں فرماتا جب تک لوگ خود ہی اپنے ان اعمال و احوال کو نہ بدل ڈالیں جن سے وہ اللہ کی نعمتوں کے مستحق تھے۔ یعنی جب وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی دی ہوئی طاقتوں کو صحیح اور نیک کاموں میں استعمال کرتے تھے اور ان سے ٹھیک اور برمحل کام نہیں لیتے اور ان کو اللہ تعالیٰ ہی کے احکام کی مخالفت میں برباد کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی نعمتیں چھین کر ان کو سخت عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ف۲۱ تکذیب (نہ ماننا) یہ مبتدا (محذوف کی خبر ہے ای دأبھم کدأب آل فرعون یعنی ان مقتولین بدر کا حال قوم فرعون اور اس سے پہلے کی سرکش قوموں مثلاً قوم نوح قوم عاد قوم ثمود وغیرہ کی طرح ہے۔ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ کا یہ حال کی تفسیر ہے۔ انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تو اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ اسی طرح مشرکین قریش کو بھی جنگ بدر میں ان کے کفر و ناشکری کی سزا دی گئی۔ مادہ ھٰذا ہ والکاف زائدۃ کذھم کماۃ وکذا زال فرعون فی کفرھم فعوزی ھٰؤُلَاءِ بالقتل والاسر یوم بدر لکفرھم جوزی اٰل فرعون بالاغراق (ھامش ج م ۳۵۸) ف۲۲ یہ بیان مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بیان کا متعلق محذوف ہے ای لِیُنْتَقِمُوْا یعنی یہ مذکور اس لئے بیان کئے گئے تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو دنیا کی کسی نعمت سے اس وقت تک محروم نہیں فرماتا جب تک لوگ خود ہی اپنے ان اعمال و احوال کو نہ بدل ڈالیں جن سے وہ اللہ کی نعمتوں کے مستحق تھے۔ یعنی جب وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی دی ہوئی طاقتوں کو صحیح اور نیک کاموں میں استعمال کرتے تھے اور ان سے ٹھیک اور برمحل کام نہیں لیتے اور ان کو اللہ تعالیٰ ہی کے احکام کی مخالفت میں برباد کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی نعمتیں چھین کر ان کو سخت عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ف۲۳ تکذیب (نہ ماننا) یہ مبتدا (محذوف کی خبر ہے ای دأبھم کدأب آل فرعون یعنی ان مقتولین بدر کا حال قوم فرعون اور اس سے پہلے کی سرکش قوموں مثلاً قوم نوح قوم عاد قوم ثمود وغیرہ کی طرح ہے۔ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ کا یہ حال کی تفسیر ہے۔ انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تو اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ اسی طرح مشرکین قریش کو بھی جنگ بدر میں ان کے کفر و ناشکری کی سزا دی گئی۔ مادہ ھٰذا ہ والکاف زائدۃ کذھم کماۃ وکذا زال فرعون فی کفرھم فعوزی ھٰؤُلَاءِ بالقتل والاسر یوم بدر لکفرھم جوزی اٰل فرعون بالاغراق (ھامش ج م ۳۵۸) ف۲۴ یہ بیان مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بیان کا متعلق محذوف ہے ای لِیُنْتَقِمُوْا یعنی یہ مذکور اس لئے بیان کئے گئے تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو دنیا کی کسی نعمت سے اس وقت تک محروم نہیں فرماتا جب تک لوگ خود ہی اپنے ان اعمال و احوال کو نہ بدل ڈالیں جن سے وہ اللہ کی نعمتوں کے مستحق تھے۔ یعنی جب وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی دی ہوئی طاقتوں کو صحیح اور نیک کاموں میں استعمال کرتے تھے اور ان سے ٹھیک اور برمحل کام نہیں لیتے اور ان کو اللہ تعالیٰ ہی کے احکام کی مخالفت میں برباد کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی نعمتیں چھین کر ان کو سخت عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ف۲۵ تکذیب (نہ ماننا) یہ مبتدا (محذوف کی خبر ہے ای دأبھم کدأب آل فرعون یعنی ان مقتولین بدر کا حال قوم فرعون اور اس سے پہلے کی سرکش قوموں مثلاً قوم نوح قوم عاد قوم ثمود وغیرہ کی طرح ہے۔ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ کا یہ حال کی تفسیر ہے۔ انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تو اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ اسی طرح مشرکین قریش کو بھی جنگ بدر میں ان کے کفر و ناشکری کی سزا دی گئی۔ مادہ ھٰذا ہ والکاف زائدۃ کذھم کماۃ وکذا زال فرعون فی کفرھم فعوزی ھٰؤُلَاءِ بالقتل والاسر یوم بدر لکفرھم جوزی اٰل فرعون بالاغراق (ھامش ج م ۳۵۸) ف۲۶ یہ بیان مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بیان کا متعلق محذوف ہے ای لِیُنْتَقِمُوْا یعنی یہ مذکور اس لئے بیان کئے گئے تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو دنیا کی کسی نعمت سے اس وقت تک محروم نہیں فرماتا جب تک لوگ خود ہی اپنے ان اعمال و احوال کو نہ بدل ڈالیں جن سے وہ اللہ کی نعمتوں کے مستحق تھے۔ یعنی جب وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی دی ہوئی طاقتوں کو صحیح اور نیک کاموں میں استعمال کرتے تھے اور ان سے ٹھیک اور برمحل کام نہیں لیتے اور ان کو اللہ تعالیٰ ہی کے احکام کی مخالفت میں برباد کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی نعمتیں چھین کر ان کو سخت عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ف۲۷ تکذیب (نہ ماننا) یہ مبتدا (محذوف کی خبر ہے ای دأبھم کدأب آل فرعون یعنی ان مقتولین بدر کا حال قوم فرعون اور اس سے پہلے کی سرکش قوموں مثلاً قوم نوح قوم عاد قوم ثمود وغیرہ کی طرح ہے۔ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ کا یہ حال کی تفسیر ہے۔ انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تو اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ اسی طرح مشرکین قریش کو بھی جنگ بدر میں ان کے کفر و ناشکری کی سزا دی گئی۔ مادہ ھٰذا ہ والکاف زائدۃ کذھم کماۃ وکذا زال فرعون فی کفرھم فعوزی ھٰؤُلَاءِ بالقتل والاسر یوم بدر لکفرھم جوزی اٰل فرعون بالاغراق (ھامش ج م ۳۵۸) ف۲۸ یہ بیان مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بیان کا متعلق محذوف ہے ای لِیُنْتَقِمُوْا یعنی یہ مذکور اس لئے بیان کئے گئے تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو دنیا کی کسی نعمت سے اس وقت تک محروم نہیں فرماتا جب تک لوگ خود ہی اپنے ان اعمال و احوال کو نہ بدل ڈالیں جن سے وہ اللہ کی نعمتوں کے مستحق تھے۔ یعنی جب وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی دی ہوئی طاقتوں کو صحیح اور نیک کاموں میں استعمال کرتے تھے اور ان سے ٹھیک اور برمحل کام نہیں لیتے اور ان کو اللہ تعالیٰ ہی کے احکام کی مخالفت میں برباد کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی نعمتیں چھین کر ان کو سخت عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ف۲۹ تکذیب (نہ ماننا) یہ مبتدا (محذوف کی خبر ہے ای دأبھم کدأب آل فرعون یعنی ان مقتولین بدر کا حال قوم فرعون اور اس سے پہلے کی سرکش قوموں مثلاً قوم نوح قوم عاد قوم ثمود وغیرہ کی طرح ہے۔ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ کا یہ حال کی تفسیر ہے۔ انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تو اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ اسی طرح مشرکین قریش کو بھی جنگ بدر میں ان کے کفر و ناشکری کی سزا دی گئی۔ مادہ ھٰذا ہ والکاف زائدۃ کذھم کماۃ وکذا زال فرعون فی کفرھم فعوزی ھٰؤُلَاءِ بالقتل والاسر یوم بدر لکفرھم جوزی اٰل فرعون بالاغراق (ھامش ج م ۳۵۸) ف۳۰ یہ بیان مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بیان کا متعلق محذوف ہے ای لِیُنْتَقِمُوْا یعنی یہ مذکور اس لئے بیان کئے گئے تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو دنیا کی کسی نعمت سے اس وقت تک محروم نہیں فرماتا جب تک لوگ خود ہی اپنے ان اعمال و احوال کو نہ بدل ڈالیں جن سے وہ اللہ کی نعمتوں کے مستحق تھے۔ یعنی جب وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی دی ہوئی طاقتوں کو صحیح اور نیک کاموں میں استعمال کرتے تھے اور ان سے ٹھیک اور برمحل کام نہیں لیتے اور ان کو اللہ تعالیٰ ہی کے احکام کی مخالفت میں برباد کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی نعمتیں چھین کر ان کو سخت عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ف۳۱ تکذیب (نہ ماننا) یہ مبتدا (محذوف کی خبر ہے ای دأبھم کدأب آل فرعون یعنی ان مقتولین بدر کا حال قوم فرعون اور اس سے پہلے کی سرکش قوموں مثلاً قوم نوح قوم عاد قوم ثمود وغیرہ کی طرح ہے۔ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ کا یہ حال کی تفسیر ہے۔ انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تو اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ اسی طرح مشرکین قریش کو بھی جنگ بدر میں ان کے کفر و ناشکری کی سزا دی گئی۔ مادہ ھٰذا ہ والکاف زائدۃ کذھم کماۃ وکذا زال فرعون فی کفرھم فعوزی ھٰؤُلَاءِ بالقتل والاسر یوم بدر لکفرھم جوزی اٰل فرعون بالاغراق (ھامش ج م ۳۵۸) ف۳۲ یہ بیان مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بیان کا متعلق محذوف ہے ای لِیُنْتَقِمُوْا یعنی یہ مذکور اس لئے بیان کئے گئے تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو دنیا کی کسی نعمت سے اس وقت تک محروم نہیں فرماتا جب تک لوگ خود ہی اپنے ان اعمال و احوال کو نہ بدل ڈالیں جن سے وہ اللہ کی نعمتوں کے مستحق تھے۔ یعنی جب وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی دی ہوئی طاقتوں کو صحیح اور نیک کاموں میں استعمال کرتے تھے اور ان سے ٹھیک اور برمحل کام نہیں لیتے اور ان کو اللہ تعالیٰ ہی کے احکام کی مخالفت میں برباد کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی نعمتیں چھین کر ان کو سخت عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ف۳۳ تکذیب (نہ ماننا) یہ مبتدا (محذوف کی خبر ہے ای دأبھم کدأب آل فرعون یعنی ان مقتولین بدر کا حال قوم فرعون اور اس سے پہلے کی سرکش قوموں مث

فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ
تو اگر حاصل ہو تجھ کو ان پر لڑائی میں تو ان کو ایسا مار کہ بھاگیں ان کے پیچھے والے شاید
يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً
سمجھ جائیں اور اگر تجھ کو ڈر ہو کسی قوم سے دغا کا
فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
تو پھینک ان کا عہد ان کی طرف برابر پر یعنی جتا دے کہ عہد جاتا رہا اور لڑائی شروع ہوئی اللہ نہیں دوست رکھتا
الْخَاۗىِٕنِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
دغا کرنے والوں کو ﴿۵۸﴾ اور نہ سمجھیں کافر
سَبَقُوْا ۭ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ
کہ وہ جیت گئے وہ ہرگز ہرا نہ سکیں گے ﴿۵۹﴾ اور تیار کرو
مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ
جو کچھ کر سکو زور سے اور بندھے گھوڑوں سے
تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ
کہ دھاک رہے اس سے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر اور دوسروں پر
دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا
ان کے سوا جن کو تم نہیں جانتے اللہ ان کو جانتا ہے اور جو کچھ تم خرچ
مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ
کرو گے اللہ کی راہ میں وہ پورا دیا جائے گا تم کو اور تمہارا حق
لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَ
نہ جائے گا ﴿۶۰﴾ اور اگر جھکیں صلح کی طرف تو تو بھی جھک اس کی طرف اور
تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۱﴾ وَ
بھروسہ کر اللہ پر جنگ کی ہے سننے والا جاننے والا ﴿۶۱﴾ اور

منزل ۲

مسئلہ فرمان واجب الاذعان ہے ایک قوم کا کافروں سے صلح کی ہو پھر ان کی دغا سے ڈر ہو تو ان کو پہلے خبر بھیجنا اور جو دغا ظاہر ہوئی تھی لیکن آئندہ ہے تو خبردار کر کے جواب دینا چاہئے برابر پر یعنی برابر انجام لڑائی یا صلح ہے پہلے کہنے سے ثواب بھی تو نہ ملے جو اس پر انجام ہو سکے زور فرمایا انجام اور ثمرہ کا کہ لڑائی میں ہار جیت ہوتی ہے اور گھوڑے پالنے میں جو ثواب ہے اس کی طرف نہیں بلکہ اس کا فضل سب سے زیادہ ہے کافی ہے واسطے مومن کے یہ کہ زبانیں کفر کی ختم ہوئی اسباب سے صلح تو صلح کی مدت اور وہ لوگ جن کو تم نہیں جانتے وہ منافق ہیں کہ مسلمانوں کے ساتھ رہتے ہیں ۱۲ قال یعنی اگر دل میں خائن ہیں اللہ کو معلوم ہے اس کی سزا دے گا ۱۲

فتح الرحمٰن قال یعنی مدامت نقض عہد پر شامل نہ ہو ۱۲ منہ ۵ یعنی استعداد آلات جنگ مثل تیر و تفنگ ۱۲ ۵ یعنی اہل خلاف ۱۲ ۵ یعنی توپ اور ۵ یہ ہیں ہر پرانے ہاتھ

إِن يُرِيدُوٓا۟ أَن يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ ٱللَّهُ ۚ هُوَ ٱلَّذِىٓ أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِۦ وَبِٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٢﴾ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۚ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِى ٱلْأَرْضِ جَمِيعًا مَّآ أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُۥ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٣﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ حَسْبُكَ ٱللَّهُ وَمَنِ ٱتَّبَعَكَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٤﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ حَرِّضِ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَى ٱلْقِتَالِ ۚ إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَٰبِرُونَ يَغْلِبُوا۟ مِاْئَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّاْئَةٌ يَغْلِبُوٓا۟ أَلْفًا مِّنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿٦٥﴾

ان کو تب اس کی خبر کریں آپ کو اللہ کافی ہے۔ بدروں کا مفصل تذکرہ دیئے جانے کا ہے جو آگے آتا ہے۔ بدروں کا انصار کے ذکر کیلئے آپ کا مخاطب فرمانا جب آپ کا مددگار اللہ ہے اور آپ کا دشمن خدا دشمن ہے تو آپ کی مدد کرنے کا۔ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وہ تمام مال جو زمین میں ہے۔ یہ مبالغہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر آپ ساری دنیا کا مال بھی خرچ کر دیتے تو بھی ان کے دلوں کو محبت و مودت سے باہم نہ ملا سکتے۔ یہ کام صرف اللہ کا ہے کہ ان کے دلوں میں باہمی محبت ڈال دی۔ اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ ان کے دلوں میں باہمی محبت ڈالدی۔ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ ان کے دلوں میں باہمی محبت ڈالدی۔ حَسْبُكَ اللّٰهُ کافی ہے تجھ کو اللہ۔ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ کافی ہے تجھ کو اللہ اور جو تیرے پیچھے ہو لئے مسلمانوں میں سے۔ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَى الْقِتَالِ ترغیب دے مسلمانوں کو لڑائی پر۔ اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ اگر ہوں تم میں بیس آدمی ثابت قدم۔ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ غالب ہوں گے دو سو پر۔ وَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ اور اگر ہوں تم میں سو آدمی۔ یَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا غالب ہوں گے ہزار پر کافروں کے۔ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ اس واسطے کہ وہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے۔

الانفال ٨ ٢٠٧

اِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۲﴾ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۶۳﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۴﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۚ وَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ یَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾

صفحہ نمبر ۱۷

خلاصہ یہ ہے کہ اگر وہ آپ کو دھوکہ دینا چاہیں تو اللہ آپ کو کافی ہے وہ اللہ جس نے آپ کو اپنی مدد سے اور مومنین کے ذریعہ سے قوت دی اور مومنین کے دلوں میں آپ کی محبت ڈالی۔ اگر آپ ساری دنیا کا مال بھی خرچ کر دیتے تو بھی ان کے دلوں میں باہم محبت نہ پیدا کر سکتے لیکن اللہ نے ان کے دلوں میں آپس میں محبت پیدا کر دی۔ بیشک وہ غالب ہے اپنے کام میں حکمت والا ہے۔ اے نبی تجھ کو اللہ کافی ہے اور جو تیرے پیچھے ہو لئے مسلمانوں میں سے۔ اے نبی ترغیب دے مسلمانوں کو لڑائی پر اگر ہوں تم میں بیس آدمی ثابت قدم غالب ہوں گے دو سو پر کافروں کے اور اگر ہوں تم میں سو آدمی غالب ہوں گے ہزار پر کافروں کے اس واسطے کہ وہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے۔

خلاصہ تفسیر

اگر یہ لوگ آپ کو دھوکہ دینا چاہیں (اور اس سے آپ کو ضرر پہنچانا چاہیں) تو (آپ کو ضرر نہیں پہنچ سکتا کیونکہ) آپ کو اللہ (کی مدد) کافی ہے (اور) وہ (اللہ) ایسا (قادر) ہے جس نے آپ کو اپنی (غیبی) مدد سے (بھی) قوت دی اور مسلمانوں (کے ذریعہ) سے (بھی) قوت دی اور (جس نے) مسلمانوں کے قلوب میں باہم الفت ڈال دی (جس کا حال یہ ہے کہ) اگر آپ دنیا بھر کی دولت خرچ کر ڈالتے تو بھی ان لوگوں کے قلوب میں باہم الفت نہ ڈال سکتے لیکن اللہ نے ان لوگوں کے قلوب میں باہم الفت ڈال دی (یہ اللہ کا کام ہے) بیشک وہ (اللہ) زبردست (اور) حکمت والا ہے (اور اس کی زبردست قدرت اور حکمت کا مقتضا یہ ہوا کہ مسلمانوں کو آپس میں محبت ہو جائے) اے نبی آپ کو اللہ (کی مدد) کافی ہے اور جو مسلمان آپ کے پیرو ہو گئے ہیں (ان کی مدد بھی کافی ہے) اے نبی آپ مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دیجئے اگر تم میں بیس آدمی ثابت قدم ہوں گے تو وہ غالب ہوں گے دو سو پر اور اگر تم میں سو آدمی ہوں گے تو وہ غالب ہوں گے ہزار کافروں پر اس سبب سے کہ وہ (کافر) لوگ (دین کی) سمجھ نہیں رکھتے۔

معارف و مسائل

اِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۲﴾ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۶۳﴾

یہ آیت بھی انفال غنائم کے متعلق ہے اور اس میں بھی مسلمانوں کو ایک خاص نعمت یاد دلا کر اس کے شکر کی ترغیب دی گئی ہے۔ نعمت یہ ہے کہ اگر یہ لوگ آپ کو دھوکہ دینا چاہیں تو آپ کو ضرر نہیں پہنچ سکتا کیونکہ آپ کو اللہ کافی ہے جس نے آپ کو اپنی مدد سے بھی قوت دی اور مسلمانوں کے ذریعہ سے بھی۔ اس میں اشارہ ہے اس طرف کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح و کامیابی محض اللہ کی مدد سے ہوئی ورنہ ظاہری اسباب کے اعتبار سے تو مسلمان اس کے بالکل مستحق نہ تھے کہ ان کو فتح ہوتی۔ اس کے بعد دوسری نعمت یاد دلائی کہ مسلمانوں کے قلوب میں باہم الفت و محبت پیدا کر دی جس کا حال یہ ہے کہ اگر آپ دنیا بھر کی دولت خرچ کر ڈالتے تو بھی ان لوگوں کے قلوب میں باہم الفت نہ ڈال سکتے لیکن اللہ نے ان لوگوں کے قلوب میں باہم الفت ڈال دی (یہ اللہ کا کام ہے) بیشک وہ (اللہ) زبردست (اور) حکمت والا ہے (اور اس کی زبردست قدرت اور حکمت کا مقتضا یہ ہوا کہ مسلمانوں کو آپس میں محبت ہو جائے)

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۴﴾

اس آیت کے دو ترجمے ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ اے نبی آپ کو اللہ کافی ہے اور جو مسلمان آپ کے پیرو ہو گئے ہیں (ان کی مدد بھی کافی ہے) دوسرا ترجمہ یہ کہ اے نبی آپ کو اللہ کافی ہے اور جو مسلمان آپ کے پیرو ہو گئے ہیں (ان کو بھی اللہ کافی ہے) پہلے ترجمہ کے لحاظ سے یہ آیت پہلی آیت کی تاکید ہے اور دوسرے ترجمہ کے لحاظ سے یہ آیت مستقل ہے اور دوسرا مضمون بیان کر رہی ہے۔ واللہ اعلم۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب آپ نے اسلام قبول کیا تو آپ کے اسلام لانے پر مسلمانوں کو بڑی خوشی ہوئی اور آپ کے اسلام لانے کو اپنی فتح سمجھا۔ اس آیت میں اسی طرف اشارہ ہے کہ آپ کا اسلام لانا مسلمانوں کی فتح و کامیابی کا سبب ہوا۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۚ وَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ یَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾

اس آیت میں مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دی گئی ہے اور اس کا سبب یہ بتلایا گیا ہے کہ کافر لوگ دین کی سمجھ نہیں رکھتے۔ اس لئے ان کے مقابلہ میں مسلمان کو ثابت قدمی کی بڑی قوت ملنی چاہئے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر مسلمان ثابت قدم ہوں تو ان کا ایک سو دو سو کافروں پر اور ایک ہزار کافروں پر غالب آنا کوئی بعید نہیں۔ اس آیت میں بظاہر ایک سو کا دو سو پر اور ایک ہزار پر غالب آنے کا وعدہ ہے حالانکہ مشاہدہ اس کے خلاف ہے کہ بہت سے مواقع میں مسلمان کافروں سے کم تھے اور کافر زیادہ تھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب مسلمانوں کی تعداد کافروں کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔ اس لئے ان کو ایک سو کا دو سو پر اور ایک ہزار پر غالب آنے کا وعدہ دیا گیا۔ پھر جب مسلمانوں کی تعداد بڑھ گئی تو یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اب یہ حکم ہے کہ ایک مسلمان دو کافروں کے مقابلہ سے نہ بھاگے۔ اگر دو سے زیادہ کافر ہوں تو بھاگنا جائز ہے۔ یہ حکم اس آیت میں ہے۔

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۚ وَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْۤا اَلْفَیْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۶۶﴾

اب اللہ نے تم پر سے تخفیف کر دی اور معلوم کر لیا کہ تم میں کمزوری ہے پس اگر ہوں تم میں سو ثابت قدم تو غالب ہوں گے دو سو پر اور اگر ہوں تم میں ہزار تو غالب ہوں گے دو ہزار پر اللہ کے حکم سے اور اللہ ساتھ ہے ثابت قدم رہنے والوں کے۔

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۚ وَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْۤا اَلْفَیْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۶۶﴾

اب اللہ نے تم پر سے تخفیف کر دی اور معلوم کر لیا کہ تم میں کمزوری ہے پس اگر ہوں تم میں سو ثابت قدم تو غالب ہوں گے دو سو پر اور اگر ہوں تم میں ہزار تو غالب ہوں گے دو ہزار پر اللہ کے حکم سے اور اللہ ساتھ ہے ثابت قدم رہنے والوں کے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی کمزوری کا ذکر فرما کر ان کو ثابت قدمی کی ترغیب دی ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ

خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۭ
ہلکا کر دیا اللہ نے تم سے اور جان لیا کہ تم میں ہے
فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا
سو اگر ہوں تم میں سو شخص ثابت قدم رہنے والے تو غالب ہوں
مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا
دو سو پر اور اگر ہوں تم میں ہزار تو غالب ہوں
اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝۶۶
دو ہزار پر اللہ کے حکم سے اور اللہ ساتھ ہے ثابت قدم رہنے والوں کے
مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى
نبی کو نہیں چاہیئے کہ رکھے اپنے پاس قیدی جب تک
يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ
خوب قتل نہ کرے ملک میں تم چاہتے ہو
الدُّنْيَا ۤ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
اسباب دنیا اور اللہ کا ارادہ آخرت اور اللہ زبردست ہے
حَكِيْمٌ ۝۶۷ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ
حکمت والا اگر نہ ہوتا ایک بات جو پہلے ہو چکی اللہ کی طرف سے البتہ پہنچتا تم کو
فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۶۸ فَكُلُوْا مِمَّا
اس چیز میں جو تم نے لی عذاب بڑا سو کھاؤ جو تم کو
غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
غنیمت میں حلال ستھرا اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۶۹ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ

ع ۱۰ ۱۰ ع ۱۱

مَّعَكُمْ

یہ آیت مکاب کی اتری یعنی فیصلوں کو جو ابھی مال غنیمت منظور نہیں مگر کافروں کی ضد توڑنی، وہ بات اسی میں ہے کہ قتل کرنے تک اس کے خوف سے کفر کی ضد چھوڑیں۔ ۱۲ منہ۔ اور بات یہ تھی کہ جو قیدی قوموں میں مسلمانوں کی طاقت میں مسلمان ہوتا تھا۔ فدیہ لینے میں اس کی قوم کے لوگ بھی ہو جاتے تھے کہ قیدیوں کا حکم سن کر مسلمان ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ یہ ان کو سکھلاتی کہ وہ اللہ کی راہ میں خوشی سے کہ قیدیوں کو قتل کرنے تک اس کا ارادہ نہ کریں۔ ۱۲ منہ۔ اگر کوئی کہے کہ آدمی قرآن کو مانیں یا نہ مانیں ہمارا کیا نقصان ہے۔ ہم کہتے ہیں نقصان تو نہیں مگر دنیا میں بھی ذلیل ہوں گے اور عقبیٰ میں بھی۔ ۱۲ منہ۔ اگر کہو کہ ہم تو مسلمان ہیں ہمارا کیا نقصان ہے۔ ہم کہتے ہیں نقصان تو نہیں مگر دنیا میں بھی ذلیل ہوں گے اور عقبیٰ میں بھی۔ ۱۲ منہ۔ اگر کہو کہ ہم تو مسلمان ہیں ہمارا کیا نقصان ہے۔ ہم کہتے ہیں نقصان تو نہیں مگر دنیا میں بھی ذلیل ہوں گے اور عقبیٰ میں بھی۔ ۱۲ منہ۔

فتح الرحمٰن شرح القرآن علم ۵۵ ایسی بلیغ نظیر منصوص ۵۵ تخریج است عباس بن عبد المطلب ۱۲

قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ
فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ
مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَ
اِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ
قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ
الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ بَعْضُهُمْ
اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا
مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى
يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ

ف ١ ... ف ٢ ... ف ٣ ... ف ٤ ... ف ٥ ... ف ٦ ... ف ٧ ... ف ٨ ... ف ٩ ... ف ١٠ ... ف ١١ ... ف ١٢ ... ف ١٣ ... ف ١٤ ... ف ١٥ ... ف ١٦ ... ف ١٧ ... ف ١٨ ... ف ١٩ ... ف ٢٠ ... ف ٢١ ... ف ٢٢ ... ف ٢٣ ... ف ٢٤ ... ف ٢٥ ... ف ٢٦ ... ف ٢٧ ... ف ٢٨ ... ف ٢٩ ... ف ٣٠ ... ف ٣١ ... ف ٣٢ ... ف ٣٣ ... ف ٣٤ ... ف ٣٥ ... ف ٣٦ ... ف ٣٧ ... ف ٣٨ ... ف ٣٩ ... ف ٤٠ ... ف ٤١ ... ف ٤٢ ... ف ٤٣ ... ف ٤٤ ... ف ٤٥ ... ف ٤٦ ... ف ٤٧ ... ف ٤٨ ... ف ٤٩ ... ف ٥٠ ... ف ٥١ ... ف ٥٢ ... ف ٥٣ ... ف ٥٤ ... ف ٥٥ ... ف ٥٦ ... ف ٥٧ ... ف ٥٨ ... ف ٥٩ ... ف ٦٠ ... ف ٦١ ... ف ٦٢ ... ف ٦٣ ... ف ٦٤ ... ف ٦٥ ... ف ٦٦ ... ف ٦٧ ... ف ٦٨ ... ف ٦٩ ... ف ٧٠ ... ف ٧١ ... ف ٧٢ ... ف ٧٣ ... ف ٧٤ ... ف ٧٥ ... ف ٧٦ ... ف ٧٧ ... ف ٧٨ ... ف ٧٩ ... ف ٨٠ ... ف ٨١ ... ف ٨٢ ... ف ٨٣ ... ف ٨٤ ... ف ٨٥ ... ف ٨٦ ... ف ٨٧ ... ف ٨٨ ... ف ٨٩ ... ف ٩٠ ... ف ٩١ ... ف ٩٢ ... ف ٩٣ ... ف ٩٤ ... ف ٩٥ ... ف ٩٦ ... ف ٩٧ ... ف ٩٨ ... ف ٩٩ ... ف ١٠٠ ... ف ١٠١ ... ف ١٠٢ ... ف ١٠٣ ... ف ١٠٤ ... ف ١٠٥ ... ف ١٠٦ ... ف ١٠٧ ... ف ١٠٨ ... ف ١٠٩ ... ف ١١٠ ... ف ١١١ ... ف ١١٢ ... ف ١١٣ ... ف ١١٤ ... ف ١١٥ ... ف ١١٦ ... ف ١١٧ ... ف ١١٨ ... ف ١١٩ ... ف ١٢٠ ... ف ١٢١ ... ف ١٢٢ ... ف ١٢٣ ... ف ١٢٤ ... ف ١٢٥ ... ف ١٢٦ ... ف ١٢٧ ... ف ١٢٨ ... ف ١٢٩ ... ف ١٣٠ ... ف ١٣١ ... ف ١٣٢ ... ف ١٣٣ ... ف ١٣٤ ... ف ١٣٥ ... ف ١٣٦ ... ف ١٣٧ ... ف ١٣٨ ... ف ١٣٩ ... ف ١٤٠ ... ف ١٤١ ... ف ١٤٢ ... ف ١٤٣ ... ف ١٤٤ ... ف ١٤٥ ... ف ١٤٦ ... ف ١٤٧ ... ف ١٤٨ ... ف ١٤٩ ... ف ١٥٠ ... ف ١٥١ ... ف ١٥٢ ... ف ١٥٣ ... ف ١٥٤ ... ف ١٥٥ ... ف ١٥٦ ... ف ١٥٧ ... ف ١٥٨ ... ف ١٥٩ ... ف ١٦٠ ... ف ١٦١ ... ف ١٦٢ ... ف ١٦٣ ... ف ١٦٤ ... ف ١٦٥ ... ف ١٦٦ ... ف ١٦٧ ... ف ١٦٨ ... ف ١٦٩ ... ف ١٧٠ ... ف ١٧١ ... ف ١٧٢ ... ف ١٧٣ ... ف ١٧٤ ... ف ١٧٥ ... ف ١٧٦ ... ف ١٧٧ ... ف ١٧٨ ... ف ١٧٩ ... ف ١٨٠ ... ف ١٨١ ... ف ١٨٢ ... ف ١٨٣ ... ف ١٨٤ ... ف ١٨٥ ... ف ١٨٦ ... ف ١٨٧ ... ف ١٨٨ ... ف ١٨٩ ... ف ١٩٠ ... ف ١٩١ ... ف ١٩٢ ... ف ١٩٣ ... ف ١٩٤ ... ف ١٩٥ ... ف ١٩٦ ... ف ١٩٧ ... ف ١٩٨ ... ف ١٩٩ ... ف ٢٠٠ ... ف ٢٠١ ... ف ٢٠٢ ... ف ٢٠٣ ... ف ٢٠٤ ... ف ٢٠٥ ... ف ٢٠٦ ... ف ٢٠٧ ... ف ٢٠٨ ... ف ٢٠٩ ... ف ٢١٠ ... ف ٢١١ ... ف ٢١٢ ... ف ٢١٣ ... ف ٢١٤ ... ف ٢١٥ ... ف ٢١٦ ... ف ٢١٧ ... ف ٢١٨ ... ف ٢١٩ ... ف ٢٢٠ ... ف ٢٢١ ... ف ٢٢٢ ... ف ٢٢٣ ... ف ٢٢٤ ... ف ٢٢٥ ... ف ٢٢٦ ... ف ٢٢٧ ... ف ٢٢٨ ... ف ٢٢٩ ... ف ٢٣٠ ... ف ٢٣١ ... ف ٢٣٢ ... ف ٢٣٣ ... ف ٢٣٤ ... ف ٢٣٥ ... ف ٢٣٦ ... ف ٢٣٧ ... ف ٢٣٨ ... ف ٢٣٩ ... ف ٢٤٠ ... ف ٢٤١ ... ف ٢٤٢ ... ف ٢٤٣ ... ف ٢٤٤ ... ف ٢٤٥ ... ف ٢٤٦ ... ف ٢٤٧ ... ف ٢٤٨ ... ف ٢٤٩ ... ف ٢٥٠ ... ف ٢٥١ ... ف ٢٥٢ ... ف ٢٥٣ ... ف ٢٥٤ ... ف ٢٥٥ ... ف ٢٥٦ ... ف ٢٥٧ ... ف ٢٥٨ ... ف ٢٥٩ ... ف ٢٦٠ ... ف ٢٦١ ... ف ٢٦٢ ... ف ٢٦٣ ... ف ٢٦٤ ... ف ٢٦٥ ... ف ٢٦٦ ... ف ٢٦٧ ... ف ٢٦٨ ... ف ٢٦٩ ... ف ٢٧٠ ... ف ٢٧١ ... ف ٢٧٢ ... ف ٢٧٣ ... ف ٢٧٤ ... ف ٢٧٥ ... ف ٢٧٦ ... ف ٢٧٧ ... ف ٢٧٨ ... ف ٢٧٩ ... ف ٢٨٠ ... ف ٢٨١ ... ف ٢٨٢ ... ف ٢٨٣ ... ف ٢٨٤ ... ف ٢٨٥ ... ف ٢٨٦ ... ف ٢٨٧ ... ف ٢٨٨ ... ف ٢٨٩ ... ف ٢٩٠ ... ف ٢٩١ ... ف ٢٩٢ ... ف ٢٩٣ ... ف ٢٩٤ ... ف ٢٩٥ ... ف ٢٩٦ ... ف ٢٩٧ ... ف ٢٩٨ ... ف ٢٩٩ ... ف ٣٠٠ ... ف ٣٠١ ... ف ٣٠٢ ... ف ٣٠٣ ... ف ٣٠٤ ... ف ٣٠٥ ... ف ٣٠٦ ... ف ٣٠٧ ... ف ٣٠٨ ... ف ٣٠٩ ... ف ٣١٠ ... ف ٣١١ ... ف ٣١٢ ... ف ٣١٣ ... ف ٣١٤ ... ف ٣١٥ ... ف ٣١٦ ... ف ٣١٧ ... ف ٣١٨ ... ف ٣١٩ ... ف ٣٢٠ ... ف ٣٢١ ... ف ٣٢٢ ... ف ٣٢٣ ... ف ٣٢٤ ... ف ٣٢٥ ... ف ٣٢٦ ... ف ٣٢٧ ... ف ٣٢٨ ... ف ٣٢٩ ... ف ٣٣٠ ... ف ٣٣١ ... ف ٣٣٢ ... ف ٣٣٣ ... ف ٣٣٤ ... ف ٣٣٥ ... ف ٣٣٦ ... ف ٣٣٧ ... ف ٣٣٨ ... ف ٣٣٩ ... ف ٣٤٠ ... ف ٣٤١ ... ف ٣٤٢ ... ف ٣٤٣ ... ف ٣٤٤ ... ف ٣٤٥ ... ف ٣٤٦ ... ف ٣٤٧ ... ف ٣٤٨ ... ف ٣٤٩ ... ف ٣٥٠ ... ف ٣٥١ ... ف ٣٥٢ ... ف ٣٥٣ ... ف ٣٥٤ ... ف ٣٥٥ ... ف ٣٥٦ ... ف ٣٥٧ ... ف ٣٥٨ ... ف ٣٥٩ ... ف ٣٦٠ ... ف ٣٦١ ... ف ٣٦٢ ... ف ٣٦٣ ... ف ٣٦٤ ... ف ٣٦٥ ... ف ٣٦٦ ... ف ٣٦٧ ... ف ٣٦٨ ... ف ٣٦٩ ... ف ٣٧٠ ... ف ٣٧١ ... ف ٣٧٢ ... ف ٣٧٣ ... ف ٣٧٤ ... ف ٣٧٥ ... ف ٣٧٦ ... ف ٣٧٧ ... ف ٣٧٨ ... ف ٣٧٩ ... ف ٣٨٠ ... ف ٣٨١ ... ف ٣٨٢ ... ف ٣٨٣ ... ف ٣٨٤ ... ف ٣٨٥ ... ف ٣٨٦ ... ف ٣٨٧ ... ف ٣٨٨ ... ف ٣٨٩ ... ف ٣٩٠ ... ف ٣٩١ ... ف ٣٩٢ ... ف ٣٩٣ ... ف ٣٩٤ ... ف ٣٩٥ ... ف ٣٩٦ ... ف ٣٩٧ ... ف ٣٩٨ ... ف ٣٩٩ ... ف ٤٠٠ ... ف ٤٠١ ... ف ٤٠٢ ... ف ٤٠٣ ... ف ٤٠٤ ... ف ٤٠٥ ... ف ٤٠٦ ... ف ٤٠٧ ... ف ٤٠٨ ... ف ٤٠٩ ... ف ٤١٠ ... ف ٤١١ ... ف ٤١٢ ... ف ٤١٣ ... ف ٤١٤ ... ف ٤١٥ ... ف ٤١٦ ... ف ٤١٧ ... ف ٤١٨ ... ف ٤١٩ ... ف ٤٢٠ ... ف ٤٢١ ... ف ٤٢٢ ... ف ٤٢٣ ... ف ٤٢٤ ... ف ٤٢٥ ... ف ٤٢٦ ... ف ٤٢٧ ... ف ٤٢٨ ... ف ٤٢٩ ... ف ٤٣٠ ... ف ٤٣١ ... ف ٤٣٢ ... ف ٤٣٣ ... ف ٤٣٤ ... ف ٤٣٥ ... ف ٤٣٦ ... ف ٤٣٧ ... ف ٤٣٨ ... ف ٤٣٩ ... ف ٤٤٠ ... ف ٤٤١ ... ف ٤٤٢ ... ف ٤٤٣ ... ف ٤٤٤ ... ف ٤٤٥ ... ف ٤٤٦ ... ف ٤٤٧ ... ف ٤٤٨ ... ف ٤٤٩ ... ف ٤٥٠ ... ف ٤٥١ ... ف ٤٥٢ ... ف ٤٥٣ ... ف ٤٥٤ ... ف ٤٥٥ ... ف ٤٥٦ ... ف ٤٥٧ ... ف ٤٥٨ ... ف ٤٥٩ ... ف ٤٦٠ ... ف ٤٦١ ... ف ٤٦٢ ... ف ٤٦٣ ... ف ٤٦٤ ... ف ٤٦٥ ... ف ٤٦٦ ... ف ٤٦٧ ... ف ٤٦٨ ... ف ٤٦٩ ... ف ٤٧٠ ... ف ٤٧١ ... ف ٤٧٢ ... ف ٤٧٣ ... ف ٤٧٤ ... ف ٤٧٥ ... ف ٤٧٦ ... ف ٤٧٧ ... ف ٤٧٨ ... ف ٤٧٩ ... ف ٤٨٠ ... ف ٤٨١ ... ف ٤٨٢ ... ف ٤٨٣ ... ف ٤٨٤ ... ف ٤٨٥ ... ف ٤٨٦ ... ف ٤٨٧ ... ف ٤٨٨ ... ف ٤٨٩ ... ف ٤٩٠ ... ف ٤٩١ ... ف ٤٩٢ ... ف ٤٩٣ ... ف ٤٩٤ ... ف ٤٩٥ ... ف ٤٩٦ ... ف ٤٩٧ ... ف ٤٩٨ ... ف ٤٩٩ ... ف ٥٠٠ ... ف ٥٠١ ... ف ٥٠٢ ... ف ٥٠٣ ... ف ٥٠٤ ... ف ٥٠٥ ... ف ٥٠٦ ... ف ٥٠٧ ... ف ٥٠٨ ... ف ٥٠٩ ... ف ٥١٠ ... ف ٥١١ ... ف ٥١٢ ... ف ٥١٣ ... ف ٥١٤ ... ف ٥١٥ ... ف ٥١٦ ... ف ٥١٧ ... ف ٥١٨ ... ف ٥١٩ ... ف ٥٢٠ ... ف ٥٢١ ... ف ٥٢٢ ... ف ٥٢٣ ... ف ٥٢٤ ... ف ٥٢٥ ... ف ٥٢٦ ... ف ٥٢٧ ... ف ٥٢٨ ... ف ٥٢٩ ... ف ٥٣٠ ... ف ٥٣١ ... ف ٥٣٢ ... ف ٥٣٣ ... ف ٥٣٤ ... ف ٥٣٥ ... ف ٥٣٦ ... ف ٥٣٧ ... ف ٥٣٨ ... ف ٥٣٩ ... ف ٥٤٠ ... ف ٥٤١ ... ف ٥٤٢ ... ف ٥٤٣ ... ف ٥٤٤ ... ف ٥٤٥ ... ف ٥٤٦ ... ف ٥٤٧ ... ف ٥٤٨ ... ف ٥٤٩ ... ف ٥٥٠ ... ف ٥٥١ ... ف ٥٥٢ ... ف ٥٥٣ ... ف ٥٥٤ ... ف ٥٥٥ ... ف ٥٥٦ ... ف ٥٥٧ ... ف ٥٥٨ ... ف ٥٥٩ ... ف ٥٦٠ ... ف ٥٦١ ... ف ٥٦٢ ... ف ٥٦٣ ... ف ٥٦٤ ... ف ٥٦٥ ... ف ٥٦٦ ... ف ٥٦٧ ... ف ٥٦٨ ... ف ٥٦٩ ... ف ٥٧٠ ... ف ٥٧١ ... ف ٥٧٢ ... ف ٥٧٣ ... ف ٥٧٤ ... ف ٥٧٥ ... ف ٥٧٦ ... ف ٥٧٧ ... ف ٥٧٨ ... ف ٥٧٩ ... ف ٥٨٠ ... ف ٥٨١ ... ف ٥٨٢ ... ف ٥٨٣ ... ف ٥٨٤ ... ف ٥٨٥ ... ف ٥٨٦ ... ف ٥٨٧ ... ف ٥٨٨ ... ف ٥٨٩ ... ف ٥٩٠ ... ف ٥٩١ ... ف ٥٩٢ ... ف ٥٩٣ ... ف ٥٩٤ ... ف ٥٩٥ ... ف ٥٩٦ ... ف ٥٩٧ ... ف ٥٩٨ ... ف ٥٩٩ ... ف ٦٠٠ ... ف ٦٠١ ... ف ٦٠٢ ... ف ٦٠٣ ... ف ٦٠٤ ... ف ٦٠٥ ... ف ٦٠٦ ... ف ٦٠٧ ... ف ٦٠٨ ... ف ٦٠٩ ... ف ٦١٠ ... ف ٦١١ ... ف ٦١٢ ... ف ٦١٣ ... ف ٦١٤ ... ف ٦١٥ ... ف ٦١٦ ... ف ٦١٧ ... ف ٦١٨ ... ف ٦١٩ ... ف ٦٢٠ ... ف ٦٢١ ... ف ٦٢٢ ... ف ٦٢٣ ... ف ٦٢٤ ... ف ٦٢٥ ... ف ٦٢٦ ... ف ٦٢٧ ... ف ٦٢٨ ... ف ٦٢٩ ... ف ٦٣٠ ... ف ٦٣١ ... ف ٦٣٢ ... ف ٦٣٣ ... ف ٦٣٤ ... ف ٦٣٥ ... ف ٦٣٦ ... ف ٦٣٧ ... ف ٦٣٨ ... ف ٦٣٩ ... ف ٦٤٠ ... ف ٦٤١ ... ف ٦٤٢ ... ف ٦٤٣ ... ف ٦٤٤ ... ف ٦٤٥ ... ف ٦٤٦ ... ف ٦٤٧ ... ف ٦٤٨ ... ف ٦٤٩ ... ف ٦٥٠ ... ف ٦٥١ ... ف ٦٥٢ ... ف ٦٥٣ ... ف ٦٥٤ ... ف ٦٥٥ ... ف ٦٥٦ ... ف ٦٥٧ ... ف ٦٥٨ ... ف ٦٥٩ ... ف ٦٦٠ ... ف ٦٦١ ... ف ٦٦٢ ... ف ٦٦٣ ... ف ٦٦٤ ... ف ٦٦٥ ... ف ٦٦٦ ... ف ٦٦٧ ... ف ٦٦٨ ... ف ٦٦٩ ... ف ٦٧٠ ... ف ٦٧١ ... ف ٦٧٢ ... ف ٦٧٣ ... ف ٦٧٤ ... ف ٦٧٥ ... ف ٦٧٦ ... ف ٦٧٧ ... ف ٦٧٨ ... ف ٦٧٩ ... ف ٦٨٠ ... ف ٦٨١ ... ف ٦٨٢ ... ف ٦٨٣ ... ف ٦٨٤ ... ف ٦٨٥ ... ف ٦٨٦ ... ف ٦٨٧ ... ف ٦٨٨ ... ف ٦٨٩ ... ف ٦٩٠ ... ف ٦٩١ ... ف ٦٩٢ ... ف ٦٩٣ ... ف ٦٩٤ ... ف ٦٩٥ ... ف ٦٩٦ ... ف ٦٩٧ ... ف ٦٩٨ ... ف ٦٩٩ ... ف ٧٠٠ ... ف ٧٠١ ... ف ٧٠٢ ... ف ٧٠٣ ... ف ٧٠٤ ... ف ٧٠٥ ... ف ٧٠٦ ... ف ٧٠٧ ... ف ٧٠٨ ... ف ٧٠٩ ... ف ٧١٠ ... ف ٧١١ ... ف ٧١٢ ... ف ٧١٣ ... ف ٧١٤ ... ف ٧١٥ ... ف ٧١٦ ... ف ٧١٧ ... ف ٧١٨ ... ف ٧١٩ ... ف ٧٢٠ ... ف ٧٢١ ... ف ٧٢٢ ... ف ٧٢٣ ... ف ٧٢٤ ... ف ٧٢٥ ... ف ٧٢٦ ... ف ٧٢٧ ... ف ٧٢٨ ... ف ٧٢٩ ... ف ٧٣٠ ... ف ٧٣١ ... ف ٧٣٢ ... ف ٧٣٣ ... ف ٧٣٤ ... ف ٧٣٥ ... ف ٧٣٦ ... ف ٧٣٧ ... ف ٧٣٨ ... ف ٧٣٩ ... ف ٧٤٠ ... ف ٧٤١ ... ف ٧٤٢ ... ف ٧٤٣ ... ف ٧٤٤ ... ف ٧٤٥ ... ف ٧٤٦ ... ف ٧٤٧ ... ف ٧٤٨ ... ف ٧٤٩ ... ف ٧٥٠ ... ف ٧٥١ ... ف ٧٥٢ ... ف ٧٥٣ ... ف ٧٥٤ ... ف ٧٥٥ ... ف ٧٥٦ ... ف ٧٥٧ ... ف ٧٥٨ ... ف ٧٥٩ ... ف ٧٦٠ ... ف ٧٦١ ... ف ٧٦٢ ... ف ٧٦٣ ... ف ٧٦٤ ... ف ٧٦٥ ... ف ٧٦٦ ... ف ٧٦٧ ... ف ٧٦٨ ... ف ٧٦٩ ... ف ٧٧٠ ... ف ٧٧١ ... ف ٧٧٢ ... ف ٧٧٣ ... ف ٧٧٤ ... ف ٧٧٥ ... ف ٧٧٦ ... ف ٧٧٧ ... ف ٧٧٨ ... ف ٧٧٩ ... ف ٧٨٠ ... ف ٧٨١ ... ف ٧٨٢ ... ف ٧٨٣ ... ف ٧٨٤ ... ف ٧٨٥ ... ف ٧٨٦ ... ف ٧٨٧ ... ف ٧٨٨ ... ف ٧٨٩ ... ف ٧٩٠ ... ف ٧٩١ ... ف ٧٩٢ ... ف ٧٩٣ ... ف ٧٩٤ ... ف ٧٩٥ ... ف ٧٩٦ ... ف ٧٩٧ ... ف ٧٩٨ ... ف ٧٩٩ ... ف ٨٠٠ ... ف ٨٠١ ... ف ٨٠٢ ... ف ٨٠٣ ... ف ٨٠٤ ... ف ٨٠٥ ... ف ٨٠٦ ... ف ٨٠٧ ... ف ٨٠٨ ... ف ٨٠٩ ... ف ٨١٠ ... ف ٨١١ ... ف ٨١٢ ... ف ٨١٣ ... ف ٨١٤ ... ف ٨١٥ ... ف ٨١٦ ... ف ٨١٧ ... ف ٨١٨ ... ف ٨١٩ ... ف ٨٢٠ ... ف ٨٢١ ... ف ٨٢٢ ... ف ٨٢٣ ... ف ٨٢٤ ... ف ٨٢٥ ... ف ٨٢٦ ... ف ٨٢٧ ... ف ٨٢٨ ... ف ٨٢٩ ... ف ٨٣٠ ... ف ٨٣١ ... ف ٨٣٢ ... ف ٨٣٣ ... ف ٨٣٤ ... ف ٨٣٥ ... ف ٨٣٦ ... ف ٨٣٧ ... ف ٨٣٨ ... ف ٨٣٩ ... ف ٨٤٠ ... ف ٨٤١ ... ف ٨٤٢ ... ف ٨٤٣ ... ف ٨٤٤ ... ف ٨٤٥ ... ف ٨٤٦ ... ف ٨٤٧ ... ف ٨٤٨ ... ف ٨٤٩ ... ف ٨٥٠ ... ف ٨٥١ ... ف ٨٥٢ ... ف ٨٥٣ ... ف ٨٥٤ ... ف ٨٥٥ ... ف ٨٥٦ ... ف ٨٥٧ ... ف ٨٥٨ ... ف ٨٥٩ ... ف ٨٦٠ ... ف ٨٦١ ... ف ٨٦٢ ... ف ٨٦٣ ... ف ٨٦٤ ... ف ٨٦٥ ... ف ٨٦٦ ... ف ٨٦٧ ... ف ٨٦٨ ... ف ٨٦٩ ... ف ٨٧٠ ... ف ٨٧١ ... ف ٨٧٢ ... ف ٨٧٣ ... ف ٨٧٤ ... ف ٨٧٥ ... ف ٨٧٦ ... ف ٨٧٧ ... ف ٨٧٨ ... ف ٨٧٩ ... ف ٨٨٠ ... ف ٨٨١ ... ف ٨٨٢ ... ف ٨٨٣ ... ف ٨٨٤ ... ف ٨٨٥ ... ف ٨٨٦ ... ف ٨٨٧ ... ف ٨٨٨ ... ف ٨٨٩ ... ف ٨٩٠ ... ف ٨٩١ ... ف ٨٩٢ ... ف ٨٩٣ ... ف ٨٩٤ ... ف ٨٩٥ ... ف ٨٩٦ ... ف ٨٩٧ ... ف ٨٩٨ ... ف ٨٩٩ ... ف ٩٠٠ ... ف ٩٠١ ... ف ٩٠٢ ... ف ٩٠٣ ... ف ٩٠٤ ... ف ٩٠٥ ... ف ٩٠٦ ... ف ٩٠٧ ... ف ٩٠٨ ... ف ٩٠٩ ... ف ٩١٠ ... ف ٩١١ ... ف ٩١٢ ... ف ٩١٣ ... ف ٩١٤ ... ف ٩١٥ ... ف ٩١٦ ... ف ٩١٧ ... ف ٩١٨ ... ف ٩١٩ ... ف ٩٢٠ ... ف ٩٢١ ... ف ٩٢٢ ... ف ٩٢٣ ... ف ٩٢٤ ... ف ٩٢٥ ... ف ٩٢٦ ... ف ٩٢٧ ... ف ٩٢٨ ... ف ٩٢٩ ... ف ٩٣٠ ... ف ٩٣١ ... ف ٩٣٢ ... ف ٩٣٣ ... ف ٩٣٤ ... ف ٩٣٥ ... ف ٩٣٦ ... ف ٩٣٧ ... ف ٩٣٨ ... ف ٩٣٩ ... ف ٩٤٠ ... ف ٩٤١ ... ف ٩٤٢ ... ف ٩٤٣ ... ف ٩٤٤ ... ف ٩٤٥ ... ف ٩٤٦ ... ف ٩٤٧ ... ف ٩٤٨ ... ف ٩٤٩ ... ف ٩٥٠ ... ف ٩٥١ ... ف ٩٥٢ ... ف ٩٥٣ ... ف ٩٥٤ ... ف ٩٥٥ ... ف ٩٥٦ ... ف ٩٥٧ ... ف ٩٥٨ ... ف ٩٥٩ ... ف ٩٦٠ ... ف ٩٦١ ... ف ٩٦٢ ... ف ٩٦٣ ... ف ٩٦٤ ... ف ٩٦٥ ... ف ٩٦٦ ... ف ٩٦٧ ... ف ٩٦٨ ... ف ٩٦٩ ... ف ٩٧٠ ... ف ٩٧١ ... ف ٩٧٢ ... ف ٩٧٣ ... ف ٩٧٤ ... ف ٩٧٥ ... ف ٩٧٦ ... ف ٩٧٧ ... ف ٩٧٨ ... ف ٩٧٩ ... ف ٩٨٠ ... ف ٩٨١ ... ف ٩٨٢ ... ف ٩٨٣ ... ف ٩٨٤ ... ف ٩٨٥ ... ف ٩٨٦ ... ف ٩٨٧ ... ف ٩٨٨ ... ف ٩٨٩ ... ف ٩٩٠ ... ف ٩٩١ ... ف ٩٩٢ ... ف ٩٩٣ ... ف ٩٩٤ ... ف ٩٩٥ ... ف ٩٩٦ ... ف ٩٩٧ ... ف ٩٩٨ ... ف ٩٩٩ ... ف ١٠٠٠

فَحَلَّيْنَا النَّصْرَ الْاَعَلٰى قَوْمٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ
تو ہم نے مدد دی اُن کی جو ہم سے ہیں اور ان میں جو ہم سے ہیں
مِّيْثَاقٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝
عہد اور اللہ جو تم کرتے ہو اس کو دیکھتا ہے
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ
اور جو کافر ہیں بعض ان کے دوست ہیں بعض
اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ
اگر نہ کرو گے یہ تو ہو جائے فساد زمین میں
كَبِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَ
اور بڑا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَ
جَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ
جہاد کیا اللہ کی راہ میں اور جن لوگوں نے جگہ دی اور
نَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ
مدد کی وہی لوگ ہیں سچے مسلمان ان کے لئے
مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بخشش اور روزی عزت کی اور جو لوگ ایمان لائے
مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ
پیچھے اور ہجرت کی اور جہاد کیا تمہارے ساتھ سو وہ
مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ
تم میں سے ہیں اور رشتہ دار
فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝
کتاب اللہ میں بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے

یہاں والے شریک ہیں۔ آگے ان کے حصے ان سے ملنے والے تو یہ حصہ ذکر ہوئے مگر ان کے حصے پر آتا ہے جو یہاں ہیں تو اور زیادہ کریں اور آگے بھی یہ ظلم کریں تو اور ذکر ہوں۔ خلاصہ یہ کہ آپس کی تقسیم میں ایک میں اتنا ہی دوسرے کا حق ہے جتنا دوسرے کا ہے۔ اس لئے ہر ایک کو برابر ہے اور ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں۔ اور یہ جو فرمایا کہ مسلمانوں کو ساتھ دینے کے سوا تم مسلمانوں کے وارث نہیں ہو اس کا ذکر ہو چکا ہے اور ایک قسم ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان جا رہے ہیں اور کافروں کے ملک میں ہیں اور وہ ان پر غلبہ کر لیتے ہیں تو ان کے مال اور زمین وغیرہ کے مالک ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی عورتیں بھی لونڈیاں بن جاتی ہیں۔ اور وہ ان سے نکاح کر لیتے ہیں۔ اور یہ جو فرمایا کہ ہجرت نہ کرنے والے مسلمان بھی ہیں کہ ہجرت نہ کرنے والے مسلمان سے بھی ہجرت کرنے والے مسلمان کا ورثہ نہیں ملتا۔ اور یہ جو فرمایا کہ ہجرت کرنے والے مسلمان بھی ہیں کہ ہجرت کرنے والے مسلمان سے بھی ہجرت نہ کرنے والے مسلمان کا ورثہ نہیں ملتا۔ اور یہ جو فرمایا کہ ہجرت کرنے والے مسلمان بھی ہیں کہ ہجرت کرنے والے مسلمان سے بھی ہجرت کرنے والے مسلمان کا ورثہ نہیں ملتا۔

فائدہ حضرت کے عہد میں دو قسم کے مسلمان تھے جو ہجرت کرتے تھے انصار اور مہاجر کہلاتے تھے انصار وہ جو رہتے تھے مدینہ میں اور مہاجر وہ جو ہجرت کر کے آتے تھے مدینہ میں۔ مہاجروں کے ساتھ انصار نے جو سلوک کیا وہ ظاہر ہے اب جو مسلمان ہجرت کرتے ہیں وہ ایسے ہیں جیسے مہاجر تھے اور جو مسلمان ہجرت نہیں کرتے وہ ایسے ہیں جیسے انصار تھے۔

۱۷۵ اور رسول کی نصرت کا حق مسلمان ہونے اور بھی ہجرت کرنے کے دونوں صورتوں میں مہاجرین اولین۔ انصار سابقین جانشے وہ بھی صلح و جنگ کے احکام میں ان کے ساتھ مستثنیٰ رکھے جاویں گے۔ ان کے تاخر سے ان احکام میں کوئی فرق نہیں پڑے گا اگرچہ شرف و فضیلت میں مہاجرین اولین اور انصار سابقین ان سے ممتاز ہیں۔ (والذین اٰمنوا من بعد ولم یھاجروا مالکم من ولایتھم من شیء حتی یھاجروا ۸ پ ۱۰)

۱۷۶ جو مسلمان دار الحرب میں رہ گئے اور پہلے ہجرت نہ کر سکے ان کے اور ان کے رشتہ دار مہاجرین کے درمیان امتیاز وراثت کی وجہ سے وراثت کا مناسب منقطع تھا لیکن جب وہ ہجرت کر کے ان سے جا ملے تو وہ صلح و جنگ کے احکام کے علاوہ وراثت میں بھی ان کے سب خویش و رشتہ دار ہو جائیں گے اور ان کے رشتہ دار مہاجرین میں وراثت جاری ہو جائیگا

۱۷۷ یہ تک اللہ مرجع کر جانے والا ہے (والی اللہ ترجع الامور) ہر امر کا فیصلہ اسی کی طرف ہونا چاہئے ہے احکام ناقابل ترمیم ہیں۔ آخری رکوع میں مومنوں کی چار قسموں کا ذکر کیا گیا ہے۔ تین قسمیں مومنوں کی پہلی (۱ مہاجرین ۲ انصار ۳ جو مومنین ہجرت نہ کر سکے اور ۴ کفار۔ قسم الناس اربعۃ اقسام قسم اٰمنوا وھاجروا وقسم اٰمنوا ولم یھاجروا وقسم اٰمنوا ولم یھاجروا والکفرۃ وھم بوطنھم۔ احمد اور ابو داؤد)

سورۂ انفال کی خصوصیات

اور

اس میں آیات توحید

(۱) قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۚ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (۲) انفال اللہ و رسول کے ہیں تم اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس کے تعلقات درست کرو اور اللہ و رسول کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔ (انفال) نفی حکم غنیمت از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۲) كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝ (۵) (انفال) نفی حکم غنیمت از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۳) يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ (۶) (انفال) نفی حکم غنیمت از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۴) وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ ۔۔۔۔ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (۷) (انفال) نفی حکم غنیمت از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۵) اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ (۹) (انفال) اللہ ہی ناصر و مددگار اور کارساز ہے اور کوئی نہیں۔

(۶) فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (۱۷) (انفال) نفی کرامت اور نفی کرامت معجزہ در حقیقت اللہ کا فعل ہے جو ولی یا نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے۔ کرامت اور معجزہ ولی اور نبی کے اختیار میں نہیں ہوتا۔

(۷) وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ۔ (۳۵) (انفال) ان میں سے مزاحیہ کی مذمت نکلتی ہے۔

(۸) وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعَادِ (۴۲) (انفال) نفی حکم غنیمت از صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

(۹) وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ (۶۲) (انفال) نفی علم غیب از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۰) هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۔۔۔۔ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (۶۳) (انفال) متصرف کارساز اور مسبب الاسباب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں۔

(۱۱) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (۶۴) (انفال) ہر حاجت اور ہر مہم میں اللہ تعالیٰ ہی کفایت کرنے والا اور کوئی نہیں۔ وہی سب کا کارساز ہے۔

۹۔ سُورۂ توبہ

ربط سورۂ انفال میں مشرکین سے جہاد کرنے کا اجمالاً حکم دیا اور قوانین جہاد کی تعلیم دی گئی۔ نیز حکم صادر کیا گیا کہ آئندہ اس مسلمانوں کی فتح ہو سنے کو بھی اطاعت اللہ کے ساتھ اس کی تقسیم مشروط ہے حکم کے مطابق کریں۔ اور اس میں نزاع و اختلاف نہ کریں۔ بایں غنیمت کے مصارف کی بھی تفصیل کی گئی۔ سورۂ توبہ میں اعلانیہ جہاد کا اعلان کیا گیا۔ اور تفصیل سے بتایا گیا ہے کن لوگوں سے جہاد کرنا ہے یعنی جو لوگ غیر مشروط نذر دینے اور غیر اللہ کے لئے کچھ بھی کرنے کے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام، بزرگان دین کو متصرف دکھا۔ ساز سمجھتے ہیں۔ اور اللہ کی تکوینیات کو اپنی ہمیں رکھتے۔ ان سے ساتھ اعلان جنگ کر دی جو کہ عمل تو ہمارا بھی کر رہا ہے مگر اپنا ایمان موجود ہے۔ مشرکوں کی اور بھی مختلف قوانین جنگ اور بعض عارضی صلحیت کا بیان ہے۔ اور سورۂ توبہ میں مقصود اعلان جنگ کا حکم ہے۔ اس لئے اس میں مضمون بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں نہ شروع میں تعوذ کا ہے۔ یہ کل سورۂ توبہ کا سابقہ سے متعلق ربط ہے۔ کسی ربط یہ ہے کہ مشرکین سے اعلان جنگ کر دو اور فتح کے بعد حاصل ہونے والے انفال کو اللہ کے حکم کے مطابق تقسیم کرو لیکن اِنْ خِفْتُمْ اَنْ تَخَافُوْا اَنْ اَصُوْا الصَّلٰوۃَ (۲۸) اگر وہ شرک سے توبہ کر لیں اسلام لے آئیں اور اسلام کے احکام پر عمل کرنے لگیں تو وہ تمہارے بھائی ہیں پہچان سے جماعت کرو۔

خلاصہ اس سورۃ توبہ کے دو حصے ہیں پہلا حصہ جلد ۱ سے لے کر رکوع ۸ کے غزوۂ تبوک تک ہے اور دوسرا حصہ رکوع ۹ کی آیت ۱۲۱ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْیَجِدُوْا فِیْكُمْ غِلْظَةً وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ (۱۲۳) تک ہے۔ اور آیت لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (۱۲۸) تک ہے۔ پہلے حصہ میں بعد جہاد کی تاکید اور مخالفین سے جہاد کرنے کے متعلق ہدایات ہیں سورت کا اکثر حصہ

جملہ کفار سے لڑیں کما یقاتلونکم کافۃ (یعنی وجہ قتال ان کا حرابہ ہے) وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ (۱۲) اللہ تعالیٰ نے متقیوں کی تعداد بار ہ مقرر کی ہے اور مسلمانوں کو قتال حکم عشرہ یا عشرین سے کہ کفار میں سے ان میں اپنی طرف سے دس دس کو ہلاک کر دیا ہلاکت والے مسلمانوں میں جنگ و قتال کر کے رہتی تھی دوسرے مسلمانوں کو ہلاکت والے سے مقرر دے کر کفار میں جنگ نہ کرتے۔ جن شہر کے لئے اشہر حرم کا احترام باقی نہیں رکھا ان سے بھی قتال کرو۔

دوسرا حصہ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ (۱۲) بیان دعوتی کے بعد مومنوں کے لئے ترغیب الی القتال و مسلمانوں اور ان مومنوں کے لئے جو جہاد میں شریک نہیں ہوئے ترہیب و تہدید کا ذکر کیا ہے۔ یہاں سے دیکھو غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ تک ترغیب الی القتال ہے۔ دوسرے حصہ میں صحابہ کرام کی تین اور منافقین کی چار جماعتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ صحابہ کی تین جماعتیں: (۱) مہاجرین و انصار جو طائف سے جنگ ہوازن سے شریک ہوئے اور بعد کیا۔ آیات (۱) میں ان کے فضائل اور ان کے لئے بشارتیں۔ (۲) الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۔ (۳) وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۔ (۴) اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ ۔ (۵) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ ۔ (۶) لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ ۔ (۷) ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ ۔ (۸) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ ۔ (۹) قٰتِلُوْهُمْ ۔ (۱۰) وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔ (۱۱) كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ ۔ (۱۲) اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ ۔ (۱۳) فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ ۔ (۱۴) وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔ (۱۵) كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ ۔ (۱۶) اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ ۔ (۱۷) مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا ۔ (۱۸) وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ ۔ (۱۹) لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ ۔ (۲۰) وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ۔ (۲۱) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ ۔ (۲۲) وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ ۔ (۲۳) لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ ۔ (۲۴) فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۔

(۲) وہ جماعت جو کہ تم جو مخلص مومن تھے ہمراہ میں شریک نہ ہوئے۔ انہوں نے اپنے کو رسولوں سے باندھ لیا اور ترک کر دیا کہ تو بھی رکھ لے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ (۳) اَخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ ۔ (۴) ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ ۔ (۵) ہم میں کا کوئی۔

(۳) وہ تین صحابہ جو خدا کے ہو جانا اور عبادت خالص تھے تبوک سے بلا عذر شدید کے دو ہم سے ہمراہ میں شریک نہ ہوئے اور حضور علیہ السلام کی واپسی پر کوئی عذر نہیں کرتا بلکہ بالتصریح صاف صاف بیان کر دیتے ان کو حکم ہوا کہ جب تک ان کی تحصیل کی اور اس کے بعد ان کی توبہ قبول نہ ہو الگ رہیں۔ ان کا ذکر دو آیتوں میں ہے۔ (۱) وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۔ (۲) ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ۔ (۳) وَرَدَّ كُلَّ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۔ (۴) اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ ۔ (۵) اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ ۔

منافقین کی حسب ذیل چار جماعتوں کا ذکر کیا ہے۔ (۱) وہ منافقین جو جہاد میں شریک نہ ہوئے اور حضور علیہ السلام کی واپسی پر حیلے بہانے تراشنا شروع کئے۔ حسب ذیل مقامات میں ان کے نزال و تبوک آئے ہیں۔ (۱) لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا ۔ (۲) اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۔ (۳) لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ ۔ (۴) اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۔ (۵) وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ ۔ (۶) وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ ۔ (۷) لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ ۔ (۸) وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ ۔ (۹) اِنَّمَا السَّبِيْلُ ۔ (۱۰) وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ ۔ (۱۱) وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ ۔ (۱۲) وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ ۔ (۱۳) وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا ۔ (۱۴) وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ ۔ (۱۵) وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا ۔ (۱۶) اَفَمَنْ اَسَّسَ ۔ (۱۷) لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ ۔ (۱۸) اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى ۔

(۲) وہ منافقین جو زاد نفاق جمع کرنے کی غرض سے تکلیف اٹھا کر جہاد میں شریک ہوئے اور حضور علیہ السلام کے مصرف خلوت و جلوت کا ذکر کرتے رہے۔ ان کا ذکر دو آیتوں میں ہے۔ (۱) لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ ۔ (۲) وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۔

(۳) وہ منافقین جو زاد نفاق جمع کرنے کی غرض سے تکلیف اٹھا کر جہاد میں شریک ہوئے اور حضور علیہ السلام کے مصرف خلوت و جلوت کا ذکر کرتے رہے۔ ان کا ذکر دو آیتوں میں ہے۔ (۱) لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ ۔ (۲) وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۔

(۴) وہ منافقین جنہوں نے حضور علیہ السلام کو جنگ تبوک سے واپس پر کوچ کرنے کے مشورہ طلبانہ منافقانہ سے مدینہ میں آپ کو روکنے کی غرض سے مسجد ضرار کی تعمیر کی تھی۔ ان کا ذکر دو آیتوں میں ہے۔ (۱) وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا ۔ (۲) لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ۔ (۳) لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى ۔ (۴) اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى ۔ (۵) لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا ۔ (۶) اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى ۔

سورت کے آخری رکوع میں سورت کے تمام مضامین کا بیان دہرایا گیا ہے۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ ۔ (۱) لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ ۔ (۲) فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۔ (۳) لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔ (۴) عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۔ (۵) وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ ۔ (۶) اس سلسلہ کو حمید کا بیان ہے جس کی ابتدا جہاد کا حکم دیا گیا۔

حصہ اول

سورۂ برأت کا پہلا حصہ جو آیت سے یکر رکوع ۵ تک ہے حضرت ابی اللہ اَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ تک ہے۔ اس میں تین امور کو بیان کیا ہے۔ (۱) اعلان برأت (۲) شکر کین (۳) جہاد کے جواز کی وجہ اور (۴) مشرکین سے جہاد کرنے کی وجوہ

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ فَاضِحَةٌ تَبْحَثُ عَنْ سَرَائِرِ الْمُنَافِقِيْنَ

سورۃ توبہ مدنی ہے اور یہ رسوا کرنے والی ہے جو منافقوں کے بھیدوں کو کھولتی ہے

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ

بیزاری ہے اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کو جن سے تم نے عہد

مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ

کیا تھا سو چلو پھرو تم ملک میں چار

اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ

مہینے اور جان لو تم کہ تم عاجز نہیں کر سکتے اللہ کو اور یہ کہ

اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۝٢ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ

اللہ رسوا کرنے والا ہے کافروں کو اور اعلان ہے اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول

اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ

کا لوگوں کے دن حج اکبر کے اللہ بیزار ہے

الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ

مشرکوں سے اور اس کا رسول سو اگر توبہ کرو تم تو وہ بہتر ہے تمہارے لئے

وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۭ

اور اگر منہ موڑو تم تو جان لو کہ تم عاجز کر نہ سکو گے اللہ کو

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ ۝٣ اِلَّا الَّذِيْنَ

اور خوشخبری سنا دے کافروں کو عذاب دردناک کی مگر جن

عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا

سے تم نے عہد کیا تھا مشرکوں سے پھر انہوں نے کم قصور نہ کی تمہارا

وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ

اور مدد نہ کی تمہارے مقابلہ میں کسی کی سو تم ان سے پورا کرو ان کا عہد

مسلمانوں کا مشرکین سے جاری تھا معاہدہ تھا معلوم ہوتا ہے کہ مشرکین نے اپنے عہد پر قائم رہنے اور انہوں نے عہد توڑنے کے بعد توڑنے کا اعلان نہیں کیا تھا اور نہ ہی کفار نے عہد توڑا تھا۔ قریش اور ان کے حلیف قبیلہ بنی بکر نے مسلمانوں کے حلیف بنی خزاعہ پر شبخون مار کر ان کو نقصان پہنچایا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ عہد شکنی کرنے والوں سے معاہدہ ختم کرنے کا اعلان کردیں اور ان کو چار ماہ کی مہلت دیدیں تاکہ اس دوران میں وہ اپنا دامن سے نکل جائیں یا اسلام قبول کرلیں یا پھر جنگ کیلئے تیار ہو جائیں۔ یہ حکم شوال ۹ھ میں نازل ہوا تھا۔ اور چار مہینوں سے شوال، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم مراد ہیں۔ اعلان برات کے بارے میں فرمایا کہ سابقہ سال میں برات کا اعلام کردو اور برات نہ کھلا کھلا دشمنی میں بھیجا دو تاکہ سب کو برات کا علم ہو جائے۔ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ کی اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ پر معطوف ہے۔ ۳ یعنی حج کے دن کفار کی برات کا اعلان کردو کیونکہ اسی کے موقع پر دور دراز کے لوگ آتے ہیں تاکہ جو پہلے علم نہیں ہو سکا اسے بھی علم ہو جائے۔ محرم مع حج میں اعلان کے ساتھ جانا، یا کافر نہیں کیا کیونکہ یہ کافروں کا شعار تھا۔ اذان نزول آیت سے ہوگا اور یوم کی تاک دو یا تین کے ہوں گے۔ ۴ اس سے وہ مشرکین مراد ہیں جو اپنے عہد پر قائم رہے اور مسلمانوں کے خلاف دشمن کی مدد نہیں کی یعنی نہ تو خود اور نہ ہی کسی کو مدد دی۔ فرمایا ان کی مدت عہد گھٹانے تک کچھ نہ کہو۔

موضح قرآن وا برأت برات ہے حضرت نے بیان نہیں فرمایا کہ یہ بیزاری کس طرح کی ہے اور صورت میں کئی تھیں میں سورۃ کا شان تھا

فتح الرحمٰن ۱ سال نہم حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم حج فرستادند ابوبکر صدیق را امیر حج و مشرکان را نیز در ایام موسم حج آمدند و ابوبکر را امیر حج دیدند و ترک عہد کردند و خیانت در عہد نکردہ بودند پس خدائے تعالیٰ عہد ایشان را تمام ساخت و فرمود کہ تا مدت عہد باقی است بر عہد خود باشید و بپیمان وفا کنید و بعد از ان کہ عہد شکنی کردند و خیانت در عہد نمودند و مسلمانان را بر دشمنی خود مدد دادند عہد ایشان را تمام نساخت و فرمود کہ

إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝٤ فَإِذَا
ان کے وعدہ تک بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے پرہیزگاروں کو پھر جب
انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ
گزر جائیں مہینے حرمت والے پس مارو مشرکوں کو
حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ
جہاں پاؤ انہیں اور پکڑو انہیں اور گھیر لو انہیں
وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۖ فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا
اور بیٹھو ان کے لئے ہر جگہ تاک میں پھر اگر وہ توبہ کریں اور قائم کریں
الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ
نماز اور ادا کریں زکوٰۃ تو چھوڑ دو راستہ ان کا
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝٥ وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ
بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اگر کوئی
الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ
مشرکین سے پناہ مانگے تجھ سے تو پناہ دے اس کو یہاں تک کہ وہ سنے
كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ
کلام اللہ کا پھر پہنچا دے اس کو اس کی جگہ امن کی یہ اس واسطے کہ وہ لوگ
لَّا يَعْلَمُونَ ۝٦ كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ
نہیں جانتے کیونکر ہو سکتا ہے مشرکوں کے لئے عہد
عِندَ اللَّهِ وَعِندَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّمْ
اللہ کے نزدیک اور اس کے رسول کے مگر جن سے تم نے عہد کیا
عِندَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ
مسجد حرام کے پاس پس جب تک وہ تم سے سیدھے رہیں

ع ۱۳

لمن تاب درجع من الشرك الى الايمان ومن المعصية الى الطاعة (معالم ج ۳ ص ۱۸۴) یعنی لہم ما قدمہ سلف وبینبغہم بایمانہم وطاعتہم (روح ج ۱۰ ص ۴۵) ۵ مشہور ترجمہ یا مدت عہد گذر جانے کے بعد اگر کوئی مشرک آپ سے امن کا طالب ہو اور آپ کے قرب وجوار میں رہنے کا متمنی ہو تو آپ اسے امان دے دیں اور اپنے پاس رہنے دیں تاکہ اسے بذات خود آپ کی زبان سے اللہ کا کلام سننے کا موقع مل جائے اور وہ آپ کی دعوت کو سمجھ سکے۔ اس کے بعد اسے اس کے گھر بار کی ایسی جگہ پہنچا دیں جہاں اسے کسی قسم کا ڈر اور خطرہ نہ ہو۔ ۶ یہاں سے جہاد قتال کے جواب کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ یعنی ایسے چار شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے جو مشرکین سے جہاد کرنے کی راہ میں حائل ہو سکتے تھے۔ یہ پہلے ہی کے جواب کے مانند یہ خدا کو مشرکین نے کہ مسلمانوں نے معاہدہ کر کے پھر اس سے قتال کیوں کر چاہا جو سکتا ہے تو فرمایا کہ چونکہ مشرکین نے اپنا عہد توڑا اور مسلمانوں کے خلاف لشکر کو سدوڑی اللہ اور رسول کے نزدیک ان کا عہد کیونکر باقی رہ سکتا ہے ان کے متعلق عہد کی وجہ سے معاہدہ ختم ہو گیا اس لئے نئے عہد کا اعلان کر کے اور جاہ اسلام کی طاقت دیکھ کر ان سے ٹکر نہ قتال کرو۔ الا الذین عاھدتم ثم الخ البتہ وہ مشرکین جو اپنے عہد پر قائم رہیں جب تک وہ عہد پر قائم رہیں ان سے اپنا عہد باقی رکھو اور ان سے کسی قسم کا تعرض مت کرو۔ اس سے مراد وہی بنی کنانہ اور بنی ضمرہ ہیں۔

موضح قرآن ف۱ جن سے دعدہ عہد کو تھا اور ان سے دعدہ کچھ نہ تھا ان کو فرصت دی چار مہینے کی اور حکم دیا کہ فریاد والی کی خبر اللہ کو ہے خلاصہ یہ ہے مسلمان ہو دو سب کے برابر مسلمان ہے اور کافر مسلمانی کے بعد مطلق ایمان اور کفر سے توبہ کرنا اور نماز اور زکوٰۃ اسی واسطے جب کوئی شخص نماز چھوڑ دے یا زکوٰۃ موقوف کرے تو اس سے امان اٹھ گئی۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کے منکروں کو برابر کافروں کے قتل فرمایا۔ ف۲ یعنی تمہاری امان کا وعدہ اللہ نہیں کہ کچھ توچھا سنا چاہے سو اس نے پھر کہی جہاں وعدہ مدت ہو وہاں تک پہنچا دیا عہد اس کے سب کا نوڑ کے برابر ہے۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی آں چہار ماہ کہ ایشاں را فرصت دادہ بودند۔ ۱۲ ف۲ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنکہ از ترک صلح کردہ بودند ایشاں را مقام عذر نماند و مرگشتن خلفاء گفتند

فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝٧
تم ان سے سیدھے رہو بے شک اللہ کو پسند ہیں (احتیاط والے لوگ)

كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ
کیونکر (رہے صلح اور کیونکر ہو) اگر وہ تم پر غالب ہوں تو نہ لحاظ کریں تمہاری

اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى
قرابت کا اور نہ عہد کا تم کو راضی کرتے ہیں اپنے منہ کی بات سے اور ان کے

قُلُوْبُهُمْ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝٨ اِشْتَرَوْا
دل نہیں مانتے اور اکثر ان میں بدعہد ہیں بیچ ڈالے ہیں (بیچ ڈالتے ہیں)

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ
اللہ کے حکم تھوڑی قیمت پر پھر روکا ہے اس نے (لوگوں کو) اللہ کے رستہ سے

اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٩ لَا يَرْقُبُوْنَ
بیشک کام ہیں جو وہ لوگ کرتے ہیں نہیں لحاظ کرتے

فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ
کسی مومن میں قرابت کا نہ عہد کا اور وہی ہیں

الْمُعْتَدُوْنَ ۝١٠ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ
زیادتی کرنے والے سو اگر توبہ کریں اور قائم رکھیں نماز

وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ۭ وَنُفَصِّلُ
اور دیویں زکوٰۃ تو بھائی ہیں تمہارے بھائی دین میں ہم شریعت بیان کرتے ہیں

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝١١ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ
کھول کھول کر ان لوگوں کے واسطے جو رکھتے ہیں علم اور اگر توڑ ڈالیں اللہ اپنی قسمیں

مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا
عہد کرنے کے بعد اور عیب لگائیں تمہارے دین میں تو لڑو

مَنزل ۲

اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝١٢
ائمۃ الکفر سے مراد رؤساء کفار اور پیشوایان شرک ہیں جو اطراف مکہ کے باشندے تھے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکالنے میں مشرکین مکہ کو مدد دی تھی یعنی قبیل (قبیح) معاہدہ سے ہے۔ یہ نہ کے ہیود مراد لینا بھی نہیں۔ آیا نہیں کہ ان کا بھی عہد ہے یعنی ان کے عہد پر بیان کا کوئی اعتبار نہیں ان سے

موضح قرآن ف ۱ یعنی دشمن تم فرماتے ایسے ہیں سے مدت نہیں معلوم کی جس کو جواب دیا مکہ فتح کرنے کی صبح میں شامل تھے جب تک وہ نہ دغا کریں یہ ادب ہے مکہ کا اور ف ۲ یعنی یہ جو فرمایا کہ بھائی ہیں حکم شرع میں اسی سے سمجھ لیں کہ جو شخص قرآن سے معلوم ہو کہ ظاہر زبان مسلمان ہے دل سے یقین نہیں رکھتا اس کو حکم ظاہر میں مسلمان نہیں مگر معتمد اور دوست نہ سمجھیں۔

فتح الرحمٰن ف ۱ یعنی بایں شبہات نفس شدند و ایمان را شکے کردند۔

اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ
کفر کے سرداروں سے بے شک ان کی قسمیں کچھ نہیں تاکہ وہ
يَنْتَهُوْنَ ﴿١٢﴾ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ
باز آجائیں ۔ کیا نہیں لڑو گے ایسے لوگوں سے جو توڑ ڈالیں اپنی قسمیں
وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ
اور فکر میں رہے کہ رسول کو نکال دیں اور انہوں نے پہلے چھیڑ
اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ
کی تم سے ۔ کیا ان سے ڈرتے ہو سو اللہ کا ڈر چاہیے
تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣﴾ قَاتِلُوْهُمْ
تم کو اگر تم ایمان رکھتے ہو لڑو ان سے
يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ
تا عذاب دے اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں اور رسوا کرے اور تم کو ان پر
عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٤﴾ وَ
غالب کرے اور شفا دے دلوں مسلمانوں کے اور
يُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰي مَنْ
نکالے ان کے دل کی جلن اور اللہ توبہ نصیب کرے گا جس
يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٥﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ
پر چاہے گا اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے کیا تم یہ خیال کیے ہوئے ہو کہ تم
تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ
چھوٹ جاؤ گے حالانکہ ابھی معلوم نہیں کیا اللہ نے تم میں سے ان لوگوں کو جنہوں نے
وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَ
کوشش کی اور نہیں پکڑا انہوں نے سوا اللہ کے اور اس کے رسول کے اور

۱۳ یہ ترغیب ہے قتال کی اور استفہام انکاری ہے۔ اور سات قسمیں وجوہ کا ذکر کر دیا گیا جوان سے قتال کی موجب ہیں۔ اوّل یہ کہ نَكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ کہ انہوں نے عہد شکنی کی ہے۔ دوم هَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ سے نکالنے کی کوشش کی سوم وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اور انہوں نے تمہارے ساتھ جنگ کی ابتدا کی لہٰذا ان سے ضرور قتال کرو کیا تمہیں یہ ڈر ہے کہ جنگ کی صورت میں تمہیں مشرکین کے ہاتھوں نقصان پہنچے گا؟ اس کی پروا مت کرو بلکہ اللہ سے ڈرو اور اس کے حکم کی خلاف ورزی مت کرو۔ خالص اور پختہ ایمان کا یہی تقاضا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ ڈرو۔ فائدہ: مقتضی ایمان المؤمن الذی یلتقی اللہ اخلاصا وتوحیدا ھو الا یخاف الا من اللہ تعالیٰ ولا یقدر احد علی مضرۃ والنفع الا بمشیئۃ اللہ ان لا یخاف الا من اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک لہ

۱۴ ذکورہ بالا تین وجوہ قتال میں سے ایک بھی ان کو قتال کا باعث بننے کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ تینوں وجوہ موجود ہوں لہٰذا ان مشرکین سے قتال کرو اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں سے ان کو رسوا کرے گا اور ان کے مقابلے میں تمہاری مدد فرمائے گا۔ اس طرح جن مومنوں کو ان کے ہاتھوں تکلیفیں پہنچی تھیں وہ خوش ہوں گے اور ان کے دلوں کی جلن دور ہو جائے گی۔ ۱۵ یہ ترغیب۔ خطاب مومنین سے ہے یا منافقوں سے جنہیں قتال کا حکم ناگوار محسوس ہوا۔ تبیض۔ ازار دوست۔

موضع قرآن ف اگر ثابت ہوا ایک کا فریب بتاتے ہے بہانے این کو دوڑی نہ ریا۔ ۲

فتح الرحمٰن یعنی تکلیف جب دشمن ۲

لَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۶
مسلمانوں کے کسی کو بھیدی اور اللہ کو خبر ہے جو تم کر رہے ہو

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ
مشرکوں کا حق نہیں اللہ کو آباد کریں اللہ کی مسجدیں

شٰهِدِيْنَ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ
اور اپنے کفر کر رہے ہوں اپنے اوپر کفر کو وہ لوگ

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝۱۷
غارت گئے ان کے عمل اور آگ میں رہیں گے وہ ہمیشہ ط

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
وہی آباد کرتا ہے مسجدیں اللہ کی جو یقین لایا اللہ پر اور آخرت

الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا
کے دن پر اور قائم کیا نماز کو اور دیتا رہا زکوٰۃ اور نہ ڈرا سوائے

اللّٰهَ ۣ فَعَسٰٓى اُولٰۗىِٕكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝۱۸
اللہ کے کسی سے سو امیدواریں وہ لوگ کہ ہوویں ہدایت والوں میں

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاۗجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
کیا تم نے کر رکھا ہے (یا حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کا بسانا

كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ
برابر اس کے جو یقین لایا اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور لڑا

سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي
اللہ کی راہ میں یہ برابر نہیں ہیں اللہ کے نزدیک اور اللہ راہ نہیں دیتا

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۹ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَ
ظالم لوگوں کو جو ایمان لائے اور گھر چھوڑ گئے اور

ع ۱۲

لازم ہے۔ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ الآیت اللہ کی تعمیر اور دوسرے اعمال صالحہ صرف انہی لوگوں سے قبول کئے جانے ہیں جو شرک سے توبہ کریں۔ خدائے واحد پر اور آخرت پر ایمان لائیں اور تمام اعمال شریعت کے مطابق بجا لائیں وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ اور صرف اللہ سے ڈریں (یعنی باطل سے ڈرنے جس طرح مشرکین ڈرتے ہیں۔ کما فی الجمل ثم الانصاف وجوہ ذکرہا فی ان ذلک الخشیۃ عنہم (صدر ۱۲ ۳ ۲ ۹) **۱۸** خطاب مشرکین سے ہے یعنی ایک وہ شخص ہے جو دل و جان سے ایمان لایا اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور ایک وہ ہے جو بجائے شرک حاجیوں کو پانی پلانا اور بیت اللہ کی تعمیر کرنا ہے یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ مومن کے تمام اعمال عند اللہ مقبول ہیں اور مشرک کے تمام اعمال مردود اور رائیگاں ہیں۔

۱۹ یہ ان صحابہ کرام کے لئے بشارت الٰہی ہے جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں تن من دھن سے جہاد کیا ان کے سب ذیل فضائل بیان کئے گئے۔ (۱) وہ غیر صحابہ سے اور غیر مہاجرین سے افضل ہیں۔ (۲) وہ آخرت میں کامیاب اور بامراد ہیں گے۔ (۳) اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے۔ (۴) اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جنات نعیم کا فیصلہ فرما دیا ہے جن کی نعمت دائمی اور لازوال ہوگی اور وہ بھی ابد الآباد ان میں رہیں گے۔ **۱۹** یہ مانع ثالث کا جواب ہے یعنی مشرکین سے جہاد کرنے میں یہ خیال ہرگز حائل نہ ہونا چاہیئے کہ ان میں تمہارے قریبی اور عزیز تر یعنی رشتہ دار موجود ہیں یا در تمہارے مال باپ اور تمہارے بھائی اور رکھ اخوت ایمان کے مقابلہ میں کفر و شرک کو ترجیح دیتے اور پسند کرتے ہیں تو تم ان

فتح الرحمٰن **۱۸** تعریض است بجواب مطاعنت قریش بعمارت مسجد حرام ۱۲

جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ
لڑنے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے

اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٠﴾
ان کے لئے بڑا درجہ ہے اللہ کے ہاں اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ
خوشخبری دیتا ہے ان کو پروردگار ان کا اپنی طرف سے مہربانی کی اور رضامندی کی اور باغوں کی

لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿٢١﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ
ان کو وہاں عیش کی آرام کے ہمیشہ کو رہیں گے اللہ کے پاس

اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بڑا ثواب ہے ۔ ف ۱ اے ایمان والو

لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ
مت پکڑو اپنے باپوں کو اور بھائیوں کو رفیق اگر

اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ
وہ عزیز رکھیں کفر کو ایمان سے اور جو تم میں ان کی رفاقت

مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ اِنْ كَانَ
کرے سو وہی لوگ ہیں گنہگار ۔ ف ۲ تو کہدے اگر

اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَ
تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور

عَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ
برادری اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے بند ہونے

كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
سے تم ڈرتے ہو اور حویلیاں جن کو پسند کرتے ہو تم کو زیادہ پیاری ہیں اللہ سے

منزل ۲

سے ہرگز دوستی نہ رکھو ان سے محبت و شفقت کا رشتہ تو ٹوٹ جاتا ہے اللہ کے دین کو سربلند کرنے کے لیے ان سے جہاد کرو۔ شان نزول: جب سے ہجرت کا حکم نازل ہوا تھا بعض لوگ اپنے ماں باپ، بیٹے، بھائی، بیویاں اور دیگر رشتہ دار، مال و دولت، کاروبار اور مکانات تہیں اللہ اور اس کے رسول سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر اللہ کے عذاب کیلئے تیار ہو جاؤ۔ یہ پہلے حکم قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا ۔ (ابن ابی حاتم) امر مجتہد بد وتخویف بد خذلان (۳ ۱۲ منہ) ۔ (تَتَرَبَّصُوْا بِنَا اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۔ بعقوبۃ آجلۃ او عاجلۃ ۱۲ قرطبی ج ۸ ص ۱۰۵)

موضع قرآن ف ۱ اوپر سے یہاں تک جو آیتیں علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ میں، حضرت عباس نے آنحضرت کے سے کہا حضرت علی نے ان کو قتل سے کیا تو جہاد میں حاضر ہونے اور مرتبہ بلند پانے جیسے ہمنے پہلے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اسلام بھی خدا کے ہم میں تھے یعنی خدمت حاجیوں کی اور آبادی مسجد الحرام کی سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کام ان کے برابر نہیں بلکہ مشرک کی خدمت قبول نہیں کوئی ایمان خدمت کرے تو قبول ہے۔

فائدہ ان آیتوں سے سمجھ کر حضرت نے کہ مکہ کافروں کو نکال دیا ہمیشہ کو حکم ہوا کہ مکہ میں کوئی کافر جا دیں اور ہمارے نے لکھا ہے کہ کافر پیدے صحن جائے اس کو منع کریں اور اس سے یہ نکلتا ہے کہ پیغمبر کی قرابت سے عمل کا درجہ بڑا ہے کہ حضرت عباس رضی قرابت میں قریب تھے اور حضرت علی عمل میں زیادہ۔ **فاسقین** یعنی جنکے دل نے ایمان

وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ
اور اس کے رسول سے اور لڑنے سے اس کی راہ میں تو انتظار کرو یہاں تک کہ پہنچے
اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾
اللہ اپنا حکم اور اللہ نہ سمجھائے لوگوں کو فرمان ۔
لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ
مدد کر چکا ہے تم کو اللہ کئی جگہ اور حنین کے دن
اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّ
جب خوش ہوئے تم اپنی کثرت پر پھر وہ کام نہ آئی تمہارے اور
ضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ
اور تنگ ہو گئی تم پر زمین باوجود اپنی فراخی کے پھر پھرے تم پیٹھ دے کر
مُّدْبِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
بھاگتے ۔ پھر اتارا اللہ نے اپنی طرف سے تحمل اپنے رسول پر
وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَ
اور ایمان والوں پر اور اتارے لشکر جو تم کو نظر نہیں آئے
عَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶﴾
اور سزا دی منکروں کو
ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ
پھر توبہ نصیب کرتا ہے اللہ اس کے بعد جس کو چاہے
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا
اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو
اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ
مشرک تو ہیں سو پلید ہیں سو نزدیک نہ آنے پائیں مسجد الحرام کے

ع ۱۳

استقبال و اطمینان کے ساتھ انہیں (الکتاب ۱۱) ان میں عبدالمطلب جاری ہے یعنی بیشک میں سچا نبی ہوں اور میرا باپ عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔ اس حالت میں آپ نے خچر کو

موضح قرآن فتح مکہ کے بعد حضرت نے لشکر بھیجا کہ اس ملک کا فانی ہم ہوں تب لشکر کا فانی ہم ہوں تب لشکر کا فانی ہم ہوں تب لشکر

آوازدی اور کہا خدا اور اللہ کے رسول اللہ خدا کے بیزار ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی برأت پر حضرت عباسؓ نے بھی یہ کو آواز دی جیسے انہ نے ہر ایک کے کان تک پہنچا دی پھر کہا گیا تمام صحابہ فوراً مدینہ کی طرف واپس ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے (لشکر کی مدد کا) نازل فرمادی اور مسلمانوں کے دلوں سے خوف دور ہو گیا کچھ تو مکہ کرمہ کے انہیں سکون دل اطمینان خاطر اور ہمت فراہمی ہوئی اور مسلمانوں نے جب لشکر مشرکین کے لشکر پر پیش کیا تو ان کا آن واحد میں (۱۲ مغلوب و منہزم ہو گئے۔ کچھ قتل ہوئے کچھ گرفتار ہوئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے موحدوں کی امداد فرمائی۔ ۱۲ منہ) چار ہزار مشرکین کی فوج کا بھاگ جانا قیدی ہونے یا قتل ہونے سے بہتر تھا

بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ
اس برس کے بعد اور اگر تم ڈرتے ہو محتاجی سے تو آئندہ
يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ
مہربانی کرے گا تم پر اللہ اپنے فضل سے اگر چاہے بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے
حَكِيْمٌ ۝ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا
حکمت والا ہے ۵ لڑو ان لوگوں سے جو نہیں ایمان لاتے اللہ پر اور
بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
آخرت کے دن پر اور نہ حرام جانتے ہیں اس کو جو حرام کیا اللہ نے اور اس کے رسول
وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
اور نہ قبول کرتے ہیں دین سچا ان لوگوں سے جو کتاب دیے گئے ہیں
حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ وَ
یہاں تک کہ دیں جزیہ اپنے ہاتھ سے ذلیل ہو کر ۱۰ اور
قَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ۨ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ
کہا یہود نے عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ نے کہا
ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ
مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ باتیں ہیں اپنے منہ کی ۱۱ کہتے ہیں اپنے منہ سے
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝
کافروں کی بات کی جو پہلے ہو چکے اللہ ان کو (کہاں سے بہکائے جاتے ہیں ۱۲ منہ)
اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
انہوں نے ٹھہرا لیا اپنے عالموں اور درویشوں کو خدا اللہ کو چھوڑ کر
وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا
اور مسیح مریم کے بیٹے کو (حالانکہ) اور ان کو حکم نہ تھا بجز اس کے کہ بندگی کریں

ان میں سے اکثر یت کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی توفیق عطا فرمائی اور وہ مسلمان ہو کر دین اسلام کے پیچھے ہو گئے بعض نو دم بن گئے۔ یعطی وہابیہ ای الاسلام وھکذا فعلوا بنی ھوازن حیث اسلموا وقد اعطاھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مائتین فمن علیہم واطلق سبیھم (خازن ج ۳ ص ۱۳۳) ۱۳ جب کفار قوت ٹوٹ گئی اور سارا عرب اسلام کے زیر نگیں آ گیا تو حکم مکرم کو اسلامی حکومت کا مرکز قرار دے دیا اور اعلان کر دیا کہ آئندہ سال سے کوئی مشرک عہدہ دار داخل نہ ہونے پائے اور انہیں کی آنے کا بھی منع کر دیا جائے المسجد الحرام اور مسجد حرام (متفق علیہ) یعنی حدود حرم اور حرم۔ جب کہ شیطنت الذی آمنا بہ وصدقنا بہ لیتبرّ من المشرکین الخزاعیین سے کیونکہ معاہدہ حدیبیہ کے گھر سے مواثقا ولا یجیوا ولا یعتمرن الا کما کانوا یفعلون فی الجاھلیۃ (معالم ج ۲ ص ۱۳۴) وقال علماء المراد بالمسجد الحرام الحرم کلہ او ان علی المسلمین ان لا یمکنھم من دخولہ (بجرد ۵ ص ۱۳۳) اصل مقصد مشرکین کا یہ تھا کہ کرنے سے روکتا ہے اور جج کے موقع سے ۱۲ یوم حرام سے باہر آ ہوتے ہیں مثلاً سعی میں اضطباع اور دوڑنا وقوف عرفات وغیرہ۔ ۱۲ منہ) مسجد حرام سے حدود حرم مراد ہیں ۱۳ ۱۲ منہ۔ مانعین زکوٰۃ کا جزیہ ہے۔ نیز عہد اور ذمہ شکنی کے بعد یہ حکم ہی آیا کہ آئندہ کے لئے کوئی مشرک حدود حرم میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ موسم حج میں مشرکین اموال تجارت لانے تھے جس سے مسلمانوں کو بھی نفع پہنچتا تھا۔ لہٰذا ۱۲ منہ

ف۱۰ مسلمانوں میں مشرک کو جانا منع ہے۔ معمولی قرآن یکسا سے حرم میں داخل ہونے معاف ہے۔ اور بیعوی ان کے لئے ہیں جو بادشاہ نہیں اور قدرت رکھتے ہو یعنی مدد وقت موقوف ہو کی مشرکوں کی تو عمارات سود اگری بندوبست کے سوا اور کفار نے ذمی کے مسلمان کر لیا ہے کہ اور جاری ہوا۔ ف۱۱ ہم مشرکوں سے لڑو ملک کے لالچ سے نہ حکم ہوا اہل کتاب سے لڑنے کا کہ یہ کہیں دین حق سے منکر ہیں اور اللہ کو اور آخرت کو جیسا چاہیے نہیں مانتے حالانکہ ان سے جزیہ قبول کر کے بشرطیکہ ادائی علی سب ذلیل ہو کر جزیہ دیا کریں باقی عرب کے مشرکوں سے جزیہ نہیں لیا جائے گا بلکہ ان سے قتل یا اسلام قبول ہے۔ جزیہ دینے پر ایک تو اسلام سے بالکل دور اور دین اسلام پر طعنہ کا موقع حاصل ہے، ذلیل ہونا یہ کہ سواری میں بیٹھ کر راہ چلتے میں مسلمانوں کی برابری نہ کریں۔ ۱۲ منہ یعنی اہل کتاب ہو کر شرک کیوں کرتے ہیں ۱۲ منہ

فتح الرحمٰن ف۱۰ یعنی بسبب انقطاع سود اگران ۱۲ ف۱۱ خدا نے تعالیٰ در باب جہاد اہل کتاب و ترکنت جزیہ از ایشاں می فرماید ۱۲ ف۱۲ یعنی اصل ندارد ۱۲ ف۱۳ یعنی مشرکوں کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے ۱۲ ف۱۴ یعنی از راہ عناد ۱۲

سارے ضروری ان کو اسی ذریعہ سے حاصل ہوتا تھا۔ ان تمام امور کی وجہ سے مسلمانوں کو توجہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس بات کی پروا نہ کرو تمہاری بربادی اور تمہیں میں دیگر دین کے ہم پیاکر دیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے کئی طرح سے اپنا وعدہ پورا فرمایا۔ بارش برسا کر مدینہ منورہ کی زمینوں کو پہلے سے زیادہ زرخیز بنا دیا۔ اہل نجد و قبائل اور برائی کو اسلام کی توفیق دیدی۔ اور وہ ظفر اور دیگر ضروریات کی اشیاء مختلف علاقوں اور ملکوں سے درآمد کرنے لگے۔ اور فتوحات سے اموال غنیمت کی صورت میں دولت و ثروت کے دروازے ان پر کھول دیئے۔ وقد انجز اللہ تعالیٰ وعدہ بان ارسل السماء علیہم مدرارا وجعل تحتہم انہارا وسخر لہم الریاح فاصبحوا

اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝
ایک معبود کی کسی کی بندگی نہیں اس کی سوا وہ اس سے اونچے کہ شریک ٹھہرائیں

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـــُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ
چاہتے ہیں کہ بجھا دیں روشنی اللہ کی اپنے منہ سے اور

يَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝
اللہ نہ رہنے دے گا مگر یہ کہ پورا کرے اپنا چانا اور پڑے برا مانیں کافر

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ
وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر تاکہ اوپر رکھے اس کو

عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا
سب دینوں پر اور پڑے برا مانیں مشرک تو اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ
ایمان والو بہت سے عالم اور درویش دنیا

لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ
کھاتے ہیں مال لوگوں کے ناحق اور روکتے ہیں

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ
اللہ کی راہ سے اور جو لوگ گاڑ کر رکھتے ہیں سونا اور

الْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ
چاندی اور اس کو خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں سو خبر دے ان کو

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ
عذاب دردناک کی جس دن کہ آگ میں گرم کیے جائیں گے وہ مال پھر داغیں گے

فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ
پھر ان سے ان کے ماتھے اور کروٹیں اور پیٹھیں

هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝

الایہ ب ف اور صد و نہ اھد بہ صد ذالک ۱۲ ۳۳ ۱۲ ۳۴ ۱۲ ۳۵ ۱۲ ۳۶ ۱۲ ۳۷ ۱۲ ۳۸ ۱۲ ۳۹ ۱۲ ۴۰ ۱۲ ۴۱ ۱۲ ۴۲ ۱۲ ۴۳ ۱۲ ۴۴ ۱۲ ۴۵ ۱۲ ۴۶ ۱۲ ۴۷ ۱۲ ۴۸ ۱۲ ۴۹ ۱۲ ۵۰ ۱۲ ۵۱ ۱۲ ۵۲ ۱۲ ۵۳ ۱۲ ۵۴ ۱۲ ۵۵ ۱۲ ۵۶ ۱۲ ۵۷ ۱۲ ۵۸ ۱۲ ۵۹ ۱۲ ۶۰ ۱۲ ۶۱ ۱۲ ۶۲ ۱۲ ۶۳ ۱۲ ۶۴ ۱۲ ۶۵ ۱۲ ۶۶ ۱۲ ۶۷ ۱۲ ۶۸ ۱۲ ۶۹ ۱۲ ۷۰ ۱۲ ۷۱ ۱۲ ۷۲ ۱۲ ۷۳ ۱۲ ۷۴ ۱۲ ۷۵ ۱۲ ۷۶ ۱۲ ۷۷ ۱۲ ۷۸ ۱۲ ۷۹ ۱۲ ۸۰ ۱۲ ۸۱ ۱۲ ۸۲ ۱۲ ۸۳ ۱۲ ۸۴ ۱۲ ۸۵ ۱۲ ۸۶ ۱۲ ۸۷ ۱۲ ۸۸ ۱۲ ۸۹ ۱۲ ۹۰ ۱۲ ۹۱ ۱۲ ۹۲ ۱۲ ۹۳ ۱۲ ۹۴ ۱۲ ۹۵ ۱۲ ۹۶ ۱۲ ۹۷ ۱۲ ۹۸ ۱۲ ۹۹ ۱۲ ۱۰۰ ۱۲ ۱۰۱ ۱۲ ۱۰۲ ۱۲ ۱۰۳ ۱۲ ۱۰۴ ۱۲ ۱۰۵ ۱۲ ۱۰۶ ۱۲ ۱۰۷ ۱۲ ۱۰۸ ۱۲ ۱۰۹ ۱۲ ۱۱۰ ۱۲ ۱۱۱ ۱۲ ۱۱۲ ۱۲ ۱۱۳ ۱۲ ۱۱۴ ۱۲ ۱۱۵ ۱۲ ۱۱۶ ۱۲ ۱۱۷ ۱۲ ۱۱۸ ۱۲ ۱۱۹ ۱۲ ۱۲۰ ۱۲ ۱۲۱ ۱۲ ۱۲۲ ۱۲ ۱۲۳ ۱۲ ۱۲۴ ۱۲ ۱۲۵ ۱۲ ۱۲۶ ۱۲ ۱۲۷ ۱۲ ۱۲۸ ۱۲ ۱۲۹ ۱۲ ۱۳۰ ۱۲ ۱۳۱ ۱۲ ۱۳۲ ۱۲ ۱۳۳ ۱۲ ۱۳۴ ۱۲ ۱۳۵ ۱۲ ۱۳۶ ۱۲ ۱۳۷ ۱۲ ۱۳۸ ۱۲ ۱۳۹ ۱۲ ۱۴۰ ۱۲ ۱۴۱ ۱۲ ۱۴۲ ۱۲ ۱۴۳ ۱۲ ۱۴۴ ۱۲ ۱۴۵ ۱۲ ۱۴۶ ۱۲ ۱۴۷ ۱۲ ۱۴۸ ۱۲ ۱۴۹ ۱۲ ۱۵۰ ۱۲ ۱۵۱ ۱۲ ۱۵۲ ۱۲ ۱۵۳ ۱۲ ۱۵۴ ۱۲ ۱۵۵ ۱۲ ۱۵۶ ۱۲ ۱۵۷ ۱۲ ۱۵۸ ۱۲ ۱۵۹ ۱۲ ۱۶۰ ۱۲ ۱۶۱ ۱۲ ۱۶۲ ۱۲ ۱۶۳ ۱۲ ۱۶۴ ۱۲ ۱۶۵ ۱۲ ۱۶۶ ۱۲ ۱۶۷ ۱۲ ۱۶۸ ۱۲ ۱۶۹ ۱۲ ۱۷۰ ۱۲ ۱۷۱ ۱۲ ۱۷۲ ۱۲ ۱۷۳ ۱۲ ۱۷۴ ۱۲ ۱۷۵ ۱۲ ۱۷۶ ۱۲ ۱۷۷ ۱۲ ۱۷۸ ۱۲ ۱۷۹ ۱۲ ۱۸۰ ۱۲ ۱۸۱ ۱۲ ۱۸۲ ۱۲ ۱۸۳ ۱۲ ۱۸۴ ۱۲ ۱۸۵ ۱۲ ۱۸۶ ۱۲ ۱۸۷ ۱۲ ۱۸۸ ۱۲ ۱۸۹ ۱۲ ۱۹۰ ۱۲ ۱۹۱ ۱۲ ۱۹۲ ۱۲ ۱۹۳ ۱۲ ۱۹۴ ۱۲ ۱۹۵ ۱۲ ۱۹۶ ۱۲ ۱۹۷ ۱۲ ۱۹۸ ۱۲ ۱۹۹ ۱۲ ۲۰۰ ۱۲ ۲۰۱ ۱۲ ۲۰۲ ۱۲ ۲۰۳ ۱۲ ۲۰۴ ۱۲ ۲۰۵ ۱۲ ۲۰۶ ۱۲ ۲۰۷ ۱۲ ۲۰۸ ۱۲ ۲۰۹ ۱۲ ۲۱۰ ۱۲ ۲۱۱ ۱۲ ۲۱۲ ۱۲ ۲۱۳ ۱۲ ۲۱۴ ۱۲ ۲۱۵ ۱۲ ۲۱۶ ۱۲ ۲۱۷ ۱۲ ۲۱۸ ۱۲ ۲۱۹ ۱۲ ۲۲۰ ۱۲ ۲۲۱ ۱۲ ۲۲۲ ۱۲ ۲۲۳ ۱۲ ۲۲۴ ۱۲ ۲۲۵ ۱۲ ۲۲۶ ۱۲ ۲۲۷ ۱۲ ۲۲۸ ۱۲ ۲۲۹ ۱۲ ۲۳۰ ۱۲ ۲۳۱ ۱۲ ۲۳۲ ۱۲ ۲۳۳ ۱۲ ۲۳۴ ۱۲ ۲۳۵ ۱۲ ۲۳۶ ۱۲ ۲۳۷ ۱۲ ۲۳۸ ۱۲ ۲۳۹ ۱۲ ۲۴۰ ۱۲ ۲۴۱ ۱۲ ۲۴۲ ۱۲ ۲۴۳ ۱۲ ۲۴۴ ۱۲ ۲۴۵ ۱۲ ۲۴۶ ۱۲ ۲۴۷ ۱۲ ۲۴۸ ۱۲ ۲۴۹ ۱۲ ۲۵۰ ۱۲ ۲۵۱ ۱۲ ۲۵۲ ۱۲ ۲۵۳ ۱۲ ۲۵۴ ۱۲ ۲۵۵ ۱۲ ۲۵۶ ۱۲ ۲۵۷ ۱۲ ۲۵۸ ۱۲ ۲۵۹ ۱۲ ۲۶۰ ۱۲ ۲۶۱ ۱۲ ۲۶۲ ۱۲ ۲۶۳ ۱۲ ۲۶۴ ۱۲ ۲۶۵ ۱۲ ۲۶۶ ۱۲ ۲۶۷ ۱۲ ۲۶۸ ۱۲ ۲۶۹ ۱۲ ۲۷۰ ۱۲ ۲۷۱ ۱۲ ۲۷۲ ۱۲ ۲۷۳ ۱۲ ۲۷۴ ۱۲ ۲۷۵ ۱۲ ۲۷۶ ۱۲ ۲۷۷ ۱۲ ۲۷۸ ۱۲ ۲۷۹ ۱۲ ۲۸۰ ۱۲ ۲۸۱ ۱۲ ۲۸۲ ۱۲ ۲۸۳ ۱۲ ۲۸۴ ۱۲ ۲۸۵ ۱۲ ۲۸۶ ۱۲ ۲۸۷ ۱۲ ۲۸۸ ۱۲ ۲۸۹ ۱۲ ۲۹۰ ۱۲ ۲۹۱ ۱۲ ۲۹۲ ۱۲ ۲۹۳ ۱۲ ۲۹۴ ۱۲ ۲۹۵ ۱۲ ۲۹۶ ۱۲ ۲۹۷ ۱۲ ۲۹۸ ۱۲ ۲۹۹ ۱۲ ۳۰۰ ۱۲ ۳۰۱ ۱۲ ۳۰۲ ۱۲ ۳۰۳ ۱۲ ۳۰۴ ۱۲ ۳۰۵ ۱۲ ۳۰۶ ۱۲ ۳۰۷ ۱۲ ۳۰۸ ۱۲ ۳۰۹ ۱۲ ۳۱۰ ۱۲ ۳۱۱ ۱۲ ۳۱۲ ۱۲ ۳۱۳ ۱۲ ۳۱۴ ۱۲ ۳۱۵ ۱۲ ۳۱۶ ۱۲ ۳۱۷ ۱۲ ۳۱۸ ۱۲ ۳۱۹ ۱۲ ۳۲۰ ۱۲ ۳۲۱ ۱۲ ۳۲۲ ۱۲ ۳۲۳ ۱۲ ۳۲۴ ۱۲ ۳۲۵ ۱۲ ۳۲۶ ۱۲ ۳۲۷ ۱۲ ۳۲۸ ۱۲ ۳۲۹ ۱۲ ۳۳۰ ۱۲ ۳۳۱ ۱۲ ۳۳۲ ۱۲ ۳۳۳ ۱۲ ۳۳۴ ۱۲ ۳۳۵ ۱۲ ۳۳۶ ۱۲ ۳۳۷ ۱۲ ۳۳۸ ۱۲ ۳۳۹ ۱۲ ۳۴۰ ۱۲ ۳۴۱ ۱۲ ۳۴۲ ۱۲ ۳۴۳ ۱۲ ۳۴۴ ۱۲ ۳۴۵ ۱۲ ۳۴۶ ۱۲ ۳۴۷ ۱۲ ۳۴۸ ۱۲ ۳۴۹ ۱۲ ۳۵۰ ۱۲ ۳۵۱ ۱۲ ۳۵۲ ۱۲ ۳۵۳ ۱۲ ۳۵۴ ۱۲ ۳۵۵ ۱۲ ۳۵۶ ۱۲ ۳۵۷ ۱۲ ۳۵۸ ۱۲ ۳۵۹ ۱۲ ۳۶۰ ۱۲ ۳۶۱ ۱۲ ۳۶۲ ۱۲ ۳۶۳ ۱۲ ۳۶۴ ۱۲ ۳۶۵ ۱۲ ۳۶۶ ۱۲ ۳۶۷ ۱۲ ۳۶۸ ۱۲ ۳۶۹ ۱۲ ۳۷۰ ۱۲ ۳۷۱ ۱۲ ۳۷۲ ۱۲ ۳۷۳ ۱۲ ۳۷۴ ۱۲ ۳۷۵ ۱۲ ۳۷۶ ۱۲ ۳۷۷ ۱۲ ۳۷۸ ۱۲ ۳۷۹ ۱۲ ۳۸۰ ۱۲ ۳۸۱ ۱۲ ۳۸۲ ۱۲ ۳۸۳ ۱۲ ۳۸۴ ۱۲ ۳۸۵ ۱۲ ۳۸۶ ۱۲ ۳۸۷ ۱۲ ۳۸۸ ۱۲ ۳۸۹ ۱۲ ۳۹۰ ۱۲ ۳۹۱ ۱۲ ۳۹۲ ۱۲ ۳۹۳ ۱۲ ۳۹۴ ۱۲ ۳۹۵ ۱۲ ۳۹۶ ۱۲ ۳۹۷ ۱۲ ۳۹۸ ۱۲ ۳۹۹ ۱۲ ۴۰۰ ۱۲ ۴۰۱ ۱۲ ۴۰۲ ۱۲ ۴۰۳ ۱۲ ۴۰۴ ۱۲ ۴۰۵ ۱۲ ۴۰۶ ۱۲ ۴۰۷ ۱۲ ۴۰۸ ۱۲ ۴۰۹ ۱۲ ۴۱۰ ۱۲ ۴۱۱ ۱۲ ۴۱۲ ۱۲ ۴۱۳ ۱۲ ۴۱۴ ۱۲ ۴۱۵ ۱۲ ۴۱۶ ۱۲ ۴۱۷ ۱۲ ۴۱۸ ۱۲ ۴۱۹ ۱۲ ۴۲۰ ۱۲ ۴۲۱ ۱۲ ۴۲۲ ۱۲ ۴۲۳ ۱۲ ۴۲۴ ۱۲ ۴۲۵ ۱۲ ۴۲۶ ۱۲ ۴۲۷ ۱۲ ۴۲۸ ۱۲ ۴۲۹ ۱۲ ۴۳۰ ۱۲ ۴۳۱ ۱۲ ۴۳۲ ۱۲ ۴۳۳ ۱۲ ۴۳۴ ۱۲ ۴۳۵ ۱۲ ۴۳۶ ۱۲ ۴۳۷ ۱۲ ۴۳۸ ۱۲ ۴۳۹ ۱۲ ۴۴۰ ۱۲ ۴۴۱ ۱۲ ۴۴۲ ۱۲ ۴۴۳ ۱۲ ۴۴۴ ۱۲ ۴۴۵ ۱۲ ۴۴۶ ۱۲ ۴۴۷ ۱۲ ۴۴۸ ۱۲ ۴۴۹ ۱۲ ۴۵۰ ۱۲ ۴۵۱ ۱۲ ۴۵۲ ۱۲ ۴۵۳ ۱۲ ۴۵۴ ۱۲ ۴۵۵ ۱۲ ۴۵۶ ۱۲ ۴۵۷ ۱۲ ۴۵۸ ۱۲ ۴۵۹ ۱۲ ۴۶۰ ۱۲ ۴۶۱ ۱۲ ۴۶۲ ۱۲ ۴۶۳ ۱۲ ۴۶۴ ۱۲ ۴۶۵ ۱۲ ۴۶۶ ۱۲ ۴۶۷ ۱۲ ۴۶۸ ۱۲ ۴۶۹ ۱۲ ۴۷۰ ۱۲ ۴۷۱ ۱۲ ۴۷۲ ۱۲ ۴۷۳ ۱۲ ۴۷۴ ۱۲ ۴۷۵ ۱۲ ۴۷۶ ۱۲ ۴۷۷ ۱۲ ۴۷۸ ۱۲ ۴۷۹ ۱۲ ۴۸۰ ۱۲ ۴۸۱ ۱۲ ۴۸۲ ۱۲ ۴۸۳ ۱۲ ۴۸۴ ۱۲ ۴۸۵ ۱۲ ۴۸۶ ۱۲ ۴۸۷ ۱۲ ۴۸۸ ۱۲ ۴۸۹ ۱۲ ۴۹۰ ۱۲ ۴۹۱ ۱۲ ۴۹۲ ۱۲ ۴۹۳ ۱۲ ۴۹۴ ۱۲ ۴۹۵ ۱۲ ۴۹۶ ۱۲ ۴۹۷ ۱۲ ۴۹۸ ۱۲ ۴۹۹ ۱۲ ۵۰۰ ۱۲ ۵۰۱ ۱۲ ۵۰۲ ۱۲ ۵۰۳ ۱۲ ۵۰۴ ۱۲ ۵۰۵ ۱۲ ۵۰۶ ۱۲ ۵۰۷ ۱۲ ۵۰۸ ۱۲ ۵۰۹ ۱۲ ۵۱۰ ۱۲ ۵۱۱ ۱۲ ۵۱۲ ۱۲ ۵۱۳ ۱۲ ۵۱۴ ۱۲ ۵۱۵ ۱۲ ۵۱۶ ۱۲ ۵۱۷ ۱۲ ۵۱۸ ۱۲ ۵۱۹ ۱۲ ۵۲۰ ۱۲ ۵۲۱ ۱۲ ۵۲۲ ۱۲ ۵۲۳ ۱۲ ۵۲۴ ۱۲ ۵۲۵ ۱۲ ۵۲۶ ۱۲ ۵۲۷ ۱۲ ۵۲۸ ۱۲ ۵۲۹ ۱۲ ۵۳۰ ۱۲ ۵۳۱ ۱۲ ۵۳۲ ۱۲ ۵۳۳ ۱۲ ۵۳۴ ۱۲ ۵۳۵ ۱۲ ۵۳۶ ۱۲ ۵۳۷ ۱۲ ۵۳۸ ۱۲ ۵۳۹ ۱۲ ۵۴۰ ۱۲ ۵۴۱ ۱۲ ۵۴۲ ۱۲ ۵۴۳ ۱۲ ۵۴۴ ۱۲ ۵۴۵ ۱۲ ۵۴۶ ۱۲ ۵۴۷ ۱۲ ۵۴۸ ۱۲ ۵۴۹ ۱۲ ۵۵۰ ۱۲ ۵۵۱ ۱۲ ۵۵۲ ۱۲ ۵۵۳ ۱۲ ۵۵۴ ۱۲ ۵۵۵ ۱۲ ۵۵۶ ۱۲ ۵۵۷ ۱۲ ۵۵۸ ۱۲ ۵۵۹ ۱۲ ۵۶۰ ۱۲ ۵۶۱ ۱۲ ۵۶۲ ۱۲ ۵۶۳ ۱۲ ۵۶۴ ۱۲ ۵۶۵ ۱۲ ۵۶۶ ۱۲ ۵۶۷ ۱۲ ۵۶۸ ۱۲ ۵۶۹ ۱۲ ۵۷۰ ۱۲ ۵۷۱ ۱۲ ۵۷۲ ۱۲ ۵۷۳ ۱۲ ۵۷۴ ۱۲ ۵۷۵ ۱۲ ۵۷۶ ۱۲ ۵۷۷ ۱۲ ۵۷۸ ۱۲ ۵۷۹ ۱۲ ۵۸۰ ۱۲ ۵۸۱ ۱۲ ۵۸۲ ۱۲ ۵۸۳ ۱۲ ۵۸۴ ۱۲ ۵۸۵ ۱۲ ۵۸۶ ۱۲ ۵۸۷ ۱۲ ۵۸۸ ۱۲ ۵۸۹ ۱۲ ۵۹۰ ۱۲ ۵۹۱ ۱۲ ۵۹۲ ۱۲ ۵۹۳ ۱۲ ۵۹۴ ۱۲ ۵۹۵ ۱۲ ۵۹۶ ۱۲ ۵۹۷ ۱۲ ۵۹۸ ۱۲ ۵۹۹ ۱۲ ۶۰۰ ۱۲ ۶۰۱ ۱۲ ۶۰۲ ۱۲ ۶۰۳ ۱۲ ۶۰۴ ۱۲ ۶۰۵ ۱۲ ۶۰۶ ۱۲ ۶۰۷ ۱۲ ۶۰۸ ۱۲ ۶۰۹ ۱۲ ۶۱۰ ۱۲ ۶۱۱ ۱۲ ۶۱۲ ۱۲ ۶۱۳ ۱۲ ۶۱۴ ۱۲ ۶۱۵ ۱۲ ۶۱۶ ۱۲ ۶۱۷ ۱۲ ۶۱۸ ۱۲ ۶۱۹ ۱۲ ۶۲۰ ۱۲ ۶۲۱ ۱۲ ۶۲۲ ۱۲ ۶۲۳ ۱۲ ۶۲۴ ۱۲ ۶۲۵ ۱۲ ۶۲۶ ۱۲ ۶۲۷ ۱۲ ۶۲۸ ۱۲ ۶۲۹ ۱۲ ۶۳۰ ۱۲ ۶۳۱ ۱۲ ۶۳۲ ۱۲ ۶۳۳ ۱۲ ۶۳۴ ۱۲ ۶۳۵ ۱۲ ۶۳۶ ۱۲ ۶۳۷ ۱۲ ۶۳۸ ۱۲ ۶۳۹ ۱۲ ۶۴۰ ۱۲ ۶۴۱ ۱۲ ۶۴۲ ۱۲ ۶۴۳ ۱۲ ۶۴۴ ۱۲ ۶۴۵ ۱۲ ۶۴۶ ۱۲ ۶۴۷ ۱۲ ۶۴۸ ۱۲ ۶۴۹ ۱۲ ۶۵۰ ۱۲ ۶۵۱ ۱۲ ۶۵۲ ۱۲ ۶۵۳ ۱۲ ۶۵۴ ۱۲ ۶۵۵ ۱۲ ۶۵۶ ۱۲ ۶۵۷ ۱۲ ۶۵۸ ۱۲ ۶۵۹ ۱۲ ۶۶۰ ۱۲ ۶۶۱ ۱۲ ۶۶۲ ۱۲ ۶۶۳ ۱۲ ۶۶۴ ۱۲ ۶۶۵ ۱۲ ۶۶۶ ۱۲ ۶۶۷ ۱۲ ۶۶۸ ۱۲ ۶۶۹ ۱۲ ۶۷۰ ۱۲ ۶۷۱ ۱۲ ۶۷۲ ۱۲ ۶۷۳ ۱۲ ۶۷۴ ۱۲ ۶۷۵ ۱۲ ۶۷۶ ۱۲ ۶۷۷ ۱۲ ۶۷۸ ۱۲ ۶۷۹ ۱۲ ۶۸۰ ۱۲ ۶۸۱ ۱۲ ۶۸۲ ۱۲ ۶۸۳ ۱۲ ۶۸۴ ۱۲ ۶۸۵ ۱۲ ۶۸۶ ۱۲ ۶۸۷ ۱۲ ۶۸۸ ۱۲ ۶۸۹ ۱۲ ۶۹۰ ۱۲ ۶۹۱ ۱۲ ۶۹۲ ۱۲ ۶۹۳ ۱۲ ۶۹۴ ۱۲ ۶۹۵ ۱۲ ۶۹۶ ۱۲ ۶۹۷ ۱۲ ۶۹۸ ۱۲ ۶۹۹ ۱۲ ۷۰۰ ۱۲ ۷۰۱ ۱۲ ۷۰۲ ۱۲ ۷۰۳ ۱۲ ۷۰۴ ۱۲ ۷۰۵ ۱۲ ۷۰۶ ۱۲ ۷۰۷ ۱۲ ۷۰۸ ۱۲ ۷۰۹ ۱۲ ۷۱۰ ۱۲ ۷۱۱ ۱۲ ۷۱۲ ۱۲ ۷۱۳ ۱۲ ۷۱۴ ۱۲ ۷۱۵ ۱۲ ۷۱۶ ۱۲ ۷۱۷ ۱۲ ۷۱۸ ۱۲ ۷۱۹ ۱۲ ۷۲۰ ۱۲ ۷۲۱ ۱۲ ۷۲۲ ۱۲ ۷۲۳ ۱۲ ۷۲۴ ۱۲ ۷۲۵ ۱۲ ۷۲۶ ۱۲ ۷۲۷ ۱۲ ۷۲۸ ۱۲ ۷۲۹ ۱۲ ۷۳۰ ۱۲ ۷۳۱ ۱۲ ۷۳۲ ۱۲ ۷۳۳ ۱۲ ۷۳۴ ۱۲ ۷۳۵ ۱۲ ۷۳۶ ۱۲ ۷۳۷ ۱۲ ۷۳۸ ۱۲ ۷۳۹ ۱۲ ۷۴۰ ۱۲ ۷۴۱ ۱۲ ۷۴۲ ۱۲ ۷۴۳ ۱۲ ۷۴۴ ۱۲ ۷۴۵ ۱۲ ۷۴۶ ۱۲ ۷۴۷ ۱۲ ۷۴۸ ۱۲ ۷۴۹ ۱۲ ۷۵۰ ۱۲ ۷۵۱ ۱۲ ۷۵۲ ۱۲ ۷۵۳ ۱۲ ۷۵۴ ۱۲ ۷۵۵ ۱۲ ۷۵۶ ۱۲ ۷۵۷ ۱۲ ۷۵۸ ۱۲ ۷۵۹ ۱۲ ۷۶۰ ۱۲ ۷۶۱ ۱۲ ۷۶۲ ۱۲ ۷۶۳ ۱۲ ۷۶۴ ۱۲ ۷۶۵ ۱۲ ۷۶۶ ۱۲ ۷۶۷ ۱۲ ۷۶۸ ۱۲ ۷۶۹ ۱۲ ۷۷۰ ۱۲ ۷۷۱ ۱۲ ۷۷۲ ۱۲ ۷۷۳ ۱۲ ۷۷۴ ۱۲ ۷۷۵ ۱۲ ۷۷۶ ۱۲ ۷۷۷ ۱۲ ۷۷۸ ۱۲ ۷۷۹ ۱۲ ۷۸۰ ۱۲ ۷۸۱ ۱۲ ۷۸۲ ۱۲ ۷۸۳ ۱۲ ۷۸۴ ۱۲ ۷۸۵ ۱۲ ۷۸۶ ۱۲ ۷۸۷ ۱۲ ۷۸۸ ۱۲ ۷۸۹ ۱۲ ۷۹۰ ۱۲ ۷۹۱ ۱۲ ۷۹۲ ۱۲ ۷۹۳ ۱۲ ۷۹۴ ۱۲ ۷۹۵ ۱۲ ۷۹۶ ۱۲ ۷۹۷ ۱۲ ۷۹۸ ۱۲ ۷۹۹ ۱۲ ۸۰۰ ۱۲ ۸۰۱ ۱۲ ۸۰۲ ۱۲ ۸۰۳ ۱۲ ۸۰۴ ۱۲ ۸۰۵ ۱۲ ۸۰۶ ۱۲ ۸۰۷ ۱۲ ۸۰۸ ۱۲ ۸۰۹ ۱۲ ۸۱۰ ۱۲ ۸۱۱ ۱۲ ۸۱۲ ۱۲ ۸۱۳ ۱۲ ۸۱۴ ۱۲ ۸۱۵ ۱۲ ۸۱۶ ۱۲ ۸۱۷ ۱۲ ۸۱۸ ۱۲ ۸۱۹ ۱۲ ۸۲۰ ۱۲ ۸۲۱ ۱۲ ۸۲۲ ۱۲ ۸۲۳ ۱۲ ۸۲۴ ۱۲ ۸۲۵ ۱۲ ۸۲۶ ۱۲ ۸۲۷ ۱۲ ۸۲۸ ۱۲ ۸۲۹ ۱۲ ۸۳۰ ۱۲ ۸۳۱ ۱۲ ۸۳۲ ۱۲ ۸۳۳ ۱۲ ۸۳۴ ۱۲ ۸۳۵ ۱۲ ۸۳۶ ۱۲ ۸۳۷ ۱۲ ۸۳۸ ۱۲ ۸۳۹ ۱۲ ۸۴۰ ۱۲ ۸۴۱ ۱۲ ۸۴۲ ۱۲ ۸۴۳ ۱۲ ۸۴۴ ۱۲ ۸۴۵ ۱۲ ۸۴۶ ۱۲ ۸۴۷ ۱۲ ۸۴۸ ۱۲ ۸۴۹ ۱۲ ۸۵۰ ۱۲ ۸۵۱ ۱۲ ۸۵۲ ۱۲ ۸۵۳ ۱۲ ۸۵۴ ۱۲ ۸۵۵ ۱۲ ۸۵۶ ۱۲ ۸۵۷ ۱۲ ۸۵۸ ۱۲ ۸۵۹ ۱۲ ۸۶۰ ۱۲ ۸۶۱ ۱۲ ۸۶۲ ۱۲ ۸۶۳ ۱۲ ۸۶۴ ۱۲ ۸۶۵ ۱۲ ۸۶۶ ۱۲ ۸۶۷ ۱۲ ۸۶۸ ۱۲ ۸۶۹ ۱۲ ۸۷۰ ۱۲ ۸۷۱ ۱۲ ۸۷۲ ۱۲ ۸۷۳ ۱۲ ۸۷۴ ۱۲ ۸۷۵ ۱۲ ۸۷۶ ۱۲ ۸۷۷ ۱۲ ۸۷۸ ۱۲ ۸۷۹ ۱۲ ۸۸۰ ۱۲ ۸۸۱ ۱۲ ۸۸۲ ۱۲ ۸۸۳ ۱۲ ۸۸۴ ۱۲ ۸۸۵ ۱۲ ۸۸۶ ۱۲ ۸۸۷ ۱۲ ۸۸۸ ۱۲ ۸۸۹ ۱۲ ۸۹۰ ۱۲ ۸۹۱ ۱۲ ۸۹۲ ۱۲ ۸۹۳ ۱۲ ۸۹۴ ۱۲ ۸۹۵ ۱۲ ۸۹۶ ۱۲ ۸۹۷ ۱۲ ۸۹۸ ۱۲ ۸۹۹ ۱۲ ۹۰۰ ۱۲ ۹۰۱ ۱۲ ۹۰۲ ۱۲ ۹۰۳ ۱۲ ۹۰۴ ۱۲ ۹۰۵ ۱۲ ۹۰۶ ۱۲ ۹۰۷ ۱۲ ۹۰۸ ۱۲ ۹۰۹ ۱۲ ۹۱۰ ۱۲ ۹۱۱ ۱۲ ۹۱۲ ۱۲ ۹۱۳ ۱۲ ۹۱۴ ۱۲ ۹۱۵ ۱۲ ۹۱۶ ۱۲ ۹۱۷ ۱۲ ۹۱۸ ۱۲ ۹۱۹ ۱۲ ۹۲۰ ۱۲ ۹۲۱ ۱۲ ۹۲۲ ۱۲ ۹۲۳ ۱۲ ۹۲۴ ۱۲ ۹۲۵ ۱۲ ۹۲۶ ۱۲ ۹۲۷ ۱۲ ۹۲۸ ۱۲ ۹۲۹ ۱۲ ۹۳۰ ۱۲ ۹۳۱ ۱۲ ۹۳۲ ۱۲ ۹۳۳ ۱۲ ۹۳۴ ۱۲ ۹۳۵ ۱۲ ۹۳۶ ۱۲ ۹۳۷ ۱۲ ۹۳۸ ۱۲ ۹۳۹ ۱۲ ۹۴۰ ۱۲ ۹۴۱ ۱۲ ۹۴۲ ۱۲ ۹۴۳ ۱۲ ۹۴۴ ۱۲ ۹۴۵ ۱۲ ۹۴۶ ۱۲ ۹۴۷ ۱۲ ۹۴۸ ۱۲ ۹۴۹ ۱۲ ۹۵۰ ۱۲ ۹۵۱ ۱۲ ۹۵۲ ۱۲ ۹۵۳ ۱۲ ۹۵۴ ۱۲ ۹۵۵ ۱۲ ۹۵۶ ۱۲ ۹۵۷ ۱۲ ۹۵۸ ۱۲ ۹۵۹ ۱۲ ۹۶۰ ۱۲ ۹۶۱ ۱۲ ۹۶۲ ۱۲ ۹۶۳ ۱۲ ۹۶۴ ۱۲ ۹۶۵ ۱۲ ۹۶۶ ۱۲ ۹۶۷ ۱۲ ۹۶۸ ۱۲ ۹۶۹ ۱۲ ۹۷۰ ۱۲ ۹۷۱ ۱۲ ۹۷۲ ۱۲ ۹۷۳ ۱۲ ۹۷۴ ۱۲ ۹۷۵ ۱۲ ۹۷۶ ۱۲ ۹۷۷ ۱۲ ۹۷۸ ۱۲ ۹۷۹ ۱۲ ۹۸۰ ۱۲ ۹۸۱ ۱۲ ۹۸۲ ۱۲ ۹۸۳ ۱۲ ۹۸۴ ۱۲ ۹۸۵ ۱۲ ۹۸۶ ۱۲ ۹۸۷ ۱۲ ۹۸۸ ۱۲ ۹۸۹ ۱۲ ۹۹۰ ۱۲ ۹۹۱ ۱۲ ۹۹۲ ۱۲ ۹۹۳ ۱۲ ۹۹۴ ۱۲ ۹۹۵ ۱۲ ۹۹۶ ۱۲ ۹۹۷ ۱۲ ۹۹۸ ۱۲ ۹۹۹ ۱۲ ۱۰۰۰ ۱۲ ۱۰۰۱ ۱۲ ۱۰۰۲ ۱۲ ۱۰۰۳ ۱۲ ۱۰۰۴ ۱۲ ۱۰۰۵ ۱۲ ۱۰۰۶ ۱۲ ۱۰۰۷ ۱۲ ۱۰۰۸ ۱۲ ۱۰۰۹ ۱۲ ۱۰۱۰ ۱۲ ۱۰۱۱ ۱۲ ۱۰۱۲ ۱۲ ۱۰۱۳ ۱۲ ۱۰۱۴ ۱۲ ۱۰۱۵ ۱۲ ۱۰۱۶ ۱۲ ۱۰۱۷ ۱۲ ۱۰۱۸ ۱۲ ۱۰۱۹ ۱۲ ۱۰۲۰ ۱۲ ۱۰۲۱ ۱۲ ۱۰۲۲ ۱۲ ۱۰۲۳ ۱۲ ۱۰۲۴ ۱۲ ۱۰۲۵ ۱۲ ۱۰۲۶ ۱۲ ۱۰۲۷ ۱۲ ۱۰۲۸ ۱۲ ۱۰۲۹ ۱۲ ۱۰۳۰ ۱۲ ۱۰۳۱ ۱۲ ۱۰۳۲ ۱۲ ۱۰۳۳ ۱۲ ۱۰۳۴ ۱۲ ۱۰۳۵ ۱۲ ۱۰۳۶ ۱۲ ۱۰۳۷ ۱۲ ۱۰۳۸ ۱۲ ۱۰۳۹ ۱۲ ۱۰۴۰ ۱۲ ۱۰۴۱ ۱۲ ۱۰۴۲ ۱۲ ۱۰۴۳ ۱۲ ۱۰۴۴

لیا اور اللہ کے سوا ان کی عبادت کرنے لگے حالانکہ توراۃ اور انجیل میں ان کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ صرف ایک الٰہ کی عبادت کریں اور اللہ کے سوا کوئی متصرف و کارساز نہیں اور اس کے سوا کوئی اور الٰہ بننے کے لائق نہیں۔ ۵۵ یہ ایک تمثیل ہے۔ فرماتے ہیں اللہ کی توحیر بالکل اور عین توحید ہا (قطوی ۱۲ م) وہ شرک و کفر کے دیر پردوں سے نور توحید کو نہیں بجھا اور اس کے دلائل کی تکذیب و انکار سے طمع توحید کو بجھانے کی کوششیں کامیاب نہیں ہوں گی۔ اللہ کا دین توحید اپنی پوری شان کے ساتھ درجہ کمال و تمام کو پہنچ کر رہے گا۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ ۱۲ اللہ تعالیٰ نے اپنا آخری رسول بھیجا ہی اس لئے ہے تاکہ تمام ادیان باطلہ پر دین

هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ
یہ ہے جو تم نے اپنے واسطے جمع کر رکھا تھا اپنے واسطے اب چکھو مزا اپنے
تَكْنِزُوْنَ ۝ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ
جمع کرتے تھے ۝ مہینوں کی گنتی ہے اللہ کے نزدیک بارہ
شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
مہینے ہیں اللہ کے حکم میں جس دن اس نے پیدا کئے آسمان اور زمین
مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا
ان میں چار مہینے ادب کے ہیں یہ ہے سیدھا دین
تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً
تو ظلم مت کرو اپنے اوپر اور لڑو سب مشرکوں سے جس حال میں
كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝
وہ لڑتے ہیں تم سب سے جس حال میں اور جان رکھو اللہ ساتھ ہے ڈر رکھنے والوں کے ۝
اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
یہ جو مہینہ ہٹا دینا ہے سو زور حالت ہے کفر میں گمراہی میں پڑتے ہیں اس سے کافر
يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا
حلال کر لیتے ہیں اس مہینہ کو ایک برس اور حرام گنتے ہیں دوسرے برس تاکہ برابر کر لیں گنتی ان
حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ
مہینوں کی جو حرام کئے ہیں اللہ نے تاکہ حلال کر لیں جو اللہ نے حرام کئے ہیں ان کے برے
اَعْمَالِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا
کام بھلے کر دکھائے ہیں اور اللہ راستہ نہیں دیتا کافر لوگوں کو ۝ اے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا
ایمان والو تم کو کیا ہوا جب تم سے کہا جاتا ہے کہ نکلو کرو

کو غالب کرے اور دلائل و براہین سے سب پر اس کی برتری اور فوقیت ثابت کرے۔ فا یہ قتال کی ہاتھ میں دست یعنی پورہ و تیاری کے علماء اور پیر فقیر غلط اور ناحائز طریقوں سے لوگوں کا مال کھاتے ہیں۔ مطلب کفار ان چار مہینوں کو لینا اور عوام سے بیٹھ اللہ کے نام کی نذریں نیازیں وصول کرنا وغیرہ ایام حرام کو فوقیات نہیں بتاتے اور مسلمانوں کو تبلیغ نہیں بیان کرتے جاتے ہیں کہ برکس لوگوں کو شرک و بدعت کی تعلیم دے کر ان کو لڑنے کا راہ اور اس کے بیچ دین کی توجہ سے روکتے ہیں۔ علیہا جار مجرور صلہ آگے کچھ کی کا مفعول بالاسم فاعلہ ہے۔ یہ جملے کافروں اور مشرک پیشہ اور اللہ کی راہ میں خسارہ نہ کرنے والے دولت مندوں کے لئے تخویف اخروی ہے۔ ۵۵ یہ قتال کی کیسی ہے یعنی یہ شرکین اللہ کی تحریمات کو تو کام نہیں رکھتے۔ حرم کی حرمت کو بھروسہ پر ال دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے تاثیر بخش سے آسمان کی حرکت اور شمس و قمر کے دورے اس انداز سے مقرر فرمائے ہیں کہ ایک سال کے بارہ مہینے بنتے ہیں۔ ان میں سے چار ماہ عزت و حرمت والے ہیں ان میں جنگ کرنا ممنوع ہے یعنی رجب ذی القعدہ ذی الحجہ اور محرم۔ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ یعنی ان چاروں جیسا یہ حرمت کو قائم رکھنا سیدھے دین میں ہے۔ حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کا دین ہے۔ ف۱ مگر مشرکین سال کے بارہ مہینوں کو حرام کی تاریخ تو بدلتے رہتے تھے مگر ان کی تعیین کو برقرار نہیں رکھتے تھے۔ جب دشمن کی لڑائی، روزہ اور حج اشہر حرم آگے تو اعلان کر دیتے کہ اس مہینے میں جنگ کرو اور اس کی جگہ کسی دوسرے مہینے کی تعظیم کر لینا۔ بہانا چاہے جو کچھ

موضح قرآن ف۱ ہمیشہ حکم تیرہ مہینے برس ہے بارہ مہینے کا کہ زیادہ ہوا دوران ابراہیم میں چار مہینے حرام تھے ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم، رجب کہ ان میں لڑنا حرام تھا۔ مگر جب ایسی ان لوگ آگے کو ہٹا دیتے تھے کہ لڑائی کے وقت ان کو کافروں سے زیادہ ہمیشہ رہا ہے اور آپس میں ظلم کرنا ہمیشہ کہا ہے ان مہینوں میں زیادہ۔ لیکن ہمیشہ سے ان کو لڑائی کافروں مہینوں کا ادب مانتے تو ہم بھی اس سے ابتدا نہ کریں لڑائی کی۔ ف۲ کافروں نے ایک گروہی لڑائی بھی کہ آپس میں لڑتے اس میں کہا جاتا ہے کہ جب سے حرم بنایا ہے کبھی نہ ہوا تھا کہ حرم پہنچے آدمے کافر اور حرم میں لڑتے اس حیلے سے اس حرمت کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

فتح الرحمٰن ف۱ دوران حجت ابراہیم علیہ السلام بیان کردہ حرام و حرمت و تقدس و ذی الحجہ یا بلحاظ بیت حرام تشریف کردہ کا ہے صفر، محرم کی ساعت و حرام ہونا بلحاظ علی الاقیاس ہی دلیل ہے کہ ان مہینوں میں ملت حنفہ کے اصل حکم ربانی کا ثبات ہیں (یہ جنگ ساتھی ہیں) و درست ہیں، ماہ حرمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و درست حرمت و حرمت

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ اَرَضِيْتُمْ
اللہ کی راہ میں تو گڑے جاتے ہو زمین پر کیا تم خوش ہو گئے

بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ
دنیا کی زندگی پر آخرت سے بدلے میں سو تم نہیں برتنا دنیا کی

الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ
زندگی کا آخرت کے مقابلہ میں مگر تھوڑا اگر نہ نکلو تم لڑائی کو تو وہ سزا دے تم کو

عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا
دکھ کی سزا اور بدلے لائے تمہارے سوا اور لوگ اور

تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِلَّا
تم اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے اور اللہ سب چیز پر قادر ہے اگر

تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مدد کرو گے تم رسول کی تو اس کی مدد کر چکا ہے اللہ جس وقت اس کو نکالا تھا کافروں نے

ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ
دو میں سے دوسرا جب وہ دونوں تھے غار میں جب وہ کہتا تھا اپنے ساتھی کو

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ
غم نہ کر بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے تب اتار دی اللہ نے

عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ
اس پر اپنی تسکین اور مدد کی اس کو ایسے لشکروں سے جو تم کو نظر نہیں آتے اور نیچا کر دی

الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۭ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۭ
کافروں کی بات اور اللہ کی بات تو اونچی ہے

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّ
اور اللہ زبردست حکمت والا ہے نکلو

مَنْزِل ۱۰

مُوضح قرآن ف۱ یہاں سے ذکر ہے جنگ تبوک کا جب اسلام غالب ہو اور بات پہنچی شام کے رئیس تک تو شام کے رئیس نے قوم لخم و جذام و غسان کو اس طرف بھیجا اور شہر بلقا تک پہنچ گئے تھے آنحضرت صلعم کو خبر ہوئی آپ نے بھی ان پر لشکر کیا اور خود آپ تبوک تک تشریف لے گئے شام کے ملک میں پہنچنے سے پہلے ہی ان لشکر والوں کو ہیبت اسلام کی ایسی طاری ہوئی کہ بھاگ گئے اور آپ تبوک میں بیس دن تک رہے اور اسلام کی دھاک بٹھا کر واپس آئے۔ ف۲ یعنی جو شخص صدق دل سے ایمان لایا ہے اللہ کے دین پر اور رسول پر اس کو ضرور ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور اللہ کے دین کو اپنے مال اور جان سے قائم کرے۔ ف۳ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے جی چراتے ہیں اور دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں ان کو ڈراتا ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے تم کو تکلیف ہوتی ہے اور مال اور جان کا نقصان ہوتا ہے لیکن اس کے بدلے تم کو آخرت میں بڑا ثواب ملے گا اور دنیا کی زندگی کو جو تم عزیز رکھتے ہو یہ بہت تھوڑے دن کا سامان ہے اس کے بدلے تم کو آخرت میں ہمیشہ کا آرام ملے گا۔ ف۴ یعنی اگر تم جہاد کے لئے نہیں نکلو گے تو اللہ تمہیں ہلاک کر کے تمہاری جگہ کوئی دوسری قوم اپنے دین کی نصرت و حمایت کے لئے کھڑی کر دے گا۔ اور تم اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکو گے۔ ف۵ اس میں بڑا مژدہ ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اور فضیلت ثابت ہوتی ہے ان کی جس وقت یہ آیت اتری ہے جو اس پر ایمان نہ لاتا تھا اللہ تعالیٰ اس کا مددگار نہیں ہوتا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ایمان لا چکے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا مددگار فرمایا۔ ف۶ یعنی جو شخص صدق دل سے ایمان لایا ہے اللہ کے دین پر اور رسول پر اس کو ضرور ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور اللہ کے دین کو اپنے مال اور جان سے قائم کرے۔ ف۷ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے جی چراتے ہیں ان کو ڈراتا ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے تم کو تکلیف ہوتی ہے اور مال اور جان کا نقصان ہوتا ہے لیکن اس کے بدلے تم کو آخرت میں بڑا ثواب ملے گا اور دنیا کی زندگی کو جو تم عزیز رکھتے ہو یہ بہت تھوڑے دن کا سامان ہے اس کے بدلے تم کو آخرت میں ہمیشہ کا آرام ملے گا۔ ف۸ یعنی اگر تم جہاد کے لئے نہیں نکلو گے تو اللہ تمہیں ہلاک کر کے تمہاری جگہ کوئی دوسری قوم اپنے دین کی نصرت و حمایت کے لئے کھڑی کر دے گا۔ اور تم اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکو گے۔ ف۹ اس میں بڑا مژدہ ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اور فضیلت ثابت ہوتی ہے ان کی جس وقت یہ آیت اتری ہے جو اس پر ایمان نہ لاتا تھا اللہ تعالیٰ اس کا مددگار نہیں ہوتا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ایمان لا چکے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا مددگار فرمایا۔ ف۱۰ یعنی جو شخص صدق دل سے ایمان لایا ہے اللہ کے دین پر اور رسول پر اس کو ضرور ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور اللہ کے دین کو اپنے مال اور جان سے قائم کرے۔ ف۱۱ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے جی چراتے ہیں ان کو ڈراتا ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے تم کو تکلیف ہوتی ہے اور مال اور جان کا نقصان ہوتا ہے لیکن اس کے بدلے تم کو آخرت میں بڑا ثواب ملے گا اور دنیا کی زندگی کو جو تم عزیز رکھتے ہو یہ بہت تھوڑے دن کا سامان ہے اس کے بدلے تم کو آخرت میں ہمیشہ کا آرام ملے گا۔ ف۱۲ یعنی اگر تم جہاد کے لئے نہیں نکلو گے تو اللہ تمہیں ہلاک کر کے تمہاری جگہ کوئی دوسری قوم اپنے دین کی نصرت و حمایت کے لئے کھڑی کر دے گا۔ اور تم اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکو گے۔ ف۱۳ اس میں بڑا مژدہ ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اور فضیلت ثابت ہوتی ہے ان کی جس وقت یہ آیت اتری ہے جو اس پر ایمان نہ لاتا تھا اللہ تعالیٰ اس کا مددگار نہیں ہوتا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ایمان لا چکے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا مددگار فرمایا۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی جو شخص صدق دل سے ایمان لایا ہے اللہ کے دین پر اور رسول پر اس کو ضرور ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور اللہ کے دین کو اپنے مال اور جان سے قائم کرے۔ ف۲ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے جی چراتے ہیں ان کو ڈراتا ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے تم کو تکلیف ہوتی ہے اور مال اور جان کا نقصان ہوتا ہے لیکن اس کے بدلے تم کو آخرت میں بڑا ثواب ملے گا اور دنیا کی زندگی کو جو تم عزیز رکھتے ہو یہ بہت تھوڑے دن کا سامان ہے اس کے بدلے تم کو آخرت میں ہمیشہ کا آرام ملے گا۔ ف۳ یعنی اگر تم جہاد کے لئے نہیں نکلو گے تو اللہ تمہیں ہلاک کر کے تمہاری جگہ کوئی دوسری قوم اپنے دین کی نصرت و حمایت کے لئے کھڑی کر دے گا۔ اور تم اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکو گے۔ ف۴ اس میں بڑا مژدہ ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اور فضیلت ثابت ہوتی ہے ان کی جس وقت یہ آیت اتری ہے جو اس پر ایمان نہ لاتا تھا اللہ تعالیٰ اس کا مددگار نہیں ہوتا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ایمان لا چکے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا مددگار فرمایا۔

جٰهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ
اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں یہ
خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ لَوْ كَانَ عَرَضًا
بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم کو سمجھ ہو اگر مال ہاتھ آتا ہو
قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْ بَعُدَتْ
نزدیک اور سفر وہ کہ دو دل درمیانہ ہو ساتھ ہو لیتے لیکن لمبی نظر آئی
عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا
ان پر مسافت اور اب قسمیں کھائیں گے اللہ کی کہ اگر ہم سے ہو سکے تو ضرور نکلیں
مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ
تمہارے ساتھ وہ اپنے تئیں ہلاک کرتے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ وہ
لَكٰذِبُوْنَ ﴿۴۲﴾ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى
جھوٹے ہیں اللہ تجھ کو معاف کرے کیوں رخصت دیدی تو نے ان کو جب تک
يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۴۳﴾
ظاہر ہو جاتے تجھ پر سچ کہنے والے اور جان لیتا تو جھوٹوں کو
لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
نہیں رخصت مانگتے تجھ سے وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور آخرت کے دن پر
اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
اس سے کہ جہاد کریں اپنے مالوں اور جانوں سے اور اللہ خوب جانتا ہے
بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
ڈر والوں کو رخصت وہی مانگتے ہیں جو تجھ سے جو نہیں ایمان لاتے
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ
اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور شک میں پڑ گئے ہیں دل ان کے سو وہ اپنے شک میں

ع ۱۳

منزل ۲

سے بدل الجدعی ہے اور مارے غار تو مراد ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تین دن چھپے رہے تھے۔ وقت تعاقب کرنے والے مشرکین ان کے سر پر پہنچ گئے تھے۔ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ (جب کہتے تھے اپنے یار کو) سے بدل ثانی ہے۔ لِصَاحِبِهٖ صاحب سے یہاں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونا کا اجماع ہے اسی لئے علماء نے کہا ہے کہ جو شخص حضرت ابوبکر کی صحابیت سے منکر ہو وہ کافر ہے۔ میں انکار میں پڑ گیا ابوبکر رضی اللہ عنہ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہونا کا دلائل انکار نص القرآن (قرطبی پ۱۰) ۳۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے غار میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کو دیکھا اور عرض کیا کہ اگر ان میں سے کوئی نیچے دیکھے گا تو ہمیں دیکھ لے گا۔ تو اس پر آپ نے فرمایا اے ابوبکر تم کو ان دو کے بارے میں کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ جل شانہ ہو۔ یا ابا بکر ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما (روح ج ۱۰ ص ۹۴) جب دونوں حضرت غار کے اندر داخل ہوگئے تو حکم خداوندی سے مکڑی نے غار کے منہ پر جالا تن دیا اور کبوتری نے وہاں انڈے دیدیئے۔ جب مشرکین آپ کے تعاقب میں وہاں پہنچے تو جالا اور انڈے دیکھ کر واپس ہو گئے اور غار کے اندر تک کسی کی نظر نہ پہنچی ۳۸ سَكِيْنَتَهٗ میں ضمیر ہو راجع ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی اللہ نے اپنی طرف سے تسلی اور اطمینان آپ پر نازل فرمایا اور تائید کی آپ کو لشکروں سے جو تم کو نظر نہ آتے تھے اور کافروں کی بات نیچی کر دی اور اللہ کا بول تو اونچا ہی ہے۔ قال علماء نا و ھو الاقوی۔ ان اللہ خاف علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من القول فانزل اللہ سکینتہ علیہ بتامین النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسکن جاشہ وذھب عنہ وھصل الامن (قرطبی ص ۱۰۷ ج ۸) ۳۹ جو سب دشمنوں کے لشکروں اور میں جنہوں نے مشرکین کی تائید کرنے والے فرشتوں کے رعب اور ان کی نظر بن پھیر دینے تائید فرمائی حضور علیہ السلام اور ابوبکر کو دیکھ نہ سکیں یا اس سے جنگ بدر و احزاب و حنین میں فرشتوں کا نازل کرنا مراد ہے۔ ھو الملائکۃ ھم فوا وجوہ الکفار بالضرب وھم عن یمینہ واذا یہ وبالملائکۃ یوم بدر و الاحزاب وحنین (معالم التنزیل ج ۳ ص ۱۰۸) ۴۰ خِفَافًا کم سواروں کے ساتھ ثَقَالًا پیدل و سوار ملے جلے تھے مطلب یہ ہے کہ سواروں اور سامان کی قلت و کثرت کو مت دیکھو جہاد کرو میں یا پیادہ و سوار ہاں جہاد کے لئے ضرور نکلو یہ مطلب نہیں ہے کہ اندھے لنگڑے بیمار بھی چلے جائیں کیونکہ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى سے ضعفاء اور مرضی مستثنیٰ ہیں۔ ۴۱ اس میں ان منافقین کو ڈانٹا ہے جو جہاد میں شریک نہیں ہوئے۔ خوشحالی و بے فکری میں تو ملنیمت سمجھ سے ساتھ آسکے اور معمولی متوسط ہوتا تو ضرور آپ کے ساتھ جاتے لیکن مسافت زیادہ اور مشقت بھی اس لئے وہ ساتھ نہ گئے۔ ۴۲ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اللہ جہاد سے آپ کی واپسی پر آپ کے سامنے جھوٹی قسمیں کھائیں گے کہ ہمیں جہاد کی استطاعت نہ تھی اگر استطاعت ہوتی تو ضرور جہاد میں شریک ہوتے۔ یہ واقعہ جنگ تبوک کا ہے۔ ۴۳ جب تک پیچھے جانے سے پہلے

فتح الرحمٰن ھذا یعنی ہو گئے دروغ۔

بعض منافقین نے بھولے بہانوں سے جہاد میں شریک نہ ہونے کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت مانگی آپ نے ان کے بہانے یعنی مان لئے اور ان کو اجازت دیدی حالانکہ ان کے جھوٹے بہانے جھوٹے تھے۔ اور انہوں نے بظاہر کہدیا تھا کہ جہاد میں نہ جانے کی اجازت مانگو اگر اجازت دے دیں تو بہتر اور اگر اجازت نہ دیں تب بھی جہاد میں شرکت مت کرو۔ حضور علیہ السلام کے اجازت دے دینے سے ان بدنصیبی اور مخالفت پر پردہ پڑ گیا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حمایتاً لطیف عتاب فرمایا کہ ہم نے آپ کی یہ غرض معاف تو کر دی مگر آپ نے ان کو اجازت نہ دینے تو وہ سچ کی وقت ان کے جھوٹ کا پول کھل جاتا اور آپ کو معلوم ہو جاتا کہ ان میں کون مخلص ہے اور منافق کون ۔ قال مجاهد هؤلاء قوم قالوا ائذن لنا ونعفى عن الجلوس فان اذن لنا جلسنا ان لم تاذن لنا جلسنا (قرطبی ج ۸ ص ۱۸۵) یہ تنبیہ خاص واقعہ تبوک کے بارے میں نازل ہوئی عام نہیں ہے بقرینہ قَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ (نور) تشے اس میں مخلصین عام کا ذکر ہے اور ارادہ خاص واقعہ ہے یعنی اس خاص موقع پر مخلص مؤمنین اپنے مال و جان سے جہاد میں شریک ہونے سے چھٹی نہیں مانگتے ۔ البتہ اگر وہ کسی دوسرے موقع پر اپنے کسی ذاتی کام کے لئے چاہیں تو آپ جیسے مناسب سمجھیں اجازت دیدیں جیسا کہ سورہ نور میں فرمایا۔ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مگر یہ مذکورہ واقعہ سے مخصوص ہے اس میں جھوٹے بہانے کر کے اجازت لینے والے منافقین کا ذکر ہے یعنی اس موقع پر مؤمنین مخلصین تخلف عن الجہاد کی اجازت نہیں مانگتے۔ صرف وہی لوگ اجازت مانگتے ہیں جن کا ہوش پر یوم آخر پر ایمان نہیں اور اپنے ایمان پر قسمیں اور شک و تردد میں مبتلا ہیں یعنی منافقین تو گویا اس موقع پر اجازت مانگنا ہی نفاق کی علامت تھی۔ یہ معنی دون فعال فی الصرف مجرد کا ہے جیسے بیان میں اس کا معنوی معنی نہیں۔ تو نما (صراح) تحیر یعنی جیران ہونا اس کا معنوی معنی نہیں۔ معنوی معنی کو پہچانا ہی ہے۔ البتہ معنی لغوی اس کو لازم ہے۔ یتحیرون لان الشک یوجب التحیر (معالم التنزیل ج ۳ ص ۱۰۱) تشے یعنی ان کی منافقت کی وجہ یہ ہے کہ ان کو اس بات پر وسعت کے باوجود جہاد کے لئے نہ نکلنا سامان تیار نہ ہونے کی وجہ سے نہیں کیا تھا۔ اگر یہ سچی ان کے ساتھ اور جہاد میں شریک ہونا چاہتے تو وہ جھوٹے کے لئے سامان تیار کر لیتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہ تھا کہ یہ لوگ جہاد میں شریک ہوں اس لئے اس نے ان کے دلوں میں سستی ڈالدی

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ
بیشک رہے ہیں اور اگر وہ چاہتے نکلنا تو ضرور تیار کرتے کچھ
عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَ
جہاد اس کا لیکن ناپسند کیا اللہ نے ان کا اٹھنا سو روک دیا ان کو اور
قِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ لَوْ خَرَجُوْا
حکم ہوا کہ بیٹھے رہو ساتھ بیٹھنے والوں کے ہوا اگر نکلتے
فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ
تم میں تو نہ بڑھاتے تمہارے لئے مگر خرابی اور گھوڑے دوڑاتے درمیان
يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ
ڈالنا تمہارا ڈھونڈتے تم میں بیٹھتے ہیں سننے والے ان کے
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ
اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو وہ تو ڈھونڈ چکے ہیں پہلے
مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ
پہلے سے اور الٹتے رہے تیرے کام یہاں تک کہ آپہنچا حق
وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ
اور غالب ہوا حکم اللہ کا اور وہ ناخوش ہی رہے اور (ان منافقوں میں سے)
يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ
کچھ ہیں جو تو رخصت دے اور مجھ کو نہ ڈال دے آزمائش میں سنتا ہے تو کہ
سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝
گرے ہیں اور بیشک جہنم گھیر رہی ہے ان کو کافروں کو
اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ
اگر تجھ کو پہنچے کوئی خوبی تو بری لگتی ہے ان کو اور اگر

اور بزدلی ڈال دی تاکہ وہ جہاد میں شریک ہی نہ ہوں ۔ انبعاث جہاد کے لئے اٹھنا فنط۔ ان کو خدا دیا اور بوجہ عجز عبارت ان کے لئے اٹھنا کا لفظ نہیں ملا۔ تشے حتیٰ فرمایا اور ترابی نہ کہا اس لئے کہ ان میں بلکہ عام ابتدائے پیدائش سے ہے۔ یعنی۔ اوضعوا کی تفسیر سے حال ہے۔ طلب سے کہ گھوڑے تیز چلانے سے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے تو فتنے ڈالتے پھرتے لے کر چغلی اور شرارتیں ہی پیدا کرتے اور تبلیغی کی کوشش کرتے یعنی دل سے خواہش تھی کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں اور ان کی طاقت کو توڑ دیں۔ تشے یعنی منافقین تمہارے ساتھ جہاد میں شریک ہو کر تمہارے لشکر میں فساد ڈالنے

مُصِيبَةٌ يَقُولُوا قَدْ أَخَذْنَا أَمْرَنَا مِن قَبْلُ وَيَتَوَلَّوا
وَهُمْ فَرِحُونَ ﴿٥٠﴾ قُل لَّن يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ
لَنَا هُوَ مَوْلَانَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾
قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۖ وَ
نَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَن يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ
مِّنْ عِندِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا ۖ فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُم
مُّتَرَبِّصُونَ ﴿٥٢﴾ قُلْ أَنفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَّن
يُتَقَبَّلَ مِنكُمْ ۖ إِنَّكُمْ كُنتُمْ قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٥٣﴾ وَ
مَا مَنَعَهُمْ أَن تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ
كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ
كُسَالَىٰ وَلَا يُنفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ ﴿٥٤﴾

جو ڈاسے ہے تم ہے۔ اجمالی کفر ۔ نفاق کی اور اس سے ۔ شہادت ۔ ۔ ۔ شہادتیں ہیں ۔ اور کفر کی ۔ کیونکہ نفیس عذاب ہیں کے لئے ۔ نہیں کرتے ۔ منافقوں میں ہر کہ ۔ ۔ ۔

کی خاطر حاصل کرنا نہیں چاہتا کہ ان کے مال و اولاد کی کثرت ان کے حق میں بہتر نہیں۔ یہ دنیا کی اس لئے دیئے گئے ہیں تاکہ ان کے ذریعہ سے دنیا ہی میں انہیں عذاب گرفتار کے ہاتھوں میں۔ مال و اولاد کی محبت کو ہوا دی گئی ہے اس لئے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم اور جہاد کو چھوڑنے میں ان کی اور ذکاء الیہ ہر جلا ان کے لئے ایک وعید کی عذاب ہے۔ ۱۲ منہ

یہ منافق جب آپ سے جنگ سے واپس مدینہ پہنچیں گے تو رضا نہیں ہوں گے تمہیں کہ آپ کو یقین دلائیں کہ آپ کو پختہ کریں گے کہ وہ قسمیں کھائیں گے اور آپ کے سچے جانثار ہیں مگر آپ کے ان مکروں کا آپ کی جماعت سے کوئی تعلق نہیں یہ محض بزدلی اور خوف کی وجہ سے آپ کی خوشامد کرتے اور سلام کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ فتح مکہ اور غزوہ تبوک کے بعد آپ کی جماعت بڑھ گئی اور بہت سے لوگ جو پہلے آپ کے مخالف تھے اسلام میں داخل ہو گئے اور مسلمانوں کی فتوحات اور زمین کی سرحدوں میں آپ کو بڑھتا دیکھا کہیں تو وہ بھی کہیں گے کہ ہم بھی آپ کی جماعت میں جا ملیں یا دل سے تو نہیں مگر ظاہر میں اسلام کو ترقی کرتا دیکھ کر ضرورت ہی محسوس نہ کریں۔ ومعنی الآیۃ انہم کانوا یحذرون من مقاساۃ الکلفۃ ونحوہا فتوعدہم اللہ بافتضاحہم (منہ مظہری)

لفظ اس میں ان منافقین کو آگاہ کیا جن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم صدقات میں انصاف نہ کرنے کا الزام دھرتے تھے۔ ایک شخص حرارت سے حاصل شدہ اموال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ایک منافق حرقوص بن زہیر نامی اول نمبر کا کہ تقسیم انصاف پر مبنی نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا وائے اگر اللہ اور رسول انصاف نہیں کریں گے تو پھر کون انصاف کرے گا۔ پر آپ ہی یاد دلایا گیا کہ یہ اصل بات یہ تھی کہ یہ لوگ کسی بہانہ تلاش کرتے تھے اور دل سے غنیمت کے تارک کی وجہ سے اسلام کا اظہار کرتے تھے۔ اگر ان کو اور فراخدلی یا آزاد

قول رہتے تو وہ آپ کی طرف سے ہر قسم کی باتیں بنا لیتے تھے۔ پہلی آیت میں ان کو خوف دیا ہے۔ دوسری آیت میں ان کا خوف خدا ہی نہ ہونا بتلایا ہے کہ اگر ان کو خوف خدا ہوتا تو اس پر قناعت کرتے اور رکھتے ہیں اللہ کی عظمت ہیں۔ ہیں حتم کرتا ہے۔ اللہ ہمیں اپنے فضل و رحمت سے مالا مال کرتا ہے گا۔ اور ہمارے رسول آپ کی مرضی ہیں ہیں ہیں

إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ
عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَ
الْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً
مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ
يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ قُلْ اُذُنُ
خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ
رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۱﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ
لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ
اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ
يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ

ع ۷

پہنچ سلام سے انکار اور رحمت بالائے رہ جاتے ہے۔ اب مرحلہ المکروہ کا حصہ سامنے ہو جاتا ہے شیطانی وساوس ہیں۔ اگر صدقات کی بجائے تم ان کو دیا جائے۔ وفی الرقاب مکاتب غلام کی اعانت کرنا ہے۔ والغارمین جن پر قرض ہو۔ وفی سبیل اللہ فقراء مجاہدین وہ مجاہد جن کا انہا منقطع ہو گیا ہو اور ابن السبیل مسافر ہیں۔ والذین یؤذون النبی الخ منافقین میں سے ایک شخص نے کہا کہ محمد (ﷺ) ہر سنی بات کو مان لیتے ہیں ہم جو کچھ کہہ دیں وہ مان لیتے ہیں ان کے جواب میں فرمایا کہ وہ ان کی بات مانتے ہیں تو اس میں تمہارا کیا نقصان ہے وہ تو تمہاری ہی بات مانتے ہیں اور تمہارے ہی فائدہ کی بات کہتے ہیں۔ اور جو ایمان لائے ہیں ان کی بات مانتے ہیں تو ان کی بات ماننا ان کے ایمان کی وجہ سے ہے اور جو ایمان نہیں لائے ان کے لئے تو وہ رحمت ہی ہے کہ ان کی جان و مال محفوظ ہیں۔ یا النص نہ سننے والے ہیں۔ یحلفون باللہ منافقین کا حال ہے کہ جب کوئی ناپسندیدہ بات ان کی طرف سے ظاہر ہوتی ہے تو جھوٹی قسمیں کھا کر اپنی صفائی پیش کرتے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ اللہ اور رسول کو راضی کریں اگر وہ ایمان والے ہیں۔ الم یعلموا کیا وہ نہیں جانتے کہ جو اللہ اور رسول کی مخالفت کرتا ہے اس کے لئے جہنم کی آگ ہے۔

موضح قرآن ف جمیع مال زکوٰۃ فرض ہے مستحق اور محتاج جس کی حاجت بڑھ جائے جیسے مسافر کے مسافر کا حال جس کی حاجت بڑھ جائے اور اپنے گھر تک پہنچنا چاہے وہ مال کے اس پر مسلمان ہونے سے معلوم ہوا کہ کافروں کے صدقات مسلمانوں کی جہت اب علماء ان کافروں کے حق میں کہتے ہیں جو ذمی ہیں اور جزیہ دیتے ہیں۔ ف ۱ منافق ظاہر کی زاری بندگی کی ہوتی ہے اور دل میں کفر ہوتا ہے۔ ف ۲ یعنی جہاد اور اللہ کی راہ میں سفر جو بے حد مشکل ہوتا ہے۔ ف ۳ منافق صرف کہنے کو مسلمان کہتے ہیں ورنہ ان کا دل کفر سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ ف ۴ منافق ہنسی مذاق میں بھی اللہ اور رسول کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔ ف ۵ یعنی ہر گز نہیں بچ سکتے۔

فائدہ از حسن ف یعنی نصیحت، سلام، ف ۲ یعنی بیہودہ، ف ۳ یعنی ہر گز نہیں گویا یہ جواب ہے۔

خَالِدًا فِيهَا ۭ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۳﴾ يَحْذَرُ
ہمیشہ رہیں گے اس میں یہ بڑی رسوائی ڈرتے ہیں
الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ
منافق اس بات سے کہ نازل ہو مسلمانوں پر کوئی سورت جو کہ بتلا دے انکو
بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ
جو کچھ ان کے دلوں میں ہے کہہ دے تم ہنسی کرتے رہو بیشک اللہ ظاہر کرنے والا ہے
مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا
جس کو تم ڈرتے ہو اور اگر تو ان سے پوچھے تو ضرور کہیں گے ہم تو
كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۭ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ
بات بنا رہے تھے اور دل لگی کر رہے تھے کہہ کیا اللہ کی اور اسکی آیتوں کی اور اسکے رسول کی
كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶۵﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ
تم ہنسی کرتے تھے بہانے مت بناؤ تم کافر ہو چکے ہو
بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۭ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ
اظہار ایمان کے پیچھے اگر ہم معاف کریں گے تم میں سے بعضوں کو
نُعَذِّبْ طَاۗىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۶۶﴾
تو البتہ عذاب کریں گے بعضوں کو اس سبب سے کہ وہ گنہگار تھے ف
اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ
منافق مرد اور منافق عورتیں سب کی ایک بات ہے
يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ
سکھاتے ہیں بری اور منع کرتے ہیں بھلی سے اور بند رکھتے ہیں
اَيْدِيَهُمْ ۭ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۭ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ
اپنے ہاتھ بھول گئے اللہ کو سو وہ بھول گیا انکو بیشک منافق
(دیکھو ۱۰)

منزل ۲

مبتدا نے خبر ہوں گے۔ ۶۷ المنفقون والمنفقت الخ یعنی منافقین آپس میں ایک دوسرے کے ہم مثل ہیں ان سب کا مقصد ایک ہے اور ان کے عمل ہم مشرع ہیں ان کے احوال ایمان والوں کے احوال سے سراسر مختلف ہیں۔ وہ برے کاموں (کفر و عصیان) کی لوگوں کو ترغیب دیتے اور نیک کاموں (ایمان و اطاعت) سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخل کرتے ہیں۔ نسوا اللہ فنسیھم۔ نسیان سے ترک مراد ہے۔ یعنی منافقین نے اللہ کے احکام کی پروا نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو اپنی رحمت سے محروم کر دیا۔

موضح قرآن ف ہو کوئی دل کی باتوں پر مطلع کرے اگر وہ دل سے منکر ہو تو باطن میں انہیں کو منافق لیتا ہے جو زبان سے ظاہر و باطن یا ادب ظاہر کرتے ہیں۔ منہ رحمہ اللہ

فتح الرحمٰن ف یعنی ایمان زبانی تھوا

الفسقون ﴿۶۷﴾ وعد الله المنفقين والمنفقت و
الكفار نار جهنم خلدين فيها هي حسبهم
ولعنهم الله ولهم عذاب مقيم ﴿۶۸﴾ كالذين
من قبلكم كانوا اشد منكم قوة واكثر اموالا
واولادا فاستمتعوا بخلاقهم فاستمتعتم
بخلاقكم كما استمتع الذين من قبلكم
بخلاقهم وخضتم كالذي خاضوا اولئك
حبطت اعمالهم في الدنيا والاخرة واولئك
هم الخسرون ﴿۶۹﴾ الم يأتهم نبا الذين من
قبلهم قوم نوح وعاد وثمود وقوم ابرهيم و
اصحب مدين والمؤتفكت اتتهم رسلهم

قرآنی اور رحمت سے محروم کر دیا عذر و عن ذکرہ و
منکر کو فی عنہ (فسیہم) فقد کھو دیا ان کو من خوفہ
وھدایۃ فی الدنیا اور حسنہ فی الاخرۃ وقولکم
فی عذابہ (مظہری ج ۴ ص ۲۲۲)

۶۸ وعد اللہ المنفقین الخ: منافقوں اور کفار کے ساتھ تخویف
اخروی ہے کالذین من قبلکم الخ: اے منافقو! تم
کالذین من قبلکم فاستمتعوا بخلاقہم فرقہ جریر عن عطاء
وقتادہ نے کہا کہ خلاق بمعنی دین ہے یعنی تم نے اپنے دین سے
اور جو تمہارے لئے مقدر تھا اس سے فائدہ اٹھایا، و
خضتم کالذی خاضوا اور جس طرح وہ اہل شبہات
اور سوء رائے میں مبتلا ہوگئے اسی طرح تم بھی شبہات
اور بری رائے میں مبتلا ہوگئے اولئک حبطت اعمالہم الخ: آخرت میں ان کے
تمام اعمال ضائع ہو گئے اور ان کو کسی خیر و ثواب کے حاصل
نہ ہونے میں دنیا و آخرت کا خسارہ ہوا۔ اے کفار!
اسی طرح تمہارے اعمال بھی بیکار ہو جائیں گے
اور آخرت میں خاسر و نامراد ہو گے ۶۹ الم یاتہم نبؤا الخ
یہ تخویف دنیوی ہے یعنی تم تخویف سے عبرت کی طرف
متفت ہو جاؤ اور تمہیں سابقہ امتوں کے کفار و رسالت پر طعن
کرنے اور ان کو تکلیف دینے سے باز آجانا چاہیے
کہ ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب نازل ہو جائے
جو ان پر نازل ہوا تھا اور ان کو ہلاک کر دیا تھا۔
مؤتفکات: الٹی ہوئی بستیاں مراد قوم لوط علیہ السلام کی
بستیاں ہیں جن کو اوندھا کر دیا گیا تھا۔

موضع قرآن قال یعنی ہے۔ اقتضاء کی وجہ سے حذف کیا
گیا ہے۔ جس کو قرینہ دلالت کر رہا ہے۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوٓا
نبی کو اور ایمان والوں کو کہ بخشش چاہیں مشرکوں کی اگرچہ وہ
اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ
قرابت والے ہوں بعد اس کے کہ ظاہر ہو گیا ان پر کہ وہ دوزخی ہیں اور نہیں تھی
اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ
ابراہیم کی بخشش چاہنی اپنے باپ کے لیے مگر ایک وعدہ کی وجہ سے جو وعدہ کر چکا تھا اس سے پھر جب ظاہر ہو گیا اس پر کہ وہ اللہ کا
تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا
دشمن ہے تو بیزار ہو گیا اس سے بیشک ابراہیم بڑا نرم دل تحمل والا تھا اور نہیں ہے اللہ کہ گمراہ کرے
بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾
کسی قوم کو بعد اس کے کہ ہدایت دے چکا ان کو جب تک کہ ظاہر کر دے ان پر جو چیز ان کو بچنی چاہیے بیشک اللہ ہر چیز کو جانتا ہے
اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
بیشک اللہ کا ہے ملک آسمانوں اور زمین کا جلاتا ہے اور مارتا ہے اور نہیں تمہارا
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۱۶﴾ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَي النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ
کوئی حمایتی اور نہ مددگار البتہ اللہ نے مہربانی کی نبی پر اور مہاجروں پر اور انصار پر
الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ
جنہوں نے ساتھ دیا اس کا تنگی کے وقت بعد اس کے کہ قریب تھا کہ پھر جائیں دل ایک گروہ کے ان میں سے
ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَّعَلَي الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا
پھر مہربانی کی ان پر بیشک وہ ان پر شفقت کرنے والا مہربان ہے اور تین شخصوں پر جن کا معاملہ ملتوی رکھا گیا تھا
حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا
یہاں تک کہ جب تنگ ہو گئی ان پر زمین باوجود اپنی فراخی کے اور تنگ ہو گئی ان پر ان کی جانیں اور سمجھ لیا
اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ۭ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ
کہ نہیں ہے پناہ اللہ سے مگر اسی کی طرف پھر مہربانی کی ان پر تاکہ وہ توبہ کریں بیشک اللہ وہی
التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾
توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ہو جاؤ سچوں کے ساتھ

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ
نہیں تھا مدینہ والوں کو اور جو ان کے گرد تھے گنواروں میں سے کہ پیچھے رہ جاتے رسول اللہ سے

ع ۱۴

اللہ و المتقین والمتقیات وغیرہ مفسرین کے خلاف ہے تاہم مؤمنین کے لئے دعائے مغفرت کرنے کی ممانعت پر سب متفق ہیں۔ ایک دوسرے کے دوست اور مددگار ہیں۔ کہ لوگوں کو نیکی کرنے اور برائی سے منع کرتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ اولئک سیرحمھم اللہ۔ ان پر اللہ رحم فرمائے گا۔ یہ وعدہ ظاہر ہونے والا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور پورا ہوگا۔

۱۱۳ شان نزول: النبی و الذین امنوا الخ۔ جب آیت کفار اور منافقین سے جہاد کرنے کے احکام نازل ہوئے تو بعض مسلمانوں نے جو اپنے مشرک رشتہ داروں سے محبت رکھتے تھے اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کیا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہمارے ان رشتہ داروں کا کیا حال ہوگا جو ہمارے ساتھ نہ ہجرت کر سکے نہ جہاد میں شریک ہوئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو کافر جہنمی ہو اس کے لئے دعائے مغفرت کرنا جائز نہیں۔ ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کے لئے دعائے مغفرت کرنا اس وعدہ کی وجہ سے تھا جو انہوں نے اپنے باپ سے کیا تھا۔ جب ان پر ظاہر ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو بیزار ہو گئے۔ قال ابن عباس رضی اللہ عنہ مع انکفاہ قبیح وھذا نھی بالسنۃ وشدۃ الزجر و التشدد علی اقارب ج ۴ ص ۱۱۱

فتح الرحمٰن ھذہ بئی لبیب ۲۰۔

يَلْتَفِتُونَ بِاللّٰهِ ۔ اس آیت میں دو قصوں کی طرف اشارہ ہے۔ غزوۂ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں اس بات سے ان منافقین کا ذکر کر کے جو جہاد میں شریک نہیں ہوئے تھے آپ نے ان کو جس اور ناپاک فرمایا یہ سنکر ایک منافق جلاس بن سوید نے کہا اگر محمد سچ کہتا ہے تو ہم گدھوں سے بھی بدتر ہیں یہ بات ایک مخلص مومن عامر بن قیس نے سن لی۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کر دیا آپ نے جلاس کو بلا کر پوچھا تو اس نے قسم کھا کر انکار کر دیا کہ اس نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ یعنی نے کلمہ کفر کہا ہے جو سود و منافقین میں مذکور ہے یعنی لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ (دوم القصہ) وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا میں مذکور ہے۔ غزوۂ تبوک میں منافقین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا۔ راستہ میں ایک گھاٹی پر بارہ آدمی مقرر کیے تھے کہ آپ وہاں سے گذریں تو ہلاک کر دیں آپ کو قتل کرنے کی یہ تدبیر اللہ تعالیٰ نے بذریعہ جبرئیل علیہ السلام آپ کو اس پروگرام کی اطلاع دیدی يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا ۚ وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ ۚ فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَهُمْ ۖ وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٧٤﴾ وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا آتَاهُمْ مِنْ فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿٧٦﴾ فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿٧٧﴾ أَلَمْ

منزل ۲

وَ فَضْلِهٖ ۔ اس کا فضل یہ ہے کہ اس نے آپ کو فتح دی اور دین کی بھرپور مدد کی اور دین کی بھرپور مدد کی اور دین کی بھرپور مدد ک

يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ
جان نہیں لیتے کہ اللہ جانتا ہے ان کا بھید کی اور ان کا مشورہ اور یہ کہ اللہ
عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۷۸﴾ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ
جاننے والا ہے سب چھپی باتوں کا وہ لوگ کہ طعنے کرتے ہیں
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ
دل کھول کر مسلمانوں میں خیرات کرنے والوں پر اور ان پر جو نہیں پاتے
اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ
اپنی محنت کا کچھ کھا کر تو ہنستے ہیں ان سے ٹھٹھا کرتا ہے
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ
اور ان کے لئے عذاب دردناک ہے تو بخشش مانگ ان کے لئے یا نہ مانگ
لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ
ان کے لئے ستر بار بخشش مانگے تو بھی ہرگز نہ بخشے گا
اللّٰهُ لَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ
اللہ ان کو اس لئے کہ وہ منکر ہوئے اللہ اور اس کے رسول سے اور
اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ
اللہ راہ نہیں دیتا نافرمان لوگوں کو خوش ہوئے پیچھے رہنے والے
بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ
اپنے بیٹھ رہنے پر پیچھے رہ کر رسول اللہ سے اور برا جانا
يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ
کہ جہاد کریں اپنے مال سے اور جان سے اللہ کی
اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ
راہ میں اور بولے کہ مت نکلو گرمی میں تو کہہ دوزخ کی آگ

ع ۱۰

مَنْ لَّهٗ

فتح القرآن ف ایک منافق نے آنحضرت سے کہا جاتی کہ تو کہتا ہے میں رومیوں سے لڑنے جاؤں گا اور ان کی عورتوں سے بیاہ کروں گا یہ بات بہت سے مسلمانوں نے سنی تھی اس لئے آنحضرت نے ان کو بلا کر پوچھا انہوں نے قسمیں کھائیں کہ ہم نے ایسا نہیں سنا اور ہنسی سے کہا ہم تو یونہی راہ کاٹ رہے تھے اس پر یہ آیتیں اتریں ف ایک منافق نے آنحضرت سے کہا تھا کہ ہم نے سنا ہے کہ تو رومیوں پر چڑھائی کرے گا اور ان کی عورتوں سے بیاہ کرے گا

اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۹۷
وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۹۸
وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۹۹
وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۰۰
وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۝۱۰۱
وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۰۲
خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۱۰۳
اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝۱۰۴
وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۰۵
وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۱۰۶
وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۰۷
لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝۱۰۸
اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۰۹
لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۱۱۰
اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ؕ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۱۱
اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۱۲
مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝۱۱۳
وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ۝۱۱۴
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۱۵
اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۱۱۶
لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۱۷
وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝۱۱۸
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۱۱۹
مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۲۰
وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۲۱
وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝۱۲۲
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝۱۲۳
وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝۱۲۴

ان سے نفاق کا گمان ہے جو کچھ بھی مسئلہ فیہ ہو اس سے سوال کرنے سے الناس ہو اس سے سوال کرنے سے ہو اس سے سوال کرنے سے ہو اس سے سوال کرنے سے

يٰللّٰهِ وَجٰهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا
اللہ پر اور قتال کرو اس کے رسول کے ساتھ تو رخصت مانگتے ہیں مقدور
الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۸۶﴾
والے ان میں سے اور کہتے ہیں چھوڑ ہمیں کہ رہ جائیں ہم بیٹھنے والوں کے
رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى
خوش ہوئے کہ رہ جائیں پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ اور مہر کر دی گئی ان کے
قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۷﴾ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ
دلوں پر سو وہ نہیں سمجھتے لیکن رسول اور
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
جو لوگ ایمان لائے اس کے ساتھ جہاد کیا انہوں نے اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے
وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸۸﴾
اور وہی لوگ ہیں جن کے لئے بھلائیاں ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
تیار کر رکھے ہیں اللہ نے ان کے لئے باغ کہ بہتی ہیں ان کے نیچے
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۸۹﴾ وَجَآءَ
ہمیشہ رہنے والے ان میں یہی ہے بڑی کامیابی اور آئے
الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَ
بہانے کرنے والے گنوار تاکہ ان کو رخصت دی جائے اور
قَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ
بیٹھ رہے جنہوں نے جھوٹ بولا اللہ سے اور اس کے رسول سے اب پہنچے گی
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۰﴾ لَيْسَ عَلَى
ان کو جو کافر ہوئے ان میں عذاب دردناک نہیں ہے

صلے اللہ علیہ وسلم عندہ ان الیہ ویستاذنہ اولوا الطول منہم اصحاب الغنی والسعۃ من المال والجاہ والخدم والحشم وقالوا ذرنا نکن مع القاعدین مع النساء والصبیان والزمنی والمرضی والعمی والعرج والفقراء الذین لا یجدون ما ینفقون فی الجہاد ۸۷ رضوا بان یکونوا مع الخوالف

الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى
الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا
نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ
سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩١﴾ وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ
اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ
اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ
الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ؕ اِنَّمَا
السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ
اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ
الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٣﴾

﴿٩١﴾ وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ ۔۔۔ ان لوگوں پر کوئی تکلیف نہیں جو جہاد کی درخواست کرنے آئے تھے جن کے پاس سفر کا سامان نہ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ ان کے لئے سواری کا انتظام نہیں کر سکتے۔ اس پر وہ سواری نہ ہونے کی وجہ سے واپس ہو گئے اور اس قدر روئے کہ آنسو بہنے لگے۔ اس لئے کہ وہ اپنی جان سے جہاد میں شریک نہیں ہو سکیں گے اور اس کے اجر سے محروم ہو جائیں گے۔ ﴿٩٣﴾ انہ ۔۔۔ الشبہ ان کی گرفت اور مؤاخذہ کا راستہ ان لوگوں پر ہے جو غنی اور دولتمند ہونے کے باوجود محض ترک جہاد کی خاطر جہاد میں شامل نہیں ہوتے۔ (ابن جریر) منافق لوگ اور بہانہ ساز لوگ جہاد کی مشقت سے بچنے کے لئے آپ کے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر جھوٹے بہانے بناتے اور عذر پیش کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مکروفریب کی وجہ سے اپنے کو نظر انداز نہیں کیا بلکہ ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے تاکہ ان کی حقیقت کھل جائے اور ان کی قلعی اتر جائے۔ (ابن کثیر)

يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ ۚ قُلْ
بہانے لائیں گے تم سے جب پھر کر جائیں ان کو طرف

لَّا تَعْتَذِرُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللَّهُ مِنْ
بہانے مت بناؤ ہم تمہاری ہرگز یقین نہ کریں گے تمہاری بات تحقیق خبر دی ہم کو اللہ

أَخْبَارِكُمْ ۚ وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ ثُمَّ
تمہارے حال اور ابھی دیکھے گا اللہ تمہارا کام اور اس کا رسول پھر

تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم
تم پھیرے جاؤ گے طرف جاننے والے چھپے اور کھلے کی پھر وہ جتا دے گا تم کو

بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٤﴾ سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا
جو تم کرتے تھے ابھی قسمیں کھائیں گے اللہ کی تمہارے

انقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ
جب تم پھر کر جاؤ گے ان کی طرف تاکہ تم ان سے درگزر کرو سو درگزر کرو ان سے

إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا
وہ ناپاک ہیں اور ٹھکانا ان کا دوزخ ہے بدلہ ان کے

يَكْسِبُونَ ﴿٩٥﴾ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۖ فَإِن
کاموں کا قسمیں کھائیں گے تمہارے واسطے تاکہ تم راضی ہو جاؤ ان سے سو

تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ
اگر تم راضی ہو جاؤ ان سے تو اللہ راضی نہیں ہوتا ایسے لوگوں سے

الْفَاسِقِينَ ﴿٩٦﴾ الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَ
نافرمان گنوار بہت سخت ہیں کفر میں اور نفاق میں اور

أَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ
اسی لائق ہیں کہ نہ جانیں وہ قانون جو نازل کئے اللہ نے

منزل ۲

يعتذرون: ای یاتون بالعذر الکاذب لیقبل منھم ظاھرا (خازن) یعنی جھوٹے عذر پیش کریں گے تاکہ ظاہر میں قبول کر لیا جائے۔ ای اظھروا لکم انھم معذورون (مدارک) یعنی ظاہر کریں گے کہ وہ معذور ہیں۔ لا تعتذروا: ای لا تجتھدوا فی الاعتذار (خازن) یعنی عذر پیش کرنے میں کوشش نہ کرو۔ لن نؤمن لکم: ای لن نصدقکم (خازن) یعنی ہم تمہاری بات کا یقین نہیں کریں گے۔ قد نبأنا: ای اعلمنا (خازن) یعنی ہمیں خبر دی۔ سیری اللہ عملکم: ای ھل تتوبون او تصرون (خازن) یعنی اللہ دیکھے گا کہ تم توبہ کرتے ہو یا اصرار کرتے ہو۔ ثم ترددون: ای ثم تصیرون یوم القیامۃ (خازن) یعنی قیامت کے دن تم لوٹائے جاؤ گے۔ عالم الغیب والشھادۃ: ای السر والعلانیۃ (خازن) یعنی ظاہر و باطن کا جاننے والا۔ فینبئکم: ای یجازیکم (خازن) یعنی تمہیں بدلہ دے گا۔ سیحلفون باللہ لکم: ای بالکذب (خازن) یعنی جھوٹ بولتے ہوئے قسمیں کھائیں گے۔ لتعرضوا عنھم: ای عن توبیخھم (خازن) یعنی تاکہ تم ان کو ملامت نہ کرو۔ فاعرضوا عنھم: ای عن توبیخھم (خازن) یعنی ان کو ملامت نہ کرو۔ رجس: ای نجس (خازن) یعنی ناپاک ہیں۔ جزاء بما کانوا یکسبون: ای ثوابا لما کانوا یعملون (خازن) یعنی ان کے اعمال کا بدلہ۔ لترضوا عنھم: ای بالصفح عنھم (خازن) یعنی تاکہ تم ان کو معاف کر دو۔ فان اللہ لا یرضی عن القوم الفاسقین: ای ان رضاکم لا ینفعھم مع سخط اللہ علیھم (خازن) یعنی اگر تم ان سے راضی ہو جاؤ تو اللہ ان سے راضی نہیں ہوتا۔ الاعراب: ای سکان البوادی (خازن) یعنی دیہاتی۔ اشد کفرا ونفاقا: ای لقلۃ علمھم بالکتاب والسنۃ (خازن) یعنی کتاب و سنت کا علم کم ہونے کی وجہ سے۔ واجدر: ای واحق (خازن) یعنی زیادہ لائق ہیں۔ الا یعلموا حدود ما انزل اللہ: ای الفرائض والشرائع (خازن) یعنی فرائض و شرائع۔

رَسُوْلِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٩٧﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ
اپنے رسول پر اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے ف اور بعض گنوار ہیں
مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ
جو خرچ کرتے ہیں اپنے حسب حال کو تاوان اور انتظار کرتے ہیں تم پر
الدَّوَآئِرَ ۭ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
بدلی کی گردشوں کا ۔ ہے ان ہی پر آنے والی بری گردش اور اللہ سنتے والا
عَلِيْمٌ ﴿٩٨﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ
جاننے والا ہے اور بعض گنوار وہ ہیں جو یقین رکھتے ہیں اللہ پر اور
الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ
قیامت کے دن پر اور سمجھتے ہیں اپنے خرچ کو ذریعہ
وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۭ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۭ سَيُدْخِلُهُمُ
اور دعائیں رسول کی سنتا ہے وہ ان کا خرچ کرنا ان کو نزدیکی
اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٩﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ
اللہ اپنی رحمت میں ۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور وہ لوگ جو پہلے
الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ
سب سے پہلے ہجرت کرنے والے اور مدد کرنے والے اور جو
اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا
ان کے پیرو ہوئے ٹھیک ۔ اللہ راضی ہوا ان سے اور وہ راضی ہوئے
عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ
اس سے اور تیار کر رکھے ہیں اس نے ان کے لئے باغ جن کے نیچے بہتی ہیں
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٠٠﴾ وَمِمَّنْ
رہنے والے ان میں ہمیشہ ۔ یہی ہے بڑی کامیابی ف اور بعض

ع ۱۲

سے۔ اعمی جو مرگئے تو نہ ان سے کچھ۔ اعمی نہیں ہوگیا۔ اور ضعف تمہاری بینائی سے۔ اتنی کچھ بینائی نہیں پہنچ سکتی کہ تم کو اپنے نفع نقصان کا خود اللہ تعالیٰ سے ملحوظ علیہ و لا اشعر (روح ج ۲۰ ص ۲۰ ۔ ۲۱ ۔ ۲۲ ۔ ۲۳ ۔ ۲۴ ۔ ۲۵ ۔ ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ ۔ ۲۹ ۔ ۳۰ ۔ ۳۱ ۔ ۳۲ ۔ ۳۳ ۔ ۳۴ ۔ ۳۵ ۔ ۳۶ ۔ ۳۷ ۔ ۳۸ ۔ ۳۹ ۔ ۴۰ ۔ ۴۱ ۔ ۴۲ ۔ ۴۳ ۔ ۴۴ ۔ ۴۵ ۔ ۴۶ ۔ ۴۷ ۔ ۴۸ ۔ ۴۹ ۔ ۵۰ ۔ ۵۱ ۔ ۵۲ ۔ ۵۳ ۔ ۵۴ ۔ ۵۵ ۔ ۵۶ ۔ ۵۷ ۔ ۵۸ ۔ ۵۹ ۔ ۶۰ ۔ ۶۱ ۔ ۶۲ ۔ ۶۳ ۔ ۶۴ ۔ ۶۵ ۔ ۶۶ ۔ ۶۷ ۔ ۶۸ ۔ ۶۹ ۔ ۷۰ ۔ ۷۱ ۔ ۷۲ ۔ ۷۳ ۔ ۷۴ ۔ ۷۵ ۔ ۷۶ ۔ ۷۷ ۔ ۷۸ ۔ ۷۹ ۔ ۸۰ ۔ ۸۱ ۔ ۸۲ ۔ ۸۳ ۔ ۸۴ ۔ ۸۵ ۔ ۸۶ ۔ ۸۷ ۔ ۸۸ ۔ ۸۹ ۔ ۹۰ ۔ ۹۱ ۔ ۹۲ ۔ ۹۳ ۔ ۹۴ ۔ ۹۵ ۔ ۹۶ ۔ ۹۷ ۔ ۹۸ ۔ ۹۹ ۔ ۱۰۰ ۔ ۱۰۱ ۔ ۱۰۲ ۔ ۱۰۳ ۔ ۱۰۴ ۔ ۱۰۵ ۔ ۱۰۶ ۔ ۱۰۷ ۔ ۱۰۸ ۔ ۱۰۹ ۔ ۱۱۰ ۔ ۱۱۱ ۔ ۱۱۲ ۔ ۱۱۳ ۔ ۱۱۴ ۔ ۱۱۵ ۔ ۱۱۶ ۔ ۱۱۷ ۔ ۱۱۸ ۔ ۱۱۹ ۔ ۱۲۰ ۔ ۱۲۱ ۔ ۱۲۲ ۔ ۱۲۳ ۔ ۱۲۴ ۔ ۱۲۵ ۔ ۱۲۶ ۔ ۱۲۷ ۔ ۱۲۸ ۔ ۱۲۹ ۔ ۱۳۰ ۔ ۱۳۱ ۔ ۱۳۲ ۔ ۱۳۳ ۔ ۱۳۴ ۔ ۱۳۵ ۔ ۱۳۶ ۔ ۱۳۷ ۔ ۱۳۸ ۔ ۱۳۹ ۔ ۱۴۰ ۔ ۱۴۱ ۔ ۱۴۲ ۔ ۱۴۳ ۔ ۱۴۴ ۔ ۱۴۵ ۔ ۱۴۶ ۔ ۱۴۷ ۔ ۱۴۸ ۔ ۱۴۹ ۔ ۱۵۰ ۔ ۱۵۱ ۔ ۱۵۲ ۔ ۱۵۳ ۔ ۱۵۴ ۔ ۱۵۵ ۔ ۱۵۶ ۔ ۱۵۷ ۔ ۱۵۸ ۔ ۱۵۹ ۔ ۱۶۰ ۔ ۱۶۱ ۔ ۱۶۲ ۔ ۱۶۳ ۔ ۱۶۴ ۔ ۱۶۵ ۔ ۱۶۶ ۔ ۱۶۷ ۔ ۱۶۸ ۔ ۱۶۹ ۔ ۱۷۰ ۔ ۱۷۱ ۔ ۱۷۲ ۔ ۱۷۳ ۔ ۱۷۴ ۔ ۱۷۵ ۔ ۱۷۶ ۔ ۱۷۷ ۔ ۱۷۸ ۔ ۱۷۹ ۔ ۱۸۰ ۔ ۱۸۱ ۔ ۱۸۲ ۔ ۱۸۳ ۔ ۱۸۴ ۔ ۱۸۵ ۔ ۱۸۶ ۔ ۱۸۷ ۔ ۱۸۸ ۔ ۱۸۹ ۔ ۱۹۰ ۔ ۱۹۱ ۔ ۱۹۲ ۔ ۱۹۳ ۔ ۱۹۴ ۔ ۱۹۵ ۔ ۱۹۶ ۔ ۱۹۷ ۔ ۱۹۸ ۔ ۱۹۹ ۔ ۲۰۰ ۔ ۲۰۱ ۔ ۲۰۲ ۔ ۲۰۳ ۔ ۲۰۴ ۔ ۲۰۵ ۔ ۲۰۶ ۔ ۲۰۷ ۔ ۲۰۸ ۔ ۲۰۹ ۔ ۲۱۰ ۔ ۲۱۱ ۔ ۲۱۲ ۔ ۲۱۳ ۔ ۲۱۴ ۔ ۲۱۵ ۔ ۲۱۶ ۔ ۲۱۷ ۔ ۲۱۸ ۔ ۲۱۹ ۔ ۲۲۰ ۔ ۲۲۱ ۔ ۲۲۲ ۔ ۲۲۳ ۔ ۲۲۴ ۔ ۲۲۵ ۔ ۲۲۶ ۔ ۲۲۷ ۔ ۲۲۸ ۔ ۲۲۹ ۔ ۲۳۰ ۔ ۲۳۱ ۔ ۲۳۲ ۔ ۲۳۳ ۔ ۲۳۴ ۔ ۲۳۵ ۔ ۲۳۶ ۔ ۲۳۷ ۔ ۲۳۸ ۔ ۲۳۹ ۔ ۲۴۰ ۔ ۲۴۱ ۔ ۲۴۲ ۔ ۲۴۳ ۔ ۲۴۴ ۔ ۲۴۵ ۔ ۲۴۶ ۔ ۲۴۷ ۔ ۲۴۸ ۔ ۲۴۹ ۔ ۲۵۰ ۔ ۲۵۱ ۔ ۲۵۲ ۔ ۲۵۳ ۔ ۲۵۴ ۔ ۲۵۵ ۔ ۲۵۶ ۔ ۲۵۷ ۔ ۲۵۸ ۔ ۲۵۹ ۔ ۲۶۰ ۔ ۲۶۱ ۔ ۲۶۲ ۔ ۲۶۳ ۔ ۲۶۴ ۔ ۲۶۵ ۔ ۲۶۶ ۔ ۲۶۷ ۔ ۲۶۸ ۔ ۲۶۹ ۔ ۲۷۰ ۔ ۲۷۱ ۔ ۲۷۲ ۔ ۲۷۳ ۔ ۲۷۴ ۔ ۲۷۵ ۔ ۲۷۶ ۔ ۲۷۷ ۔ ۲۷۸ ۔ ۲۷۹ ۔ ۲۸۰ ۔ ۲۸۱ ۔ ۲۸۲ ۔ ۲۸۳ ۔ ۲۸۴ ۔ ۲۸۵ ۔ ۲۸۶ ۔ ۲۸۷ ۔ ۲۸۸ ۔ ۲۸۹ ۔ ۲۹۰ ۔ ۲۹۱ ۔ ۲۹۲ ۔ ۲۹۳ ۔ ۲۹۴ ۔ ۲۹۵ ۔ ۲۹۶ ۔ ۲۹۷ ۔ ۲۹۸ ۔ ۲۹۹ ۔ ۳۰۰ ۔ ۳۰۱ ۔ ۳۰۲ ۔ ۳۰۳ ۔ ۳۰۴ ۔ ۳۰۵ ۔ ۳۰۶ ۔ ۳۰۷ ۔ ۳۰۸ ۔ ۳۰۹ ۔ ۳۱۰ ۔ ۳۱۱ ۔ ۳۱۲ ۔ ۳۱۳ ۔ ۳۱۴ ۔ ۳۱۵ ۔ ۳۱۶ ۔ ۳۱۷ ۔ ۳۱۸ ۔ ۳۱۹ ۔ ۳۲۰ ۔ ۳۲۱ ۔ ۳۲۲ ۔ ۳۲۳ ۔ ۳۲۴ ۔ ۳۲۵ ۔ ۳۲۶ ۔ ۳۲۷ ۔ ۳۲۸ ۔ ۳۲۹ ۔ ۳۳۰ ۔ ۳۳۱ ۔ ۳۳۲ ۔ ۳۳۳ ۔ ۳۳۴ ۔ ۳۳۵ ۔ ۳۳۶ ۔ ۳۳۷ ۔ ۳۳۸ ۔ ۳۳۹ ۔ ۳۴۰ ۔ ۳۴۱ ۔ ۳۴۲ ۔ ۳۴۳ ۔ ۳۴۴ ۔ ۳۴۵ ۔ ۳۴۶ ۔ ۳۴۷ ۔ ۳۴۸ ۔ ۳۴۹ ۔ ۳۵۰ ۔ ۳۵۱ ۔ ۳۵۲ ۔ ۳۵۳ ۔ ۳۵۴ ۔ ۳۵۵ ۔ ۳۵۶ ۔ ۳۵۷ ۔ ۳۵۸ ۔ ۳۵۹ ۔ ۳۶۰ ۔ ۳۶۱ ۔ ۳۶۲ ۔ ۳۶۳ ۔ ۳۶۴ ۔ ۳۶۵ ۔ ۳۶۶ ۔ ۳۶۷ ۔ ۳۶۸ ۔ ۳۶۹ ۔ ۳۷۰ ۔ ۳۷۱ ۔ ۳۷۲ ۔ ۳۷۳ ۔ ۳۷۴ ۔ ۳۷۵ ۔ ۳۷۶ ۔ ۳۷۷ ۔ ۳۷۸ ۔ ۳۷۹ ۔ ۳۸۰ ۔ ۳۸۱ ۔ ۳۸۲ ۔ ۳۸۳ ۔ ۳۸۴ ۔ ۳۸۵ ۔ ۳۸۶ ۔ ۳۸۷ ۔ ۳۸۸ ۔ ۳۸۹ ۔ ۳۹۰ ۔ ۳۹۱ ۔ ۳۹۲ ۔ ۳۹۳ ۔ ۳۹۴ ۔ ۳۹۵ ۔ ۳۹۶ ۔ ۳۹۷ ۔ ۳۹۸ ۔ ۳۹۹ ۔ ۴۰۰ ۔ ۴۰۱ ۔ ۴۰۲ ۔ ۴۰۳ ۔ ۴۰۴ ۔ ۴۰۵ ۔ ۴۰۶ ۔ ۴۰۷ ۔ ۴۰۸ ۔ ۴۰۹ ۔ ۴۱۰ ۔ ۴۱۱ ۔ ۴۱۲ ۔ ۴۱۳ ۔ ۴۱۴ ۔ ۴۱۵ ۔ ۴۱۶ ۔ ۴۱۷ ۔ ۴۱۸ ۔ ۴۱۹ ۔ ۴۲۰ ۔ ۴۲۱ ۔ ۴۲۲ ۔ ۴۲۳ ۔ ۴۲۴ ۔ ۴۲۵ ۔ ۴۲۶ ۔ ۴۲۷ ۔ ۴۲۸ ۔ ۴۲۹ ۔ ۴۳۰ ۔ ۴۳۱ ۔ ۴۳۲ ۔ ۴۳۳ ۔ ۴۳۴ ۔ ۴۳۵ ۔ ۴۳۶ ۔ ۴۳۷ ۔ ۴۳۸ ۔ ۴۳۹ ۔ ۴۴۰ ۔ ۴۴۱ ۔ ۴۴۲ ۔ ۴۴۳ ۔ ۴۴۴ ۔ ۴۴۵ ۔ ۴۴۶ ۔ ۴۴۷ ۔ ۴۴۸ ۔ ۴۴۹ ۔ ۴۵۰ ۔ ۴۵۱ ۔ ۴۵۲ ۔ ۴۵۳ ۔ ۴۵۴ ۔ ۴۵۵ ۔ ۴۵۶ ۔ ۴۵۷ ۔ ۴۵۸ ۔ ۴۵۹ ۔ ۴۶۰ ۔ ۴۶۱ ۔ ۴۶۲ ۔ ۴۶۳ ۔ ۴۶۴ ۔ ۴۶۵ ۔ ۴۶۶ ۔ ۴۶۷ ۔ ۴۶۸ ۔ ۴۶۹ ۔ ۴۷۰ ۔ ۴۷۱ ۔ ۴۷۲ ۔ ۴۷۳ ۔ ۴۷۴ ۔ ۴۷۵ ۔ ۴۷۶ ۔ ۴۷۷ ۔ ۴۷۸ ۔ ۴۷۹ ۔ ۴۸۰ ۔ ۴۸۱ ۔ ۴۸۲ ۔ ۴۸۳ ۔ ۴۸۴ ۔ ۴۸۵ ۔ ۴۸۶ ۔ ۴۸۷ ۔ ۴۸۸ ۔ ۴۸۹ ۔ ۴۹۰ ۔ ۴۹۱ ۔ ۴۹۲ ۔ ۴۹۳ ۔ ۴۹۴ ۔ ۴۹۵ ۔ ۴۹۶ ۔ ۴۹۷ ۔ ۴۹۸ ۔ ۴۹۹ ۔ ۵۰۰ ۔ ۵۰۱ ۔ ۵۰۲ ۔ ۵۰۳ ۔ ۵۰۴ ۔ ۵۰۵ ۔ ۵۰۶ ۔ ۵۰۷ ۔ ۵۰۸ ۔ ۵۰۹ ۔ ۵۱۰ ۔ ۵۱۱ ۔ ۵۱۲ ۔ ۵۱۳ ۔ ۵۱۴ ۔ ۵۱۵ ۔ ۵۱۶ ۔ ۵۱۷ ۔ ۵۱۸ ۔ ۵۱۹ ۔ ۵۲۰ ۔ ۵۲۱ ۔ ۵۲۲ ۔ ۵۲۳ ۔ ۵۲۴ ۔ ۵۲۵ ۔ ۵۲۶ ۔ ۵۲۷ ۔ ۵۲۸ ۔ ۵۲۹ ۔ ۵۳۰ ۔ ۵۳۱ ۔ ۵۳۲ ۔ ۵۳۳ ۔ ۵۳۴ ۔ ۵۳۵ ۔ ۵۳۶ ۔ ۵۳۷ ۔ ۵۳۸ ۔ ۵۳۹ ۔ ۵۴۰ ۔ ۵۴۱ ۔ ۵۴۲ ۔ ۵۴۳ ۔ ۵۴۴ ۔ ۵۴۵ ۔ ۵۴۶ ۔ ۵۴۷ ۔ ۵۴۸ ۔ ۵۴۹ ۔ ۵۵۰ ۔ ۵۵۱ ۔ ۵۵۲ ۔ ۵۵۳ ۔ ۵۵۴ ۔ ۵۵۵ ۔ ۵۵۶ ۔ ۵۵۷ ۔ ۵۵۸ ۔ ۵۵۹ ۔ ۵۶۰ ۔ ۵۶۱ ۔ ۵۶۲ ۔ ۵۶۳ ۔ ۵۶۴ ۔ ۵۶۵ ۔ ۵۶۶ ۔ ۵۶۷ ۔ ۵۶۸ ۔ ۵۶۹ ۔ ۵۷۰ ۔ ۵۷۱ ۔ ۵۷۲ ۔ ۵۷۳ ۔ ۵۷۴ ۔ ۵۷۵ ۔ ۵۷۶ ۔ ۵۷۷ ۔ ۵۷۸ ۔ ۵۷۹ ۔ ۵۸۰ ۔ ۵۸۱ ۔ ۵۸۲ ۔ ۵۸۳ ۔ ۵۸۴ ۔ ۵۸۵ ۔ ۵۸۶ ۔ ۵۸۷ ۔ ۵۸۸ ۔ ۵۸۹ ۔ ۵۹۰ ۔ ۵۹۱ ۔ ۵۹۲ ۔ ۵۹۳ ۔ ۵۹۴ ۔ ۵۹۵ ۔ ۵۹۶ ۔ ۵۹۷ ۔ ۵۹۸ ۔ ۵۹۹ ۔ ۶۰۰ ۔ ۶۰۱ ۔ ۶۰۲ ۔ ۶۰۳ ۔ ۶۰۴ ۔ ۶۰۵ ۔ ۶۰۶ ۔ ۶۰۷ ۔ ۶۰۸ ۔ ۶۰۹ ۔ ۶۱۰ ۔ ۶۱۱ ۔ ۶۱۲ ۔ ۶۱۳ ۔ ۶۱۴ ۔ ۶۱۵ ۔ ۶۱۶ ۔ ۶۱۷ ۔ ۶۱۸ ۔ ۶۱۹ ۔ ۶۲۰ ۔ ۶۲۱ ۔ ۶۲۲ ۔ ۶۲۳ ۔ ۶۲۴ ۔ ۶۲۵ ۔ ۶۲۶ ۔ ۶۲۷ ۔ ۶۲۸ ۔ ۶۲۹ ۔ ۶۳۰ ۔ ۶۳۱ ۔ ۶۳۲ ۔ ۶۳۳ ۔ ۶۳۴ ۔ ۶۳۵ ۔ ۶۳۶ ۔ ۶۳۷ ۔ ۶۳۸ ۔ ۶۳۹ ۔ ۶۴۰ ۔ ۶۴۱ ۔ ۶۴۲ ۔ ۶۴۳ ۔ ۶۴۴ ۔ ۶۴۵ ۔ ۶۴۶ ۔ ۶۴۷ ۔ ۶۴۸ ۔ ۶۴۹ ۔ ۶۵۰ ۔ ۶۵۱ ۔ ۶۵۲ ۔ ۶۵۳ ۔ ۶۵۴ ۔ ۶۵۵ ۔ ۶۵۶ ۔ ۶۵۷ ۔ ۶۵۸ ۔ ۶۵۹ ۔ ۶۶۰ ۔ ۶۶۱ ۔ ۶۶۲ ۔ ۶۶۳ ۔ ۶۶۴ ۔ ۶۶۵ ۔ ۶۶۶ ۔ ۶۶۷ ۔ ۶۶۸ ۔ ۶۶۹ ۔ ۶۷۰ ۔ ۶۷۱ ۔ ۶۷۲ ۔ ۶۷۳ ۔ ۶۷۴ ۔ ۶۷۵ ۔ ۶۷۶ ۔ ۶۷۷ ۔ ۶۷۸ ۔ ۶۷۹ ۔ ۶۸۰ ۔ ۶۸۱ ۔ ۶۸۲ ۔ ۶۸۳ ۔ ۶۸۴ ۔ ۶۸۵ ۔ ۶۸۶ ۔ ۶۸۷ ۔ ۶۸۸ ۔ ۶۸۹ ۔ ۶۹۰ ۔ ۶۹۱ ۔ ۶۹۲ ۔ ۶۹۳ ۔ ۶۹۴ ۔ ۶۹۵ ۔ ۶۹۶ ۔ ۶۹۷ ۔ ۶۹۸ ۔ ۶۹۹ ۔ ۷۰۰ ۔ ۷۰۱ ۔ ۷۰۲ ۔ ۷۰۳ ۔ ۷۰۴ ۔ ۷۰۵ ۔ ۷۰۶ ۔ ۷۰۷ ۔ ۷۰۸ ۔ ۷۰۹ ۔ ۷۱۰ ۔ ۷۱۱ ۔ ۷۱۲ ۔ ۷۱۳ ۔ ۷۱۴ ۔ ۷۱۵ ۔ ۷۱۶ ۔ ۷۱۷ ۔ ۷۱۸ ۔ ۷۱۹ ۔ ۷۲۰ ۔ ۷۲۱ ۔ ۷۲۲ ۔ ۷۲۳ ۔ ۷۲۴ ۔ ۷۲۵ ۔ ۷۲۶ ۔ ۷۲۷ ۔ ۷۲۸ ۔ ۷۲۹ ۔ ۷۳۰ ۔ ۷۳۱ ۔ ۷۳۲ ۔ ۷۳۳ ۔ ۷۳۴ ۔ ۷۳۵ ۔ ۷۳۶ ۔ ۷۳۷ ۔ ۷۳۸ ۔ ۷۳۹ ۔ ۷۴۰ ۔ ۷۴۱ ۔ ۷۴۲ ۔ ۷۴۳ ۔ ۷۴۴ ۔ ۷۴۵ ۔ ۷۴۶ ۔ ۷۴۷ ۔ ۷۴۸ ۔ ۷۴۹ ۔ ۷۵۰ ۔ ۷۵۱ ۔ ۷۵۲ ۔ ۷۵۳ ۔ ۷۵۴ ۔ ۷۵۵ ۔ ۷۵۶ ۔ ۷۵۷ ۔ ۷۵۸ ۔ ۷۵۹ ۔ ۷۶۰ ۔ ۷۶۱ ۔ ۷۶۲ ۔ ۷۶۳ ۔ ۷۶۴ ۔ ۷۶۵ ۔ ۷۶۶ ۔ ۷۶۷ ۔ ۷۶۸ ۔ ۷۶۹ ۔ ۷۷۰ ۔ ۷۷۱ ۔ ۷۷۲ ۔ ۷۷۳ ۔ ۷۷۴ ۔ ۷۷۵ ۔ ۷۷۶ ۔ ۷۷۷ ۔ ۷۷۸ ۔ ۷۷۹ ۔ ۷۸۰ ۔ ۷۸۱ ۔ ۷۸۲ ۔ ۷۸۳ ۔ ۷۸۴ ۔ ۷۸۵ ۔ ۷۸۶ ۔ ۷۸۷ ۔ ۷۸۸ ۔ ۷۸۹ ۔ ۷۹۰ ۔ ۷۹۱ ۔ ۷۹۲ ۔ ۷۹۳ ۔ ۷۹۴ ۔ ۷۹۵ ۔ ۷۹۶ ۔ ۷۹۷ ۔ ۷۹۸ ۔ ۷۹۹ ۔ ۸۰۰ ۔ ۸۰۱ ۔ ۸۰۲ ۔ ۸۰۳ ۔ ۸۰۴ ۔ ۸۰۵ ۔ ۸۰۶ ۔ ۸۰۷ ۔ ۸۰۸ ۔ ۸۰۹ ۔ ۸۱۰ ۔ ۸۱۱ ۔ ۸۱۲ ۔ ۸۱۳ ۔ ۸۱۴ ۔ ۸۱۵ ۔ ۸۱۶ ۔ ۸۱۷ ۔ ۸۱۸ ۔ ۸۱۹ ۔ ۸۲۰ ۔ ۸۲۱ ۔ ۸۲۲ ۔ ۸۲۳ ۔ ۸۲۴ ۔ ۸۲۵ ۔ ۸۲۶ ۔ ۸۲۷ ۔ ۸۲۸ ۔ ۸۲۹ ۔ ۸۳۰ ۔ ۸۳۱ ۔ ۸۳۲ ۔ ۸۳۳ ۔ ۸۳۴ ۔ ۸۳۵ ۔ ۸۳۶ ۔ ۸۳۷ ۔ ۸۳۸ ۔ ۸۳۹ ۔ ۸۴۰ ۔ ۸۴۱ ۔ ۸۴۲ ۔ ۸۴۳ ۔ ۸۴۴ ۔ ۸۴۵ ۔ ۸۴۶ ۔ ۸۴۷ ۔ ۸۴۸ ۔ ۸۴۹ ۔ ۸۵۰ ۔ ۸۵۱ ۔ ۸۵۲ ۔ ۸۵۳ ۔ ۸۵۴ ۔ ۸۵۵ ۔ ۸۵۶ ۔ ۸۵۷ ۔ ۸۵۸ ۔ ۸۵۹ ۔ ۸۶۰ ۔ ۸۶۱ ۔ ۸۶۲ ۔ ۸۶۳ ۔ ۸۶۴ ۔ ۸۶۵ ۔ ۸۶۶ ۔ ۸۶۷ ۔ ۸۶۸ ۔ ۸۶۹ ۔ ۸۷۰ ۔ ۸۷۱ ۔ ۸۷۲ ۔ ۸۷۳ ۔ ۸۷۴ ۔ ۸۷۵ ۔ ۸۷۶ ۔ ۸۷۷ ۔ ۸۷۸ ۔ ۸۷۹ ۔ ۸۸۰ ۔ ۸۸۱ ۔ ۸۸۲ ۔ ۸۸۳ ۔ ۸۸۴ ۔ ۸۸۵ ۔ ۸۸۶ ۔ ۸۸۷ ۔ ۸۸۸ ۔ ۸۸۹ ۔ ۸۹۰ ۔ ۸۹۱ ۔ ۸۹۲ ۔ ۸۹۳ ۔ ۸۹۴ ۔ ۸۹۵ ۔ ۸۹۶ ۔ ۸۹۷ ۔ ۸۹۸ ۔ ۸۹۹ ۔ ۹۰۰ ۔ ۹۰۱ ۔ ۹۰۲ ۔ ۹۰۳ ۔ ۹۰۴ ۔ ۹۰۵ ۔ ۹۰۶ ۔ ۹۰۷ ۔ ۹۰۸ ۔ ۹۰۹ ۔ ۹۱۰ ۔ ۹۱۱ ۔ ۹۱۲ ۔ ۹۱۳ ۔ ۹۱۴ ۔ ۹۱۵ ۔ ۹۱۶ ۔ ۹۱۷ ۔ ۹۱۸ ۔ ۹۱۹ ۔ ۹۲۰ ۔ ۹۲۱ ۔ ۹۲۲ ۔ ۹۲۳ ۔ ۹۲۴ ۔ ۹۲۵ ۔ ۹۲۶ ۔ ۹۲۷ ۔ ۹۲۸ ۔ ۹۲۹ ۔ ۹۳۰ ۔ ۹۳۱ ۔ ۹۳۲ ۔ ۹۳۳ ۔ ۹۳۴ ۔ ۹۳۵ ۔ ۹۳۶ ۔ ۹۳۷ ۔ ۹۳۸ ۔ ۹۳۹ ۔ ۹۴۰ ۔ ۹۴۱ ۔ ۹۴۲ ۔ ۹۴۳ ۔ ۹۴۴ ۔ ۹۴۵ ۔ ۹۴۶ ۔ ۹۴۷ ۔ ۹۴۸ ۔ ۹۴۹ ۔ ۹۵۰ ۔ ۹۵۱ ۔ ۹۵۲ ۔ ۹۵۳ ۔ ۹۵۴ ۔ ۹۵۵ ۔ ۹۵۶ ۔ ۹۵۷ ۔ ۹۵۸ ۔ ۹۵۹ ۔ ۹۶۰ ۔ ۹۶۱ ۔ ۹۶۲ ۔ ۹۶۳ ۔ ۹۶۴ ۔ ۹۶۵ ۔ ۹۶۶ ۔ ۹۶۷ ۔ ۹۶۸ ۔ ۹۶۹ ۔ ۹۷۰ ۔ ۹۷۱ ۔ ۹۷۲ ۔ ۹۷۳ ۔ ۹۷۴ ۔ ۹۷۵ ۔ ۹۷۶ ۔ ۹۷۷ ۔ ۹۷۸ ۔ ۹۷۹ ۔ ۹۸۰ ۔ ۹۸۱ ۔ ۹۸۲ ۔ ۹۸۳ ۔ ۹۸۴ ۔ ۹۸۵ ۔ ۹۸۶ ۔ ۹۸۷ ۔ ۹۸۸ ۔ ۹۸۹ ۔ ۹۹۰ ۔ ۹۹۱ ۔ ۹۹۲ ۔ ۹۹۳ ۔ ۹۹۴ ۔ ۹۹۵ ۔ ۹۹۶ ۔ ۹۹۷ ۔ ۹۹۸ ۔ ۹۹۹ ۔ ۱۰۰۰ ۔ ۱۰۰۱ ۔ ۱۰۰۲ ۔ ۱۰۰۳ ۔ ۱۰۰۴ ۔ ۱۰۰۵ ۔ ۱۰۰۶ ۔ ۱۰۰۷ ۔ ۱۰۰۸ ۔ ۱۰۰۹ ۔ ۱۰۱۰ ۔ ۱۰۱۱ ۔ ۱۰۱۲ ۔ ۱۰۱۳ ۔ ۱۰۱۴ ۔ ۱۰۱۵ ۔ ۱۰۱۶ ۔ ۱۰۱۷ ۔ ۱۰۱۸ ۔ ۱۰۱۹ ۔ ۱۰۲۰ ۔ ۱۰۲۱ ۔ ۱۰۲۲ ۔ ۱۰۲۳ ۔ ۱۰۲۴ ۔ ۱۰۲۵ ۔ ۱۰۲۶ ۔ ۱۰۲۷ ۔ ۱۰۲۸ ۔ ۱۰۲۹ ۔ ۱۰۳۰ ۔ ۱۰۳۱ ۔ ۱۰۳۲ ۔ ۱۰۳۳ ۔ ۱۰۳۴ ۔ ۱۰۳۵ ۔ ۱۰۳۶ ۔ ۱۰۳۷ ۔ ۱۰۳۸ ۔ ۱۰۳۹ ۔ ۱۰۴۰ ۔ ۱۰۴۱ ۔ ۱۰۴۲ ۔ ۱۰۴۳ ۔ ۱۰۴۴ ۔ ۱۰۴۵ ۔ ۱۰۴۶ ۔ ۱۰۴۷ ۔ ۱۰۴۸ ۔ ۱۰۴۹ ۔ ۱۰۵۰ ۔ ۱۰۵۱ ۔ ۱۰۵۲ ۔ ۱۰۵۳ ۔ ۱۰۵۴ ۔ ۱۰۵۵ ۔ ۱۰۵۶ ۔ ۱۰۵۷ ۔ ۱۰۵۸ ۔ ۱۰۵۹ ۔ ۱۰۶۰ ۔ ۱۰۶۱ ۔ ۱۰۶۲ ۔ ۱۰۶۳ ۔ ۱۰۶۴ ۔ ۱۰۶۵ ۔ ۱۰۶۶ ۔ ۱۰۶۷ ۔ ۱۰۶۸ ۔ ۱۰۶۹ ۔ ۱۰۷۰ ۔ ۱۰۷۱ ۔ ۱۰۷۲ ۔ ۱۰۷۳ ۔ ۱۰۷۴ ۔ ۱۰۷۵ ۔ ۱۰۷۶ ۔ ۱۰۷۷ ۔ ۱۰۷۸ ۔ ۱۰۷۹ ۔ ۱۰۸۰ ۔ ۱۰۸۱ ۔ ۱۰۸۲ ۔ ۱۰۸۳ ۔ ۱۰۸۴ ۔ ۱۰۸۵ ۔ ۱۰۸۶ ۔ ۱۰۸۷ ۔ ۱۰۸۸ ۔ ۱۰۸۹ ۔ ۱۰۹۰ ۔ ۱۰۹۱ ۔ ۱۰۹۲ ۔ ۱۰۹۳ ۔ ۱۰۹۴ ۔ ۱۰۹۵ ۔ ۱۰۹۶ ۔ ۱۰۹۷ ۔ ۱۰۹۸ ۔ ۱۰۹۹ ۔ ۱۱۰۰ ۔ ۱۱۰۱ ۔ ۱۱۰۲ ۔ ۱۱۰۳ ۔ ۱۱۰۴ ۔ ۱۱۰۵ ۔ ۱۱۰۶ ۔ ۱۱۰۷ ۔ ۱۱۰۸ ۔ ۱۱۰۹ ۔ ۱۱۱۰ ۔ ۱۱۱۱ ۔ ۱۱۱۲ ۔ ۱۱۱۳ ۔ ۱۱۱۴ ۔ ۱۱۱۵ ۔ ۱۱۱۶ ۔ ۱۱۱۷ ۔ ۱۱۱۸ ۔ ۱۱۱۹ ۔ ۱۱۲۰ ۔ ۱۱۲۱ ۔ ۱۱۲۲ ۔ ۱۱۲۳ ۔ ۱۱۲۴ ۔ ۱۱۲۵ ۔ ۱۱۲۶ ۔ ۱۱۲۷ ۔ ۱۱۲۸ ۔ ۱۱۲۹ ۔ ۱۱۳۰ ۔ ۱۱۳۱ ۔ ۱۱۳۲ ۔ ۱۱۳۳ ۔ ۱۱۳۴ ۔ ۱۱۳۵ ۔ ۱۱۳۶ ۔ ۱۱۳۷ ۔ ۱۱۳۸ ۔ ۱۱۳۹ ۔ ۱۱۴۰ ۔ ۱۱۴۱ ۔ ۱۱۴۲ ۔ ۱۱۴۳ ۔ ۱۱۴۴ ۔ ۱۱۴۵ ۔ ۱۱۴۶ ۔ ۱۱۴۷ ۔ ۱۱۴۸ ۔ ۱۱۴۹ ۔ ۱۱۵۰ ۔ ۱۱۵۱ ۔ ۱۱۵۲ ۔ ۱۱۵۳ ۔ ۱۱۵۴ ۔ ۱۱۵۵ ۔ ۱۱۵۶ ۔ ۱۱۵۷ ۔ ۱۱۵۸ ۔ ۱۱۵۹ ۔ ۱۱۶۰ ۔ ۱۱۶۱ ۔ ۱۱۶۲ ۔ ۱۱۶۳ ۔ ۱۱۶۴ ۔ ۱۱۶۵ ۔ ۱۱۶۶ ۔ ۱۱۶۷ ۔ ۱۱۶۸ ۔ ۱۱۶۹ ۔ ۱۱۷۰ ۔ ۱۱۷۱ ۔ ۱۱۷۲ ۔ ۱۱۷۳ ۔ ۱۱۷۴ ۔ ۱۱۷۵ ۔ ۱۱۷۶ ۔ ۱۱۷۷ ۔ ۱۱۷۸ ۔ ۱۱۷۹ ۔ ۱۱۸۰ ۔ ۱۱۸۱ ۔ ۱۱۸۲ ۔ ۱۱۸۳ ۔ ۱۱۸۴ ۔ ۱۱۸۵ ۔ ۱۱۸۶ ۔ ۱۱۸۷ ۔ ۱۱۸۸ ۔ ۱۱۸۹ ۔ ۱۱۹۰ ۔ ۱۱۹۱ ۔ ۱۱۹۲ ۔ ۱۱۹۳ ۔ ۱۱۹۴ ۔ ۱۱۹۵ ۔ ۱۱۹۶ ۔ ۱۱۹۷ ۔ ۱۱۹۸ ۔ ۱۱۹۹ ۔ ۱۲۰۰ ۔ ۱۲۰۱ ۔

حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛ وَمِنْ اَهْلِ
تمہارے آس پاس کے دیہاتی منافق ہیں اور
الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ۭ
مدینہ کے رہنے والے بھی نفاق پر اڑے ہوئے ہیں تم انہیں نہیں جانتے
نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۭ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ
ہم انہیں جانتے ہیں ہم انہیں دوہرا عذاب دیں گے پھر وہ
اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۝ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ
بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے اور کچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا
خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ
اقرار کیا انہوں نے اچھے اور برے کاموں کو ملا جلا دیا ہے قریب ہے کہ اللہ
يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ خُذْ مِنْ
ان کی توبہ قبول فرمائے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے آپ ان کے
اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ
مالوں سے صدقہ لیجئے جس سے آپ انہیں پاک کر دیں اور ان کا تزکیہ کریں اور
عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝
ان کے لئے دعا کیجئے بیشک آپ کی دعا ان کے لئے تسکین ہے اللہ سننے والا جاننے والا ہے
اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ
کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے
وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝
اور صدقات کو قبول فرماتا ہے اور بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے
وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَ
اور فرما دیجئے کہ عمل کرتے رہو اللہ تمہارے عمل کو دیکھے گا اور اس کا رسول
منزل ۲

حلہ ۵ وممن حولکم الخ یہ مدینہ منورہ اور اس کے دائیں بائیں کے دیہاتی مراد ہیں۔ اور اہل مدینہ سے مراد خاص مدینہ والے ہیں۔ اس میں خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ واللہ اعلم۔ اور مطلب عالیہ اس قدر ہے کہ اپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کو ان کے نفاق کا علم تک نہیں لیکن ہمارے علم کا کیا ذکر ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کو کسی شخص کا علم نہ ہونا اس کی صحابیت کو مضر نہیں۔ من الصحابۃ فی النفاق والتحول فی عبادۃ التقویۃ والنفی عن مواقع التہمۃ اسے نے غلط فہمی میں مبتلا کر دیا ہے۔ حلہ ۶ سنعذبہم مرتین الخ حدیث صحیح فی الصحیحین میں ہے کہ قبر میں عذاب ہوگا۔ حلہ ۷ عسی اللہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ توبہ کے قبول ہونے کا یقین نہیں ہوتا۔ رد ہے ان لوگوں پر جو کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں خدا نے ڈال دیا ہے کہ ہم بخشے ہوئے ہیں۔ حلہ ۸ وآخرون الخ اعتراف بالذنوب اور توبہ کرنے والے مراد ہیں۔ حلہ ۹ خذ من اموالہم الخ اس سے معلوم ہوا کہ امام کو زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم کا اختیار ہے۔ خلافا لابی حنیفہ رح۔ حلہ ۱۰ وصل علیہم الخ اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا صدقہ کرنے والے کے لئے تسلی اور تشفی کا باعث ہے۔ اب اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے کے لئے یہ کہنا کہ ہم گناہ گار ہیں ہمارے صدقات کیسے قبول ہوں گے۔ غلط ہے۔ نماز اور صدقہ آپ کی دعا کے لئے ہے۔ عبث و لایعنی کام نہیں ہے۔ جس سے نیت اور اچھی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نیتوں کو جانتا ہے اور توبہ قبول فرماتا ہے۔ حلہ ۱۱ وقل اعملوا الخ اس سے معلوم ہوا کہ اعمال صالحہ کرنے والے کو ڈرنا نہیں چاہیے۔ اعمال کا ظاہر کرنا بھی مستحسن ہے۔ بشرطیکہ ریا نہ ہو۔

موضح القرآن قال اپنی زبان سے کہ ہم کو تکلیف ہوتی ہے باوجود اس کے ہم حاضر ہوتے ہیں۔ ۱۲ منہ قال اپنی زبان سے کہ ہم کو تکلیف ہوتی ہے۔ ۱۲ منہ سنعذبہم الخ یہ عذاب دنیا میں ہوا کہ کوئی کسی کے ملنے میں پیسہ خرچ کرتا ہے کوئی بدنامی سے ڈرتا ہے۔ کوئی ہر جگہ ذلیل ہوتا ہے۔ کوئی قبر میں عذاب پاتا ہے۔ ۱۲ منہ خلطوا الخ یہ لوگ نہ تو منافق ہیں کہ ان کی توبہ نہ ہو سکے نہ ایسے گناہ گار ہیں کہ توبہ کی امید نہ ہو۔ ۱۲ منہ

فتح الرحمٰن قال اپنی زبان سے کہ ہم کو تکلیف ہوتی ہے۔ ۱۲ منہ

الْمُؤْمِنُوْنَ ۚ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
مسلمان اور عنقریب تم لوٹائے جاؤ گے اس کی طرف جو جاننے والا ہے غیب اور ظاہر کا
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ
پھر وہ تمہیں جتلا دے گا جو تم کرتے تھے ف اور عنقریب وہ تمہارے سامنے
اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۖ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۖ
جب تم لوٹو گے ان کی طرف تاکہ تم ان سے درگزر کرو پس تم درگزر کرو ان سے
اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝
بیشک وہ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے بدلہ ان کاموں کا جو وہ کرتے تھے
يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ
وہ قسمیں کھائیں گے تمہارے سامنے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ پس اگر تم ان سے راضی ہو جاؤ تو بیشک اللہ
لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا
نہیں راضی ہوتا نافرمان لوگوں سے دیہاتی سخت تر ہیں کفر اور نفاق میں

وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ۗ وَاللّٰهُ
اور زیادہ لائق ہیں اس کے کہ نہ جانیں حدود اس کی جو اللہ نے اتاری اپنے رسول پر اور اللہ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا
جاننے والا ہے حکمت والا ہے اور دیہاتیوں میں سے کوئی ایسا ہے جو سمجھتا ہے جو خرچ کرتا ہے تاوان

وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ۚ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
اور منتظر رہتا ہے تم پر گردشوں کا ان پر ہے گردش بری اور اللہ سنتا ہے
عَلِيْمٌ ۝ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ
جاننے والا ہے اور دیہاتیوں میں سے کوئی ایسا ہے جو ایمان لاتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور سمجھتا ہے

مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۗ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ
جو خرچ کرتا ہے باعث نزدیکی اللہ کے ہاں اور دعائیں رسول کی سنو بیشک وہ
لَّهُمْ ۗ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
باعث نزدیکی ہے ان کے لیے عنقریب داخل کرے گا ان کو اللہ اپنی رحمت میں بیشک اللہ بخشنے والا ہے مہربان

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ
اور سبقت لے جانے والے پہلے مہاجرین اور انصار میں سے اور جنہوں نے
اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ
پیروی کی ان کی نیکی کے ساتھ اللہ راضی ہوا ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے اور تیار کیا
لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۗ ذٰلِكَ
ان کے لیے باغات بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں ہمیشہ رہیں گے ان میں ہمیشہ یہ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛ
بڑی کامیابی ہے اور تمہارے گرد و پیش کے دیہاتیوں میں منافق ہیں

وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۖ لَا تَعْلَمُهُمْ ۭ
اور مدینہ والوں میں بھی منافق ہیں وہ اڑے ہوئے ہیں نفاق پر تم نہیں جانتے ان کو
نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۭ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ
ہم جانتے ہیں ان کو عنقریب ہم عذاب دیں گے ان کو دو بار پھر وہ لوٹائے جائیں گے بڑے
عَظِيْمٍ ۝ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ ۡ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا
عذاب کی طرف اور کچھ اور ہیں جنہوں نے اقرار کیا اپنے گناہوں کا ملا دیا انہوں نے عمل اچھا

وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
اور دوسرا برا قریب ہے کہ اللہ توجہ کرے ان پر بیشک اللہ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ
بخشنے والا ہے مہربان ہے لے تو ان کے مالوں سے خیرات کہ پاک کرے تو ان کو اور ستھرا کرے ان کو

بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
اس سے اور دعا کر ان کے لیے بیشک تیری دعا باعث تسکین ہے ان کے لیے اور اللہ سنتا ہے
عَلِيْمٌ ۝ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ
جاننے والا ہے کیا نہیں جانتے وہ کہ اللہ وہی قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں سے

وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ وَقُلِ
اور لیتا ہے خیرات اور یہ کہ اللہ وہی ہے توجہ کرنے والا مہربان اور کہہ دے
اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ وَسَتُرَدُّوْنَ
تم کام کرو پس عنقریب دیکھے گا اللہ تمہارا کام اور اس کا رسول اور مسلمان اور عنقریب تم لوٹائے جاؤ گے

اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝
اس کی طرف جو جاننے والا ہے غیب اور ظاہر کا پھر وہ تمہیں جتلا دے گا جو تم کرتے تھے

وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ
اور کچھ اور ہیں ڈھیل دیے ہوئے حکم اللہ کے یا وہ عذاب کرے گا ان کو یا توجہ کرے گا ان پر اور اللہ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا
جاننے والا ہے حکمت والا ہے اور جنہوں نے بنایا ہے ایک مسجد نقصان کرنے کو

وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًۢا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ
اور کفر کرنے کو اور پھوٹ ڈالنے کو مسلمانوں میں اور گھات بیٹھنے کو اس شخص
حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ
کو جو لڑا اللہ سے اور اس کے رسول سے پہلے سے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے
اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝
کہ ہم نے نہیں چاہا مگر بھلائی اور اللہ گواہ ہے کہ وہ جھوٹے ہیں

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ۭ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى
تو کھڑا ہو اس میں کبھی البتہ وہ مسجد کہ بنی ہے
مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ۭ فِيْهِ رِجَالٌ
پہلے ہی دن سے زیادہ لائق ہے کہ تو کھڑا ہو اس میں اس میں ایسے لوگ ہیں

يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝
جو دوست رکھتے ہیں کہ پاک رہیں اور اللہ دوست رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ
بھلا جس نے بنیاد رکھی اپنی عمارت کی اللہ کے ڈر پر اور اس کی خوشی پر

منزل ۲

خَيْرٌ أَمْ مَّنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ
(دار مدار ہے) یا جس نے بنیاد رکھی اپنی عمارت کی کنارہ پر
فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠٩﴾
پھر اس کو لے کر گرا ہے دوزخ کی آگ میں اور اللہ راہ نہیں دیتا ظالم لوگوں کو ہدف ق
لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا
ہمیشہ رہے گا اس عمارت سے جو انہوں نے بنائی شک دلوں کے ان کے الا (دل میں)
أَن تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١١٠﴾ إِنَّ اللَّهَ
جب کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں ان کے دل اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے حکمت والا ہے شک اللہ
اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ
خریدتا ہے ایمان والوں سے جانیں ان کی اور مال ان کے اس (قیمت) پر کہ
لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَ
ان کے لئے جنت ہے لڑتے ہیں راہ میں اللہ کی پھر مارتے ہیں اور
يُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ
مرتے ہیں وعدہ ہو چکا ہے اس کے ذمہ سچا تورات اور انجیل
وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا
اور قرآن میں اور کون ہے زیادہ اللہ سے قول کو اپنا سو خوشیاں کرو
بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١١١﴾
اس سودے پر جو تم نے کیا ہے اس سے اور یہی ہے بڑی کامیابی
التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ
توبہ کرنے والے بندگی کرنے والے تعریف کرنے والے پھر نے والے
الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ
رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے حکم کرنے والے بھلی بات کا اور

النَّاهُونَ عَنِ الْمُنكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ
بری بات سے منع کرنے والے اور نگہبان اللہ کی حدوں کے اور خوشی سنا
الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٢﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن
ایمان والوں کو نہیں لائق نبی کو اور ایمان والوں کو
يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِن
کہ بخشش چاہیں مشرکوں کی اگرچہ ہوں وہ قرابت والے
بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١١٣﴾ وَمَا
بعد اس کے کہ ظاہر ہو چکا ان پر کہ وہ دوزخی ہیں اور
كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَا
نہیں تھا بخشش چاہنا ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے مگر ایک وعدہ کی وجہ سے جو
إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ
کر چکا تھا اس سے پھر جب ظاہر ہو گیا اس پر کہ وہ دشمن ہے اللہ کا بیزار ہو گیا اس سے بیشک
إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ﴿١١٤﴾ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا
ابراہیم بڑا نرم دل تحمل والا تھا اور نہیں ہے اللہ کہ گمراہ کرے
بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُم مَّا يَتَّقُونَ ۚ إِنَّ اللَّهَ
کسی قوم کو بعد اس کے کہ ہدایت دے چکا ان کو یہاں تک کہ ظاہر کر دے ان پر جس سے بچنا چاہئے بیشک اللہ

ع ۱۴

مَا ۱۰

۱۰۹ (س) جس مسجد کی اساس میں اللہ تعالیٰ نے بانیوں کی تعریف اور ان کے لئے بشارت ہے اور مسجد ضرار کے بانیوں کی مذمت اور ان کے لئے تخویف ہے فافہم۔ اور یہ مسجد ضرار ہے جس کے بانیہ کے لئے مسجد تعمیر کرنے والوں نے جو مسجد اس کی بنیاد خوف خدا اور اللہ کی رضامندی پر رکھی تھی۔ اس لئے وہ ان کے لئے باعث جہنم کا ہوئی بنی۔ اس کے برعکس مسجد ضرار والوں نے اس کی بنیاد جہنم کے کنارہ پر رکھی تو نفاق اور شر و فساد پر رہی اس لئے وہ ان کو جہنم میں لے گری۔ (ای من اسس بنیانہ علی الاخلاص خیر امن اسس بنیانہ علی النفاق والشر۔ قرطبی ج ۸ ص ۲۵۰)

۱۱۰ (موال بنیا بعد الہ دیہ سے شک و نفاق مراد ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے (سر و ح) شہید ہونے والے مسجد ضرار بنانے والے بہت اور ان میں سے نہیں تھے جب حضور علیہ السلام نے ان کے گرا دینے کا حکم صادر فرمایا تو اس سے ان کا کفر و نفاق اور بڑھ گیا اس طرح مسجد ضرار دینی کاموں کے لئے بحث ہونے کے بہانے ان کے دلوں میں ڈالی نفاق کا سبب بنی اور جب ان کے دلوں کو نفاق کی بیماری سے بھی نجات نہیں ملے گی اگر یہ ان کے دلوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے پرخچے اور بے شعور کر دیا جائے (لا یزال ھدمہ سبب ثلثہ نفاق زائد) (ای تمکنھم و ولدھم فیھا ظھور من ذلک و عظم علیھم (ابن کثیر ج ۲ ص ۴۴۱)

۱۱۱ (س) ان اللہ (اشتری الخ) اللہ بیماں سے کفر و فسق و العدوان تک اشتراک ہے اس مال و جان سے جہاد کرنے والوں کے اللہ کے احکام و حدود کی پابندی کرنے والوں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دینے والوں کے لئے بشارت اخروی ہے۔

موضح قرآن ف۱ یعنی بے الصافی کی شامت سے عمل نیک بھی پاس نہ رہیں تو ان نہیں کیا۔ ف۲ یعنی اس عمل بد کا اثر یہ ہوا کہ ہمیشہ ان کے دلوں میں نفاق رہے گا۔

فتح الرحمٰن ف۱ جماعت صادقین پر اس تقوی کی بدولت است انواع خلوص در اعمال و نیات صادقین پر کمال و فوقیت کتاب ست انبیاء و غیب در اعمال۔ ۱۲ منہ ایضاً مسیح ص ۱۰۰

التَّائِبُونَ الْعٰبِدُونَ الْحٰمِدُونَ السَّآئِحُونَ الرّٰكِعُونَ السّٰجِدُونَ الْاٰمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُونَ لِحُدُودِ اللّٰهِ وَ
توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے تعریف کرنے والے روزہ رکھنے والے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے
بَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٢﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوٓا
خوشخبری سنا دے ایمان والوں کو ﴿١١٢﴾ نہیں لائق نبی کے اور ایمان والوں کو
اَنْ يَّسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوٓا اُولِي قُرْبٰى
کہ بخشش مانگیں مشرکوں کی گو وہ رشتہ دار ہوں
مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيمِ ﴿١١٣﴾
اس پیچھے کہ ظاہر ہو گیا ان کو کہ وہ دوزخی ہیں ﴿١١٣﴾
وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيمَ لِاَبِيهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ
اور نہیں تھا بخشش مانگنا ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے مگر ایک وعدہ کے سبب
وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ
جو وعدہ کر چکا تھا اس سے پھر جب ظاہر ہو گیا اس کو کہ وہ دشمن ہے اللہ کا بیزار ہو گیا
مِنْهُ ۚ اِنَّ اِبْرٰهِيمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيمٌ ﴿١١٤﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
اس سے بیشک ابراہیم بڑا نرم دل تحمل والا تھا ﴿١١٤﴾ اور نہیں تھا اللہ
لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا
کہ گمراہ کرے کسی قوم کو پیچھے اس کے کہ راہ پر لا چکا ان کو جب تک کھول نہ بتا دے ان کو
يَتَّقُونَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١١٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ
جس سے بچنا چاہئے بیشک اللہ ہر چیز کو جانتا ہے ﴿١١٥﴾ بیشک اللہ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيتُ ۚ وَمَا لَكُمْ
سلطنت ہے آسمانوں اور زمین میں جلاتا ہے اور مارتا ہے اور تمہارا کوئی
مِّنْ دُونِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيرٍ ﴿١١٦﴾ لَقَدْ تَّابَ
اللہ کے سوا حمایتی اور نہ مددگار ﴿١١٦﴾ البتہ مہربان

منزل ۲

اگر کسی کافر مشرک کا انتقال ہو جائے تو اس کے لئے دعائے مغفرت جائز نہیں۔ ۱۱۴ وما کان استغفار ابراھیم الخ یہ سوال مقدر کا جواب ہے جو یہ ہے کہ ناشی سے یہ سوال ہے کہ جب مشرک کے لئے اور مومنوں کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ مشرکین کے لئے استغفار کریں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر کے لئے کیوں استغفار کیا جیسا کہ قرآن میں ہے واغفر لابی انہ کان من الضالین (شعراء ۸۶) تو اس کا جواب فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام کا یہ استغفار اس وعدہ کی بنا پر تھا جو انہوں نے بوقت نصیحت اپنے باپ سے کیا تھا۔ جیسا کہ سورہ مریم کے رکوع ۳ میں ہے قال سلم علیک ساستغفر لک ربی انہ کان بی حفیا لیکن جب ان پر یہ بات واضح ہو گئی کہ ان کا باپ اللہ کا دشمن ہے اور اس کے دل پر مہر جہالت ثبت ہو چکی ہے اور اب وہ کبھی ایمان نہیں لائے گا تو اس کے لئے استغفار ترک کر دیا اور اس سے بیزار ہو گئے۔ حق تعالیٰ کا اعلان فرمانا یعنی براہیم علیہ السلام کی زبان سے اصل مقصد یہ ہے کہ جب ان کو اصل حقیقت معلوم ہو گئی تو پھر ان کے لئے دعا نہیں کی۔ یا مطلب یہ ہے کہ جب وہ زندہ تھا تو اس کی ہدایت کی دعا کرتے تھے۔ اور جب وہ مشرک مر گیا تو ان پر واضح ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے۔ اس لئے پھر اس کے لئے مغفرت کی دعا نہیں کی ای مستمر علی عداوتہ تعالیٰ وعدم الایمان بہ وزاد بان الاواہ الیہ علیہ السلام مصدر مثلث الکفر وفی الخ ابن جریر وابن المنذر وجماعۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان ذالک التبین کان بموتہ کافرا والیہ ذھب قتادۃ قیل والاظہ بوصف العبد وھو الاول (روح ج ۱۱ ص ۲۵) ۱۱۵ وما کان اللہ الخ اللہ تعالیٰ مشرکین کے دل پر صرف اسی صورت میں مہر جہالت لگاتا ہے اور ان کو عذاب میں مبتلا کرتا ہے اسی وقت مطلقاً کرتا ہے جب کہ ہدایت کی راہ واضح کر لے اور نیکی اور بدی کو کھول کر بیان کر لے۔ اور مشرکین جان بوجھ کر محض ضد و عناد کی وجہ سے انکار کریں۔ وما کان اللہ لیضل قوما بعد اذ ھدیھم حتی یبین لھم ما یتقون ان اللہ بکل شیء علیم ان اللہ لہ ملک السموت والارض یحیی ویمیت وما لکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر لقد تاب اللہ علی النبی والمھجرین والانصار الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منھم ثم تاب علیھم انہ بھم رؤف رحیم وعلی الثلثۃ الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیھم الارض بما رحبت وضاقت علیھم انفسھم وظنوا ان لا ملجا من اللہ الا الیہ ثم تاب علیھم لیتوبوا ان اللہ ھو التواب الرحیم یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصدقین (توبہ ع ۱۴ تا ۱۹)

موضوع قرآن فائدہ: یعنی دنیا پر دہ نہ ہو بجہت یا اس دنیا کے مزاحمت اور بدی تو منی یہ کہ ہر حکم شرع کو ہم شرک کریں۔ ہر صرف قرآن میں جو ذکر ہو کر ایسے نے اپنے اپ کو بخشش ہی شاید حضرت کے طاہر ہی تھا کہ اس حالوں نے ہمارا کہ ان کے لئے دعا کریں پہنچا معلوم ہو کہ شرک کیا ہوا ہے۔ ۱۲ منہ ۔ یعنی ناپسند ہیز بیاد ۔ تطبیق تحفہ معتمد ۱۲ منہ

فتح الرحمٰن فائدہ: یعنی دشمن گمراہاں کی شمار قرآن ۱۲ منہ ۔ یعنی ناپسند ہیز بیاد ۔ تطبیق تحفہ معتمد ۱۲ منہ

اللہ علی النبی والمھجرین والانصار الذین
اللہ نے بخش دی نبی پر اور مہاجروں اور انصار کے
اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ من بعد ما کاد یزیغ
جو ساتھ رہے اس کے تنگی کی گھڑی میں بعد اس کے کہ قریب تھا کہ
قلوب فریق منھم ثم تاب علیھم انہ بھم
دل پھر جائیں بعضوں کے ان میں سے پھر مہربان ہوا ان پر بیشک وہ ان پر
رءوف رحیم ﴿۱۱۷﴾ وعلی الثلثۃ الذین خلفوا
مہربان ہے رحم کرنے والا ﴿۱۱۷﴾ اور ان تین کو جن کا فیصلہ پیچھے رکھا گیا تھا
حتی اذا ضاقت علیھم الارض بما رحبت و
یہاں تک کہ جب تنگ ہوگئی ان پر زمین باوجود کشادہ ہونے کے اور
ضاقت علیھم انفسھم وظنوا ان لا ملجا من
تنگ ہوگئیں ان پر جانیں ان کی اور سمجھ گئے کہ نہیں جائے پناہ
اللہ الا الیہ ثم تاب علیھم لیتوبوا ان اللہ ھو
اللہ سے مگر اسی کی طرف پھر مہربان ہوا ان پر تاکہ وہ رجوع کریں بیشک اللہ ہی
التواب الرحیم ﴿۱۱۸﴾ یایھا الذین امنوا اتقوا
توبہ قبول کرنے والا مہربان ﴿۱۱۸﴾ اے
اللہ وکونوا مع الصدقین ﴿۱۱۹﴾ ما کان لاھل
ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور ہو جاؤ ساتھ سچوں کے ﴿۱۱۹﴾ نہ چاہیے
المدینۃ ومن حولھم من الاعراب ان یتخلفوا
مدینہ والوں کو اور جو ان کے گرد و پیش ہیں گنواروں کو
عن رسول اللہ ولا یرغبوا بانفسھم عن نفسہ
رسول اللہ کے ساتھ اور نہ چاہیں اپنی جان کو اپنی جان کو رسول کی جان کو

موضح قرآن ف مہاجر اور انصار کو معاف کیا دل کے خطروں سے اور دوبارہ فرمایا مہربان ہوا پھر یہاں ہوا مہربان ف مہاجرین و انصار کے ساتھ وہ تین بھی داخل ہوئے جن کا فیصلہ پیچھا پڑا اس دن میں ان پر رحمت حالت تنگی کی کہ موت سے بدتر حال ہو گیا تھا ف یعنی تھکن اور تنگی سے نکلنے کی جگہ نہ تھی آخر توبہ قبول ہوئی۔ منہ

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ
یہ اس لئے کہ انہیں نہ پیاس نہ تکلیف نہ بھوک اور نہ بھوک
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا
اللہ کی راہ میں اور نہ یہ قدم رکھتے ہیں جس سے کفار ناخوش ہوں اور نہ یہ
يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ۭ
پہنچتے ہیں دشمن سے کوئی چیز مگر لکھا جاتا ہے ان کے لئے اس کے بدلے نیک عمل
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَلَا يُنْفِقُوْنَ
بیشک اللہ نیکی والوں کا نیگ برباد نہیں کرتا اور نہ یہ خرچ کرتے ہیں
نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا
کوئی خرچ چھوٹا اور نہ بڑا اور نہ طے کرتے ہیں کوئی میدان مگر
كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
لکھا جاتا ہے ان کے لئے تاکہ بدلہ دے انہیں اللہ بہتر اس کام کا جو کرتے تھے
وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَاۗفَّةً ۭ فَلَوْلَا نَفَرَ
اور مسلمانوں کو نہیں ممکن کہ نکلیں سب کے سب
مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَاۗىِٕفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ
ہر فرقہ میں سے ان کا ایک گروہ کہ باقی رہیں دین میں اور
لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝
ڈر سنائیں اپنی قوم کو جب ان کی طرف واپس جائیں شاید وہ ڈر رکھیں
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَ
اے ایمان والو لڑو ان کافروں سے جو تمہارے نزدیک ہیں اور
لْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝
چاہئے کہ وہ تم میں سختی پائیں اور جان رکھو کہ اللہ ساتھ ہے ڈر والوں کے

ف ذلك باانهم لا يصيبهم ظمأ ولا نصب ولا مخمصة ۔ احسن ما كانوا يعملون ۔ یہ قبول کی علت ہے اور اس میں بشارت ہے اہل دین جہاد کی سہل اللہ کی ترغیب ہے۔ ظمأ پیاس نصب تکلیف وشدت مخمصة بھوک ولا يطئون من عدو نيلا ۔ دشمن سے قتل وغنیمت اٹھانے میں یعنی اللہ کی راہ میں جہاد کے سفر میں اور میدان معرکہ کا راہ میں انہیں جو بھی تھوڑی بڑی تکلیف پہنچتی ہے جہاد میں جو تھوڑی بڑی رقم وخرچ کرتے ہیں اور جتنا فاصلہ وہ طے کرتے ہیں وہ سب ان کے اعمال صالحہ میں لکھا جاتا ہے کے عنوان سے درج کئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا بہت اجر وثواب عطا فرمائے گا۔ ١٢ منه وما كان المؤمنون الخ یہ چوتھا فرقہ ہے اور اس سے مسئلہ تحصیل اور مسئلہ جہاد کی تعلیم کی ترتیب دینا مقصود ہے یعنی مسلمانوں میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو حضور علیہ السلام کی خدمت میں رہ کر مسئلہ توحید و مسئلہ جہاد کی تعلیم حاصل کرے اور پھر اپنی قوم میں واپس جا کر ان کو ان مسائل کی تعلیم دے اس آیت سے معلوم ہوا کہ اس جماعت علم دین حاصل کرنا قوم کا معلم اور پیشوا بن سکے مسلمان پر فرض عین نہیں بلکہ فرض کفایہ ہے۔ البتہ جن احکام کا جاننا ہر مرد وعورت پر فرض ہے ان کا علم سیکھنا بھی ہر فرد پر فرض عین ہے كافة يا ايها الذين امنوا قاتلوا الذين يلونكم الخ ہمیشہ سے یہی حکم قتال کا چلا آرہا ہے۔ الذین یلونکم جو تمہارے قریب وجوار میں رہتے ہیں۔ غلظة شدت وسختی یعنی مشرکین کے ساتھ جہاد وشجاعت اور بہادری واستقلال کا ایسا مظاہرہ کرو کہ تمہارا رعب دجدال ان کے دلوں پر چھا جائے مقصد یہ ہے کہ مسلمان یہ اوصاف اپنے اندر پیدا کریں۔

موضح قرآن ف یعنی مرد وہ ہے جائے کہ سیکھے لوگ مدینہ کی سمت میں رہتے تھے ان کا علم ان سیکھیں اور پھیلوں کو سکھاویں۔ اسی پر ہمیشہ عمل رہا یہی تلقین علم دین موجود ہے۔ طلب علم فرض کفایہ ہے اور جہاد فرض کفایہ ہے۔ ١٢ منه ف یعنی مقدور کریں جس قوت سے جنگ یا تبلیغ ہو سکے مسلمانوں میں پہلی پہل کافر سے الفت ومدارت نہ کرے مگر جب دیکھے کہ دین کا رعب ہے۔ ١٢ منه رحمانیہ

فتح الرحمن ف یعنی طلب علم ١٢ ف یعنی طلب علم دین فرض کفایہ ہے۔ ١٠

إِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا ۚ

جب کوئی سورت اتاری جاتی ہے ۱۲۴ کوئی منافق ان میں سے کہتا ہے کس کا ایمان اس سورت نے زیادہ کیا

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿١٢٤﴾ وَ

سو رہے ایمان والے تو اس سورت نے ان کا ایمان زیادہ کیا اور وہ خوشی کرتے ہیں ۱۲۵ اور

أَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ وَ

جن کے دل میں مرض ہے سو اس نے ان کو اور پلیدی کی ہے ساتھ ان کی پلیدی کے اور

مَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿١٢٥﴾ أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ

وہ مرے ہیں کافر ۱۲۶ کیا نہیں دیکھتے ۱۲۷ کہ وہ آزمائے جاتے ہیں ہر برس میں

مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿١٢٦﴾ وَ

ایک بار یا دو بار پھر نہ وہ توبہ کرتے ہیں اور نہ وہ نصیحت پکڑتے ہیں ۱۲۸ اور

إِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ هَلْ يَرَاكُم

جب کوئی سورت اتاری جاتی ہے ۱۲۹ تو ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں کہ تم کو

مِّنْ أَحَدٍ ثُمَّ انصَرَفُوا ۚ صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُم بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا

کوئی مسلمان دیکھتا ہے پھر پھر جاتے ہیں ۱۳۰ اللہ دل ان کے اس واسطے کہ وہ لوگ ایسے ہیں

يَفْقَهُونَ ﴿١٢٧﴾ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ

کہ کچھ نہیں سمجھتے ۱۳۱ آیا تمہارے پاس ۱۳۲ رسول تم میں سے

عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ

بھاری ہے اس پر جو تم کو تکلیف پہنچے حریص ہے تمہاری بھلائی پر ایمان والوں

رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢٨﴾ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا

شفقت کرنے والا مہربان ہے ۱۳۳ پھر اگر منہ پھیریں ۱۳۴ تو کہہ دے مجھ کو اللہ کافی ہے کوئی

إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿١٢٩﴾

معبود نہیں اسی پر میں نے بھروسا کیا اور وہی مالک ہے بڑے عرش کا ۱۳۵

ع ۱۶

منزل ۲

صدقہ نکالنے چاہئے لگے سے اور اپنا اچھا عیب چھپا دیں یہی سے لگنی کرنی گی۔ جب اور لوگوں اسے کہ نفیس بیسکار سمجھ رہے ہیں کہ اس کی بات مانیں گے چھپانے لگے ۱۲ منہ ۱۲ ف اکثر منافق جہاد کے وقت منافق معلوم ہو جاتے تھے ۱۲ منہ ۱۲ ف یعنی کلام اللہ میں جہاں عیب آئے منافقوں کے دل میں دیکھتے ہیں کہ مجلس میں کسی نے ہم کو دیکھا تو نہیں پھر شتاب اٹھ جاتے ہیں ۱۲ منہ ۱۲ ف کافر دل رکھتا ہے تباہی کی بھی چاہتا ہے کہ بات میری زیادہ ہوتی رہے ۱۲ منہ ۱۲

ف ۱۲۴ اور جب کوئی سورت اتاری جاتی ہے کوئی ان کے دلوں میں بات ڈالتی اللہ (اللہ کی طرف رجوع) نہیں۔ جیسے کوئی کسی مرد خدا سے قرآن کی باتوں کے نزول کے ساتھ سوال کرتا ہے کہ کون سا ایمان اضافہ ہوتا ہے کیونکہ وہ ہر نازل ہونے والی آیت کو جھٹلاتے ہیں ف ۱۲۵ اور بیشمار ایمانوں پر پہنچ رہے۔ یہ ترجمہ اس سے بھی ہدایت حاصل نہیں کرتے کہ ہر سال دو بار یا دو بار ضرور مبتلائے بلیات کیا جاتا ہے مگر وہ اپنے کارہائے منافقانہ سے باز نہیں آتے اور اگر کچھ کہنے کے لئے شر و فساد سے باز آتے ہیں تو وہ حیلہ حاصل نہیں کرتے۔ ہر سال جہاد کے موقع پر ایک بار ضرور ان کو بہانہ مل جاتا ہے۔ جس میں ان کی شرارتیں عمل آسکتی ہیں اور قرآن میں ان کو ذمامت سے ذکر کیا جاتا ہے جس سے انہیں انتہائی ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے والمعنی اولا یرون انھم یختبرون بالجھاد و معہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیما یبین من الآیات الناطقۃ علیھم فیفتضحون (روح ج ۳ ص ۱۰۱) ف ۱۲۶ واذا ما انزلت الخ تبصرہ قرآن کے وقت منافقین کے حال کا بیان ہے۔ جب ان کو قرآن کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں کہ تمہیں تو کسی نے دیکھا ہوا ہے ہم کو دیکھتے ہیں تو ہم سے ان کی طرف یہ ہوتی ہے کہ وقت پر کہاں سے بھاگ نکلیں چنانچہ موقع ملتے ہی چل دیتے ہیں۔ یعنی ان کا مقصد ہر نازل ہونے والی آیت کی سنسی اور اس کا مذاق اڑانا ہے اس لئے وہ اس مجلس سے جلد از جلد بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ف ۱۲۷ لقد جاءکم الخ یہ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب سے مراد خطاب میں ما مصدریہ ہے یعنی مشقت میں پڑنا تم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گراں ہے وہ مسلمانوں ـــ رؤف رحیم متعلق ہے۔ ف ۱۲۸ فان تولوا الخ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو ہر حال میں رسول کا ادب اور اس کی خاطر چاہئے اگرچہ وہ رسول کا حکم نہ مانے۔

موضع قرآن ف کلام اللہ جس مسلمان کے دل کے اندر گھر بنا لیتا ہے اس کی ایسی نظر بدلتی ہے کہ منافق جب اس کو بیان کرتا ہے تو مسلمان کے خوف و خشیت اور دین کی فکر مندی سے ہر آیت کی

سُورۂ توبہ میں آیاتِ توحید اور اس کی خصوصیات

بیزاری ہے اللہ اور رسول کی ان مشرکین سے جن سے تم نے عہد کیا تھا (۲) مشرکین سے بیزاری کا اعلان
ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ ـــــ ن ـــــ الا الذین عاھدتم عند المسجد الحرام ○ (۱۹) تمہیں حرم کعبہ والوں کی سقایہ کرنا
ایک عمل مشرکین سے قبول نہیں۔
اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام ـــــ تا ـــــ واللہ لا یھدی القوم الظلمین ○ (۲۰) مشرکین کے نیک اعمال مومنوں کے
ایک عمل کے مقابلہ میں اکارت ہے۔
ان الذین آمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم اعظم درجۃ عند اللہ ○ (۲۱) مومنوں کو ہجرت اللہ پر بھروسہ رکھنا
چاہیئے اور کثرت تعداد پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔
ولا یجدون ما انفقوا حرجا للہ ورسولہ ولا یبدون لہ الا الحق۔ سچی غیر مشکی یا ذوق کو رد نہیں سمجھتے۔
وفات النبی ہود علیہ السلام وقالت النصٰری المسیح ابن اللہ ـــــ تا ـــــ قتلھم اللہ انی یؤفکون ○ (۲۲) یہود و نصاریٰ پیغمبروں کو اللہ
کے جسد سمجھتے اور ان کو اپنا مشورہ نظر کر کے عبادت میں پوجا کرتے تھے۔
اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ ـــــ تا ـــــ سبحانہ عما یشرکون ○ (۲۳) دانشمندوں کے علاوہ اپنے مورثی دینداروں
کو بھی اللہ کے سوا عبادت روا رکھتے تھے۔
یا ایھا الذین آمنوا ان کثیرا من الاحبار والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل اللہ اکثر یہودی اور پیر فقیر لوگوں کا مال
کھاتے اور اللہ کی توحید سے روکتے ہیں۔
انما النسیٓ زیادۃ فی الکفر ـــــ تا ـــــ واللہ لا یھدی القوم الکفرین ○ (۲۴) اپنی طرف سے کسی حکم کی تبدیلات مقرر کر رکھی تھیں۔
والوا علیہ رضوانا انھم واللہ ورسولہ ـــــ تا ـــــ انا الی اللہ راغبون ○ (۲۵) جس چیز کو اللہ کی عبادت اور پیغمبر علیہ السلام کے لیے مفید قرار
نہ تسلیم کرتے ہے مذہبی رواداری سمجھ جاتے تو ان کے لئے بہتر تھا۔
ومنھم من یلمزک فی الصدقٰت ـــــ الا ان اغنھم اللہ ورسولہ من فضلہ (۲۶) اپنی غرض نہ پائی عنایت سے اور پیغمبر نے یا تقسیم وغیرہ سے۔
وسیری اللہ عملکم ورسولہ ـــــ تا ـــــ فیبئکم بما کنتم تعملون ○ (۲۷) منافقین جو کہ اس پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ کہتے تھے آپ
ان کو دیکھ لیتے تھے۔
ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق لا تعلمھم نحن نعلمھم (۲۸) معلوم ہوا کہ پیغمبر علیہ السلام سب کو نہیں جانتے تھے۔
واذا انزلت سورۃ ان اٰمنوا باللہ وجاھدوا مع رسولہ استاذنک اولوا الطول منھم (۲۹) مومنوں کے سامنے منافقین کی کرتوت۔
ما کان للنبی والذین اٰمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی من بعد ما تبین لھم انھم اصحٰب الجحیم ○ (۳۰) مشرک مرنے پر
کے لیے ان کے لئے استغفار جائز نہیں، صحیح ہے۔
فان تولوا فقل حسبی اللہ ـــــ تا ـــــ وھو رب العرش العظیم ○ (۳۱) یہ وہ مسلک توحید ہے جس کی خاطر جہاد کا حکم دیا گیا اور صحابہ کو فضیلت
و شان ملی اور یہ تین پرچہ جس میں نازل ہوئیں۔

(آج سورہ ۱۲ رکوع ۱۶ اول شنبہ ۱۴ صفائی ۱۳۱۲ ہجری مطابق ۱۹۱۳ عیسوی بروز دوشنبہ ساڑھے ۱۲ بجے دن سورۂ توبہ کی تفسیر ختم ہوئی)

(فللہ الحمد اولا وآخرا والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ احمد وآلہ وعلی جمیع عبادہ الصلحین ان ربی لسمیع الدعاء)

۱۰ سُورۃ یونس علیہ السلام

ربط باقی سورتوں کی طرح سورہ یونس کو بھی اس کے ماقبل سورہ طٰہٰ کے ساتھ وہ ربط ہے۔ اوّلی ربط بھی ہے۔ سورہ طٰہٰ میں فرمایا تھا وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى۔ سورہ یونس میں فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ۔ ج۔ اوّل سے یہ ہے کہ ایمان لانے کی احوال عامہ میں سے ہے۔ اس لئے ایمان لانے کو۔ اور سبب جلد عذاب آنے کو پھر بیان کرنے کا اوّل نامہ ور ہوا کا بعد صرف قوم یونس علیہ السلام کے ساتھ ہی مخصوص نہ ہونے کی وجہ سے ایمان قبول کرلیا اور اس وقت کے ایمان لانے سے ان کو فائدہ پہنچ گیا۔ ۱۲ ربط متصل اس کی دو تقریریں ہیں ایک تقریر میں تو اس سے ماقبل سورہ طٰہٰ کے ساتھ ربط ہے۔ اہل کتاب کے سوال کو جواب دینے کے بعد اب کفار مکہ کے سوال کو جواب دیا ہے۔ اہل کتاب کے سوال کو جواب دینے کے بعد اب کفار مکہ کے سوال کو جواب دیا ہے۔ دوسری تقریر میں ربط اس طرح ہے کہ سورہ طٰہٰ میں فرمایا تھا وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى۔ اب اس سورہ میں فرمایا کہ ہدایت کو پہنچنے والے وہ ہیں جو اللہ کی کتاب کو سمجھ کر ایمان لائیں۔ اور اس کے مطابق عمل کریں۔ ۱۲ ربط سوم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط چہارم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط پنجم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ششم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ہفتم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ہشتم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط نہم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط دہم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط یازدہم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط دوازدہم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط سیزدہم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط چہاردہم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط پانزدہم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط شانزدہم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ہفدہم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ہجدہم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط نوزدہم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط بیستم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط بیست و یکم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط بیست و دوم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط بیست و سوم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط بیست و چہارم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط بیست و پنجم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط بیست و ششم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط بیست و ہفتم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط بیست و ہشتم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط بیست و نہم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط سیم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط سی و یکم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط سی و دوم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط سی و سوم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط سی و چہارم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط سی و پنجم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط سی و ششم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط سی و ہفتم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط سی و ہشتم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط سی و نہم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط چہلم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط چہل و یکم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط چہل و دوم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط چہل و سوم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط چہل و چہارم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط چہل و پنجم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط چہل و ششم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط چہل و ہفتم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط چہل و ہشتم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط چہل و نہم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط پنجاہم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط پنجاہ و یکم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط پنجاہ و دوم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط پنجاہ و سوم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط پنجاہ و چہارم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط پنجاہ و پنجم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط پنجاہ و ششم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط پنجاہ و ہفتم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط پنجاہ و ہشتم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط پنجاہ و نہم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط شصتم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط شصت و یکم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط شصت و دوم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط شصت و سوم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط شصت و چہارم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط شصت و پنجم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط شصت و ششم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط شصت و ہفتم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط شصت و ہشتم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط شصت و نہم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ہفتادم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ہفتاد و یکم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ہفتاد و دوم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ہفتاد و سوم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ہفتاد و چہارم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ہفتاد و پنجم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ہفتاد و ششم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ہفتاد و ہفتم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ہفتاد و ہشتم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ہفتاد و نہم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ہشتادم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ہشتاد و یکم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ہشتاد و دوم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ہشتاد و سوم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ہشتاد و چہارم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ہشتاد و پنجم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ہشتاد و ششم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ہشتاد و ہفتم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ہشتاد و ہشتم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط ہشتاد و نہم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط نودم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط نود و یکم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط نود و دوم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط نود و سوم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط نود و چہارم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط نود و پنجم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط نود و ششم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط نود و ہفتم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط نود و ہشتم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط نود و نہم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط صدم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط صد و یکم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط صد و دوم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط صد و سوم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط صد و چہارم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط صد و پنجم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ رسالت کے دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ ربط صد و ششم اس سورہ کا ماقبل سورہ یونس سے ربط یہ ہے کہ سورہ یونس میں توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں توحید کے دلائل کے ساتھ ساتھ

فعل قسم محذوف کی طرف راجع ہے۔ ترجمہ

تیسری عقلی دلیل | یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ۔۔۔ تا ۔۔۔ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَكَبَّرُوْنَ اصل میں یہ ترجمہ ہے بصورت تکلم، لیکن واحد غائب کے صورت پر نقل کیا ہے اور اس کے معنی میں واحد کے صورت بھی ہو کر ہے۔ مشرکین اپنے قول کے نہ سمجھنے میں کہ وہ اللہ کے سوا اپنے معبودوں کو اس لئے پوجتے ہیں کہ وہ ان کی سفارش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بیان کے مطابق ان کی سفارش کو رد کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے کفر و شرک کے سبب سے ہلاک کر دیا۔ وہ بولتے ہیں کہ اللہ کے سوا ہمارے معبود ہیں جو ہماری سفارش کریں گے۔ ان کو کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے نہ زمین میں۔ وہ پاک ہے اور برتر ہے ان چیزوں سے جن کو یہ اس کا شریک بناتے ہیں۔ جواب محذوف ہے۔

چوتھی عقلی دلیل | وَهُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۔۔۔ تا ۔۔۔ یُنَجِّیْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (۶۳) جب تم بھروسہ کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی تم کو خشکی اور سمندر میں چلاتا ہے اور ہوا کے جھونکوں کو بھیجتا ہے جو تمہارے جہازوں کو چلاتے ہیں جن میں تم سوار ہوتے ہو اور جب تم کو کشتیاں ہوا کے موافق میں لے کر چلتی ہیں اور وہ اپنے مسافروں کو خوش ہو کر دیکھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اور خدا سے التجا کرتے ہیں کہ اے خدا ہم کو اس سے نجات دے تو ہم تیرے شکر گزار ہوں گے۔ جب دریا میں اللہ تعالیٰ کی طرف شرک کرنے والے ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے مسافروں کا سامان اور دعا کرنے والوں کو بھول کر صرف خدا کے واحد کو پکارتے ہیں۔ جب وہ ان کو خشکی میں پہنچا دیتا ہے تو وہ اللہ کے ساتھ شریک بنانے لگتے ہیں۔ ترجمہ

پانچویں عقلی دلیل علی سبیل الاعتراف من الخصم | قُلْ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۔۔۔ تا ۔۔۔ فَسَیَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ (۳۱) یہ ترجمہ ہے تم فرما دو کہ کون تم کو آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے یا کون مالک ہے کانوں اور آنکھوں کا اور کون نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور کون عالم اللہ تعالیٰ کے سوا ہے۔ تو جلد کہیں گے کہ اللہ ہے۔ تو تم کہو کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے۔ ترجمہ

چھٹی عقلی دلیل | اَمَّنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ ۔۔۔ تا ۔۔۔ هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ (۵۶) یا کون پیدا کرتا ہے مخلوق کو پھر اس کو دوبارہ پیدا کرے گا اور کون روزی دیتا ہے تم کو آسمان اور زمین سے یا کون مالک ہے کانوں اور آنکھوں کا اور کون نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور کون عالم اللہ تعالیٰ کے سوا ہے۔ تو جلد کہیں گے کہ اللہ ہے۔ تو تم کہو کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے۔ ترجمہ

ساتویں عقلی دلیل | قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ ۔۔۔ تا ۔۔۔ اَفَغَیْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۔۔۔ اس دلیل سے ترک فعل کی وجہ مقصود ہے۔ جب ہم پر کوئی عذاب اللہ تعالیٰ سے اور قیامت زمین و آسمان سے ہماری ہلاکی کا خطرہ کرتا ہے۔ یہ بتلانے کے لئے کہ اس کے بچانے والے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہے اور اس کے سوا کسی کو پکارنا بیکار ہے۔ ترجمہ

آٹھویں عقلی دلیل | وَمَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ۔۔۔ تا ۔۔۔ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (۳۶) یہ دلیل قبل شرعی العقیدہ ہونے کی ہے۔ الآیۃ الاولیٰ اَلَّا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ۔۔۔ تا ۔۔۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ (۳) یہ دلیل قبل شرعی العقیدہ ہونے کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

قولی دلیل | اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ۔۔۔ تا ۔۔۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰى مَاۤ اَنْتُمْ عَلَیْهِ ۔۔۔ تمام انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے تعلیم دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص فی العبادت ہو۔ سب مسلمانوں کے لئے اس دلیل کا ذکر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو کسی پر کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وَمَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ الخ۔ جو مشرکین کو پکارتے ہیں۔

دسویں عقلی دلیل | هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ ۔۔۔ تا ۔۔۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ (۶۱) اس کا فاصل کلمہ تم ہے اور اس میں تکرار ہے۔ وَقَالُوْا سوئے عقلی ہے۔ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۔۔۔ تا ۔۔۔ وَمَا یَعْلَمُوْنَ (۶۸) مشرکین کا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اپنے لئے بیٹیاں بنا لیا ہے۔ اس کا فیصلہ فرمایا ہے۔ انہیں کہا جاتا ہے کہ تم افترا سوئے عقلی ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کو اس کا جواب دیا ہے۔ قولی دلیل ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹے ثابت کرنا ان کی کسی دلیل سے نہیں ہے۔ اس قول کو وہ بغیر کسی دلیل کے کہتے ہیں۔ اس لئے یہ جہالت پر مبنی ہے۔ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۔۔۔ تا ۔۔۔ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۔۔۔ اس قول کو بھی سوئے عقلی ہے۔ اس لئ

دلیل وحی

وَاَنَّ بِیَدِہٖ مَفَاتِیْحَ الْاِیْمَانِ الخ سورت کے اختتام پر دلیل دی۔ یعنی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ دعوائے توحید اور اسکے دلائل جو یہ قرآن اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل فرمائے ہیں میں صرف اپنی کاوش سے نہیں کہہ رہا اور اللہ تعالیٰ نے شرک کے حق میں کوئی دلیل نازل نہیں کی جس سے شرک کی تمام انواع واقسام باطل ہیں وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَشْہَدُنَّ اَنَّہٗ وَاللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے یہ بات سنی ہے جس کی وجہ سے آپ اس کی پیروی کر کر اور رسول تو حید کی دعوت کیلئے طرح طرح کی تکلیفیں برداشت کیں۔ اے نبی آپ کے دل کو یہ باتیں سن کر تکلیف اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس مخالفت کو دیکھ کر اور آپ کے عزم و ثبات میں تزلزل اور بے چینی محسوس نہ کرنے پائے۔ فرمایا فیصلہ آپ ہی کے حق میں ہوگا بشرطیکہ دلیل و قرار اور منصف تسلیم ہوں گے۔ اور یہ بھی اب کی جب اپنے وقت میں کامیاب ادا کیا تو حضرت مہدی کامیاب و مطمئن ہوں گے۔

مختصر خلاصہ

دعوائے سورت: نفی شفاعت قبل ازیں دعوائے سورت میں مذکور ہے۔ پہلے اس کا مدعا مِنْ شَیْءٍ بِقَدَرِ اَنْمِلَۃٍ ہے۔ دلیل کے ضمن میں اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِہٖٓ اٰلِہَۃً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُہُمْ شَیْئًا وَّلَا یُنْقِذُوْنِ اِنِّیْٓ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّکُمْ فَاسْمَعُوْنِ قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّۃَ سے ہیں۔ اس دعوے کے ثبوت میں گواہ اور دلیل پیش کئے ہیں اس دلیل کو مقابلہ دلیل ہونا چاہئے۔ دلیل وحی۔ جس دلیل نقلی میں سے ساتویں دلیل نقلی شرک کی تحریم کے لئے ہے اور باقی نقلی شرک فی التعریف کے لئے ہیں۔ ان سب دلائل نقلیہ کے مقابلہ میں دلیل عقلی کو ہرگز پیش نہیں کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ سورت میں مزید کوئی دلیل نہیں ہے۔ صرف وعظ و نصیحت ہے۔ تنبیہ۔ کچھ لوگ اور شارحین بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔

سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعُ اٰيَاتٍ وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ یونس مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ایک سو نو آیتیں ہیں اور گیارہ رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو ہے عد مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝١

الف لام را یہ آیتیں ہیں باتی کتاب کی کیا حکمت کو کتے

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ

کیا ہے لوگوں کو تعجب اس بات سے کہ وحی بھیجی ہم نے ایک مرد پر ان میں سے کہ ڈر سنا دے لوگوں کو

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ

اور خوشخبری سنا ایمان والوں کو کہ ان کے لئے ہا سچا ہے اپنے

رَبِّهِمْ ۭ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝٢

رب کے پاس کہنے لگے منکر بیشک یہ تو جادوگر ہے صریح

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

تحقیق تمہارا رب اللہ ہے جس نے بنائے آسمان اور زمین

فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ

چھ دن میں پھر قرار کیا عرش پر تدبیر کرتا

الْاَمْرَ ۭ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ۭ ذٰلِكُمُ

ہے کام کوئی سفارش نہیں کرسکتا مگر اس کی اجازت کے بعد وہ

اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٣ اِلَيْهِ

اللہ ہے تمہارا رب سو اسی کی بندگی کرو کیا تم دھیان نہیں کرتے اسی کی طرف

مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ

تم سب کو پھر جانا ہے تم سب کو اللہ کا وعدہ ہے اللہ کا سچا وہی پیدا کرتا ہے اول بار

ثُمَّ يُعِيْدُهٗ

منزل ۳

سُوْرَةُ يُوْنُسَ: یہ سورت مکی ہے اس کی تعریف ہر وقت اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ الٓرٰ: یہ حروف مقطعات میں سے ہے اس کی تعریف ہر وقت اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ: اس سورت میں مسئلہ توحید بیان ہوا اور دلائل عقلیہ ذکر کئے گئے ہیں اس لئے ابتدا اسورت میں مفید توحید تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ سے ہوئی۔ حکیم محکم کی یہی سورتوں کی ابتدا اس کتاب کی صفت حکیم آئی ہے ان سورتوں میں زیادہ دلائل عقلیہ کے بیان پر مبنی پایا ہے اور جن کی ابتدا کتاب کی صفت مبین وارد ہوئی ہے۔ ان سورتوں میں زیادہ تر دلائل نقلیہ مذکور ہیں۔ سورۂ لقمان میں مجرد ہے۔ اسی لئے کتاب کی صفت حکیم آئی ہے۔ سورۂ طٰسٓمٓ میں فرمایا۔ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ

ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
پھر دوبارہ کرے گا اس کو تاکہ بدلہ دے ان کو جو ایمان لائے تھے اور کئے تھے
الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ
کام ٹھیک انصاف کے ساتھ اور جو کافر ہوئے ان کو
شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا
پینا ہے گرم پانی اور عذاب دردناک اس لئے کہ
يَكْفُرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاۗءً وَّ
کفر کرتے تھے وہی ہے جس نے بنایا سورج کو چمکتا اور
الْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ
چاند کو چاندنا اور مقرر کیں اس کے لئے منزلیں تاکہ جانو برسوں کی
وَالْحِسَابَ ۭ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ
اور حساب باتوں کی نہیں بنایا اللہ نے یہ پر مطلب درست سے ظاہر کرتا ہے
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ
نشانیاں ان لوگوں کے لئے جن کو سمجھ ہے البتہ بدلنے میں رات
وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اور دن اور جو کچھ بنایا ہے اللہ نے آسمانوں اور زمین میں
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ
نشانیاں ہیں ان لوگوں کو جو ڈرتے ہیں البتہ جو لوگ نہیں امید رکھتے
لِقَاۗءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ
ہمارے ملنے کی اور خوش ہوئے دنیا کی زندگی پر اور اسی پر مطمئن ہو گئے اور
هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمُ
جو ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں ایسوں کا ٹھکانا ہے

ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ... وَعَمِلُوا: پھر دوبارہ پیدا کرنا ان کا جزا دینے کے لئے ہے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔ اس کی بات تو غور سے سنو وہ جو کچھ کہتا ہے عقل و فطرت کے عین مطابق اور حکمت و دانائی پر مبنی ہے۔ یہ توحید الٰہی شرک فی التصرف پر عقلی دلیل ہے یعنی تنہا اکیلا وہ اللہ ہی ہے جس نے چھ دنوں میں زمین و آسمان کو پیدا کیا اور پھر سارے عالم کا نظام اکیلا اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ زمین و آسمان کی حکومت تنہا اسی کے قبضہ میں ہے اور وہی سارے عالم میں متصرف و مختار ہے۔ اس نے نظام عالم کا کوئی شعبہ کسی کے اختیار و تصرف میں نہیں دے رکھا۔ ۵ فی ستۃ ایام: زمین و آسمان کو چھ دن میں پیدا کرنے کی تفصیل سورۂ حٰمٓ سجدہ ۲ میں مذکور ہے۔ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ (دو دنوں میں زمین پیدا کی وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ (اور بعد پیدا کئے پہاڑ اوپر اس کے اور برکت رکھی اس میں اور اندازہ کیا اس میں خاصیتوں اور قوتوں کا دو دن میں) یہاں اس طرح زمین کی پیدائش پر اضافہ ہے پہاڑوں میں برکت اور قوتوں کی پیدائش کا بیان ہے۔ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ (پھر ساتوں آسمانوں اور ہر ایک نظام شمسی کی تخلیق دو دن میں مکمل ہوئی) اس طرح زمین و آسمان کو چھ دن میں پیدا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سارے عالم کو زن و مرد سمیت بھی پیدا کر سکتا تھا مگر اس نے ایسا نہیں کیا کچھ بالفعل بنا دیتا کچھ پیدا کیا تاکہ ہر چیز کی تخلیق میں اس کی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ کے دلائل کا اظہار ہو۔

۵ ثُمَّ اسْتَوٰى: ظاہر حضرت شیخ قدس سرہٗ نے ذوالعرش استوا علی العرش حکومت و سلطنت سے کنایہ ہے یعنی زمین و آسمان کو اللہ تعالیٰ نے چھ دن میں پیدا کیا اور اس کی حکومت و سلطنت اور سارا نظام عالم اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اس نے نظام عالم کا کوئی اختیار کسی کے سپرد نہیں کیا۔ تفصیل سورۂ اعراف کی تفسیر میں گذر چکی ہے۔ (ملاحظہ ہو حاشیہ ۱۳۰) ۵ مَا مِنْ شَفِيْعٍ الخ: یہ جملہ اپنے سے پہلے جملہ کی تشریح ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی کی شفاعت تقرب کی بالا جماع حرام ہے۔ جب زمین و آسمان کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے اور سب کچھ اسی کے اختیار و تصرف میں ہے تو پھر کون ہے جو اس کے سامنے دم مار سکے اور اس سے اپنی بات منوا سکے۔ یہاں دنیا و آخرت میں شفاعت تقربی کی نفی ہے اور آخرت میں شفاعت باذنہٖ کا اثبات ہے۔ مشرکین کا خیال تھا کہ وہ بتوں اور بزرگوں کو پوجنے سے اللہ تعالیٰ سے ان کے تمام کام کرا لیں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہاں اس شفاعت کی نفی (بمعنی آخرت میں اللہ کے ان سے شفاعت ہو گی اور وہ صرف ان کفار کے لئے ہو گی جو دنیا سے ایمان لیکر رخصت ہوئے مشرکوں کے حق میں کوئی شفاعت نہیں ہو گی۔ مسئلہ شفاعت کی مزید تحقیق سورۂ بقرہ کی تفسیر میں گذر چکی ہے حاشیہ ۱۲۵) ۵ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ: ذکر کو اگر دوبارہ ذکر کیا جائے تو یہ تاکید کہلاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ جو مذکور ہوا صفات سے متصف ہے وہی تمہارا کارساز ہے اس لئے صرف اسی کی عبادت کرو اور صرف اسی کو پکارو۔ اس کی پکار اور عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْمَوْصُوْفُ بِمَا وُصِفَ بِهٖ ... (فائدہ ۲۱) وَحِدُوْهُ وَلَا تَعْبُدُوْا بِهٖ بَعْضَ خَلْقِهٖ مِنَ الْجِنِّ اَوِ الْمَلٰٓئِكَةِ فَضْلًا عَنْ غَيْرِهِمْ جِمَادًا لَا يَضُرُّ وَلَا يَنْفَعُ بِعِبَادَتِكَ (۱۲ منہ) ۵ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا الخ: یہ بھی توحید کے لئے ترہیب ہے۔ مشرکین کو توحید میں لانے کو ترغیب دی تھی اور نہ ماننے والے سب آخرت میں اللہ تعالیٰ کی عدالت میں حاضر ہوں گے۔ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ: لام ملانے عاقبت ماننے والوں کے لئے بشارت اخروی ہے۔ بِالْقِسْطِ یعنی انصاف کے ساتھ۔ صرف جاریا بجائے جزی سے متعلق ہے۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا الخ: نہ ماننے والوں کے لئے تخویف اخروی ہے۔ ۵ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الخ: یہ نفی شرک فی التصرف پر دوسری عقلی دلیل ہے، خبر معنی جملہ کی وجہ سے مفید حصر ہے یعنی صرف اسی نے سورج اور چاند بنائے ان سب کا فاعل صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور کوئی نہیں۔ نظام شمسی نظام عالم کا سب سے اہم حصہ ہے۔ اس لئے یہاں خصوصیت

التَّارِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ۝٨ إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَ
آگ ہیں وہ اس کا جو ہمیشہ رہنے
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ تَجْرِي
کام کئے ہدایت کرے گا ان کو رب ان کا ان کے ایمان سے چلیں
مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهٰرُ فِي جَنّٰتِ النَّعِيمِ ۝٩ دَعْوٰىهُمْ
ان کے نیچے نہریں باغوں میں آرام کے ان کی دعا
فِيهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلٰمٌ ۚ وَ
اس میں تو پاک ہے اے اللہ اور ملاقات ان کی سلام اور
اٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝١٠ وَ
خاتمہ ان کی دعا کا یہ کہ سب تعریف اللہ کو ہے پروردگار سارے جہان کا واسطے اور
لَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ
اگر جلدی بھیجتا اللہ لوگوں کو طرف برائی جیسے وہ جلدی مانگتے ہیں وہ بھلائی کو
لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ ۖ فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ
تو ہم کر دی جاتی ان کی عمر سو ہم چھوڑتے رکھتے ہیں ان کو جن کو امید نہیں
لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝١١ وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ
ملاقات کی ان کی سرکشی میں سرگرداں اور جب چھوئے انسان کو
الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَآئِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا
تکلیف پکارے ہم کو پڑا ہوا یا بیٹھا کھڑا پھر جب ہم ٹال دیں
عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَأَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ إِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۚ كَذٰلِكَ
اس سے تکلیف اپنی جانے کو تو ابھی نہ پکارا تھا ہم کو کسی تکلیف پہنچی پر اسی طرح
زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝١٢ وَلَقَدْ
پسند آیا بے باک لوگوں کو جو کچھ کر رہے ہیں اور البتہ

ہے اس کا ذکر کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے سورج اور چاند کو روشنی عطا فرمائی اور چاند کے دورے کے لئے منزلیں مقرر کیں تاکہ اس کے دورے سے مہینوں اور سالوں کی تعداد معلوم ہو سکے۔ ماہ رمضان، ذی الحجہ اور دیگر مہینوں اور دنوں کی تعیین ہو سکے جن سے اسلامی احکام متعلق ہیں نیز زمینوں کا رقبہ اور معاملات کے وقات کا اندازہ ہو سکے۔ یہ سورج کو ضیاء اور چاند کو نور فرمایا کیونکہ لفظ نور عام ہے، ضیاء خاص جو بھی نور کا سب سے قوی فرد بالذات ہو دیگر روشنی کی کامل ترین قسم کیفیت کا عام ضوء ہے بعض نے کہا ہے ذاتی روشنی کو ضوء اور مستعار روشنی کو نور کہا گیا۔ والنور اعم من الضوء فانه اقوی افراد النور وقیل ما بالذات ضوء وما بالعرض نور (مظہری)

جو ضیاء فالنور اصله الاصل هذه الكيفية والضوء اسم لهذه الكيفية اذا كانت كاملة قاهرة قويه فلهذا خص الشمس بالضياء لانها اقوى واكمل من النور وخص القمر بالنور لانه اضعف من الضياء (خازن ج ۳ ص ۱۳۴) **کلہ** لفظ الحق مختلف معنوں کیلئے آتا ہے (۱) بمعنی سچائی اور صداقت، یا حق کے مقابل میں جیسا کہ فرمایا بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ (انبیاء ع ۲) (۲) بمعنی ہوا اور ہوس کے مقابلہ میں آتا ہے وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ (دخان ع ۲) یہاں دونوں معنوں کا احتمال ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان، شمس و قمر اور سارا نظام کائنات سب سے بڑی سچائی (وجود) کے ساتھ پیدا کیا ہے نہ بیماری کائنات اللہ تعالیٰ کی دو حالتیں پر شاید عدل ہے، اگر یا بمعنی ام ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ یہ سب کچھ حق و صداقت کے اظہار و بیان کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ای لبیان الحق و اظہارہ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) دوسرے احتمال پر مطلب یہ ہوگا کہ یہ ساری کائنات محض عبث اور بے فائدہ پیدا نہیں کی گئی بلکہ اس کے پیدا کرنے میں بہت حکمتیں اور فائدے ہیں ان میں سب سے اہم اور عظیم فائدہ اور حکمت یہ ہے کہ بندگان خدا اس کارخانۂ عالم کی ہر چیز میں غور و فکر کریں اور اس سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، اس کی قدرت کاملہ اور حکمت تامہ پر استدلال کریں۔ یعنی الحق واظهاره قدرته ودلائل احاديه ولهذا قال بالطلا لا عبثا (خازن ج ۳ ص ۱۳۴) **کلہ** یہ الٰہی تعالیٰ کا تذکرہ ہے یعنی رات دن کی آمد و رفت اور زمین و آسمان کی ساری مخلوقات میں اللہ تعالیٰ کی توحید پر بہت بڑی دلیل ہے مگر ان لوگوں کے لئے جو غور و انصاف سے سوچ سمجھ کر کریں، ان کے دلوں میں ثابت و اقامت کا جذبہ ہو اور عناد سے دور ہوں (الآیات العلامات لوحدانیته والرب القوی یتقون (ابن عباس رضی اللہ عنہ) **کلہ** تخویف اخروی برائے منکرین قیامت و مسئلہ توحید، مسئلہ توحید اور قیامت کو دلائل و نصوص سے ثابت کرنے کے بعد ماننے والوں کو عذاب آخرت کی تخویف فرمائی۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ اثبات اخروی برائے منکرین قیامت و مومنین۔ **کلہ** اس پر بطریق اجمالی گفتگو ہو چکی ہے کہ جب وہ ایمان لے آئے اور نیک کام بھی کرنے لگے تو بہترین راحت و نعمت ہوگی پھر نہایت درجہ کا

موضح قرآن ف ہاں جو جنت نعمتیں دیکھ کر گھبرا جائیں گے پاک ذات یعنی سبحان اللہ پھر اس کی لذت یاد کر کہیں گے الحمد للہ اور جنت میں طور طور کے کھانے پینے ہیں، السلام علیک ہو دنیا میں سلام کرتے ہیں ف۱۲ یعنی تو وہی کہا جو تیرے کو چاہئے تھا، سو اگر حق تعالیٰ شتاب نہ کرتے تو اپنی بے ہودگی کے وبال سے فرصت نہ پاتے دونوں میں تحمل ہے، تائید لوگ تربیت پاویں اور بے ہودگی غفلت میں پڑے رہیں۔

فتح القرآن صلی اللہ علیہ وسلم سید ہدیٰ

گیا مطلب؟ اس لئے پہلے پہلو سے ایمان و عمل صالح پر ثابت قدم رکھنا اور استقامت عطا کرنا مراد ہے یعنی اللہ تعالیٰ ان کے مخلصانہ ایمان کی بدولت ان کو صراط مستقیم اور ایمان پر ثابت قدم رکھے گا اسی پسندیدہ سبب (بِاِیْمَانِهِمْ) کا ذکر مستانفہ علی سبیل الطریق السدید المؤدی الی الثواب (معالم ۳ ص۳۱۵) یا المطلوب ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان کی بدولت آخرت میں ان کو جنت کی راہ دکھائے گا اور وہ سیدھے جنت میں داخل ہوں گے۔ قال محمد بن جریر یہتدی بنورہ علی الطریق المؤدی الی الجنۃ یتصل لہ نور الایمان بہ (خازن ۳ ص۱۰۱ و مظہری ۴ ص۱۸۱) ۱۵ دعویٰ کے معنی قول اور کلام کے ہیں یعنی جنت میں اہل جنت کا کلام اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس سن کر کہا

یونس ۱۰ ۴۶۷ یعلمون ۱۰۱

اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَآءَتْهُمْ
ہم ہلاک کر چکے ہیں جتھا تھوں کو تم سے پہلے جب ظلم پر کمر باندھ لی حالانکہ ان کے پاس آ چکے تھے
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي
رسول ان کے کھلی نشانیاں اور ہرگز نہ تھے ایمان لانے والے یوں ہی سزا دیتے ہیں ہم
الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ
قوم گنہگاروں کو پھر ہم نے تم کو کیا نائب رکھا زمین میں
مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَاِذَا تُتْلٰى
ان کے بعد تاکہ دیکھیں تم کیا کرتے ہو اور جب پڑھی جاتی ہیں
عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا
ان کے سامنے ہماری آیتیں کھلی واضح کہتے ہیں وہ لوگ جن کو امید نہیں ہم سے ملاقات کی
ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ۭ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ
لے آ کوئی قرآن اس کے سوا یا اس کو بدل ڈال تو کہہ مجھے لائق نہیں ہے کہ
اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَاۗئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى
اس کو بدلوں اپنی طرف سے میں تابعدار ہوں اسی کی جو حکم آئے
اِلَيَّ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝
میری طرف میں ڈرتا ہوں اگر نافرمانی کروں اپنے رب کی بڑے دن کے عذاب سے تو
قُلْ لَّوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ
کہہ اگر اللہ چاہتا نہ تو میں نہ پڑھتا اس کو تمہارے سامنے اور نہ وہ تم کو خبر کرتا اس کی
فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝
کیوں کر میں رہ چکا ہوں تم میں ایک عمر اس سے پہلے تو کیا تم نہیں سمجھتے بات کو
فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ
پھر اس سے بڑا ظالم کون ہے جو باندھے اللہ پر بہتان یا جھٹلائے اس کی آیتوں کو

مترجم: ۱۵ دعویٰ کے معنی قول اور کلام کے ہیں یعنی جنت میں اہل جنت کا کلام اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس سن کر کہا جائے گا اسی قول پر (جو اہل جنت کا کلام ہوگا) یہ دعویٰ کیا گیا ہے (خازن ۳ ص۱۰۱) یا دعویٰ بمعنی دعا ہے یعنی سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ کہنا ان کے لئے اللہ تو پاک ہے اس سے کہ تیرے سامنے کوئی تحیہ غالب ہو تو تحیتہم فیہا سلام و تحیۃ جنت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور فرشتوں کی طرف سے سلام کا تحفہ طریق مسلمہ توحید جانے کی وجہ سے آخرت کے عذاب سے امن و سلامتی کی جو پہلی خبر دی جاتی ہے یا مطلب یہ ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو امن و سلامتی کا تحیہ پیش کریں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یعنی صفات کارسازی اور صفات الوہیت اللہ تعالیٰ ہی سے خاص ہیں اور عبادت اور پکار کے لائق وہی ہے۔ اہل جنت جب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت شان ملاحظہ کریں گے اور جنت کی گوناگوں نعمتیں دیکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس اور تنظیم و تمجید کیا کریں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی طرف سے سلام کا تحفہ ملے گا۔ اس پر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کریں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اوّل کلامہم التقدیس و آخر دعوٰہم التحمید فیبتدئ بالتعظیم للّٰہ تعالیٰ بقولہ وتختمہ بالتسلیم علیہم بقولہ (معالم ۳ ص۳۱۵) ۱۵ پر تربیت اسلوب حکیم کے طریق فائض ہے اس سے پہلے کافی شبہ قدرے اس کا مستحق البعض دفع شبہ مشرکین اللہ تعالیٰ سے عذاب کی جلدی کرتے تھے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کا دین سچے ہیں تو ہمیں آسمان سے پتھر برسا کر یا کسی دوسرے عذاب سے ہلاک کر دے اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ (انفال ۴) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس طرح تو کہے عبیر اور بھلائی مانگنے میں عجلت کرے تو میں اسی طرح بھلائی دی جاتی ہے اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ ان کے شر اور عذاب کے طلب کو کبھی پار کر دیتا تو بھی کافیصلہ ہو چکا ہوتا اور وہ ناگہانی عذاب سے تباہ و برباد کئے جاچکے ہوتے مگر اللہ تعالیٰ بطور استدراج ان کو مہلت دیتا ہے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ اللہ کی نافرمانی اور اس کے احکام سے سرکشی کریں اور قرآن کریم عذاب میں مبتلا کیا جائے۔ یَعْمَهُوْنَ اسی پر جمے ہوئے ہیں اور پیچھے ہوں۔ یہ ان لوگوں کا حال ہے جن کے دلوں پر مہر جہالت لگ چکی ہے اور ان کے راہ راست پر آنے کا کوئی امکان نہیں۔ ۱۵ یہ شکوی ہے۔ خلاصہ کیا احسان فراموش ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دلائل نشان دیکھ کر اور اس کی بے حساب نعمتیں ملاحظہ کر کے پھر بھی عقل و فکر سے کام نہیں لیتا اور اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے۔ علاوہ کر جب کبھی ان پر کوئی بڑی مصیبت آجاتی ہے تو اپنے تمام خود ساختہ معبودوں کو بھول کر ہر حالت میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتا ہے مشرکین عرب اپنی معبودی حاجات و مشکلات کے لئے تو اپنے معبودان باطلہ کو موضع قرآن فی اس سے قرآن کو چھوڑ دو طبیعت کو نہ کرتے اور بتوں کو باطل ہونا مانتے تو کہتے اتنا بدل ڈال تو یہ کلام ہم سب قبول کر لیں۔ ۱۲ یعنی اس کی طرف سے میں بنا کر تو چالیس برس کی عمر میں بنا یا اس قسم کا خیال رکھتا۔ ۱۲

پکارتے تھے مگر جب کسی خدا سے بڑی مصیبت میں مبتلا ہو جاتے تو سب کو چھوڑ چھاڑ کر صرف رب العالمین اللہ علیہ وسلم کو پکارتے اور اس کی دہائی دیتے حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مکہ معظمہ میں ایک بار ایسا سخت قحط پڑا کہ لوگ مرنے لگے تو اس قحط میں اللہ کے نیک بندے اور اللہ کے پیارے اور مقبول بندے بیت اللہ کے اندر جا کر اللہ کے سامنے گڑگڑا کر روتے تھے اور اللہ سے دعائیں کرتے تھے اور اللہ کے سامنے اپنی عاجزی اور بے بسی کا اظہار کرتے تھے اور اللہ کے سامنے اپنی بے بسی اور بے چارگ

ثابت ہوگئی تو اس کے بعد بھی جو شخص شرک سے نہ چھوڑے اس سے بڑا ظالم کون ہو سکتا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر افترا کرتا ہے کسی ایک طرف تو شرک کرتا ہے اور ساتھ ہی یہ کہتا ہے کہ اللہ اس کے فعل سے توحل ہے اور اللہ نے اپنے کتنے ہی بندوں کو پکارنے کی اجازت دی ہے ایسا شخص یا وہ جو قرآن کے من جانب اللہ ہونے اور دلائل توحید کو محض اپنے ان سے بڑھ کر نہیں کون ظالم ہو سکتا ہے۔ یعنی فرعون لہ شہر یکتا و دلیل [...] کذاب ثابایۃ (یعنی ہمیں بکون القرآن من عند اللہ و انکروا دلائل التوحید) (معالم و خازن ۳ ص ۲۰۴) استفہام انکاری ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان سے بڑا ظالم کوئی نہیں۔ استفہام بمعنی النفی اذ لا احد اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب (قرطبی، ۸ ص ۳۰۰) یہ بڑے بڑے مشرکوں اور توحید پر چڑنے

إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ﴿١٧﴾ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ
بیشک بھلا نہیں ہوتا گنہگاروں کا بھلا اور پرستش کرتے ہیں اللہ کے سوا اللہ
اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ
اس چیز کی جو نہ نقصان پہنچا سکے ان کو نہ نفع اور کہتے ہیں یہ تو
شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا
ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے پاس تو کہہ کیا اللہ کو بتاتے ہو جس کو
يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ
معلوم نہیں آسمانوں میں اور نہ زمین میں وہ پاک ہے اور برتر ہے
عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿١٨﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً
اس سے جس کو وہ شریک کرتے ہیں اور لوگ جو ہیں تھے سو ایک ہی امت
وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ
پھر ہو گئے جدا جدا ہو گئے اور اگر نہ ایک بات پہلے ہو چکی تیرے رب کی
لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٩﴾ وَيَقُولُونَ
تو فیصلہ ہو جاتا ان میں جس بات میں کہ اختلاف کر رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں لوگ
لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۖ فَقُلْ إِنَّمَا
کیوں نہ اتری اس پر ایک نشانی اس کے رب سے سو کہہ اے تو
الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانتَظِرُوا ۖ إِنِّي مَعَكُم مِّنَ
غیب کی بات اللہ ہی کو ہے سو منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ
الْمُنتَظِرِينَ ﴿٢٠﴾ وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّن
انتظار کرتا ہوں۔ اور جب چکھاتے ہیں ہم لوگوں کو مزا اپنی رحمت کا بعد
بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم مَّكْرٌ فِي آيَاتِنَا ۚ
بعد ایک تکلیف کے جو ان کو پہنچی تھی اسی وقت بنانے لگتے ہیں حیلے ہماری آیتوں میں۔

موضع قرآن ۱۰ یعنی گمراہ بناتا ہوں تو مجھ سا ظالم نہیں۔ اور میں جو سچا ہوں تو جھٹلانے والوں پر بھی بات ہے ۱۲ حق ہو شرک سے ۱۳ حق ہے کہ اللہ ایک ہے اور یہ شریک اس کی طرف سے ہم پر مخلص ہیں سو دنیا پر گزرے اس نے مہلت نہ کی ہوتے تو آپ اب مٹ گئے ہوتے کیوں کہ جانے والوں میں منع نہیں کہ ظالم توبہ کیا ہوگا تو الٰہی آیت میں اس کا جواب ہے کہ اس اللہ کا طریک ہے جب لوگ چل گئے ہیں بھاری کو سنا دیا ہے اعتقاد میں کچھ فرق نہیں۔ اور جم کہیں کہ اگر ہم سچے ہوتے تو ہم پر دنیا میں عذاب آتا اس کا جواب بھی آ گیا ہے کہ فیصلہ کا دن آتا ہے ۱۴ یعنی اگر کہیں کہ ہم کیونکر مانیں کہ تمہاری بات سچ ہے فرمایا کہ تم کو دلیل کرے گا اور مخالف ذلیل ہوں گے سو دیا ہی ہوا ہے کہ ان کی اشاعت کیلئے ہوئے اور ہمارا مخالف ذلیل ہوں تو فیصلہ ہو جائے فیصلہ کا دن دنیا میں نہیں۔ ۱۲

قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا
کہہ دے اللہ سب سے جلد بنا سکتا ہے جو تم بناتے ہو بیشک لکھتے جاتے ہیں ہمارے
تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ
بھیجے فرشتے تمہارا مکر وہ اللہ ہے جو تمہیں چلاتا ہے خشکی اور دریا میں
حَتّٰۤى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ
یہاں تک کہ جب تم ہوتے کشتیوں میں اور پھر بہتیں وہ لوگوں کو لے کر اچھی ہوا سے
وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ
اور خوش ہوئے اس سے آئی ان کشتیوں پر ایک تند ہوا اور آئی ان پر موج
مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا
ہر جگہ سے اور جان لیا انہوں نے کہ وہ گھر گئے
اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ ۬ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ
اللہ کو خالص ہو کر اسی کی بندگی میں اگر تو نے ہمیں بچا لیا تو
هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّاۤ اَنْجٰىهُمْ اِذَا
اس سے ہم ضرور ہوں گے شکر گزار پھر جب بچا دیا ان کو اس سے
هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ
وہ شرارت کرنے لگے ملک میں ناحق سو تو باغی
اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ ثُمَّ
تمہاری شرارت ہے تمہی پر نفع اٹھانا دنیا کی زندگانی کا پھر
اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾
ہماری طرف ہے تم کو لوٹ کر آنا پھر ہم تمہارے کام تم کو جتا دیں گے جو تم کرتے تھے
اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ
دنیا کی زندگانی کی وہی مثال ہے جیسے ہم نے پانی اتارا آسمان سے

بتکوں پر ہے لوگ قبروں کی عبادت و تعظیم کو جاتے ہیں قبروں کو سجدے کرتے اور ان پر نذریں منتیں چڑھاتے ہیں اس سے ایک تصور قبروں کی عبادت و تعظیم نہیں ہوتا پھر مقصود یہ ہوتا ہے کہ اس طرح قبروں والے ہم سے خوش ہو کر ہمارے حق میں ہماری سفارش کریں گے۔ امام رازی وغیرہ مفسرین عرب اور اپنے زمانے (اسلامی صدی) کے مشرکین کے فعل کا موازنہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ اللھم ھذا ھو الافتراء والکذب فان اولئک الاقوام کانوا یعبدون الاصنام ویقولون ھؤلاء شفعاؤنا عند اللہ وھؤلاء یعبدون اللہ ویقولون ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی (تفسیر کبیر ج ۱۷ ص ۱۰۰) امام ابو السعود حنفی اور امام رازی شافعی کے اقوال سے معلوم ہوا کہ یہ آیت ہمارے بے جان شفاعتوں کے بارے میں نہیں بلکہ انبیاء، اولیاء اور علماء علیہم السلام کے بارے میں ہے۔ ۱۲ سو مشرکین کے مذکورہ دعویٰ کا یہ جواب ہے یعنی زمین و آسمان میں اللہ کے یہاں کوئی شفیع نامزد نہیں اگر ہو تو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہوتا اور کتب سابقہ میں اس کا ذکر ہوتا مگر تم نے مشرکین عرب اللہ تعالیٰ کو ایک ایسی بات بتانا چاہتے ہو جس کو وہ نہیں جانتا جیسا کہ مرسہ سے اس کا علم نہیں۔ الخ۔ وکذلک ان اللہ سبحانہ لا یعلم فی ملکہ اضافیہ بغیر اذنہ واللہ لا یعلم لنفسہ شفیعا فی السموات ولا فی الارض لانہ لا شفیع لہ فذلک لا یعلمہ (قرطبی ص ۳۰۰۰) سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ ان شرکاء و شفعاء سے پاک ہے جن کو وہ اللہ کے شریک اور اس کے یہاں سفارشی ٹھہراتے ہیں۔ ۱۲ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ ۙ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾

موضح قرآن ف یعنی کھیتی کے وقت آدمی کی نظر اسباب سے اٹھ کر اللہ پر جمتی ہے۔ جب لام بن گیا اسباب پر رکھے ہوتی ہے۔ جب لام بن گیا اسباب تمام ہو گئے تب اللہ یاد آیا۔ باب تمہ کرنا اس تکلیف کا اس کے ہاتھ سے سب اسباب تمام ہیں ایک اسی کی صورت آگے بیان فرمائی۔

فتح الرحمٰن ف بعد اس کے تعالیٰ بیان کی (فرمایا کیفیت حمد و کفران نعمت ۱۲

۱۰ اختلاف کرنے والوں نے کیا؟ ۱۱ اختلاف کرنے والوں نے ۱۲ اختلاف کب کیا تھا؟ ۱۳ آیات بینات سے تو حید کو ثابت کرنا اور شرک و مشرکین کو غلط ٹھہرانا کیا ہمارا پورا ہم و مگر یہ یعنی علماء سوء جان بوجھ کر شرک و کفر سے توحید میں اختلاف ڈالتے ہیں ۱۴ اختلاف کیوں پیدا کیا؟ علماء سوء نے محض اپنے مفاد اور نفسی خواہشات کے تقاضے میں آکر کہ ان کا علم توحید سے متعلق ہے اختلاف کیا یہی بات سورۂ بقرہ میں کہی ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِی الْکِتٰبِ لَفِیْ شِقَاقٍ بَعِیْدٍ (بقرہ ع ۱۷) یہاں اختلاف کا اول علم کی جہت سے ہوا تھا یہاں عمل کی جہت سے ہوا ہے کیا کہا گیا۔ وَمَا اخْتَلَفَ فِیْهِ اِلَّا الَّذِیْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ (بقرہ ع ۳) وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ (شوریٰ ع ۱) ۱۵ اختلاف کی وجہ سے کیا ہوا؟ ۱۶ اختلاف کی وجہ سے ہی ہوا ہے کہ ان کے درمیان فیصلہ ہو گیا ۱۷ اختلاف کی وجہ سے ہی ہوا ہے کہ ان کے درمیان فیصلہ ہو گیا ۱۸ اختلاف کی وجہ سے ہی ہوا ہے کہ ان کے درمیان فیصلہ ہو گیا

فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَ
پھر رل جا نکلے اس سے سبزہ زمین کا جو کچھ کھاتے ہیں آدمی اور
الْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا
چوپائے یہاں تک کہ جب پکڑ لی زمین نے رونق
وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ
اور آراستہ ہو گئی اور خیال کیا زمین والوں نے کہ یہ ہمارے قابو میں ہے آ گئی
اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا
اس پر ہمارا حکم رات کو یا دن کو پھر کر ڈالا اس کو
كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ
گویا کبھی یہاں نہ تھی آباد ہی اسی طرح ہم کھول کر بیان کرتے ہیں نشانیاں
لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ
ان لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں فی اور اللہ بلاتا ہے سلامتی کے گھر کی طرف
وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ
اور راہ دکھاتا ہے جسے چاہے سیدھی
اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ
جنہوں نے کی بھلائی ان کے لئے ہے بھلائی اور زیادتی اور نہ چڑھے گی ان کے منہ پر
قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا
سیاہی اور نہ ذلت وہ ہیں جنت والے وہ اسی میں
خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ
رہا کریں گے اور جنہوں نے کمائیاں برائیاں بدلا ملے برائی کا
بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ
اس کے برابر اور ڈھانکے گی ان کو ذلت کوئی نہیں ان کو اللہ سے

۱۴۲ اسلامت اخروی ہے دار السلام سے مراد جنت ہے لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الخ مبتدا خبر ہے الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ معطوف علیہ ہے معطوف جملہ مؤخر ذِيَادَةٌ کا لام ابتدائی ہے مراد ہے کہ جنہوں نے دنیا میں اچھے اور رفیق بھلی جن لوگوں نے جتنے روز دنیا میں زندگی گزاری ہے اخلاص کے ساتھ توحید و رسالت کو مانا اور شعائر اسلام کی پیروی کی ان کیلئے آخرت میں جنت کا اعلیٰ وعدہ ہے، ان کو ان کے تمام اعمال کی جزا بھلی دوسرے بڑے انعام جو انہیں وہاں ملیں گے اور اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا جیسا کہ احادیث سے صحابہ کرام رضی سے منقول ہے۔ (وزیادۃ) رؤیۃ الرب عزوجل کذا فی ابی بکر وحذیفۃ وابن عباس وابی موسیٰ الاشعری وعبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہم (مدارک ج ۲ ص ۳۳) قیامت کے دن بدلہ کی طرح ان کے چہرے سیاہ اور بے رونق نہیں ہوں گے اور ذلت و رسوائی کی کالیں سامنا ہوگا بلکہ وہ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے شاہانہ ٹھاٹ اور نعمت و امان ان سے ۱۴۳ تکلیف آخروی برائے مشرکین، جن لوگوں نے قیامت (دنیا میں) مبتلا ہو کر حق کو ٹھکرایا و اعمال بد اور مشرکانہ افعال میں زندگی بسر کر دی آخرت میں ان کا بہت برا حال ہوگا۔ میدان حشر میں ذلیل و رسوا ہونگے اور ان کے چہرے اس قدر سیاہ ہوں گے گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کی تاریکی کی تہیں بچھی ہوئی ہیں وہ ہمیشہ کو آتش دوزخ میں ہوں گے اور ہمیشہ جہنم کے عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ عَلَامَتُهُمْ اَنْ تَسْوَدَّ وُجُوْهُهُمْ كَاَنَّمَا اُلْبِسَتْ وُجُوْهُهُمْ سَوَادَ مِنَ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ حَتَّى (مدارک ج ۲ ص ۳۳)

موضح قرآن ف یعنی روح آسمان سے جاتی ہے تو زمین کی جان میں مل

لڑائی جھگڑا ہو کام کے نسادی اور جوانی جب برباد میں ہوا ہوا اور اس کے متعلقوں کو اس پر بھروسہ ہو اچانک موت آپہنچی۔ جیسا حکم پہلا ایسی یک گزرہ ہوگئی پھر کٹی یا کوئی فوج آڑی کہ کچھ ٹوٹ ڈالی یہی موت اچانک آتی ہے۔

فتح الرحمٰن ف یعنی رؤیت خدا تعالیٰ کی

عَاصِمٍ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ
بچانے والا گویا کہ ڈھانک دیئے گئے ہیں ان کے چہرے اندھیری رات
الَّيْلِ مُظْلِمًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا
کے ٹکڑوں سے وہ لوگ ہیں دوزخ والے وہ اسی میں
خٰلِدُوْنَ ۝ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ
رہا کریں گے اور جس دن جمع کریں گے ہم ان سب کو پھر
نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَ
کہیں گے شرک کرنے والوں کو ٹھہرے رہو اپنی اپنی جگہ تم اور
شُرَكَاۗؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاۗؤُهُمْ
تمہارے شریک پھر جدا جدا کریں گے ہم ان کو اور کہیں گے ان کے شریک جن
مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۝ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا
تم ہماری تو بندگی نہ کرتے تھے سو اللہ کافی ہے گواہ
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝
ہمارے اور تمہارے بیچ میں ہم کو تمہاری بندگی کی خبر نہ تھی
هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى
وہاں جانچ لے گا ہر شخص ہر کوئی جو اس نے پہلے کیا تھا اور پھیرے جائیں گے
اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
اللہ کی طرف جو سچا مالک ہے ان کا اور جاتا رہے گا ان کے پاس سے جو
يَفْتَرُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَ
جھوٹ بنا رہے تھے تم کہو کون روزی دیتا ہے تم کو آسمان سے اور
الْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ
زمین سے یا کون مالک ہے کان کا اور آنکھوں کا اور کون

یُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ
نکالتا ہے جاندار کو بے جان سے اور نکالتا ہے بے جان کو جاندار سے اور کون
يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝
تدبیر کرتا ہے سب کاموں کی سو کہیں گے اللہ سو تم کہو پھر کیوں نہیں ڈرتے
فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا
سو اللہ ہے تمہارا سچا مالک پھر کیا ہے سچ کے سوا
الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ
مگر گمراہی پھر کدھر پھرے جاتے ہو یوں ثابت ہوا حکم تیرے رب کا
عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ قُلْ هَلْ مِنْ
ان پر جو نافرمان ہوئے کہ وہ یقین نہیں لاتے کہہ کیا
شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ قُلِ اللّٰهُ
تمہارے شریکوں میں کوئی جو پیدا کرے پھر دوبارہ بنائے کہہ اللہ
يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُؤْفَكُوْنَ ۝ قُلْ هَلْ
پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ بنائے گا پھر کدھر الٹے جاتے ہو کہہ کیا
مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ۭ قُلِ اللّٰهُ
تمہارے شریکوں میں کوئی جو راہ بتائے سچ کی کہہ اللہ
يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ۭ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ
راہ بتاتا ہے سچ کی تو کیا جو راہ بتائے سچ کی وہ لائق ہے
يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ
اس کا کہا مانا جائے یا وہ جو راہ نہ پائے مگر جب اور راہ بتائی جائے تم کو کیا ہوا کیسا
تَحْكُمُوْنَ ۝ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ۭ اِنَّ الظَّنَّ
انصاف کرتے ہو اور ان میں اکثر جو چلتے ہیں سو اٹکل پر اٹکل کچھ کام نہیں دیتی
لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝
سچ کے مقابل کچھ بھی بیشک اللہ کو خبر ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں

اور عذاب کچھ بھی اٹھا نہ رہیں گے اور کوئی بھی ان کے کام نہ آسکے گا ۔ اَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۔ اَمْ ان الہتھم یشفعہ لہم او امّا کانوا یفترون ۔ اَمْ ان الہتھم یشفعون فیما یعبدونہ اذا لم یامرہم بعبادتہ او ان عبادتہم مقربۃ الی اللہ تعالیٰ فیہ تدافع ۔ ان اللہ تعالیٰ قضیٰ علی ذلک بالعذاب یوم القیامۃ ۔ ان کنتم صٰدقین ان الہتکم شفعاء ۔ وان عبادتہم مقربۃ الی اللہ تعالیٰ فیہ تدافع ۔ اَمْ یقولون افتراہ ۔ اَمْ یقولون بل یقولون ۔ اَمْ یقولون شاعر ۔ اَمْ یقولون بہ جنۃ ۔ اَمْ یقولون بل یقولون ۔ اَمْ یقولون ۔ اَمْ یقولون ۔ اَمْ

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ
زندہ کو مردہ سے اور نکالتا ہے مردہ کو
الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ
زندہ سے اور کون تدبیر کرتا ہے کاموں کی سو یوں کہیں گے اللہ
فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٣١﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ
تو کہہ پھر ڈرتے نہیں ہو سو یہ اللہ ہے تمہارا رب تمہارا
الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى
سچا پھر کیا رہا سچ کے پیچھے مگر بھٹکنا سو کہاں
تُصْرَفُوْنَ ﴿٣٢﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى
پھرے جاتے ہو اسی طرح ثابت ہوئی بات تیرے رب کی ان
الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾ قُلْ هَلْ
نافرمانوں پر کہ یہ ایمان نہ لائیں گے تو کہہ کوئی
مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ
تمہارے شریکوں میں سے جو پہلی بار پیدا کرے پھر دوبارہ زندہ کرے اس کو
قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى
تو کہہ اللہ پہلے پیدا کرتا ہے پھر اس کو دوبارہ لے گا سو کہاں
تُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٤﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ
پلٹے جاتے ہو تو کہہ کوئی ہے تمہارے شریکوں میں جو
يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ
راہ بتلائے سچ کی تو کہہ اللہ راہ بتلاتا ہے سچ کی تو اب جو
يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ
راہ بتائے سچ کی اس کی بات ماننی چاہیئے یا اس کی جو راہ نہ پائے راہ

اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٥﴾
مگر جب اور راہ بتائے تم کو کیا ہوا کیسا حکم کرتے ہو

ما یشھد بہ الاعداء جب کافروں باتوں کو مانتے اور اللہ تعالیٰ کی مذکور صفات کا اقرار کرتے ہیں تو پھر انہیں اللہ تعالیٰ کی دیگر صفات کا سمجھنا کیا ہی آسان ہے کہ وہی مالک مختار اور متصرف و کارساز ہے۔ اور کون ہے زمین و آسمان سے تمام کی تمام مخلوقات کا انتظام اللہ تعالیٰ کی روزی کا انتظام اللہ تعالیٰ ہی کر رہا ہے۔ دوم سننے کی قوت بھی اللہ ہی نے سب کو عطا کی ہے۔ تو ہم ہی غور کیجئے کی طاقت بھی اللہ تعالیٰ ہی کا عطیہ ہے اور وہاں دونوں قوتوں کو سلب کر لینے کی بھی قدرت رکھتا ہے۔ چہارم کہ جان سے جان اور نطفہ سے جاندار پیدا کرنا اور پھر جاندار سے نطفہ پیدا کرنا بھی انسان اور پرندے سے یہاں نطفہ اور انڈا مراد ہے کرنا بھی اللہ ہی کا کام ہے بایں سبب سے مردار کو خبیث سے مردہ ہونے کی وجہ سے مردہ ہو جاتا ہے اور حی کو مردہ مومن کو دولت ایمان کی برکت سے زندہ جاوید ہے یا حی سے مراد کھیتی اور میت سے مراد زمین ہے ای الدنیا من الارض والزرع من النطفۃ والسنبلۃ من الحبۃ والطیر من البیضۃ والمؤمن من الکافر الخ یعنی یہ وہ حق بات ہے جسے کہ چند ایسی حماقتیں کہ شاید سے اس نام سے اصنام کو شامل ہے۔ حضرت زمین و آسمان کا سارا کاروبار اور نظام عالم اسی کی تدبیر سے چل رہا ہے تدبیر عالم میں وہ کسی کو شریک نہیں۔ فَسَيَقُوْلُوْنَ یعنی جب تم یہ ساری باتیں جانتے اور مانتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کرتے ہو تو پھر شرک سے کیوں نہیں بچتے اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کو کارساز اور متصرف فی الخلائق کیوں نہیں مانتے ہو۔ افلا تتقون الشرک فی العبودیۃ (از موضح) اور فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ میں مشرکین مکہ کا عقیدہ تو یہ تھا کہ گو بالاصالۃ اور ذاتی طور پر اللہ تعالیٰ ہی کی خدمت میں ان کا ان کے معبود ان میں ان کا کوئی دخل نہیں تاہم اللہ تعالیٰ کے مقرب ہیں اس لئے ہم بعبادتہم ان ہم کا عمل لا یتقدمونہ بالقول وھم بامرہ یعملون اور ھذا قول ابی عبیدۃ ای یعبدون الملائکۃ لظنھم ان ھذا صنعھا (از فتح العزیز) ہو بھلا کر کہتے ہیں کہ ہم تو فرشتوں کی پوجا کرتے ہیں۔ مشرکین مکہ کے شرک کی بنیاد بھی یہی غلط خیال تھا۔ اللہ کے کسی مقرب بندے کو معبود بنا لینا مشرکین مکہ کے لئے قرآن کریم کا مطالبہ تھا کہ اللہ کے کسی مقرب بندے کو معبود نہیں ٹھہرا سکتے تو پھر اس کی عبادت کیوں کرتے ہو۔ چودھویں صدی کے بانی مبانی اسلام حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی علماء عالم کو مخاطب فرما رہے ہیں ؎

ذی تصرف بھی ہے، پنہاں بھی ہے فرشتوں کا
کار عالم کا مدبر بھی ہے عبد القادر

(دیوان حضرت مجدد)

﴿٣٥﴾ بھلا بتاؤ تو کسی کی روزی کون ہے اور مالک سمع و ابصار کون ہے؟ وہ جواب میں کہے گا کہ اللہ تو تمام ہی کو پکارو اور ان کو کیوں بھلا دیتے ہو؟ آخر میں مستقلہ ہے۔ رحمی اور اس کو مطلب یہ نہیں کہ پہلی بات غلط ہے اور اس سے اعراض کیا گیا ہے بلکہ یہ ایک امر سے دوسرے امر کی طرف انتقال مراد ہے یعنی تباہ نہیں روزی کون دیتا ہے، اچھا اسے، بتے و ایک دوسرا بتا کہ مالک سمع و ابصار کون ہے؟ یعنی اللہ تعالیٰ ہو صفات بالا سے متصف ہے وہی معبود ہونے کے قابل ہے نہ وہ جنہیں تم نے بنا رکھا ہے ای ھذا الذی یفعل ھذا الاشیاء ھو رب کم الحق (اما اشرکتموہ ـ (زرقی ج ۲ ص ۲۵۵) فَمَا ذَا بَعْدَ الْحَقِّ الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ یعنی سلسلہ واضح ہو چکا ہے کہ حق کے بعد گمراہی ہی ہے اب جانبے کدھر پھرے جاتے ہو۔ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ حَقَّتْ ثَبَتَتْ یعنی یہ ثابت شدہ بات ہے کہ ہم جو عبارت کی وجہ سے انہیں ایمان کی توفیق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ ﴿٣٦﴾ اس سورت میں تحریروں کے بیان ہوا ہی فتح القرآن ف یعنی اللہ تعالیٰ اس کی قسمت میں بھی نہیں اللہ اور سب اس کو بے نیاز ہیں ان کی۔

فتح الرحمٰن ف یعنی ہوں، از لفظہ (لفظ الرحمٰن)

إِلَّآ أَن يُهْدَىٰ ۖ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿٣٥﴾ وَمَا
فَرجب کوئی اس کو راہ نہ بتلائے سو کیا ہوا تم کو کیسا انصاف کرتے ہو اور وہ
يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ
اکثر چلتے ہیں محض خیال پر چلنے سوا خیال کام نہیں دیتا
الْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾ وَمَا
حق بات میں کچھ بھی اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اور وہ
كَانَ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانُ أَن يُفْتَرَىٰ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلَٰكِن
نہیں سکتے یہ قرآن کہ کوئی بنالے اللہ کے سوا اور لیکن
تَصْدِيقَ ٱلَّذِى بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ ٱلْكِتَٰبِ
تصدیق کرتا ہے اگلے کلام کی اور بیان کرتا ہے ان کتابوں کو جو تم پر حکم کیں
لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٣٧﴾ أَمْ يَقُولُونَ
جس میں کوئی شک نہیں پروردگار عالم کی طرف سے کیا لوگ کہتے ہیں کہ
ٱفْتَرَىٰهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا۟ بِسُورَةٍ مِّثْلِهِۦ وَٱدْعُوا۟ مَنِ
بنالایا ہے کہہ تو بھی لے آؤ ایک ہی سورت ایسی اور بلا لو جس کو
ٱسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿٣٨﴾
بن سکے اللہ کے سوا اگر تم ہو سچے
بَلْ كَذَّبُوا۟ بِمَا لَمْ يُحِيطُوا۟ بِعِلْمِهِۦ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ
بات پر جو کہ نہ سمجھ سکے جس کے بھید کو اور ابھی نہ آیا
تَأْوِيلُهُۥ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَٱنظُرْ
اس کی حقیقت کا اسی طرح جھٹلایا تھا ان سے اگلوں نے سو دیکھ
كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٣٩﴾ وَمِنْهُم مَّن يُؤْمِنُ
کیسا ہوا انجام بےانصافوں کا اور بعضے ان میں یقین کریں گے

جب اگر علامہ تفتازانی نے توضیح شرح توضیح میں فرمایا کہ اختلفوا فی وجہ اعجاز القرآن مع الاتفاق علی کونہ معجزا فقیل انہ بلاغتہ وقیل باخبارہ عن المغیبات وقیل بأسلوبہ وقیل بصرف اللہ تعالیٰ العقول عن المعارضۃ الخ توضیح ص۔ ۴۵۔ انہوں نے قرآن کے مختلف میں وجوہ اعجاز بیان کیا ہے ان کی تشکیک کی کوشش کی ہے اس سے یہ توانی پیدا نہیں ہوتا کہ ان کی تکذیب کی معقول سبب ہے بلکہ جو وجوہ انہوں نے قرآنی اعجاز میں سے کوئی نہ کوئی وجہ پائی ہو کفر و عناد کی بنا پر تکذیب کرتے ہیں یعنی ان کا انکار بھی ہو انکار بالعجز للقرآن لیس مبنیا علی التحقیق والتفکر (تقریر ۱۲ منہ) ۲۔ جو زبان ہے بھی بھی بات کہ وعدہ کا بھی عذاب (بیان) حاصل یہ کہ قرآن کے مخالفہ میں سورت بنا لانا اور کہاں ہے وہ لوگ ایسی بات کی تکذیب کرتے ہیں جس کے بطلان کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں اور ابھی ان کو اس تکذیب کی سزا نہیں ملی وہ پہلے لوگوں کا

موضح قرآن ف اس کی حقیقت نہیں آئی یعنی جو وعدہ ہے اس قرآن میں وہ ابھی ظاہر نہیں ہوا۔

بِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ۚ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ
(اس کو اور بیٹھے) بیشتر ۔ نہ کریں گے منکے اور تیرا رب خوب جانتا ہے
بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَ
شرارت والوں کو اور اگر تجھ کو جھٹلاویں تو تو کہہ میرے لئے میرا کام اور
لَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا
تمہارے لئے تمہارا کام تم بری ہو اس سے جو میں کرتا ہوں اور میں
بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ
(اور بیٹھے) ہوں تم کرتے ہو اور بیٹھے ان میں ایسے کان رکھتے ہیں
اِلَيْكَ ۚ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ۝
بڑی طرف کیا تو سنا سکتا ہے بہروں کو اگرچہ ان کو سمجھ نہ ہو
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ۚ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ
اور بیٹھے ان میں ایسے (کہ) دیکھتے ہیں تیری طرف کیا تو راہ دکھا سکتا ہے اندھوں کو اگرچہ
كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا
وہ بالکل نہ سوجھتا ہو ان کو اللہ نہیں کرتا لوگوں پر کچھ ظلم
وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ
لیکن لوگ اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں اور جس دن ان کو جمع کرے گا
كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ
گویا نہ رہے تھے مگر ایک گھڑی دن کی ایک دوسرے کو
بَيْنَهُمْ ۚ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا
پہچانیں گے بیشک خسارے میں پڑے جنہوں نے جھٹلایا اللہ سے ملنے کو اور وہ تھے
مُهْتَدِيْنَ ۝ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ
راہ پر نہ اور اگر ہم دکھا دیں تجھ کو کوئی بات جس کا ہم ڈراوا دیتے ہیں ان کو

پر اصرار کریں اور نہ مانیں ڈرائیں یہاں تک کہ آپ ان کے ایمان سے مایوس ہو جائیں تو آپ ان سے صاف فرما دیں میں نہیں مانتے ہر شخص اپنے کرتوت بھگتے میں اپنی راہ پر ہوں تم اپنی راہ پر تم اپنے مکذب و مشرک کی سزا پاؤ گے۔ میں اپنے عمل نیک اور ذکر و اذکار و طاعت و عبادت کی جزا پاؤں گا ہر ایک کے ساتھ اس کے اعمال کے مطابق جزا کا معاملہ ہے گا۔ فی ثواب عمل فی التبدیل والاتیان بالطاعۃ للہ تعالیٰ (کذا فی الاتقان) ۔ ف۵ یعنی جو ہٹ دھرمی سے منکر ہیں ان سے کچھ امید بھی ہو تو کیا ہو سکتی ہے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ بعض لوگ بہرے ہوتے ہیں ان کے کانوں میں آپ کی آواز کیا پہنچ سکتی ہے اور بعض اندھے ہوتے ہیں ان کی آنکھیں آپ کو کیا دیکھ سکتی ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ ایسے ہیں جن کے دلوں میں ہدایت نہیں اور بعض ایسے ہیں جن کے دلوں میں ہدایت تو ہے مگر وہ ہدایت کی استعداد سلب کر چکے ہیں ہو سو اس کے ساتھ دل و دماغ بھی محروم ہیں یہی حال ان لوگوں کے دلوں پر مہر لگ جانے کا ہے ان کو ہدایت پر لانا آپ کے اختیار میں نہیں۔ (حمد) ہو کما لصم لقد صلی اللہ علیہ وسلم علیہ السلام الی آخر الفقرۃ علی ہدایۃ من اعمی اللہ عن سماع الہدیٰ (قرطبی) ۔ ف۶ یعنی جس طرح بعض لوگ بہرے اور اندھے ہوں ایسے ہی کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو آنکھ دی ہے مگر وہ آنکھ سے آپ کی صداقت و نبوت کے دلائل و معجزات کا مشاہدہ نہیں کرتے ان کو آنکھ دی ہے مگر وہ آنکھ سے کام نہیں لیتے کیونکہ ان کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے۔ ف۷ یعنی ان لوگوں کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ ان کی بصیرت بھی مفقود ہو چکی ہے اور ان کی مثال ان اندھوں کی سی ہے جو ظاہری آنکھوں کے ساتھ ساتھ دل کی بصیرت بھی عقل و فراست سے بھی محروم ہوں اس لئے ان کے راہ راست پر آنے کی آپ کوئی امید نہیں رکھتے انھوں نے الیاس من ان یقبلوا ویصدقوا کالمصر علی العمی الذین لا عقول لھم ولا بصائر (مدارک) ۔ ع ۱۲ ف۸ ہم نے ان کو ظلم کرنے پر مجبور نہیں کیا بلکہ انہوں نے اپنی بداعمالی سے اپنے اوپر آپ ظلم کیا ہے۔ ف۹ یعنی ظلم میں یہ لوگ اس قدر منہمک ہیں کہ گویا دنیا میں ایک گھڑی بھر سے زیادہ نہیں رہے اور ایک دوسرے کو پہچان رہے ہیں۔ ف۱۰ یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی عقل و فہم سے کام نہ لیں اور اپنی آنکھ کی بصیرت سے کام نہ لیں بلکہ اندھوں کی طرح زندگی بسر کریں وہ ضرور خسارہ میں ہیں۔ ف۱۱ یعنی ان کی ہدایت کی توفیق سے محروم کر دیا گیا۔ ای لعدم استعمالہم ما خلقت لہ واعراضہم عن قبول الحق وتنکبہم عن الطریق المستقیم (ابو السعود) ۔ ع ۱۳ ف۱۲ یعنی ہم تو ظلم خرابی سے دوڑ کر بچتے ہیں اور ان کو کھینچ کھینچ کر عذاب میں مبتلا کرتے ہیں ہم کو تو ان کی تکلیف دیکھنے کی خواہش نہیں ہے۔ ف۱۳ یعنی ان کی تکذیب و مخالفت کی وجہ سے ان کو جو عذاب دنیا میں ہم دینا چاہتے ہیں ہمارا کام یہ ہے کہ ان کو ان کے کئے کی سزا دیں۔ ف۱۴ یعنی ان کا ٹھکانہ آخرت میں ہے وہاں ان کو ضرور سزا ملے گی۔ ف۱۵ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۶ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۷ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۸ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۹ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۲۰ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۲۱ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۲۲ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۲۳ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۲۴ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۲۵ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۲۶ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۲۷ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۲۸ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۲۹ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۳۰ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۳۱ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۳۲ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۳۳ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۳۴ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۳۵ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۳۶ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۳۷ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۳۸ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۳۹ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۴۰ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۴۱ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۴۲ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۴۳ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۴۴ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۴۵ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۴۶ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۴۷ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۴۸ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۴۹ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۵۰ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۵۱ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۵۲ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۵۳ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۵۴ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۵۵ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۵۶ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۵۷ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۵۸ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۵۹ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۶۰ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۶۱ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۶۲ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۶۳ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۶۴ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۶۵ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۶۶ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۶۷ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۶۸ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۶۹ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۷۰ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۷۱ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۷۲ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۷۳ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۷۴ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۷۵ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۷۶ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۷۷ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۷۸ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۷۹ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۸۰ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۸۱ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۸۲ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۸۳ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۸۴ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۸۵ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۸۶ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۸۷ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۸۸ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۸۹ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۹۰ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۹۱ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۹۲ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۹۳ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۹۴ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۹۵ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۹۶ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۹۷ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۹۸ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۹۹ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۰۰ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۰۱ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۰۲ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۰۳ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۰۴ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۰۵ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۰۶ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۰۷ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۰۸ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۰۹ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۱۰ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۱۱ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۱۲ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۱۳ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۱۴ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۱۵ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۱۶ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۱۷ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۱۸ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۱۹ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۲۰ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۲۱ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۲۲ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۲۳ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۲۴ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۲۵ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۲۶ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۲۷ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۲۸ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۲۹ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۳۰ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۳۱ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۳۲ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۳۳ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۳۴ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۳۵ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۳۶ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۳۷ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۳۸ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۳۹ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۴۰ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۴۱ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۴۲ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۴۳ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۴۴ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۴۵ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۴۶ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۴۷ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۴۸ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۴۹ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۵۰ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۵۱ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۵۲ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۵۳ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۵۴ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۵۵ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۵۶ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۵۷ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۵۸ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۵۹ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۶۰ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۶۱ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہے جو اس کو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اس کی ہدایت کرتا ہے۔ ف۱۶۲ یعنی ہر امت کے لئے ایک رسول بھیجا گیا ہ

أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ
یا وفات دیں تجھ کو سو ہماری ہی طرف ہے ان کو لوٹنا پھر اللہ شاہد ہے ان
مَا يَفْعَلُونَ ﴿٤٦﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُولٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ
کاموں پر جو وہ کرتے تھے اور ہر قوم کو ایک رسول ہے پھر جب پہنچا ان
رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٤٧﴾
کے پاس رسول ان کا فیصلہ ہوا ان میں انصاف سے اور ان پر ظلم نہیں ہوتا کچھ
وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾
اور کہتے ہیں کب ہے یہ وعدہ اگر تم سچے ہو
قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ
تو کہہ مجھ کو مالک نہیں اپنے نفع کے کا اپنے برے کے مگر جو چاہے
اللَّهُ ۚ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا
اللہ ہر قوم کا ایک وعدہ ہے جب آپہنچے کوئی ان کا وعدہ پھر نہ
يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٤٩﴾ قُلْ
پیچھے سرک سکیں ایک گھڑی اور نہ آگے سرک سکیں گے تو کہہ
أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا
بھلا دیکھو تو اگر آپہنچے تم پر عذاب اس کا رات کو یا دن کو کونسا پسند ہے
يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٠﴾ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ
اس سے پہلے گنہگار کہ کیا پھر جب اللہ عذاب واقع ہوچکا
آمَنتُم بِهِ ۚ آلْآنَ وَقَدْ كُنتُم بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٥١﴾
تب اس پر یقین کرو گے اب کہ تم اسی کا تقاضا کرتے تھے تم سے
ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ
پھر کہیں گے ظالموں کو چکھو مزہ عذاب ہمیشگی کا

هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَنبِئُونَكَ
کیا بدلہ پاؤ گے مگر جیسا تم کرتے تھے اور تجھ سے پوچھتے ہیں

مَنزل ۳

ذَٰلِكَ فِي وَلَا لِغَيْرِي (قرطبی) اِلَّا مَا قَدْ عَلِمْتَنِي هُنَيَّ أَيُوبَ مِنَ الْوُجُوهِ (روح ج ۱۱ ص ۱۱۱) اور اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ منقطع ہے یعنی میں تو اپنے نفع و نقصان کا بھی نہیں البتہ جو اللہ چاہے (وہی ہوتا ہے) اے (لیکن ماشاء اللہ من ذلک کان کذا کیف املک لکم الضر و جلب العذاب (روح ج ۱۱ ص ۱۱۱) ف۵ عذاب ضرور ہوگا یعنی عذاب اور قیامت کا تم سے وعدہ کیا ہوا ہے اس کا ایک وقت مقرر ہے اور وہ مقررہ وقت پر ٹل نہیں سکتا اس میں تخلف محال ہے اور اس میں تقدیم و تاخیر ممکن ہے جب عذاب اپنے وقت سے پہلے آسکتا ہے

ف۴ یعنی قرآن کی نسبت کفار کہتے ہیں کہ یہ محمد (ﷺ) کا افترا ہے اور اپنی اس کے مخالفوں سے ف۵ قبل بدر آگے سے ہوتے ہیں لیکن رسول کے پہنچنے پر سزا ملتی ہے ف۶ یعنی کیا تو گمراہ سمجھ کر مجھے کافر یا بدکار ف۷ یعنی عذاب آنے پر ایمان لانا کب قبول ہوگا اس واسطے پہلے ہی ایمان لے آؤ

ف۸ الرحمٰن ف۹ یعنی رسول اور انبیاء بیشمار ہیں ہر قوم میں اپنا رسول بھیجا جس نے ان کو پہلے حق سبحانہ وتعالیٰ کی توحید دی لیکن جب لوگوں نے رسول کو نہیں مانا اور انصاف کے مطابق ان کا فیصلہ نہیں کر دیا گیا اور ان میں کفر و تکذیب کی وجہ سے ان کو عذاب نہیں ہوا ف۱۰ یعنی کفار مکہ کو ف۱۱ یعنی کفار کے استہزاء کرنے اور وعدہ عذاب کی جلدی کرنے کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ خاطر گرفتہ ہوتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۲) یعنی دنیا میں عذاب نہ آنے سے دھوکا نہ کھاؤ، ہر جاندار کا عذاب ہے اور آپ کے لئے بھی جلدی نہ کرو

هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ
(دی جاتی ہے) جو کچھ کماتے تھے اور تجھ سے پوچھتے ہیں
اَحَقٌّ هُوَ ۭ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ۭ وَمَآ اَنْتُمْ
کیا یہ سچ ہے (جو تو کہتا ہے) تو کہہ ہاں قسم ہے میرے رب کی یہ سچ ہے اور تم
بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي
(اللہ کو) عاجز کرنے والے نہیں ہو اور اگر ہر شخص جس نے (اپنے اوپر) ظلم کیا ہے
الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ۭ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا
زمین میں (یعنی دنیا) ہے (اللہ کے عذاب سے) چھٹکارا دینے کے بدلے میں دے ڈالے (اور) جب
رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ
دیکھیں گے عذاب اور ان میں فیصلہ ہوگا انصاف سے اور ان پر
لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ
ظلم نہ ہوگا سن رکھو اللہ ہی کا ہے جو کچھ ہے آسمان اور
الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
زمین میں سن رکھو اللہ کا وعدہ سچ ہے پر
لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾
بہت لوگ نہیں جانتے وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ
اے لوگو تمہارے پاس آئی ہے نصیحت تمہارے رب کی طرف سے اور
شِفَاۗءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ
دلوں کے روگ کی شفا اور ہدایت اور رحمت
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ
مسلمانوں کے واسطے کہہ اللہ کے فضل سے اور اس کی مہربانی سے (تو) اس سے ہی

ہیں پھر ہٹ سکتے ہو آپ سے عذاب یہ وقت سے پہلے مانگتے ہیں۔ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ جملہ متانفہ ہے یا اِذَا جَآءَ کا مفعول ہے لیکن لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ پر معطوف نہیں کیونکہ جب معین وقت آجائے تو پھر اس پر تقدم تاخر کا کوئی فائدہ باقی نہیں رہتا۔ وما امرنا الا واحدۃ کلمح بالبصر۔ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ان کے عذاب کی مثل بیان کی ہے کہ جس وقت وہ مقدر کئے عذاب ہونا ہیں گے اور اس میں تقدم وتاخر نہیں ہو سکتا جیسے نہ پہلے آئے گی اس سے پیچھے ۵۳ ترجمہ کوئی دنیوی بیتابی کا کلمہ مستعمل علی الغرض ہے اسی فی وقت بیات او فی نہار۔ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۭ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۙ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ۔ جلدی سے عذاب کے مطالبہ کرتے ہیں اگر رات دن ان میں مبتلا رہنے کو دل میں معروف ہوں جانکنی میں اللہ کا عذاب آجائے تو پھر ہمارے کرتوتوں جلدی کرکے اس سے چھٹکارا دیجئے کا حیلہ یا عذر کچھ بھی ان کے پاس نہ ہوگا۔ استفہام انکاری ہے یعنی سن لیجئے کوئی جواب نہیں کر سکیں گے اور ہم اس وقت آپ سے کہے کا فائدہ یہ مطلب ہے کہ عذاب کو کسی قوتی کی چیز سے مسلک جلدی نہ کیجئے تم میں عذاب کرنے میں اس صورت میں استفہام تم کے لئے ہوگا اور ان کو تم پر تعجب ہے کہ وہ کیسی خوفناک اور ہولناک چیز کو جلدی طلب کر رہے ہیں ۵۴ یہ بھی تقدیم وتاخیر ہے اصل میں یوں تھا وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اور وقوع استعداد کے لئے ہے یعنی تم عذاب کو اس طرح جلدی مانگتے ہو گویا اب عذاب آجائے گا تو پھر تم یہاں سے آگے بات تو پہلے سے گئی۔ زیادہ تعجب تکذیب اور بعد العقل ہے۔ وَاِذَا وَقَعَ الْعَذَابُ وَحَلَّ بِهِمْ حَقِيْقَةً اَمْنُوْبِهٖ ... وَحِيْنَ بِشُدُّوْلَا تَعْنِيْ اِزَالَةَ الْاِشْتِدَادِ اور وہ وقت ہے جب ۵۵ اس سے پہلے یقال عذاب ہے اس کے بعد اَمنت تعجبی اب عذاب آیا اور منکرین عذاب دیکھ کر یہاں سے آنے کو تیار ہیں یہ کہا جائے گا کہ اب عذاب دیکھ کر ایمان لانے کا وقت نہیں ہے اور ایمان سے نفع کی امید رکھنے والوں کو بھی تم اس عذاب کو بھروسہ نہ کرنا چاہیے اور جلدی مانگتے تھے تو وقوع بعید کے طور پر کہا جائے گا اَلْئٰنَ تُؤْمِنُوْنَ الآن الانتفاع بالایمان مع انکم کنتم قبل ذلک بہ تستھزئون علی سبیل التعجب والاستہزاء (کبیر) ۵۶ شکوے کا شکوی ہے منکرین آپ سے پوچھتے ہیں کہ الٰہی عذاب بالفعل کب آئے گا۔ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ جواب شکوی ہے میرے رب آپ نے کہا ہے میں لڑائی کیوں نہیں مجھے یقین کی قسم وہ حق ہے اس کا وقوع ہو کر رہے گا اور تم اس کے ٹالنے والے نہیں ہو اور خود کو اس سے بچا سکو گے ۵۷ تخویف اخروی ہے قیامت کے دن مشرکین عذاب ابی سے بچنے کی گزند کریں گے یہاں تک کہ اس دن اگر دنیا کی ساری دولت اور دوچند جمع کرکے فدیہ میں دینے کو تیار ہوں گے۔ وَاَسَرُّوا اور قیامت کے دن وہ عذاب کو دیکھ کر زبانی پچھتاوں پر چھپائیں گے اور سخت پشیمان اور آزردہ ہوں گے اور اپنی پشیمانی کو مضمل کریں گے مگر وہ بھی نہ چھپے گی۔ اَسَرُّوْا بھی اَظْهَرُوْا کے معنی میں آیا ہے (قرطبی) اسم وَقُضِيَ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ (دو مرتبہ) اگلی تہمات کے ان عذاب کو دیکھ کر وہ سخت پچھتائیں گے اور اپنی بداعمالیوں پر ندامت اور پشیمانی کا اظہار کریں گے ۵۸ نصیحت قرآنی عقلی دلیل ہے اور وعظی شرعی نقلی کے لئے قسیم ہے یوعظی دلیل میں مذکور ہے زمین و آسمان کی ہر چیز نقلی کے لئے۔ پہلی میں اس کے تصرف وعلم اور اس کی قدرت کے تحت ہے۔ هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ الخ وہ ایسا قادر ومتصرف ہے کہ موت وحیات بھی اسی کے ہاتھ میں ہے جب وہی مالک ومختار اور متصرف ہے تو پھر اسکی پیدا کی ہوئی اور اسکی مملوکہ اشیاء میں سفارشوں کے معنے کیوں مقرر کرتے ہو اور موقع قرآن ف میں جھگڑا کرنا عاجز کر سکو گے۔

فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
ان کو خوش ہونا چاہئے یہ بہتر ہے ان چیزوں سے جو جمع کرتے ہیں ۞ تو کہہ دیکھو تم نے
مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ
اللہ نے جو اتاری تمہارے واسطے روزی پھر تم نے ٹھہرا لیا اس میں سے
حَرَامًا وَّحَلٰلًا ۭ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ
کوئی حرام اور کوئی حلال کہہ کیا اللہ نے حکم دیا تم کو یا اللہ پر
تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى
افترا کرتے ہو اور کیا خیال ہے ان لوگوں کا جو باندھتے ہیں اللہ پر
اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ
جھوٹ قیامت کے دن اللہ تو فضل کرتا ہے
عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَمَا
لوگوں پر اور لیکن بہت لوگ حق نہیں مانتے اور نہیں
تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا
ہوتا تو کسی حال میں اور نہ پڑھتا ہے اس میں سے کچھ قرآن اور نہیں
تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ
کرتے تم کام کوئی مگر ہم نہیں ہوتے حاضر تمہارے پاس جب
تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ
تم مصروف ہوتے ہو اس میں اور غائب نہیں رہتا تجھ سے رب ایک ذرہ
ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ
بھر زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہ چھوٹا
ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۱﴾ اَلَآ اِنَّ
اس سے اور نہ بڑا مگر لکھا ہے کھلی کتاب میں

منزل ۳

فلیفرحوا هو خیر مما یجمعون: یہ خطاب عام ہے مومن و کافر سب کو شامل ہے۔ یعنی دنیا کی دولت پر خوش ہونا کافروں کا کام ہے مومن کو چاہئے کہ دولت دنیا پر خوش نہ ہو بلکہ اللہ کے فضل و رحمت پر خوش ہو۔ اس آیت کی ضمائر میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ ضمیر ہو کا مرجع قرآن ہے اور ضمیر منہ کا مرجع رزق ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ ضمیر ہو کا مرجع رزق ہے اور ضمیر منہ کا مرجع قرآن ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ ضمیر ہو کا مرجع رزق ہے اور ضمیر منہ کا مرجع رزق ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ ضمیر ہو کا مرجع قرآن

اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾
اللہ کے دوست ہیں نہ انہیں ان پر اور وہ غمگین ہوں گے ۱۵

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي
جو لوگ کہ ایمان لائے اور ڈرتے رہے ۱۶ ان کے لئے ہے خوشخبری ۱۷

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۭ
دنیا کی زندگانی میں اور آخرت میں ۱۸ بدلنا نہیں اللہ کی باتوں کا ۱۹

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۴﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ
یہی ہے بڑی کامیابی ۲۰ اور رنجیدہ کریں تجھ کو ان کی بات ۲۱ سے

اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۭ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۵﴾ اَلَآ اِنَّ
اصل میں سب زور اللہ کے لئے ہے وہی ہے سنتا جانتا ۲۲ خبردار ہو جانا لوگو ۲۳

لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ وَمَا يَتَّبِعُ
اللہ کا ہے جو کوئی ہے آسمانوں میں اور جو کوئی ہے زمین میں ۲۴ اور لے چلتے ہیں

الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَاۗءَ ۭ اِنْ
جن کو پکارتے ہیں اللہ کے سوا ۲۵ شریکوں کو ۲۶ پکارے ہوئے والے ۲۷ صرف

يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ
چلتے ہیں اٹکل پر ۲۸ اور وہ نرا اٹکل دوڑاتے ہیں ۲۹ ۳۰

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ
جس نے بنائی تمہارے واسطے رات کہ چین سے حاصل کرو اس میں اور دن دیا

مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا
دکھانے کو ۳۱ بیشک اس میں نشانیاں ہیں لوگوں کے لئے کہ سنتے ہیں ۳۲ کہتے ہیں

اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ الْغَنِيُّ ۭ لَهٗ مَا فِي
ٹھہرایا ہے اللہ نے بیٹا ۳۳ وہ پاک ہے ۳۴ وہ بے پروا ہے ۳۵ اسی کا ہے جو کچھ ہے

منزل ۳

ہیں جن کو پھر لوگوں کا ڈر ہی نہ ہو اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۱۵ یعنی جو لوگ اللہ کے ساتھ محبت رکھتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں ان کو نہ تو کسی آئندہ کی مصیبت کا خوف ہوگا اور نہ کسی گذشتہ کی مصیبت پر رنج ہوگا ۱۶ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور ایمان کے ساتھ ساتھ اللہ سے ڈرتے رہے ۱۷ یعنی ان کے لئے بشارت ہے ۱۸ یعنی دنیا میں بھی ان کو بشارت ہے اور آخرت میں بھی ۱۹ یعنی اللہ کی باتوں میں تبدیلی نہیں ہوتی جو بشارت ایمان والوں کو دنیا میں دی گئی ہے وہ بھی ضرور پوری ہوگی اور آخرت میں دی گئی ہے وہ بھی ضرور پوری ہوگی ۲۰ یعنی یہی بشارت بڑی کامیابی ہے ۲۱ یعنی کافروں کی بات سے آپ رنجیدہ نہ ہوں ۲۲ یعنی اللہ ان کی بات کو سنتا ہے اور ان کے حال کو جانتا ہے ۲۳ یعنی خبردار ہو جاؤ ۲۴ یعنی جو کوئی آسمان و زمین میں ہے وہ سب اللہ کا ہے ۲۵ یعنی اللہ کے سوا ۲۶ یعنی جن کو مشرکین نے اللہ کا شریک ٹھہرا رکھا ہے ۲۷ یعنی جو کچھ ان کے پکارنے والے ہیں وہ بھی اللہ کا ہے ۲۸ یعنی ان کا اتباع محض ظن و تخمین پر مبنی ہے ۲۹ یعنی ان کا ظن و تخمین بالکل غلط ہے ۳۰ یعنی جو کچھ یہ لوگ اللہ کے شریک ٹھہرا رہے ہیں وہ بھی اللہ کا ہے ۳۱ یعنی رات کو اس لئے بنایا کہ اس میں آرام کرو اور دن کو اس لئے بنایا کہ اس میں کام کرو ۳۲ یعنی جو لوگ سنتے ہیں ان کے لئے اس میں بڑی نشانیاں ہیں ۳۳ یعنی اللہ کے لئے بیٹا ثابت کرنا بڑی گستاخی ہے ۳۴ یعنی اللہ اس سے پاک ہے کہ اس کے لئے بیٹا ہو ۳۵ یعنی اللہ کو بیٹے کی حاجت نہیں ہے

ترآن بزرگ سنا رہے ہوں تب اللہ کی اور اپنی کفایت کی بات فرماتے ہیں ۱۵ خصوصیت سے قسم کھا کر جو کام کی کرتے ہو اور جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو جو قرآن سے تمہارے لئے معروف ہوتے ہو ہر قسم کا عمل ہو ہر وقت ہو اور ہر جگہ ہو ۱۶ یعنی ہر علم نافع کے حاصل کرنے میں اور ہر علم کو دوسروں تک پہنچانے میں ۱۷ یعنی ہر عمل صالح کے کرنے میں ۱۸ یعنی ان کاموں میں مشغول ہونے کے بعد اور ان کاموں سے فارغ ہونے کے بعد بھی تم پر ہم گواہ رہتے ہیں ۱۹ یعنی ذرہ برابر کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اللہ کے علم میں نہ ہو ۲۰ یعنی ان کے اعمال کا بھی اور ان کے اقوال کا بھی ۲۱ یعنی ان کے اعمال و اقوال کا بھی ۲۲ یعنی ان کے اعمال و اقوال کا بھی ۲۳ یعنی ان کے اعمال و اقوال کا بھی ۲۴ یعنی ان کے اعمال و اقوال کا بھی ۲۵ یعنی ان کے اعمال و اقوال کا بھی ۲۶ یعنی ان کے اعمال و اقوال کا بھی ۲۷ یعنی ان کے اعمال و اقوال کا بھی ۲۸ یعنی ان کے اعمال و اقوال کا بھی ۲۹ یعنی ان کے اعمال و اقوال کا بھی ۳۰ یعنی ان کے اعمال و اقوال کا بھی ۳۱ یعنی ان کے اعمال و اقوال کا بھی ۳۲ یعنی ان کے اعمال و اقوال کا بھی ۳۳ یعنی ان کے اعمال و اقوال کا بھی ۳۴ یعنی ان کے اعمال و اقوال کا بھی ۳۵ یعنی ان کے اعمال و اقوال کا بھی

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ
آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں نہیں تمہارے پاس کوئی سند
بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْ
اس کی کیوں جھوٹ کہتے ہو اللہ پر جس بات کی تم کو خبر نہیں کہہ
اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾
جو لوگ باندھتے ہیں جھوٹ اللہ پر جھوٹ نہیں پھولتی نہیں پاتے
مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ
تھوڑا سا فائدہ دنیا میں پھر ہماری طرف ہے ان کو لوٹنا پھر چکھائیں گے ہم ان کو
الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَاتْلُ
سخت عذاب بدلا ان کے کفر کا اور سنا
عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ
ان کو حال نوح کا جب کہا اپنی قوم کو اے قوم اگر بھاری ہوا ہے
عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ
تم پر میرا ٹھہرنا اور نصیحت کرنا اللہ کی آیتوں سے تو بھروسہ ہے اللہ پر
تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ
بھروسہ کیا میں نے سو تم مقرر کرو اپنا کام اور جمع کرو اپنے شریکوں کو پھر چاہیے نہ رہے
اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾
کوئی کام تم میں چھپا پھر کر گزرو میرے ساتھ اور مجھ کو نہ چاہئے ڈھیل دو
فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا
پھر اگر پھیرتے ہو تو میں نے تم سے مزدوری نہیں مانگی میری مزدوری نہیں ہے
عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَكَذَّبُوْهُ
اللہ پر اور مجھ کو حکم ہوا ہے کہ رہوں فرمانبردار پھر جھٹلایا ان کو

منزل ۳

مقاصدًا لتسکنوا فیہ یعنی اس غرض کو کہ تم رات کو سکون حاصل کرو اور مبصرًا یعنی تم اس میں کام کرسکو اور دیکھ بھال کر آمد و رفت کرسکو۔ اسی وجہ سے اندھیرا رات کو اور روشنی دن کو بنایا گیا تم دیکھ سکو اور معاش وغیرہ کا انتظام کرسکو۔ معطوف علیہ ہونے کی وجہ سے مبصرًا بھی مفعول ثانی کا ہے اور معطوف علیہ میں مفعول ثانی کا ہونا معطوف علیہ میں اس کے حذف کو ضرر نہیں پہنچاتا یا معطوف علیہ میں مفعول ثانی کا ہونا معطوف علیہ میں اس کے مقدر ہونے کی وجہ ہے یا دلیل اور دلالت بھی قرینہ کا ایجاز ہے **۸۵** یہ نشانی ہے۔ وَاتْلُ سے مراد تعلق ہے جیسا کہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ کی تفسیر سے ظاہر ہے یعنی اے نبی ہمارے دلائل توحید اور ہمارے انعامات سنا کر ان کے سامنے ہمارے فرمانبردار بندوں کی مثال پیش کیجئے تاکہ ان کو بھی ہماری فرمانبرداری کی ترغیب ہو اور مشرکین کو بھی اپنے کفر و شرک کی سزا کا خوف ہو۔ نَبَاَ نُوْحٍ یہ بدل ہے وَاتْلُ سے اور مضاف محذوف ہے یعنی خبر نوح کی۔ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ یہ بدل ہے نَبَاَ نُوْحٍ

ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اپنے محبوب اور برگزیدہ بندوں کی کوئی بات رد نہیں فرماتا، نیز اللہ تعالیٰ کے نائب جدِ امجد اللہ تعالیٰ کے نام پر اللہ تعالیٰ کے اولیٰ و اعلیٰ اوصاف مومنین میں ان کو انتہائی عطا فرماتا ہے۔ **۹۵** یہ جواب ملکی ہے مشرکین کے مذکورہ بالا قول (اھل کو ہلاک فرمانے) کا (۱) مَنْ بَعْدِهٖ یعنی اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اس لیے سب معبودوں کے لیے پیدا کی ضرورت ہوا (۲) هُوَ الْعَلِيُّ وہ بلند ہے اور بے نیاز ہے اور پیدائش کی ضرورت (احتیاج کی) دلیل ہے (۳) اَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (سارے کائنات کا مالک و مختار ہے اس لئے اسے بیٹے کی حاجت نہیں) (۴) اس قول (اھل پر شبہ) سے کوئی دلیل نہیں اس لئے یہ دعویٰ بے دلیل ہوا (۵) اَتَقُوْلُوْنَ تکلّمی تقول اور تقولون سلیم ہے (۶) اَلْمَوْصُوْلُ ہم اللہ کا مفعول ثانی ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف ایک ایسی بے دلیل بات منسوب کرتے ہو جو سراسر تہمت باندھنے کی مانند ہے۔ اس آیت سے ان لوگوں کا رد ہوا جو اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد ثابت کرتے ہیں، لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو اپنا نائب مقرر نہیں فرمایا۔ **۹۶** ترجمہ توضیح طرف ایسے قول جو ناشائستہ ہو، یہاں من عُلوت، ناپسند منسوب کرنے میں ہی مخلوق نہیں بلکہ اللہ کے عذاب سے بچ سکیں گے۔ اس آیت سے (لا ان امنوت و فرعلی) ہے، مقصد مَتٰى مَا فِي الدُّنْيَا کا لوم یعنی توضیح ضروری ہے **۹۷** یہ توضیح راجع کی طرف تفصیل فرمانے ہے۔ قوم نوح علیہ السلام کا حال دیکھو کہ انہوں نے پہلے سے بغیر کسی عقلی تحصیل دلی اور اس کی طرف سے دی گئی دعوت توحید کو قبول نہ کیا تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا، اگر تم بھی نہ مانو گے تو تمہارا بھی وہی حال ہوگا، تو تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوگا۔ امرہ علیہ السلام ان بدکردار قابل تعین المتقدمین و یجوز فیھما العدد علیہ الاول تعین ہم و فرعلی **۹۸** فَانْجَوْهُوا اجعل خلائیہ اِنْ شرطیہ کی جزا ہے اور شَيْءٍ تاکید کا ہے، مصدر محذوف ہے ای ای اعلام بیتنا و حکم لیولد شہ کہ کا نائب، اجتمعوا کے قوت، داخل نہیں ہوسکتا اسلئے لفظ اجماع یا وزن خیال کر کے توجیح کرنے اور باہمی اتفاق لانے کے لئے مستعمل ہے یہاں اذکر کو ترجیح کرنے کیلئے متعین نہیں۔ مُتَعَدِّدٌ پر شبہ اور حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے خطاب کر کے فرمایا اگر تم میں میرا ٹھہرنا اور اللہ کی توحید بیان کرنا نہیں گوارا تو مجھے اس کی ذرہ بھر پروا نہیں میرا اعتماد اور بھروسہ اللہ پر ہے اگر تم کوئی نقصان پہنچانا چاہتے تو سب باہم مل کر مشورہ کر لو اور اپنے خود ساختہ معبودوں کو بھی بلا لو اور پھر ایک واضح فیصلہ کر لو اور پھر کسی طرح کی مہلت دیئے بغیر میرے ساتھ جو کرنا چاہتے ہو کر ڈالو، کسی کی مجھ پر کوئی بھی چیز نہیں چلنے پائے گی۔ **۹۹** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں تو حید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۰۰** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۰۱** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۰۲** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۰۳** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۰۴** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۰۵** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۰۶** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۰۷** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۰۸** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۰۹** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۱۰** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۱۱** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۱۲** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۱۳** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۱۴** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۱۵** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۱۶** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۱۷** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۱۸** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۱۹** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۲۰** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۲۱** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۲۲** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۲۳** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۲۴** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۲۵** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۲۶** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۲۷** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۲۸** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۲۹** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۳۰** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۳۱** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۳۲** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۳۳** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۳۴** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۳۵** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۳۶** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۳۷** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۳۸** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۳۹** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۴۰** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۴۱** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۴۲** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۴۳** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۴۴** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۴۵** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۴۶** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۴۷** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۴۸** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۴۹** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۵۰** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۵۱** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۵۲** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۵۳** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۵۴** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۵۵** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۵۶** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۵۷** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۵۸** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۵۹** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۶۰** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۶۱** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۶۲** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۶۳** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۶۴** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۶۵** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۶۶** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۶۷** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۶۸** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۶۹** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۷۰** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۷۱** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۷۲** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۷۳** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۷۴** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۷۵** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۷۶** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۷۷** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۷۸** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۷۹** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۸۰** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۸۱** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۸۲** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۸۳** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۸۴** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۸۵** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۸۶** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۸۷** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۸۸** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۸۹** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۹۰** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۹۱** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۹۲** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۹۳** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی کافی ہے میں تو اللہ کی فرمانبرداری کرتا ہوں۔ **۱۹۴** اگر تم نہیں مانتے ہو تو میرا اس میں کیا نقصان ہے میں تمہیں توحید پر ہم نے کوئی اجرت تو نہیں مانگا کہ تم پر بوجھ بنوں، مجھے تو اللہ کی رضا مندی ک

وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي
جس پر پایا ہم نے اپنے باپ دادوں کو اور تم دونوں کو حکمروری ہی جائے
الْاَرْضِ ۭ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَقَالَ
اس ملک میں اور ہم نہیں ہیں تم کو ماننے والے اور بولا
فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝ فَلَمَّا جَاۗءَ
فرعون لاؤ میرے پاس ہر جادوگر جو پڑا ہوا پھر جب آئے
السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝
جادوگر کہا ان کو موسیٰ نے ڈالو جو تم ڈالنے ہو
فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰي مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ۭ اِنَّ
پھر جب انہوں نے ڈالا موسیٰ بولا جو تم لائے ہو سو جادو ہے اب
اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝
اللہ اس کو نکما کرتا ہے بے شک اللہ جنیں سنوارتا مفسدوں کے کام کو
وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝
اور اللہ سچا کرتا ہے حق بات کو اپنے حکم سے اور برے برا مانیں گنہگار
فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰي
پھر کوئی ایمان نہ لایا موسیٰ پر مگر کچھ لڑکے اس کی قوم کے
خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ۭ وَاِنَّ
ڈرتے ہوئے فرعون سے اور اس کے سرداروں سے کہ کہیں ان کو بہکا نہ دے اور
فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝
فرعون بڑا زبردست ملک میں اور اس نے ناحق بہکا رکھا ہے
وَقَالَ مُوْسٰي يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ
اور کہا موسیٰ نے اے میری قوم اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر تو اسی پر

المنزل ۳

۸۵ وَمِنْ قَوْمِهٖ کی ضمیر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے۔ فرعون اور اس کی قوم مصر (مصریوں) کو کہا جاتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت پر بنی اسرائیل کے کچھ لوگ فرعون کی ایذا رسانی سے خوف کھا کر ہی ایمان لائے تھے اور کچھ لوگ اس لئے ایمان لائے تھے کہ وہ اس طرح فرعون کی ظالمانہ کارروائیوں سے محفوظ رہیں گے۔ ۸۶ فرعون کی قوم کے افراد کو اس لئے بھی ڈرتھا کہ وہ اس طرح قومی مفادات کو نقصان پہنچتا دیکھ کر اپنے اور بنی اسرائیل کے درمیان تصادم کرا دیں گے۔ ۸۷ فرعون نے اپنی قوم کے سامنے اپنے آپ کو بڑا زبردست ظاہر کیا تھا۔ ۸۸ جب بنی اسرائیل فرعون اور فرعونیوں کے مظالم دیکھ دیکھ کر تنگ آ گئے اور ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شکوہ کی کہ آپ کی آمد سے پہلے اور اس کے بعد ہم جس بدترین حالت میں مبتلا ہیں اس سے ظاہر ہے کہ آپ کی دعوت کی برکت سے ہمارے حالات بہتر ہونے کی بجائے بدتر ہو گئے ہیں۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو تسلی دی کہ اب تم اللہ پر ایمان رکھو اور اللہ پر بھروسہ کرو اور تسلیم و رضا کے ساتھ اللہ کی مدد کے منتظر رہو۔ اللہ تمہاری دعا کو ضرور قبول فرمائے گا۔ اس کے تمام مخلوقات کو تمہارے تابع فرمان بنا دے گا۔ تم کو فرعون اور اس کی قوم کے ظلم و ستم سے نجات دلا دے گا۔ تم کو فرعون اور اس کی قوم کا جانشین بنا دے گا۔ اس کے بعد تمہارا کام یہ ہے کہ تم اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہو۔ اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو۔ اللہ کی ہدایات پر عمل کرتے رہو۔ اللہ کی عبادت کرتے رہو۔ اللہ کی مخلوق کے ساتھ بھلائی کرتے رہو۔ اللہ کی مخلوق کو اللہ کی طرف بلاتے رہو۔ اللہ کی مخلوق کو اللہ کی نافرمانی سے روکتے رہو۔ اللہ کی مخلوق کو اللہ کی نافرمانی کے برے نتائج سے ڈرا

تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ
پھیر دے کر دو اگر ہو تم فرمانبردار تب وہ بولے ہم نے اللہ پر

تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَ
بھروسہ کیا اللہ اے رب ہمارے نہ آزما ہم پر ظالم قوم کا اور

نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ
چھڑا دے ہم کو مہربانی اپنی کافر لوگوں سے اور حکم بھیجا ہم نے

اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّ
موسیٰ کو اور اس کے بھائی کو کہ جگہ مقرر کرو واسطے اپنی قوم کے واسطے مصر میں گھر اور

اجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ
اپنے گھر قبلہ رو اور قائم کرو نماز اور خوشخبری دے

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ
ایمان والوں کو اور کہا موسیٰ نے اے رب ہمارے تو نے دی ہے

فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ
فرعون کو اور اس کے سرداروں کو رونق اور مال دنیا کی زندگی میں

رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ
اے رب اس واسطے کہ بہکائیں تیرے راہ سے اے رب مٹا لے ان کے مال

وَاشْدُدْ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ
اور سخت کر دے ان کے دل کہ نہ ایمان لائیں جب تک دیکھ لیں عذاب

الْاَلِيْمَ ﴿۸۸﴾ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَ
دردناک ف فرمایا قبول ہو چکی دعا تم دونوں کی سو تم دونوں ثابت رہو

لَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَجٰوَزْنَا
مت چلیو راہ ان کی جو ناواقف ہیں ف اور پار کر دیا ہم نے

۱۰۱ قوم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تلقین پر صبر و استقامت اور توکل علی اللہ کا عہد کر لیا اور اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ ہمیں اس مشکل اور ابتلا سے نجات دے اور ہمیں ان کے ہاتھوں ذلت و رسوائی سے بچا۔ ۱۰۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعثت سے قبل بنی اسرائیل اپنی مسجدوں میں عبادات کرتے تھے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مبعوث ہو کر توحید کی دعوت دی تو فرعون اور اس کے پیروکار ہم ہو گئے اور ان کے تمام عبادت خانے گرا دیے گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو وحی بھیجی کہ بنی قوم کو منظم اور دو حصہ میں اپنے گھروں کو عبادت کے لیے مخصوص کر لیں اور نماز میں عبادات کھلا نہیں بلکہ ان کو قائم کریں، اور ساتھ ہی ان کو فرعون سے نجات کے لیے فکر بھی سکھائی۔ (فتح القدیر و مظہری) ۱۰۳ حضرت موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہما السلام کی دعا قبول ہوئی اور توحید کی دعوت ظاہر ہوئی اور فرعون مع لشکر و سامان غرق ہوا اور بنی اسرائیل مصر میں واپس آ کر آباد ہو گئے۔

یعنی بیان کریں کہ اے اللہ تو نے ان کو دنیوی مال عنایت اور شان و شوکت و اعلیٰ ہے اور وہ سب مال و جاہ کی وجہ سے تیری توحید کو نہیں مانتے۔ اے اللہ ہمیں مال کی وجہ سے وہ دھوکہ میں ان کو مبتلا نہ ہونے دیں اور ان کے دلوں پر مہر لگا دے کہ وہ ایمان کی طرف راغب نہ ہو سکیں کیونکہ تو اب تیری سنت جاریہ کے مطابق وہ اس عذاب تک پہنچ گئے ہیں کہ ان کے دلوں پر مہر جبابیت لگا دی جائے اور ان سے توفیق ایمان سلب کر لی جائے۔ ای جعلها قاسية واطبع عليها حتى لا تنشرح لايمان كما هو قضية شأنهم اور وہ دعا حضرت ہارون علیہ السلام نے کی اور حضرت موسیٰ نے آمین کہی۔ ۱۰۴ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبول دعا کی خوشخبری سنائی گئی کہ تمہاری دعا قبول ہو چکی ہے لیکن اگلی چالیس دن صبر و استقامت سے کام لینا ہوگا وَّلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ کا مطلب یہ ہے کہ اپنا عہد پورا کرنے میں جلدی نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کے امر و احکام کی مخالفت اور نافرمانی سے بچتے رہو جو لوگ اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں وہ اللہ کے وعدوں کے بارے میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں کرتے رہتے ہیں اور صبر و استقامت کو چھوڑ بیٹھتے ہیں اور بے صبری کا اظہار کرتے ہیں اے موسیٰ و ہارون ایسے بے خبر لوگوں کی کوئی حرکت تم سے ہرگز سرزد نہ ہونے پائے۔ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

موضح قرآن ف جب فرعون کا چارہ ساز نہ رہا

فتح الرحمٰن ف یعنی مساعد الجہت بنا کر بھیجا ہے

بِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَ
بنی اسرائیل کو دریا سے پھر پیچھے گیا فرعون لے اور
جُنُوْدُهٗ بَغْیًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ
اس کے لشکر نے شرارت سے اور زیادتی سے یہاں تک کہ جب ڈوبنے لگا
قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ
بولا یقین کر لیا میں نے کہ کوئی معبود نہیں مگر جس پر کہ ایمان لائے
بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۹۰﴾ آٰلْـٰٔنَ
بنی اسرائیل اور میں ہوں فرمانبرداروں میں اب یہ کہتا ہے
وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۹۱﴾
اور تو نافرمانی کرتا رہا اس سے پہلے اور رہا تھا مفسدوں میں سے
فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ
سو آج ہم بچا لیتے ہیں تجھ کو بدن تیرا کہ تو ہو پچھلوں کے واسطے
اٰیَةً ؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿۹۲﴾
نشانی اور بے شک بہت لوگ ہماری نشانیوں سے تو بے خبر ہیں
وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّ
اور جگہ دی ہم نے بنی اسرائیل کو ٹھکانہ پسندیدہ اور
رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰی
کھانے کو دیں ستھری چیزیں سو ان میں جھگڑے نہیں ہوئے یہاں تک
جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ
کہ پہنچی ان کو خبر بے شک تیرا رب ان میں فیصلہ کرے گا قیامت
الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاِنْ
کے دن جس بات میں کہ ان میں جھگڑ رہے تھے سو اگر

مدینہ ۴۵

واضح ہو جانے کے بعد محض ضد اور عناد اور بغاوت و سرکشی سے اس میں اختلاف کیا۔ یہ مضمون تفصیل سے پہلے گزر چکا ہے۔ ملاحظہ تفسیر سورۂ بقرہ ۲۵ حاشیہ ۱۳۸

موضح قرآن ف یہ اللہ فرماتا ہے یعنی ساری عمر طوفان و ہلاک عذاب دیکھ کر یقین لایا اس وقت کا یقین لانا کیا مفید ق وہ جب ایمان لایا جب فائدہ ایسا ہی تھا نے سمجھ لیا ہوگا کہ اب ہم کو بچنا محال ہے اس کا ایمان قبول نہ ہوا۔ آل عمران ۲۶ ع۔ اہل ہوں خدا کا اول ۱۲ میں سے مسلمان کو وحید

كُنْتُ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ

تو جو شک میں اس چیز سے کہ اتاری ہم نے تیری طرف تو پوچھ ان سے جو

يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ

پڑھتے ہیں کتاب تجھ سے پہلے بے شک آئی تیرے پاس یہ سچی بات

مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَكُوْنَنَّ

تیرے رب سے سو تو ہرگز مت ہو شک کرنے والا اور مت ہو

مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٥﴾

ان میں جنہوں نے جھٹلایا اللہ کی باتوں کو پھر تو ہو جائے خرابی پانے والوں میں

اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٩٦﴾

بیشک جن پر ثابت ہو چکی بات تیرے رب کی کہ وہ نہ لائیں گے یقین

وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٩٧﴾

اگر پہنچیں ان کو ساری نشانیاں جب تک نہ دیکھ لیں عذاب دردناک کو

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ

سو کیوں نہ ہوئی کوئی بستی کہ یقین لائی وہ بستی پھر کام آتا اس کا یقین لانا مگر

يُوْنُسَ ۭ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي

یونس کی قوم جب وہ ایمان لائی اٹھا لیا ہم نے ان پر سے ذلت کا عذاب

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٩٨﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ

دنیا کی زندگی میں اور جانے دیا ہم نے ان کو ایک وقت تک اور اگر چاہتا تیرا رب

لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ۭ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ

تو البتہ یقین لے آتے جتنے لوگ زمین میں ہیں سارے تمام سو کیا تو زبردستی کرے گا

النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٩﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ

لوگوں پر کہ ہو جائیں یا ایمان اور کسی سے نہیں ہو سکتا کہ

منزل ٣

كُنْتُ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ

تو جو شک میں ہے اس چیز سے کہ اتاری ہم نے تیری طرف تو پوچھ ان سے جو

يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ

پڑھتے ہیں کتاب تجھ سے پہلے بے شک آئی تیرے پاس یہ سچی بات

مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَكُوْنَنَّ

تیرے رب سے سو تو ہرگز مت ہو شک کرنے والا اور مت ہو

مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٥﴾

ان میں جنہوں نے جھٹلایا اللہ کی باتوں کو پھر تو ہو جائے خرابی پانے والوں میں

اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٩٦﴾

بیشک جن پر ثابت ہو چکی بات تیرے رب کی کہ وہ نہ لائیں گے یقین

وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٩٧﴾

اگر پہنچیں ان کو ساری نشانیاں جب تک نہ دیکھ لیں عذاب دردناک کو

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ

سو کیوں نہ ہوئی کوئی بستی کہ یقین لائی وہ بستی پھر کام آتا اس کا یقین لانا مگر

يُوْنُسَ ۭ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي

یونس کی قوم جب وہ ایمان لائی اٹھا لیا ہم نے ان پر سے ذلت کا عذاب

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٩٨﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ

دنیا کی زندگی میں اور جانے دیا ہم نے ان کو ایک وقت تک اور اگر چاہتا تیرا رب

لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ۭ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ

تو البتہ یقین لے آتے جتنے لوگ زمین میں ہیں سارے تمام سو کیا تو زبردستی کرے گا

النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٩﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ

لوگوں پر کہ ہو جائیں یا ایمان اور کسی سے نہیں ہو سکتا کہ

منزل ٣

موضح قرآن ف خطاب کی ذات سے ہے یعنی جس کو تو اور ہر ایک سامعوں کو اور ہر ایک کو ف تاکید انہایت عذاب دیکھ کر ایمان لائیں گے مگر ایمان لانا کام نہیں آتا۔ تو خوش ہو اس کو اس اسلام پر جو اللہ کے ہاں مقبول ہے۔ ف یعنی ایمان لانا حضرت یونس کی سفارش سے صورت عذاب کی ٹل گئی وہ ایمان لانا بے پھر پڑ گئی۔ اسی طرح سے کہ ایک شخص حکم میں ہاں نہ کرے اسلام پر تو قتل و قید کرے کہ یہاں ان کا ایمان قبول ہو گیا۔ از ندوی۔

فتح الرحمٰن ف یعنی ناحق مجبور کر کے ایمان لانا جبری ایمان ہے۔ ف یعنی کوئی نہ لائے گا۔

تُؤْمِنُ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ
ایمان لائے مگر اللہ کے حکم سے اور وہ ان پر گندگی
لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
نہیں سوچتے تو کہو دیکھو تو کیا کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں
وَمَا تُغْنِى الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾
اور کچھ کام نہیں آتیں نشانیاں اور ڈرانے والے ان لوگوں کو جو ایمان نہیں لاتے
فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا
سو اب کچھ انتظار کرتے ہیں ان لوگوں کے دن کے دن جو گزر چکے ہیں
مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ
ان سے پہلے تو کہہ اب راہ دیکھو میں بھی تمہارے ساتھ
الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ نُنَجِّىْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
راہ دیکھتا ہوں پھر ہم بچا لیتے ہیں اپنے رسولوں کو اور ان کو جو ایمان لائے
كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا
اسی طرح اللہ ذمہ ہے ہمارا ہم بچا دیں گے ایمان والوں کو کہہ اے
النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِىْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِىْ فَلَاۤ اَعْبُدُ
لوگو اگر تم شک میں ہو میرے دین سے تو میں عبادت نہیں کرتا
الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ
جن کی تم عبادت کرتے ہو اللہ کے سوا لیکن میں عبادت کرتا ہوں اللہ کی
الَّذِىْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۴﴾
جو کھینچ لیتا ہے تم کو اور مجھ کو حکم ہے کہ رہوں ایمان والوں میں سے
وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ
اور یہ کہ سیدھا کر منہ اپنا دین پر طرف ہو کر اور مت ہو

کی لجاجت سے محو ہوتے رہتے ہیں۔ ۱۰۰ آپ ان کو زمین و آسمان کی عجائب المخلوقات میں غور و فکر کرنے کی دعوت دیں مگر یہ تنگ ذہنی دلائل اور انبیاء و رسول علیہم السلام کی آسمانی تعلیم ایسے لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں دیتی جن سے مہر جہالت کی وجہ سے توفیق ایمان سلب کر لی گئی ہو۔ ۱۰۱ یہ تخویف دنیوی کی دعا ہے لوگوں پر دلائل اور آیات کا کوئی اثر نہیں ہوتا اس لئے نبی کا ایک اور کام انذار بھی ہے کہ اگر مشفقانہ معاملہ قوموں کا جو تحریر و بیان سے نہ نبھے تو ان کو انذار کریں لہٰذا تبلیغی کام کے ساتھ انذار کرنا اور اس میں بھی اس کا شکار کر جانا بھی داخل اور صادق ہے کہ اب کچھ نہیں ہو جائے گا۔ ۱۰۲ تو ان کے لئے نہیں بلکہ تعقیب الرای کیلئے ہے اور یہ ماننے والوں کے لئے نجات اخروی ہے۔ ۱۰۳ یہ اخروی سورت کا بھی یہی تفصیلی بیان ہے۔ اب سب کچھ کرنے والا اور ساری کائنات کو مالک و مختار اللہ تعالیٰ ہی ہے اور دنیوی مربیت صنعتا اور مربیت کو جو چاہتا ہے اور اس کے سوائے کوئی شفیع غالب نہیں تو ہم حاجات و مشکلات میں باوجود اس سب طاہرانہ صرف اسی کو پکارتا اور اسی کو سجدہ کرتا ہے۔ ۱۰۴ اَعْبُدُ الخ معبودان باطلہ کی اصل عبادت اور ان کی الوہیت کی نفی ہے یہی مضمون توحید کے جزو اول لَآ اِلٰهَ کا مضمون ہے اس میں بیان کیا گیا ہے وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الخ یہ اللہ کو معبود ہونے کی الوہیت کا اثبات ہے جب تک تم کو معبودان باطلہ کی نفی اور ایک اللہ کی الوہیت کا اثبات نہ کرا جائے اس وقت تک توحید کامل نہیں ہو سکتی۔ ۱۰۵ یہ آن الاولیٰ پر معطوف ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ قائم الصلوٰۃ ان حنیف یعنی دو دین جو بالکل قسم کے خلاف ہے پاک ہے اس کی طرف اپنا منہ سیدھا رکھوں اور شرک کی جانب ادنیٰ میلان بھی نہ کروں، وَلَا تَكُوْنَنَّ الخ جیسے اَعْبُدُ میں عبادت کو اللہ ہی کی نفی کی گئی عبادت کا جزو اعظم توحید ہے اور پکارنا اس لئے یہاں باوا سطہ اور بلا واسطہ غیر اللہ کی پکار سے ممانعت فرمائی۔ یعنی تیرا نفع اور نقصان جن کے قبضہ و اختیار میں نہیں انہیں حاجات میں ہرگز نہ پکار، پکارا کہ تو بھی

صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہر چیز جس کے قبضہ و تصرف میں ہے۔ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۔ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۔ الخ اس میں خطاب بھی ہے انسان سے ہے جو بھی ہو اور صلعم بھی اللہ علیہ وسلم کی مخاطب ہیں کہ تو اگر آپ کی ذات سے کوئی خیر اللہ کو پکارے گا (ادنیٰ بھی نہیں) فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ الخ (ماخوذ از ۳ ص ۳۵۰)

موضح قرآن ف کہنے کو تو یہ بھی موت (بتانا) ہے یہ صفت سب لوگ اللہ کی سمجھتے ہیں اس واسطے یہ بتلا دیا۔

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا
مشرک (لوگوں میں سے) اور مت پکار اللہ کے سوا جو کہ نہ

يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ
بھلا کرے تیرا اور نہ برا پھر اگر تو ایسا کرے تو تو بھی جو اس وقت

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا
ظالموں میں اور اگر پہنچا دے تجھ کو اللہ کچھ تکلیف تو کوئی نہیں

كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ
اس کو ٹالنے والا اس کے سوا اور اگر چاہے تجھ کو کچھ بھلائی تو کوئی پھیرنے والا

لِفَضْلِهٖ ۚ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ وَهُوَ
نہیں اس کے فضل کو پہنچاتا ہے اپنے فضل جس پر چاہے اپنے بندوں میں اور وہ

الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ
بخشنے والا مہربان کہہ دے اے لوگو

جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى
پہنچ چکا حق تم کو تمہارے رب سے اب جو کوئی راہ پر آئے

فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا
سو وہ راہ پاتا ہے اپنے بھلے کو اور جو کوئی بہکا پھرے سو

يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۸﴾ وَّاتَّبِعْ
بہکا پھرے گا اپنے ہی ٹک کو اور میں تم پر داروغہ نہیں ہوں خبردار اور چل

مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ
اس پر جو حکم پہنچے تیری طرف اللہ اور صبر کر جب تک فیصلہ کرے اللہ

وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾
اور وہ ہے سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا

ع ۱۱

منازل ۳

۱۰۵ یہ سورۃ توحید ہی ہے اسی کا بیان ہے اسی کی ترغیب ہے لوگو اللہ کی طرف سے حق تمہارے پاس پہنچا ہے اور دلائل سے واضح ہو چکا ہے اس لئے اب کیوں کر اس میں تمہاری گمراہی ہے جو شخص توحید اور حق کو قبول کرتا ہے وہ اپنے ہی بھلے کا کام کرتا ہے اور جو اس کا انکار کرتا ہے وہ انکار و جحود کا نتیجہ اور اس کا ضرر بھی خود ہی پائے گا وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ میرا کام تبلیغ حق ہے میں نے یہ فریضہ تبلیغ ادا کر دیا باقی رہا تم سے منوانا تو وہ میرے کام نہیں

۱۰۸ توحید پر دلیل دی ہے یعنی مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس خبر کی پیروی کروں جو میری طرف وحی کی گئی ہے اور مسئلہ توحید جس طرح دلائل کے ساتھ میں نے بیان کیا ہے بالکل بعینہٖ اسی طرح زبردست وحی پر دلائل ہوا ہے۔ وَاصْبِرْ الخ جو آپ کے لئے تسلی ہے جس اجتماع وحی کی وجہ سے اگر آپ کو کوئی تکلیف یا گزند پہنچے تو آپ صبر و ثبات کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اور آپ کے دشمنوں کے درمیان آپ کو کامیاب و کامران اور ان کو ناکام اور ذلیل و خوار کر کے اپنا آخری فیصلہ فرما دے۔ والمعنی ان مدتی امدۃ یاتیہا الوحی والتاویل فان وصل الیہ بسبب ذلک الایذاء مکروہ فاصبر علیہ الی ان یحکم اللہ فیہ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ (کبیر ج ۴ ص ۴۰۰)

وَلَمْ يَخْلُقْ مَا فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ مِنَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَالتَّسْلِيَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَلَائِلِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالتَّهْدِيْدِ لِلْكَافِرِيْنَ (زرقانی ج ۴ ص ۳۰۲)

موضح قرآن ف حنیف نام ہے ابراہیم کے دین کا اور عرب شرک کرتے تھے آپ کو حنیف کہے جاتے۔

سُورۂ یونس کی خصوصیات اور اُس میں آیاتِ توحید

۱۔ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ ـــ ت ـــ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (۳) نفی شرک۔ اثباتِ وحدانیت و نفی شفاعت غیر۔ مأخذ من التضویع الآتی بعد۔ یہ بھی سورت کی خصوصیت ہے۔

۲۔ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً ـــ تا ـــ لِاَیٍّ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ ○ (۶) نفی شرک فی التصرف۔

۳۔ وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ـــ ما ـــ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ (۱۹) نفی شرک فی التصرف و نفی شفاعت غیر۔ قریب بماسبق سورت کی خصوصیت ہے۔

۴۔ وَلَوْ یُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ ـــ تا ـــ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ (۱۱) وما بعد میں جن کو کار ساز سمجھ کر مدد مانگتے ہیں وہ بے بس و بیچارہ ہونا کھلا دیا۔ یہ بھی سورت کی خصوصیت ہے۔

۵۔ هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ـــ تا ـــ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ (۲۳) نفی شرک فی التصرف۔ مشرکین کا مشکل میں صرف اللہ تعالیٰ کو پکارنا اور بعد نجات کے شرک کرنا۔ یہ بھی سورت کی خصوصیت ہے۔

۶۔ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ ـــ تا ـــ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○ (۳۵) جن کو تم نے خدا کے شریک بنا رکھا ہے وہ بالکل ناچیز اور بے بس ہیں اس سورت کے اکثر مضامین ہیں۔

۷۔ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ ـــ تا ـــ وَاَنْتُمْ تَخْرُصُوْنَ ○ (۶۶) نفی شرک فی التصرف۔

۸۔ قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ ـــ تا ـــ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ○ (۵۹) نفی شرک فی الحکم، تحریمات غیر اللہ و تحلیل غیر اللہ۔ یہ سورت کی خصوصیت ہے۔

۹۔ وَمَا تَكُوْنُ فِیْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ ـــ تا ـــ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ○ (۶۱) نفی شرک فی العلم۔

۱۰۔ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ ـــ تا ـــ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا (۶۸) نفی شرک فی التصرف۔

۱۱۔ قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ ـــ تا ـــ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ○ (۱۰۴) نفی شرک فی التصرف۔

تمام شد ترجمہ سورۂ یونس بروز جمعہ بوقت ۲ بجے دوپہر ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ

الحمد للہ کہ سورۂ یونس کی تفسیر ختم ہوئی فالحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

سورۂ ہود علیہ السلام

[illegible] سورۂ ہود مکی ہے اور اس کا بیان ہے کہ اس کی آیتیں محکم کی گئی ہیں پھر تفصیل کی گئی ہیں ایک حکیم خبیر کی طرف سے [illegible] کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو میں تمہارے لیے اس سے ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں اور یہ کہ اپنے گناہوں کی معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو وہ تمہیں اچھا سامان دے گا ایک مقرر وقت تک اور ہر زیادہ عمل والے کو اپنی زیادتی عطا فرمائے گا اور اگر تم منہ پھیرو تو میں تم پر بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں تم سب کا پھرنا اللہ کی طرف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۲۔ سورۂ ہود میں ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اب کافروں اور مومنوں کا حال سنو فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ یہ دونوں فریق جیسے اندھا اور بہرا اور دیکھنے والا اور سننے والا برابر نہیں ہو سکتے کیا تم نصیحت نہیں مانتے۔

۳۔ سورۂ ہود میں ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اب کافروں اور مومنوں کا حال سنو فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ یہ دونوں فریق جیسے اندھا اور بہرا اور دیکھنے والا اور سننے والا برابر نہیں ہو سکتے کیا تم نصیحت نہیں مانتے۔

۴۔ سورۂ ہود میں ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اب کافروں اور مومنوں کا حال سنو فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ یہ دونوں فریق جیسے اندھا اور بہرا اور دیکھنے والا اور سننے والا برابر نہیں ہو سکتے کیا تم نصیحت نہیں مانتے۔

خلاصہ سورت کی ابتدا میں چار باتوں کا بیان ہے

پہلا مضمون — توحید خالص کا بیان

[illegible] اس لئے کہ اس کا علم سب کو ہے اور اس کی قدرت سب پر ہے اور اس کی رحمت سب کو شامل ہے اور اس کی حکمت سب کے لئے کافی ہے اور اس کی مغفرت سب کے لئے وسیع ہے اور اس کی رحمت سب کے لئے عام

جو پہلی قوموں کے ساتھ جاری تھا اور آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی جاری رہا۔ اس کے متعلق آیت ۱۰۰ سے ۱۱۰ تک ہے۔

پہلا قصہ ——— متعلق بہ عربی اولیٰ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ (ع ۳) ——— تا ——— ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا

اس کے متعلق ہے اول بیان کا رسالۃً صرف۔ متعلق ہے اس کے ساتھ اسی کی پہلی آیت اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى ۔ سے لے کر اس مؤخر الذکر آیت تک جس میں حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ قوم کے مخالفانہ اقتراحات مذکور ہیں۔ فَمَا كَانَ جَوَابُ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۔ سے لے کر اس آیت تک جس میں حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے مخالفانہ اقتراحات مذکور ہیں۔ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۔ سے لے کر اس آیت تک جس میں حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے مخالفانہ اقتراحات مذکور ہیں۔ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى ۔ سے لے کر اس آیت تک جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے مخالفانہ اقتراحات مذکور ہیں۔ ان سب کے مضمون میں بہت سی آیات ہیں مؤخر الذکر آیت تک جس میں حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ قوم کے مخالفانہ اقتراحات مذکور ہیں۔ فَمَا كَانَ جَوَابُ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ

چھٹا قصہ ——— نیز متعلق بہ دعوتِ عملی

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا ... ——— وَاذْكُرْ عَبْدَنَا ... نیز متعلق بہ دعوتِ عملی حضرت ایوب علیہ السلام کے بالخصوص اور بعید تر نمبر سے متعلق ہے۔ اِن آیات میں کفار کے مطالبہ عذاب پر یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ تو ہمارا معمول ہے ہر قوم کے لوگ ہر رسول کے ساتھ یہی کرتے رہے ہیں۔ اور اَسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ میں اپنے کفار کو اور طرف داروں کو اور لوگوں کی تسلی بھی ہے کہ گھبرائیں نہیں ہر قوم میں ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں۔ مگر ہر قوم میں وہ ہمیشہ نہیں رہتے کچھ نہ کچھ تو ہوتے ہی ہیں جو قبولِ دعوت کی وجہ سے کفر و شرک سے توبہ کر لیتے ہیں۔ اور اس طرح وہ قوم بھی ہلاکت سے بچ جاتی ہے۔ اور اس طرح ان کے ذریعہ سے دعوت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اور اس طرح اللہ کے رسول کی محنت ضائع نہیں ہوتی۔ اور اس طرح اللہ کے وعدہ کی بھی تکذیب نہیں ہوتی۔ اور اس طرح اللہ کے رسول

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى (پ۱۲ع۱۰) یہ دوسرے رکوع سے متعلق ہے حضرت لوط علیہ السلام کی بشارتوں کو بیان کیا اور ان کی وجہ سے فرشتوں کو بھیجا گیا ہے۔
فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ (پ۱۲ع۱۰) یہ تیسرے رکوع سے متعلق ہے پہلے رکوع سے متعلق ہے يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ سے لوگوں کو حضرت شعیب علیہ السلام کا ہے تیسرے رکوع سے متعلق ہے يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (پ۱۹ع۱۰) یہ قصہ بھی پہلے رکوع سے متعلق ہے يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ سے لوگوں کو حضرت صالح علیہ السلام کا ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ (پ۱۲ع۹) یہ قصہ تیسرے رکوع سے متعلق ہے لیکن اس میں توحید کی دلیلیں اور حضرت نوح علیہ السلام کی طرف ایسی چیزوں کا اسناد کرنا جو ان کے لیے ثابت نہیں کوئی نہ کوئی نہ ہو جاتے ہیں۔
فَلَمَّا نَبَّاَتْهُمْ بِهٖ قَالَ اللّٰهُ (پ۱۲ع۱۰) یہ پہلے رکوع سے متعلق ہے جس کی مسند توحید میں شکستگی آئی تھی کہ اس باب میں کسی کے لیے کوئی حجت نہیں اور شریعت کے سوا کوئی دلیل نہیں وَلَقَدْ نَصَرَهُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰهَ (پ۱۰ع۱۰) دونوں سورتیں متحدہ الحکم ہیں اس لیے ان میں ایک ہی قسم کی تعلیم ہے وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا (پ۲۶ع۱۰) یہ بھی اسی قسم سے ہے۔ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (پ۲۶ع۱۰) اور اس کے بعد وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا (پ۲۶ع۱۰) یہ بھی اسی قسم سے ہے۔ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (پ۲۶ع۱۰) اور اس کے بعد وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا (پ۲۶ع۱۰) یہ بھی اسی قسم سے ہے۔ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (پ۲۶ع۱۰) اور اس کے بعد وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا (پ۲۶ع۱۰) یہ بھی اسی قسم سے ہے۔ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (پ۲۶ع۱۰) اور اس کے بعد

۱؎ یہ اصل مضمون کے لئے بمنزلہ تمہید ہے۔ کتاب مبدأ المذہ ف کی خبر ہے اور اس کتاب اور کتاب کی تدوین تعلیم کیلئے پہلے شان اور جلیل القدر کتاب ہے اور تدوین کیلئے تخطیط اس کتاب علیہ الشان جلیل القدر (وجہ ۱۲) اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ، کتاب کی پہلی صفت ہے۔ انہوں کے محکم اور مضبوط ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ باہمی متناقض سے محفوظ ہیں، حکمت اور نفس الامر کے خلاف اس میں کوئی بات نہیں اور فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے وہ تمام لفظی اور معنوی خوبیوں سے آراستہ ہے، روح (بحوالہ ابن عباس فرماتے ہیں محکم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ تورات و انجیل کی طرح اس کے بعد کوئی ناسخ کتاب نہیں آئیگی۔ قال ابن عباس اى لم ينسخها كتاب بخلاف التوراة والانجيل (قرطبی ج ۹ ص ۱۰۱) ۲؎ ثُمَّ فُصِّلَتْ (ذکر کیا گیا ہے) تراتی کے لئے نہیں، فُصِّلَتْ جدا جدا بیان کی گئی ہیں جس طرح خوابوں کے بارے میں خاص قسم کے بڑے ہوئے پارچہ کو اس کے حصے جدا جدا کئے جاتے ہیں، اسی طرح قرآن مجید میں دلائل توحید، احکام، قصص، پیش گوئیوں، واقعات کو ذکر کیا گیا ہے، کذا فی المفصل بالقرآن الکریم قبیل پارہ ۲۵ وجہا جملۃ کذلک لتثبت بہا فؤادک و لترتل ترتیلا و حبب الیہ الحدیث و الموعظۃ و القصص (روح ج ۱۲ ص ۱۲۴) و مدارک ج ۲ ص ۱۲۴) امام خازن، ابن جریر، فراء اور کسائی فرماتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اس میں مسئلہ توحید اور نفی شرک کی تفصیل کی گئی ہے، اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ فُصِّلَتْ سے متعلق ہے۔ حوالے اسے آرہے ہیں۔ ۳؎ یہ بھی کتاب کی صفت ہے یعنی یہ عظیم الشان کتاب یہ محکم اور مفصل ہے عظیم و خبیر کی طرف سے آئی ہے کسی انسان کی بنائی ہوئی نہیں ہے۔ کتاب کی یہ دونوں عظیم الشان صفتیں اس کی ان دونوں عظموں اور خوبیوں الفصاحۃ احکمہ باحکام یمتنع بہا ای بنیۃ وشبہۃ خبیر عالم بتفاصیلیات الامور فی الآیۃ الف و اللام للمبالغۃ (روح ج ۱۲ ص ۱۲۴) ۴؎ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا کی تفسیر ہے یہ پہلا دعوٰی ہے یعنی یہ سورت جس مسئلہ کی تفصیل کرتی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور فقیر اللہ کو موت پکارو۔ آگے سے پہلے حرف جار محذوف ہے، امام ابن جریر کسائی اور فراء کے نزدیک اصل میں یہ تھا اَلَّا تَعْبُدُوْا بِاَنْ لَّا تَعْبُدُوْا، فُصِّلَتْ کے متعلق ہے اور مطلب ہے کہ یہ کتاب مسئلہ توحید اور نفی شرک کی تفصیل ہے ثم فصلت بالامر بالتعبد والا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ

یہ کتاب ہے کہ پہلے پائی اس کی باتیں پھر کھول کر بیان کی گئیں یہ حکمت کے

حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ

والے خبردار کے پاس سے ۔ کہ عبادت نہ کرو مگر اللہ کی ۔ میں تمہیں

مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۙ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ

اسی کی طرف سے ڈر اور خوشخبری سناتا ہوں یہ کہ گناہ بخشواؤ اپنے رب سے پھر

تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ

اسی کی طرف کو آؤ وہ برتنے دیوے تم کو اچھا برتنا ایک

مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ تَوَلَّوْا

مقرر تک اور دیوے ہر زیادہ والے کو اس کی زیادتی اور اگر تم پھر جاؤ گے

فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۭ اِلَى اللّٰهِ

تو میں ڈرتا ہوں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ۔ اللہ کی

مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ

تم کو لوٹ کر جانا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ سنتا ہے وہ

يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۭ اَلَا حِيْنَ

دوہرے کرتے ہیں اپنے سینے تاکہ چھپائیں اس سے ۔ سنتا ہے جس وقت

يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا

اوڑھتے ہیں اپنے کپڑے جانتا ہے جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو

يُعْلِنُوْنَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

ظاہر کرتے ہیں ۔ وہ تو جاننے والا ہے دلوں کی بات کو

منزل ۳

فتح الرحمٰن ۵؎ مترجم کو یدی توان گفت چنیں سینہ عبارت از آنست کہ مگر بانکہ اصول و شبہات و اہویہ دل خود را اطمینان دہد و عقائد حقہ را مخزون سازد و زیرا کہ صدور بمعنی علوم صدور آمدہ است ۱۲۔

حکم اور مفصل اس لیے کہا گیا کہ ثم خبر اللہ کی عبادت اور بیزار رہنے کا مضمون سارے کلام کا اصل مقصود ہے اور باقی مضمون مسئلہ توحید اور اسی کی تشریح ہے۔ (منقول از کتاب احکمت آیاتہ ثم فصلت لجمل الاعتقاد والاعمال۔ واقول هذا التاویل یدل علی ان ثم متصود من هذا الکتاب الشریف الاهداف الواحد۔ فکل من عرف غرض الی سائر المطالب فقد اصاب وخبر (کذا) ہ۔ منہ) انفی لکم صلہ اذا ای قبل یا محمد (ابن جریر) ۵ ہ۔ واستغفروا ربکم ثم توبوا دونوں آگے عبدوا پر معطوف ہیں۔ اپنے سابقہ گناہوں کی اللہ سے معافی مانگو اور آئندہ کیلئے ان گناہوں (خصوصاً بندگی غیر اللہ) سے باز رہنے کا عہد کرو۔ (موضح)

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا
اور کوئی جنبش کرنے والا زمین پر مگر اللہ پر ہے اسکی روزی

وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتَابٍ
اور جانتا ہے ٹھکانا اس کا اور جہاں سونپا جاتا ہے ہر چیز موجود ہے

مُّبِينٍ ﴿٦﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي
کھلی کتاب میں ف۱ اور وہی ہے جس نے بنائے آسمان اور زمین

سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ
چھ دن میں ف۲ اور تھا اس کا تخت پانی پر تاکہ آزمائے تم کو

أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِن قُلْتَ إِنَّكُم مَّبْعُوثُونَ
کہ کون تم میں اچھا کرتا ہے کام اور اگر تو کہے تم اٹھائے جاؤ گے

مِن بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا
مرنے کے بعد تو البتہ کافر کہنے لگیں یہ کچھ نہیں

إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٧﴾ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ
مگر جادو ہے کھلا ہوا اور اگر ٹلا ہم روک رکھیں ان سے عذاب کو

إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ ۗ أَلَا يَوْمَ
ایک مدت تک تو کہنے لگیں کس چیز نے روک رکھا ہے عذاب کو سنتا ہے کہ

يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا
ان کے پاس پھیرا نہ جائے گا ان سے اور گھیرے گی ان کو وہ چیز جس

بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٨﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنسَانَ مِنَّا
پر ٹھٹھا کرتے تھے اور اگر ہم چکھائیں آدمی کو اپنی طرف سے

رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ
رحمت پھر وہ چھین لیں اس سے تو وہ ناامید

کے زائل نہ جانے کا ہے دل سے عزم کرو۔ یعنی ثم شرک سے پھر گے اور اپنے گناہوں کی اللہ سے معافی مانگتے ہوگے تو تا زندگی اللہ کے عذاب سے محفوظ رہوگے۔ قال ابن الحاج یفیدکم ذلک ان الدعاء کالجواب بعد الجواب یعنی اگر تم شرک سے پھر گے اور اپنے گناہوں کی اللہ سے معافی مانگتے ہوگے تو تا زندگی اللہ کے عذاب سے محفوظ رہوگے قال ابن الحاج یفیدکم ذلک ان الدعاء کالجواب بعد الجواب کذا استدل اهل القدریہ الذین کفروا روح (منہ) وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ یہ جملہ بھی یستغفروا پر معطوف ہے اور صالح اعمال نیک اعمال کرنے والے کو اس کے اعمال صالحہ کی جزا دنیا اور آخرت میں عطا فرمائے گا۔ ۵ ہ۔ یہ جملہ ان کو ظاہر عمل فضائل کا صیغہ ہے اور ایسا تخلیط فاسد کا ہوتا ہے عمل ان تکنوا اتقیتم اذا ذبح ۱۲ منہ وجہ ۲ یا یہ باقی کا صیغہ ہے فرض صورت میں فاء جزائیہ کے بعد لفظ قل محذوف ہوگا ای فقل یا محمد الی اخافی علیکم الخ وبخاری ۲ منہ۔ الی الله مرجعکم ثم انتم تعلمون کا عطف ہوگا۔

دوسرا دعویٰ
اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں

۵ یہ سورت کا دوسرا رکوع ہے توحید و عبادت کے لئے الحمد للہ طے ہو چکی تو اب سب کچھ ہو جائے (الا ان سارے کائنات کا خالق و مالک اور رب کا رازق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اس لئے حاجات و مشکلات میں غائبانہ صرف اسی کو پکارو۔ مشرکین جب آیات قرآنیہ اور دلائل توحید سنتے تو ان پر ان کا کوئی اثر نہ ہوتا اور ان کے معبودوں میں وہی کفر و شرک کی نجاست باقی رہتی اس میں سے کچھ خلوص ایمان کو گھٹا کر رہ جاتے اور ان کے دل کفر و شک اور عداوت اسلام سے لبریز ہوتے اور ان کا خیال تھا کہ عداوت تو ان کے معبودوں میں پائی جاتی ہے بھلا اے کون معلوم کرسکتا ہے، ان کا گمان تھا کہ جب وہ دروازے بند کر کے اور پردے لٹکا کر اور اپنے معبودوں کو کپڑوں سے چھپا کر

پوشیدہ طور پر اسلام کے خلاف عداوت رکھیں اور مصلحتیں بنائیں جو ان کا علم کسی کو نہیں ہوگا۔ روی ان خالفا عن الله کرمن قال لولد الا تفعلنا ابوا ابدا ارسلنا ستورا وقد فشیت انبا یا وتنبیا صدورنا لطفی ما وقع محمد فکیف یعلم بنا (کبیر) ۱۲ منہ۔ وہ اپنے معبودوں کو بہرا کر کے اور خود کو اپنے کپڑوں میں لپیٹ کر اپنے دل کا کفر اور عداوت چھپا سکتے ہیں مگر ان کو کوئی غائبانہ نہیں کہ ان کے علانیہ اور ظاہری اعمال کو جانتا ہے اسی طرح وہ ان کے پوشیدہ اور مخفیہ اعمال سے بھی باخبر ہے یہاں تک کہ ان کے دلوں کے چھپے بھید بھی اسے معلوم ہیں۔ لیکن سچی بات وہی ہے جو حضرت ابن عباس نے فرمائی ہے کہ یہ آیت بعض مسلمانوں

جو موضح قرآن ف۱ جہاں مخلوط ہے بہت دور تک جہاں سونپا جاتا ہے اس کی خبر رکھتا ہے اس کی صورت یہاں ہے۔
فتح الرحمٰن ف۱ یعنی ہر نوع مخلوط کو فرشتہ اللہ محترم قرار پیشور و عالی ہے اس کے علیہ اختصاص رکھتا ہے اللہ وہ ہر مستقر فانی ہے اس کا اختیار جزوی ماند مثل خانہ ہو۔

فَخُوْرٌ ۝۹ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ
شکر کرنے والا اور اگر ہم چکھاویں اس کو آرام بعد تکلیف کے جو پہنچی تھی اس کو
لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ۭ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝۱۰
تو بولے گا دور ہوئیں برائیاں مجھ سے تو اترانے والا بڑائی کرنے والا
اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ
مگر جو لوگ صبر کرتے ہیں اور کرتے ہیں بھلائیاں ان کے واسطے
مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۱۱ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا
بخشش ہے اور ثواب بڑا سو کہیں تو چھوڑ بیٹھے کوئی حکم
يُّوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَاۗىِٕقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا
جو وحی کیا جاتا ہے تیری طرف اور اس سے تنگ ہوتا ہے تیرا سینہ کہ کہتے ہیں
لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَاۗءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ۭ اِنَّمَآ
کیوں نہ اتارا اس پر خزانہ یا کیوں نہ آیا اس کے ساتھ فرشتہ تو
اَنْتَ نَذِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝۱۲ اَمْ يَقُوْلُوْنَ
ڈر سنانے والا ہے اور اللہ ہے ہر چیز کا ذمہ دار کیا کہتے ہیں
افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ
اس نے بنا لیا ہے تو کہہ تو بھی لے آؤ دس سورتیں بنی
وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ
بنائی ہوئی جس کو بلا سکو اللہ کے سوا اگر تم
صٰدِقِيْنَ ۝۱۳ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ
سچے ہو پھر اگر نہ بولا کریں تم کو تو جان رکھو کہ یہ
اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ
تو اترا ہے اللہ کی دانست اور یہ کہ کوئی حاکم نہیں سوا اس کے سو پھر اب تم

مُّسْلِمُوْنَ ۝۱۴ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا
حکم بردار ہوتے ہو جو کوئی چاہتا ہے دنیا کی زندگی اور اس کی رونق

نَوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝۱۵
تو بھر دیں ہم ان کو ان کے کام اس میں اور وہ اس میں نہ گھاٹے میں رہیں

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۠ وَحَبِطَ
یہ لوگ ہیں جن کے لئے نہیں آخرت میں مگر آگ اور اکارت ہوا

مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۶ اَفَمَنْ كَانَ
جو کچھ انہوں نے اس میں بنایا اور غلط ہے جو کچھ کرتے تھے کیا جو شخص

عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ
ہو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر اور پڑھتا ہو اس کو ایک گواہ اس کی طرف سے اور اس سے پہلے

كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ
کتاب ہے موسیٰ کی جو پیشوا تھی اور رحمت یہ لوگ ایمان رکھتے ہیں اس پر اور جو

يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ
کوئی منکر ہو اس کا فرقوں میں سے تو آگ ہے ٹھکانا اس کا سو تو
مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
شک میں نہ رہ اس سے وہ سچ ہے تیرے رب کی طرف سے لیکن اکثر لوگ

لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۷ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا ۭ
یقین نہیں لاتے اور کون ہے زیادہ ظالم اس سے جو باندھے اللہ پر جھوٹ

اُولٰۗىِٕكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰي رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَاۗءِ
یہ لوگ پیش ہوں گے اپنے رب کے روبرو اور کہیں گے گواہ یہ ہیں

الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰي رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۸
جنہوں نے جھوٹ باندھا اپنے رب پر خبردار پھٹکار ہے اللہ کی ظالموں پر

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّهُمْ
جو روکتے ہیں اللہ کی راہ سے اور ڈھونڈتے ہیں اس میں کجی اور وہ

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۱۹ اُولٰۗىِٕكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ
آخرت کے منکر ہیں یہ لوگ نہیں عاجز کرنے والے

فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ ۘ
زمین میں اور نہیں ان کے واسطے اللہ کے سوا کوئی حمایتی

يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۭ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا
دونا ہوگا ان پر عذاب نہ تھا ان سے سنا جاتا اور نہ

كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ۝۲۰ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ
سوجھتا تھا یہ لوگ ہیں جنہوں نے گھاٹے میں ڈالا اپنا آپ اور گم ہوا

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۲۱ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
ان سے جو کچھ بناتے تھے بیشک یہ لوگ آخرت میں

هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝۲۲ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
سب سے زیادہ گھاٹے میں ہیں بیشک جو لوگ ایمان لائے اور بھلے کام کئے

وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا
اور جھکے اپنے رب کی طرف یہ لوگ ہیں بہشت والے وہ اس میں

خٰلِدُوْنَ ۝۲۳ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ
ہمیشہ رہیں گے مثال دو فریق کی جیسے اندھا اور بہرا اور دیکھنے

وَالسَّمِيْعِ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝۲۴
اور سننے والا کیا برابر ہیں دونوں مثال کو کیا پھر تم سمجھتے نہیں

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۠ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۲۵
اور ہم نے بھیجا نوح کو اس کی قوم کی طرف میں تم کو ڈر سناتا ہوں کھلا

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ
کہ نہ پوجو اللہ کے سوا میں ڈرتا ہوں تم پر عذاب دن

اَلِيْمٍ ۝۲۶ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ
دکھ کا سو بولے سردار جو منکر تھے اس کی قوم میں کہ ہم تو نہیں دیکھتے تجھ کو

اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا
مگر آدمی ہم جیسا اور نہیں دیکھتے تیرا ساتھ دیا مگر انہوں نے جو ہم میں رذیل ہیں

بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ
سرسری سمجھ سے اور نہیں دیکھتے تم کو ہم پر کچھ بڑائی بلکہ ہم تم کو

كٰذِبِيْنَ ۝۲۷ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ
جھوٹا سمجھتے ہیں بولا اے قوم بھلا دیکھو تو اگر میں ہوں روشن دلیل پر

رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۭ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا
اپنے رب کی طرف سے اور دی مجھ کو رحمت اپنے پاس سے پھر وہ تم پر چھپ گئی ہے تو کیا ہم زبردستی اس کو

وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ۝۲۸ وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۭ
تم پر لاد دیں اور تم اس سے بیزار ہو اور اے قوم میں تم سے اس پر مال نہیں

اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ
مانگتا میرا ثواب نہیں مگر اللہ کے ذمہ اور میں نہیں نکالنے والا ان کو جو ایمان لائے

اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝۲۹
وہ ملنے والے ہیں اپنے رب کے لیکن میں دیکھتا ہوں تم کو لوگ ہو نادان

وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا
اور اے قوم کون مدد کرے گا میری اللہ سے اگر میں نکال دوں ان کو پھر کیا

تَذَكَّرُوْنَ ۝۳۰ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَاۗىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ
تم سمجھتے نہیں اور میں نہیں کہتا تم کو میرے پاس ہیں خزانے اللہ کے اور نہ میں جانتا

الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ
ہوں غیب کی اور نہ میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میں کہتا ہوں ان کو جن

اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ
کو حقارت سے دیکھتی ہیں تمہاری آنکھیں کہ ہرگز نہ دے گا ان کو اللہ بھلائی اللہ خوب جانتا ہے جو

اَنْفُسِهِمْ ۚ اِنِّىْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۳۱ قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ
کچھ ان کے جی میں ہے میں اس وقت ظالموں میں ہوں گا بولے اے نوح تو

جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ
جھگڑ چکا ہم سے بہت جھگڑا ہم سے سو لے آ ہم پر جو تو ہم کو ڈراتا ہے اگر تو

الصّٰدِقِيْنَ ۝۳۲ قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَاۗءَ وَمَآ اَنْتُمْ
سچوں میں ہے بولا وہ تو لاوے گا تم پر اللہ اگر چاہے اور تم

بِمُعْجِزِيْنَ ۝۳۳ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ
نہیں عاجز کرنے والے اور نہیں نفع دیتی تم کو میری خیر خواہی اگر میں چاہوں خیر خواہی

لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ۭ هُوَ رَبُّكُمْ وَاِلَيْهِ
کرنی تم کو اگر اللہ چاہے کہ تم کو بہکا دے وہ رب ہے تمہارا اور اسی کی

تُرْجَعُوْنَ ۝۳۴ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ
طرف پھرو گے کیا کہتے ہیں اس نے بنا لیا ہے تو کہہ اگر میں نے بنا لیا ہے تو

اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ۝۳۵ وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ
میرا گناہ ہے مجھ پر اور میں علیحدہ ہوں تمہارے گناہ سے اور وحی بھیجی گئی نوح کو

اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ
کہ ہرگز ایمان نہ لاوے گا تیری قوم میں سے مگر جو ایمان لا چکا سو تو

بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝۳۶ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا
غم نہ کھا ان کے کاموں کا اور بنا کشتی ہمارے روبرو اور ہمارے حکم سے

وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝۳۷
اور مجھ سے بات نہ کر ظالموں کی بابت وہ ڈبوئے جائیں گے

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۡ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا
اور بناتا تھا کشتی اور جب گزرتے اس پر سردار اس کی قوم کے تو ہنستے

مِنْهُ ۭ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ۝۳۸
اس سے بولا اگر تم ہنستے ہو ہم سے تو ہم ہنستے ہیں تم سے جیسا تم ہنستے ہو

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ
سو تم کو معلوم ہوگا کس پر آتا ہے عذاب جو اس کو رسوا کرے اور اترتا ہے اس پر

عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝۳۹ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ
عذاب ہمیشہ کا یہاں تک کہ جب آ پہنچا ہمارا حکم اور جوش مارا تنور نے

قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ
ہم نے کہا چڑھا لے کشتی میں ہر قسم سے جوڑا جوڑا دو دو اور اپنے گھر والے مگر جس پر

سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ۭ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝۴۰
ہو چکا ہے حکم اور جو ایمان لائے اور ایمان نہ لائے ساتھ اس کے مگر تھوڑے

وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ
اور کہا سوار ہو جاؤ اس میں اللہ کے نام سے چلنا اس کا اور ٹھہرنا اس کا بیشک میرا رب

لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۴۱ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۡ
بخشنے والا مہربان ہے اور وہ کشتی چلتی تھی ان کو لے کر موجوں میں پہاڑوں کی

وَنَادٰى نُوْحُ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا
اور پکارا نوح نے اپنے بیٹے کو اور وہ الگ تھا اے بیٹا سوار ہو جا ہمارے ساتھ اور نہ

تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۴۲ قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ
رہ منکروں کے ساتھ بولا میں ابھی جا پہنچتا ہوں پہاڑ پر وہ بچا لے گا مجھ کو

الْمَاۗءِ ۭ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ
پانی سے بولا نہیں بچانے والا آج اللہ کے حکم سے مگر جس پر رحم کرے

وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ۝۴۳ وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ
اور حائل ہو گئی ان دونوں میں موج پھر وہ ہو گیا ڈبوئے ہوؤں میں اور حکم ہوا اے زمین

ابْلَعِيْ مَاۗءَكِ وَيٰسَمَاۗءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَاۗءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ
نگل لے اپنا پانی اور اے آسمان تھم جا اور گھٹا پانی اور پورا ہو گیا کام

وَاسْتَوَتْ عَلَي الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۴۴
اور ٹھہر گئی کشتی جودی پہاڑ پر اور کہا گیا دور ہو ظالم لوگ

وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ
اور پکارا نوح نے اپنے رب کو سو بولا اے رب میرا بیٹا ہے میرے گھر والوں سے اور تیرا وعدہ

الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ۝۴۵ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ
سچا ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہے بولا اے نوح وہ تیرے گھر والوں سے نہیں

اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۡ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ
وہ بگڑا کام ہے سو تو مجھ سے نہ مانگ جس کا تجھ کو علم نہیں

عِلْمٌ ۭ اِنِّىْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝۴۶ قَالَ رَبِّ اِنِّىْٓ
میں تجھ کو نصیحت کرتا ہوں کہ نہ ہو تو نادانوں میں سے بولا اے رب میں

اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ
تیری پناہ لیتا ہوں کہ مانگوں تجھ سے جس کا مجھ کو علم نہیں اور اگر تو نہ بخشے مجھ کو

وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۴۷ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ
اور رحم نہ کرے مجھ پر میں ہو جاؤں گا گھاٹے میں حکم ہوا اے نوح اتر جا سلامتی

مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ۭ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ
سے ہماری اور برکتیں ہوں تجھ پر اور کئی فرقوں پر جو تیرے ساتھ ہیں اور کئی فرقے ہیں

ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۴۸ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ
کہ ہم ان کو برتنے کو دیں گے پھر پہنچے گا ان کو ہماری طرف سے عذاب دکھ کا یہ خبریں ہیں

نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ
غیب کی بھیجتے ہیں ہم تیری طرف تو نہ جانتا تھا ان کو تو اور نہ تیری قوم اس سے پہلے

هٰذَا ۚ فَاصْبِرْ ۭ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝۴۹ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ
یہ سو تو صبر کر بیشک انجام بھلا ہے پرہیزگاروں کا اور بھیجا ہم نے عاد کی طرف

هُوْدًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ
ان کا بھائی ہود بولا اے قوم پوجو اللہ کو نہیں تمہارا کوئی حاکم سوا اس کے

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ۝۵۰ يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ
تم تو بناتے ہو جھوٹ اے قوم میں تم سے اس پر مزدوری نہیں مانگتا

اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۵۱
میرا ثواب نہیں مگر اس کے ذمہ جس نے مجھ کو بنایا سو کیا تم سمجھتے نہیں

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاۗءَ
اور اے قوم بخشش مانگو اپنے رب سے پھر اس کی طرف رجوع لاؤ وہ بھیجے گا آسمان

عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا
تم پر مینہ موسلا دھار اور بڑھائے گا تم کو زور پر زور تمہارے اور نہ پھرو

مُجْرِمِيْنَ ۝۵۲ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ
گنہگار ہو کر بولے اے ہود تو نہیں لایا ہم پر کوئی دلیل اور ہم نہیں چھوڑنے والے

اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۵۳ اِنْ نَّقُوْلُ
اپنے معبودوں کو تیرے کہنے سے اور نہیں ہم تجھ پر ایمان لانے والے ہم تو

اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْۗءٍ ۭ قَالَ اِنِّىْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ
یہی کہتے ہیں کہ تجھ پر مار کر گئے ہیں کسی معبود ہمارے کی برائی بولا میں گواہ کرتا ہوں اللہ کو

وَاشْهَدُوْٓا اَنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝۵۴ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ
اور تم گواہ رہو کہ میں علیحدہ ہوں تمہارے شرک سے اس کے سوا پھر سب مل کر میرا

جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝۵۵ اِنِّىْ تَوَكَّلْتُ عَلَي اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ۭ
کرو پھر مجھ کو مہلت نہ دو میں بھروسہ کرتا ہوں اللہ پر جو رب ہے میرا اور تمہارا

مَا مِنْ دَاۗبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي صِرَاطٍ
کوئی جانور نہیں مگر اسی نے پکڑی ہے اس کی چوٹی بیشک میرا رب راہ پر ہے

مُّسْتَقِيْمٍ ۝۵۶ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ۭ
سیدھی پھر اگر تم پھرو تو میں پہنچا چکا جو بھیجا گیا ہوں تمہاری طرف

وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ رَبِّيْ
اور رب میرا اور قوم لے آئے گا تمہارے سوا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے بیشک میرا رب

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝۵۷ وَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا
ہر چیز پر نگہبان ہے اور جب آ پہنچا ہمارا حکم ہم نے بچا لیا ہود

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ
اور جو ایمان لائے اس کے ساتھ اپنی مہربانی سے اور بچا لیا ہم نے ان کو سخت

غَلِيْظٍ ۝۵۸ وَتِلْكَ عَادٌ ۭ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ
عذاب سے اور یہ عاد ہیں انکار کیا انہوں نے اپنے رب کی نشانیوں کا اور نافرمانی کی اس کے رسولوں کی

وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝۵۹ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا
اور پیروی کی ہر سرکش ضدی کے حکم کی اور پیچھے لگے اس دنیا میں

لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا
پھٹکار اور قیامت کے دن خبردار عاد نے منکر ہوئے اپنے رب کے خبردار دور ہو

لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ۝۶۰ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ
عاد قوم ہود کی اور بھیجا ہم نے ثمود کی طرف ان کا بھائی صالح بولا اے قوم

اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ
پوجو اللہ کو نہیں تمہارا کوئی حاکم سوا اس کے اس نے پیدا کیا تم کو زمین سے

وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ
اور بسایا تم کو اس میں سو بخشش مانگو اس سے پھر رجوع لاؤ اس کی طرف بیشک میرا رب

قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ۝۶۱ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ
نزدیک ہے قبول کرنے والا بولے اے صالح تو ہم میں امید کا تھا اس سے پہلے

هٰذَآ ۡ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا ۭ وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ
یہ کیا تو ہم کو منع کرتا ہے کہ پوجیں جن کو پوجتے تھے باپ دادے ہمارے اور ہم تو

مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝۶۲ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ
بڑے دھوکے میں ہیں اس سے جس کی طرف تو ہم کو بلاتا ہے بولا اے قوم بھلا دیکھو تو اگر میں ہوں

عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ
روشن دلیل پر اپنے رب کی طرف سے اور دی مجھ کو اپنے پاس سے رحمت پھر کون مدد کرے گا میری اللہ سے

اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۭ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ۝۶۳ وَيٰقَوْمِ
اگر میں نافرمانی کروں اس کی پھر تم مجھ کو نہیں بڑھاتے سوا نقصان کے اور اے قوم

هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا
یہ اونٹنی اللہ کی تمہارے واسطے نشانی ہے سو چھوڑ دو اس کو کھائے اللہ کی زمین میں اور نہ

تَمَسُّوْهَا بِسُوْۗءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ۝۶۴ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ
پہنچاؤ اس کو برائی سے کہ پکڑے گا تم کو عذاب نزدیک پھر انہوں نے کونچیں کاٹ دیں اس کی تو کہا

تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ۝۶۵
برت لو اپنے گھر میں تین دن یہ وعدہ ہے جھوٹا نہیں ہونے کا

فَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ
پھر جب آ پہنچا ہمارا حکم ہم نے بچا لیا صالح کو اور جو ایمان لائے اس کے ساتھ اپنی مہربانی سے

مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝۶۶
اور اس دن کی رسوائی سے بیشک تیرا رب وہی ہے زور والا زبردست

وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝۶۷
اور پکڑا ظالموں کو چنگھاڑ نے پھر رہ گئے اپنے گھروں میں اوندھے

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا
جیسے کبھی بسے ہی نہ تھے خبردار ثمود نے منکر ہوئے اپنے رب کے خبردار دور ہو

لِّثَمُوْدَ ۝۶۸ وَلَقَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ۭ
ثمود کو اور آئے ہمارے بھیجے ہوئے ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر کہا سلام

قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاۗءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ۝۶۹ فَلَمَّا رَآٰ اَيْدِيَهُمْ
کہا سلام پھر دیر نہ کی کہ لے آیا ایک بچھڑا تلا ہوا پھر جب دیکھا ان کے ہاتھ

لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ
نہیں پہنچتے اس کی طر

مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ
تم مانتے ہو ۔ جو کوئی چاہے دنیا کی زندگانی کو اور
زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا
اس کی زینت بھگتا دیں گے ہم ان کو ان کے عمل دنیا میں اور ان کو اس میں
لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
کچھ نقصان نہیں دیا ۔ یہی ہیں جن کے واسطے کچھ نہیں آخرت میں
اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا
آگ کے سوا اور برباد ہوا جو کچھ کیا تھا یہاں اور غارت گیا جو
يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ
کیا رہا ۔ بھلا ایک شخص جو ہے اوپر صاف رستہ اپنے رب کے اور اس کے
شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّ
ساتھ ہے ایک گواہ اس کا اور اس سے پہلے گواہ ہے موسیٰ کی کتاب جو راہ دکھانے والی اور
رَحْمَةً ۭ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ
رحمت ۔ وہی لوگ یقین رکھتے ہیں اس پر اور جو کوئی منکر ہو اس سے
الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۣ
گروہوں سے سو دوزخ ہے ٹھکانا اس کا سو تو مت رہ
اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾
شک میں وہ تو ہے سچ تیرے رب کی طرف سے اور پر بہت لوگ یقین نہیں کرتے
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۭ اُولٰٓئِكَ
اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو باندھے اللہ پر جھوٹ وہ لوگ
يُعْرَضُوْنَ عَلٰي رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ
دربار میں کے سامنے اپنے رب کے اور کہیں گے گواہ دینے والے فرشتے ان لوگوں نے

مَنْزِل ۳

اسی طرح سورہ تم السجدہ (۲۶) میں فرمایا۔ لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاۗءِ الْخَيْرِ ۠ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ۔ وَلَىِٕنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّاۗءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۔ الآیۃ۔
یعنی شریف انسان اپنے معبودوں بالخصوص حاجات دنیا مانگتا ہوا تھکتا نہیں اور اگر اسی دوران میں اس پر کوئی مصیبت آجائے تو اپنے معبودوں سے ناامید ہو جاتا ہے اس کے بعد اگر ہم اس کی مصیبتیں دور کر کے اسے راحت کی نعمتوں سے مالا مال کر دیں تو جہالت و نادانی کے بجائے کہتا ہے مجھے معلوم تھا کہ میں ان معبودوں کی سفارشوں دوں گا تو میری مشکلیں آسان ہو جائیں گی اور مجھ پر بھلے دن آجائیں گے جیسا کہ ایسا ہی ہوا۔ **مسئلہ** یہ تو مومنین کے لئے بشارت اخروی ہے۔ الا یہ بھی لکھ ہے۔ یعنی وہ ایمان والے تو اللہ ہی کو کارساز اور معروف و منکر سمجھ کر مصائب و شدائد میں پکارتے اور ہر حال میں صبر کرتے اور اللہ کی عبادت و بندگی میں لگے رہتے ہیں۔ یعنی المؤمنین صبر جاهد بالصبر على الشدائد ... الی لکن الذین صبروا وعملوا الصلحت فی حالتی النعمة والمحنة (فوجهي ج ۱ مسئلہ ۱۲ إِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا فی المحنة والبلاء وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وشکروا فی النعمة والرخاء (مدارک ج ۲ مسئلہ ۱۲)

تبلیغ دعوی

۱۵ یہ خیمہ ہے رسولوں کا جہاں ہے اور مسئلہ توحید جس کے پر مشرکین طرح طرح کے طعن اور اعتراض کریں تحقیقیں اور ادائیں پہنچانے کی کوشش کریں مشلاً وہ کہیں کہ اگر پیغمبر خدا ہے تو اس کے پاس دولت دنیا کے خزانے کیوں نہیں یا اس کے ساتھ فرشتہ کیوں نہیں

۱۶ یعنی جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کے طلبگار ہیں اور آخرت کو بھلا بیٹھے ہیں ہم ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیتے ہیں اور وہ اس میں کچھ کمی نہیں کئے جاتے۔ **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ کافر کی نیکی ضائع نہیں جاتی اس کو دنیا میں ہی بدلہ مل جاتا ہے۔ **مسئلہ** اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ریا کار کا عمل بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ **مسئلہ** اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا طلبگار ہونا مذموم ہے۔ **مسئلہ** اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا طلبگار ہونا مذموم ہے۔ **مسئلہ** اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا طلبگار ہونا مذموم ہے۔

۱۷ یعنی کیا وہ شخص جو ہے صاف رستہ پر اپنے رب کے اور اس کے ساتھ ہے ایک گواہ اس کا اور اس سے پہلے گواہ ہے موسیٰ کی کتاب جو راہ دکھانے والی اور رحمت ہے۔ وہی لوگ یقین رکھتے ہیں اس پر اور جو کوئی منکر ہو اس سے گروہوں سے سو دوزخ ہے ٹھکانا اس کا سو تو مت رہ شک میں اس سے بیشک وہ تو ہے سچ تیرے رب کی طرف سے اور پر بہت لوگ یقین نہیں کرتے اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو باندھے اللہ پر جھوٹ وہ لوگ دربار میں کے سامنے اپنے رب کے اور کہیں گے گواہ دینے والے فرشتے ان لوگوں نے

۱۸ یعنی جو لوگ اپنے رب پر جھوٹ باندھتے ہیں اور اس کے لئے شریک ٹھہراتے ہیں اور اس کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں ان سے بڑھ کر ظالم کون ہے۔ ایسے لوگ قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور گواہ جو ان کے اعمال پر مامور ہیں گواہی دیں گے کہ ان لوگوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا۔ **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ فرشتے اعمال نامہ لکھتے ہیں۔ **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ فرشتے اعمال نامہ لکھتے ہیں۔ **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ فرشتے اعمال نامہ لکھتے ہیں۔

مَنْزِل ۳

موضح قرآن ف کوئی پیغمبر ہے اپنی دل میں اس دین کا نور اور مزہ پاتا ہے اور قرآن کی تلاوت۔

فتح الرحمٰن ف یعنی ثواب صدقہ و صلہ رحم کا اظہار جو دنیا میں جزا نقد ہے اور وہ ضائع ہے۔ **ف** یعنی اس کا ثواب ہے جو آخرت میں ملے گا۔

كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ الَّذِيْنَ
جھوٹ کہا تھا اپنے رب پر سن لو پھٹکار ہے اللہ کی ظالموں پر جو کہ
يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ
روکتے ہیں اللہ کی راہ سے اور چاہتے ہیں اس میں کجی اور وہی ہیں
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ
آخرت سے منکر وہ لوگ نہیں ہیں تھکا نے والے اللہ کو
فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ
کہیں زمین میں اور نہیں ان کے واسطے اللہ کے سوا کوئی حمایتی
يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ
دونا ہے ان کے لئے عذاب نہ طاقت تھی سکتے کی
وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
اور نہ دیکھتے تھے وہ وہی ہیں جو ہار بیٹھے اپنی جان
وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ
اور گم ہو گیا ان سے جو جھوٹ بناتے تھے اس میں شک نہیں کہ یونہی
فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
آخرت میں بھی وہی سب سے زیادہ نقصان میں رہنے والے ایمان لائے اور
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ
کام کئے نیک اور عاجزی کی اپنے رب کے سامنے وہ ہیں
اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾ مَثَلُ
جنت کے رہنے والے وہ اسی میں رہا کریں گے مثال ان
الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۭ
دونوں فریقوں کی جیسے ایک تو اندھا اور بہرا اور دوسرا دیکھتا اور سنتا

منزل ۳

ف۱ یہ بھی جواب شکوی کے متعلق ہے۔ ضمیر مفعول کی مشرکین کے لئے ہے اور قلت مقدر ہے ای فقل اعلموا یعنی اگر مشرکین یہ معارضہ اور چیلنج قبول نہ کریں اور قرآن کی مثل پیش نہ کر سکیں تو آپ ان سے فرمادیں کہ اب تو یقین کر لو کہ یہ قرآن میرے ساتھ خدا نے نہیں بلکہ اللہ نے اپنے علم کے ساتھ نازل فرمایا ہے لہٰذا اس مسئلہ توحید کو مان لو جو اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ کیا اب بھی نہیں مانو گے؟ وَّاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ اَنْ نازل پڑھو ف ہے۔ یا تو اس کی ضمیر بھی مشرکین کے لئے ہے یعنی اے مشرکین تم جانتے ہو خدا کے سوا تمہارے اور شرکاء تمہاری مدد کے لئے نہ آئیں تو یقین کرلو کہ یہ قرآن واقعی اللہ کا کلام ہے فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ اَلَّكُمْ اَيُّهَا الْكُفَّارُ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ اَفْتَعَلَهُ اَنْتَ اَنْزَلَ يَعْلَمُ اللّٰهُ وَاَنْتَ لَيْسَ مُفْتَرِيًا عَلَى اللّٰهِ بَلْ هُوَ نَزَلَ عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (خازن ج ۳ ص ۳۴۴) ف۱۵ زجر و توبیخ و تہدید۔ یعنی دنیا میں ان کی روزی میں کمی نہیں کی جاتی جیسا کہ سورۂ بنی اسرائیل و حم والدخان میں ان کے لئے فراخی رزق کا ذکر ہے مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا (بنی اسرائیل ع ۲) اور آخرت میں ان کے لئے جہنم کے سوا کچھ نہیں کیونکہ (جن لئے ثواب آخرت کے لئے کیا ہی کچھ نہیں۔ مَا صَنَعُوْا میں ماسے مشرکانہ اعمال مراد ہیں جو مشرکانہ نذر و نیاز اور دعا و دوڑ دھوپ مشرکانہ اعمال ہے کفار اور بالکل ثابت ہوں گے روحی نفسہ باطل ہیں کیونکہ ان کی بنیاد عقیدۂ باطلہ پر ہے۔ یا ما سے مراد اعمال صالحہ ہیں جو اغراض دنیویہ کی ظاہر کئے گئے چونکہ مقصود غیر اللہ ہے اس لئے ایسے اعمال باطل اور بے نتیجہ ہوں گے۔ یعنی وبطل ما عملوا فی الدنیا من اعمال البر (خازن ج ۳ ص ۳۴۴) ف۱۶ یہ تو نتائج عزوی ہے ہیئت ۱۲ منہ۔ ف۱۷ یعنی جو شخص عقل سلیم رکھتا ہو اور دین اسلام اور توحید کی حقانی دلائل عقلیہ سے اس پر روز روشن کی طرح واضح اور روشن ہو چکیں برہان من اللہ و بیان ان دین الاسلام حق و ھو دلیل لعقل (روح ج ۱۲ ص ۱۰۱) وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ

موضح قرآن ف۱ کوئی دعوے آخرت میں فرشتے ہوں گے جو توحل لکھتے ہیں اور نیک بات تو دنیا میں کر جو حرج ہے..... فقد یہ جھوٹ بولنا کسی طرح سے علم میں نافع نقل کرنا یا حکم کرنا بغیر علم یا خلاف علم کے حکم کرنا بڑی بات ہے یا دعوی کرنا کہ کشف۔ لکھتا ہوں یا اللہ کا مقرب ہوں ف۲ یعنی اللہ پر جھوٹ بولنا کہاں سے لائے۔ غریب سے بیان کرتے تھے۔ غریب کو دیکھتے تھے۔ ف۳ یعنی وہ جھوٹے تھے موصوف آخرت میں ہوں گے۔

فتح الرحمٰن ف۱ مترجم گوید چنیں گفت عبارۃ مستفاد از تفاسیر معتبرہ و ترجمہ است یعنی مالی خواستند شنید و آں شنید چنانکہ واللہ اعلم۔

ای دلیلہ وبینہ اور شاہد سے مراد قرآن ہے اور منہ کی ضمیر لفظ جبلات سے کنایہ ہے ای عسی اللہ یعنی عقل سلیم کے ساتھ ہم قرآن بھی مسئلہ توحید کی حقانیت پر شاہد ہے۔ مدارک۔ وَمِنْ قَبْلِهٖ اور اس قرآن سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب تورات موجود ہے جو بنی اسرائیل کے لئے دین کی راہنما اور پیشوا زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت کی وہ بھی اس مسئلہ میں قرآن سے متفق ہے یہاں من کا جواب محذوف ہے ای ابتغی لہ موضعہ شبیہۃ یعنی جس شخص کے پاس عقل سلیم بھی ہو اور قرآن اور تورات کی شہادت بھی تو کیا اس کے لئے مسئلہ توحید میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی رہتی ہے۔ اُولٰٓئِكَ سے عَلٰى بَيِّنَةٍ تک بیان کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ مسئلہ توحید اس قدر واضح ہے کہ جس کو اللہ نے عقل سلیم دی ہے وہ عقل سے اس کی صداقت کو سمجھ سکتا ہے کیونکہ یہ مسئلہ عقل کے عین مطابق ہے اور پھر قرآن اور تورات بھی اس مسئلہ کے حق میں شاہد ہیں اس لئے شک وریب کی کوئی گنجائش نہیں لیکن تو نوں اس کے باوجود اس کو نہ مانیں اور اس کی صداقت میں شک کریں لہٰذا بعض ضد وعناد پر مبنی ہے۔ ع۳۱ یہ معاندین کے لئے تخویف اخروی ہے قُلْ اٰمَنْتُ فی صیغہ واحد اس میں خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے تو عظیم الشان دلائل وبراہین کی موجودگی میں تو معاندین کا کیونکر ایمان نہ لانا قابل تعجب ہے۔ یعنی جب دلائل عقل ونقل سے ثابت ہو گیا کہ دین اسلام اور مسئلہ توحید حق ہے اس میں شک وریب کی کوئی گنجائش نہیں تو تمہارے دلوں میں اس کے بارے میں شک کا گذر نہ ہونے پائے تو مراد معاندین ضد وعناد پر اڑے رہیں۔ ع۳۲ تو تخویف اخروی ہے اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ وہ شخص سب سے بڑا ظالم ہے جو دلائل عقل ونقل سے ثابت ہونے کے بعد اللہ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرے جن سے اس کی ذات گرامی پاک اور منزہ ہے مثلاً اپنے کو دوسرا معبود یا کو خدا کا شریک ٹھہرانا یا اس کی اولاد ثابت کرنا۔ بیان نسبتہم الیہ مما لا یلیق بہ کقولہم اللہ ثالث ثلثۃ بنات اللہ تعالیٰ اللہ عن ذالک علوا کبیرا او قولہم لا نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی (زمر ع ۱ ص ۳۴۳) یا کفارہ مکہ ہیں جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش کئے جائیں گے۔ الاشہاد جمع ہے شاہد کی جیسے اصحاب جمع ہے صاحب کی۔ شہادت سے فرشتے یا حفظۃ اعمال کراماً کاتبین یا انبیاء علیہم السلام اور مومنین مراد ہیں۔ وہ خدا کے سامنے ان افترا کرنے والوں کے بارے میں شہادت دیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں اللہ پر افترا کیا کرتے تھے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ الخ یہ انبیاء اور ان کی امت کے حق میں بددعا ہے اور شہادت اور بددعا دونوں کا مقصد یہ ہے کہ ان مفتریوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور کیا جائے تاکہ وہ توحید سے محروم رہیں۔ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اور ان کے دلوں میں شبہات پیدا کرکے ان کو ایمان وتوحید اور طاعت وعبادت سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یعنی یہ لوگ اللہ کے دین الحق وسبیل الرشاد کو ٹیڑھا کرنے اور اس میں شکوک وشبہات ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ع۳۳ یہ ان کے دلوں میں شبہات پیدا کرنے کی مذمت ہے۔ یعنی یہ لوگ اس لئے محروم رہے کہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا اللہ کے دین کی مخالفت اختیار کی اور دوسروں کو بھی اس سے روکا۔ یُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ عذاب آخرت میں انہیں دوگنا عذاب دیا جائے گا۔ ایک اپنے کفر کا دوسرا دوسروں کو کفر پر آمادہ کرنے کا۔ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ الخ یہ ان کی حالت کا بیان ہے یعنی ان کی بدبختی اور شقاوت کا یہ عالم ہے کہ ان میں حق کو سننے اور قبول کرنے کی صلاحیت ہی باقی نہیں رہی۔ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ الخ یہ ان کی حالت کا بیان ہے یعنی یہ لوگ اللہ کی گرفت سے بچ کر نہیں جا سکتے۔ اَنَّهُمُ الْاَخْسَرُوْنَ یہ لوگ آخرت میں سب سے زیادہ خسارہ میں رہیں گے۔ اَلَّا جَرَمَ الخ یہ ان کی حالت کا بیان ہے یعنی یہ لوگ آخرت میں سب سے زیادہ خسارہ میں رہیں گے۔ اَلَّا جَرَمَ الخ یہ ان کی حالت کا بیان ہے یعنی یہ لوگ آخرت میں سب سے زیادہ خسارہ میں رہیں گے۔

هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝۲۴ وَلَقَدْ
کیا برابر ہے دونوں کا حال پھر تم غور نہیں کرتے اور ہم نے
اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۡ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۲۵
بھیجا نوح کو اس کی قوم کی طرف کہ میں تم کو ڈر کی بات سناتا ہوں کھول کر
اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ
کہ نہ پرستش کرو اللہ کے سوا میں ڈرتا ہوں تم پر دردناک
يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝۲۶ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ
دن کے عذاب سے پھر بولے سردار جو کافر تھے اس کی قوم کے
مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا
ہم تو تجھ کو نہیں سمجھتے مگر ایک آدمی ہم جیسا اور نہیں دیکھتے کہ کوئی تیرے پیچھے ہو لیا ہو مگر
الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا
ہم میں جو بالکل رذیل ہیں بے تامل اور ہم نہیں دیکھتے تم کو
مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ۝۲۷ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ
کچھ بڑائی بلکہ ہم تو خیال کرتے ہیں تم کو جھوٹے تو کہا اے میری قوم بھلا دیکھو تو
اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ
اگر میں ہوں صاف راستہ پر اپنے رب کے اور اس نے مجھ پر رحمت
عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۭ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا
اپنے پاس سے پھر وہ نہ سوجھی تم کو کیا ہم تم کو گلے لگا دیں اور تم اس سے
كٰرِهُوْنَ ۝۲۸ وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ
بیزار ہو اور اے میری قوم میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کچھ مال میرا مزدوری
اِلَّا عَلَي اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۭ اِنَّهُمْ
مگر اللہ سے اور میں نہیں نکالتا ایمان والوں کو